۷۲۷۵
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدابہار گلشن

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

# صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

کتاب الوحی — کتاب الایمان — کتاب العلم — کتاب الوضوء
کتاب الغسل — کتاب الحیض — کتاب التیمم — کتاب الصلوٰۃ
کتاب مواقیت الصلوٰۃ — کتاب الاذان

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 021-2213768

www.sirat-e-mustaqeem.com

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

۲۷۵،

احادیث و معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن،

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

# صحیح البخاری

## جلد اوّل

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

www.sirat-e-mustaqeem.com

طبع اوّل دارُالاشاعت
طباعت شکیل پرنٹنگ پریس آرام باغ کراچی
ناشر:- دارُالاشاعت کراچی ۱

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارُالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
مکتبۂ دارالعلوم - کورنگی - کراچی ۱۴
اِدارۃ المعارف کورنگی - کراچی ۱۴
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دارالاشاعت متصل اردو بازار کراچی ۱

www.sirat-e-mustaqeem.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

# عرض ناشر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے ادارۂ دارالاشاعت کے ذریعہ دین اسلام کی نہایت اہم اور مفید کتابوں کی نشر و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی اور اسی کے فضل و کرم سے تبلیغ و اشاعت دین کا یہ کام مسلسل جاری ہے جس سے دنیا کے بہت حضرات بخوبی واقف ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے سلسلے میں ہمارے ادارہ سے اب تک مندرجہ ذیل کتب جدید ترجمہ و شرح کے ساتھ شائع ہو کر مقبول عام ہو چکی ہیں۔

۱:۔ مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف پانچ ضخیم جلدوں میں۔

۲:۔ تجرید صحیح البخاری مع ترجمہ و تشریح جدید۔

۳:۔ ریاض الصالحین عربی مع ترجمہ و شرح جدید۔

۴:۔ معارف الحدیث اردو مصنفہ مولانا محمد منظور نعمانی سات جلدوں میں۔

اب ہم ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر کتاب اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔
یعنی امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی الجامع الصحیح جس کو ہم سب لوگ صحیح بخاری شریف کے نام سے جانتے ہیں جو افضل الکتاب بعد کتاب اللہ یعنی قرآن پاک کے بعد سب سے زیادہ صحیح و مستند کتاب کے لقب سے پوری دنیا میں مشہور ہے اور دنیائے اسلام کے تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ روئے زمین پر بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب موجود نہیں اور علم حدیث میں اس کی نظیر ممکن نہیں ہے۔

یہ اصل کتاب عربی زبان میں ہے۔ اور دنیا کی تقریباً تمام اہم زبانوں میں اس کے ترجمے اور شرحیں شائع ہو چکے ہیں، خود اُردو زبان میں اس کے متعدد ترجمے اور شرحیں ہوئے ہیں۔ لیکن آج کل جو تراجم و شروح بازار میں دستیاب ہیں ان میں بعض شرحیں تو اس قدر ضخیم اور بڑی اور گراں قیمت ہیں کہ اس مصروف دنیا میں کم فرصت لوگ اس کے مطالعہ میں نہ تو اتنا وقت صرف کر سکتے ہیں اور نہ اتنا پیسہ۔
اور بعض ایسے مختصر ہیں جن میں صرف عربی متن اور لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے اور اسناد کا ترجمہ بھی نہیں دیا ہے جسکی وجہ سے مطالعہ کے وقت قارئین بے شمار شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اس لیے ضرورت تھی کہ اردو زبان میں صحیح بخاری شریف کا ایک ایسا مجموعہ شائع کیا جائے جو افراط و تفریط سے پاک ہو۔
خدا کا شکر ہے کہ اس ضرورت کو دارالعلوم دیوبند کے ایک فاضل عالم مولانا ظہور الباری اعظمی نے محسوس کیا اور اس عظیم الشان کتاب کا ایک ایسا ہی جدید ترجمہ و شرح کرنے میں کامیاب ہو گئے جو مندرجہ بالا نقائص سے پاک ہے۔
یہ مکمل ترجمہ و شرح تفہیم البخاری کے نام سے دیوبند ہندوستان سے تیس قسطوں میں شائع ہو کر قبولیتِ عام حاصل کر چکی ہے جو مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے۔

## چند خصوصیات

۱ :۔ اطمینان بخش ترجمانی اور عام فہم شرح اس زمانہ کی ذہنی سطح کے مطابق کی گئی ہے۔

۲ :۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مسائل حاضرہ سے کامل انطباق۔

۳ :۔ حدیث کے اُن پہلوؤں کی واضح ترجمانی جن کو موجودہ شارحین نے چھوا تک نہیں۔

۴ :۔ بخاری شریف کے لطائف و خصوصیات کی کامل رعایت۔

۵ :۔ قدیم و جدید شارحین کی گراں قدر تحقیقات سے پوری کتاب آراستہ و مزین

۶ :۔ فقہی مذاہب کی ترجمانی معتدل لب و لہجہ میں اور محدثین و فقہا کے اختلافات کی دل آویز وضاحت کی گئی ہے۔

۷ :۔ ایک کالم میں عربی متن احادیث اور مقابل کالم میں ترجمہ و تشریح۔

کتابت و طباعت دیدہ زیب اعلیٰ جاپانی کاغذ اور حسین جلدوں میں تیار کرائی گئی ہے ان خصوصیات کی وجہ سے یہ ترجمہ و تشریح دوسرے تمام ایڈیشنوں میں ممتاز ہے۔
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا ہے کہ وہ پاکستان میں بھی اس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ اور ہمارے لیے اس کو ذخیرۂ آخرت بنائے آمین۔

احقر محمد رضی عثمانی

۵ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۸۵ء

www.sirat-e-mustaqeem.com



# فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد اوّل


| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| | عرضِ ناشر | ٣ |
| | امام بخاریؒ کے حالات | ٢٩ |
| | نام و نسب | // |
| | ولادت و وفات | // |
| | امام بخاریؒ کا حافظہ | // |
| | امام بخاریؒ کا علمی امتیاز و تبحر | // |
| | امام بخاریؒ کا زہد و ورع | ٣٠ |
| | امام بخاریؒ کا حلم | // |
| | نماز میں امام بخاریؒ کا خشوع و خضوع | // |
| | رمضان میں امام بخاری کی تلاوتِ قرآن | // |
| | تصنیف بخاری شریف | // |
| | اساتذہ و تلامذہ | ٣١ |
| | معاصرین کی رائے | ٣٢ |
| | **پارہ اوّل** | ٣٣ |
| | **کتاب الوحی** | // |
| ١ | وحی کی ابتدا اور کیفیت | // |
| | **کتاب الایمان** | ٤٥ |
| ٢ | ایمان کے شعبے | // |
| ٣ | مسلمان کی پہچان | ٤٨ |
| ٤ | مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے | // |
| ٥ | بہترین اسلام کونسا ہے؟ | ٤٩ |
| ٦ | کھانا کھلانا بھی اسلام کے احکام میں داخل ہے | // |
| ٧ | ایمانی اخوت کا تقاضا | ٥٠ |
| ٨ | رسول اللہ کی محبت جزوِ ایمان ہے | // |
| ٩ | ایمان کی حلاوت | ٥١ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ١٠ | انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے | ٥١ |
| ١١ | انصار کی وجہ تسمیہ | ٥٢ |
| ١٢ | فتنوں سے بھاگنا | ٥٣ |
| ١٣ | آپؐ کے ارشاد کی تفصیل | // |
| ١٤ | کفر کی طرف واپسی آگ میں گرنے کے مترادف ہے | ٥٤ |
| ١٥ | ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا | // |
| ١٦ | حیاء ایمان کا جزو ہے | ٥٦ |
| ١٧ | کافروں کی توبہ | // |
| ١٨ | بعض کے نزدیک ایمان عمل کا نام ہے | ٥٧ |
| ١٩ | ظاہری اسلام | // |
| ٢٠ | سلام کرنا | ٥٨ |
| ٢١ | خاوند کی ناشکری | ٥٩ |
| ٢٢ | گناہ جاہلیت کی بات ہے | ٦٠ |
| ٢٣ | ایک ظلم کا دوسرے سے کم ہونا اور ظلم کے مراتب | ٦١ |
| ٢٤ | منافق کی علامتیں | // |
| ٢٥ | شبِ قدر کی بیداری | ٦٢ |
| ٢٦ | جہاد بھی ایمان کا جزو ہے | ٦٣ |
| ٢٧ | رمضان کی راتوں میں نفل عبادت | ٦٣ |
| ٢٨ | نیتِ خاص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنا | ٦٤ |
| ٢٩ | دین آسان ہے | // |
| ٣٠ | نماز ایمان کا جزو ہے | // |
| ٣١ | آدمی کے اسلام کی خوبی | ٦٥ |
| ٣٢ | دین کا وہ عمل جو اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے | ٦٦ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ٣٣ | ایمان کی کمی اور زیادتی | ٦٧ |
| ٣٤ | زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں داخل ہے | ٦٨ |
| ٣٥ | جنازے کے ساتھ جانا | ٦٩ |
| ٣٦ | عمل ضائع ہو جانے کا خطرہ | ٧٠ |
| ٣٧ | حضرت جبریلؑ کے حکیمانہ سوالات | ٧١ |
| ٣٨ | باب ٣٨ | ٧٣ |
| ٣٩ | مشتبہ چیزوں سے بچنا | // |
| ٤٠ | خمس ادا کرنا | ٧٤ |
| ٤١ | نیت اصل چیز ہے | ٧٥ |
| ٤٢ | دین نصیحت کا نام ہے | ٧٦ |
| | **کتاب العلم** | ٧٨ |
| ٤٣ | علم کی فضیلت | // |
| ٤٤ | جس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ مشغول ہو | // |
| ٤٥ | علمی باتیں بلند آواز سے کرنا | ٧٩ |
| ٤٦ | محدث کے قول کی تائید | // |
| ٤٧ | مقتدا کا اپنے رفقاء سے علمی سوال | ٨٠ |
| ٤٨ | روایتِ حدیث کے طریقے | ٨١ |
| ٤٩ | احادیث کا باہمی تبادلہ | ٨٣ |
| ٥٠ | مجلس میں بیٹھنا | ٨٤ |
| ٥١ | حدیث محفوظ رکھنا | ٨٥ |
| ٥٢ | علم کو عمل پر فوقیت | ٨٦ |
| ٥٣ | وعظ و نصیحت کرنے میں لوگوں کی رعایت | ٨٧ |
| ٥٤ | تعلیم کے لیے دن مقرر کرنا | // |
| ٥٥ | دین کی سمجھ | ٨٨ |
| ٥٦ | علم کی باتیں دریافت کرنا | // |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۰ | علم و حکمت میں رشک کرنا | ۸۹ |
| ۵۱ | حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خضر سے ملاقات | 〃 |
| ۵۹ | حضرت ابن عباسؓ کے لیے آپ ﷺ کی دعائے برکت | ۹۱ |
| ۶۰ | بچے کی سماعتِ حدیث کا اعتبار | 〃 |
| ۶۱ | علم کی تلاش میں نکلنا | 〃 |
| ۶۲ | پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت | ۹۲ |
| ۶۳ | علم کا زوال اور جہل کی اشاعت | ۹۳ |
| ۶۴ | علم کی فضیلت | ۹۴ |
| ۶۵ | کسی سواری پر سوار ہو کر فتویٰ دینا | 〃 |
| ۶۶ | ہاتھ یا سر کے اشارے سے جواب دینا | ۹۵ |
| ۶۷ | ایمان اور علم کی باتیں یاد رکھنا | ۹۶ |
| ۶۸ | کسی مسئلے کے لیے سفر کرنا | ۹۷ |
| ۶۹ | حصولِ علم کے لیے نمبر مقرر کرنا | ۹۸ |
| ۷۰ | کسی ناگوار بات پر وعظ میں غصہ کرنا | 〃 |
| ۷۱ | امام و محدث کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھنا | ۱۰۰ |
| ۷۲ | سمجھانے کے لیے بات کو تین بار دہرانا | 〃 |
| ۷۳ | گھر والوں کو تعلیم دینا | ۱۰۱ |
| ۷۴ | امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا | 〃 |
| ۷۵ | حدیث کی رغبت | ۱۰۲ |
| ۷۶ | علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا | 〃 |
| ۷۷ | عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مقرر کرنا | ۱۰۳ |
| ۷۸ | سمجھنے کے لیے کوئی بات دوبارہ دریافت کرنا | 〃 |
| ۷۹ | موجودہ لوگ غیر موجود لوگوں کو علم کی بات پہنچائیں | ۱۰۴ |
| ۸۰ | رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا گناہ | ۱۰۵ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۸۱ | علم کا قلمبند کرنا | ۱۰۶ |
| ۸۲ | رات میں تعلیم اور وعظ کرنا | ۱۰۸ |
| ۸۳ | رات کے وقت علمی مذاکرہ | 〃 |
| ۸۴ | علم کو محفوظ رکھنا | ۱۰۹ |
| ۸۵ | علم میں تواضع اختیار کرنا | ۱۱۱ |
| ۸۶ | جب کسی عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون زیادہ عالم ہے | 〃 |
| ۸۰ | کسی بیٹھے شخص سے کھڑے ہو کر کچھ پوچھنا | ۱۱۳ |
| ۸۸ | رمی جمار کے وقت مسئلہ پوچھنا | 〃 |
| ۸۹ | اللہ کا ارشاد کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا | ۱۱۴ |
| ۹۰ | بعض جائز باتوں کو چھوڑ دینا | ۱۱۶ |
| ۹۱ | ہر ایک کو اس کے علم کے مطابق تعلیم دینا | 〃 |
| ۹۲ | حصولِ علم میں شرمانا | ۱۱۷ |
| ۹۳ | اگر شرم آئے تو دوسرے کے ذریعے دریافت کر لے | ۱۱۸ |
| ۹۴ | مسجد میں علمی مذاکرہ اور فتویٰ دینا | 〃 |
| ۹۵ | سائل کو اس کے سوال سے زیادہ بات بتلا دینا | ۱۱۹ |
| | کتاب الوضوء | 〃 |
| ۹۶ | وضوء کا بیان | 〃 |
| ۹۷ | نماز بغیر وضوء کے قبول نہیں ہوتی | ۱۲۰ |
| ۹۸ | وضوء کی فضیلت | ۱۲۱ |
| ۹۹ | محض شک سے وضوء نہیں ٹوٹتا | 〃 |
| ۱۰۰ | معمولی طور سے وضوء کرنا | 〃 |
| ۱۰۱ | اچھی طرح وضوء کرنا | ۱۲۲ |
| ۱۰۲ | چہرے کا صرف ایک چلو پانی | ۱۲۳ |
| ۱۰۳ | ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا | 〃 |
| ۱۰۴ | پاخانے جانے کے وقت کیا دعا پڑھے | ۱۲۴ |
| ۱۰۵ | پاخانے کے قریب پانی رکھنا | 〃 |
| ۱۰۶ | پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ رو نہ ہوں | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۰۷ | دو اینٹوں پر قضائے حاجت کرنا | ۱۲۵ |
| ۱۰۸ | عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنا | 〃 |
| ۱۰۹ | گھروں میں قضائے حاجت کرنا | ۱۲۶ |
| ۱۱۰ | پانی سے طہارت کرنا | 〃 |
| ۱۱۱ | کسی شخص کے ہمراہ طہارت کے لیے پانی لے جانا | ۱۲۷ |
| ۱۱۲ | استنجے کیلئے نیزہ بھی ساتھ لیجانا | 〃 |
| | داہنے ہاتھ سے طہارت کی ممانعت | |
| ۱۱۳ | پیشاب کے وقت عضو خاص داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے | 〃 |
| ۱۱۴ | داہنے ہاتھ سے طہارت کی ممانعت | ۱۲۸ |
| ۱۱۵ | پتھر سے استنجیٰ نہ کرے | 〃 |
| ۱۱۶ | گوبر سے استنجا نہ کرے | 〃 |
| ۱۱۷ | وضو میں ہر عضو کو ایک بار دھونا | ۱۲۹ |
| ۱۱۸ | وضو میں ہر عضو کو دو بار دھونا | 〃 |
| ۱۱۹ | وضو میں ہر عضو کو تین بار دھونا | 〃 |
| ۱۲۰ | وضو میں ناک صاف کرنا | ۱۳۰ |
| ۱۲۱ | طاق عدد سے استنجا کرنا | 〃 |
| ۱۲۲ | دونوں پاؤں دھونا اور موزوں پر مسح کرنا | ۱۳۱ |
| ۱۲۳ | وضو میں کلی کرنا | 〃 |
| ۱۲۴ | ایڑیوں کا دھونا | ۱۳۲ |
| ۱۲۵ | جوتوں کے اندر پاؤں اور محض جوتوں پر مسح نہ کرنا | 〃 |
| ۱۲۶ | وضو اور غسل کی ابتدا داہنی طرف سے کرنا | ۱۳۳ |
| ۱۲۷ | نماز کا وقت آنے پر پانی کی تلاش | 〃 |
| ۱۲۸ | جس پانی سے آدمی کے بال دھوئے جائیں وہ پاک ہے | ۱۳۴ |
| ۱۲۹ | کتا برتن سے پی لے تو کیا حکم ہے؟ | ۱۳۵ |
| ۱۳۰ | وضو کس چیز سے ٹوٹتا ہے؟ | ۱۳۶ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۳۱ | اپنے ساتھی کو وضو کرانا | ۱۳۸ |
| ۱۳۲ | بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن کی تلاوت | 〃 |
| ۱۳۳ | بیہوشی کے شدید دورے سے وضو ٹوٹنا | ۱۴۰ |
| ۱۳۴ | پورے سر کا مسح کرنا | ۱۴۱ |
| ۱۳۵ | ٹخنوں تک پاؤں دھونا | 〃 |
| ۱۳۶ | دوسروں کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا | ۱۴۲ |
| ۱۳۷ | باب ۱۳۷ | ۱۴۳ |
| ۱۳۸ | ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا | 〃 |
| ۱۳۹ | سر کا مسح ایک بار کرنا | 〃 |
| ۱۴۰ | خاوند بیوی کا ساتھ ساتھ وضو کرنا | ۱۴۴ |
| ۱۴۱ | آپؐ کا ایک بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا بقیہ پانی چھڑکنا | 〃 |
| ۱۴۲ | لگن وغیرہ سے وضو کرنا | 〃 |
| ۱۴۳ | طشت سے پانی لے کر وضو کرنا | ۱۴۶ |
| ۱۴۴ | ایک مُد پانی سے وضو کرنا | ۱۴۷ |
| ۱۴۵ | موزوں پر مسح کرنا | 〃 |
| ۱۴۶ | وضو کے بعد موزے پہننا | ۱۴۹ |
| ۱۴۷ | بکری کا گوشت اور ستو کھانے کے بعد وضو کرنا | 〃 |
| ۱۴۸ | ستو کھا کر کلی کر لینا، وضو نہ کرنا | 〃 |
| ۱۴۹ | دودھ پی کر کلی کرنا | ۱۵۰ |
| ۱۵۰ | سونے کے بعد وضو کرنا | 〃 |
| ۱۵۱ | بغیر حدث کے وضو کرنا | ۱۵۱ |
| ۱۵۲ | پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے | 〃 |
| ۱۵۳ | پیشاب کو دھونا | ۱۵۲ |
| ۱۵۴ | باب ۱۵۴ | 〃 |
| ۱۵۵ | آپؐ کا اور صحابہؓ کا دیہاتی کو مسجد میں پیشاب کرنے کی مہلت دینا | ۱۵۳ |
| ۱۵۶ | مسجد میں پیشاب پر پانی بہا دینا | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۵۷ | بچوں کا پیشاب | ۱۵۴ |
| ۱۵۸ | کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا | 〃 |
| ۱۵۹ | اپنے کسی ساتھی کے قریب پیشاب کرنا | ۱۵۵ |
| ۱۶۰ | کسی کوڑی پر پیشاب کرنا | 〃 |
| ۱۶۱ | حیض کا خون دھونا | ۱۵۶ |
| ۱۶۲ | منی کا دھونا | ۱۵۷ |
| ۱۶۳ | منی یا کسی نجاست کا اثر زائل نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ | 〃 |
| ۱۶۴ | چوپاؤں کا پیشاب | ۱۵۸ |
| ۱۶۵ | گھی اور پانی میں نجاست گر جانے کا حکم | ۱۵۹ |
| ۱۶۶ | ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا | ۱۶۰ |
| ۱۶۷ | نمازی کی پشت پر نجاست ڈال دی جائے تو کیا حکم ہے؟ | 〃 |
| ۱۶۸ | کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ | ۱۶۲ |
| ۱۶۹ | نبیذ اور نشہ والی چیزوں سے وضو جائز نہیں | 〃 |
| ۱۷۰ | عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون صاف کرنا | 〃 |
| ۱۷۱ | مسواک کا بیان | ۱۶۳ |
| ۱۷۲ | بڑے آدمی کو مسواک دینا | 〃 |
| ۱۷۳ | رات کو باوضو سونے کی فضیلت | ۱۶۴ |
| | **دوسرا پارہ** | ۱۶۵ |
| | **کتاب الغسل** | 〃 |
| ۱۷۴ | غسل سے پہلے وضو | 〃 |
| ۱۷۵ | مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل | ۱۶۶ |
| ۱۷۶ | صاع یا اس طرح کی کسی چیز سے غسل | 〃 |
| ۱۷۷ | جو شخص اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے | ۱۶۷ |
| ۱۷۸ | صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال کر اگر غسل کیا جائے | ۱۶۸ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۷۹ | جس نے حلاب سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا | ۱۶۸ |
| ۱۸۰ | غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا | ۱۶۹ |
| ۱۸۱ | ہاتھ پر مٹی ملنا تاکہ خوب صاف ہو جائے | 〃 |
| ۱۸۲ | کیا جنبی ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں ڈال سکتا ہے؟ | 〃 |
| ۱۸۳ | جس نے غسل میں اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی گرایا | ۱۷۰ |
| ۱۸۴ | غسل اور وضو کے درمیان فصل کرنا | ۱۷۱ |
| ۱۸۵ | جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا | 〃 |
| ۱۸۶ | مذی کا دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا | ۱۷۲ |
| ۱۸۷ | جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا | 〃 |
| ۱۸۸ | بالوں کا خلال کرنا | ۱۷۳ |
| ۱۸۹ | جس نے جنابت کی حالت میں وضو کیا | 〃 |
| ۱۹۰ | جب مسجد میں اپنے جنبی ہونے کو یاد کرے تو فوراً باہر آ جائے | 〃 |
| ۱۹۱ | غسل جنابت کے بعد ہاتھوں سے پانی جھاڑنا | ۱۷۴ |
| ۱۹۲ | جس نے اپنے سر کے داہنے حصے سے غسل شروع کیا | 〃 |
| ۱۹۳ | جس نے خلوت میں تنہا ننگے ہو کر غسل کیا | 〃 |
| ۱۹۴ | لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا | ۱۷۵ |
| ۱۹۵ | جب عورتوں کو احتلام ہو | ۱۷۶ |
| ۱۹۶ | جنبی کا پسینہ اور مسلمان نجس نہیں ہوتا | 〃 |
| ۱۹۷ | جنبی باہر نکل سکتا ہے | ۱۷۷ |
| ۱۹۸ | غسل سے پہلے جنبی کا گھر میں ٹھہرنا | 〃 |
| ۱۹۹ | جنبی کا سونا | 〃 |
| ۲۰۰ | جنبی وضو کرے پھر سوئے | ۱۷۸ |




www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۰۱ | جب دونوں ختنے ایک دوسرے سے مل جائیں | ۱۷۸ |
| ۲۰۲ | اس چیز کا دھونا جو عورت کی شرمگاہ سے لگ جائے | ۱۷۹ |
| | **کتاب الحیض** | ۱۸۰ |
| ۲۰۳ | حیض کی ابتدا کس طرح ہوئی | ″ |
| ۲۰۴ | حائضہ عورت کا شوہر کے سر کو دھونا | ۱۸۱ |
| ۲۰۵ | مرد کا اپنی بیوی کی گود میں قرآن پڑھنا | ″ |
| ۲۰۶ | جس نے نفاس کا نام حیض رکھا | ″ |
| ۲۰۷ | حائضہ کے ساتھ مباشرت | ۱۸۲ |
| ۲۰۸ | حائضہ روزے چھوڑ دے گی | ۱۸۳ |
| ۲۰۹ | حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے باقی مناسک پورے کرے | ″ |
| ۲۱۰ | استحاضہ | ۱۸۵ |
| ۲۱۱ | حیض کا خون دھونا | ″ |
| ۲۱۲ | استحاضہ کی حالت میں اعتکاف | ″ |
| ۲۱۳ | کیا عورت اس کپڑے سے نماز پڑھ سکتی ہے جس میں حیض آیا ہو؟ | ۱۸۶ |
| ۲۱۴ | حیض کے غسل میں خوشبو کا استعمال کرنا | ″ |
| ۲۱۵ | حیض سے پاک ہونے کے بعد بدن کو ملنا | ۱۸۷ |
| ۲۱۶ | حیض کا غسل | ″ |
| ۲۱۷ | حیض کے غسل کے بعد کنگھا کرنا | ″ |
| ۲۱۸ | حیض کے غسل کے وقت بالوں کو کھولنا | ۱۸۸ |
| ۲۱۹ | اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد | ″ |
| ۲۲۰ | حائضہ اور حج وعمرہ کا احرام | ۱۸۹ |
| ۲۲۱ | حیض آنا اور اس کا ختم ہونا | ″ |
| ۲۲۲ | حائضہ نماز قضا نہیں کرے گی۔ | ۱۹۰ |
| ۲۲۳ | حائضہ کے ساتھ سونا | ″ |
| ۲۲۴ | جس نے حیض کیلئے طہر میں پہنے جانے والے کپڑے کے علاوہ کپڑا بنایا | ۱۹۱ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۲۵ | حائضہ کی عیدین میں مسلمانوں کے ساتھ دعا | ۱۹۱ |
| ۲۲۶ | جب کسی عورت کو ایک مہینہ میں تین حیض آئیں | ۱۹۲ |
| ۲۲۷ | زرد اور مٹیالا رنگ | ۱۹۳ |
| ۲۲۸ | استحاضہ کی رگ | ″ |
| ۲۲۹ | طواف زیارت کے بعد حائضہ ہونا | ″ |
| ۲۳۰ | جب مستحاضہ کو خون آنا بند ہو جائے | ۱۹۴ |
| ۲۳۱ | زچہ پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ | ″ |
| ۲۳۲ | باب ۲۳۲ | ۱۹۵ |
| | **کتاب التیمم** | ″ |
| ۲۳۳ | باب ۲۳۳ | ″ |
| ۲۳۴ | جب نہ پانی ملے نہ مٹی | ۱۹۶ |
| ۲۳۵ | اقامت کی حالت میں تیمم | ۱۹۷ |
| ۲۳۶ | تیمم کے لیے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو پھونک لینا | ″ |
| ۲۳۷ | چہرے اور ہاتھوں کا تیمم | ۱۹۸ |
| ۲۳۸ | پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے | ۱۹۹ |
| ۲۳۹ | جب جنبی کو مرض یا جان کا خوف ہو | ۲۰۲ |
| ۲۴۰ | تیمم میں ایک دفعہ مٹی پر ہاتھ مارا جائے | ۲۰۳ |
| ۲۴۱ | باب ۲۴۱ | ۲۰۴ |
| | **کتاب الصلوٰۃ** | ۲۰۵ |
| ۲۴۲ | شب معراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی تھی | ″ |
| ۲۴۳ | نماز پڑھنا کپڑے پہن کر ضروری ہے | ۲۰۸ |
| ۲۴۴ | نماز میں کندھے پر تہبند باندھنا | ۲۰۹ |
| ۲۴۵ | صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا | ″ |
| ۲۴۶ | ایک کپڑے میں نماز پڑھنا | ۲۱۱ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۴۷ | جب کپڑا تنگ ہو | ۲۱۱ |
| ۲۴۸ | شامی جبہ پہن کر نماز پڑھنا | ۲۱۲ |
| ۲۴۹ | نماز اور اس کے علاوہ اوقات میں ننگے ہونا | ۲۱۳ |
| ۲۵۰ | قمیص، پاجامہ، جانگیا اور قباء پہن کر نماز پڑھنا | ″ |
| ۲۵۱ | شرمگاہ جو چھپائی جائے گی | ۲۱۴ |
| ۲۵۲ | بغیر چادر اوڑھے نماز پڑھنا | ۲۱۵ |
| ۲۵۳ | ران سے متعلق روایتیں | ″ |
| ۲۵۴ | عورت کو نماز پڑھنے کے لیے کتنے کپڑے ضروری ہیں | ۲۱۸ |
| ۲۵۵ | اگر کوئی شخص منقش کپڑا پہن کر نماز پڑھے | ″ |
| ۲۵۶ | ایسے کپڑوں میں نماز جس پر صلیب یا تصویر ہو | ۲۱۹ |
| ۲۵۷ | ریشم کی قبا میں نماز پڑھنا | ″ |
| ۲۵۸ | سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا | ۲۲۰ |
| ۲۵۹ | چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا | ″ |
| ۲۶۰ | جب نماز پڑھنے والے کا کپڑا سجدہ کرتے وقت اس کی بیوی سے چھو جائے | ۲۲۲ |
| ۲۶۱ | چٹائی پر نماز پڑھنا | ″ |
| ۲۶۲ | کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھنا | ″ |
| ۲۶۳ | بستر پر نماز پڑھنا | ۲۲۳ |
| ۲۶۴ | گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا | ″ |
| ۲۶۵ | نعل پہن کر نماز پڑھنا | ۲۲۴ |
| ۲۶۶ | خفین پہن کر نماز پڑھنا | ″ |
| ۲۶۷ | جب سجدہ پوری طرح نہ کرے | ۲۲۵ |
| ۲۶۸ | سجدوں میں اپنی بغلوں کو کھلی رکھے | ″ |
| ۲۶۹ | قبلہ کے استقبال کی فضیلت | ″ |
| ۲۷۰ | مدینہ، شام اور مشرق میں رہنے والوں کا قبلہ | ۲۳۲ |
| ۲۷۱ | اللہ عزّ وجلّ کا قول | ۲۲۷ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۷۲ | نماز میں قبلہ کی طرف رُخ کرنا | ۲۲۸ |
| ۲۷۳ | قبلہ کے متعلق جو احادیث مروی ہیں | ۲۲۹ |
| ۲۷۴ | مسجد کے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا | ۲۳۰ |
| ۲۷۵ | مسجد سے کنکری کے ذریعہ بلغم صاف کرنا | ۲۳۱ |
| ۲۷۶ | نماز میں داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیئے | ۲۳۲ |
| ۲۷۷ | بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا چاہیئے | " |
| ۲۷۸ | مسجد میں تھوکنے کا کفارہ | ۲۳۳ |
| ۲۷۹ | مسجد میں بلغم کو مٹی کے اندر چھپا دینا | " |
| ۲۸۰ | جب تھوکنے پر مجبور ہو جائے تو کپڑے کے کنارے سے کام لے | " |
| ۲۸۱ | امام کی لوگوں کو نصیحت | ۲۳۴ |
| ۲۸۲ | کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد بنی فلاں کی ہے ؟ | " |
| ۲۸۳ | مسجد میں کسی چیز کی تقسیم | " |
| ۲۸۴ | مسجد میں کھانا | ۲۳۶ |
| ۲۸۵ | مسجد میں مقدمات کے فیصلے | " |
| ۲۸۶ | کسی کے گھر نماز پڑھنا | " |
| ۲۸۷ | گھروں کی مسجدیں | ۲۳۷ |
| ۲۸۸ | مسجد میں داخل ہونے اور دوسرے کاموں میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا | ۲۳۸ |
| ۲۸۹ | کیا دورِ جاہلیت میں مشرکوں کی قبروں کو کھود کر ان پر مساجد کی تعمیر کی جا سکتی ہے | ۲۳۹ |
| ۲۹۰ | بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا | ۲۴۰ |
| ۲۹۱ | اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنا | ۲۴۱ |
| ۲۹۲ | اگر نمازی کے سامنے آگ ہو ؟ | " |
| ۲۹۳ | مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت | " |
| ۲۹۴ | عذاب کے مقامات میں نماز | " |
| ۲۹۵ | کلیسا میں نماز | ۲۴۲ |
| ۲۹۶ | باب ۲۹۶ | ۲۴۳ |
| ۲۹۷ | روئے زمین کے ہر حصہ پر نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت | ۲۴۳ |
| ۲۹۸ | عورت کا مسجد میں سونا | " |
| ۲۹۹ | مسجد میں مردوں کا سونا | ۲۴۴ |
| ۳۰۰ | سفر سے واپسی پر نماز | ۲۴۵ |
| ۳۰۱ | جب کوئی مسجد میں داخل ہو | ۲۴۶ |
| ۳۰۲ | مسجد میں ریاح خارج کرنا | " |
| ۳۰۳ | مسجد کی عمارت | " |
| ۳۰۴ | تعمیر مسجد میں ایک دوسرے کی مدد کرنا | ۲۴۸ |
| ۳۰۵ | بڑھئی اور کاریگر سے تعاون | ۲۴۹ |
| ۳۰۶ | جس نے مسجد بنوائی | " |
| ۳۰۷ | جب مسجد سے گزرے | " |
| ۳۰۸ | مسجد سے گزرنا | ۲۵۰ |
| ۳۰۹ | مسجد میں اشعار پڑھنا | " |
| ۳۱۰ | حراب والے مسجد میں | " |
| ۳۱۱ | مسجد کے منبر پر خرید وفروخت کا ذکر | ۲۵۱ |
| ۳۱۲ | قرض کا تقاضا | ۲۵۲ |
| ۳۱۳ | مسجد میں جھاڑو دینا | " |
| ۳۱۴ | مسجد میں تجارت | " |
| ۳۱۵ | مسجد کے لیے خادم | ۲۵۳ |
| ۳۱۶ | قیدی یا قرضدار مسجد میں | " |
| ۳۱۷ | جب کوئی شخص اسلام لائے | ۲۵۴ |
| ۳۱۸ | مسجد میں مریضوں کے لیے خیمہ | " |
| ۳۱۹ | کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں اونٹ لے جانا | ۲۵۵ |
| ۳۲۰ | باب ۳۲۰ | ۲۵۶ |
| ۳۲۱ | مسجد میں کھڑکی اور راستہ | " |
| ۳۲۲ | کعبہ اور مساجد میں دروازے | ۲۵۷ |
| ۳۲۳ | مشرک کا مسجد میں داخل ہونا | ۲۵۸ |
| ۳۲۴ | مسجد میں آواز اونچی کرنا | " |
| ۳۲۵ | مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا | ۲۵۹ |
| ۳۲۶ | مسجد میں چت لیٹنا | ۲۶۰ |
| ۳۲۷ | عام گزرگاہ پر مسجد بنانا | " |
| ۳۲۸ | بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا | ۲۶۱ |
| ۳۲۹ | مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا | ۲۶۲ |
| ۳۳۰ | مدینہ کے راستہ میں مساجد | ۲۶۳ |
| ۳۳۱ | امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے | ۲۶۶ |
| ۳۳۲ | مصلی اور سترہ میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے | ۲۶۷ |
| ۳۳۳ | چھوٹے نیزہ کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنا | ۲۶۸ |
| ۳۳۴ | عنزہ کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنا | " |
| ۳۳۵ | مکہ اور علاوہ ازیں مقامات میں سترہ | ۲۶۹ |
| ۳۳۶ | ستون کے سامنے ہو کر نماز پڑھنا | " |
| ۳۳۷ | نماز دو ستونوں کے درمیان | ۲۷۰ |
| ۳۳۸ | باب ۳۳۸ | " |
| ۳۳۹ | سواری، اونٹ، درخت اور کجاوہ کو سامنے کرکے نماز پڑھنا | ۲۷۱ |
| ۳۴۰ | چارپائی کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنا | " |
| ۳۴۱ | نمازی اپنے سامنے گزرنے والے کو روک دے | ۲۷۲ |
| ۳۴۲ | نمازی کے سامنے گزرنے پر گناہ | ۲۷۳ |
| ۳۴۳ | نماز پڑھتے میں ایک نمازی کا دوسرے کی طرف رُخ کرنا | " |
| ۳۴۴ | سوئے ہوئے شخص کے سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا | ۲۷۴ |
| ۳۴۵ | نفل نماز عورت کے سامنے ہوتے ہوئے پڑھنا | " |
| ۳۴۶ | جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی | " |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۴۷ | نماز میں اگر کوئی اپنی گردن پر کسی بچی کو اٹھالے | ۲۷۵ |
| ۳۴۸ | حائضہ عورت کے بستر کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنا | ״ |
| ۳۴۹ | کیا سجدہ کی گنجائش کے لئے مرد اپنی بیوی کو چھو سکتا ہے | ۲۷۶ |
| ۳۵۰ | عورت جو نماز پڑھنے والے سے گندگی دُور ہٹادے | ״ |
| | **تیسرا پارہ** | ۲۷۸ |
| | **کتاب مواقیت الصلوٰۃ** | ״ |
| ۳۵۱ | نماز کے اوقات | ״ |
| ۳۵۲ | اللہ سے ڈرو اور نماز قائم کرو | ۲۷۹ |
| ۳۵۳ | نماز قائم کرنے پر بیعت | ۲۸۰ |
| ۳۵۴ | نماز کفارہ ہے | ״ |
| ۳۵۵ | نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت | ۲۸۱ |
| ۳۵۶ | پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں | ۲۸۱ |
| ۳۵۷ | بے وقت نماز پڑھنا نماز کو ضائع کرنا ہے | ۲۸۲ |
| ۳۵۸ | نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے | ״ |
| ۳۵۹ | سفر میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنا | ۲۸۳ |
| ۳۶۰ | گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا | ۲۸۴ |
| ۳۶۱ | زوال کے فوراً بعد ظہر کا وقت ہے | ۲۸۵ |
| ۳۶۲ | ظہر کی نماز عصر کے وقت | ۲۸۶ |
| ۳۶۳ | عصر کا وقت | ۲۸۶ |
| ۳۶۴ | عصر کے چھوٹ جانے پر گناہ | ۲۸۹ |
| ۳۶۵ | نماز عصر قصداً چھوڑنے پر گناہ | ״ |
| ۳۶۶ | نماز عصر کی فضیلت | ״ |
| ۳۶۷ | جو عصر کی ایک رکعت غروب سے پہلے پہلے پڑھ سکا؟ | ۲۹۰ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۶۸ | مغرب کا وقت | ۲۹۱ |
| ۳۶۹ | مغرب کو عشاء کہنا ناپسندیدہ ہے | ۲۹۲ |
| ۳۷۰ | عشاء اور عتمہ کا ذکر | ۲۹۳ |
| ۳۷۱ | عشاء کا وقت جب لوگ جلدی جمع ہو جائیں یا تاخیر کریں | ۲۹۴ |
| ۳۷۲ | عشاء کی فضیلت | ۲۹۵ |
| ۳۷۳ | عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے | ۲۹۶ |
| ۳۷۴ | اگر نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سویا جا سکتا ہے؟ | ۲۹۶ |
| ۳۷۵ | عشاء کا وقت آدھی رات تک | ۲۹۷ |
| ۳۷۶ | نمازِ فجر کی فضیلت | ۲۹۸ |
| ۳۷۷ | فجر کا وقت | ۲۹۹ |
| ۳۷۸ | فجر کی ایک رکعت پانے والا | ۳۰۰ |
| ۳۷۹ | نماز میں ایک رکعت کا پانے والا | ۳۰۱ |
| ۳۸۰ | فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھی جائے | ״ |
| ۳۸۱ | سورج ڈوبنے سے پہلے نماز نہ پڑھنی چاہیئے | ۳۰۲ |
| ۳۸۲ | جن کے نزدیک صرف فجر اور عصر کے بعد نماز مکروہ ہے | ۳۰۳ |
| ۳۸۳ | عصر کے بعد قضا وغیرہ پڑھنا | ۳۰۴ |
| ۳۸۴ | بارش کے دنوں میں نماز جلدی پڑھ لینی چاہیئے | ۳۰۵ |
| ۳۸۵ | وقت نکل جانے کے بعد اذان | ۳۰۶ |
| ۳۸۶ | وقت نکل جانے کے بعد باجماعت نماز پڑھنا | ״ |
| ۳۸۷ | اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے | ۳۰۷ |
| ۳۸۸ | متعدد نمازوں کی قضا میں ترتیب قائم رکھے | ״ |
| ۳۸۹ | عشاء کے بعد باتیں کرنا پسندیدہ نہیں | ۳۰۸ |
| ۳۹۰ | عشاء کے بعد دین کی باتیں کرنا | ״ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۹۱ | گھر والوں اور مہمانوں کے ساتھ رات میں گفتگو کرنا | ۳۱۰ |
| | **کتاب الاذان** | ۳۱۱ |
| ۳۹۲ | اذان کی ابتداء | ״ |
| ۳۹۳ | اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جائیں | ۳۱۳ |
| ۳۹۴ | قد قامت الصلوٰۃ کے سوا اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ کہے جائیں | ۳۱۴ |
| ۳۹۵ | اذان دینے کی فضیلت | ״ |
| ۳۹۶ | اذان بلند آواز سے | ۳۱۵ |
| ۳۹۷ | اذان حملہ اور خونریزی کے ارادہ کے ترک کا باعث ہے | ״ |
| ۳۹۸ | اذان کا جواب کس طرح دیا جائے | ۳۱۶ |
| ۳۹۹ | اذان کی دعاء | ״ |
| ۴۰۰ | اذان کے لیے قرعہ اندازی | ۳۱۷ |
| ۴۰۱ | اذان کے دوران گفتگو | ״ |
| ۴۰۲ | اندھے کی اذان جب اسے کوئی وقت بتانے والا ہو | ۳۱۸ |
| ۴۰۳ | طلوع فجر کے بعد اذان | ״ |
| ۴۰۴ | صبح صادق سے پہلے اذان | ۳۱۹ |
| ۴۰۵ | اذان اور اقامت کے درمیان کتنا فصل ہونا چاہیئے | ۳۲۰ |
| ۴۰۶ | جو اقامت کا انتظار کرے | ۳۲۱ |
| ۴۰۷ | ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے | ״ |
| ۴۰۸ | یہ کہنا کہ سفر میں ایک ہی موذن اذان دے | ״ |
| ۴۰۹ | مسافروں کیلئے اذان واقامت | ״ |
| ۴۱۰ | کیا موذن اپنے چہرے کو ادھر اُدھر کر سکتا ہے | ۳۲۳ |
| ۴۱۱ | کسی کا یہ کہنا کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا | ۳۲۴ |
| ۴۱۲ | جو حصہ نماز کا پا سکو اسے پڑھ لو | ״ |
| ۴۱۳ | اقامت کے وقت جب لوگ امام کو دیکھیں | ۳۲۵ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۱۴ | نماز کیلئے جلدی سے نہ کھڑا ہونا چاہیئے | ۳۲۵ |
| ۴۱۵ | کیا مسجد سے کسی ضرورت کے لئے نکل سکتا ہے | " |
| ۴۱۶ | جب امام کہے کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو | " |
| ۴۱۷ | کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی | ۳۲۶ |
| ۴۱۸ | اقامت کہی جا چکی ہو | " |
| ۴۱۹ | اقامت کے بعد گفتگو | " |
| ۴۲۰ | نماز باجماعت کا وجوب | ۳۲۷ |
| ۴۲۱ | نماز باجماعت کی فضیلت | " |
| ۴۲۲ | فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت | ۳۲۸ |
| ۴۲۳ | ظہر کی نماز اول وقت پڑھنے کی فضیلت | ۳۲۹ |
| ۴۲۴ | ہر قدم پر ثواب | ۳۳۰ |
| ۴۲۵ | عشاء کی نماز باجماعت کی فضیلت | ۳۳۱ |
| ۴۲۶ | دو یا اس سے زیادہ آدمی ہوں تو جماعت بن جاتی ہے | " |
| ۴۲۷ | جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے | ۳۳۲ |
| ۴۲۸ | مسجد میں بار بار آنے کی فضیلت | ۳۳۳ |
| ۴۲۹ | اقامت کے بعد فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہ پڑھی جائے | " |
| ۴۳۰ | مریض کب تک جماعت میں حاضر ہوتا رہے گا | ۳۳۴ |
| ۴۳۱ | بارش اور عذر کی وجہ سے قیام گاہ میں نماز | ۳۳۵ |
| ۴۳۲ | کیا جو لوگ آگئے ہیں انھیں کے ساتھ امام نماز پڑھ لے گا؟ | ۳۳۶ |
| ۴۳۳ | ادھر کھانا حاضر ہے اور اقامت صلوٰۃ بھی ہو رہی ہے | ۳۳۷ |
| ۴۳۴ | جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے | ۳۳۸ |
| ۴۳۵ | آدمی جو اپنے گھر کی ضروریات میں مصروف ہو | " |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۳۶ | جو شخص نماز پڑھائے | ۳۳۹ |
| ۴۳۷ | اہل علم وفضل امامت کے زیادہ مستحق ہیں | " |
| ۴۳۸ | جو کسی عذر کی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو | ۳۴۱ |
| ۴۳۹ | جو بزرگوں کو نماز پڑھا رہا تھا | ۳۴۲ |
| ۴۴۰ | اگر جماعت کے سب لوگ قرات میں برابر ہوں | ۳۴۴ |
| ۴۴۱ | جب امام کسی قوم کے یہاں گیا | " |
| ۴۴۲ | امام اقتداء کے لئے ہے | ۳۴۵ |
| ۴۴۳ | مقتدی کب سجدہ کریں؟ | ۳۴۸ |
| ۴۴۴ | امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ | ۳۴۹ |
| ۴۴۵ | غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت | " |
| ۴۴۶ | جب امام نماز پوری طرح نہ پڑھے | ۳۵۰ |
| ۴۴۷ | دین کے معاملہ میں آزادی پسند اور بدعتی کی امامت | " |
| ۴۴۸ | جب نماز پڑھنے والے صرف دو ہوں | ۳۵۱ |
| ۴۴۹ | اگر کوئی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو؟ | ۳۵۲ |
| ۴۵۰ | امام نے امامت کی نیت نہیں کی تھی | " |
| ۴۵۱ | جب امام نے نماز طویل کر دی | " |
| ۴۵۲ | امام قیام کم کرے | ۳۵۳ |
| ۴۵۳ | اگر تنہا نماز پڑھے | ۳۵۴ |
| ۴۵۴ | جس نے امام سے نماز طویل ہونے کی شکایت کی | " |
| ۴۵۵ | نماز مختصر لیکن مکمل | ۳۵۵ |
| ۴۵۶ | جس نے بچے کے رونے کی آواز پر نماز میں تخفیف کر دی | ۳۵۶ |
| ۴۵۷ | خود نماز پڑھ چکا اور پھر دوسروں کو نماز پڑھائی | ۳۵۷ |
| ۴۵۸ | جو مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنائے | " |
| ۴۵۹ | ایک شخص جو امام کی اقتداء کرے | ۳۵۸ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۶۰ | کیا اگر امام کو شک ہو جائے تو مقتدیوں کی بات پر عمل کرے؟ | ۳۵۸ |
| ۴۶۱ | جب امام نماز میں رو دے | ۳۵۹ |
| ۴۶۲ | اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا | ۳۶۰ |
| ۴۶۳ | صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا | " |
| ۴۶۴ | صف اول | ۳۶۱ |
| ۴۶۵ | نماز میں کمال کے لئے صفیں درست رکھنا ضروری ہے | " |
| ۴۶۶ | صفیں پوری نہ کرنے والوں پر گناہ | ۳۶۲ |
| ۴۶۷ | صف میں شانے سے شانہ اور قدم سے قدم ملا دینا | " |
| ۴۶۸ | اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا | " |
| ۴۶۹ | تنہا عورت سے صف بن جاتی ہے | ۳۶۳ |
| ۴۷۰ | مسجد اور امام کے دائیں طرف | " |
| ۴۷۱ | جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو | " |
| ۴۷۲ | رات کی نماز | ۳۶۴ |
| ۴۷۳ | تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح | ۳۶۵ |
| ۴۷۴ | رفع یدین اور تکبیر تحریمہ | ۳۶۶ |
| ۴۷۵ | رفع یدین تکبیر کے وقت | " |
| ۴۷۶ | ہاتھ کہاں تک اٹھائے | ۳۶۷ |
| ۴۷۷ | قعدہ اولیٰ سے اٹھنے کے بعد رفع یدین | ۳۶۸ |
| ۴۷۸ | نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا | " |
| ۴۷۹ | نماز میں خشوع | " |
| ۴۸۰ | تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے | ۳۶۹ |
| ۴۸۱ | باب ۴۸۱ | " |
| ۴۸۲ | نماز میں امام کو دیکھنا | ۳۷۰ |
| ۴۸۳ | نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا | ۳۷۲ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۸۴ | نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا | ۳۷۲ |
| ۴۸۵ | اگر کوئی واقعہ پیش آجائے | " |
| ۴۸۶ | امام اور مقتدی کے لیے قرأت کا وجوب | ۳۷۳ |
| ۴۸۷ | ظہر میں قرأت | ۳۷۵ |
| ۴۸۸ | ظہر میں قرآن مجید پڑھنا | ۳۷۶ |
| ۴۸۹ | مغرب میں قرآن پڑھنا | " |
| ۴۹۰ | مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا | ۳۷۷ |
| ۴۹۱ | عشاء میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا | " |
| ۴۹۲ | عشاء میں سجدہ کی سورت پڑھنا | " |
| ۴۹۳ | عشاء میں قرآن پڑھنا | ۳۷۸ |
| ۴۹۴ | پہلی دو رکعتیں طویل اور آخری دو مختصر کرنی چاہئیں | " |
| ۴۹۵ | فجر میں قرآن مجید پڑھنا | " |
| ۴۹۶ | فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا | ۳۷۹ |
| ۴۹۷ | ایک رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنا | ۳۸۰ |
| ۴۹۸ | آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیئے | ۳۸۲ |
| ۴۹۹ | جس نے ظہر اور عصر میں آہستہ قرآن پڑھا | ۳۸۲ |
| ۵۰۰ | امام اگر آیت سنا دے | ۳۸۳ |
| ۵۰۱ | پہلی رکعت طویل ہونی چاہیئے | " |
| ۵۰۲ | امام کا آمین بلند آواز سے کہنا | " |
| ۵۰۳ | آمین کہنے کی فضیلت | ۳۸۴ |
| ۵۰۴ | مقتدی کا آمین بلند آواز سے کہنا | " |
| ۵۰۵ | جب صف تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کر لیا | " |
| ۵۰۶ | رکوع میں تکبیر پوری کرنا | ۳۸۵ |
| ۵۰۷ | سجدہ میں تکبیر پوری کرنا | " |
| ۵۰۸ | سجدہ سے اٹھنے پر تکبیر | ۳۸۶ |
| ۵۰۹ | رکوع میں ہتھیلیوں کا گھٹنوں پر رکھنا | ۳۸۷ |
| ۵۱۰ | جب کوئی رکوع پوری طرح نہ کرے | " |
| ۵۱۱ | رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنا | ۳۸۸ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۱۲ | رکوع پوری طرح کرنے کی اور اس میں اعتدال وطمانیت کی حد | ۳۸۸ |
| ۵۱۳ | اس شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم جس نے رکوع پوری طرح نہیں کیا | " |
| ۵۱۴ | رکوع کی دعا | ۳۸۹ |
| ۵۱۵ | امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھانے پر کیا کہیں گے؟ | " |
| ۵۱۶ | اللھم ربنا ولک الحمد کی فضیلت | " |
| ۵۱۷ | باب ۵۱۷ | ۳۹۰ |
| ۵۱۸ | رکوع سے سر اٹھاتے وقت اطمینان اور سکون | " |
| ۵۱۹ | سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے جھکے | ۳۹۱ |
| ۵۲۰ | سجدہ کی فضیلت | ۳۹۳ |
| ۵۲۱ | سجدہ کی حالت میں دونوں بغلیں کھلی رکھنی چاہئیں | ۳۹۵ |
| ۵۲۲ | پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا چاہیئے | ۳۹۵ |
| ۵۲۳ | جب سجدہ پوری طرح نہ کرے | " |
| ۵۲۴ | سات اعضاء پر سجدہ | " |
| ۵۲۵ | ناک پر سجدہ | " |
| ۵۲۶ | کیچڑ میں ناک پر سجدہ | " |

## چوتھا پارہ

## کتاب الصلوٰۃ

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۲۷ | بال نہ سمیٹنے چاہئیں | |
| ۵۲۸ | نماز میں کپڑا نہ سمیٹنا چاہیئے | |
| ۵۲۹ | سجدے میں تسبیح و دعا | |
| ۵۲۹ | دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا | |
| ۵۳۰ | کپڑے میں گرہ لگانا اور باندھنا | |
| ۵۳۱ | سجدوں میں بازوؤں کو پھیلانا | |
| ۵۳۲ | جو شخص نماز کی طاق رکعت میں بیٹھے | |
| ۵۳۳ | رکعت سے اٹھتے وقت زمین کا کس طرح سہارا لینا چاہیئے | |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۳۴ | سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا | ۴۰۱ |
| ۵۳۵ | تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ | " |
| ۵۳۶ | جن کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں | ۴۰۲ |
| ۵۳۷ | قعدۂ اولیٰ میں تشہد | ۴۰۴ |
| ۵۳۸ | آخری قعدہ میں تشہد | " |
| ۵۳۹ | سلام پھیرنے سے پہلے کی دعا | ۴۰۵ |
| ۵۴۰ | تشہد کے بعد کسی بھی دعا کا اختیار ہے | " |
| ۵۴۱ | جس نے اپنی پیشانی اور ناک نماز پوری کرنے تک صاف نہیں کی | ۴۰۶ |
| ۵۴۲ | سلام پھیرنا | ۴۰۷ |
| ۵۴۳ | جب امام سلام پھیرے تو مقتدی کو بھی سلام پھیرنا چاہیئے | " |
| ۵۴۴ | جو امام کی طرف سلام پھیرنے کو نہیں کہتے | " |
| ۵۴۵ | نماز کے بعد ذکر | ۴۰۸ |
| ۵۴۶ | سلام پھیرنے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو | ۴۰۹ |
| ۵۴۷ | سلام کے بعد امام کا مصلی پر ٹھہرنا | ۴۱۰ |
| ۵۴۸ | جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر کوئی ضرورت یاد آئی | ۴۱۱ |
| ۵۴۹ | دائیں طرف اور بائیں طرف نماز سے فارغ ہونے کے بعد جانا | ۴۱۳ |
| ۵۵۰ | لہسن پیاز اور گندنے کے متعلق روایات | " |
| ۵۵۱ | بچوں کا وضو اور غسل | ۴۱۴ |
| ۵۵۲ | رات کے وقت عورتوں کا مسجد میں آنا | ۴۱۶ |
| ۵۵۳ | نماز میں عورتیں مردوں کے پیچھے | ۴۱۸ |
| ۵۵۴ | عورتیں صبح کی نماز میں جلدی واپس چلی جائیں | ۴۲۰ |
| ۵۵۵ | مسجد میں جانے کے لیے عورت اپنے شوہر سے اجازت لے گی | ۴۲۱ |
| | **کتاب الجمعة** | " |
| ۵۵۶ | جمعہ کی فرضیت | " |
| ۵۵۷ | جمعہ کے دن غسل کی فضیلت | " |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۵۸ | جمعہ کے دن خوشبو کا استعمال | ۴۲۲ |
| ۵۵۹ | جمعہ کی فضیلت | ۴۲۳ |
| ۵۶۰ | باب ۵۶۰ | ۴۲۴ |
| ۵۶۱ | جمعہ کے دن تیل کا استعمال | 〃 |
| ۵۶۲ | استطاعت کے مطابق اچھا کپڑا پہننا چاہیے | ۴۲۵ |
| ۵۶۳ | جمعہ کے دن مسواک | ۴۲۶ |
| ۵۶۴ | دوسرے کی مسواک کا استعمال | 〃 |
| ۵۶۵ | جمعہ کے دن نماز فجر میں کونسی سورت پڑھی جائے | ۴۲۷ |
| ۵۶۶ | دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ | 〃 |
| ۵۶۷ | عورتیں اور بچے جن کے لیے جمعہ کی شرکت ضروری نہیں | ۴۲۸ |
| ۵۶۸ | بارش میں جمعہ پڑھنے کی اجازت | ۴۲۹ |
| ۵۶۹ | جمعہ کے لیے کتنی دور سے آنا چاہیے | ۴۳۱ |
| ۵۷۰ | جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد | 〃 |
| ۵۷۱ | جمعہ کے دن اگر گرمی زیادہ ہو جائے | ۴۳۲ |
| ۵۷۲ | جمعہ کے لئے چلنا | ۴۳۳ |
| ۵۷۳ | جمعہ میں دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرنی چاہیے | 〃 |
| ۵۷۴ | کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے کسی بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے | ۴۳۴ |
| ۵۷۵ | جمعہ کے دن اذان | ۴۳۵ |
| ۵۷۶ | جمعہ کے لئے مؤذن | 〃 |
| ۵۷۷ | امام منبر پر اذان کا جواب دے | ۴۳۶ |
| ۵۷۸ | اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا | 〃 |
| ۵۷۹ | خطبہ کے وقت اذان | ۴۳۷ |
| ۵۸۰ | منبر پر خطبہ | 〃 |
| ۵۸۱ | کھڑے ہو کر خطبہ | 〃 |
| ۵۸۲ | امام جب خطبہ دے تو سامعین رُخ امام کی طرف کر لیں | ۴۳۹ |
| ۵۸۳ | خطبہ میں ثناء کے بعد "اما بعد" کہنا | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۵۸۴ | جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا | ۴۳۹ |
| ۵۸۵ | خطبہ پوری توجہ سے سنا جائے | ۴۴۳ |
| ۵۸۶ | امام نے خطبہ دیتے وقت دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا | 〃 |
| ۵۸۷ | خطبہ کے وقت مسجد میں آنے والے کو مختصر دو ہلکی رکعتیں پڑھنی چاہئیں | ۴۴۴ |
| ۵۸۸ | خطبہ میں ہاتھ اٹھانا | 〃 |
| ۵۸۹ | جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لیے دعا | 〃 |
| ۵۹۰ | جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنا چاہیے | ۴۴۵ |
| ۵۹۱ | جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی | 〃 |
| ۵۹۲ | اگر جمعہ میں لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں | ۴۴۶ |
| | جمعہ کے پہلے اور بعد نماز ادا کرنا | |
| ۵۹۳ | اللہ عز و جل کے اس فرمان سے متعلق کہ جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ | 〃 |
| ۵۹۴ | قیلولہ جمعہ کے بعد | ۴۴۷ |
| | **ابواب صلوٰۃ الخوف** | 〃 |
| ۵۹۵ | صلوٰۃ خوف کی تفصیل | 〃 |
| ۵۹۶ | اللہ عز و جل کا ارشاد | ۴۴۸ |
| ۵۹۷ | صلوٰۃ خوف پیدل اور سواری پر | 〃 |
| ۵۹۸ | صلوٰۃ خوف میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا | ۴۵۰ |
| ۵۹۹ | نماز اس وقت جب دشمن کے قلعوں کی فتح کے امکانات روشن ہو جائیں | ۴۵۱ |
| ۶۰۰ | دشمن کی تلاش میں نکلنے والے | 〃 |
| ۶۰۱ | فجر طلوع صبح صادق کے بعد | ۴۵۲ |
| | **کتاب العیدین** | ۴۵۳ |
| ۶۰۲ | عیدین اور ان میں زینت کے متعلق | 〃 |
| ۶۰۳ | حراب اور ڈھال | ۴۵۴ |
| ۶۰۴ | مسلمانوں کے لیے عید کی سنت | ۴۵۵ |
| ۶۰۵ | عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کھانا | ۴۵۶ |
| ۶۰۶ | قربانی کے دن کھانا | ۴۵۷ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۶۰۷ | بغیر منبر کے عیدگاہ میں نماز پڑھنے جانا | ۴۵۷ |
| ۶۰۸ | عید کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا | ۴۵۸ |
| ۶۰۹ | عید کے بعد خطبہ | ۴۵۹ |
| ۶۱۰ | عید اور حرم میں ہتھیار لے جانے پر ناپسندیدگی کا اظہار | ۴۶۰ |
| ۶۱۱ | عید کی نماز سویرے پڑھنا | ۴۶۱ |
| ۶۱۲ | ایام تشریق میں عمل کی فضیلت | ۴۶۲ |
| ۶۱۳ | تکبیر منیٰ کے دنوں میں | ۴۶۳ |
| ۶۱۴ | عید کے دن حربہ کی طرف نماز | 〃 |
| ۶۱۵ | امام کے سامنے عید کے دن عنزہ یا حربہ گاڑنا | ۴۶۴ |
| ۶۱۶ | عورتیں اور حیض والیاں عیدگاہ میں | ۴۶۵ |
| ۶۱۷ | بچے عیدگاہ میں | 〃 |
| ۶۱۸ | عید کے خطبہ میں امام کا رُخ حاضرین کی طرف ہونا چاہیے | 〃 |
| ۶۱۹ | عیدگاہ کے لئے نشان | ۴۶۶ |
| ۶۲۰ | عید کے دن امام کی عورتوں کو نصیحت | ۴۶۶ |
| ۶۲۱ | اگر کسی عورت کے پاس عید کے روز چادر نہ ہو؟ | ۴۶۷ |
| ۶۲۲ | حائضہ عورتیں نماز سے علیٰحدہ رہیں | ۴۶۸ |
| ۶۲۳ | عیدگاہ میں دسویں تاریخ کو قربانی | ۴۶۹ |
| ۶۲۴ | عید کے خطبہ میں امام اور عام لوگوں کی گفتگو | 〃 |
| ۶۲۵ | عید کے دن جو راستہ بدل کر آیا | ۴۷۰ |
| ۶۲۶ | عید کی جماعت نہ ملے تو دو رکعت تنہا پڑھ لے | ۴۷۱ |
| ۶۲۷ | عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنا | 〃 |
| | **ابواب الوتر** | ۴۷۲ |
| ۶۲۸ | وتر کے متعلق احادیث | 〃 |
| ۶۲۹ | وتر کے اوقات | ۴۷۳ |
| ۶۳۰ | وتر کے لئے آپ گھر والوں کو جگاتے تھے | ۴۷۵ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۶۳۱ | وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جائے | ۴۷۶ |
| ۶۳۲ | نماز وتر سواری پر | // |
| ۶۳۳ | نماز وتر سفر میں | // |
| ۶۳۴ | قنوت رکوع سے پہلے اور اس کے بعد | ۴۷۷ |
| | **ابواب الاستسقاء** | // |
| ۶۳۵ | استسقاء کے لئے آپ تشریف لے جاتے تھے | // |
| ۶۳۶ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا | ۴۷۹ |
| ۶۳۷ | قحط میں لوگوں کی امام سے دعا | // |
| ۶۳۸ | استسقاء میں چادر پلٹنا | ۴۸۱ |
| ۶۳۹ | جب اللہ رب العزت کی حدود کو توڑ دیا جائے | ۴۸۲ |
| ۶۴۰ | جامع مسجد میں استسقاء | // |
| ۶۴۱ | قبلے کی طرف رخ کئے بغیر استسقاء کی دعاء | ۴۸۳ |
| ۶۴۲ | منبر پر دعائے استسقاء | // |
| ۶۴۳ | جس نے دعائے استسقاء کے لئے صرف جمعہ کی نماز کافی سمجھی | ۴۸۴ |
| ۶۴۴ | دعا اس وقت جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں | ۴۸۵ |
| ۶۴۵ | آپ نے جمعہ کے دن دعائے استسقاء میں چادر پلٹی تھی | // |
| ۶۴۶ | جب لوگ امام سے دعائے استسقاء کی درخواست کریں | ۴۸۶ |
| ۶۴۷ | اگر قحط میں مشرکین مسلمانوں سے دعاء کی درخواست کریں | // |
| ۶۴۸ | جب بارش کی زیادتی ہو جائے | // |
| ۶۴۹ | استسقاء کی دعاء کھڑے ہو کر | ۴۸۸ |
| ۶۵۰ | استسقاء کی نماز میں قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا | ۴۸۹ |
| ۶۵۱ | آپ نے پشت مبارک صحابہ کی طرف کس طرح کی تھی ؟ | ۴۸۹ |
| ۶۵۲ | نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں | // |
| ۶۵۳ | استسقاء عیدگاہ میں | ۴۹۰ |
| ۶۵۴ | استسقاء میں قبلہ کی طرف رخ کرنا | // |
| ۶۵۵ | دعائے استسقاء میں امام کے ساتھ عام لوگوں کا ہاتھ اٹھانا | // |
| ۶۵۵ | دعائے استسقاء میں امام کا ہاتھ اٹھانا | // |
| ۶۵۶ | بارش ہونے لگے تو کیا دعا کیجئے | ۴۹۰ |
| ۶۵۷ | جو بارش میں قصداً اتنی دیر ٹھہرا کہ اس کی ڈاڑھی تر ہو گئی | ۴۹۱ |
| ۶۵۸ | جب ہوا چلتی | ۴۹۲ |
| ۶۵۹ | پروا ہوا کے ذریعے مجھے مدد پہنچائی گئی | // |
| ۶۶۰ | زلزلے اور نشانیوں سے متعلق احادیث | ۴۹۳ |
| ۶۶۱ | اللہ تعالیٰ کا فرمان | // |
| ۶۶۲ | بارش کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہے | // |
| | **ابواب الکسوف** | |
| ۶۶۳ | سورج گرہن کی نماز | ۴۹۵ |
| ۶۶۴ | سورج گرہن میں صدقہ | // |
| ۶۶۵ | گرہن کے وقت اس کا اعلان کہ نماز ہونے والی ہے | ۴۹۷ |
| ۶۶۶ | گرہن میں امام کا خطبہ | ۴۹۸ |
| ۶۶۷ | کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سورج میں گرہن لگ گیا | // |
| ۶۶۸ | اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سورج گرہن سے ڈراتا ہے | ۴۹۹ |
| ۶۶۹ | سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگنا | ۵۰۰ |
| ۶۷۰ | گرہن میں سجدہ طویل | // |
| ۶۷۱ | سورج گرہن کی نماز جماعت کیساتھ | ۵۰۱ |
| ۶۷۲ | سورج گرہن میں عورتوں کی نماز مردوں کے ساتھ | ۵۰۲ |
| ۶۷۳ | جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا پسند کیا | ۵۰۳ |
| ۶۷۴ | صلوٰۃ کسوف مسجد میں | ۵۰۴ |
| ۶۷۵ | سورج گرہن کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا | // |
| ۶۷۶ | گرہن میں ذکر | // |
| ۶۷۷ | سورج گرہن میں دعا | ۵۰۶ |
| ۶۷۸ | گرہن کے خطبہ میں امام کا "اما بعد" کہنا | ۵۰۷ |
| ۶۷۹ | چاند گرہن کی نماز | // |
| ۶۸۰ | نماز گرہن کی پہلی رکعت زیادہ طویل ہوگی | // |
| ۶۸۱ | گرہن کی نماز میں قرآن مجید کی قرأت بلند آواز سے | ۵۰۸ |
| ۶۸۲ | قرآن کے سجدے اور ان کا طریقہ | // |
| ۶۸۳ | الم تنزیل سجدہ | ۵۰۹ |
| ۶۸۴ | سورہ ص کا سجدہ | ۵۱۰ |
| ۶۸۵ | سورۂ نجم کا سجدہ | // |
| ۶۸۶ | مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں کا سجدہ | // |
| ۶۸۷ | آیات سجدہ کی تلاوت | ۵۱۱ |
| ۶۸۸ | اذا السماء انشقت میں سجدہ | // |
| ۶۸۹ | تلاوت کرنے والے کی اقتداء | ۵۱۲ |
| ۶۹۰ | امام کی آیات سجدہ پڑھ کر لوگوں کا ازدحام | // |
| ۶۹۱ | جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت ضروری قرار نہیں دیا | // |
| ۶۹۲ | قصہ کہنے کے دوران میں آیات سجدہ | ۵۱۳ |
| ۶۹۳ | جس نے نماز میں آیات سجدہ کی تلاوت کی | ۵۱۴ |
| ۶۹۴ | ازدحام کی وجہ سے سجدہ کی جگہ نہ ملے تو کیا کرے ؟ | // |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| | **ابواب تقصیر صلوٰۃ** | ۵۱۴ |
| ۶۹۵ | منیٰ میں نماز | 〃 |
| ۶۹۶ | حج کے موقعہ پر آپؐ نے کتنے دن قیام کیا تھا؟ | ۵۱۶ |
| ۶۹۷ | نماز قصر کے لئے کتنی مسافت ضروری ہے؟ | 〃 |
| ۶۹۸ | اقامت گاہ سے نکلتے ہی نماز قصر کرلینی چاہئے | ۵۱۷ |
| ۶۹۹ | مغرب کی نماز سفر میں بھی تین رکعت پڑھی جائے گی | ۵۱۸ |
| ۷۰۰ | نفل نماز سواری پر | ۵۱۹ |
| ۷۰۱ | سواری پر اشاروں سے نماز پڑھنا | ۵۲۰ |
| ۷۰۲ | فرض کے لئے سواری سے اترنا | 〃 |
| | **پانچواں پارہ** | ۵۲۲ |
| ۷۰۳ | نفل نماز گدھے پر | 〃 |
| ۷۰۴ | سفر میں جس نے فرض نمازوں سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں | 〃 |
| ۷۰۵ | جس نے سفر میں سنن و نوافل پڑھے | ۵۲۳ |
| ۷۰۶ | سفر میں مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھی جائے | 〃 |
| ۷۰۷ | جب مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھی جائے | ۵۲۴ |
| ۷۰۸ | سورج ڈھلنے سے پہلے اگر سفر شروع کردیا | ۵۲۵ |
| ۷۰۹ | سفر اگر سورج ڈھلنے کے بعد شروع کیا | 〃 |
| ۷۱۰ | نماز بیٹھ کر | 〃 |
| ۷۱۱ | بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھنا | ۵۲۷ |
| ۷۱۲ | بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اگر سکت نہ ہو | 〃 |
| ۷۱۳ | بیٹھ کر نماز شروع کی مگر دوران نماز میں صحت یاب ہوگیا | ۵۲۸ |
| ۷۱۴ | رات میں تہجد پڑھنا | ۵۲۹ |
| ۷۱۵ | رات کی نماز کی فضیلت | 〃 |
| ۷۱۶ | رات کی نمازوں میں طویل سجدہ کرنا | ۵۳۰ |
| ۷۱۷ | مریض کا کھڑا نہ ہونا | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۷۱۸ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز اور نوافل کی رغبت دلاتے تھے | ۵۳۱ |
| ۷۱۹ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے | ۵۳۳ |
| ۷۲۰ | جو شخص سحر کے وقت سو گیا | 〃 |
| ۷۲۱ | جو سحری کھانے کے بعد سویا نہیں | ۵۳۴ |
| ۷۲۲ | رات کی نماز میں طویل قیام | 〃 |
| ۷۲۳ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز | ۵۳۵ |
| ۷۲۴ | رات میں آپؐ کی عبادت | ۵۳۶ |
| ۷۲۵ | اگر کوئی رات کی نماز نہ پڑھے | ۵۳۷ |
| ۷۲۶ | جب کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سو جائے | 〃 |
| ۷۲۷ | آخر شب میں دعا اور نماز | ۵۳۸ |
| ۷۲۸ | جو رات کے ابتدائی حصے میں سو رہا | 〃 |
| ۷۲۹ | آپؐ کا رات میں بیدار ہونا | 〃 |
| ۷۳۰ | دن رات با وضو رہنا | ۵۳۹ |
| ۷۳۱ | عبادت میں شدت اختیار کرنا | ۵۴۰ |
| ۷۳۲ | رات میں جس کا معمول عبادت کا ہے | 〃 |
| ۷۳۳ | رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا | ۵۴۱ |
| ۷۳۴ | فجر کی دو رکعتوں پر مداومت | ۵۴۳ |
| ۷۳۵ | فجر کی دو سنت | 〃 |
| ۷۳۶ | جس نے دو رکعتوں کے بعد گفتگو کی | 〃 |
| ۷۳۷ | نفل نمازوں کو دو دو رکعت کرکے پڑھنا | 〃 |
| ۷۳۸ | انصاری نے فرمایا | 〃 |
| ۷۳۹ | فجر کی دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرنا | ۵۴۴ |
| ۷۴۰ | فجر کی دو رکعتوں پر مداومت | 〃 |
| ۷۴۱ | فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے | 〃 |
| ۷۴۲ | فرض کے بعد نفل | ۵۴۷ |
| ۷۴۳ | جس نے فرض کے بعد نفل نہیں پڑھے | 〃 |
| ۷۴۴ | سفر میں چاشت کی نماز | ۵۴۸ |
| ۷۴۵ | جس نے خود چاشت کی نماز نہیں پڑھی | ۵۴۹ |
| ۷۴۶ | اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۷۴۷ | ظہر سے پہلے دو رکعت | ۵۵۰ |
| ۷۴۸ | مغرب سے پہلے نماز | 〃 |
| ۷۴۹ | نفل نماز با جماعت | ۵۵۱ |
| ۷۵۰ | نفل نماز گھر میں | ۵۵۲ |
| ۷۵۱ | مکہ اور مدینہ میں نماز | 〃 |
| ۷۵۲ | مسجد قبا | ۵۵۴ |
| ۷۵۳ | جو مسجد قبا میں آیا | 〃 |
| ۷۵۴ | مسجد قبا میں پیدل اور سواری پر آنا | 〃 |
| ۷۵۵ | قبر اور منبر کے درمیانی حصے کی فضیلت | ۵۵۵ |
| ۷۵۶ | مسجد بیت المقدس | 〃 |
| ۷۵۷ | نماز میں اپنا ہاتھ استعمال کرنا | ۵۵۶ |
| ۷۵۸ | نماز میں بولنے کی ممانعت | ۵۵۷ |
| ۷۵۹ | نماز میں مردوں کے لئے تسبیح اور حمد | 〃 |
| ۷۶۰ | جس نے کسی قوم کا نام لیا | ۵۵۸ |
| ۷۶۱ | ہاتھ پر ہاتھ مارنا | 〃 |
| ۷۶۲ | جو شخص نماز میں پیچھے کی طرف آیا | ۵۵۹ |
| ۷۶۳ | جب ماں اپنے لڑکے کو نماز میں پکارے | 〃 |
| ۷۶۴ | نماز میں کنکری ہٹانا | ۵۶۰ |
| ۷۶۵ | نماز میں سجدے کے لئے کپڑا بچھانا | 〃 |
| ۷۶۶ | نماز میں کس طرح کے عمل جائز ہیں | 〃 |
| ۷۶۷ | اگر نماز پڑھتے میں جانور بھاگ پڑے | ۵۶۱ |
| ۷۶۸ | نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا | ۵۶۲ |
| ۷۶۹ | اگر کوئی مرد نماز میں ہاتھ پر ہاتھ مارے | ۵۶۳ |
| ۷۷۰ | نماز پڑھنے والے سے آگے بڑھنے یا انتظار کرنے کے لئے کہنا | 〃 |
| ۷۷۱ | نماز میں سلام کا جواب | 〃 |
| ۷۷۲ | نماز میں ہاتھ اٹھانا | ۵۶۴ |
| ۷۷۳ | نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا | ۵۶۵ |
| ۷۷۴ | نماز میں کسی چیز کا خیال | 〃 |
| ۷۷۵ | فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوجانا | ۵۶۷ |
| ۷۷۶ | اگر پانچ رکعت نماز پڑھی | 〃 |
| ۷۷۷ | جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا | 〃 |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۷۷۸ | اگر کسی نے سجدۂ سہو کے بعد تشہد نہیں پڑھا | ۵۶۸ |
| ۷۷۹ | سجدہ سہو میں جس نے تکبیر کہی | ۵۶۹ |
| ۷۸۰ | جب یاد نہ رہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی | ۵۷۰ |
| ۷۸۱ | فرض اور نفل میں سہو | 〃 |
| ۷۸۲ | ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کسی نے اس سے گفتگو کرنی چاہی | ۵۷۱ |
| ۷۸۳ | نماز میں اشارہ | ۵۷۲ |
| | **کتاب الجنائز** | |
| ۷۸۴ | میت کے احکام | ۵۷۳ |
| ۷۸۵ | جنازے کے پیچھے چلنے کا حکم | ۵۷۴ |
| ۷۸۶ | میت کو جب کفن میں لپیٹا جا چکا ہو | ۵۷۵ |
| ۷۸۷ | میت کے عزیزوں کو موت کی خبر دینا | ۵۷۷ |
| ۷۸۸ | جنازہ کی اطلاع دینا | ۵۷۸ |
| ۷۸۹ | اولاد مر جائے اور اجر کی نیت سے صبر کرے | 〃 |
| ۷۹۰ | قبر کے پاس یہ کہنا کہ صبر کرو | ۵۸۰ |
| ۷۹۱ | میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا | 〃 |
| ۷۹۲ | طاق مرتبہ غسل دینا | 〃 |
| ۷۹۳ | غسل دائیں طرف سے شروع کیا جائے | ۵۸۱ |
| ۷۹۴ | میت کے اعضاء وضو | 〃 |
| ۷۹۵ | عورت کو مرد کے ازار کا کفن | 〃 |
| ۷۹۶ | کافور کا استعمال | ۵۸۲ |
| ۷۹۷ | عورت کے سر کے بال کھولنا | 〃 |
| ۷۹۸ | میت کو قمیص کس طرح پہنائی جائے | ۵۸۳ |
| ۷۹۹ | کیا عورت کے بال تین حصوں میں کریں؟ | 〃 |
| ۸۰۰ | کیا عورت کے بال پیچھے کئے جائیں؟ | ۵۸۴ |
| ۸۰۱ | کفن کے لیے سفید کپڑے | 〃 |
| ۸۰۲ | دو کپڑوں میں کفن | 〃 |
| ۸۰۳ | میت کے لئے خوشبو | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۸۰۴ | محرم کو کس طرح کفن دیا جائے؟ | ۵۸۵ |
| ۸۰۵ | ترپی ہوئی یا بغیر ترپی ہوئی قمیص کا کفن | 〃 |
| ۸۰۶ | قمیص کے بغیر کفن | ۵۸۶ |
| ۸۰۷ | کفن عمامہ کے بغیر | 〃 |
| ۸۰۸ | سارا ترکہ کفن میں | ۵۸۷ |
| ۸۰۹ | بندوبست کیا جائے گا | 〃 |
| ۸۱۰ | جب ایک کپڑے کے سوا اور کچھ نہ ہو | ۵۸۸ |
| ۸۱۱ | جب کفن اتنا ہو کہ سر یا پاؤں میں سے ایک چھپایا جا سکے | 〃 |
| ۸۱۲ | جنہوں نے آپؐ کے زمانہ میں کفن تیار رکھا | ۵۸۹ |
| ۸۱۳ | عورتیں جنازے کے ساتھ | 〃 |
| ۸۱۴ | شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر عورت کا سوگ | ۵۹۱ |
| ۸۱۵ | قبر کی زیارت | 〃 |
| ۸۱۶ | میت کو رونے کی وجہ سے بعض اوقات عذاب ہوتا ہے | ۵۹۵ |
| ۸۱۷ | کس طرح کا نوحہ ناپسند ہے؟ | 〃 |
| ۸۱۸ | گریبان چاک کرنا | ۵۹۷ |
| ۸۱۹ | سعد بن خولہ کی وفات پر غم | 〃 |
| ۸۲۰ | مصیبت کے وقت سر منڈانا | ۵۹۹ |
| ۸۲۱ | رخسار پیٹنا | 〃 |
| ۸۲۲ | مصیبت کے وقت جاہلیت کی باتیں کرنا | 〃 |
| ۸۲۳ | جو مصیبت کے وقت غمگین دکھائی دے | ۶۰۰ |
| ۸۲۴ | مصیبت کے وقت غم کو ظاہر نہ کرنا | ۶۰۱ |
| ۸۲۵ | صبر صدمہ کے شروع میں | ۶۰۲ |
| ۸۲۶ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان | ۶۰۲ |
| ۸۲۷ | مریض کے پاس رونا | ۶۰۳ |
| ۸۲۸ | نوحہ و بکا کی ممانعت اور مواخذہ | ۶۰۳ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۸۲۹ | جنازہ کے لئے کھڑے ہو جانا | ۶۰۵ |
| ۸۳۰ | اگر کوئی جنازہ کے لیے کھڑا ہو | ۶۰۶ |
| ۸۳۱ | جو جنازہ کے پیچھے چل رہا ہے | 〃 |
| ۸۳۲ | یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا | 〃 |
| ۸۳۳ | مرد جنازہ اٹھائیں | ۶۰۷ |
| ۸۳۴ | جنازہ کو تیزی سے لے جانا | 〃 |
| ۸۳۵ | میت تابوت میں | 〃 |
| ۸۳۶ | امام کے پیچھے جنازہ کی نماز | ۶۰۸ |
| ۸۳۷ | جنازہ کے لیے صفیں | 〃 |
| ۸۳۸ | جنازہ کے لیے بچوں کی صفیں | ۶۰۹ |
| ۸۳۹ | نماز جنازہ کا طریقہ | 〃 |
| ۸۴۰ | جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت | ۶۱۰ |
| ۸۴۱ | دفن کے لئے انتظار | ۶۱۱ |
| ۸۴۲ | بچوں کی نماز جنازہ | ۶۱۲ |
| ۸۴۳ | نماز جنازہ عیدگاہ میں | 〃 |
| ۸۴۴ | قبر پر مساجد کی تعمیر | ۶۱۳ |
| ۸۴۵ | عورت کا نفاس کی حالت میں انتقال | 〃 |
| ۸۴۶ | عورت اور مرد کی نماز جنازہ | ۶۱۴ |
| ۸۴۷ | نماز جنازہ میں چار تکبیریں | 〃 |
| ۸۴۸ | نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ | 〃 |
| ۸۴۹ | دفن کے بعد قبر پر نماز جنازہ | ۶۱۵ |
| ۸۵۰ | مردے پاؤں کی چاپ سنتے ہیں | ۶۱۶ |
| ۸۵۱ | ارض مقدس میں دفن ہونے کی آرزو | 〃 |
| ۸۵۲ | رات میں دفن | ۶۱۷ |
| ۸۵۳ | قبر پر مسجد کی تعمیر | ۶۱۸ |
| ۸۵۴ | عورت کی قبر میں کون اترے | ۶۱۸ |
| ۸۵۵ | شہید کی نماز جنازہ | 〃 |
| ۸۵۶ | دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا | ۶۱۹ |
| ۸۵۷ | جو شہداء کا غسل مناسب نہیں سمجھتے | ۶۲۰ |
| ۸۵۸ | لحد میں پہلے کسے رکھا جائے؟ | 〃 |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۸۵۹ | اذخر یا کوئی گھاس قبر میں ڈالنا | ۶۲۱ |
| ۸۶۰ | میت کو خاص بنا پر قبر سے نکالنا | // |
| ۸۶۱ | قبر میں لحد اور شق | ۶۲۳ |
| ۸۶۲ | بچہ اسلام لایا اور انتقال ہوگیا | // |
| ۸۶۳ | مشرک کا موت کے وقت لا الٰہ الا اللہ کہنا | ۶۲۶ |
| ۸۶۴ | قبر پر درخت کی شاخ | ۶۲۷ |
| ۸۶۵ | قبر کے پاس محدث کی نصیحت | ۶۲۸ |
| ۸۶۶ | خودکشی | ۶۲۹ |
| ۸۶۷ | منافقوں کی نماز جنازہ | ۶۳۰ |
| ۸۶۸ | لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف | ۶۳۱ |
| ۸۶۹ | عذاب قبر | // |
| ۸۷۰ | قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ | ۶۳۵ |
| ۸۷۱ | قبر کے عذاب کا سبب | ۶۳۵ |
| ۸۷۲ | میت پر صبح و شام پیش کی جاتی ہے | ۶۳۶ |
| ۸۷۳ | جنازہ پر میت کی باتیں | // |
| ۸۷۴ | مسلمانوں کی اولاد سے متعلق | // |
| | **چھٹا پارہ** | ۶۳۸ |
| ۸۷۵ | مشرکین کی نابالغ اولاد سے متعلق احادیث | // |
| ۸۷۶ | باب ۸۷۶ | // |
| ۸۷۷ | دوشنبہ کے دن موت | ۶۴۰ |
| ۸۷۸ | اچانک موت | ۶۴۱ |
| ۸۷۹ | آپؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبر سے متعلق | // |
| ۸۸۰ | مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت | ۶۴۴ |
| ۸۸۱ | بدترین مردوں کا ذکر | ۶۴۵ |
| | **کتاب الزکوٰۃ** | // |
| ۸۸۲ | زکوٰۃ کا وجوب | // |
| ۸۸۳ | زکوٰۃ دینے پر بیعت | ۶۴۹ |
| ۸۸۴ | زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر گناہ | ۶۵۰ |
| ۸۸۵ | جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی | // |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۸۸۶ | مال کا مناسب موقع پر خرچ کرنا | ۶۵۴ |
| ۸۸۷ | صدقہ میں ریاکاری | // |
| ۸۸۸ | اللہ تعالیٰ چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا | ۶۵۵ |
| ۸۸۹ | صدقہ پاک کمائی سے | // |
| ۸۹۰ | جب صدقہ لینے والا کوئی باقی نہ رہے | ۶۵۶ |
| ۸۹۱ | جہنم سے بچو | ۶۵۷ |
| ۸۹۲ | بخیل اور تندرست کے صدقہ کی فضیلت | ۶۵۹ |
| ۸۹۳ | باب ۸۹۳ | // |
| ۸۹۴ | سب کے سامنے صدقہ کرنا | ۶۶۰ |
| ۸۹۵ | پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا | // |
| ۸۹۶ | اگر لاعلمی میں مالدار کو صدقہ دیدیا؟ | // |
| ۸۹۷ | اگر لاعلمی میں بیٹے کو صدقہ دیدیا؟ | ۶۶۱ |
| ۸۹۸ | صدقہ داہنے ہاتھ سے | ۶۶۲ |
| ۸۹۹ | جس نے اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دیا | // |
| ۹۰۰ | صدقہ اس طرح کہ سرمایہ باقی رہے | ۶۶۳ |
| ۹۰۱ | دی ہوئی چیز پر احسان جتانے والا | ۶۶۵ |
| ۹۰۲ | صدقہ و خیرات میں عجلت پسندی | // |
| ۹۰۳ | صدقہ کی ترغیب دلانا | // |
| ۹۰۴ | استطاعت بھر صدقہ | ۶۶۶ |
| ۹۰۵ | صدقہ گناہوں کا کفارہ | ۶۶۷ |
| ۹۰۶ | شرک کی حالت میں صدقہ دینا | // |
| ۹۰۷ | خادم کا ثواب | ۶۶۸ |
| ۹۰۸ | عورت کا اجر | // |
| ۹۰۹ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۶۶۹ |
| ۹۱۰ | صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال | // |
| ۹۱۱ | کمائی اور تجارت کے مال سے صدقہ | ۶۷۰ |
| ۹۱۲ | ہر مسلمان پر صدقہ ضروری ہے | ۶۷۱ |
| ۹۱۳ | زکوٰۃ یا صدقہ کس قدر دیا جائے؟ | // |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۹۱۴ | چاندی کی زکوٰۃ | ۶۷۲ |
| ۹۱۵ | سامان و اسباب بطور زکوٰۃ | // |
| ۹۱۶ | متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا | ۶۷۳ |
| ۹۱۷ | دو شریک اپنا حساب برابر کرلیں | ۶۷۴ |
| ۹۱۸ | اونٹ کی زکوٰۃ | ۶۷۵ |
| ۹۱۹ | کس پر بنت مخاض واجب ہوئی | // |
| ۹۲۰ | بکری کی زکوٰۃ | ۶۷۶ |
| ۹۲۱ | زکوٰۃ میں بوڑھے جانور نہ لیے جائیں | ۶۷۷ |
| ۹۲۲ | زکوٰۃ میں بکری کا بچہ | ۶۷۸ |
| ۹۲۳ | زکوٰۃ میں لوگوں کی عمدہ چیزیں نہ لی جائیں | // |
| ۹۲۴ | پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ | ۶۷۹ |
| ۹۲۵ | گائے کی زکوٰۃ | ۶۷۹ |
| ۹۲۶ | اعزہ و اقارب کو زکوٰۃ دینا | ۶۸۰ |
| ۹۲۷ | مسلمان پر اس کے گھوڑوں کی زکوٰۃ | ۶۸۱ |
| ۹۲۸ | مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ | ۶۸۲ |
| ۹۲۹ | یتیموں کو صدقہ دینا | ۶۸۲ |
| ۹۳۰ | یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا | ۶۸۳ |
| ۹۳۱ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۶۸۴ |
| ۹۳۲ | سوال سے دامن بچانا | ۶۸۵ |
| ۹۳۳ | جسے اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز دی | ۶۸۶ |
| ۹۳۴ | کوئی شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کرے؟ | ۶۸۷ |
| ۹۳۵ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | // |
| ۹۳۶ | کھجور کا اندازہ | ۶۹۰ |
| ۹۳۷ | زمین سے دسواں حصہ لینا | ۶۹۲ |
| ۹۳۸ | پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں | ۶۹۳ |
| ۹۳۹ | پھل توڑنے کے وقت زکوٰۃ لینا | ۶۹۴ |
| ۹۴۰ | عشریہ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد | // |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ | باب | مضامین | صفحہ | باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۴۱ | کیا کوئی اپنا دیا ہوا صدقہ خرید سکتا ہے؟ | ۶۹۵ | ۹۶۸ | مدینہ والوں کا میقات | ۷۰۹ | ۹۹۲ | جس نے آپؐ کی طرح احرام باندھا | ۷۲۰ |
| ۹۴۲ | نبیؐ اور آلِ نبیؐ پر صدقہ | ۶۹۶ | ۹۶۹ | شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ | ۷۱۰ | ۹۹۳ | حج کے مہینے متعین ہیں | ۷۲۲ |
| ۹۴۳ | ازواج نبیؐ کے غلاموں پر صدقہ | " | ۹۷۰ | نجد والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ | " | ۹۹۴ | حج میں تمتع | ۷۲۴ |
| ۹۴۴ | جب صدقہ دے دیا جائے | ۶۹۷ | ۹۷۱ | میقات کے اندر کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ | " | ۹۹۵ | جس نے حج کا نام لے کر تلبیہ کہا | ۷۲۷ |
| ۹۴۵ | مالداروں سے صدقہ لیا جائے | " | ۹۷۲ | یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ | ۷۱۱ | ۹۹۶ | نبی کریمؐ کے عہد میں تمتع | ۷۲۸ |
| ۹۴۶ | امام کی دعا صدقہ دینے والے کے حق میں | ۶۹۸ | ۹۷۳ | عراق والوں کے احرام باندھنے کی جگہ | " | ۹۹۷ | مسجد الحرام میں نہ رہنے والوں کے لئے ایک حکم | " |
| ۹۴۷ | جو چیزیں دریا سے نکالی جاتی ہیں | " | ۹۷۴ | ذوالحلیفہ میں نماز | ۷۱۲ | ۹۹۸ | مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل | ۷۲۹ |
| ۹۴۸ | رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے | ۶۹۹ | ۹۷۵ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے تشریف لے جاتے تھے | " | ۹۹۹ | رات یا دن میں داخل کریں | " |
| ۹۴۹ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۷۰۱ | ۹۷۶ | عقیق مبارک وادی ہے | " | ۱۰۰۰ | مکہ میں کدھر سے داخل ہوا جائے | ۷۳۰ |
| ۹۵۰ | صدقہ کے اونٹ اور ان کے دودھ کا استعمال | " | ۹۷۷ | کپڑوں میں لگی ہوئی خلوق | ۷۱۳ | ۱۰۰۱ | مکہ سے کدھر کو نکلا جائے | " |
| ۹۵۱ | صدقہ کے اونٹوں پر نشان | " | ۹۷۸ | احرام کے وقت خوشبو | " | ۱۰۰۲ | مکہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت | ۷۳۱ |
| ۹۵۲ | صدقہ فطر کی فرضیت | ۷۰۲ | ۹۷۹ | جس نے تلبید کر کے احرام باندھا | ۷۱۴ | ۱۰۰۳ | حرم کی فضیلت | ۷۳۳ |
| ۹۵۳ | تمام مسلمانوں پر صدقہ فطر | " | ۹۸۰ | ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا | " | ۱۰۰۴ | مکہ کی اراضی کی وراثت | ۷۳۴ |
| ۹۵۴ | صدقہ فطر ایک صاع جو | ۷۰۳ | ۹۸۱ | محرم کس طرح کے کپڑے پہنے | ۷۱۵ | ۱۰۰۵ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں نزول | ۷۳۵ |
| ۹۵۵ | صدقہ فطر ایک صاع کھانا ہے | " | ۹۸۲ | حج کے لیے سوار ہونا | " | ۱۰۰۶ | کعبہ کو حرمت والا گھر بنایا | ۷۳۶ |
| ۹۵۶ | صدقہ فطر ایک صاع کھجور ہے | " | ۹۸۳ | محرم کس طرح کے کپڑے، چادریں اور تہبند پہنے | " | ۱۰۰۷ | کعبہ پر غلاف | " |
| ۹۵۷ | ایک صاع زبیب | " | ۹۸۴ | جس نے رات صبح تک ذوالحلیفہ میں گزاری | ۷۱۶ | ۱۰۰۸ | کعبہ کا انہدام | ۷۳۷ |
| ۹۵۸ | صدقہ فطر عید سے پہلے | ۷۰۴ | ۹۸۵ | لبیک بلند آواز سے کہنا | ۷۱۷ | ۱۰۰۹ | حجر اسود کے متعلق روایات | " |
| ۹۵۹ | صدقہ فطر آزاد اور غلام پر | " | ۹۸۶ | تلبیہ | " | ۱۰۱۰ | بیت اللہ کو بند کرنا | ۷۳۸ |
| ۹۶۰ | صدقہ فطر بڑوں اور چھوٹوں پر | ۷۰۵ | ۹۸۷ | سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد | ۷۱۸ | ۱۰۱۱ | کعبہ میں نماز | " |
| | **کتاب المناسک** | ۷۰۵ | ۹۸۸ | جس نے سواری پر احرام باندھا | " | ۱۰۱۲ | جو کعبہ میں نہ داخل ہوا | " |
| ۹۶۱ | حج کا وجوب | " | ۹۸۹ | قبلہ رُو ہو کر احرام باندھنا | " | ۱۰۱۳ | جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر کہی | ۷۳۹ |
| ۹۶۲ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۷۰۶ | ۹۹۰ | وادی میں اترتے وقت تلبیہ | ۷۱۹ | ۱۰۱۴ | رمل کی ابتدا کیونکر ہوئی | " |
| ۹۶۳ | سفرِ حج سواری پر | " | ۹۹۱ | حائضہ اور نفسا کس طرح احرام باندھیں؟ | " | ۱۰۱۵ | مکہ آتے ہی پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا | ۷۴۰ |
| ۹۶۴ | حج مقبول کی فضیلت | ۷۰۷ | | | | ۱۰۱۶ | حج اور عمرہ میں رمل | " |
| ۹۶۵ | حج اور عمرہ کے مقامات کی فرضیت | ۷۰۸ | | | | ۱۰۱۷ | حجر اسود کا استلام چھڑی کے ذریعہ | " |
| ۹۶۶ | زادِ راہ لے لو | " | | | | ۱۰۱۸ | جس نے دونوں ارکان یمانی کا استلام کیا | ۷۴۱ |
| ۹۶۷ | مکہ والوں کے احرام باندھنے کی جگہ | ۷۰۹ | | | | ۱۰۱۹ | حجر اسود کو بوسہ دینا | ۷۴۲ |
| | | | | | | ۱۰۲۰ | حجر اسود کی طرف اشارہ | " |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۰۲۱ | حجراسود کے قریب تکبیر کہنا | ۴۴۳ |
| ۱۰۲۲ | جو مکہ مکرمہ آیا | 〃 |
| ۱۰۲۳ | عورتوں کا طواف مردوں کیساتھ | 〃 |
| ۱۰۲۴ | طواف میں گفتگو | ۴۴۴ |
| ۱۰۲۵ | جب کوئی شخص تسمہ یا کوئی اور چیز دیکھے | ۴۴۵ |
| ۱۰۲۶ | بیت اللہ کا طواف ننگا آدمی نہیں کرسکتا | ۴۴۶ |
| ۱۰۲۷ | جب کوئی طواف کے درمیان رک جائے | 〃 |
| ۱۰۲۸ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا | 〃 |
| ۱۰۲۹ | جو کعبہ نہ جائے نہ طواف کرے | ۴۴۷ |
| ۱۰۳۰ | جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد الحرام سے باہر پڑھیں | 〃 |
| ۱۰۳۱ | جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھیں | 〃 |
| ۱۰۳۲ | صبح اور عصر کے بعد طواف | ۴۴۸ |
| ۱۰۳۳ | مریض سوار ہو کر طواف کرتا ہے | 〃 |
| ۱۰۳۴ | حاجیوں کو پانی پلانا | ۴۴۹ |
| ۱۰۳۵ | زمزم کے متعلق احادیث | ۴۵۰ |
| ۱۰۳۶ | دریافت کیا | 〃 |
| ۱۰۳۷ | قارن کا طواف | ۴۵۱ |
| ۱۰۳۸ | طواف وضو کرکے | ۴۵۳ |
| ۱۰۳۹ | صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے | ۴۵۴ |
| ۱۰۴۰ | صفا اور مروہ کی سعی سے متعلق احادیث | ۴۵۵ |
| ۱۰۴۱ | حائضہ بیت اللہ کے طواف الخ | ۴۵۷ |
| ۱۰۴۲ | مکہ کے باشندے کا احرام | ۴۵۹ |
| ۱۰۴۳ | یوم ترویہ میں ظہر کہاں پڑھی جائے ؟ | ۴۶۰ |
| | **ساتواں پارہ** | ۴۶۱ |
| ۱۰۴۴ | منیٰ میں نماز | 〃 |
| ۱۰۴۵ | عرفہ کے دن کا روزہ | ۴۶۲ |
| ۱۰۴۶ | منیٰ سے عرفہ جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر | 〃 |
| ۱۰۴۷ | عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی | 〃 |
| ۱۰۴۸ | عرفہ میں وقوف، سواری پر | ۴۶۳ |
| ۱۰۴۹ | عرفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۰۵۰ | میدان عرفہ میں مختصر خطبہ | ۴۶۴ |
| ۱۰۵۱ | عرفہ پہنچنے کی جلدی کرنا | 〃 |
| ۱۰۵۲ | میدان عرفہ میں ٹھہرنا | 〃 |
| ۱۰۵۳ | عرفہ سے کس طرح واپس ہوا جائے؟ | ۴۶۵ |
| ۱۰۵۴ | عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان رکنا | ۴۶۶ |
| ۱۰۵۵ | روانگی کے متعلق آپ کی ہدایت | ۴۶۷ |
| ۱۰۵۶ | مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا | 〃 |
| ۱۰۵۷ | جس نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں اور سنت و نوافل نہ پڑھیں | ۴۶۸ |
| ۱۰۵۸ | جس نے دونوں کے لئے اذان و اقامت کہی | 〃 |
| ۱۰۵۹ | جو اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج دے | ۴۶۹ |
| ۱۰۶۰ | جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی | ۴۷۱ |
| ۱۰۶۱ | مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی ؟ | ۴۷۲ |
| ۱۰۶۲ | یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تلبیہ اور تکبیر | 〃 |
| ۱۰۶۳ | جو شخص تمتع کرے حج کیساتھ عمرہ کا | ۴۷۳ |
| ۱۰۶۴ | قربانی کے جانور پر سوار ہونا | 〃 |
| ۱۰۶۵ | جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے | ۴۷۵ |
| ۱۰۶۶ | جس نے ہدی راستہ میں خریدی | ۴۷۶ |
| ۱۰۶۷ | جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا | 〃 |
| ۱۰۶۸ | گائے وغیرہ قربانی کے جانوروں کے قلادے بٹنا | ۴۷۷ |
| ۱۰۶۹ | قربانی کے جانور کا اشعار | ۴۷۸ |
| ۱۰۷۰ | جس نے اپنے ہاتھ سے قلادہ پہنایا | ۴۷۸ |
| ۱۰۷۱ | بکریوں کو قلادہ پہنانا | ۴۷۹ |
| ۱۰۷۲ | روئی کے قلادے | 〃 |
| ۱۰۷۳ | جوتوں کا قلادہ | ۴۸۰ |
| ۱۰۷۴ | قربانی کے جانوروں کیلئے جھول | 〃 |
| ۱۰۷۵ | جس نے ہدی راستے میں خریدی اور اسے قلادہ پہنایا | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۰۷۶ | کسی کا اپنی بیویوں کی طرف سے انکی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا | ۴۸۱ |
| ۱۰۷۷ | منیٰ میں نبی کریمؐ کی قربانی کی جگہ قربانی کرنا | ۴۸۲ |
| ۱۰۷۸ | جس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی | 〃 |
| ۱۰۷۹ | اونٹ باندھ کر قربانی کرنا | 〃 |
| ۱۰۸۰ | قربانی کے جانور کھڑے کرکے ذبح کرنا | ۴۸۳ |
| ۱۰۸۱ | قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے | 〃 |
| ۱۰۸۲ | قربانی کے چمڑے صدقہ کردیئے جائیں | 〃 |
| ۱۰۸۳ | قربانی کے جانوروں کے جھول صدقہ کر دیئے جائیں | ۴۸۴ |
| ۱۰۸۴ | کس طرح قربانی کے جانوروں کا گوشت خود کھا سکتا ہے ؟ | 〃 |
| ۱۰۸۵ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۴۸۵ |
| ۱۰۸۶ | سر منڈانے سے پہلے ذبح | ۴۸۶ |
| ۱۰۸۷ | جس نے احرام کے وقت سر کے بالوں کو جما لیا اور پھر منڈوایا | ۴۸۸ |
| ۱۰۸۸ | حلال ہوتے وقت بال منڈوانا یا ترشوانا | 〃 |
| ۱۰۸۹ | تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد بال ترشواتا ہے | ۴۸۹ |
| ۱۰۹۰ | قربانی کے بعد طواف افاضہ | ۴۹۰ |
| ۱۰۹۱ | شام ہونے کے بعد جس نے رمی کی | ۴۹۱ |
| ۱۰۹۲ | جمرہ کے پاس سواری پر بیٹھ کر مسئلہ بتانا | 〃 |
| ۱۰۹۳ | ایام منیٰ میں خطبہ | ۴۹۲ |
| ۱۰۹۴ | کیا پانی پلانے والا منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہ سکتا ہے ؟ | ۴۹۴ |
| ۱۰۹۵ | رمی جمار | ۴۹۵ |
| ۱۰۹۶ | رمی جمار وادی کے نشیب سے | 〃 |
| ۱۰۹۷ | رمی جمار سات کنکریوں سے | ۴۹۶ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۰۹۸ | جس نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی | ۷۹۶ |
| ۱۰۹۹ | ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہے | " |
| ۱۱۰۰ | جس نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں | ۷۹۷ |
| ۱۱۰۱ | جب دونوں جمروں کی رمی کی | " |
| ۱۱۰۲ | پہلے اور دوسرے جمرے کے ساتھ ہاتھ اُٹھانا | " |
| ۱۱۰۳ | دو جمروں کے پاس دُعا | ۷۹۸ |
| ۱۱۰۴ | رمی جمار کے بعد خوشبو | ۷۹۹ |
| ۱۱۰۵ | طواف وداع | " |
| ۱۱۰۶ | طواف افاضہ کے بعد اگر عورت حائضہ ہو گئی | " |
| ۱۱۰۷ | جس نے روانگی کے دن عصر کی نماز بطحاء میں پڑھی | ۸۰۱ |
| ۱۱۰۸ | محصب | ۸۰۲ |
| ۱۱۰۹ | مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طویٰ میں قیام | " |
| ۱۱۱۰ | زمانہ حج میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت | ۸۰۳ |
| ۱۱۱۱ | جس نے مکہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طویٰ میں قیام کیا | " |
| ۱۱۱۲ | محصب سے آخر رات میں چلنا | ۸۰۴ |
| | **ابواب العمرۃ** | |
| ۱۱۱۳ | عمرہ کا وجوب اور فضیلت | ۸۰۵ |
| ۱۱۱۴ | جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا | ۸۰۵ |
| ۱۱۱۵ | آپ نے کتنے عمرے کئے | ۸۰۶ |
| ۱۱۱۶ | عمرہ رمضان میں | ۸۰۸ |
| ۱۱۱۷ | محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عمرہ | " |
| ۱۱۱۸ | تنعیم سے عمرہ | ۸۰۹ |
| ۱۱۱۹ | حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا | ۸۱۰ |
| ۱۱۲۰ | عمرہ کا ثواب بقدر مشقت | ۸۱۱ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۱۲۱ | عمرہ کرنے والے نے جب عمرہ کا طواف کیا | ۸۱۱ |
| ۱۱۲۲ | جو حج میں کیا جاتا ہے وہی عمرہ میں کیا جائے | ۸۱۲ |
| ۱۱۲۳ | عمرہ کرنے والا کب حلال ہوگا؟ | ۸۱۳ |
| ۱۱۲۴ | حج، عمرہ یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟ | ۸۱۵ |
| ۱۱۲۵ | آنے والے حاجیوں کا استقبال | " |
| ۱۱۲۶ | صبح کے وقت آنا | ۸۱۶ |
| ۱۱۲۷ | دوپہر کے بعد گھر آنا | " |
| ۱۱۲۸ | جب شہر میں پہنچے تو گھر رات کے وقت نہ جائے | " |
| ۱۱۲۹ | جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری تیز کر دی | " |
| ۱۱۳۰ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ گھروں میں دروازوں سے داخل ہوا کرو | ۸۱۷ |
| ۱۱۳۱ | سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے | " |
| ۱۱۳۲ | جب مسافر گھر جلدی پہنچنا چاہے | " |
| ۱۱۳۳ | محصر اور شکار کی جزاء | ۸۱۸ |
| ۱۱۳۴ | اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا؟ | " |
| ۱۱۳۵ | حج سے روکنا | ۸۱۹ |
| ۱۱۳۶ | حصر میں سر منڈانے سے پہلے قربانی | ۸۲۰ |
| ۱۱۳۷ | جس نے کہا کہ محصر پر قضا ضروری نہیں ہے | " |
| ۱۱۳۸ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۸۲۱ |
| ۱۱۳۹ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۸۲۲ |
| ۱۱۴۰ | فدیہ کے طور پر نصف صاع کھانا کھلانا | ۸۲۳ |
| ۱۱۴۱ | نسک سے مراد بکری ہے | " |
| ۱۱۴۲ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فلا رفث" | ۸۲۴ |
| ۱۱۴۳ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد حج میں نہ حد سے بڑھنا ہو اور نہ الخ | " |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۱۴۴ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور نہ مارو شکار جب کہ تم احرام میں ہو | ۸۲۴ |
| ۱۱۴۵ | شکار اس نے کیا جو محرم نہیں تھا | ۸۲۵ |
| ۱۱۴۶ | محرم شکار دیکھ کر ہنسنے لگے | ۸۲۶ |
| ۱۱۴۷ | شکار میں محرم غیر محرم کی مدد نہ کرے | ۸۲۷ |
| ۱۱۴۸ | غیر محرم کے شکار کرنے کے لئے محرم شکار کی طرف اشارہ نہ کرے | ۸۲۸ |
| ۱۱۴۹ | جس نے محرم کے لئے زندہ گورخر بھیجا | ۸۲۸ |
| ۱۱۵۰ | کونسا جانور محرم مار سکتا ہے؟ | ۸۲۹ |
| ۱۱۵۱ | حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں | ۸۳۱ |
| ۱۱۵۲ | حرم کے شکار بھڑکائے نہ جائیں | ۸۳۲ |
| ۱۱۵۳ | مکہ میں جنگ جائز نہیں | " |
| ۱۱۵۴ | محرم کو پچھنا لگوانا | ۸۳۳ |
| ۱۱۵۵ | محرم کا نکاح کرنا | " |
| ۱۱۵۶ | محرم مرد اور عورت کے لئے کس طرح کی خوشبو کی ممانعت ہے؟ | ۸۳۴ |
| ۱۱۵۷ | محرم کا غسل | ۸۳۵ |
| ۱۱۵۸ | جب محرم کو چپل نہ ملیں تو موزے پہن سکتا ہے | " |
| ۱۱۵۹ | تہبند نہ ہو تو پاجامہ پہن سکتا ہے | ۸۳۶ |
| ۱۱۶۰ | محرم کا ہتھیار بند ہونا | " |
| ۱۱۶۱ | حرم اور مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا | ۸۳۷ |
| ۱۱۶۲ | اگر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی قمیص پہنے احرام باندھے | ۸۳۸ |
| ۱۱۶۳ | محرم میدان عرفہ میں مر گیا | " |
| ۱۱۶۴ | اگر محرم کا انتقال ہو جائے تو الخ | ۸۳۹ |
| ۱۱۶۵ | میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا | " |
| ۱۱۶۶ | اس کی طرف سے حج جس میں سواری پر بیٹھنے کی سکت نہ ہو | ۸۴۰ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| ب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۱۶۰ | عورت کا حج مرد کے بدلہ میں | ۸۴۰ |
| ۱۱۶۸ | بچوں کا حج | ۸۴۱ |
| ۱۱۶۹ | عورتوں کا حج | ۸۴۲ |
| ۱۱۷۰ | جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی ؟ | ۸۴۴ |
| ۱۱۷۱ | مدینہ کا حرم | 〃 |
| ۱۱۷۲ | مدینہ کی فضیلت | ۸۴۶ |
| ۱۱۷۳ | مدینہ کا نام طابہ | ۸۴۷ |
| ۱۱۷۴ | مدینہ کے دو پتھریلے علاقے | 〃 |
| ۱۱۷۵ | جس نے مدینہ سے اعراض کیا | 〃 |
| ۱۱۷۶ | ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا | ۸۴۸ |
| ۱۱۷۷ | اہل مدینہ سے فریب کرنے والے کا گناہ | 〃 |
| ۱۱۷۸ | مدینہ کے محلّات | 〃 |
| ۱۱۷۹ | دجال مدینہ میں نہیں آسکے گا | ۸۴۹ |
| ۱۱۸۰ | مدینہ بُرائی کو دور کر دیتا ہے | 〃 |
| ۱۱۸۱ | باب ۱۱۸۱ | ۸۵۰ |
| ۱۱۸۲ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار ناپسندیدگی کہ مدینہ سے ترکِ اقامت کی جائے | 〃 |
| ۱۱۸۳ | باب ۱۱۸۳ | ۸۵۱ |
| | **کتاب الصوم** | ۸۵۲ |
| ۱۱۸۴ | رمضان کے روزوں کی فرضیت | 〃 |
| ۱۱۸۵ | روزہ کی فضیلت | ۸۵۳ |
| ۱۱۸۶ | روزہ کفارہ بنتا ہے | ۸۵۴ |
| ۱۱۸۷ | روزہ داروں کے لیے ریّان | ۸۵۵ |
| ۱۱۸۸ | رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ | ۸۵۶ |
| ۱۱۸۹ | جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ رکھے | 〃 |
| ۱۱۹۰ | نبی کریمؐ رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہو جاتے تھے | ۸۵۷ |
| ۱۱۹۱ | جس نے رمضان میں جھوٹ بولا الخ | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۱۹۲ | کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو اسے یہ کہنا چاہیئے کہ میں الخ | ۸۵۸ |
| ۱۱۹۳ | روزہ اس شخص کے لئے جو مجرد ہونے کی وجہ سے خوف رکھتا ہو | 〃 |
| ۱۱۹۴ | آپؐ کا ارشاد کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو | 〃 |
| ۱۱۹۵ | عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں | ۸۶۰ |
| ۱۱۹۶ | آپؐ نے فرمایا کہ ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے | ۸۶۱ |
| ۱۱۹۷ | رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں | 〃 |
| ۱۱۹۸ | اللہ عزوجل کا ارشاد | ۸۶۲ |
| ۱۱۹۹ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۸۶۳ |
| ۱۲۰۰ | نبی کریمؐ کا ارشاد کہ بلال کی اذان الخ | ۸۶۴ |
| ۱۲۰۱ | سحری میں تاخیر | 〃 |
| ۱۲۰۲ | سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے | 〃 |
| ۱۲۰۳ | سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں ہے | ۸۶۵ |
| ۱۲۰۴ | اگر روزہ کی نیت دن میں کی | 〃 |
| ۱۲۰۵ | روزہ دار صبح کو اٹھا تو جنبی تھا | ۸۶۶ |
| ۱۲۰۶ | روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت | 〃 |
| ۱۲۰۷ | روزہ دار کا بوسہ لینا | ۸۶۷ |
| ۱۲۰۸ | روزہ دار کا غسل کرنا | 〃 |
| ۱۲۰۹ | روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے | ۸۶۹ |
| ۱۲۱۰ | روزہ دار کے لیے تر یا خشک مسواک | 〃 |
| ۱۲۱۱ | نبی کریمؐ کا ارشاد کہ جب کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے | ۸۷۰ |
| ۱۲۱۲ | اگر رمضان میں کسی نے جماع کیا؟ | 〃 |
| ۱۲۱۳ | رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر ہونیوالا شخص | ۸۷۱ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۲۱۴ | روزہ دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا | ۸۷۲ |
| ۱۲۱۵ | سفر میں روزہ اور افطار | ۸۷۳ |
| ۱۲۱۶ | رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد اگر کسی نے سفر کیا | ۸۷۴ |
| ۱۲۱۷ | باب ۱۲۱۷ | ۸۷۵ |
| ۱۲۱۸ | آپؐ کا ارشاد ایک شخص کے الخ | 〃 |
| ۱۲۱۹ | روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایکدوسرے پر نکتہ چینی | ۸۷۶ |
| ۱۲۲۰ | جس نے سفر میں اس لئے روزہ چھوڑا تا کہ لوگ دیکھ لیں | 〃 |
| ۱۲۲۱ | قرآن کی آیت | 〃 |
| ۱۲۲۲ | رمضان کی قضا کب کی جائے؟ | ۸۷۷ |
| ۱۲۲۳ | حائضہ روزہ اور نماز چھوڑ دے | ۸۷۸ |
| ۱۲۲۴ | کسی کے ذمّے روزے رکھنے ضروری تھے کہ اس کا انتقال ہوگیا | ۸۷۹ |
| ۱۲۲۵ | روزہ دار افطار کب کرے گا ؟ | ۸۸۰ |
| ۱۲۲۶ | جو چیز بھی آسانی سے مل جائے اس سے افطار کر لینا چاہیئے | ۸۸۱ |
| | **آٹھواں پارہ** | ۸۸۲ |
| ۱۲۲۷ | افطار میں جلدی کرنا | 〃 |
| ۱۲۲۸ | رمضان میں اگر افطار کے بعد سورج نکل آیا | 〃 |
| ۱۲۲۹ | بچوں کا روزہ | ۸۸۳ |
| ۱۲۳۰ | صوم وصال اور جنہوں نے یہ کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہوتا | 〃 |
| ۱۲۳۱ | صوم وصال پر اصرار کرنے والے کو سزا دینا | ۸۸۵ |
| ۱۲۳۲ | سحری تک وصال | ۸۸۶ |
| ۱۲۳۳ | کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی | ۸۸۶ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۲۳۴ | شعبان کے روزے | ۸۸۷ |
| ۱۲۳۵ | آپؐ کے روزہ رکھنے نہ رکھنے کے بارہ میں روایات | ۸۸۸ |
| ۱۲۳۶ | روزہ میں مہمان کا حق | ″ |
| ۱۲۳۷ | روزہ میں جسم کا حق | ۸۸۹ |
| ۱۲۳۸ | ساری عمر روزے سے | ۸۹۰ |
| ۱۲۳۹ | روزہ میں بیوی کا حق | ″ |
| ۱۲۴۰ | ایک دن روزہ اور ایک دن افطار | ۸۹۱ |
| ۱۲۴۱ | داؤد علیہ السلام کا روزہ | ″ |
| ۱۲۴۲ | ایام بیض، ۱۳، ۱۴، ۱۵ کا روزہ | ۸۹۲ |
| ۱۲۴۳ | جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں روزہ نہیں توڑا | ۸۹۲ |
| ۱۲۴۴ | مہینے کے آخر کا روزہ | ۸۹۳ |
| ۱۲۴۵ | جمعہ کے دن کا روزہ | ″ |
| ۱۲۴۶ | کیا کچھ دن خاص کئے جا سکتے ہیں | ۸۹۴ |
| ۱۲۴۷ | عرفہ کے دن کا روزہ | ۸۹۵ |
| ۱۲۴۸ | عید الفطر کا روزہ | ″ |
| ۱۲۴۹ | قربانی کے دن کا روزہ | ۸۹۶ |
| ۱۲۵۰ | ایام تشریق کے روزے | ۸۹۷ |
| ۱۲۵۱ | عاشوراء کا روزہ | ″ |
| ۱۲۵۲ | رمضان میں قیام کی فضیلت | ۹۰۰ |
| ۱۲۵۳ | شب قدر کی فضیلت | ۹۰۲ |
| ۱۲۵۴ | شب قدر کی تلاش آخری سات راتوں میں | ۹۰۳ |
| ۱۲۵۵ | شب قدر کی تلاش آخری عشرہ کی طاق راتوں میں | ۹۰۴ |
| ۱۲۵۶ | آخری عشرہ میں عمل | ۹۰۶ |
| ۱۲۵۷ | آخری عشرہ کا اعتکاف مسجد میں | ″ |
| ۱۲۵۸ | حائضہ معتکف کے سر میں کنگھا کر سکتی ہے | ۹۰۸ |
| ۱۲۵۹ | معتکف بلا ضرورت گھر میں نہ آئے | ″ |
| ۱۲۶۰ | معتکف کا غسل | ″ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۲۶۱ | رات میں اعتکاف | ۹۰۸ |
| ۱۲۶۲ | عورتوں کا اعتکاف | ۹۰۹ |
| ۱۲۶۳ | مسجد میں خیمے | ″ |
| ۱۲۶۴ | کیا معتکف اپنی ضرورت کے لئے مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے | ″ |
| ۱۲۶۵ | اعتکاف | ۹۱۰ |
| ۱۲۶۶ | مستحاضہ عورت کا اعتکاف | ۹۱۱ |
| ۱۲۶۷ | شوہر سے اعتکاف میں بیوی کا ملاقات کے لیے جانا | ″ |
| ۱۲۶۸ | کیا معتکف اپنے پر سے کسی (مکنہ) بدگمانی کو دور کر سکتا ہے؟ | ۹۱۲ |
| ۱۲۶۹ | جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا | ۹۱۲ |
| ۱۲۷۰ | شوال میں اعتکاف | ۹۱۳ |
| ۱۲۷۱ | اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے | ۹۱۴ |
| ۱۲۷۲ | اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر اسلام لایا | ۹۱۴ |
| ۱۲۷۳ | رمضان کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف | ″ |
| ۱۲۷۴ | اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن الخ | ″ |
| ۱۲۷۵ | معتکف دھونے کے لئے اپنا سر گھر میں داخل کرتا ہے | ۹۱۵ |
| | **کتاب البیوع** | ۹۱۵ |
| ۱۲۷۶ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اس کے متعلق احادیث | ۹۱۶ |
| ۱۲۷۷ | حلال و حرام ظاہر ہے | ۹۱۹ |
| ۱۲۷۸ | شبہات کی تفسیر | ۹۲۰ |
| ۱۲۷۹ | شبہ کی چیزوں سے پرہیز کئے جانے سے متعلق | ۹۲۲ |
| ۱۲۸۰ | جن کے نزدیک وسوسہ وغیرہ شبہات میں سے نہیں ہیں | ″ |
| ۱۲۸۱ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۹۲۳ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۲۸۱ | جس نے کمائی کے ذرائع کو اہمیت نہ دی | ۹۲۳ |
| ۱۲۸۳ | خشکی کی تجارت | ۹۲۴ |
| ۱۲۸۴ | تجارت کے لئے نکلنا | ″ |
| ۱۲۸۵ | بحری تجارت | ۹۲۵ |
| ۱۲۸۶ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ″ |
| ۱۲۸۷ | اپنی پاک کمائی سے خرچ کرو | ۹۲۶ |
| ۱۲۸۸ | جو روزی میں کشادگی چاہتا ہو | ″ |
| ۱۲۸۹ | آپؐ ادھار خرید لیتے تھے | ۹۲۷ |
| ۱۲۹۰ | اپنے ہاتھ سے کمانا اور کام کرنا | ″ |
| ۱۲۹۱ | خرید و فروخت کے وقت نرمی | ۹۲۹ |
| ۱۲۹۱ | جس نے کھاتے کماتے کو مہلت دی | ″ |
| ۱۲۹۳ | جس نے تنگ دست کو مہلت دی | ″ |
| ۱۲۹۴ | جب خرید و فروخت کرنے والوں الخ | ۹۳۰ |
| ۱۲۹۵ | مختلف قسم کی کھجور ملا کر بیچا | ۹۳۱ |
| ۱۲۹۶ | قصابوں سے متعلق احادیث | ″ |
| ۱۲۹۷ | بیچتے وقت جھوٹ بولنا الخ | ″ |
| ۱۲۹۸ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۹۳۲ |
| ۱۲۹۹ | سود خور، اس کا گواہ اور لکھنے والا | ″ |
| ۱۳۰۰ | سود دینے والا | ۹۳۳ |
| ۱۳۰۱ | اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے | ۹۳۴ |
| ۱۳۰۲ | بیچتے وقت قسم کھانا ناپسندیدہ ہے | ″ |
| ۱۳۰۳ | سنار کے پیشہ سے متعلق احادیث | ″ |
| ۱۳۰۴ | کاریگر اور لوہار کا ذکر | ۹۳۶ |
| ۱۳۰۵ | درزی کا ذکر | ″ |
| ۱۳۰۶ | نوربافت کا ذکر | ″ |
| ۱۳۰۷ | بڑھئی | ۹۳۷ |
| ۱۳۰۸ | ضرورت کی چیزیں خود خریدنا | ۹۳۸ |
| ۱۳۰۹ | گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری | ۹۳۸ |
| ۱۳۱۰ | دور جاہلیت کے وہ بازار جہاں اسلام کے بعد بھی خرید و فروخت ہوئی | ۹۳۹ |
| ۱۳۱۱ | خارش زدہ یا مریض اونٹ خریدنا | ۹۴۰ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۳۱۲ | فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کی فروخت | ۹۴۰ |
| ۱۳۱۳ | عطر فروشی اور مشک فروش | " |
| ۱۳۱۴ | پچھنا لگانے والے کا ذکر | ۹۴۱ |
| ۱۳۱۵ | ان کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے | " |
| ۱۳۱۶ | سامان کے مالک کو قیمت متعین کرنے کا زیادہ حق ہے | ۹۴۲ |
| ۱۳۱۷ | اختیار کب تک صحیح ہوگا ؟ | " |
| ۱۳۱۸ | اگر اختیار کے لیے کسی وقت کا تعین نہ کیا تو بیع جائز ہوگی ؟ | ۹۴۳ |
| ۱۳۱۹ | جب تک خریدنے اور بیچنے والے جدا نہ ہوں اختیار باقی رہتا ہے | ۹۴۴ |
| ۱۳۲۰ | اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کیا تو بیع نافذ ہوگی | ۹۴۵ |
| ۱۳۲۱ | اگر بائع کے لیے اختیار باقی رکھا تو بیع نافذ ہو سکے گی ؟ | " |
| ۱۳۲۲ | ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہی کسی کو ہبہ کر دی | ۹۴۶ |
| ۱۳۲۳ | خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے | ۹۴۷ |
| ۱۳۲۴ | بازاروں کا ذکر | ۹۴۸ |
| ۱۳۲۵ | بازار میں شور و غل پر ناپسندیدگی | ۹۵۰ |
| ۱۳۲۶ | ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر | ۹۵۱ |
| ۱۳۲۷ | ناپ تول کا استحباب | ۹۵۲ |
| ۱۳۲۸ | آپؐ کے صاع اور مد کی برکت | " |
| ۱۳۲۹ | غلہ بیچنے اور ذخیرہ کرنے کے متعلق احادیث | ۹۵۳ |
| ۱۳۳۰ | غلہ کا اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے | ۹۵۴ |
| ۱۳۳۱ | جن کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ تخمینہ سے خریدے الخ | " |
| ۱۳۳۲ | جب کوئی سامان یا جانور خریدے پھر اسے بیچنے والے ہی کے الخ | ۹۵۵ |
| ۱۳۳۳ | کوئی اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے | ۹۵۶ |
| ۱۳۳۴ | نیلام | ۹۵۷ |
| ۱۳۳۵ | نجش | ۹۵۷ |
| ۱۳۳۶ | دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع | ۹۵۸ |
| ۱۳۳۷ | بیع ملامسہ | ۹۵۸ |
| ۱۳۳۸ | بیع منابذہ | ۹۵۹ |
| ۱۳۳۹ | بیچنے والے کو تنبیہ | " |
| ۱۳۴۰ | اگر چاہے تو مصراۃ کو واپس کر سکتا ہے | ۹۶۱ |
| ۱۳۴۱ | زانی غلام کی بیع | ۹۶۲ |
| ۱۳۴۲ | عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت | " |
| ۱۳۴۳ | کیا شہری، بدوی کا سامان بیچ سکتا ہے | ۹۶۳ |
| ۱۳۴۴ | جنھوں نے اسے مکروہ سمجھا الخ | ۹۶۴ |
| ۱۳۴۵ | کوئی شہری کسی دیہاتی کو دلالی نہ کرے | ۹۶۴ |
| ۱۳۴۶ | تجارتی قافلوں کی پیشوائی کی ممانعت | ۹۶۵ |
| ۱۳۴۷ | مقام پیشوائی کی حد | ۹۶۶ |
| ۱۳۴۸ | جب کسی نے بیع میں ایسی شرطیں جو جائز نہیں تھیں | " |
| ۱۳۴۹ | کھجور کی بیع کھجور کے بدلہ | ۹۶۸ |
| ۱۳۵۰ | زبیب کی بیع زبیب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں | " |
| ۱۳۵۱ | جو کے بدلہ جو کی بیع | ۹۶۹ |
| ۱۳۵۲ | سونے کی بیع سونے کے بدلہ میں | " |
| ۱۳۵۳ | چاندی کی بیع چاندی کے بدلہ میں | ۹۷۰ |
| ۱۳۵۴ | دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا | " |
| ۱۳۵۵ | چاندی، سونے کے بدلہ میں نقد بیچنا | ۹۷۰ |
| ۱۳۵۶ | سونا چاندی کے بدلہ میں نقد بیچنا | ۹۷۱ |
| ۱۳۵۷ | بیع مزابنہ | " |
| ۱۳۵۸ | درخت پر پھل سونے اور چاندی کے بدلہ بیچنا | ۹۷۲ |
| ۱۳۵۹ | عریہ کی تفصیل | ۹۷۳ |
| ۱۳۶۰ | پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا | ۹۷۴ |
| ۱۳۶۱ | کھجور کے باغ قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا | ۹۷۶ |
| ۱۳۶۲ | اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی بیچ دیئے | " |
| ۱۳۶۳ | مدت متعین کے قرض پر غلہ خریدنا | " |
| ۱۳۶۴ | اگر کوئی کھجور، اس سے اچھی کھجور کے بدلہ میں بیچنا چاہے ؟ | ۹۷۷ |
| ۱۳۶۵ | جس نے تابیر کیے ہوئے کھجور کے درخت بیچے ؟ | " |
| ۱۳۶۶ | کھیتی کو غلہ کے بدلہ ناپ کر بیچنا | ۹۷۸ |
| ۱۳۶۷ | کھجور کے درخت کی بیع | " |
| ۱۳۶۸ | بیع مخاضرہ | ۹۷۹ |
| ۱۳۶۹ | جمار کی بیع اور اس کا کھانا | " |
| ۱۳۷۰ | جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجارہ الخ | " |
| ۱۳۷۱ | کاروبار کے شرکاء کی باہم خرید و فروخت | " |
| ۱۳۷۲ | مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو تقسیم نہ ہوئے ہوں | ۹۸۱ |
| ۱۳۷۳ | جس کی اجازت کے بغیر چیز خریدی اور پھر وہ راضی ہو گیا | ۹۸۲ |
| ۱۳۷۴ | مشرک اور دارالحرب کے باشندوں کے ساتھ خرید و فروخت | ۹۸۳ |
| ۱۳۷۵ | حربی سے غلام خریدنا وغیرہ | ۹۸۴ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۳۷۶ | دباغت سے پہلے مردار کی کھال | ۹۸۶ |
| ۱۳۷۷ | سور کا مار ڈالنا | 〃 |
| ۱۳۷۸ | نہ مردار کی چربی پگھلائی جائے اور نہ اس کا ودک بیچا جائے | ۹۸۷ |
| ۱۳۷۹ | غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بیچنا | 〃 |
| ۱۳۸۰ | شراب کی تجارت، کی حرمت | ۹۸۸ |
| ۱۳۸۱ | اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچا | 〃 |
| ۱۳۸۲ | غلام کی اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار بیچنا | 〃 |
| ۱۳۸۳ | غلام کی بیع | ۹۸۹ |
| ۱۳۸۴ | مدبر کی بیع | ۹۹۰ |
| ۱۳۸۵ | کیا کسی باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جا سکتا ہے؟ | ۹۹۱ |
| ۱۳۸۶ | مردار اور بتوں کی بیع | ۹۹۲ |
| ۱۳۸۷ | کتے کی قیمت | 〃 |
| | **کتاب السلم** | ۹۹۳ |
| ۱۳۸۸ | بیع سلم متعین پیمانے کے ساتھ | ۹۹۳ |
| ۱۳۸۹ | بیع سلم متعین وزن کے ساتھ | ۹۹۴ |
| ۱۳۹۰ | اس شخص کی بیع سلم جس کے پاس اصل مال موجود نہ ہو | ۹۹۵ |
| ۱۳۹۱ | کھجور کی، درخت پر بیع سلم | ۹۹۶ |
| ۱۳۹۲ | بیع سلم میں ضمانت دینے والا | ۹۹۷ |
| ۱۳۹۳ | بیع سلم میں رہن | 〃 |
| ۱۳۹۴ | بیع سلم متعین مدت تک کے لئے | 〃 |
| ۱۳۹۵ | اونٹنی کے بچہ جننے تک کے لئے بیع | ۹۹۸ |
| | **کتاب الشفعہ** | 〃 |
| ۱۳۹۶ | شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہوں الخ | 〃 |
| ۱۳۹۷ | شفعہ کا حق رکھنے والے کے سامنے بیچنے سے پہلے شفعہ کی پیشکش | ۹۹۹ |
| ۱۳۹۸ | کون پڑوسی زیادہ قریب ہے؟ | ۹۹۹ |
| | **نواں پارہ** | ۱۰۰۰ |
| | **کتاب الاجارہ** | |
| ۱۳۹۹ | کرایہ کا ذکر | 〃 |
| ۱۴۰۰ | چند قیراط کی اجرت پر بکریاں چرانا | ۱۰۰۱ |
| ۱۴۰۱ | ضرورت کے وقت مشرکوں سے مزدوری لینا | ۱۰۰۱ |
| ۱۴۰۲ | اگر کسی مزدور سے مزدوری وقت معین تک لی جائے | ۱۰۰۲ |
| ۱۴۰۳ | غزوے میں مزدور | 〃 |
| ۱۴۰۴ | جبکہ مدت متعین اور کام کی تعیین نہ کی گئی ہو | ۱۰۰۳ |
| ۱۴۰۵ | گرتی ہوئی دیوار کو درست کرنے کا کام | 〃 |
| ۱۴۰۶ | آدھے دن کی مزدوری | 〃 |
| ۱۴۰۷ | عصر تک کی مزدوری | ۱۰۰۴ |
| ۱۴۰۸ | مزدور کو مزدوری ادا نہ کرنے کا گناہ | 〃 |
| ۱۴۰۹ | عصر سے رات تک کی مزدوری | ۱۰۰۵ |
| ۱۴۱۰ | جب کہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا ہو | ۱۰۰۶ |
| ۱۴۱۱ | جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کی اور پھر اسے الخ | ۱۰۰۷ |
| ۱۴۱۲ | دلالی کی اجرت | 〃 |
| ۱۴۱۳ | کیا مسلمان دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟ | ۱۰۰۸ |
| ۱۴۱۴ | سورہ فاتحہ سے جھاڑ پھونک پر جو دیا جائے | ۱۰۰۹ |
| ۱۴۱۵ | غلام اور لونڈیوں کا خراج | ۱۰۱۰ |
| ۱۴۱۶ | پچھنا لگانے والے کی اجرت | ۱۰۱۱ |
| ۱۴۱۷ | غلام کے محصول میں کمی کی گفتگو | 〃 |
| ۱۴۱۸ | زانیہ کی کمائی اور باندی کی کمائی | ۱۰۱۱ |
| ۱۴۱۹ | نر کی جفتی پر اجرت | ۱۰۱۲ |
| ۱۴۲۰ | زمین اجارہ پر لی پھر فریقین میں سے ایک کا انتقال ہو گیا؟ | 〃 |
| | **کتاب الحوالہ** | 〃 |
| ۱۴۲۱ | قرض کو دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات | ۱۰۱۳ |
| ۱۴۲۲ | جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے؟ | ۱۰۱۴ |
| ۱۴۲۳ | میت کا قرض اگر کسی کی طرف منتقل کیا جائے | 〃 |
| ۱۴۲۴ | قرض کے معاملہ میں کسی کی شخصی ضمانت | ۱۰۱۵ |
| ۱۴۲۵ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد | ۱۰۱۷ |
| ۱۴۲۶ | جو شخص کسی مردے کے قرض کا ضامن ہو وہ رجوع نہیں کر سکتا | ۱۰۱۸ |
| ۱۴۲۷ | آپؐ کے عہد میں ابوبکرؓ کو ایک مشرک کی امان | ۱۰۱۹ |
| ۱۴۲۸ | قرض | ۱۰۲۱ |
| | **کتاب الوکالہ** | 〃 |
| ۱۴۲۹ | اگر کوئی مسلمان دارالحرب کے باشندے کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے؟ | 〃 |
| ۱۴۳۰ | صرف اور وزن میں وکالت | ۱۰۲۲ |
| ۱۴۳۱ | ایک شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہوتا | ۱۰۲۳ |
| ۱۴۳۲ | بکری کو مرتے دیکھ کر ذبح کر دینا یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر درست کر دینا | ۱۰۲۴ |
| ۱۴۳۳ | حاضر یا غیر حاضر کو وکیل بنانا | ۱۰۲۴ |
| ۱۴۳۴ | قرض ادا کرنے کے لیے وکیل بنانا | ۱۰۲۵ |
| ۱۴۳۵ | وکیل کے نام ہبہ جائز ہے | 〃 |
| ۱۴۳۶ | کچھ دینے کے لیے کسی کو وکیل بنانا | ۱۰۲۶ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۴۳۷ | عورت اگر نکاح میں امام کو وکیل بنائے | ۱۰۲۷ |
| ۱۴۳۸ | کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا پھر وکیل نے کوئی چیز چھوڑ دی | ۱۰۲۸ |
| ۱۴۳۹ | جب وکیل نے خراب چیز بیچی | ۱۰۲۹ |
| ۱۴۴۰ | وقف اور اس کی آمد و خرچ کے لیے وکیل بنانا | ۱۰۳۰ |
| ۱۴۴۱ | حدود میں وکالت | 〃 |
| ۱۴۴۲ | قربانی کے اونٹوں اور ان کی نگرانی کے لیے وکیل بنانا | ۱۰۳۱ |
| ۱۴۴۳ | وکیل سے کہنا کہ جہاں مناسب ہو خرچ کر دو | 〃 |
| ۱۴۴۴ | کسی کو خزانہ وغیرہ کا وکیل بنانا | ۱۰۳۲ |
| ۱۴۴۵ | کھیتی باڑی سے متعلق روایات | 〃 |
| ۱۴۴۶ | کھیتی باڑی میں اشتغال | ۱۰۳۳ |
| ۱۴۴۷ | کھیتی کے لیے کتا پالنا | 〃 |
| ۱۴۴۸ | کھیتی کے لیے بیل کا استعمال | ۱۰۳۴ |
| ۱۴۴۹ | مالک نے کہا کہ کھجور یا اس کے علاوہ باغ کا سارا کام تم کیا کرو | ۱۰۳۵ |
| ۱۴۵۰ | کھجور اور دوسری طرح کے درخت کاٹنا | 〃 |
| ۱۴۵۱ | باب ۱۴۵۱ | 〃 |
| ۱۴۵۲ | آدھی یا اس کے قریب پیداوار پر مزارعت | ۱۰۳۶ |
| ۱۴۵۳ | اگر مزارعت میں سال کا تعین نہ کیا | ۱۰۳۷ |
| ۱۴۵۴ | باب ۱۴۵۴ | 〃 |
| ۱۴۵۵ | یہود کے ساتھ بٹائی کا معاملہ | ۱۰۳۸ |
| ۱۴۵۶ | مزارعت میں جو شکلیں مکروہ ہیں | 〃 |
| ۱۴۵۷ | جب کسی کے مال کی مدد سے انکی اجازت کیے بغیر کاشت کی | 〃 |
| ۱۴۵۸ | آپؐ کے اصحابؓ کے اوقات | ۱۰۴۰ |
| ۱۴۵۹ | جس نے بنجر زمین کو آباد کیا؟ | 〃 |
| ۱۴۶۰ | باب ۱۴۶۰ | ۱۰۴۱ |
| ۱۴۶۱ | زمین کے مالک نے کہا میں تمہیں اس وقت تک باقی رکھوں گا جب تک خدا چاہے گا | ۱۰۴۲ |
| ۱۴۶۲ | آپؐ کے اصحاب زراعت اور پھلوں سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کیا کرتے تھے | ۱۰۴۳ |
| ۱۴۶۳ | زمین کو سونے یا چاندی کے لگان پر دینا | ۱۰۴۵ |
| ۱۴۶۴ | باب ۱۴۶۴ | 〃 |
| ۱۴۶۵ | پودا لگانے سے متعلق احادیث | ۱۰۴۶ |
| | **كتاب المساقاة** | ۱۰۴۷ |
| ۱۴۶۶ | پانی کا حصہ | 〃 |
| ۱۴۶۷ | پانی کی تقسیم | 〃 |
| ۱۴۶۸ | پانی کا مالک پانی کا زیادہ حق دار ہے | ۱۰۴۹ |
| ۱۴۶۹ | اپنے ملک میں کنواں کھودنا | 〃 |
| ۱۴۷۰ | کنویں کا جھگڑا اور اس کا فیصلہ | ۱۰۵۰ |
| ۱۴۷۱ | مسافر کو پانی نہ دینے کا گناہ | 〃 |
| ۱۴۷۲ | نہر کا پانی روکنا | ۱۰۵۱ |
| ۱۴۷۳ | بالائی زمین کی سیرابی | ۱۰۵۲ |
| ۱۴۷۴ | بالائی زمین کو ٹخنوں تک سیراب کرنا | 〃 |
| ۱۴۷۵ | پانی پلانے کی فضیلت | ۱۰۵۳ |
| ۱۴۷۶ | جس کے نزدیک حوض اور مشک کا مالک ہی پانی کا حق دار ہے | ۱۰۵۴ |
| ۱۴۷۷ | کسی کی چراگاہ متعین نہیں | ۱۰۵۵ |
| ۱۴۷۸ | انسانوں اور جانوروں کا نہر سے پانی پینا | ۱۰۵۶ |
| ۱۴۷۹ | سوکھی لکڑی اور گھاس بیچنا | ۱۰۵۷ |
| ۱۴۸۰ | قطعات اراضی | ۱۰۵۸ |
| ۱۴۸۱ | قطعات اراضی کو لکھنا | ۱۰۵۹ |
| ۱۴۸۲ | اونٹنی کو پانی کے قریب دوہنا | 〃 |
| ۱۴۸۳ | کسی شخص کو باغ سے گذرنے کا حق یا کسی نخلستان کے لیے پانی میں اس کا کچھ حصہ ہو | ۱۰۵۹ |
| | نیز قرض لینے، ادا کرنے، تصرفات سے روکنے وغیرہ کا ذکر | 〃 |
| ۱۴۸۴ | کسی نے کوئی چیز قرض خریدی | ۱۰۶۱ |
| ۱۴۸۵ | جس نے لوگوں سے مال لیا | 〃 |
| ۱۴۸۶ | قرض کی ادائیگی | 〃 |
| ۱۴۸۷ | اونٹ قرض پر لینا | ۱۰۶۳ |
| ۱۴۸۸ | تقاضے میں نرمی | 〃 |
| ۱۴۸۹ | قرض پوری طرح ادا کرنا | 〃 |
| ۱۴۹۰ | اگر مقروض قرض خواہ کے حق سے الخ | ۱۰۶۴ |
| ۱۴۹۱ | قرض میں زیادہ عمر کا اونٹ الخ؟ | 〃 |
| ۱۴۹۲ | قرض کی صورت میں جب کھجور کھجور کے یا کوئی دوسری چیز بدلے میں دی | ۱۰۶۵ |
| ۱۴۹۳ | جس نے قرض سے پناہ مانگی | ۱۰۶۶ |
| ۱۴۹۴ | مقروض کی نماز جنازہ | 〃 |
| ۱۴۹۵ | مالدار کی طرف سے ٹال مٹول | 〃 |
| ۱۴۹۶ | حق والے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے | 〃 |
| ۱۴۹۷ | جسے دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہو | ۱۰۶۷ |
| ۱۴۹۸ | قرض خواہ کو ایک دو دن کے لئے ٹال دینا | ۱۰۶۸ |
| ۱۴۹۹ | دیوالیہ کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دینا | 〃 |
| ۱۵۰۰ | متعین مدت تک کسی کو قرض دینا | ۱۰۶۹ |
| ۱۵۰۱ | قرض میں کمی کی سفارش | 〃 |
| ۱۵۰۲ | مال ضائع کرنے کی ممانعت | ۱۰۷۰ |
| ۱۵۰۳ | غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے | ۱۰۷۱ |
| | **كتاب في الخصومات** | 〃 |
| ۱۵۰۴ | مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا | ۱۰۷۲ |
| ۱۵۰۵ | بیوقوف کے معاملہ کو جس نے تسلیم نہیں کیا | ۱۰۷۴ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۵۰۶ | مدعی اور مدعی علیہ کی ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو | ۱۰۷۵ |
| ۱۵۰۷ | گناہ کرنیوالوں اور لڑنے والوں کا گھر سے نکلنا | ۱۰۷۶ |
| ۱۵۰۸ | میت کے وصی کا دعویٰ | 〃 |
| ۱۵۰۹ | شرارت کے اندیشے پر قید | ۱۰۷۸ |
| ۱۵۱۰ | حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا | 〃 |
| ۱۵۱۱ | مقروض کا پیچھا کرنا | ۱۰۷۹ |
| ۱۵۱۲ | تقاضا کرنے کا ذکر | 〃 |
| | **کتاب فی اللقطہ** | ۱۰۸۰ |
| ۱۵۱۳ | جب لقطہ کا مالک نشانی بتادے تو اسے دے دینا چاہیئے | 〃 |
| ۱۵۱۴ | اونٹ جو راستہ بھول گیا ہو | ۱۰۸۱ |
| ۱۵۱۵ | بکری جو راستہ بھول گئی ہو | ۱۰۸۲ |
| ۱۵۱۶ | لقطہ کا مالک اگر ایک سال تک نہ ملے تو وہ پانیوالے کا ہے | 〃 |
| ۱۵۱۷ | دریا میں کسی نے لکڑی وغیرہ پائی | ۱۰۸۳ |
| ۱۵۱۸ | جو شخص راستے میں کھجور پائے | 〃 |
| ۱۵۱۹ | اہل مکہ کے لقطہ کا اعلان | 〃 |
| ۱۵۲۰ | مویشی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے جائیں | ۱۰۸۵ |
| ۱۵۲۱ | لقطہ کا مالک اگر سال بعد آئے؟ | 〃 |
| ۱۵۲۲ | کیا لقطہ اٹھا لینا چاہیئے ؟ | ۱۰۸۶ |
| ۱۵۲۳ | جس نے لقطہ کا اعلان خود کیا | 〃 |
| ۱۵۲۴ | باب ۱۵۲۴ | ۱۰۸۷ |
| | **کتاب فی المظالم والغصب** | ۱۰۸۸ |
| ۱۵۲۵ | باب ۱۵۲۵ | 〃 |
| ۱۵۲۶ | مظالم کا بدلہ | ۱۰۸۹ |
| ۱۵۲۷ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "آگاہ ہو جاؤ ظالموں پر اللہ کی لعنت" | 〃 |
| ۱۵۲۸ | کوئی مسلمان پر مسلمان پر ظلم نہ کرے | ۱۰۹۰ |
| ۱۵۲۹ | اپنے بھائی کی مدد کرو | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۵۳۰ | مظلوم کی مدد | ۱۰۹۱ |
| ۱۵۳۱ | ظالم سے انتقام | 〃 |
| ۱۵۳۲ | مظلوم کی طرف سے معافی | 〃 |
| ۱۵۳۳ | ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا | ۱۰۹۲ |
| ۱۵۳۴ | مظلوم کی فریاد سے بچو | 〃 |
| ۱۵۳۵ | کسی کا دوسرے شخص پر ظلم تھا | 〃 |
| ۱۵۳۶ | جب ظلم کو معاف کر دیا | ۱۰۹۳ |
| ۱۵۳۷ | ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی | 〃 |
| ۱۵۳۸ | کسی کی زمین ظلماً لے لینے کا گناہ | ۱۰۹۴ |
| ۱۵۳۹ | اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے ؟ | 〃 |
| ۱۵۴۰ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہ وہ سخت جھگڑالو ہے" | ۱۰۹۵ |
| ۱۵۴۱ | ناحق کے لیے لڑنے کا گناہ | 〃 |
| ۱۵۴۲ | جب جھگڑا کیا تو بدزبانی پر اتر آیا | ۱۰۹۶ |
| ۱۵۴۳ | مظلوم کا بدلہ اگر اسے ظالم کا مال مل جائے | 〃 |
| ۱۵۴۴ | چوپال سے متعلق احادیث | ۱۰۹۷ |
| ۱۵۴۵ | کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے | ۱۰۹۸ |
| ۱۵۴۶ | راستے میں شراب بہانا | 〃 |
| ۱۵۴۷ | گھروں کے سامنے کا حصہ | 〃 |
| ۱۵۴۸ | راستے کے کنویں | ۱۰۹۹ |
| ۱۵۴۹ | تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا | 〃 |
| ۱۵۵۰ | بالاخانے میں جھروکے | ۱۱۰۰ |
| ۱۵۵۱ | اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر باندھنا | ۱۱۰۴ |
| ۱۵۵۲ | کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا | ۱۱۰۵ |
| ۱۵۵۳ | جس نے تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹائی | 〃 |
| ۱۵۵۴ | ایسی جگہ جو عام گذرگاہ کی طرح ہو | 〃 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۵۵۵ | مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھانا | ۱۱۰۶ |
| ۱۵۵۶ | صلیب توڑ دی جائے گی | 〃 |
| ۱۵۵۷ | کیا شراب کا مٹکا توڑا جا سکتا ہے؟ | ۱۱۰۷ |
| ۱۵۵۸ | اپنے مال کی حفاظت میں لڑنا ؟ | ۱۱۰۸ |
| ۱۵۵۹ | کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دی ہو | 〃 |
| ۱۵۶۰ | اگر کسی کی دیوار گرادی | 〃 |
| ۱۵۶۱ | کھانے، زادراہ اور سامان میں شرکت | ۱۱۰۹ |
| ۱۵۶۲ | دو شریک آپس میں صدقے کی تقسیم کر لیں | ۱۱۱۱ |
| ۱۵۶۳ | بکریوں کی تقسیم | 〃 |
| ۱۵۶۴ | شرکاء کی اجازت کے بغیر کئی کھجوریں ایک ساتھ کھانا | ۱۱۱۲ |
| | **دسواں پارہ** | ۱۱۱۳ |
| ۱۵۶۵ | شرکاء کے درمیان انصاف کے ساتھ چیزوں کی قیمت لگانا | 〃 |
| ۱۵۶۶ | تقسیم میں قرعہ اندازی | 〃 |
| ۱۵۶۷ | یتیم کی شرکت وارثوں کے ساتھ | ۱۱۱۴ |
| ۱۵۶۸ | زمین وغیرہ میں شرکت | ۱۱۱۵ |
| ۱۵۶۹ | شرکاء جب تقسیم کر لیں تو انھیں رجوع یا شفعہ کا حق نہیں رہتا | ۱۱۱۶ |
| ۱۵۷۰ | سونے چاندی اور سکوں میں اشتراک | 〃 |
| ۱۵۷۱ | مشرکین اور ذمیوں کے ساتھ مزارعت میں شرکت | 〃 |
| ۱۵۷۲ | بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ | 〃 |
| ۱۵۷۳ | غلہ وغیرہ میں شرکت | ۱۱۱۷ |
| ۱۵۷۴ | غلام میں شرکت | 〃 |
| ۱۵۷۵ | قربانی کے جانوروں وغیرہ میں شرکت ؟ | ۱۱۱۸ |
| ۱۵۷۶ | جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا حصہ ایک اونٹ کے برابر رکھا | ۱۱۱۹ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| | **کتاب الرھن** | ۱۱۲۰ |
| ۱۵۷۷ | حضر میں رہن رکھنا | // |
| ۱۵۷۸ | جس نے اپنی زرہ رہن رکھ دی | // |
| ۱۵۷۹ | ہتھیار کی رہن | // |
| ۱۵۸۰ | رہن پر سوار ہوا جا سکتا ہے اور اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے | ۱۱۲۱ |
| ۱۵۸۱ | یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا | // |
| ۱۵۸۲ | راہن اور مرتہن کا اختلاف | ۱۱۲۲ |
| ۱۵۸۳ | غلام آزاد کرنے کی فضیلت | ۱۱۲۳ |
| ۱۵۸۴ | کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے | // |
| ۱۵۸۵ | سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا استحباب | ۱۱۲۴ |
| ۱۵۸۶ | دو اشخاص کے مشترک غلام | // |
| ۱۵۸۷ | جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا | ۱۱۲۶ |
| ۱۵۸۸ | آزادی، طلاق وغیرہ میں بھول چوک | ۱۱۲۷ |
| ۱۵۸۹ | ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کو کہا کہ وہ اللہ کیلئے ہے | ۱۱۲۸ |
| ۱۵۹۰ | ام ولد | ۱۱۲۹ |
| ۱۵۹۱ | مدبر کی بیع | ۱۱۳۰ |
| ۱۵۹۲ | ولاء کی بیع اور اس کا ہبہ۔ | // |
| ۱۵۹۳ | اگر کسی کا بھائی یا چچا قید ہو کر آئے تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے جب کہ وہ مشرک ہی ہو؟ | ۱۱۳۱ |
| ۱۵۹۴ | مشرک کو آزاد کرنا | // |
| ۱۵۹۵ | جس نے کسی عرب کو غلام بنایا؟ | ۱۱۳۲ |
| ۱۵۹۶ | اپنی باندی کو تعلیم دینے کی فضیلت | ۱۱۳۴ |
| ۱۵۹۷ | آپ کا ارشاد کہ غلام تمہارے بھائی ہیں | // |
| ۱۵۹۸ | غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا فرمانبردار ہو | ۱۱۳۵ |
| ۱۵۹۹ | غلام پر بڑائی جتانے کی کراہت | ۱۱۳۶ |
| ۱۶۰۰ | جب کسی کا خادم کھانا لائے | ۱۱۳۸ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۶۰۱ | غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے | ۱۱۳۹ |
| ۱۶۰۲ | اگر کوئی غلام کو مارے؟ | // |
| | **کتاب المکاتب** | ۱۱۴۰ |
| ۱۶۰۳ | جس نے اپنے غلام پر کوئی تہمت لگائی | // |
| ۱۶۰۳ | مکاتب اور اس کی قسطیں | // |
| ۱۶۰۴ | مکاتب سے کس طرح کی شرطیں جائز ہیں؟ | ۱۱۴۱ |
| ۱۶۰۵ | مکاتب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا | ۱۱۴۲ |
| ۱۶۰۶ | مکاتب کی بیع | ۱۱۴۳ |
| ۱۶۰۷ | مکاتب نے کسی سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو | ۱۱۴۴ |
| ۱۶۰۸ | باب ۱۶۰۸ | ۱۱۴۴ |
| | **کتاب الھبة** | // |
| ۱۶۰۹ | معمولی ہدیہ | ۱۱۴۵ |
| ۱۶۱۰ | جو اپنے دوستوں سے ہدیہ مانگے؟ | // |
| ۱۶۱۱ | جس نے پانی مانگا؟ | ۱۱۴۷ |
| ۱۶۱۲ | شکار کا ہدیہ قبول کرنا | // |
| ۱۶۱۳ | ہدیہ قبول کرنا | ۱۱۴۸ |
| ۱۶۱۴ | جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا | ۱۱۵۰ |
| ۱۶۱۵ | جو ہدیہ واپس نہ کیا جانا چاہیئے | ۱۱۵۲ |
| ۱۶۱۶ | جن کے نزدیک غیر موجود چیز کا ہدیہ درست ہے | ۱۱۵۳ |
| ۱۶۱۷ | ہدیہ کا بدلہ | // |
| ۱۶۱۸ | اپنے لڑکے کو ہبہ کرنا | // |
| ۱۶۱۹ | ہدیہ کے گواہ | ۱۱۵۴ |
| ۱۶۲۰ | مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ | // |
| ۱۶۲۱ | عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو ہبہ کرتی ہے | ۱۱۵۵ |
| ۱۶۲۲ | ہدیہ کا زیادہ مستحق کون ہے؟ | ۱۱۵۷ |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۶۲۳ | جس نے کسی عذر کی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کیا | ۱۱۵۷ |
| ۱۶۲۴ | ایک شخص نے دوسرے کو ہدیہ دیا | ۱۱۵۸ |
| ۱۶۲۵ | غلام یا سامان پر قبضہ کب متصور ہوگا؟ | ۱۱۵۹ |
| ۱۶۲۶ | کسی نے دوسرے کو ہدیہ دیا | ۱۱۶۰ |
| ۱۶۲۷ | اگر کوئی دوسرے شخص پر اپنا قرض کسی کو ہبہ کرے | // |
| ۱۶۲۸ | ایک چیز کا ہبہ کئی اشخاص کو | ۱۱۶۱ |
| ۱۶۲۹ | ہبہ خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو | ۱۱۶۲ |
| ۱۶۳۰ | جب متعدد اشخاص نے متعدد اشخاص کو کوئی چیز ہدیہ میں دی | ۱۱۶۳ |
| ۱۶۳۱ | کسی کو ہدیہ ملا | ۱۱۶۴ |
| ۱۶۳۲ | کسی نے دوسرے شخص کو اونٹ ہبہ کیا | ۱۱۶۵ |
| ۱۶۳۳ | ایسے کپڑے کا ہدیہ جس کا پہننا پسندیدہ نہ ہو | // |
| ۱۶۳۴ | مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا | ۱۱۶۶ |
| ۱۶۳۵ | مشرکوں کا ہدیہ دینا | ۱۱۶۸ |
| ۱۶۳۶ | یہ جائز نہیں کہ اپنا دیا ہوا ہدیہ یا صدقہ واپس لے | ۱۱۶۶ |
| ۱۶۳۷ | باب ۱۶۳۷ | ۱۱۷۰ |
| ۱۶۳۸ | عمریٰ اور رقبیٰ کے سلسلے کی روایات | // |
| ۱۶۳۹ | جس نے کسی سے گھوڑا مستعار لیا | ۱۱۷۱ |
| ۱۶۴۰ | دلہن کے زفاف کیلئے کوئی چیز مستعار لینا | // |
| ۱۶۴۱ | منیحہ کی فضیلت | ۱۱۷۲ |
| ۱۶۴۲ | عرف عام کے مطابق کسی نے کہا کہ یہ باندی تمہاری خدمت کے لیے دی تو جائز ہے | ۱۱۷۴ |
| ۱۶۴۳ | جب کوئی شخص گھوڑا سواری کو دے دے؟ | // |
| | **کتاب الشھادات** | ۱۱۷۵ |
| ۱۶۴۴ | گواہیوں کا پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے | // |
| ۱۶۴۵ | جب ایک شخص دوسرے کی اچھی عادات و اطوار کا بیان کرے | ۱۱۷۶ |

www.sirat-e-mustaqeem.com




| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| 1646 | پچھپے ہوئے آدمی کی شہادت | 1177 |
| 1647 | جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملہ میں گواہی دیں | 1178 |
| 1648 | عادل گواہ | 1179 |
| 1649 | کسی کی تعدیل کے لیے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے | " |
| 1650 | نسب، مشہور رضاعت اور پرانی موت کی شہادت | 1180 |
| 1651 | کسی پر زنا کی تہمت لگانیوالے | 1182 |
| 1652 | حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دینی چاہیئے | 1184 |
| 1653 | جھوٹی گواہی پر وعید | 1185 |
| 1654 | نابینا کی گواہی | 1186 |
| 1655 | عورتوں کی شہادت | 1188 |
| 1656 | باندیوں اور غلاموں کی گواہی | 1188 |
| 1657 | رضاعی ماں کی شہادت | 1189 |
| 1658 | عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی اچھی عادات کے متعلق گواہی دینا | " |
| 1659 | صرف ایک شخص اگر کسی کی تعدیل کردے تو کافی ہے | 1196 |
| 1660 | تعریف میں مبالغہ پر ناپسندیدگی | 1197 |
| 1661 | بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت | " |
| 1662 | قسم لینے سے پہلے حاکم کا سوال | 1198 |
| 1663 | اموال اور حدود سب میں مدعیٰ علیہ کے ذمہ صرف قسم ہے | 1199 |
| 1664 | باب 1664 | " |
| 1665 | جب کوئی شخص دعویٰ کرے یا کسی پر تہمت لگائے | 1200 |
| 1666 | عصر کے بعد کی قسم | 1201 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| 1667 | مدعیٰ علیہ پر جہاں قسم واجب ہوتی فوراً ہی اس سے قسم لی جائیگی | 1201 |
| 1668 | جب لوگوں نے قسم واجب ہوتے ہی ایک دوسرے سے پہلے قسم کھانے کی کوشش کی | 1202 |
| 1669 | اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں | " |
| 1670 | قسم کیسے لی جائے گی؟ | 1203 |
| 1671 | جس مدعی نے مدعیٰ علیہ کی قسم کے بعد گواہ پیش کئے | 1204 |
| 1672 | جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا | " |
| 1673 | غیر مسلموں سے شہادت وغیرہ نہ طلب کی جائے | 1206 |
| 1674 | مشکلات کے مواقع پر قرعہ اندازی | 1207 |
| | **کتاب الصلح** | 1209 |
| 1675 | لوگوں میں باہم صلح کرانے کے متعلق | " |
| 1676 | جو شخص لوگوں میں باہم صلح کی کوشش کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے | 1211 |
| 1677 | امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے | " |
| 1678 | اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر دونوں فریق آپس میں صلح کریں | 1212 |
| 1679 | اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی تو قبول نہیں کی جائے گی | " |
| 1680 | صلح کی دستاویز کس طرح لکھی جائے | 1213 |

| باب | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| 1681 | مشرکین کے ساتھ صلح | 1214 |
| 1682 | دیت میں صلح | 1215 |
| 1683 | حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد | 1216 |
| 1684 | کیا امام صلح کے لئے اشارہ کر سکتا ہے؟ | 1217 |
| 1685 | لوگوں میں باہم صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت | 1218 |
| 1686 | امام کے اشارہ پر اگر کسی فریق نے صلح سے انکار کیا تو پھر قانون فیصلہ کرے | " |
| 1687 | قرض خواہوں اور وارثوں کی صلح | 1219 |
| 1688 | قرض اور نقد کے ساتھ صلح | 1220 |
| | **کتاب الشروط** | " |
| 1689 | بیع میں جو شرائط درست ہیں | " |
| 1690 | جب کسی نے تعبیر کیا ہوا کھجور کا باغ بیچا | 1222 |
| 1691 | بیع کی شرطیں | " |
| 1692 | اگر بیچنے والے نے کسی خاص مقام تک سواری کی شرط لگائی، جائز ہے | " |
| 1693 | معاملات کی شرطیں | 1224 |
| 1694 | نکاح کے وقت مہر کی شرطیں | 1225 |
| 1695 | مزارعت کی شرطیں | " |
| 1696 | جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں | " |
| 1697 | جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں | 1226 |
| 1698 | مکاتب اگر اپنی بیع پر اس وجہ سے راضی ہو جائے کہ اسے آزاد کر دیا جائے گا | 1227 |
| 1699 | طلاق کی شرطیں | " |


**تمت بالخیر**

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# امام بخاریؒ کے حالات

## نام ونسب

نام نامی محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی بخاری ہے اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ جعفی بن سعد جو قبیلۂ یمن کا سردار تھا اس کے تمام خاندان اور کل نسل کو جعفی کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے، یمان بخاری جعفی والیٔ بخارا تھے اسی کی نسل کا ایک فرد تھا، اس لیے اس کو بھی جعفی کہا جاتا تھا۔ امام بخاری کے پردادا مغیرہ آتش پرست تھے لیکن یمان بخاری کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اس لیے جو لقب یمان بخاری کا تھا وہی لقب مغیرہ کا ہوگیا۔

## ولادت ووفات

امام بخاری جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو پیدا ہوئے اور عید الفطر کی چاند رات کو جو شنبہ کی شب تھی، نماز عشاء و مغرب کے درمیان ۲۵۶ھ میں وفات پائی اور عید الفطر کے دن بعد نماز ظہر دفن کیے گئے۔ آپ کی عمر تیرہ روز کم باسٹھ سال کی ہوئی۔

آپ کا مزار سمرقند سے پانچ میل کے فاصلہ پر خرتنگ نامی گاؤں میں بنایا گیا، آپ کے واقعات وفات میں سے یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کہ جب لوگ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر آپ کو سپرد خاک کر چکے تو قبر سے مشک کی طرح مہکتی ہوئی خوشبو پیدا ہوئی اور ایک مدت تک لوگ برابر قبر پر آتے جاتے رہے اور قبر کی مٹی کو مشک کی طرح سونگھتے رہے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ یہاں کس وجہ سے رونق افروز ہیں۔ فرمایا ہم محمد بن اسمٰعیل بخاری کے منتظر ہیں۔ چند روز کے بعد میں نے سنا کہ بخاری کا اسی تاریخ کو اسی وقت انتقال ہوگیا۔

علامہ فربری کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو خواب میں دیکھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات قدم پر قدم رکھتے ہوئے حضورؐ کے پیچھے جا رہے ہیں یعنی امام بخاری سنت نبویہ کے پورے عامل تھے۔ ایک قدم بھی سنت رسول اللہ ؐ کے خلاف رکھنا نہ چاہتے تھے۔

محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کی ایام طفلی میں آنکھیں جاتی رہی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اے عورت! خدائے تعالیٰ نے تیری دعا کی برکت سے تیرے لڑکے کی بینائی واپس کردی، صبح ہوئی تو امام بخاریؒ بالکل بینا تھے۔

## امام بخاریؒ کا حافظہ

محمد بن بشار استاد امام بخاری (جو امام مسلم کے بھی استاد تھے) فرماتے ہیں کہ تمام دنیا میں اعجاز نما حافظہ رکھنے والے کل چار شخص ہیں، ابوزرعہؒ رازی، مسلمؒ نیشاپوری، عبداللہؒ بن عبدالرحمن دارمی سمرقندی اور محمدؒ بن اسمٰعیل بخاری۔ علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں امام بخاری کو فضیلت اور ترجیح ہے۔ محمد بن حمدویہ کا قول ہے کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو فرماتے سنا کہ میں تین لاکھ حدیثوں کا حافظ ہوں، جن میں سے دو لاکھ غیر صحیح ہیں اور ایک لاکھ صحیح۔

محمد بن ازہر سختیانی کہتے ہیں کہ میں سلیمان بن حرب کے حلقۂ درس میں تھا (اور امام بخاری بھی ہمارے ساتھ سامع تھے مگر لکھتے نہ تھے، ایک روز ایک رفیق درس بولا، دیکھو ان کو کیا ہوگیا ہے کہ لکھتے نہیں ہیں۔ امام بخاریؒ بولے۔ میں بخارا جا کر اپنی یاد پر لکھوں گا۔

## امام بخاری کا علمی امتیاز وتبحر

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ خراسان کی سرزمین میں امام بخاری جیسا عالم پیدا نہیں ہوا۔ اور حافظہ چار خراسانیوں پر ختم ہے جن میں سے ایک امام بخاری ہیں، ابو مصعب فرماتے تھے کہ امام بخاری

www.sirat-e-mustaqeem.com



امام احمد سے زیادہ فقیہ اور صاحب بصیرت تھے۔ ایک شخص بولا یہ آپ نے کیا فرمایا، ابو مصعب بولے، اگر تم ایک نظر امام بخاری پر ڈالو اور ایک نظر امام مالک پر، تو دونوں کو واحد پاؤ گے۔ رجاء بن مرجی کہتے ہیں کہ امام بخاری کو دیگر علماء پر ایسی فضیلت ہے جیسی مردوں کو عورتوں پر۔ ایک شخص نے سوال کیا کر کیا تمام علماء پر بخاری کو شرف حاصل ہے۔ فرمایا یہ تم کیا کہتے ہو امام بخاری خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو سطح زمین پر چلتی پھرتی ہے۔ محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ آسمان کے نیچے میں نے امام بخاری سے زیادہ عالم حدیث اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

## امام بخاریؒ کا زُہد و وَرَع

علامہ وراق بخاری کہتے ہیں کہ جب امام بخاری رح کے والد کا انتقال ہوا تو احمد بن حفص ان کے پاس گئے۔ امام بخاری کے والد نے کہا کہ میرے مال میں نہ کوئی درہم حرام کا ہے اور نہ مشتبہ کمائی کا۔ یہ کہہ کر انتقال کر گئے اور امام بخاری بحیثیت وراثت اسی مال کے وارث ہوئے اور اخیر عمر تک اسی مال سے ترقی اور فراخی کے ساتھ گزارا کرتے رہے، گویا کبھی لقمۂ حرام نہ کھایا۔

وراق کہتے ہیں کہ امام فرماتے تھے میں نے نہ کبھی کوئی چیز خریدی نہ فروخت کی بلکہ دوسرے آدمی کی معرفت بیع و شرا کی ہے، لوگوں نے دریافت کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا بیع و شرا میں کمی زیادتی اور خلط ملط ہوتا ہے اور میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

## امام بخاری کا حلم

عبداللہ بن محمد صیارفی کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میرے سامنے امام بخاریؒ کی مجلس میں آپ کی باندی گھر کے اندر جانے کے لیے آپ کے سامنے سے نکلی، اس وقت امام کے سامنے قلمدان رکھا ہوا تھا۔ باندی نکلتے وقت قلمدان پر گر گئی۔ امام نے فرمایا کیسے چلتی ہے؟ اس نے گستاخ لہجہ میں کہا کہ جب راستہ نہ ہو تو ہم کیا کریں کیسے چلیں! امام نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ کر کے فرمایا کہ جا میں نے تجھ کو آزاد کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! اس نے تو آپ کو غصہ دلایا اور آپ نے پھر بھی اس پر احسان فرمایا، آپ نے جواب دیا کہ بیشک اس نے مجھے ناراض کیا تھا لیکن میں اپنے اس فعل سے راضی ہو گیا۔ حقیقت رس دماغ رکھنے والے اس فعل سے امام موصوف کے حلم کا اندازہ کر سکتے ہیں اور بالکل اسی واقعہ پر اس معاملہ کو قیاس کر سکتے ہیں کہ جب حضرت ابو مسعودؓ نے اپنے غلام کو کوڑے سے مارا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے تشریف لا کر ان کو اس فعل سے منع فرمایا، اور ارشاد فرمایا کہ جس قدر قدرت تم کو ان پر ہے اس سے زائد قدرت خدا تعالیٰ کو تم پر ہے۔ ابو مسعودؓ نے اس کے بعد اس غلام کو آزاد کر دیا۔ اور اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کیا۔ آپ نے فرمایا اما لو لم تفعل للفحتك النار۔

## نماز میں امام بخاری کا خشوع و خضوع

بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاریؒ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ کے بدن پر ایک زنبور نے سترہ جگہ کاٹا لیکن آپ نے نماز نہ توڑی، تمام کرنے کے بعد فرمایا، دیکھو نماز میں کس چیز نے تکلیف دی ہے، دیکھا تو سترہ جگہ بھڑ نے کاٹا تھا اور تمام جگہ پر ورم آگیا تھا۔

## رمضان میں امام بخاری کی تلاوت قرآن

ماہ رمضان میں جب امام بخاری نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے تو ہر رکعت میں بیس آیات پڑھتے تھے۔ لیکن تہجد کے وقت نصف یا ثلث قرآن روزانہ پڑھا کرتے تھے، اس طریقے سے زائد سے زائد تین روز میں ورنہ دو روز میں نماز تہجد میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے اور پھر دن میں روزانہ ایک قرآن ختم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہر ختم قرآن کے وقت ایک دعا مقبول ہوتی ہے وغیرہ۔

## تالیف بخاری شریف

امام بخاری نے حجاز کے تیسرے سفر میں مسجد نبوی کے متصل ایک رات خواب میں دیکھا۔ میرے ہاتھ میں ایک بہت ہی خوبصورت بالوں کا مورچھل ہے اور میں اس کو نہایت اطمینان

www.sirat-e-mustaqeem.com



سے جھل رہا ہوں، صبح کو امام نے نماز سے فارغ ہو کر علمائے معبرین کے سامنے اپنے خواب کا اظہار فرمایا اور اس کی تعبیر دریافت فرمائی۔ انھوں نے جواب دیا کہ آپ جھوٹی حدیثوں کو صحیح حدیثوں سے علیحدہ کریں گے۔ اس تعبیر نے امام بخاری کے دل میں تالیف بخاری کا احساس پیدا کیا اور وہ اسی وقت سے اس اہم کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ امام کے خیال کو مزید تقویت اس بات سے بھی پہنچی کہ آپ کے استاد شیخ اسحٰق بن راہویہؒ نے ایک مرتبہ آپ سے فرمایا "محمد ابن اسمٰعیل! کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم ایسی کتاب تالیف کرتے جو صحیح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع ہوتی۔" امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ "خواب کی تعبیر اور استاذ کے ارشاد کے بعد میں نے اپنی توجہات کو "جامع صحیح" کی طرف پھیر دیا۔"

امام بخاریؒ کے سامنے اب ایک ہی کام تھا اور وہ یہ کہ جامع صحیح جلد سے جلد عالم وجود میں آنا چاہیے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب تک احادیث کے جو نسخے جمع کیے جا چکے تھے، ان میں صحیح اور غیر صحیح پر کوئی خاص توجہ نہیں کی گئی تھی، اس کے علاوہ اصول بھی سامنے نہیں تھے۔ جو صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز پیدا کرتے ہیں، ایک اور چیز بھی پائی جاتی تھی کہ احادیث کے ساتھ علماء کے اقوال بھی شامل کر دیے تھے۔

بخاری کی تالیف کے سلسلہ میں امام صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تقریباً ۶ لاکھ احادیث کے مسودات ترتیب دیے، کئی سال احادیث کے جمع کرنے اور مسودات کے بنانے میں گزر گئے، اس سے فارغ ہو کر امام بخاری نے احادیث کی جانچ شروع کی اور اس عظیم ترین ذخیرے سے ایک ایک گوہر آبدار چن چن کر "جامع صحیح" کے حوالے کرنا شروع کیا۔
چنانچہ امام صاحبؒ خود بیان کرتے ہیں کہ:۔

"جامع صحیح" میں جتنی احادیث میں نے لکھی ہیں، ہر حدیث کے درج کتاب کرنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کی ہیں۔"

امام بخاری کو تالیفِ بخاری کے زمانہ میں جب کسی حدیث کی اسناد میں اطمینان نہیں ہوتا تھا تو آپ روضۂ اطہر کے سامنے بہ نیتِ استخارہ دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر مراقبہ فرماتے اور اسی حالت میں آپ کو اطمینان قلبی حاصل ہو جایا کرتا تھا۔ آپ نے بارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ حدیث کی صحت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔

غرض امام صاحب کی یہ جدوجہد سولہ برس تک جاری رہی اور اس دوران میں سوائے بخاری کی تالیف کے اور احادیث کی جانچ، صحت اور تحقیق و تنقید کے کوئی دوسرا کام نہیں کیا۔

امام صاحب کا بیان ہے کہ "سولہ برس کی طویل مدت میں انتہائی حزم و احتیاط کے ساتھ ۶ لاکھ احادیث کے مجموعہ سے انتخاب کر کے اپنی کتاب بخاری کو حرم محترم اور مسجد نبوی میں بیٹھ کر مکمل کیا۔"

## اساتذہ اور تلامذہ

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، کیونکہ وہ حضرات جن سے آپ نے صرف ایک ہی روایت کی سماعت فرمائی ہے، ایک ہزار اسی حضرات ہیں۔

امام صاحب کا اپنا بیان ہے کہ "میں نے اسی ہزار حضرات سے روایت کی ہے جو سب بلند پایہ اصحابِ حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ اور پانچ طبقات پر مشتمل تھے یعنی تبع تابعین، اتباع تبع تابعین، اقران، اصحاب و تلامذہ۔ امام صاحب کے خصوصی اساتذہ میں حضرت اسحٰق بن راہویہ، حضرت امام احمد حنبلؒ اور حضرت یحیٰی بن معین اور حسن بن ربیع کوفی کے نام بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔

امام صاحب کے تلامذہ کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ علامہ فربری فرماتے ہیں کہ جب میں امام بخاری کی شہرت اور غلغلہ سن کر شاگرد ہونے آپ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت تک نوّے ہزار آدمی آپ کے شاگرد ہو چکے تھے۔ نامور شاگردوں میں

www.sirat-e-mustaqeem.com



امام ترمذی اور علامہ دارمی بھی شامل تھے۔

## معاصرین کی رائے

حضرت امام بخاری کی عظمت اور علمی فوقیت کا اندازہ معاصرین کے ان خیالات سے لگایا جا سکتا ہے جو وہ اپنے زمانہ میں ظاہر فرمایا کرتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی کے علوِ مرتبت کو جاننے اور معلوم کرنے کا اس سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ اس مختصر سی سوانح میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان تمام آثار اور بیانات کو ظاہر کیا جائے جو امام بخاری کے متعلق پائے جاتے ہیں لہذا مختصراً تحریر میں لائے جاتے ہیں:۔ "امام الائمہ ابو بکر بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ آسمان کے نیچے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سب سے زیادہ حدیث کے جاننے والے ہیں۔"

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی فرماتے ہیں کہ "میں حجاز، شام اور عراق و عرب کے مختلف مقامات پر گیا ہوں۔ علماء سے ملا ہوں مگر امام بخاری جیسا جامع علم و فضل کسی کو نہیں پایا۔"

ابو حاتم الرازیؒ بیان کرتے ہیں کہ "خراسان و عراق کی سرزمین نے امام بخاری جیسی شخصیت آج تک پیدا نہیں کی۔"

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# پارۂ اوّل

## كِتَابُ الْوَحْيِ

## وحی کی ابتداء

بَابٌ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ وحی کا آغاز کیسے ہوا اور وحی کے بارے میں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر وحی بھیجی ، جس طرح نوح اور ان کے بعد دوسرے پیغمبروں پر بھیجی ۔"

۱ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ

۱ ۔ ہم سے حمیدی[2] نے بیان کیا ، ان سے سفیان نے ، ان سے یحییٰ ابن سعید الانصاری نے ، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے ، انھوں نے

[1] امام بخاری نے کتاب کی ابتدا وحی سے کی ، کیونکہ درحقیقت رسول کا کلام بھی وحی ہی کی ایک قسم ہے ۔ وحی لغت کے اعتبار سے کسی چیز کا اترنا ہے ۔ شرعی اصطلاح میں وحی کا تعلق صرف خدا کے کلام سے ہے جو کسی رسول کے اوپر خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے ۔ مؤلف نے شروع ہی میں اس چیز کی حقیقت واضح کردی جس پر پورے دین کی عمارت کھڑی ہے ۔ اگر وحی نہ ہوتی تو قرآن بھی دنیا میں نہ آتا اور اسلام کی دولت سے لوگ محروم رہ جاتے اس لیے تفصیلی احکام سے پہلے وحی کے نزول کا ذکر ضروری تھا ۔ جب وحی کا اثبات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا اترنا مسلّم ہوگیا تو اب آپ کی رسالت واجب التسلیم ہوگئی ۔ اور کسی صاحبِ عقل کے لیے مجالِ انکار نہیں رہی ۔ وحی کیا چیز ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے ۔ اس کی طرف ان ابتدائی حدیثوں میں اطمینان بخش رہنمائی ملتی ہے ۔ مؤلف نے اس ابتدائی حصہ کا عنوان وحی کو اس لیے قرار دیا ہے کہ رسول کے فرمودات جن پر یہ کتاب مشتمل ہے سرتاسر وحی سے ماخوذ ہیں اور وحی کی کیفیت یہ ہے کہ رسول فرشتہ سے براہ راست حاصل کرتا ہے اور فرشتہ خدا کی طرف سے آتا ہے ۔ اس لیے رسول کی کہی ہوئی ہر بات لائقِ یقین ہے ۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر آدمی وحی کی ماہیت ہی سے ناواقف ہو تو وہ رسالت کی اصلیت کیا سمجھ سکتا ہے ۔ اس باب کے تحت عنوان کے مطابق صرف ایک حدیث ہے ۔ باقی حدیثیں بظاہر عنوان سے الگ ہیں ۔ کہ اصل مقصد وحی کی اہمیت وعظمت کا اظہار ہے ۔ وحی کی ابتداء کس وقت ہوئی اور کس جگہ ہوئی ؟ دونوں چیزیں آگئیں ، ایک حدیث میں مقام کا ذکر ہے اور ایک حدیث میں وقت کا ۔ پھر وحی کی تعریف میں کلام الٰہی بھی آگیا اور کلام رسول بھی آگیا ، باب کے ساتھ میں قرآن کی جو آیت ذکر کی گئی ہے اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وحی ایک نئی اور نرالی چیز نہیں ہے بلکہ تم سے پہلے ہر پیغمبر کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام رسانی کا ذریعہ یہی رہا ہے اور عادۃ اللہ کے موافق ہے ۔ جس طرح ان پچھلے پیغمبروں کی وحی شک وشبہ سے پاک تھی اسی طرح تمھاری طرف جو پیغام بھیجا گیا ہے وہ بھی ہر شبہ سے بری اور ہر کوتاہی سے محفوظ ہے اور گویا ہدایت پانے کا یہ ہی ایک ذریعہ ہے جس کی بدولت انسان صراطِ مستقیم پا سکتا ہے اور گمراہی سے اسے نجات مل سکتی ہے ۔

[2] شروع میں یہ حدیث محض اس لیے لائے ہیں کہ خود مؤلف کتاب کی نیت اور کتاب پڑھنے والے کی درست ہوجائے اور وہ صحیح نیت (بقیہ ...)

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ نِ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلَى امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

علقمہ بن وقاص اللیثی سے سنا۔ وہ حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے منبر پر (کھڑے ہو کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ اعمال کا اعتبار نیتوں کے ساتھ ہے اور آدمی کو نیت ہی کا صلہ ملتا ہے۔ چنانچہ جس کی ہجرت حصولِ دنیا کی خاطر ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو، تو اس کی ہجرت اسی مد میں شمار ہوگی۔

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ

۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے خبر دی انھوں نے ہشام بن عروہ سے سنا، انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے سنا کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ، یا رسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحی کبھی میرے پاس گھنٹی کی جھنکار کی طرح

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کے ساتھ اس کتاب کو شروع کر سکے۔ نیز وجہ یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں ہجرت کا ذکر ہے اور اس کے بعد اگلی حدیثوں میں رسول اللہؐ کی غارِ حرا کی خلوتوں کی تفصیل ہے جو ایک لحاظ سے ہجرت ہی ہے۔ دوسری بات ہے کہ آدمی کے ظاہری افعال میں دھوکہ اور ریا بھی شامل ہو سکتا ہے مگر جو کام دل کا ہے اس میں کوئی ریا اور دکھاوا ممکن نہیں۔ اس لیے امام بخاریؒ کا مقصود یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں یہ کتاب خالص اللہ کے لیے لکھ رہا ہوں۔ ہجرت کہتے ہیں کسی جگہ کو یا کسی چیز کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا۔ یا کسی چیز سے تعلق منقطع کر دینا۔ غارِ حرا کی طرف آپ کی ہجرت بھی جملہ دنیوی آلودگیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے انقطاع کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس مناسبت سے بھی یہ حدیث سب سے پہلے ذکر کی گئی ہے۔ اس حدیث سے ابتدا کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کی بنیاد وہ عقائد ہیں جن کا تعلق دل سے ہے اور نیت بھی فعلِ قلب کا نام ہے، اس لیے اسلام کی بنیادی تعلیم جو وحی والہام کے ذریعہ پیغمبر کو دی گئی ہے وہ اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتی جب تک کہ آدمی سچائی کے ساتھ راہِ ہدایت کا طلبگار اور نجات کا خواہش مند نہ ہو اور اس کے لیے نیت خالص درکار ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ وحی یا الہام اس خاص سلسلہ پیغام رسانی کو کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ مخصوص ہے اصطلاحی طور پر وحی کا لفظ صرف پیغمبروں کے لیے بولا جاتا ہے اور الہام عام ہے جو اللہ کے دوسرے نیک بندوں کو بھی ہوتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ گھنٹی کی جھنکار درحقیقت فرشتہ کی آواز ہے، البتہ یہ کہ وحی کن کن کیفیتوں کے ساتھ آتی ہے، تو علماء نے اس کے مختلف طریقے نقل کیے ہیں مگر فی الحقیقت چار طرح سے وحی آتی ہے، اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام پیغمبر براہِ راست سُنے، جیسے کوہِ طور پر موسیٰ علیہ السلام نے سُنا۔ اور معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دوسرا، یہ کہ کوئی فرشتہ اللہ کا پیغام لے کر آئے۔ تیسرے یہ کہ قلب پر القاء ہو، چوتھے یہ کہ سچے خواب دکھائی دیں۔ مذکورہ ترتیب کے لحاظ سے آخری صورت سے نبوت کا آغاز ہوتا ہے، یعنی پہلے خواب دکھائی دیتے ہیں، پھر قلب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ پھر فرشتہ کبھی خاص شکل میں وحی لے کر آتا ہے، اور اللہ کے کلام کی براہِ راست سماعت تو صرف اولوالعزم پیغمبروں کا حصہ ہے۔ یہ فضیلت ہر نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



شَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

آتی ہے اور وحی[۱] کی یہ کیفیت مجھ پر بہت شاق گزرتی ہے۔ پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہو جاتی ہے جبکہ اس (فرشتہ) کا کہا مجھے محفوظ ہو جاتا ہے اور کسی وقت فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے۔ پھر جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں"۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کڑاکے کی سردی میں رسول اللہؐ کو دیکھا کہ جب وحی کا سلسلہ موقوف ہو جاتا تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہ نکلتا[۲]۔

۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ

۳۔ یحییٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا، انھیں لیث نے خبر دی، انھوں نے عقیل سے سنا، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتداءً اچھے خوابوں[۳] سے وحی کا سلسلہ شروع ہوا، آپ جو خواب دیکھتے سپیدۂ سحر کی طرح روشن ہوتا۔ پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے اور غار حرا میں خلوت نشین رہنے لگے، کئی کئی دن تک اس میں تحنث[۴] یعنی مسلسل کئی کئی رات عبادت

---

[۱] وحی درحقیقت انسانی تقاضوں کا جواب ہے، الہام بھی اسی کی ایک قسم ہے اور یہ جانوروں تک کو ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔ واوحی ربک الی النحل۔ اس کے علاوہ عام طور پر انسان الہام سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔ آج یہ جتنے انکشافات اور جتنی ایجادات ہو رہی ہیں، ان سب کی بنیاد الہام پر ہے۔ الہام کے ایک اشارہ کے بعد انسانی عقل نے گھوڑے دوڑائے اور نئی نئی چیزیں ایجاد کر ڈالیں۔ اس لیے الہام یا وحی ایسی چیز نہیں جس کے تسلیم کرانے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت پیش آئے۔ روزمرہ کی زندگی میں اس قسم کے واقعات پیش آتے ہیں کہ جن سے الہام کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

[۲] اللہ کا پیغام ایک عظیم الشان ذمہ داری اور انسانی کمال کا آخری درجہ ہے۔ اس بوجھ کا برداشت کرنا بہت دشوار ہے۔ یہ اللہ ہی کی دی ہوئی قوت برداشت اور اسی کی بخشی ہوئی توفیق ہے جس کی بدولت پیغمبر وحی کی امانت کو اپنے سینہ میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ وحی کی اسی عظمت اور گرانباری کا یہی نتیجہ تھا کہ آپ اس کے نزول کے وقت عرق عرق ہو جاتے۔ حتیٰ کہ ہر وہ چیز جس پر آپ تشریف فرما ہوتے اس کیفیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی اور یہ بھی وحی کی حقانیت کا ایک ثبوت ہے۔

[۳] خواب عالم روحانی کی ابتدائی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں، خواب دیکھنے والا ایک طرف اپنے اسی مادی جسم کے ساتھ اسی عالم آب و گل میں موجود ہوتا ہے۔ دوسری طرف خواب کی کیفیات اس پر بعض ایسے حقائق روشن کرتے ہیں جن تک اس کی عقل کبھی مادی ساز و سامان کے ساتھ پہنچ نہیں سکتی تھی اسی لیے سچے خواب کو نبوت کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام پہلے پہل پاکیزہ اور سچے خواب دیکھتے ہیں، اس طرح نبوت کی آئندہ سپرد ہونے والی ذمہ داریوں سے ایک گونہ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا نبی کو پیغمبرانہ ذمہ داریوں کی تربیت ایک خاص ترتیب سے دی جاتی ہے۔

[۴] تحنث زمانہ جاہلیت کی اصطلاح ہے اس دور میں عبادت کا ایک طریقہ یہ تھا کہ آدمی کسی گوشے میں سب سے الگ تھلگ کچھ راتیں خدا کے گیان دھیان میں گزارتا تھا اس وقت تک چونکہ رسول اللہؐ کو راہ حق معلوم نہیں ہوئی تھی، ادھر طبیعت بت پرستی کی گندگیوں سے متنفر تھی، اس لیے اس دور میں جبکہ وحی سے آپکی رہنمائی کا آغاز نہیں ہوا تھا آپ نے اس وقت کی عبادت کا وہ طریقہ اختیار کیا جو اپنی اصل کے لحاظ سے درست اور قابل عمل تھا یعنی دنیا و مافیہا سے دور ہٹ کر اپنی اور خدا کی ذات میں غور و فکر اور مراقبۂ نفس، یہ ہی وہ تحنث تھا، پیغمبر بننے سے پہلے جس پر آپ عمل پیرا تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ يَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ قُلْتُ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى

کرتے، جب تک گھر آنے کی رغبت نہ ہوتی، اور اس کے لیے توشہ ساتھ لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کے پاس واپس آتے اور اتنا ہی توشہ اور لے جاتے حتیٰ کہ اسی غارِ حرا میں حق[1] آپ پر منکشف ہوا اور فرشتہ نے آکر کہا "پڑھو" آپ نے جواب دیا "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر اس نے کہا کہ "پڑھ" میں نے پھر وہی جواب دیا کہ "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" آپ فرماتے ہیں کہ تیسری بار اس نے مجھ کو زور سے پکڑ کر چھوڑ دیا اور کہا کہ "پڑھ اپنے رب کے نام کی برکت سے جس نے (ہر شے کو) پیدا کیا۔ (اور) انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھ اور تیرا رب بڑے کرم والا ہے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیتوں کو دہرایا (مگر) آپ کا دل (اس انوکھے واقعہ سے) کانپ رہا تھا[2] پھر آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اُوڑھاؤ، مجھے کمبل اُڑھاؤ، انھوں نے آپ کو کمبل اُڑھا دیا۔ جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو حضرت خدیجہؓ کو پورا قصہ سنایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے، انھوں نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم! آپؐ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مفلسوں کے لیے کماتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصائب میں حق کی مدد کرتے ہیں[3]۔ اس کے بعد آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو اُن کے چچا زاد بھائی تھے۔

[1] حق سے مراد اللہ کا دین ہے جس سے آپ ابتداء میں ناواقف تھے۔ غارِ حرا میں جبریلؑ نے آپ کو دین کی حقیقت بتلائی۔

[2] اس واقعہ سے پہلے کبھی آپ کو ایسا اتفاق نہیں ہوا تھا اس لیے بشری تقاضے کے مطابق اس غیر متوقع صورتِ حال سے دوچار ہونے کے بعد دہشت کا طاری ہونا کوئی بعید بات نہیں۔

[3] منصبِ رسالت پر سرفراز ہونے کے لیے جن اوصاف کا ملکہ ضرورت ہوتی ہے وہ بحُسن و خوبی آپ کے اندر موجود تھے اس لیے ابھی تک اسلام کی روشنی سے مستفید نہ ہونے کے باوجود حضرت خدیجہ کو اس بات کا یقین تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں کوئی ایسا جوہر ضرور ہے جس کی بنا پر انھیں کوئی کارنامہ انجام دینا ہے اور انھیں دنیا کی کوئی قوت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پھر اللہ ایسے شائل کردار رکھنے والے بندوں کو کسی طرح بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بھی ان تمام بشری کیفیتوں سے متصف ہوتے ہیں جو کسی انسان میں ہو سکتی ہیں، اس لیے وہ پیغمبری کی ساری ذمہ داریاں قبول کرنے کے بعد بھی انسان ہی رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کلمہ شہادت میں جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر ہے وہیں آپ کے بندہ ہونے کی بھی تصریح کر دی گئی ہے "اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله" اگر رسول اللہ کا پیغمبر بننے کے لیے بشریت سے خارج ہونا ضروری ہوتا تو وحی آنے سے قبل آپ کی جملہ انسانی کیفیات ختم ہو جاتیں یا وحی کے آغاز کے وقت آپ پر کوئی خوف طاری نہ ہوتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابن عم خدیجۃ وکان امرأ تنصر فی الجاھلیۃ و
کان یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من الانجیل
بالعبرانیۃ ما شاء اللہ ان یکتب وکان شیخا
کبیرا قد عمی فقالت لہ خدیجۃ یا ابن عم
اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی
ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقۃ ھذا
الناموس الذی نزل اللہ علی موسی یلیتنی
فیھا جذعا یا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک
قومک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او
مخرجی ھم قال نعم لم یات رجل قط بمثل
ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک
نصرا مؤزرا ثم لم ینشب ورقۃ ان توفی وفتر
الوحی قال ابن شھاب واخبرنی ابو سلمۃ بن
عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ الانصاری قال
وھو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ
بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت
بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی
کرسی بین السماء والارض فرعبت منہ فرجعت
فقلت زملونی زملونی فانزل اللہ تعالی
یایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر
وثیابک فطھر والرجز فاھجر فحمی
الوحی وتتابع تابعہ عبد اللہ بن یوسف و
ابو صالح وتابعہ ھلال بن رداد عن

وہ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عبرانی لکھا کرتے تھے چنانچہ انجیل کو عبرانی زبان میں لکھتے۔ جتنا اللہ کا حکم ہوتا۔ بہت بوڑھے۔ ضعیف اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے ان سے کہا کہ اے چچازاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمد) کی بات تو سنیے، وہ بولے، اے بھتیجے! کہو تم کیا دیکھتے ہو؟ آپ نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا، تب ورقہ (بے اختیار) بول اٹھے یہ تو وہی ناموس ہے[1] جو اللہ نے موسیٰؑ پر نازل کیا تھا۔ کاش میں اس عہد (نبوت) میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جبکہ آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہؐ نے پوچھا کہ وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جو شخص بھی اس طرح کی چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں، لوگ اس کے دشمن ہو گئے، اگر مجھے آپ (کی نبوت) کا زمانہ مل گیا تو میں آپ کی پوری مدد کروں گا، پھر کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور کچھ عرصہ تک (وحی کی آمد موقوف رہی[2]
ابن شہاب (اس حدیث کے راوی) کا قول ہے کہ مجھ سے ابو سلمہ ابن عبد الرحمٰن نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت نقل کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کے موقوف ہونے کا حال بیان فرماتے ہوئے یہ (بھی) ارشاد فرمایا کہ میں ایک بار جا رہا تھا، اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، آنکھ اٹھائی تو نظر آیا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ مجھ پہ اس منظر سے دہشت سی چھا گئی اور واپس لوٹ کر میں نے کہا مجھے کپڑا اڑھادو، مجھے کپڑا اڑھادو، اس وقت اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں "اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈرا اور اللہ کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ دے"۔ پھر وحی تیزی کے ساتھ اور لگاتار آنے لگی[3]۔ اس حدیث کو یحییٰ کے ساتھ عبد اللہ بن یوسف اور ابو صالح نے بھی روایت کیا ہے اور عقیل کے

---

[1] ناموس لغت میں رازدان کو کہتے ہیں یعنی ایسا رازدان جو بہی خواہ اور ہمدرد ہو، اس کے مقابلہ میں جاسوس کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو دشمن بن کر آدمی کے راز معلوم کرنے کی کوشش کرے۔ یہاں لفظ ناموس سے مراد فرشتہ ہے جو پیغمبروں کے پاس وحی لے کر آتا ہے۔

[2] وحی کا سلسلہ درمیان میں دو یا تین سال موقوف رہا۔

[3] دوبارہ جب وحی کا سلسلہ شروع ہوا، یہ واقعہ اس وقت پیش آیا، اس دوسرے دور کی سب سے پہلی وحی سورہ مدثر کی ابتدائی آیتیں ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الزُّهْرِيِّ وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ ۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ ۔

ساتھ ہلال بن رداد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔ یونس اور معمر نے فوآدہ، کی جگہ بوادرہ بیان کیا ہے[51]۔

۴۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے ہم سے بیان کیا انھیں ابو عوانہ نے خبر دی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کلام الٰہی لَا تُحَرِّكْ بِهِ کی تفسیر کے سلسلہ میں یہ ارشاد سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے وقت کچھ گرانی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس (کی علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا، میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے، سعید کہتے ہیں میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس کو ہلاتے ہوئے دیکھا۔ پھر اپنے ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس نے کہا) پھر یہ آیت اتری کہ اے محمدؐ قرآن کو جلد جلد یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلاؤ اس کا جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارا ذمہ ہے[52]۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں یعنی قرآن تمھارے دل میں جما دینا، اور تمھیں پڑھا دینا۔ پھر جب ہم پڑھ لیں تو اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (اس کا مطلب یہ ہے) تم اس کو خاموشی کے ساتھ سنتے رہو اس کے بعد مطلب سمجھا دینا ہمارے ذمے ہے پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ تم اس کو پڑھو (یعنی تم اس کو محفوظ کر سکو) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس جبریلؑ (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (تازہ وحی) کو اس طرح پڑھتے جس طرح جبریلؑ نے پڑھا تھا[53]۔

---

۵۱ ان دو راویوں نے فوآد کی بجائے بوادر کا لفظ نقل کیا۔ بوادر، بادرۃ کی جمع ہے گردن اور مونڈھے کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں کسی دہشت انگیز منظر کو دیکھ کر یہ حصہ بسا اوقات پھڑکنے لگتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس حیرت انگیز واقعہ سے آپ کے کاندھے کا گوشت تیزی کے ساتھ پھڑکنے لگا۔

۵۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرنے کے خیال سے وحی کو جلدی جلدی دہرانے کی کوشش فرماتے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ قرآن ہمارا کلام ہے جس غرض سے ہم اسے نازل کر رہے ہیں اس کا پورا کرنا ہمارے ذمے ہے اس لیے اطمینان سے نازل ہونے والی وحی کو سنو، اس کو محفوظ کرنے کی فکر نہ کرو چنانچہ قرآن کی آیتوں میں خدا نے یہ اعجاز بھی پیدا فرما دیا کہ وہ ایک معصوم بچے تک کو یاد ہو جاتی ہیں جبکہ دوسری مذہبی کتابیں مختصر ہونے کے باوجود آدمی یاد نہیں کر سکتا۔ پھر اسی آیت سے اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، اگر یہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہوتی تو اس میں اس قسم کی آیتیں بالکل نہ آتیں جن میں خود رسول پاکؐ کو کسی معاملے پر تنبیہ کی گئی ہے۔ ٹوکا گیا ہے۔

۵۳ منشاء یہ تھا کہ وحی کے الفاظ محفوظ ہو جائیں۔ ٭

www.sirat-e-mustaqeem.com



٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

۵۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبردی انھیں یونس نے، انھوں نے زہری سے سنا۔ دوسری سند یہ ہے کہ ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن مبارک نے، ان سے یونس اور معمر دونوں نے بیان کیا، ان دونوں نے زہری سے روایت کی پہلی سند کے مطابق زہری سے عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریل آپ سے ملتے بہت ہی زیادہ سخاوت فرماتے۔ جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی نفع رسانی میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے[1]

٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَحَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهٗ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ نَسَبًا

۶۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبردی انھوں نے زہری سے سنا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبردی کہ عبداللہ بن عباس سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل[2] نے ان کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی بھیجا اور اس وقت یہ لوگ تجارت کے لیے شام گئے ہوئے تھے اور وہ یہ زمانہ تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور ابوسفیان سے ایک وقتی عہد کیا تھا تو ابوسفیان اور دوسرے لوگ ہرقل کے پاس ایلیا[3] پہنچے جہاں ہرقل نے انھیں اپنے دربار میں طلب کیا تھا، اس کے گرد روم کے بڑے بڑے لوگ بیٹھے تھے۔ ہرقل نے انھیں اور اپنے ترجمان کو بلوایا، پھر ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون شخص مدعی رسالت کا قریبی عزیز ہے[4]؛ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں بول اٹھا کہ میں اس کا سب سے زیادہ قریبی

---

[1] اس حدیث میں ذکر ہے کہ رمضان میں جبریل آپ سے قرآن کا دور کرتے، یہ اس لیے کہ قرآن دنیا والوں کے لیے رمضان ہی کے مہینے میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اس لحاظ سے رمضان سے قرآن کو بہت بڑی مناسبت ہے، گویا یہ نزولِ وحی کا مہینہ ہے اور اسی کے طفیل یہ نزولِ رحمت کا مہینہ بن گیا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ بھلائیاں کرنی چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کیا جائے۔

[2] ہرقل روم کے بادشاہ کا لقب تھا۔ [3] بیت المقدس کا نام ہے۔

[4] اس سوال سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اہل مکہ کا یہ قافلہ ان لوگوں پر مشتمل تھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کٹر مخالفین میں سے تھے اس لیے اس نے ان میں سے ایسے شخص کو گفتگو کے لیے منتخب کرنا چاہا جو رسول اللہ سے قرابت کی بنا پر زیادہ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو اور اسے قابلِ اعتماد معلومات بہم پہنچا سکے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ اَدْنُوْهُ مِنِّيْ وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهٗ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ

رشتہ دار ہوں (یہ سن کر) ہرقل نے حکم دیا کہ اس (ابوسفیان) کو میرے قریب لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پسِ پشت بٹھادو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا حال پوچھتا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم ان کا جھوٹ ظاہر کردینا (ابوسفیان کا قول ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے یہ غیرت نہ آتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھٹلائیں گے تو میں آپ کی نسبت ضرور غلط گوئی سے کام لیتا۔ خیر پہلی بات[۱] جو ہرقل نے مجھ سے پوچھی وہ یہ کہ اس شخص کا خاندان تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو بڑے نسب[۲] والا ہے۔ کہنے لگا اس سے پہلے بھی کسی نے تم لوگوں میں ایسی بات کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، اچھا اس کے بڑوں میں بھی کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر اس نے کہا بڑے لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ہے یا کمزوروں نے؟ میں نے کہا نہیں، کمزوروں[۳] نے، پھر کہنے لگا، اس کے متبعین روز بروز بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جارہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، ان میں زیادتی ہورہی ہے۔ کہنے لگا، اچھا اس کے دین کو برا سمجھ کر اس کا کوئی ساتھی پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا، کیا اپنے اس دعوئی (نبوت) سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ بولا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اور اب ہماری اس سے (صلح کی) ایک مدت ٹھہری ہوئی ہے معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرتا ہے۔ (ابوسفیان کہتے ہیں) بس اس بات کے سوا اور کوئی (جھوٹ) بات میں اس (گفتگو) میں شامل نہ کرسکا۔ ہرقل نے کہا، کیا تمھاری اس سے لڑائی بھی ہوئی ہے؟ ہم نے کہا ہاں، بولا پھر تمھاری اس سے جنگ کس طرح ہوتی ہے؟ میں نے کہا، لڑائی ڈول[۴] کی طرح ہوتی ہے کبھی وہ ہم سے (میدان جنگ) لے لیتے ہیں اور کبھی

---

[۱] یہ بھی رسول اللہؐ کا ایک اعجاز ہے کہ آپ کا سب سے بڑا مخالف آپ کے بارے میں خواہش کے باوجود غلط بیانی نہیں کرسکا اور وہی بات اسے کہنی پڑی جو صحیح تھی۔ [۲] مکہ میں سب سے زیادہ بااثر اور اونچا قبیلہ قریش کا تھا اور اس میں بھی بنی ہاشم کا کنبہ شرافت میں سب سے بہتر شمار ہوتا تھا۔ رسول اللہؐ بنی ہاشم میں سے تھے [۳] یعنی زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کی دنیوی حیثیت کمزور تھی ورنہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت خدیجہؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ بڑی حیثیت کے لوگوں میں سے سمجھے جاتے تھے۔ [۴] یہ ایک عربی کہاوت ہے جو ایسے موقعوں پر بولی جاتی ہے مطلب یہ کہ لڑائی کا معاملہ ایسا ہے کہ اس میں کبھی ایک فریق کامیاب ہوجاتا ہے کبھی دوسرا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا
مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَ
الصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ
قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ
أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ
أَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا
قُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَسَّى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَا قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ
آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ
مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ
تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا
قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ
أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ
أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ
فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُوهُ
وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ
أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ
أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ
حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ
سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ
فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ
تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ

ہم ان سے۔ ہرقل نے پوچھا، وہ تمھیں کس بات کا حکم دیتا ہے؛ میں نے کہا۔ وہ کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو، اور ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پرہیزگاری اور صلہ رحمی[1] کا حکم دیتا ہے۔ (یہ سب سنکر) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہدے کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور پیغمبر اپنی قوم میں عالی نسب ہی بھیجے جایا کرتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمھارے اندر اس سے پہلے کسی اور نے بھی کہی تھی؛ تو تم نے جواب دیا کہ نہیں، تب میں نے (اپنے دل میں) یہ کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں یہ سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اس بات کی تقلید کی ہے جو پہلے کہی جا چکی۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بڑوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو میں نے (دل میں) کہا کہ انکے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا تو کہہ دونگا کہ وہ شخص (اس بہانہ سے) اپنے آباؤ اجداد کا ملک (حاصل کرنا) چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس بات کے کہنے (یعنی پیغمبری کا دعویٰ کرنے) سے پہلے تم نے کبھی اس کو دروغ گوئی کا الزام لگایا ہے، تم نے کہا کہ نہیں، تو میں نے سمجھ لیا کہ جو شخص آدمیوں کے ساتھ دروغ گوئی سے بچے، وہ اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹی بات کہہ سکتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ بڑے لوگ اس کے پیرو ہوتے ہیں یا کمزور آدمی، تم نے کہا کہ کمزوروں نے اس کا اتباع کیا ہے، تو (دراصل) یہی لوگ پیغمبروں کے متبعین ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں، تم نے کہا کہ وہ بڑھ رہے ہیں، اور ایمان کی کیفیت یہی ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ کامل ہو جاتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کوئی شخص اس کے دین سے ناخوش ہو کر لوٹ بھی جاتا ہے، تم نے کہا نہیں، تو ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے، جن کے دلوں میں اس کی مسرت رچ بس جائے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ عہد شکنی

---

[1] صلہ رحمی کا مطلب ہے خون کے رشتوں سے تعلقات باقی رکھنا، عزیز و اقارب سے سلوک کرنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ
وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ
شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ
وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ
فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ
مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ
أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ
مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ
لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ
عَنْ قَدَمِهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلَى
عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ
فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ
عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى
مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ۔ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ
الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ
مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ
الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا

کرتے ہیں، تم نے کہا نہیں، پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے[1]، وہ عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے ۔ اور میں نے تم سے پوچھا، وہ تم سے کس چیز کے لیے کہتے ہیں، تم نے کہا کہ وہ ہمیں حکم دیتے ہیں، کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور تمھیں بتوں کی پرستش سے روکتے ہیں، سچ بولنے اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں[2] ۔ لہٰذا اگر یہ باتیں جو تم کہہ رہے ہو، سچ ہیں تو عنقریب وہ اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں[3] مجھے معلوم تھا کہ وہ (پیغمبر) آنے والا ہے ۔ مگر مجھے خیال نہیں تھا کہ وہ تمھارے اندر ہوگا ۔ اگر میں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا تو اس سے ملنے کے لیے ہر تکلیف گوارا کرتا ۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا[4] ۔ ہرقل نے رسول اللہ کا وہ خط منگایا جو آپ نے دحیہ کلبی کے ذریعہ حاکمِ بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا[5] پھر اس کو پڑھا تو اس میں (لکھا) تھا[6] اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے ، اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمدؐ کی طرف سے شاہِ روم کے لیے ۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے ۔ اس کے بعد میں تمھیں دعوتِ اسلام دیتا ہوں ۔ کہ اسلام لے آؤ گے تو (دین و دنیا کی) سلامتی نصیب[7] ہوگی اللہ تمھیں دوہرا ثواب دے[8] گا اور اگر تم (میری دعوت سے) روگردانی کرو گے تو (تمھاری) رعایا کا گناہ بھی تم ہی پر ہوگا[9] اور اے اہلِ کتاب!

---

[1] ہرقل کی گفتگو سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نہایت دانشمند، منصف مزاج اور حق پسند آدمی تھا۔ یہ ساری گفتگو جو ابوسفیان سے ہوئی یقیناً ایک صاحبِ عقل آدمی کو رسول اللہ کی دعوت تسلیم کرانے کے لیے کافی ہے ۔ بشرطیکہ اسے حق کی تلاش ہو [2] ہرقل نے جس طرح ابوسفیان کی ایک ایک بات پر غور کیا اور اس کا جواب دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کی روح اور پیغمبروں کی تاریخ سے بخوبی واقف تھا کہ رسول اللہ کی ایک ایک خصوصیت کا پچھلے پیغمبروں سے مقابلہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نبی برحق ہیں [3] یعنی رسول اللہ اس سلطنت پر بھی غالب آجائیں گے جو اس وقت میرے قبضہ میں ہے [4] یعنی ان کی غلامی اختیار کرتا اور ان کا پیرو بن جاتا ۔
[5] پہلے اس کے پاس رسول اللہ کا یہ دعوت نامہ پہنچ چکا تھا اسے دیکھ کر اس نے پھر اس قریشی قافلے کو رسول اللہ کے حالات معلوم کرنے کے لیے بلوایا تھا ۔ ابوسفیان کی اس پوری تقریر کے بعد اس نے وہ خط منگوایا اور پڑھا [6] دیکھنے میں بڑا سادہ خط ہے مگر بڑا پراثر اور باوقار ۔ اس قدر جرأت اور بے تکلفی کے ساتھ دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے فرمانروا کو اسلام کی دعوت پیش کرنا اسی شخص کا کام ہے جس کو اپنی بات کی سچائی کا کامل یقین ہو ۔ اور جو فی الواقع اپنے دعوے میں سچا اور قابلِ اعتماد ہو [7] یعنی اسلامی قوانین کی بدولت دنیا میں چین و سکون نصیب ہوگا اور اسلام قبول کر کے آخرت میں جنت اور خدا کی رضا میسر آئے گی [8] حدیث میں آیا ہے کہ جو اہلِ کتاب اسلام قبول کر لیں انھیں دگنا ثواب ملے گا، ایک تو پہلی الہامی شریعت کے اتباع کا، دوسرا اس آخری شریعت کے قبول کرنے کا [9] یعنی جو دین تمھارا ہے وہی تمھاری رعایا کا بھی ہوگا اگر عیسائیت پر قائم رہو گے تو رعایا بھی عیسائی رہے گی اور اگر اسلام قبول کر لو گے تو رعایا بھی مسلمان ہو جائے گی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ ۔ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۔ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوا فَانْظُرُوا

ایک ایسی بات پر آجاؤ جو ہمارے تمھارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم سب اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا رب بنائے [۱] پھر اگر وہ اہل کتاب (اس بات سے) منہ پھیریں تو (مسلمانو!) تم ان سے کہہ دو کہ (تم مانو یا نہ مانو) ہم تو ایک خدا کے اطاعت گزار ہیں [۲] ابوسفیان کہتے ہیں۔ جب ہرقل نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے ارد گرد بہت شور و غوغا ہوا، بہت سی آوازیں اٹھیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابوکبشہ [۳] کے بیٹے کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا (دیکھو تو) اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ مجھے اس وقت سے اس بات کا یقین ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب غالب ہو کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ نے مجھے مسلمان کر دیا [۴]۔ (راوی کا بیان ہے کہ) ابن ناطور ایلیاء کا حاکم ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا لاٹ پادری بیان کرتا تھا کہ ہرقل جب ایلیاء [۵] میں آیا۔ ایک دن صبح کو پریشان حال اٹھا، تو اس کے درباریوں نے دریافت کیا کہ آج آپ کی صورت بدلی ہوئی پاتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) ابن ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل نجومی تھا۔ علم نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے ہم نشینوں کے پوچھنے پر بتایا کہ میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ غالب آگیا۔ (بھلا) اس زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا، سو ان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں، سلطنت کے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ بھیجئے کہ وہاں جتنے یہودی ہوں سب قتل کر دیے جائیں۔ وہ لوگ ان ہی باتوں میں مشغول تھے کہ ہرقل کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے شاہِ غسان نے بھیجا تھا، اس نے رسول اللہ کے حالات بیان کیے۔ جب ہرقل نے (سارے حالات) اس سے سن لیے تو کہا کہ جاکر دیکھو وہ ختنہ کیے ہوئے

(بقیہ صفحہ سابقہ) جس کا ثواب بادشاہ کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا۔ ورنہ اسلام قبول نہ کرنے کا گناہ تمھارا اپنا بھی اور اپنی رعایا کا بھی تمھارے سر پر رہے گا۔

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] عیسائیوں نے تثلیث کا عقیدہ قائم کر لیا تھا اور پادریوں ہی کو سب کچھ سمجھنے لگے تھے۔ قرآن کی اس آیت میں ان کی اس گمراہی کی طرف اشارہ ہے۔ [۲] یعنی مسلمان کی اصل ذمہ داری تبلیغ ہے۔ اس کے بعد کوئی نہیں مانتا تو یہ اس کا فعل ہے [۳] مکہ کے کفار رسول اللہ کو طنز اور تحقیر کی غرض سے ابوکبشہ کے لقب سے پکارا کرتے تھے یہ ایک شخص کا نام ہے جو بتوں کی بجائے ایک ستارے کی پوجا کیا کرتا تھا [۴] ابوسفیان آخر وقت میں جب مکہ فتح ہوا تب اسلام لائے [۵] بیت المقدس

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ أَنَّهُ
مُخْتَتِنٌ. وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ
فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلٰى صَاحِبٍ
لَهُ بِرُوْمِيَةَ وَكَانَ نَظِيْرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ
هِرَقْلُ إِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ
كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلٰى
خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ
فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ
ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا
مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ
وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ
فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ
فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ
وَأَيِسَ مِنَ الْإِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ وَ
قَالَ إِنِّيْ قُلْتُ مَقَالَتِيْ آنِفًا أَخْتَبِرُ
بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ.
فَسَجَدُوْا لَهُ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ
ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ

ہے یا نہیں؛ انھوں نے اسے دیکھا تو بتلایا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے۔ ہرقل نے جب اس شخص سے عرب کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتلایا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب ہرقل نے کہا کہ یہ ہی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس امت کے بادشاہ ہیں جو پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے ایک دوست[1] کو رومیہ لکھا اور وہ علم نجوم میں ہرقل کی ٹکر کا تھا۔ پھر خود ہرقل حمص چلا گیا۔ ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا خط (اس کے جواب میں) آگیا[2]۔ اس کی رائے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں ہرقل کے موافق تھی کہ محمدؐ (واقعی) پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے روم کے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنے حمص کے محل میں طلب کیا، اس کے حکم سے محل کے دروازے بند کر لیے گئے پھر وہ (اپنے خاص گھر سے) باہر آیا اور کہا اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی کچھ تمھارے لیے بھی ہے اور تم اپنی سلطنت کی بقا چاہتے ہو تو پھر اس نبی کی بیعت کرو گے[3] (یہ سننا تھا کہ) پھر وہ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے (مگر) انھیں بند پایا۔ آخر جب ہرقل نے (اس بات سے) ان کی یہ نفرت دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو کہنے لگا کہ ان لوگوں کو پھر میرے پاس لاؤ (جب وہ دوبارہ آئے تو) اس نے کہا، میں نے جو بات کہی تھی اس سے تمھاری دینی پختگی کی آزمائش مقصود تھی، سو وہ میں نے دیکھ لی[4]۔ تب (یہ بات سنکر) سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے[5] اور اس سے خوش ہو گئے۔ بالآخر ہرقل کی آخری حالت

---

[1] بیت المقدس کا حاکم۔ [2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو یہ خط ۶ھ میں صلح حدیبیہ سے لوٹنے کے بعد دحیہ کلبی ایک قدیم الاسلام صحابی کی معرفت بھیجا تھا۔ [3] ہرقل کی اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مگر اپنے سرداروں کے ڈر اور پبلک کے خوف سے اس میں اتنی جرأت نہ پیدا ہوئی کہ بغیر کسی جھجک کے اسلام قبول کر لیتا۔

[4] ہرقل کا یہ کہنا ان سب لوگوں کے لیے بڑی غیر متوقع بات تھی اور پھر یک بیک اپنے مذہب کو چھوڑ دینا کیسے گوارا کرتے جبکہ اس مذہب میں عیش و عشرت کی پوری آزادی حاصل تھی، ان لوگوں کے شور اور ہنگامے پر کنٹرول کرنے اور شہر میں اس قسم کی گڑبڑ پھیلنے کے خیال سے ہرقل نے قلعہ کے دروازے بند کروا دیئے تھے۔

[5] جب ہرقل کو یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ بدنصیب لوگ کسی طرح اسلام کی طرف نہیں آ سکتے تو اس نے بھی اپنا پینترا بدل دیا، چنانچہ جب اس نے کہا کہ اس بات سے محض تمھارا امتحان مقصود تھا تو سب کے سب بیوقوف اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے جو گویا تعظیم و اطاعت کا اظہار تھا۔ ہرقل کے بارہ میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا مگر صحیح بات یہی ہے کہ اپنی رغبت کے باوجود اسلام قبول نہ کر سکا اور آخر تک عیسائیت پر قائم رہا۔ جیسا کہ حدیث کے آخری جملے سے معلوم ہوتا ہے ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۞

بھی رہی۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو صالح بن کیسان، یونس اور معمر نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

---

# كِتَابُ الْإِيمَانِ

# ایمان کا بیان

ایمان لغت کے اعتبار سے کسی بات کو صحیح مان لینا ہے اور شریعت میں ایمان کہتے ہیں رسولِ خدا کی تصدیق کرنے کو، اللہ کی طرف سے پیغمبر جو کچھ لے کر آتا ہے اسے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

محدثین کے نزدیک ایمان نام ہے، دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء کے عمل کا۔ یہ حضرات ایمان کی تعریف میں ان تینوں چیزوں کو داخل کرتے ہیں لیکن جمہور اہلِ سنت کے نزدیک اس کا مطلب ایمانِ کامل ہے۔ یعنی اصل ایمان تو دل کی تصدیق کا نام ہے۔ مگر وہ کامل اسی وقت ہوتا ہے جب زبان سے اقرار کرے اور ظاہری اعمال بجالائے۔ خود بخاری نے آئندہ ایک حدیث میں مومنِ کامل کے ایمان کی تصریح کی ہے۔

اکثر علماء اعمال کو ایمان کی تکمیل کیلیے شرط قرار دیتے ہیں۔ یعنی عمل کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ البتہ دنیا میں اسی شخص کو مسلمان قرار دیا جائے گا جو خود اپنی زبان سے اسلام کا اقرار کرے۔ ایسے ہی شخص پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے، اگر کوئی شخص دل میں ایمان رکھتا ہو اور اس کے اظہار سے پہلے مر جائے تو اللہ کے یہاں وہ اپنے ایمان کی بنا پر مومن قرار دیا جائے گا۔ خلاصہ یہ کہ ایمان کا تعلق قلب سے ہے اور اسلام کا تعلق عمل سے۔ اگر ایمان کامل ہے تو وہ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جتنا ایمان کمزور اور پھسپھسا ہوگا، اعمال بھی اتنے ہی ناکارہ اور بے جان ہوں گے۔ اسی باب میں امام بخاری نے اپنے مسلک کے مطابق عنوانات جمع کر دیے ہیں یہاں امام بخاریؒ کا مقصود فرقۂ مرجیۂ کا رد کرنا ہے جس کا مسلک یہ ہے کہ ایمان محض اقرار کا نام ہے۔

**باب ۲** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور اس بات کا بیان کہ اسلام، قول بھی اور فعل بھی اور وہ بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں (متعدد جگہ) ارشاد فرمایا ہے، آیت "تاکہ مومنین کے (پہلے) ایمان پر ایمان کی اور زیادتی ہو اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں، اللہ انھیں مزید ہدایت عطا کرتا ہے۔ اور جو لوگ

---

سلہ یہ حدیث رسول اللہؐ کی ابتدائی بعثت کے حالات اور آپ کی ان صفات و خصوصیات پر مشتمل ہے جو انبیاء کرام کی ہوتی ہیں۔ اس لیے عنوان کے مطابق ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وحی کے نزول کے لیے کس معیار کی شخصیت مطلوب ہے۔ ہرقل نے اسی معیار پر آپ کی نبوت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ آپ کے احوال اس معیار کے مطابق نکلے تو اس پر اسلام کی حقانیت ظاہر ہوگئی۔ اب یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ وہ اسلام قبول نہ کر سکا قسطلانی نے لکھا ہے کہ ان کے عہد تک یعنی گیارہویں صدی ہجری تک وہ خط ہرقل کی اولاد میں محفوظ تھا اور اس کو تبرک سمجھ کر بڑے اہتمام سے سونے کے صندوقچے میں رکھا گیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا ہ

وَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ
هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَقَوْلِهٖ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا
وَقَوْلِهٖ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا
وَّتَسْلِيْمًا. وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ
فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ
لِلْاِيْمَانِ فَرَآئِضَ وَشَرَآئِعَ وَحُدُوْدًا
فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ
الْاِيْمَانَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا
لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْاِيْمَانَ فَاِنْ اَعِشْ
فَسَاُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوْا
بِهَا وَاِنْ اَمُتْ فَمَآ اَنَا عَلٰى
صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيْصٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ
قَلْبِيْ وَقَالَ مُعَاذٌ اجْلِسْ بِنَا
نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
اَلْيَقِيْنُ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ
التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ مَا حَاكَ
فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ
لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى
بِهٖ نُوْحًا اَوْصَيْنَاكَ يَا
مُحَمَّدُ وَاِيَّاهُ دِيْنًا
وَّاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّ

سیدھی راہ پر ہیں انھیں اللہ نے اور زیادہ ہدایت دی اور پرہیزگاری عنایت کی۔

اور اللہ بزرگ و برتر کا فرمان (ہے) کہ تم میں سے کسی کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا (یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اس سورت نے ان کے یقین میں اضافہ کر دیا (سورۂ آل عمران میں ہے) جب انھیں ڈرایا تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور (سورۂ احزاب میں ہے) ان کے یقین و اطاعت ہی میں اضافہ ہوا اور اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی ایمان ہی میں داخل ہے' اور عمر بن عبد العزیز نے عدی بن عدی کو لکھا تھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، کچھ ضابطے کچھ حدیں اور کچھ سنن ہیں (یعنی ایمان کے لوازمات میں کچھ اوامر، کچھ نواہی اور کچھ سنتیں داخل ہیں) پھر جس نے ان چیزوں کی تکمیل کر لی اس نے ایمان کامل کر لیا اور جس نے ان میں کوتاہی کی، اس نے نامکمل رکھا اور اگر میں زندہ رہا تو میں ان سب کو تم سے کھول کر بیان کر دوں گا تاکہ تم ان پر عمل پیرا ہو سکو۔ اور اگر میں مر گیا تو (پھر واقعہ یہ ہے کہ) میں تمھاری ہم نشینی کا خواہاں نہیں ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا (سورۂ بقرہ میں) لیکن (اس لیے کہ) میرے دل کو اطمینان حاصل ہو۔ اور حضرت معاذ بن جبلؓ اسود ابن ہلال کو فرمایا کہ ہمارے پاس بیٹھو (تاکہ) کچھ دیر ہم مومن رہیں (یعنی ایمان تازہ کریں) ابن مسعودؓ کا ارشاد ہے "یقین پورا کا پورا ایمان ہے۔" اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہے کہ بندہ اس وقت تک تقوٰی کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک دل کی کھٹک (یعنی شرک و بدعت کے شبہات) کو دور نہ کر دے اور مجاہد نے (اس آیت کی تفسیر میں) کہ "تمھارے لیے وہی دین ہے جس کی تعلیم ہم نے نوح کو دی ہے۔" کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمدؐ! ہم نے تمھیں اور نوح کو ایک ہی دین کی تعلیم دی ہے۔ اور ابن عباسؓ نے شِرْعَۃ اور مِنْهَاج کا مطلب راستہ اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



سُنَّةً وَدُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ ؛

طریقہ بتلایا ہے اور (قرآن کی اس آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ) تمہاری دعا سے تمہارا ایمان مراد ہے[۱]

۷ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ؛

۷ ۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ انھیں حنظلہ بن ابی سفیان ... نے عکرمہ بن خالد کے واسطہ سے اور انھوں نے حضرت ... عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (اول) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں (دوسرے) نماز پڑھنا (تیسرے) زکوٰۃ دینا (چوتھے) حج کرنا (پانچویں) رمضان کے روزے رکھنا[۲]

---

[۱] ان آیتوں سے امام بخاری کا مقصود یہ ہے کہ ایمان کی کمی زیادتی ثابت ہو۔ لیکن سلف وخلف کا اصل مسلک وہی ہے جس کی طرف اس سے قبل اشارہ کیا جاچکا ہے اور امام بخاری بھی جس کی زیادتی کو ثابت کرنا چاہتے ہیں، وہ غالباً ایمان کی مقدار کے لحاظ سے نہیں بلکہ کیفیت کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہے۔ اس لیے اصل ایمان کا دارومدار جن چیزوں پر ہے وہ متعین ہیں۔ ان میں اگر ایک کا انکار کر دیا جائے تو ایمان لانے کے کوئی معنی نہیں سا ایمان میں جو کمی زیادتی ہے وہ یقین ومعرفت سے تعلق رکھتی ہے۔ کبھی قدرت خداوندی کا کوئی ایسا منظر سامنے آجاتا ہے کہ آدمی معرفت رب کے جذبہ سے سرشار ہو جاتا ہے اور کسی وقت گناہوں کا صدور قلب کو اتنا زنگ آلود کر دیتا ہے کہ ایمانی عقائد کا اقرار کرنے کے باوجود آدمی ایمان کی حلاوت اور معرفت الٰہی کی کیفیات سے اپنے آپ کو خالی پاتا ہے۔ یہی ایمان کا گھٹنا بڑھنا ہے۔

ان آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین میں کمی بیشی ہوتی ہے تو درحقیقت دین میں جو بنیادی چیزیں ہیں، وہ تو ہر دور میں مشترک رہی ہیں ہر پیغمبر نے ان ہی کی طرف لوگوں کو دعوت دی ہے لیکن اس کے علاوہ دین کی تفصیلات جن کو شریعت سے تعبیر کیا گیا ہے وہ ہر قوم اور ہر دور کے مزاج کے لحاظ سے مختلف رہی ہیں، البتہ جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے وہ گذشتہ تمام پیغمبروں کی لائی ہوئی شریعتوں کا خلاصہ اور آنے والے ہر دور کی ضرورتوں کے مطابق ہے

[۲] پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ درحقیقت کلمۂ شہادت وہ بنیادی پتھر ہے جس کے بغیر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے سارے ستون بے کار ہیں۔ اصل اہمیت اس عقیدہ کی ہے جو خدا کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر یقین و اعتقاد سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عملی زندگی میں نماز کو پہلا مقام حاصل ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃ کو، پھر روزہ کو، پھر حج کو۔ اگرچہ اس روایت میں روزہ کو حج کے بعد بیان کیا گیا ہے۔ مگر مسلم نے اپنی روایت میں روزہ کو حج سے پہلے بیان کیا ہے۔ جہاد کو اس لیے بیان نہیں کیا کہ وہ فرض کفایہ ہے، دوسرے یہ کہ جہاد کا مقصد اسلام کی پانچوں بنیادوں کے مقابلہ میں چھت کی سی ہے۔ جو بارش گرمی اور سردی سے مکان کو محفوظ رکھتی ہے اس لیے جہاد کو بنیاد میں شامل نہیں کیا۔ البتہ دوسری احادیث میں اس کی اتنی زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے بغیر اسلام کی یہ پانچ بنیادیں محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ یہاں صرف ان باتوں کا بیان کرنا مقصود تھا جو اسلام قبول کرنے اور مسلمان بننے کے لیے ضروری ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کا قائل اور عامل ہو۔ اس کی نجات اور ہدایت کے لیے یہ کافی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۳ اُمُورِ الْاِیْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اِلٰی قَوْلِهٖ اَلْمُتَّقُوْنَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰیَةَ ؕ

۳۔ ان چیزوں کا بیان جو ایمان میں داخل ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی یہ نہیں کہ تم پچھم اور پورب کی طرف منہ کرلو بلکہ (اصل) نیکی (کا کام تو) وہ ہے کہ آدمی اللہ پر ایمان لائے اور بے شک ایماندار کامیاب ہوں گے۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ ؕ

۸۔ عبداللہ بن محمد جعفی نے ہم سے بیان کیا، ان سے ابوعامر العقدی نے کہا، ان سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، وہ عبداللہ بن دینار سے بیان کرتے ہیں، وہ ابوصالح سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے[۱]

باب ۴ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ

۴۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔

۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ وَاِسْمٰعِیْلَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو یُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۹۔ آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے انھوں نے عبداللہ بن ابی السفر اور اسمٰعیل سے اور ان دونوں نے شعبی سے، اور شعبی نے عبداللہ بن عمرو سے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (سچا) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کے ضرر) سے مسلمان محفوظ رہیں، مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔

ابوعبداللہ (بخاری) اور ابومعاویہ نے کہا، ہم سے حدیث بیان کی داؤد بن ابی ہند نے، انھوں نے عامر سے، وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ ابن عمرو سے سنا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اور عبدالاعلیٰ نے داؤد سے (سن کر) کہا، داؤد نے عامر سے، انھوں نے عبداللہ سے ..... اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[۱] ایک دوسری حدیث میں ستر سے بھی زیادہ شاخیں بیان کی گئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے بہت سے شعبے ہیں جن میں سے حیاء یعنی شرم بھی ایمان ہی کا ایک جزو ہے۔ بے حجابی، بے شرمی اور بے غیرتی ایک کافرانہ خصلت ہے، اس کے مقابلہ میں غیرت اور حیاء کو ایمان کی شاخ قرار دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اخلاقی خوبیوں کے مجموعے کا نام ہے۔

'حیاء' سے مراد وہ شرم ہے جو بے غیرتی اور بے شرمی کے کاموں سے آدمی کو بچائے۔ غیر ضروری شرم اور بے موقع حیاء، دراصل بے کرداری اور نفس کی کمزوری کا دوسرا نام ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

## بَابٌ ۵ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ ۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ نِ الْاُمَوِيِّ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ ۔

## بَابٌ ۶ اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ ۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ۔

بیان کرتے ہیں[1]۔

## ۵۔ بہترین اسلام کونسا ہے!

۱۰۔ ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی القرشی نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ نے کہا، ان سے ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی، وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ صحابہؓ نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کونسا اسلام عمدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (اس آدمی کا اسلام) جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں[2]۔

## ۶۔ کھانا کھلانا بھی اسلام (کے احکام) میں داخل ہے۔

۱۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، ان سے لیث نے یزید کے واسطے سے بیان کیا، یزید نے ابوالخیر سے سنا انھوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے سنا کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تم کھانا کھلاؤ۔ اور جانے انجانے سب آدمیوں کو سلام کرو[3]۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ سچا اور پکا مسلمان وہ کہلائے گا جو کسی دوسرے مؤمن کو اپنے ہاتھ سے یا اپنی سے کوئی نقصان نہ پہنچائے نہ ہاتھ سے مارے نہ منہ سے برا بھلا کہے۔ اسی طرح اصل ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے رک جائے یعنی سراسر اللہ کا اطاعت گزار بن جائے اس حدیث میں مہاجرین کو خاص طور پر اس لیے ذکر کیا کہ لوگ صرف ترک وطن کو ہجرت سمجھ کر دین کی دوسری باتوں میں سستی نہ کرنے لگیں۔ یا ہجرت حبشہ یا ہجرت مکہ کی بجائے ہجرت کا ثواب اب اس طرح آدمی کو حاصل ہوسکتا ہے کہ وہ حرام باتوں کو قطعاً چھوڑ دے۔ آخر میں بخاری نے اس روایت کی تعلیق ظاہر کی ہے کہ چند اور واسطوں سے بھی انھیں یہ روایت ملی ہے۔

یہ حدیث مسلم میں نہیں ہے اس لیے بخاری کی ان حدیثوں میں شامل ہے جو افرادِ بخاری کے نام سے موسوم ہیں۔

[2] اسلام جن عقائد پر مشتمل ہے ان کو ماننے کے بعد آدمی مسلمان شمار کیا جاتا ہے لیکن وہ عقائد جب عملی جامہ پہنتے ہیں اس وقت اسلام کی دنیوی برکات اور اخروی ثواب کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔ اس حدیث میں ایک سچے، پکے مسلمان کی ایک علامت بتلا دی گئی ہے یعنی بہترین اسلام اسی شخص کا ہے جو اپنی زبان سے کسی کو بُرا نہ کہے اور اپنے عمل سے کسی کو ایذا نہ پہنچائے جو سلیم الطبع، شریف النفس اور صلح کل ہو۔ اس حدیث میں اگرچہ صرف مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے مگر دوسری احادیث کے مطابق اس میں مسلم و غیرمسلم سب شامل ہیں۔

[3] سوال کا منشا، یہ ہے کہ کونسی بات ایسی ہے جو اسلام کی خوبیوں میں شمار کی جائے، تو آپ نے دو بہترین اسلامی خصلتوں کا ذکر فرمایا، کھانا کھلانا اس میں دونوں باتیں داخل ہیں، اول بھوکے آدمی کا پیٹ بھرنا، دوسرے مہمان کی، مسافر کی اور دوست کی خاطر مدارات کرنا۔ اور دوسری بہترین خصلت ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ وہ واقف ہو یا ناواقف، سلام باہمی محبت ومودت کا ذریعہ ہے اس لیے اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے جڑ کر رہے، کٹ کر نہ رہے اور باہمی سلام کا رواج اس کا بہت مؤثر اور سہل ذریعہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب مِنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ وَعَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۷۔ یہ بھی ایمان ہی کی بات ہے کہ جو بات اپنے لیے پسند کرو، وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرو۔

۱۲۔ مسدد نے ہم سے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں، شعبہ قتادہ سے، وہ حضرت انسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں (اور ایک اور واسطہ سے) یحییٰ بن سعید نے حسین المعلم سے روایت بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا، قتادہ نے حضرت انسؓ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے[1]

## باب حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ۔

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا جزو ہے۔

۱۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ان سے شعیب نے، ان سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے روایت کی، اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک میں اسے اس کے باپ اور اس کی اولاد سے (بھی) زیادہ محبوب نہ بن جاؤں[2]

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ

۱۴۔ یعقوب بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا ان سے ابن علیّہ نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے روایت کی۔ وہ حضرت انسؓ

---

[1] اسلامی اخوت و محبت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے بازو بن کر رہیں۔ اس لیے جس قلب میں ایمان کی حرارت ہوگی وہ اپنے میں اور دوسرے مسلمان میں کوئی فرق نہیں رکھے گا اس حدیث میں اس بات کی تاکید کی گئی۔ ایک مسلمان جس قدر دوسرے مسلمانوں سے بے تعلق اور لاپروا ہوگا اسی قدر اس کا ایمان کمزور اور پھسپھسا ہوگا۔ کمال ایمان یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنے ہی جیسا سمجھے۔

[2] اسلام کی دولت ہمیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وسیلے سے ملی ہے۔ اس لیے خدا کے بعد کسی کا احسان اگر ہماری گردنوں پہ ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ہمیں پُرسکون اور ہموار زندگی بسر کرنے کے طریقے بتلائے ہیں۔ ماں باپ تو دنیا میں صرف ہمارے آنے کا ایک ذریعہ ہیں، اسی طرح اولاد ہمارے نام و نشان کو باقی رکھنے کی ایک صورت ہے لیکن بچپن سے لے کر موت تک جو برسوں کی زندگی ہم گزارتے ہیں، اس زندگی کو سدھارنے اور موت کے بعد دائمی زندگی کو سنوارنے کے گر ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے معلوم ہوئے ہیں اس لیے آپ کا احسان سب سے بڑا ہے، اسی لیے آپ سے قلبی تعلق اور محبت بھی سب سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

سے اور حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں (ایک دوسرے واسطے سے) آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ قتادہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن (کامل) نہیں ہوسکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے ماں باپ، اپنے بچوں، اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

## باب ۹ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ

## ۹۔ ایمان کی حلاوت۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ۔

۱۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا ان سے عبدالوہاب الثقفی نے بیان کیا ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے روایت کی، ابوقلابہ نے حضرت انسؓ سے نقل کیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا۔ وہ یہ ہیں کہ اس کو اللہ اور اس کا رسول ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور جس سے محبت کرے اللہ ہی کے لیے کرے اور (تیسرے یہ کہ) دوبارہ کفر اختیار کرنے کو ایسا ہی بُرا سمجھے جیسا آگ میں ڈالے جانے کو۔[1]

## باب ۱۰ عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ۔

## ۱۰۔ انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ۔

۱۶۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے انھیں عبداللہ ابن جبیر نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انسؓ بن مالک سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی علامت ہے۔[2]

---

۱؎ ایک مؤمن کو اللہ اور رسولؐ کی محبت اور ان سے تعلق ساری کائنات سے زیادہ ہونا چاہیئے اس لیے کہ ایمان اللہ کی توحید اور رسولؐ کی رسالت ہی پر موقوف ہے۔ جتنا زیادہ ان دونوں سے تعلق ہوگا آدمی اتنا ہی ایمان میں کامل اور ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوسکے گا۔ پھر ایک مؤمن کے تعلقات دنیاوی اغراض کی بجائے محض اللہ ہی کی خاطر ہونے چاہئیں۔ تیسری بات یہ کہ آدمی کو کفر سے جو ایمان کی بالکل ضد ہے، اتنی شدید نفرت ہونی چاہیئے جتنی نفرت اور ناگواری آگ میں جلنے سے ہوسکتی ہے۔ یہ تینوں باتیں جس میں ہوں گی وہ یقیناً ایک پکا اور سچا مسلمان ہوگا۔ وہی ایمان کے مزے کو پاسکتا ہے اور اس کا مشاہدہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے کیجیے، کہ جن کی جاں سپاری و سرفروشی اور فدویت و جاں نثاری سے ایمان کی حلاوت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

۲؎ جس وقت آپ نے یہ ارشاد فرمایا وہ وقت ہی ایسا تھا کہ انصار کو اللہ کے رسولؐ کی طرف سے یہ اعزاز ملتا ہے اس لیے کہ انصار اہل مدینہ کا لقب ہے۔ جو انھیں مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمانوں کی امداد و اعانت کی بنا پر دیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مدینہ آ بسی تو اس وقت مدینہ کے مسلمانوں نے آپؐ کی اور دیگر مسلمانوں کی جس طرح اعانت اور رفاقت کی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۱

۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُو اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

## ۱۱۔ انصار کی وجہ تسمیہ۔

۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، ان سے شعیب نے، وہ زہری سے نقل کرتے ہیں، انھیں ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور لیلۃ العقبہ کے نقیبوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہؓ کی ایک جماعت موجود تھی، یہ فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو اس بات کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروگے، چوری نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے، اپنی نسل کشی نہ کروگے اور نہ عمداً کوئی بہتان باندھوگے اور کسی اچھی بات میں (خدا کی) سرکشی نہ کروگے۔ جو کوئی تم میں (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان (بُری باتوں) میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے اور اسے دنیا میں سزا دیدی گئی تو یہ سزا اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہو جائے گی اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس (گناہ) کو چھپا لیا تو وہ (معاملہ) اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے معاف کردے اور اگر چاہے سزا دیدے (عبادہ کہتے ہیں کہ) پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپؐ سے بیعت کرلی[1]

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ان کا بہت بڑا احسان تھا جس کو اللہ کی طرف سے اس طرح چکایا گیا کہ قیامت تک ان کا ذکر انصار کے معزز نام سے مسلمان لیتے رہیں گے۔ آج بھی انصار کی محبت اسی طرح ضروری ہے جس طرح ان کی زندگی میں تھی۔ اس لیے کہ اس نازک وقت میں اگر اہل مدینہ اسلام کی مدد کے لیے اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو بظاہر حالات پھر عرب میں اسلام کے ابھرنے کا کوئی موقع نہ تھا اور ہم تک اسلام کی یہ نعمت نہ پہنچ پاتی۔ اسی لیے انصار کی محبت ایمان کا جزو قرار دی گئی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اس حدیث کے راوی جو صحابی ہیں وہ انصاری ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے مکہ آکر مقام عقبہ میں آپ سے بیعت کی۔ اور اہل مدینہ کی تعلیم و تربیت کے لیے آپؐ نے جن بارہ آدمیوں کو اپنا نائب اور نقیب مقرر کیا تھا یہ ان میں سے ایک ہیں اور جنگ بدر کے شرکا میں سے ہیں۔

اس حدیث سے اگرچہ صراحت کے ساتھ انصار کی وجہ تسمیہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن اس سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ مدینہ کے لوگوں نے جب اسلام کی نصرت و اعانت کے لیے مکہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو اسی بنا پر ان کا نام انصار پڑا، انصار جمع ہے ناصر کی اور ناصر مددگار کو کہتے ہیں۔

اس حدیث سے ایک مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق جب ایک مجرم کو اس کے جرم کی سزا دیدی جائے تو آخرت میں اس کے لیے یہ سزا کفارہ بن جاتی ہے یعنی پھر اس کو آخرت کی سزا نہیں ملتی۔ دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ جس طرح یہ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جرم کی سزا دے، اسی طرح اللہ پر کسی نیکی کی جزا دینا بھی فرض نہیں، اگر سزا دے تو یہ اس کا انصاف ہے اور جرم معاف کردے تو یہ اس کی رحمت ہے۔ نیکی پر اگر ثواب نہ دے تو یہ اس کی بے نیازی ہے اور ثواب عطا فرمائے تو یہ اس کا کرم ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب بغیر توبہ کیے مر جائے تو یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے، چاہے تو اس کے ایمان کی برکت سے بغیر سزا دیے جنت میں داخل کردے اور چاہے سزا دے کر پھر جنت میں داخل کرے۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی عام آدمی کے بارہ میں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۲ مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ ۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ ۔

۱۲۔ فتنوں سے بھاگنا (بھی) دین (ہی) میں داخل ہے۔

۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انھوں نے مالک سے نقل کیا، انھوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے، انھوں نے اپنے باپ (عبداللہ) سے، وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال (اس کی) بکریاں ہوں گی۔ جن کے پیچھے (انھیں ہنکاتا ہوا) وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں میں اپنے دین کو بچانے کے لیے بھاگتا پھرے گا[1]

باب ۱۳ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰہِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَۃَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تفصیل کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور اس بات کا ثبوت کہ وہ پہچان دل کا فعل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "لیکن (اللہ) گرفت کرے گا اس پر جو تمہارے دلوں کا کیا دھرا ہوگا"۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَہُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا یُطِیْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا کَھَیْئَتِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَیَغْضَبُ حَتّٰی یُعْرَفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْہِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاکُمْ وَاَعْلَمَکُمْ بِاللّٰہِ

۱۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ انھیں عبدہ نے خبر دی، وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔ ہشام حضرت عائشہ رض سے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کسی کام کا حکم دیتے تو وہ ایسا ہی کام ہوتا جس کے کرنے کی لوگوں میں طاقت ہوتی (اس پر) صحابہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ تو آپ جیسے نہیں ہیں۔ (آپ تو معصوم ہیں) مگر ہم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، اس لیے ہمیں اپنے سے زیادہ عبادت کرنے کا حکم فرمائیے اور آپ کی تو اللہ نے اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دیں۔ (یہ سن کر) آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ خفگی آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہونے لگی۔

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) یہ کہنا کہ یہ قطعی جنتی ہے یا قطعی دوزخی ہے، مناسب نہیں۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر ایمان دل میں ہے تو محض گناہوں کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا۔ اس حدیث میں اسلامی تعلیم کا پورا خلاصہ اور اخلاق فاضلہ کا جوہر آگیا جو شخص اس حدیث کے مضمون پر عملدرآمد کرلے، اس کی نجات کے لیے کافی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو فتنوں سے ہر حال میں بچنا چاہیئے اور جب فتنہ وفساد اتنا بڑھ جائے کہ اس کی اصلاح نہ ہو سکتی ہو تو ایسے وقت میں گوشہ نشینی اور یکسوئی بہتر ہے۔ اب رہی یہ بات کہ فتنہ سے مراد کیا ہے تو اس میں فسق وفجور کی زیادتی، سیاسی حالات کی ابتری اور ملکی انتظامات کی بدعنوانی، یہ سب چیزیں شامل ہیں، جن کا اثر آدمی کی زندگی پر پڑتا ہے اور جن کی وجہ سے اپنے دین کی حفاظت دشوار ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں اگر محض دین کی حفاظت کے جذبے سے آدمی کسی تنہائی کی جگہ چلا جائے جہاں فتنہ وفساد سے بچ سکے تو یہ بھی دین ہی کی بات ہے اور اس پر بھی آدمی کو اجر ملے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



آیا۔

پھر فرمایا کہ بیشک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اسے جانتا ہوں [۱]

بابُ ۱۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ مِنَ الْإِيْمَانِ ؕ

۱۴۔ جو آدمی کفر کی طرف واپسی کو آگ میں گرنے کے مترادف سمجھے تو یہ بھی ایمان کی علامت ہے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا. وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ ؕ

۲۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت انسؓ سے اور حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کے مزے کو پائے گا۔ ایک وہ شخص جسے اللہ اور اس کا رسول ساری کائنات سے زیادہ عزیز ہوں۔ اور ایک وہ آدمی جو کسی بندے سے محض اللہ ہی کے لیے محبت کرے۔ اور ایک وہ آدمی جسے اللہ نے کفر سے نجات دی ہو، پھر دوبارہ کفر اختیار کرنے کو ایسا بُرا سمجھے جیسا آگ میں گر جانے کو [۲]

بابُ ۱۵ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيْمَانِ فِي الْأَعْمَالِ ؕ

۱۵۔ ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ

۲۱۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ان سے مالک نے عمرو بن یحییٰ المازنی سے، وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور وہ ابو سعید خدری سے، اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اہلِ جنت، جنت میں، اہلِ دوزخ، دوزخ میں (جب) داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا

---

[۱] اس باب کے عنوان میں بھی امام بخاریؒ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور دل کا یہ فعل ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔ رسول اللہؐ کے قلب کی ایمانی کیفیت تمام صحابہؓ اور ساری مخلوقات سے بڑھ کر تھی۔

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت میں میانہ روی ہی خدا کو پسند ہے۔ ایسی عبادت جو طاقت سے زیادہ ہو۔ اسلام نے فرض ہی نہیں کی ہے، اس کی فرض کی ہوئی عبادتیں انسان کو ایک متوازن اور خوشگوار زندگی بخشتی ہیں، جن کی بدولت ایک طرف آدمی عبدیت کے جذبے سے سرشار رہے اور دوسری طرف خدا کی اس دنیا کو بنانے اور سنوارنے کے لیے اپنی صلاحیتیں ٹھیک ٹھیک خرچ کر سکے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایمان معرفتِ رب کا نام ہے اور معرفت کا تعلق دل سے ہے اس لیے ایمان محض زبانی اقرار کو نہیں کہا جا سکتا۔

[۲] ظاہر ہے کہ جس شخص کے دل میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت اور اسلام کی محبت اتنی رچ بس جائے تو پھر وہ کفر کو کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس محبت کا اظہار محض اقرار سے نہیں ہوتا بلکہ اطاعتِ احکام اور مجاہدۂ نفس سے ہوتا ہے اور ایسا ہی آدمی درحقیقت اسلام کی راہ میں مصیبتیں جھیل کر خوش و خرم رہ سکتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهَرِ الْحَيَا اَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَيَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ۔

جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہے، اس کو (دوزخ سے) نکال لو۔ تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لیے جائیں گے، وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو گئے ہوں گے، پھر وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے یا بارش کے پانی میں (یہاں راوی کو شک ہو گیا ہے کہ اوپر کے راوی نے کونسا لفظ استعمال کیا) اس وقت وہ دانے کی طرح اُگ آئیں گے (یعنی تر و تازہ اور شاداب ہو جائیں گے) جس طرح ندی کے کنارے درخت اُگ آتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے۔ وہیب نے کہا ہم سے عمرو نے (حیاء کی بجائے) حیاۃ اور (خردل من ایمان کی بجائے) خردل من خیر کا لفظ بیان کیا[1]

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

۲۲۔ ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے، وہ صالح سے نقل کرتے ہیں، وہ ابن شہاب سے، وہ ابوامامہ بن سہل ابن حنیف سے، وہ حضرت ابوسعید خدری سے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور وہ کُرتے پہنے ہوئے ہیں، کسی کا کُرتہ سینے تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے (پھر) میرے سامنے عمر بن الخطاب لائے گئے ان (کے بدن) پر (جو) قمیص ہے اسے گھسیٹ رہے ہیں (یعنی زمین تک نیچا ہے) صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا کہ (اس کا مطلب) دین ہے[2]۔

---

[1] جس کسی کے دل میں ایمان کم سے کم ہوگا اس کی بھی نجات ہوگی۔ مگر اعمال بد کی سزا بھگتنے کے بعد، یہ اللہ کا فضل ہے کہ ایسے لوگ دوزخ میں جانے کے بعد ایمان کی بدولت سزا کی میعاد پوری کرنے سے پہلے ہی نکال لیے جائیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان پر نجات کا مدار تو ہے مگر اللہ کے یہاں اصل مراتب اعمال ہی پر ملیں گے۔ جس قدر اعمال عمدہ اور نیک ہوں گے اسی قدر اس کی پوچھ ہوگی۔

[2] اس تمثیل سے ایک مطلب تو یہ ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے حضرت عمرؓ کی ذات میں اس طرح جمع ہو گیا کہ کسی اور کو یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ یعنی حضرت عمرؓ کی شخصیت نے دین کی انفرادی و اجتماعی و اخلاقی و اصلاحی، انتظامی و قانونی اور دفاعی و سیاسی تعمیر کا جو کارنامہ انجام دیا ہے، رسول اللہؐ کے بعد کسی اور کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت اپنی فداکاری و جاں نثاری اور دینی عظمت و اہلیت کے لحاظ سے حضرت عمرؓ سے بھی بڑھ کر ہے مگر اسلام کو جو ترقی اور بحیثیت دین کے جو شوکت و عروج اور جو عظمت و وقار حضرت عمرؓ کی ذات سے ہوا ہے اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ بھی اس پر شاہد ہے اور خلافت کا دور بھی اس کا گواہ ہے دوسرے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ نے اس امت میں دین کا سب سے زیادہ فہم حضرت عمرؓ ہی کو عطا فرمایا تھا اس لیے جس کا کُرتہ جتنا بڑا تھا اس کا فہم بھی اسی درجے کا تھا، ان کا کُرتہ سب سے بڑا تھا اس لیے ان کا دینی فہم بھی اوروں سے بڑھ کر تھا۔ جیسا کہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۶ الحیاء من الایمان

۲۳۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل من الانصار وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان ؎

## ۱۶۔ حیاء ایمان کا جزء ہے۔

۲۳۔ عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مالک بن انسؓ نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کی طرف (سے) گزرے (آپ نے دیکھا) کہ وہ انصاری اپنے بھائی کو حیاء کے بارہ میں کچھ سمجھا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو، کیونکہ حیاء ایمان ہی کا ایک حصہ ہے[1]

## باب ۱۷ فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم ؎

۲۴۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد المسندی قال حدثنا ابو روح الحرمی بن عمارۃ قال حدثنا شعبۃ عن واقد بن محمد قال سمعت ابی یحدث عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ ؎

## ۱۷۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تفسیر کہ اگر وہ (کافر) توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا ان سے ابو روح حرمی بن عمارہ نے، ان سے شعبہ نے، وہ واقد بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (اللہ کی طرف سے) یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اسلام کے حق کے اور (باقی رہا ان کے دل کا حال تو) ان کا حساب (کتاب) اللہ کے ذمے ہے[2]

---

[1] یہ اپنے انصاری بھائی کی شرم آلود عادت پر کچھ روک ٹوک کر رہے تھے۔ آپؐ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا کہ شرم کا مادہ دراصل ایمان ہی سے پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کو شرم ترک کرنے کی تلقین مت کرو۔ کیونکہ انسان کی فطری شرم اسے بہت سے بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے اور اس کے طفیل سے آدمی متعدد گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ لیکن حیاء سے مراد یہاں وہ بے جا شرم نہیں جس کی وجہ سے آدمی کی جرأت مفقود اور قوتِ عمل ہی مجروح ہو جائے۔

[2] اسلام دین فطرت ہے اس لیے اللہ کے نزدیک کسی انسان کے لیے یہ ہرگز روا نہیں کہ وہ اپنے فطری راستہ کو چھوڑ کر کسی دوسری غلط راہ پر چلے۔ دعوت و تبلیغ سے اتمام حجت کرنے کے بعد اب صرف دو ہی راستے رہ جاتے ہیں، یا اسلام کی چوکھٹ پر دل جھکے یا سر جھکے، دل کی تبدیلی کسی جبر سے نہیں ہو سکتی۔ لا اکراہ فی الدین۔ خود اسلام کا یہ ایک اصول آزادی ہے لیکن نظامِ عالم کی قیادت و رہنمائی اور اجتماعی زندگی پر بہرحال اسلام قبضہ کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لیے اگر کسی کا دل اسلام کی حقانیت کا قائل نہیں ہوتا تو نہ ہو مگر بہر صورت اسے اسلامی قوانین کے سامنے سرِ اطاعت خم کرنا پڑے گا اور اس کے لیے طاقت استعمال کی جائے گی۔

اسلام خونریزی کو کسی طرح پسند نہیں کرتا اسی لیے کہہ دیا گیا کہ جن جرائم کی اسلامی سزا میں جان کا لینا ضروری ہے، ان کے علاوہ ... (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۸** مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ عَنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ٭

۱۸۔ بعض نے کہا ہے کہ ایمان عمل کا نام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور یہ جنت ہے اپنے عمل کے عوض تم جس کے مالک ہوئے ہو" اور یہ ارباب علم، ارشاد باری "فَوَرَبِّكَ... الخ" اس آیت کی تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہاں عمل سے مراد "لا الٰہ الا اللہ" کہنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "عمل کرنے والوں کو اسی جیسا عمل کرنا چاہیئے"۔

٭ ٭ ٭

**٢٥ - حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ ٭

**۲۵۔** ہم سے احمد بن یونس نے اور موسیٰ بن اسمٰعیل دونوں نے کہا، ان سے ابراہیم بن سعد نے کہا، ان سے ابن شہاب نے، وہ سعید بن المسیبؓ سے نقل کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا گیا، اس کے بعد کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا، پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا حج مبرور[1]

**باب ۱۹** إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَكَانَ عَلَى الِاسْتِسْلَامِ أَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ. الْآيَةَ ٭

۱۹۔ اگر کوئی حقیقۃً اسلام پر نہ ہو اور ظاہری اطاعت گزار ہو۔ یا جان کے خوف سے (اسلام کا نام لیتا ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ تم کہدو کہ نہیں تم ایمان نہیں لائے ہاں یوں کہو کہ مسلمان ہو گئے" تو اگر کوئی شخص فی الواقع (اسلام لایا ہو) تو اللہ کے نزدیک وہ (مؤمن) ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ کے نزدیک (اصل) دین اسلام ہی ہے۔

**٢٦ - حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

**۲۶۔** ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں شعیب نے زہری سے خبر دی، انھیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے باپ سعد سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کسی انسانی جان کا اتلاف جو بے قصور بھی ہو اور مؤمن بھی ہو ہرگز ہرگز روا نہیں، ایک نکتہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلامی سوسائٹی جن افراد سے مرکب ہوگی ان کے ظاہر ہی کا اعتبار ہوگا، اگر وہ ان رسوم و قواعد اور ان مظاہر و مراسم کی پابندی کریں گے جن کا لحاظ ایک مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے تو وہ یقیناً مسلم معاشرہ ہی کے افراد شمار ہوں گے۔ اب رہی ان کے دل کی کیفیت تو ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہ خود آخرت میں ان سے نمٹ لے گا۔ دنیا میں خواہ مخواہ کسی کی نیت کو ٹٹولنا اور اس پر کوئی حکم لگانا محض نادانی ہے ٭

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] مختصر الفاظ میں اہم حقیقتوں کی طرف روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ تین بنیادی نکتے اپنی جگہ بہت اہم ہیں، البتہ حج مبرور یا حج مقبول کی بات کسی خاص وقتی ضرورت کے تحت بڑھائی گئی ہے، ایسا متعدد احادیث میں ہوا ہے ٭

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔ رَوَاهُ يُوْنُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛

(سن کر) یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ عطا فرمایا اور سعد بھی وہاں بیٹھے تھے (یہ کہتے ہیں کہ) آپ نے ان میں سے ایک شخص کو نظر انداز کر دیا جو مجھے ان سب میں پسند تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کس وجہ سے فلاں آدمی کو چھوڑ دیا خدا کی قسم! میں تو اسے مؤمن سمجھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ مؤمن یا مسلمان؟ کچھ دیر میں خاموش رہا۔ اس کے بعد اس شخص کے متعلق جو مجھے معلومات تھیں انھوں نے مجھے مجبور کیا اور میں نے دوبارہ وہی بات عرض کی، کہ خدا کی قسم! میں تو اسے مؤمن سمجھتا ہوں۔ حضورؐ نے پھر فرمایا کہ مؤمن یا مسلم! میں پھر کچھ دیر چپ رہا اور پھر جو کچھ مجھے اس شخص کے بارے میں معلوم تھا اس نے تقاضا کیا۔ میں نے پھر وہی بات عرض کی۔ حضورؐ نے پھر اپنا جملہ دُہرایا۔ اس کے بعد کہا کہ اے سعد! اس کے باوجود کہ ایک شخص مجھے زیادہ عزیز ہے اور میں دوسرے کو اس خوف کی وجہ سے (مال) دیتا ہوں کہ (وہ اپنے افلاس یا کچے پن کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ اسے آگ میں اوندھا نہ ڈال دے۔ اس حدیث کو یونس، صالح، معمر اور زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے زہری سے روایت کیا۔[۵۹]

**باب** اِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلٰثٌ مَّنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ الْاِنْصَافُ مِنْ نَّفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ ؛

۲۰۔ سلام کا رواج اسلام میں داخل ہے اور حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ تین باتیں جس میں اکٹھی ہو جائیں اس نے (گویا پورے) پورے ایمان کو جمع کر لیا، اپنے نفس سے انصاف، سب لوگوں کو سلام کرنا اور تنگ دستی میں (اپنی ضرورت کے باوجود راہِ خدا میں) خرچ کرنا۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ۔ قَالَ

۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے، وہ یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ وہ ابو الخیر سے، وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا (پہلو اسلام (کا) بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا

---

۵۹ معلوم ہوا کہ آدمی کو جس بات کے صحیح ہونے کا یقین ہو اس پر قسم کھا سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ سفارش کرنا جائز ہے اور سفارش قبول کرنا یا رد کرنا یہ بھی جائز ہے، ایک بات یہ معلوم ہوتی کہ جنت کسی کے لیے یقینی نہیں سوائے عشرہ مبشرہ کے۔ ایک یہ کہ مؤمن بننے کے لیے محض زبانی اقرار کافی نہیں۔ قلبی اعتقاد بھی ضروری ہے۔ ایک بات یہ کہ تالیف قلب کے لیے نو مسلموں پر روپیہ صرف کرنا درست ہے ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ۔

(یہ کہ) کھانا کھلاؤ اور ہر واقف و ناواقف شخص کو سلام کرو۔[۱]

## بَابُ ۲۱ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ[۲] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

## ۲۱۔ خاوند کی ناشکری کا بیان اور ایک کفر کا (مراتب میں) دوسرے کفر سے کم ہونے کا بیان اور اس (بارہ) میں حضرت ابوسعید خدری کی (ایک) روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا وہ مالک سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زید بن اسلم سے، وہ عطاء بن یسار سے۔ وہ ابن عباس سے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے دوزخ دکھلائی گئی ہے تو اس میں میں نے زیادہ تر عورتوں کو پایا (کیونکہ) وہ کفر کرتی ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں، آپ نے فرمایا (نہیں) شوہر کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ اور (اس کا) احسان نہیں مانتیں (ان کی عادت یہ ہے کہ) اگر تم مدت تک کسی عورت پر احسان کرتے رہو (اور) پھر تمھاری طرف سے کوئی (ناگوار) بات پیش آجائے تو (وہی) کہے گی، میں نے تو تمھاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔[۲]

---

[۱] اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے، آپ نے اس حدیث میں جو جواب مرحمت فرمایا وہ اسلامی زندگی کے ایک خاص گوشے کو نمایاں کرتا ہے۔ یعنی یہ بھی اسلام کا ایک بہترین پہلو ہے کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ہر شخص کو سلام کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ معاشرے میں کوئی نادار شخص بھوکا نہ رہے اور ایک عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ایک دوسرے سے ناواقف اور اجنبی بن کر نہ رہیں، ان میں کوئی اور واسطہ نہ ہو تو کم از کم دعاؤں بھرے سلام کا ایک واسطہ ضرور ہو۔

[۲] اس باب میں عنوان کے تحت امام بخاریؒ نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ انھوں نے دوسری جگہ بیان کی ہے۔ اس کا مضمون اور حدیث ۲۸ کا مضمون ایک ہی ہے۔ صرف سند مختلف ہے۔ یہاں خاوند کی ناشکری کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے اسی لیے مؤلف نے یہ ظاہر کر دیا کہ کفر کے درجے بھی مختلف ہیں، ایک کفر وہ ہے جو ایمان کے مقابلے میں ہے، وہ تو ہر لحاظ سے کفر ہی ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر بھی کفر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ مگر اس سے مراد کسی حق کا انکار کرنا یا کسی حقیقت کو چھپانا ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے آدمی کافر اور خارج از اسلام نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بہت بڑا ہے، دوسرے یہ کہ عورتیں عام طور پر شکر گزاری کی صفت سے محروم ہوتی ہیں اس لیے اس میں ایک طرف مردوں کے لیے سبق ہے کہ وہ عورتوں کے ناشکرے پن سے کبیدہ خاطر نہ ہوں کہ یہ ان کی عام روش ہے، دوسری طرف عورتوں کے لیے عبرت ہے کہ وہ اپنی غلط روی کی بنا پر دوزخ کا ایندھن بننے سے بچنے کی کوشش کریں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۲۲** اَلْمَعَاصِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ ؕ

**۲۲۔** گناہ جاہلیت کی بات ہے اور گناہ گار کو شرک کے سوا کسی حالت میں بھی کافر نہ گردانا جائے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوذر غفاریؓ سے) فرمایا کہ تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت (کا کچھ اثر) باقی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور شرک کے علاوہ جس گناہ کو چاہے بخش دے گا (دوسری جگہ قرآن میں ہے) اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو تو دیکھا (یہاں) اللہ تعالیٰ نے (ان لڑنے والوں کو) مسلمان ہی کہہ کر پکارا۔

**۲۹۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ ؕ

**۲۹۔** عبدالرحمٰن بن مبارک نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے ہیں ان سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب اور یونس نے، حسن سے روایت نقل کی، حسن احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ (جنگ میں) میں اس مرد (حضرت علیؓ) کی مدد کرنے کو چلا تو مجھے ابوبکرہ مل گئے، کہنے لگے، کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا اس شخص (علیؓ) کی مدد کروں گا (اس پر) انھوں نے کہا کہ لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر (آپس میں) بھڑ جائیں تو قتل کرنے اور مارنے والا دونوں دوزخی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قاتل ہے (ٹھیک ہے) مگر مقتول کا کیا قصور؟ آپؐ نے جواب دیا کیونکہ وہ مقتول بھی اپنے (مسلمان) قاتل کو قتل کرنے کا خواہشمند تھا لہ

---

لہ اس باب کا منشاء یہ ہے کہ گناہ کسی قسم کا ہو، چھوٹا ہو یا بڑا، بہر حال وہ اسلام کی ضد ہے اور جاہلیت کی بات ہے لیکن اس کے باوجود شرک کے علاوہ کسی بڑے سے بڑے گناہ کے ارتکاب سے آدمی کافر نہیں بن جاتا۔ حدیث کے مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان لڑائی اسلام اور ایمان کے تقاضے کے خلاف تھی۔ اس بنا پر ابوبکرہ نے احنف بن قیس کو روکا۔ مگر رسول اللہ کا جو ارشاد انھوں نے نقل کیا اس کا تعلق اس لڑائی سے ہے جو محض ذاتی اور نفسانی اغراض کے تحت ہو لیکن حضرات صحابہؓ کی باہمی جنگ غلط فہمیوں اور اجتماعی اور دینی مصالح کی بنا پر واقع ہوئی تھی اس لیے قاتل اور مقتول والی مذکورہ حدیث کا اطلاق اس جنگ کے شرکاء پر نہ ہوگا۔

چنانچہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ احنف بن قیس نے ابوبکرہ کا مشورہ رد کر دیا اور وہ باقاعدہ حضرت علیؓ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے۔ یہ جنگ بہر حال اجتہادی امور سے متعلق تھی۔ اس میں ایک فریق کا اجتہاد یقیناً صحیح تھا اور ایک کا اجتہاد صحیح نہ تھا اور رائے کی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی گرفت نہیں۔ صحابہؓ کا معاملہ یہی تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ عَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔

۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے واصل الحدب نے، انھوں نے معرور سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ربذہ کے مقام پر ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا، ان کے بدن پر جیسا جوڑا تھا ویسا ہی ان کے غلام کے جسم پر بھی تھا۔ میں نے اس (حیرت انگیز بات) کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص (غلام) کو برا بھلا کہا، پھر میں نے اسے ماں کی غیرت دلائی (یعنی ماں کی گالی دی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حال معلوم کر کے) مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر تو نے اسے ماں (کے نام) سے غیرت دلائی بیشک تجھ میں (ابھی کچھ) جاہلیت (کا اثر) باقی ہے۔ تمھارے ماتحت (لوگ) تمھارے بھائی ہیں۔ اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے) انھیں تمھارے قبضہ میں دے رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اس کو (بھی) وہی کھلا دے جو آپ کھاوے اور وہی پہناوے جو آپ پہنے اور ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان پر بار ہو جائے اور ان پر اگر کوئی ایسا سخت کام ڈالو تو تم (خود بھی) ان کی مدد کرو[1]۔

## بَابٌ ۲۳ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ۔

## ۲۳۔ ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم (بھی) ہوتا ہے۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۔

۳۱۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے (اور دوسری سند یہ ہے کہ) ہم سے بشر نے بیان کیا، ان سے محمد نے، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ سلیمان سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ عبداللہ (ابن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ "جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم (گناہ) سے الگ رکھا" تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم (گناہ) ہے[2]۔"

## بَابٌ ۲۴ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ ۔

## ۲۴۔ منافق کی علامتیں ۔

---

[1] یہ حدیث اسلام کے اصول مساوات کا مدل پر زور اعلان ہے، اس معاشرتی مساوات تک دنیا کا کوئی نظام نہیں پہنچا، اسلام کی زبردست کامیابی کا ایک گر یہ مساوات کا سادہ اور پُراثر اصول بھی ہے جو عبادت سے لے کر معاشرت تک ہر جزو میں سمویا ہوا ہے۔

[2] معلوم ہوا کہ ظلم کا اطلاق گناہ پر بھی کیا جاتا ہے۔ اور گناہ چھوٹا بھی ہوتا ہے اور بڑا بھی، صحابہ رض کو اسی لیے تشویش ہوئی کہ مومن سے چھوٹے گناہ تو سرزد ہو ہی جاتے ہیں۔ کبھی قصداً اور کبھی غفلت کی وجہ سے۔ اس پر دوسری آیت نازل ہوئی جس سے پتہ چلا کہ ایمان لانے کے بعد اگر شرک نہیں کیا تو نجات ہے، اگرچہ اور گناہ سرزد ہو گئے ہوں۔ اس لیے دوسرے گناہوں کی معافی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُوالرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْسُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

۳۲۔ ہم سے سلیمان ابوالربیع نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے، ان سے نافع بن ابی عامر سہیل نے اپنے باپ سے، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بولے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے[1]

۳۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

۳۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے وہ اعمش بن عبیداللہ بن مرہ سے نقل کرتے ہیں، وہ مسروق سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ پورا منافق ہے۔ اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے۔ جب تک اسے چھوڑ نہ دے (وہ یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے دھوکہ دے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے[2]۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی سفیانؓ کے ساتھ اعمش سے نقل کیا ہے۔

## بَابٌ ۲۵ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

## ۲۵۔ شب قدر کی بیداری (اور عبادت گزاری) ایمان (ہی کا تقاضا) ہے۔

[1] نفاق اس بری خصلت کا نام ہے جو آدمی کی سیرت کو کمزور، اس کی شخصیت کو بودا اور اس کی زندگی کو ناکارہ بنا کر رکھ دیتی ہے۔ ایسا آدمی نہ اپنے لیے نفع بخش بن سکتا ہے نہ دوسروں کے لیے۔ اس لیے قرآن و احادیث میں منافقین کی سخت مذمت آئی ہے۔ اگر کسی قوم میں یہ عنصر بڑھ جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی بنیادیں کھوکھلی اور اس کا مستقبل تاریک ہو چکا ہے۔ دروغ گوئی، وعدہ شکنی اور خیانت کے یہ تین اوصاف وہ ہیں کہ انھیں کوئی بری سے بری قوم اور بدتر سے بدتر نظام اخلاق بھی برداشت نہیں کر سکتا، کجا اسلام جیسا پاکیزہ مذہب، اس لیے ایک مسلمان صحیح معنی میں اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کے اندر یہ تین خصلتیں باقی ہیں۔

[2] اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کوئی تعارض نہیں، اس لیے کہ اس حدیث میں "منافق خالص" کے الفاظ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس میں یہ چوتھی عادت بھی ہو کہ لڑائی کے وقت بازاری پن اختیار کرے اور حدود شرافت سے تجاوز کر جائے تو اس کا نفاق ہر طرح سے مکمل ہے اور اس کی عملی زندگی سراسر نفاق پر مبنی ہے اور جس میں صرف کوئی ایک عادت ہو تو بہر حال نفاق تو وہ بھی ہے۔ مگر کم درجے کا۔

ان احادیث میں نفاق کی جتنی علامتیں بتلائی گئی ہیں، وہ عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی مسلمان ہونے کے بعد پھر عمل میں نفاق کا مظاہرہ ہو۔ اور اگر نفاق قلب ہی میں ہے یعنی سرے سے ایمان ہی موجود نہیں اور محض زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے تو وہ نفاق تو یقیناً کفر و شرک ہی کی برابر ہے بلکہ ان سے بھی بڑھ کر، البتہ نفاق کی جو علامتیں عمل میں پائی جائیں ان کا مطلب بھی یہی ہے کہ قلب کا اعتقاد اور ایمان کا پودا کمزور ہے اور اس میں نفاق کا گھن لگا ہوا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؕ

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطے سے بیان کیا، اعرج نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ محض ثواب آخرت کے لیے ذکر و عبادت میں گزارے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

## باب ۲۶ اَلْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ ؕ

## ۲۶۔ جہاد (بھی) ایمان کا جزو ہے۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ اَوْ تَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ؕ

۳۵۔ ہم سے حرمی بن حفص نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے، وہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلے، اللہ اس کا ضامن ہوگیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیونکہ) اس کو میری ذات پر یقین اور میرے پیغمبروں کی تصدیق نے (اس سرفروشی کے لیے گھر سے) نکالا ہے (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کردوں، ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کردوں (رسول اللہؐ نے فرمایا) اور اگر میں اپنی امت پر (اس کام کو) دشوار نہ سمجھتا تو لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔[1]

## باب ۲۷ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ ؕ

## ۲۷۔ رمضان (کی راتوں) میں نفل عبادت ایمان ہی کا جزو ہے۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؕ

۳۶۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب سے نقل کیا، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتیں ایمان اور آخرت کے تصور کے ساتھ ذکر و عبادت میں گزارے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔[2]

---

[1] جہاد کی فضیلت اور اس کی اہمیت بتائی گئی ہے، اللہ کے حضور پیش کرنے کے لیے آدمی کے پاس جان سے بڑھ کر اور کیا چیز ہے۔ جب آدمی اس کی خاطر سر دینے کے لیے نکل کھڑا ہو تو پھر اس کی رحمت بے پایاں بھی اس کے ساتھ ساتھ ہو جاتی ہے۔ فتحیاب ہوئے تو غازی اور مرے تو شہید، دونوں صورتوں میں ثواب کا حصول یقینی۔

[2] یہ بھی حدیث ۳۴ ہی کا مضمون ہے اور اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو گذر چکا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۲۸۔** صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِّنَ الْإِيْمَانِ۔

**۲۷۔ حَدَّثَنَا** ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؏

**۲۸۔ نیت خالص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا جزو ہیں۔**

**۲۷۔** ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انھیں محمد بن فضیل نے خبر دی ان سے یحییٰ بن سعید نے ابوسلمہ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں[1]

**باب ۲۹** اَلدِّيْنُ يُسْرٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ۔

**۲۹۔ دین آسان ہے۔** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کو سب سے زیادہ وہ دین پسند ہے جو سچا اور سیدھا ہو۔

**۳۸۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَّعْنِ بْنِ مُحَمَّدِنِ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔

**۳۸۔** ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا، انھیں عمر بن علی معن بن محمد الغفاری نے خبر دی، وہ سعید بن ابی سعید المقبری سے نقل کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بلاشبہ دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی (اختیار) کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (اس لیے) اپنے عمل میں استقامت اختیار کرو اور (جہاں تک ہوسکے) میانہ روی برتو، خوش ہوجاؤ کہ اس طرز عمل پر اللہ کے یہاں اجر ملے گا) اور صبح، دوپہر شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو[2]۔

❁ ❁ ❁ ❁

**باب ۳۰۔** اَلصَّلٰوةُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ؏

**۳۰۔ نماز ایمان کا جزو ہے۔** اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تمھارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں، یعنی تمھاری وہ نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں۔

---

[1] یعنی روزوں کی ادائیگی ایمان ویقین کی پختگی کے ساتھ محض اللہ کی خاطر ہو۔

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میں تشدد برتنا، عمل میں غلو کرنا، عبادت میں حد سے بڑھ جانا، اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ ایک معتدل اور متوازی زندگی جس میں اللہ کی یاد سے غفلت بھی نہ ہو اور دنیاوی زندگی معطل بھی نہ ہو، اسلام کو مطلوب ہے، ایسے لوگ جو ہر مسئلہ میں بال کی کھال نکالتے ہیں اور ہر دینی حکم کی اہمیت بلاوجہ بڑھاتے ہیں آخر کار خود اپنی شدت پسندی میں پھنس جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ دین پر صحیح طرح سے عمل پیرا ہو سکتے ہیں اور نہ انھیں دینی سہولتوں سے کوئی راحت و فائدہ میسر آسکتا ہے، اسی لیے عنوان میں بتلا دیا ہے کہ اللہ کو سیدھا اور سچا دین ہی پسند ہے اور وہ اسلام ہے، ورنہ مشقتوں اور ریاضتوں کے لیے عیسائیت اور جوگیوں کے طریقے کیا کچھ کم ہیں۔ مگر اللہ کے نزدیک یہ سب مردود ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٣٩۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰٓى اَجْدَادِهٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰٓى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَاَهْلُ الْكِتٰبِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّقُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؁

## بَابٌ ٣١ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ ؁

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَآ اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

٣٩۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، انھیں زہیر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے حضرت براء بن عازب سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنی ننہال میں اترے جو انصار تھے اور وہاں آپؐ نے ١٦ یا ١٧ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور آپؐ کی خواہش تھی کہ آپؐ کا قبلہ بیت اللہ کی طرف ہو (جب بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہو گیا) سب سے پہلی نماز جو آپ نے بیت اللہ کی طرف پڑھی، عصر کی تھی۔ آپؐ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی، پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی نکلا اور اس کا گزر مسجد (بنی حارثہ) کی طرف سے ہوا تو وہ رکوع میں تھے۔ تو وہ بولا کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے تو (یہ سنکر) وہ لوگ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے۔ اور جب رسول اللہؐ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، یہود اور عیسائی خوش ہوتے تھے۔ مگر جب بیت اللہ کی طرف منہ پھیر لیا تو انھیں یہ امر ناگوار ہوا۔

زہیر ایک راوی کہتے ہیں کہ ہم سے ابو اسحٰق نے براء سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ قبلہ کی تبدیلی سے پہلے کچھ مسلمان انتقال کر چکے تھے تو ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان کی نمازوں کے بارے میں کیا کہیں، تب اللہ نے یہ آیت نازل کی[1]

## ٣١۔ آدمی کے اسلام کی خوبی۔

امام مالکؒ کہتے ہیں، مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انھیں عطاء ابن یسار نے، ان کو حضرت ابو سعید خدری نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب (ایک) بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو (یقین و خلوص کے ساتھ ہو) تو اللہ اس کے ہر گناہ کو جو اس نے اس (اسلام لانے) سے پہلے کیا ہو گا، معاف فرما دیتا ہے اور اب اس کے بعد بدلہ شروع ہو جاتا ہے

---

[1] جو لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے اور اس دوران میں انتقال کر گئے تو صحابہ کو شبہ ہوا کہ اصل قبلہ تو بیت اللہ قرار پایا ہے، کہیں وہ پچھلی نمازیں بیکار نہ گئی ہوں اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت اتری کہ ہم منصف ہیں، بلا وجہ لوگوں کا ایمان ضائع نہیں کریں گے۔
یہاں ایمان سے مراد نماز ہے۔ حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نماز پر بھی ایمان کا اطلاق ہوتا ہے یعنی وہ بھی ایمان کا جزو ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إلى سبع مائة ضعف والسيئة بمثلها إلا أن يتجاوز الله عنها۔

۴۰۔ حدثنا إسحٰق بن منصور قال حدثنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أحسن أحدكم إسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر أمثالها إلى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب له بمثلها۔

**باب ۳۲ أحب الدين إلى الله عز وجل أدومه۔**

۴۱۔ حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن هشام قال أخبرني أبي عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها امرأة قال من هذه قالت فلانة تذكر من صلاتها قال مه عليكم بما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان أحب الدين إليه ما داوم عليه صاحبه۔

(یعنی) ایک نیکی کے عوض دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک (ثواب) اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق (بدلہ دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس برائی سے بھی درگذر کرے[1] اور اسے بھی معاف فرمادے۔

۴۰۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا، ان سے عبدالرزاق نے انھیں معمر نے ہمام سے خبر دی، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے اسلام کو عمدہ بنالے (یعنی نفاق اور ریا سے پاک کرلے) تو ہر نیک کام جو وہ کرتا ہے اس کے عوض دس سے لے کر سات سو گنے تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر برا کام جو کرتا ہے وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے۔

**۳۲۔ اللہ کو دین (کا) وہ (عمل) سب سے زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے۔**

۴۱۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے ہشام کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں، مجھے میرے باپ (عروہ) نے حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) ان کے پاس آئے، اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی۔ آپؐ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت، اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ (بس کرو)، تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر سکت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا، مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے اور اللہ کو دین (کا) وہی (عمل) زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاسکے[2]۔

---

[1] عنوان میں باب کے تحت امام مالک سے جو حدیث نقل کی ہے اس کا اور حدیث ۴۰ کا مضمون تو ایک ہی ہے مگر امام مالک کی روایت امام بخاری کو کسی واسطہ سے نہیں ملی، اس لیے انھوں نے اسے محض سرخی کے تحت درج کردیا۔ ان دونوں روایتوں میں ایک ہی بات بیان کی گئی ہے۔ نیکی اور بدی کا اندراج خداوندی رجسٹر میں کس طرح ہوتا ہے۔ ایک شخص سے جو کہ دل سے مسلمان ہوجائے جب کوئی عمل سرزد ہوجاتا ہے تو وہ خدا کی نگاہ میں بڑا وزن رکھتا ہے۔ اب یہ اس کا فضل ہے کہ نیکی کا اجر دس گنا اور سات سو گنا تک عطا فرماتا ہے اور برائی کے بدلے صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے اور اس ایک برائی کے مطابق اس کی گرفت ہوگی البتہ یہ مسئلہ کہ اسلام لانے سے پہلے کے اعمال صالحہ کی کیا نوعیت ہے؟ اس میں علماء اسلام کی رائے مختلف ہے مگر احادیث و آثار کی روشنی میں محققین نے جو رائے اختیار کی ہے وہ یہ ہی ہے کہ اگر وہ شخص مسلمان ہوگیا تو اس کے گذشتہ نیک اعمال بھی اس کی نیکیوں میں شامل کردیے جاتے ہیں، ورنہ ان سب نیکیوں کا بدلہ اسی عالم میں چکا دیا جاتا ہے۔ اسلام کی جس خوبی کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہی ہے کہ آدمی کا دل نفاق کے کھوٹ اور ریا کی آلودگی سے بالکل پاک ہو۔

[2] معلوم ہوا کہ عبادت کی زیادتی مطلوب نہیں اس کی پابندی اور ہمیشگی پسند ہے کہ تھوڑے عمل میں انبساط و رغبت بھی رہتی ہے اور آدمی اس کو (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۳۳** زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ - وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ. فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ ۔

**۳۳ - ایمان کی کمی اور زیادتی ۔**
اور اللہ تعالیٰ کے اس قول (کی تفسیر) کا بیان " اور ہم نے انھیں ہدایت مزید دیدی " اور دوسری آیت " اور اہل ایمان کا ایمان بڑھ جائے " پھر یہ بھی فرمایا " آج کے دن میں نے تمھارا دین مکمل کر دیا "کیونکہ جب کمال میں سے کچھ باقی رہ جائے تو اسی کو کمی کہتے ہیں۔

۴۲ - **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ ۔

۴۲ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے قتادہ نے حضرت انسؓ کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اور اس کے دل میں جَو برابر نیکی (ایمان) ہے تو وہ دوزخ سے نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں کے برابر ایمان ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہے

بخاری کہتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ حضرت انسؓ رسول اللہ ؐ سے خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے ۔

۴۳ - **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

۴۳ - ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا۔ انھوں نے جعفر بن عون سے سنا، وہ ابوالعمیس سے بیان کرتے ہیں، انھیں قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے واسطے سے خبر دی، وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیرالمؤمنین! تمھاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) دیر تک نبھا بھی سکتا ہے اور زندگی کی گوناگوں ذمہ داریوں کے ساتھ ایسی ہی عبادت اختیار بھی کی جا سکتی ہے ۔ جو انسان میں اس کی عبدیت کے احساس کو ہمیشہ اور ہر دم برقرار رکھ سکے اور اسے عام انسانی فرائض کی بجا آوری سے روکے بھی نہیں ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ؎۵ محض زبان سے کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں جب تک دل میں اس کلمہ کی حقیقت جاگزین نہ ہو۔ ایمان اگر ہے تو سزا بھگتنے کے بعد پھر بخشا جانا یقینی ہے اس حدیث میں ایمان کو چند چیزوں سے تشبیہ دی ہے مطلب یہ ہی ہے کہ کم سے کم مقدار میں بھی اگر ایمان قلب میں موجود ہے تو آخرت میں اس کا فائدہ حاصل ہوگا۔ حدیث میں خیر سے ایمان مراد ہے۔ پھر اخیر میں بخاری نے خود ایک روایت کے حوالے سے کہہ دیا کہ اس میں ایمان ہی کا لفظ آیا ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ؕ

(یہ آیت کہ) آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لیے دینِ اسلام پسند کیا" حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو خوب جانتے ہیں۔ جب یہ آیت رسول اللہؐ پر نازل ہوئی (اس وقت) آپؐ عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے لہ

## باب ۳۴ اَلزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ ۔

## ۳۴۔ زکوٰۃ اسلام (کے ارکان میں) سے ہے۔

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ط

اور (زکوٰۃ کے لیے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" انھیں (اہل کتاب کو) صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ کج روی سے بچتے ہوئے دین کو خالص اللہ کے لیے بنا کر اس کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ ہی سیدھی راہ ہے۔"

۴۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَآ

۴۴۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا اس نے مالک بن انس سے انھوں نے اپنے چچا ابوسہیل بن مالک سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک پراگندہ بال نجدی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کی آواز کی گنگناہٹ تو ہم سنتے تھے مگر اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جب وہ قریب آگیا تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسلام کے بارے میں کچھ آپ سے دریافت کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات (کے سب اوقات) میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اس پر اس نے کہا، کیا اس کے علاوہ بھی (اور نمازیں) مجھ پر فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر تم نفل پڑھنا چاہو (تو پڑھ سکتے ہو) اور رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے کہا ان کے علاوہ بھی (اور روزے) مجھ پر فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل روزے رکھنا چاہو (تو رکھ سکتے ہو) طلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) اس سے زکوٰۃ (کے فرض ہونے) کو بیان کیا (تو) اس نے کہا کیا اس کے علاوہ (کوئی صدقہ) مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر جو (خیرات) تم اپنی طرف سے کرنا چاہو۔ طلحہؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص

لہ حضرت عمرؓ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کا دن، اور عرفہ کا دن ہمارے یہاں عید ہی شمار ہوتا ہے۔ اس لیے ہم بھی ان آیتوں پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ پھر عرفہ سے اگلا دن عیدالاضحیٰ کا ہوتا ہے اس لیے جتنی خوشی اور مسرت ہمیں ہوتی ہے۔ تم کھیل تماشوں اور لہو ولعب کے سوا اتنی خوشی منا نہیں سکتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ ۞

## باب ۳۵ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ ۞

۴۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ تَابَعَهٗ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ۔

یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا، خدا کی قسم! نہ اس پر کوئی چیز گھٹاؤں گا اور نہ بڑھاؤں گا۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص (اپنی بات میں) سچا رہا تو کامیاب ہے[1]

## ۳۵ - جنازے کے ساتھ جانا ایمان (ہی کی ایک شاخ) ہے۔

۴۵ - ہم سے احمد بن عبداللہ بن علی المنجوفی نے بیان کیا، ان سے روح (ابن عبادہ) نے بیان کیا، ان سے عوف نے حسن (البصری) سے اور محمد (بن سیرین) سے روایت کی۔ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ہمراہ ایمان (کی تازگی) اور محض ثواب کی خاطر جائے اور جب تک (اس کی) نماز پڑھی جائے اور (لوگ) اس کے دفن سے فارغ ہوں، وہ جنازے کے ساتھ ہے تو وہ دو قیراط ثواب کے ساتھ لوٹتا ہے۔ ہر قیراط اُحد پہاڑ کی برابر، اور جو شخص صرف (اس کی) نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرنے سے پہلے واپس ہو جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر آتا ہے۔

اس حدیث میں (روح کی) متابعت عثمان مؤذن نے کی ہے (یعنی انھوں نے بھی اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے) وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عوف نے محمد بن سیرین کے واسطے سے نقل کیا، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مطابق[2]

---

[1] کامیاب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کی سرفرازی اسے نصیب ہوگی۔ آپ نے سائل کو اسلام کے وہ بنیادی احکام بتلا دیے کہ جن پر اسلامی زندگی کی پوری عمارت تعمیر ہوتی ہے اور یہی بنیادی احکام اپنی جگہ اسلامی اخلاق کی نشو ونما کے لیے سرچشمۂ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں، اگر عقیدہ کی پختگی اور صحیح اسلامی مزاج کے ساتھ اسلام کی ان بنیادی حقیقتوں کو اپنا لیا جائے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آدمی کی سیرت کا کوئی گوشہ ناقص رہ جائے جس کی بدولت کسی ناکامی سے دوچار ہونا پڑے۔

اور یہ سائل کی سادگی اور اخلاص کی بات ہے کہ اس نے احکام میں کمی بیشی کو گوارا نہیں کیا، اگرچہ بخاری نے باب الصیام میں اس روایت میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے کہ ان احکام کے بعد رسول اللہؐ نے اسے اسلام کے تفصیلی احکامات بھی بتلائے، بہرحال حدیث کے مفہوم ومطلب میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

[2] ایک مسلمان کا آخری حق جو دوسرے مسلمانوں پر واجب رہ جاتا ہے وہ یہی ہے کہ اس کو اگلی منزل کے لیے نہایت اہتمام وتوجہ سے رخصت کریں۔ نہ یہ کہ جان نکلنے کے بعد اب وہ بالکل اجنبی بن جائے، آخرت کے اس طویل سفر پر ہر مسلمان کو جانا ہے اس لیے اس سفر کی تیاری میں کوئی بے توجہی اور لاپرواہی نہ برتیں، پھر جبکہ خداوند کریم کی طرف سے اس خدمت پر اتنا بڑا ثواب ہے، اُحد پہاڑ کے برابر، جس کی مثال دی گئی ہے، قیراط ایک اصطلاحی وزن ہے یہاں اس کا وہ اصطلاحی مفہوم مراد نہیں، تمثیلاً اس وزن کا نام لیا گیا ہے، منشا، تو ثواب کی ایک بہت بڑی مقدار سے ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۳۶** خَوْفُ الْمُؤْمِنِ اَنْ يَّحْبَطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِيْ عَلٰى عَمَلِيْ اِلَّا خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُكَذَّبًا وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَدْرَكْتُ ثَلٰثِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهٖ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَلٰى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا اَمِنَهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؕ

**۳۶۔** (اس بات کی تفصیل کہ) مومن کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اس کا کوئی عمل اکارت نہ چلا جائے اور اسے معلوم بھی نہ ہو ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ جب میں اپنے قول و فعل کا موازنہ کرتا ہوں تو مجھے ڈر ہوتا ہے کہ لوگ مجھے جھوٹا نہ کہہ دیں، اور ابن ابی ملیکہ کا ارشاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہؓ سے ملاقات کی، ان سب کو اپنے بارے میں نفاق کا اندیشہ تھا، ان میں سے کوئی یہ نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبریلؑ اور میکائیلؑ کا سا ایمان ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ نفاق سے مومن ہی ڈرتا ہے اور جو منافق ہوتا ہے اس کو نفاق کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا اور جس بات سے (مومنوں کو) ڈرایا جاتا ہے وہ باہمی قتال (جدال) اور گناہوں پر اصرار کرنا اور پھر توبہ نہ کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور وہ اپنے کیے ہوئے (گناہوں) پر واقفیت کے بعد جمے نہیں رہتے۔"

**۴۶۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ ؕ

**۴۶۔** ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، وہ زبید سے نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے ابو وائل سے فرقۂ مرجیہ کے (عقیدہ کے) بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے کہ مجھ سے عبداللہ (ابن مسعودؓ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔[1]

**۴۷۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهٗ تَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ وَ

**۴۷۔** ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت نے بتلایا کہ (ایک بار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر (کے متعلق) بتانے کے لیے باہر تشریف لائے، اتنے میں (آپؐ نے دیکھا) کہ دو مسلمان آپس میں تکرار کر رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں اس لیے نکلا تھا کہ تمھیں شب قدر (کے متعلق) بتلاؤں۔ لیکن یہ اور یہ باہم لڑے اس لیے (اس کی خبر) اٹھالی گئی اور شاید تمھارے لیے بہتر ہو اب اسے (رمضان کی)

---

[1] مرجیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے کوئی مسلمان فاسق نہیں ہوتا۔ ابو وائل کے پوچھنے کا منشاء یہ ہی تھا کہ ان کا یہ عقیدہ کیسا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے جیسا کہ حضورؐ کے مذکورہ ارشاد سے واضح ہوتا ہے لہٰذا ان کا یہ عقیدہ باطل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



التِّسْعِ وَالْخَمْسِ ۔

ستائیسویں، انتیسویں اور پچیسویں (رات) میں تلاش کرو۔[1]

باب ۳۷ سُؤَالُ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِيْنًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۔

۳۷۔ جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان و اسلام اور احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں سوال اور (اس کے جواب میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔ (پھر اسی روایت میں رسول اللہؐ نے فرمایا) کہ جبریلؑ تمہیں (یعنی صحابہؓ کو) تمہارا دین سکھلانے کے لیے آئے تھے تو (گویا) آپ نے ان تمام باتوں کو دین ہی قرار دیا اور جو باتیں ایمان کی آپ نے عبدالقیس کے وفد سے بیان فرمائیں، اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ " جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرے تو وہ ہرگز قبول نہ ہوگا (اس باب کا منشاء یہ ہے کہ " اسلام " اور " دین " کے الفاظ مترادف ہیں اور اسلام سے مراد دین اور دین سے اسلام مراد ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ کہ اسلام اور ایمان کبھی ایک دوسرے کے ہم معنی ہوتے ہیں۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ

۴۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے، انھیں ابوحیان التیمی نے ابوزرعہ سے خبر دی، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے کہ اچانک آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ سے ملنے پر اور اللہ کے رسولوں پر اور (دوبارہ) جی اٹھنے پر یقین رکھو (اس کے بعد) اس نے پوچھا، اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم (خالص) اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو جو فرض ہے اور رمضان کے روزے رکھو

[1] مسلم کی روایت میں ہے کہ چونکہ فلاں فلاں شخص لڑے اس لیے میں شب قدر کی خبر بھول گیا اور بھولنا اس لیے بہتر ہوا کہ تم شب قدر کی مبارک ساعتوں کو پانے کی زیادہ کوشش کرو۔ اور اگر ایک رات متعین ہو جاتی تو لوگ صرف ایک ہی رات عبادت کرتے لیکن مختلف راتوں کی وجہ سے اب انھیں عبادت کا زیادہ موقع ملے گا اور شب قدر کا اصل مقصود بھی عبادت اور توجہ الی اللہ ہے۔ اس باب کے عنوان میں امام بخاری نے جو تفصیل اختیار کی ہے۔ یہ حدیث اس کے بالکل مطابق ہے اس باب کی اصل سرخی یہ تھی کہ مومن کو اپنے اعمال کے ضائع ہو جانے سے ڈرتے رہنا چاہیے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں پھر رسول اللہؐ کے سامنے (اور غالباً مسجد نبوی میں)، دو مسلمان آپس میں جھگڑے اور ان کے اس باہمی لڑائی کی وجہ سے شب قدر کا علم اللہ نے اٹھا لیا اور ایک نعمت سے مسلمان محروم ہو گئے، دوسرے یہ کہ مسلمان کو گناہ سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں کوئی پچھلا عمل ضبط نہ ہو جائے اور کوئی نعمت جو ملنے والی ہے عطا نہ کی جائے، یہ بھی مرجیہ فرقے کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان کے بعد پھر مسلمان کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ـ اَلْاٰيَةَ ـ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ ٭

پھر اس نے پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے کہ اسے تم دیکھ رہے ہو اور اگر یہ (تصور) نہ ہوسکے کہ اسے دیکھ رہے ہو تو پھر (یہ سمجھو کہ) وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا، قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ (اس کے بارے میں) جواب دینے والا، پوچھنے والے سے زیادہ کچھ نہیں جانتا اور (البتہ) تمھیں میں قیامت کی علامتیں بتلا دوں گا (وہ یہ ہیں) جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے مکانات کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے بازی لے جائیں (ان علامتوں کے علاوہ قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی "اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ" اس کے بعد وہ شخص لوٹنے لگا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس لاؤ، صحابہؓ نے اسے لوٹانا چاہا، وہاں انھوں نے کسی کو بھی نہ پایا، تب آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبریلؑ تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھلانے آئے تھے، ابو عبداللہ بخاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی کا جزو قرار دیا[1]۔

---

[1] ایمان، اسلام اور دین یہ تین وہ بنیادی لفظ ہیں جن سے ان اصولوں کی تعبیر کی جاتی ہے جن پر ایک مسلمان یقین رکھتا ہے۔ یہ بات کہ یہ تینوں لفظ ہم معنی ہیں یا الگ الگ معنی رکھتے ہیں، اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، ایمان کہتے ہیں یقین کو، اسلام کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں، اور دین ایسے متعدد معنی اپنے اندر رکھتا ہے جن سے ایک مخصوص طرز زندگی مراد لیا جاتا ہے، جسے عام اصطلاح میں ملت اور مذہب بھی کہتے ہیں، اسی ترتیب کے لحاظ سے اول یقین یعنی ایمان کا درجہ ہے پھر اطاعت یعنی اسلام کا اور اس یقین و اطاعت کے لیے جن مراسم اور قوانین کی ضرورت ہوتی ہے، وہ دین کہلاتے ہیں مگر کبھی کبھی ایک لفظ دوسرے لفظ کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے جس کی متعدد مثالیں قرآن اور احادیث میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمت کے ساتھ اپنے مخصوص فرشتے کے ذریعہ صحابہ کرام کو تعلیم فرمائی پہلے ایمان یعنی عقائد کی تعلیم دی، پھر اسلام یعنی اطاعت کے طریقے اور اس کے بعد احسان کی حقیقت ظاہر کی کہ یقین و اطاعت کے بعد جو کیفیت آدمی کی عملی زندگی میں پیدا ہو وہ یہ کہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا تصور پیش نظر رہے اول تو یہ تصور کہ وہ ذات جو پوری کائنات کو محیط ہے میرے سامنے ہے لیکن چونکہ ایسی ذات کا تصور آسان نہیں ہے جس کی کوئی مثال نہیں اس لیے کم از کم یہ خیال تو رہنا چاہیے کہ ایسی عظیم المرتبت ہستی میرے احوال کی نگران ہے، پھر چونکہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست کوئی ربط آدمی کا قائم ہوتا ہے تو عبادت ہی میں ہوتا ہے اسی لیے خصوصیت کے ساتھ عبادت کو اس طرح ادا کرنے کی تاکید کی گئی تاکہ عبادت صحیح طور پر ادا ہوسکے اور اسی عبادت کی برکت سے آدمی کی خارجی زندگی میں بھی اللہ کی ربوبیت و مالکیت اور اپنی عبدیت کا احساس پیدا ہو۔

قیامت کی جن دو نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے پہلی نشانی کا مطلب یہ ہے کہ اولاد اپنی ماں سے ایسا برتاؤ کرے گی جیسا کنیزوں اور باندیوں سے کیا جاتا ہے یعنی ماں باپ کی نافرمانی عام ہو جائے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ کم حیثیت اور کم رتبہ کے لوگ اونچے عہدوں پر قابض ہوں گے اونچی اونچی بلڈنگیں بنائیں گے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ باقی قیامت کا اصل وقت خدا ہی کو معلوم ہے، وہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کے بارہ میں ٹھیک ٹھیک علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ باقی کچھ حسابی طریقوں یا نجوم کے ذریعے سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۳۸

۴۹ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ۔

## باب ۳۹ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ۔

۵۰ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا

۳۸ ـ

۴۹ ـ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے صالح سے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھیں عبداللہ بن عباس نے خبر دی (اور) انھیں ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ جب ان سے ہرقل (شاہ روم) نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ لوگ (رسول کے پیرو) کم ہو رہے ہیں، یا زیادہ؟ تو تم نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور یہ ہی حالت ایمان کی ہوتی ہے جب تک وہ مکمل ہو، اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان میں سے کوئی اس دین کو قبول کرکے پھر اسے بُرا سمجھ کر ترک بھی کر دیتا ہے؛ تم نے کہا کہ نہیں اور یہ ہی کیفیت ایمان کی ہوتی ہے کہ جب اس کی فرحت دلوں میں سما جاتی ہے پھر اسے کوئی ناگوار نہیں سمجھتا[1]

۳۹ ـ اس شخص کی فضیلت جو دین کو (غلطیوں اور گناہوں سے) صاف ستھرا رکھے۔

۵۰ ـ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے زکریا نے عامر کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سُنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، تو جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچے تو گویا اس نے اپنے دین اور آبرو کو سلامت رکھا۔ اور جو ان شبہات (کی دلدل) میں پھنس گیا، وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو (اپنے جانوروں کو) محفوظ چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، ممکن ہے کہ وہ اپنے دھن کو اس چراگاہ میں جا گھسائے اچھی طرح سن لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کی زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور سُن لو کہ جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) وہ ناقص اور قیاسی ہوتی ہیں، وہ پانچ چیزیں، بارش کے برسنے کا ٹھیک وقت، پیٹ کے لڑکے یا لڑکی کی تعیین، موت کا وقت آنے والی کل کا حال اور یہ کہ قیامت کب ہوگی

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب کا صحیح حال معلوم نہیں ہوتا۔ خواہ وہ رسول ہو یا فرشتہ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اس حدیث میں بھی دین اور ایمان ایک ہی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۞

## بَابٌ ۴۰ أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ ۞

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ ۔ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ

جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے سُن لو کہ یہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے[1]

## ۴۰۔ خمس کا ادا کرنا (بھی) ایمان میں داخل ہے ۔

۵۱۔ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، انھیں شعبہ نے ابوجمرہ سے خبر دی، وہ کہتے ہیں، میں ابن عباس کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو وہ مجھے اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے (ایک بار) انھوں نے مجھ سے فرمایا (یہیں) میرے پاس ٹھہرو تاکہ تمھارے لیے میں اپنے مال میں سے کچھ حصہ نکال دوں، تب میں ان کے ساتھ دو ماہ رہا، پھر (ایک دن) انھوں نے مجھ سے کہا کہ جب (قبیلہ) عبدالقیس کا وفد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے دریافت کیا کہ کس قبیلے کے لوگ ہیں؟ (یا پوچھا) کہ کون وفد ہے؟ انھوں نے عرض کیا ہم ربیعہ کے لوگ ہیں، آپؐ نے فرمایا مرحبا! ان لوگوں کو یا اس وفد کو، یہ نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ ہوئے ۔ اس کے بعد انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں ماہِ حرام کے سوا کسی اور وقت حاضر نہیں ہو سکتے (کیونکہ) ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ رہتا ہے، لہٰذا ہمیں کوئی ایسی قطعی بات بتلا دیجیے جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (بھی) خبر کر دیں اور جس کی وجہ سے ہم جنت میں جا سکیں اور آپ سے انھوں نے پینے کی چیزوں کی بابت پوچھا تو آپ نے انھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا، ان کو اللہ واحد پر ایمان لانے کا حکم دیا (اور) پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان (لانے کا) کیا (مطلب) ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ (اس کے بارے میں) زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت و اطاعت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا،

[1] حدیث میں کتنا پر حکمت اور قیمتی جملہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسانی جسم کا اصل تعلق دل سے ہے جب تک وہ کام کرتا ہے انسان کا سارا جسم متحرک ہے اور جس دن اس نے کام چھوڑ دیا اسی وقت زندگی کا سلسلہ ختم ہے، یہی دل انسانی اعضاء کی طرح انسانی اخلاق کے لیے کنجی کی حیثیت رکھتا ہے، اگر دل ان تمام بداخلاقیوں، بے حیائیوں اور خباثتوں سے پاک ہے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو انسان کی ساری زندگی پاک صاف ہوگی اور اگر دل ہی میں فساد بھر گیا تو پھر آدمی کا ہر فعل فتنہ انگیز اور فساد پرور بن جاتا ہے اس لیے سب سے پہلے قلب کی اصلاح ضروری ہے اسی لیے احکام سے پہلے عقائد کی درستگی پر زور دیا جاتا ہے اگر دل سنور گیا تو آدمی کے جسم کی اور روح کی اصلاح ممکن ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ ؕ

اور یہ کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے انھیں آپ نے منع فرمایا۔ حنتم، دُبّا، نقیر اور مزفّت (کے استعمال) سے اور فرمایا کہ ان باتوں کو محفوظ کر لو اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (جو آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے انھیں) ان کی خبر دے دو۔[1]

## بَابُ ۴۱ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَدَخَلَ فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰٓى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ ؕ

۴۱۔ اس بات کا بیان کہ (شریعت میں) اعمال کا دارومدار نیت و اخلاص پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے (تو اس اصول کے لحاظ سے) اعمال میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور احکام (شرعیہ بھی) داخل ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے نبیؐ! آپ کہہ دیجیے کہ ہر شخص اپنے طریقے پر یعنی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے (چنانچہ) کوئی اگر ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے تو وہ صدقہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (مکہ فتح ہونے کے بعد اب ہجرت تو باقی نہیں) ہاں جہاد اور نیت باقی ہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ؕ

۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھیں مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے سنا، انھوں نے علقمہ بن وقاص سے، انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی، تو وہ اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے شمار ہو گی اور جس نے حصولِ دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو وہ اسی مد میں (شمار) ہو گی جس کے لیے اس نے ہجرت اختیار کی۔[2]

[1] خمس جہاد میں حاصل ہونے والے مال کا پانچواں حصہ ہے۔ قبیلے کے لوگوں نے آپؐ سے وہ اعمال دریافت کیے جن پر عمل کر کے وہ جنت میں داخل ہو سکیں اس لیے آپ نے انھیں صرف احکام بتلائے جن پر عمل کرنا ان کے لیے ممکن تھا، اسی لیے حج کا حکم بیان نہیں کیا گیا اور چونکہ اس قبیلے کی سکونت ایسی جگہ تھی جہاں کفار سے ہر وقت سامنا تھا، اس لیے جہاد کے سلسلہ میں مال خمس کی ادائیگی کی تاکید فرمائی اور اسے بھی ایمانیات میں داخل فرمایا۔

حدیث میں جن چار چیزوں کے برتنے سے منع فرمایا وہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب وغیرہ بنتی اور پی جاتی تھی۔

[2] اس حدیث کے عنوان میں امام بخاری نے یہ بات ملحوظ رکھی ہے کہ آدمی کے جملہ افعال اس کے ارادے کے تابع ہوتے ہیں۔ یہ حدیث بالکل ابتدا میں بھی گزر چکی ہے۔ تقریباً سات جگہ امام بخاری اس روایت کو لائے ہیں اور اس سے یا تو یہ ثابت کیا ہے کہ اعمال کی صحت نیت پر موقوف ہے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۵۳ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِیَ لَهٗ صَدَقَةٌ ؎

۵۴ ـ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَاَتِكَ ؎

## بَاب ۴۲ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؎

۵۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

۵۳ ـ ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انھیں عدی بن ثابت نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے سُنا، انھوں نے ابومسعودؓ سے روایت کی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی خاطر روپیہ خرچ کرے (تو) وہ اس کے لیے صدقہ ہے (یعنی صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا)

۵۴ ـ ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا انھیں شعیب نے زہری سے خبر دی، ان سے عامر بن سعد نے سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو جو کچھ محض رضاء الٰہی کی خاطر خرچ کرے تجھے اس پر اجر (ضرور) دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی ثواب ملے گا۔؎

## ۴۲ ـ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ دین، اللہ اور اس کے رسول اور ائمۂ دین اسلام اور عام مسلمانوں کے لیے نصیحت (کا نام) ہے اور اللہ کا قول کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے نصیحت کریں، یعنی دین کا خلاصہ اور حاصل اخلاص اور خیر خواہی ہے۔

۵۵ ـ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحیٰی نے اسمٰعیل کے

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) یا یہ بتلایا ہے کہ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے اس جگہ یہی بتلایا گیا ہے کہ ثواب صرف نیت پر موقوف ہے جیسے اپنے بال بچوں پر آدمی روپیہ پیسہ محض اس لیے خرچ کرے کہ ان کی پرورش میرا دینی فریضہ ہے اور حکم خداوندی ہے تو یہ خرچ کرنا بھی صدقے ہی میں شمار ہوگا اور اس پر صدقے کا ثواب ملے گا۔

احناف کے نزدیک نیت کی شرعی حیثیت میں ایک تھوڑا سا باریک فرق ہے۔ وہ یہ کہ جو افعال عبادت ہیں اور عبادت بھی وہ جو مقصود اصلی ہیں، ان میں نیت ضروری ہے یعنی نیت کے بغیر نہ وہ افعال صحیح ہوں گے اور نہ ان پر ثواب ملے گا جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد۔ اور جو افعال مقصود اصلی نہیں بلکہ کسی عبادت کے لیے محض ایک ذریعہ ہیں ان میں نیت ضروری نہیں جیسے نماز کے لیے وضو، اس میں نیت شرط نہیں۔

امام بخاریؒ نے اسی عنوان کے تحت حسب ذیل دو حدیثیں اور ذکر کی ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ؎ اسلامی احکامات کی جامعیت وہمہ گیری اور معقولیت ودل نشینی کا اندازہ کیجیے کہ زندگی کے ہر پہلو کے لیے ایک ایسا لائحہ عمل انسان کو دیدیا کہ جس سے کبھی اور کسی موقع پر انسان اکتا نہیں سکتا۔ اسلامی تعلیمات کا یہ توازن اور یہ خوبصورتی ہی ان کے دوامی ہونے اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے کی ضامن ہے انسان کے لیے مرد وعورت کے تعلقات سے زیادہ کوئی چیز جاذبِ توجہ نہیں، لیکن اسلام نے ان تعلقات کی دلکشی اور رنگینی کو باقی رکھتے ہوئے انھیں اتنا پاکیزہ اور بلند کر دیا کہ وہ اخلاق کی پستیوں کی بجائے اخلاقی عظمتوں کی اس حد کو پہنچ گیا کہ جہاں عبادت کی سرحد شروع ہو جاتی ہے، صرف ایک بنیادی نقطۂ نظر کی تبدیلی سے ان علائق کی نوعیت میں اتنا زبردست انقلاب آگیا کہ ایک طرف وہ خدا کی نگاہ میں محبوب اور قابلِ اجر قرار پائے اور دوسری طرف خاندان کا ایک ایسا پاکیزہ تصور سامنے آگیا جس سے آگے چل کر ایک با اخلاق، صحت مند اور ترقی پذیر معاشرہ نمودار ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

۵۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ أَمِيْرٌ فَإِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الْآنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوْا لِأَمِيْرِكُمْ فَإِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ۔ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ إِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ۔

واسطے سے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی پر بیعت کی[1]

۵۶ ۔ ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ جس دن مغیرہ بن شعبہ کا انتقال ہوا، اس روز میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا، کھڑے ہو کر انھوں نے (اول) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور (لوگوں سے) کہا تمھیں صرف خدائے وحدہ لاشریک سے ڈرنا چاہیے، اور وقار اور سکون اختیار کرو جب تک کہ کوئی امیر تمھارے پاس آئے کیونکہ وہ (امیر) ابھی تمھارے پاس آنے والا ہے، پھر کہا اپنے (مرحوم) امیر کے لیے خدا سے مغفرت مانگو، کیونکہ وہ بھی درگزر کرنے کو پسند کرتا تھا۔ پھر کہا اب اس (حمد و صلوٰۃ) کے بعد (سن لو کہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں تو آپ نے مجھ سے اسلام (پر قائم رہنے) کی اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کی شرط لی۔ تو میں نے اسی پر آپ کی بیعت کی۔ اور قسم ہے اس مسجد کے رب کی کہ یقیناً میں تمھارے لیے خیرخواہ ہوں۔ پھر استغفار کیا اور (منبر سے) اتر گئے[2]

---

[1] دین کا حاصل صرف یہ ہے کہ آدمی محض اخلاص و خیرخواہی کے جذبات اپنے دل میں رکھے، اللہ کے لیے بھی، اس کے رسول کیلیے بھی، اسلامی حکام کیلیے بھی، اور دوسرے عام مسلمانوں کے لیے بھی، اللہ کی ذات و صفات کا صحیح تصور، اس کی عظمت و رفعت کا پورا احساس اور خالص اس کی اطاعت و عبادت، یہ اللہ کے لیے اخلاص و خیرخواہی ہے اور مسلمان حکام کی اطاعت فی المعروف۔ دینی رہنماؤں کی توقیر و تعظیم، مسائل میں ان پر اعتماد یہ ائمہ مسلمین کی خیرخواہی ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق پہچاننا، ان کے ساتھ شفقت و مروت سے پیش آنا، ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا یہ عام مسلمانوں کے لیے اخلاص و خیرسگالی کا مظاہرہ ہے ایک مسلمان کو اللہ اور اس کے رسول، علماء و حکام اور عوام کے بارے میں یہ ہی رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

[2] اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی بھلائی اختیار کرنی چاہیے۔ حاکم کو عام پبلک کی اور عوام کو حکام کی۔ جیساکہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد جریر بن عبداللہ کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہاں مؤلف نے کتاب الایمان کو ختم کر دیا۔ اب اس کے بعد کتاب العلم شروع ہو رہی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# كِتَابُ الْعِلْمِ

بَابٌ ۴۳ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ وَقَوْلِهٖ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔

بَابٌ ۴۴ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَّهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّائِلَ ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُّحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهٗ قَالَ اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ

# کتاب العلم

۴۳۔ علم کی فضیلت (جس کی تفصیل میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے اہلِ علم و اہلِ ایمان کے درجے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے۔ اور (اسی علم کی فضیلت میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اے پیغمبر کہو کہ) اے میرے رب! میرا علم زیادہ کر[1]

۴۴۔ کسی شخص سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ کسی بات میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے پھر جواب دے۔

۵۷۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا ان سے فلیح نے (اور دوسری سند سے) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، ان سے محمد بن فلیح نے، ان سے ان کے باپ (فلیح) نے، ان سے ہلال بن علی نے عطاء بن یسار کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے (کچھ) بیان فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی (شخص) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی (اور) آپ باتیں کرتے رہے، کسی نے عرض کیا کہ آپ نے اس کی بات سن لی مگر اس کی بات (درمیانِ گفتگو میں) ناگوار معلوم ہوئی، اور کسی نے کہا بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں، یہاں تک کہ جب آپ نے اپنا (سلسلہ) بیان پورا فرما لیا (تو) پوچھا، وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ شخص بولا، یا رسول اللہؐ! میں (یہاں) موجود ہوں، آپ نے فرمایا۔ جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا منتظر رہ، اس نے پوچھا امانت کس طرح ضائع ہو گی؟ آپ نے فرمایا۔ جب نااہل کو حکومت کی باگ ڈور سونپ دی جائے تو (اس کے بعد)

---

[1] امام بخاریؒ نے اس باب میں صرف دو آیتیں بیان کیں، کوئی حدیث ذکر نہیں کی، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس باب کے تحت انھیں کوئی اس درجہ کی صحیح حدیث نہیں ملی جو ان کی مقررہ شرائط کے مطابق ہوتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ .

قیامت کا انتظار کر۔[1]

## بَابٌ ۴۵ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

۴۵۔ جو شخص علم کی باتیں بلند آواز سے بیان کرے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا .

۵۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے بشر کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے یوسف بن ماہک سے روایت کی انھوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر آگے بڑھ کر) آپ نے ہم کو پا لیا اور اس وقت نماز کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے (ہم عجلت کے ساتھ) وضو کر رہے تھے تو ہم (پاؤں پر پانی ڈالنے کی بجائے) ہاتھ سے پاؤں پر پانی پھیرنے لگے کہ آپ نے پکار کر فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ (کے عذاب) سے خرابی ہے دو مرتبہ یا تین مرتبہ (فرمایا)[2]

## بَابٌ ۴۶ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا

۴۶۔ محدث کے اس قول کی تائید میں کہ ہم سے حدیث بیان کی یا ہمیں خبر دی یا ہمیں بتلایا

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ

اور حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا أَنْبَأَنَا اور سَمِعْتُ (کے معنی) ایک ہی تھے اور ابن مسعودؓ نے کہا حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق۔ اور شقیق نے عبداللہ (ابن مسعود) سے نقل کیا کہ "سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ کذا" (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فلاں بات سنی) اور حذیفہ نے کہا "حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین (ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کیں) اور ابوالعالیہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... عن ربہ۔ اور حضرت انسؓ

[1] سلسلۂ گفتگو میں جب کوئی شخص غیر متعلق بات پوچھ بیٹھے تو اسی وقت اس کا جواب دینا ضروری نہیں، آداب گفتگو میں سے ہے کہ بات پوری کر چکنے کے بعد کوئی سوال کرنا چاہیے۔ دوسری بات حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ جب اقتدار نا اہل لوگوں کے ہاتھ میں آ جائے گا تو دنیا میں فتنے عام ہو جائیں گے اور زندگی میں ابتری اور انتشار پھیل جائے گا اور بڑھتے بڑھتے جب فساد پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا تو اس کے بعد قیامت آ جائے گی۔

[2] نماز کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے صحابہ پاؤں پر فراغت کے ساتھ پانی ڈالنے کی بجائے ہاتھ سے ان پر پانی پھیرنے لگے اس وقت چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ذرا فاصلہ پر تھے اس لیے آپ نے پکار کر فرمایا کہ ایڑیاں خشک رہ جائیں تو وضو پورا نہ ہوگا جس کے نتیجے میں قیامت میں عذاب ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّہٖ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّکُمْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ۔

نے فرمایا "عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .. عَنْ رَبِّہٖ" اور حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّکُمْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی[1]

۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَّا یَسْقُطُ وَرَقُھَا وَاِنَّھَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِیْ مَا ھِیَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ ۔

۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے حضرت (عبداللہ ابن عمرؓ) سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے (خزاں میں) نہیں جھڑتے اور وہ مؤمن کی طرح ہے تو مجھے بتاؤ کہ وہ (درخت) کیا ہے؟ (اسے سن کر) لوگ جنگلی درختوں (کے وصیان) میں پڑ گئے۔ عبداللہ (ابن مسعود) کہتے ہیں کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور کا پیڑ ہے لیکن مجھے شرم آئی (کہ بڑوں کے سامنے کچھ کہوں) پھر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی فرمائیے وہ کونسا درخت ہے، آپ نے فرمایا وہ کھجور (کا پیڑ) ہے۔

## بَابٌ طَرْحِ الْاِمَامِ الْمَسْئَلَۃَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ لِیَخْتَبِرَ مَا عِنْدَھُمْ مِنَ الْعِلْمِ

## ۴۷۔ ایک مقتدار کا اپنے رفقاء کی علمی آزمائش کے لیے کوئی سوال کرنا۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَّا یَسْقُطُ وَرَقُھَا وَاِنَّھَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِیْ مَا ھِیَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھِیَ قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ ۔

۶۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ کے واسطے سے روایت کی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے (ایک بار) ارشاد فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی طرح ہے، مجھے بتلاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے؟ عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے، ان کا بیان ہے کہ میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور (کا پیڑ) ہے مگر مجھے (عرض کرتے ہوئے) شرم آئی، پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی بتلا دیجئے کہ وہ کونسا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کھجور ہے[2]

---

[1] اس باب سے بخاری کا مقصود یہ ہے کہ ان کے نزدیک حدیث بیان کرنے کے جتنے اصطلاحی الفاظ ہیں وہ معنی کے اعتبار سے ایک ہیں، اگرچہ دوسرے علماء کے نزدیک الفاظ کے ساتھ ساتھ معنی میں بھی تفاوت ہے

[2] یہ حدیث مکرر ہے مگر عنوان الگ الگ ہیں اور سند بھی جدا ہے۔ کھجور کی مثال اس لیے دی ہے کہ وہ سدا بہار پیڑ ہے۔ پھل اس کا نہایت شیریں، خوش ذائقہ، خوش رنگ اور خوشبودار ہوتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کی یہی شان ہے، وہ ہر لحاظ سے پسندیدہ اور محبوب ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۴۸** اَلْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَرَاَى الْحَسَنُ وَالثَّوْرِيُّ وَ مَالِكٌ اَلْقِرَاءَةَ جَائِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيْثِ ضِمَامِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهٰذِهٖ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهٗ بِذٰلِكَ فَاَجَازُوْهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ بِالصَّكِّ يُقْرَاُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُوْنَ اَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَاُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُوْلُ الْقَارِئُ اَقْرَاَنِيْ فُلَانٌ ؛

۴۸۔ (حدیث) پڑھنے اور محدث کے سامنے (حدیث) پیش کرنے کا بیان حسن (بصری) اور سفیان (ثوری) اور (امام) مالک کے نزدیک قراۃ جائز ہے۔ بعض محدثین نے عالم کے سامنے قراۃ (کافی ہونے) پر ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا اللہ نے آپ کو (یہ) حکم دیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں؟ آپ نے فرمایا ہاں، تو یہ (گویا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھنا ہے اور ضمام نے اس بات کی اپنی قوم کو اطلاع دی اور ان کی قوم نے (ان کی) اس خبر کو کافی سمجھا اور امام مالک نے قراۃ کے جواز پر دستاویز سے استدلال کیا ہے، جو لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں ہمیں فلاں شخص نے (اس دستاویز پر) گواہ بنایا اور قرآن جب استاد کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا [1]

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّقُوْلَ حَدَّثَنِيْ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ يَقُوْلُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ اَلْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهٗ سَوَاءٌ ؛

۶۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا ان سے محمد بن الحسن الواسطی نے عوف کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ عالم کے سامنے پڑھنے میں کچھ ہرج نہیں۔ اور ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے سفیان کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ جب محدث کے سامنے پڑھا ہو تو حدثنی کہنے میں کچھ حرج نہیں، بخاری کہتے ہیں میں نے ابو عاصم سے سنا وہ مالک اور سفیان سے نقل کرتے تھے کہ عالم کو پڑھ کر سنانا اور عالم کا (خود) پڑھنا (دونوں) برابر ہیں۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا

۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے سعید مقبری کے واسطے سے نقل کیا، وہ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار (ہو کر) آیا اور اسے مسجد (کے احاطے) میں بٹھلا دیا پھر اسے (رسی سے) باندھ دیا۔ اس کے بعد پوچھنے لگا تم میں سے محمد کون ہیں؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔

[1] حدیث کی روایت کے دو طریقے رائج ہیں، ایک یہ کہ استاد پڑھے اور شاگرد سنے۔ دوسرا یہ کہ شاگرد پڑھے اور استاد سنے۔ امام بخاری نے دونوں طریقوں کی طرف اشارہ کر دیا۔ بعض محدثین کے نزدیک پہلا طریقہ بہتر ہے۔ بعض کے نزدیک دوسرا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ ۔ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَسْاَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ رَوَاهُ مُوْسٰى وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۔

اس پر ہم نے کہا یہ صاحب سفید رنگ جو تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ تو اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کہو میں جواب دوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور اپنے سوالات میں ذرا شدت سے کام لوں گا، تو آپ میرے اوپر کچھ ناراض نہ ہوں، آپ نے فرمایا پوچھو جو تمھاری سمجھ میں آئے، وہ بولا کہ میں آپ کو اپنے رب کی اور آپ سے پہلے لوگوں کے رب کی قسم دیتا ہوں (سچ بتائیے) کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتلائیے) کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں ۵ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتلائیے) کیا اللہ نے سال میں اس (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) پھر وہ بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہمارے مالداروں سے صدقہ لے کر ہمارے غرباء کو تقسیم کر دیں؟ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ہاں (یہی بات ہے) اس پر اس شخص نے کہا کہ جو کچھ (اللہ کی طرف سے احکام) آپ لے کر آئے ہیں میں ان پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کا جو پیچھے رہ گئی ہے ایلچی ہوں۔ میں ضمام ہوں ثعلبہ کا لڑکا اپنی سعد بن بکر کے بھائیوں میں سے ہوں (یعنی ان کی قوم سے ہوں)[۱]

اس حدیث کو موسیٰ اور علی بن عبدالحمید نے بیان کیا ہے، انھوں نے ثابت سے، ثابت نے انس سے اور حضرت انسؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ

۶۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے سلیمان المغیرہ نے ان سے ثابت نے حضرت انسؓ کے واسطے سے روایت نقل کی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم کو قرآن میں اس کی ممانعت کر دی گئی کہ رسول اللہ سے (بار بار) سوال کریں اور ہماری یہ خواہش رہتی تھی کہ کوئی جنگل کا رہنے والا (اکھڑ) آ کر آپ سے سوال کرے اور ہم (آپ کا جواب) سنیں، تو (ایک دن) ایک بادیہ نشین آیا اور اس نے (آ کر) کہا کہ ہمارے پاس آپ کا قاصد پہنچا تھا اور اس نے ہمیں بتلایا کہ آپ (اس بات کے)

[۱] اس روایت میں حج کا ذکر نہیں۔ مگر مسلم شریف کی روایت میں حج کا بھی ذکر ہے اس لیے کہ وہ ارکان دین میں سے ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَزَكٰوةً فِي اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِي اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ صَدَقَ. قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ۔

مدعی ہیں کہ یقیناً آپ کو اللہ بزرگ و برتر نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس شخص نے پوچھا، اچھا آسمان کس نے پیدا کیا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے، وہ بولا اچھا زمین اور پہاڑ کس نے بنائے؟ آپ نے فرمایا اللہ نے۔ اس نے کہا اچھا پہاڑوں میں (اتنے) منافع کس نے رکھے؟ آپ نے فرمایا اللہ نے (اس کے بعد) وہ کہنے لگا، تو اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو قائم کیا اور ان میں نفع کی چیزیں رکھیں، کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (تب) اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ ہم پر پانچ نمازیں، اور اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا فرض ہے، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا (پھر) وہ بولا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، کیا اس نے آپ کو یہ حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ (پھر) وہ بولا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ سال بھر میں ایک ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ (پھر) وہ بولا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتایا کہ ہمارے اوپر حج فرض ہے بشرطیکہ ہم میں بیت اللہ تک پہنچنے کی سکت ہو۔ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا (اس کے بعد) وہ کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (تب) وہ کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ان (احکامات) پر نہ کچھ زیادہ کروں گا نہ کم۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو یقیناً جنت میں جائے گا۔

**باب ۴۹** مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ اِلَى الْبُلْدَانِ وَقَالَ اَنَسٌ نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْاٰفَاقِ وَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ لِاَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا تَقْرَاْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَاَهُ عَلَى النَّاسِ

**۴۹** - مناولہ کا بیان اور اہل علم کا علمی باتیں لکھ کر (دوسرے) شہروں کی طرف بھیجنا اور حضرت انسؓ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے مصاحف (یعنی قرآن) لکھوا دیے اور ان کو چاروں طرف بھیج دیا اور عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ (کتابت) جائز ہے اور بعض اہل حجاز نے مناولہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں آپ نے امیر لشکر کے لیے خط لکھا پھر (قاصد سے) فرمایا کہ جب تک تم فلاں فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ اس خط کو نہ پڑھنا، پھر جب وہ اس جگہ پہنچ گئے تو اس خط کو لوگوں کے سامنے پڑھا اور جو آپ کا

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَا أَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَنَسٌ ۔

## بَاب ۵۰ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا ۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حکم تھا، وہ انھیں بتلایا۔[1]

۶۴۔ اسمٰعیل بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا ان سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطے سے روایت کی، انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے نقل کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنا ایک خط دے کر بھیجا اور اسے یہ حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین کے پاس لے جائے۔ بحرین کے حاکم نے وہ خط کسریٰ (شاہِ ایران) کے پاس بھیج دیا، تو جس وقت اس نے وہ خط پڑھا تو اسے چاک کر ڈالا (راوی کہتے ہیں) اور میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے (اس کے بعد مجھ سے) کہا کہ (اس واقعہ کو سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ ایران کے لیے بددعا کی کہ وہ (بھی چاک شدہ خط کی طرح) ٹکڑے ٹکڑے ہو کر (فضا میں) منتشر ہو جائیں۔

۶۵۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا، ان سے عبداللہ نے، انھیں شعبہ نے قتادہ سے خبر دی، وہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی بادشاہ کے نام دعوتِ اسلام دینے کے لیے) ایک خط لکھا یا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ بغیر مہر کا خط نہیں پڑھتے (یعنی بے مہر کے خط کو مستند نہیں سمجھتے) تب آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا گویا میں (آج بھی) آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں (شعبہ راوی حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ کس نے کہا (کہ) اس پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا؟ انھوں نے جواب دیا انسؓ نے۔

## ۵۰۔ وہ شخص جو مجلس کے آخر میں بیٹھ جائے اور وہ شخص جو درمیان میں جہاں جگہ دیکھے، بیٹھ جائے۔

۶۶۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے واسطے سے ذکر کیا کہ ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب نے انھیں ابوواقد اللیثی سے خبر دی کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اور لوگ

---

[1] حدیث ۶۴، ۶۵ سے مقصود مناولہ کی تائید و اجازت ہے یعنی خط میں لکھی ہوئی بات کا قابلِ اعتبار سمجھی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

آپ کے پاس (بیٹھے) ہوئے تھے کہ تین آدمی آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچ گئے اور ایک چلا گیا (راوی کہتے ہیں) پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوگئے، اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے تو (صحابہ سے) فرمایا کہ کیا میں تمھیں تین آدمیوں کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ ڈھونڈی، اللہ نے اسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا اور تیسرے شخص نے منہ موڑا تو اللہ نے (بھی) اس سے منہ موڑ لیا۔[1]

## بَابُ ۵۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ۔

۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے (براہ راست) سننے والے سے زیادہ (حدیث کو) یاد رکھتا ہے۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى۔ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ

۶۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے بشر نے، ان سے ابن عون نے ابن سیرین کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے نقل کیا، انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ وہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھام رکھی تھی، آپ نے پوچھا یہ کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے حتیٰ کہ ہم یہ سمجھے کہ آج کے دن کا آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ تجویز فرمائیں گے۔ (پھر) آپ نے فرمایا، کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک۔ (اس کے بعد) آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم (اس پر بھی) خاموش رہے (اور یہ ہی) سمجھے کہ اس ماہ کا (بھی) آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے (پھر) آپ نے فرمایا کیا یہ ذی حجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا۔

[1] آپ نے مذکورہ تین آدمیوں کی کیفیت مثال کے طور پر بیان فرمائی، ایک شخص نے مجلس میں جہاں جگہ دیکھی وہاں بیٹھ گیا، دوسرے نے کہیں جگہ نہ پائی تو مجلس کے کنارے جا بیٹھا اور تیسرے نے جگہ نہ پا کر اپنا راستہ لیا۔ حالانکہ رسول اللہ کی مجلس سے اعراض گویا اللہ سے اعراض ہے اسی لیے تنبیہاً آپ نے اس کے بارے میں سخت الفاظ فرمائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجلس میں آدمی کو جہاں جگہ ملے، وہاں بیٹھ جانا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُّبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ.

بے شک (نب)، آپ نے فرمایا تو یقیناً تمھاری جانیں اور تمھارے مال اور تمھاری آبرو تمھارے درمیان (ہمیشہ کے لیے) اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمھارے اس مہینے اور اس شہر میں، جو شخص حاضر ہے اسے چاہیئے کہ غائب کو یہ (بات) پہنچا دے کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص یہاں موجود ہے وہ ایسے شخص کو یہ خبر پہنچائے جو اس سے زیادہ (حدیث کا) محفوظ رکھنے والا ہو۔

بَابٌ ۵۲ اَلْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهٗ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهٗ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُوْنَ وَقَالَ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ أَصْحَابِ السَّعِيْرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ - وَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهٖ وَأَشَارَ إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّيْ أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۵۲ - علم (کا درجہ) قول و عمل سے پہلے ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَاعْلَمْ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" (آپ جان لیجیے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے)، تو (گویا)، اللہ تعالیٰ نے علم سے ابتدا فرمائی اور (حدیث میں ہے) کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں (اور) پیغمبروں نے نے علم (ہی) کا ترکہ چھوڑا ہے (پھر) جس نے علم حاصل کیا، اس نے (دولت کی) بہت بڑی مقدار حاصل کر لی اور جو شخص کسی راستے پر حصولِ علم کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں اور (دوسری جگہ) فرمایا ہے اور اس کو عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا - اور ان لوگوں (کافروں) نے کہا اگر ہم سنتے یا عقل رکھتے، جہنمی نہ ہوتے اور (ایک اور جگہ) فرمایا، کیا اہل علم اور جاہل برابر ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے اور علم تو سیکھنے ہی سے آتا ہے اور حضرت ابوذر کا ارشاد ہے کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اور مجھے گمان ہو کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ایک کلمہ سنا ہے، گردن کٹنے سے پہلے بیان کر سکوں گا تو یقیناً میں اس کو بیان کر دوں گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ حاضر کو چاہیئے

ا؎ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے باہمی خونریزی حرام ہے - ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی جان و مال اور آبرو کا احترام ضروری ہے - حج کے مہینوں میں اہل عرب لڑائی کو برا سمجھتے تھے۔ خصوصاً ذی الحجہ کے مہینے اور حج کے دن کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے . اسی لیے مثالاً آپ نے اسی کو بیان فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ ؕ

کہ (میری بات) غائب کو پہنچا دے اور حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ آیت "كُونُوا رَبَّانِيِّينَ" سے مراد حکماء، فقہاء، علماء ہیں، اور ربانی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بڑے مسائل سے پہلے چھوٹے مسائل سمجھا کر لوگوں کی (علمی) تربیت کرے۔

**باب ۵۳** مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا ؕ

**۵۳۔** نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے نصیحت فرماتے اور تعلیم دیتے (تاکہ) انھیں ناگواری نہ ہو۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ؕ

۶۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انھیں سفیان نے اعمش سے خبر دی، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرمانے کے لیے کچھ دن مقرر کر دیئے تھے۔ ہمارے پریشان ہو جانے کے خیال سے (ہر روز وعظ نہ فرماتے)

۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا ؕ

۶۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو التیاح نے حضرت انسؓ سے نقل کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ[1]

**باب ۵۴** مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً ؕ

**۵۴۔** کوئی شخص طالبین علم کی تعلیم کے لیے کچھ دن مقرر کر دے (تو یہ جائز ہے)

۷۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ

۷۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ (عبداللہ) ابن مسعود ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے، ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے ابو وائل! میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیں ہر روز وعظ سنایا کرو، انھوں نے فرمایا تو سن لو کہ

[1] اسلام دین فطرت ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور ہر انسان کے لیے آیا ہے اس لیے یہ دین اپنے اندر ایسے اصول رکھتا ہے جو انسانی فطرت کے لیے ناگوار نہیں۔ قرآن وحدیث میں تہدید وتنبیہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کا بیان ہے اس لیے خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول مقرر فرما دیا کہ دین کے کسی مسئلہ میں وہ پہلو نہ اختیار کرو جس سے لوگ کسی تنگی میں مبتلا ہو جائیں یا انھیں اس طرح پند ونصیحت نہ کرو جس سے انھیں خدا کی مغفرت ورحمت کی بجائے اس طرز تبلیغ ہی سے نفرت پیدا ہو جائے، اسلام کے یہ حکیمانہ اور نفسیاتی اصول ہی اس کی حقانیت وسچائی کا روشن ثبوت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ذٰلِكَ أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّيْ أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ۞

## بَابٌ ۵۵ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۞

۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ ۞

## بَابٌ ۵۶ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ ۞

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً

مجھے اس امر سے کوئی چیز اگر مانع ہے تو یہ کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کہیں تم تنگ نہ ہو جاؤ اور میں وعظ میں تمھاری فرصت و فرحت کا وقت تلاش کیا کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں، وعظ کے لیے ہمارے اوقاتِ فرصت کے متلاشی رہتے تھے۔

## ۵۵۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔

۷۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، ان سے وہب نے یونس کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے معاویہ سے، وہ خطبہ کے دوران میں فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتے ہیں اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو شخص ان کی مخالفت کرے گا انھیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آ جائے[1]

## ۵۶۔ علم کی باتیں دریافت کرنے میں سمجھداری سے کام لینا۔

۷۲۔ ہم سے علی (بن مدینی) نے بیان کیا، ان سے سفیان نے ان سے ابن ابی نجیح نے مجاہد کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ مدینے تک رہا۔ میں نے (اس) ایک حدیث کے سوا ان سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور حدیث نہیں سنی، وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک گابھ لایا گیا (اسے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے اس کی مثال

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقیہ ہونا علم کا سب سے اونچا درجہ ہے، دوسرے یہ کہ اسلام قیامت تک دنیا میں باقی رہے گا۔ کوئی شخص اس کو روئے زمین سے مٹانا چاہے تو مٹا نہیں سکے گا۔ تیسرے یہ کہ نبی کا کام تو صرف تبلیغ احکام ہے۔ اللہ کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلا دینا اور ہر شخص کو تقسیم کر دینا ہے۔ اب کس کے حصے میں کتنا علم اور کتنا دین آتا ہے، یہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے۔ ہر شخص کو اپنی اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق دین کی سمجھ دی جاتی ہے اور اس سے یہ بھی مراد ہے کہ جو کچھ مال و دولت مسلمانوں میں رسول تقسیم کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے کرتے ہیں، رسول صرف تقسیم کرنے والا ہے، اصل دینے والا اللہ ہی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ ؞

مسلمان کی طرح ہے (ابن مسعود کہتے ہیں کہ یہ سن کر) میں نے ارادہ کیا کہ عرض کروں کہ وہ (درخت) کھجور کا ہے مگر چونکہ میں سب میں چھوٹا تھا اس لیے خاموش رہا (پھر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا پیڑ ہے[1]

**بَابُ ۵۷ الْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ** وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوْا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ ؞

**۵۷ - علم و حکمت میں رشک کرنا۔** حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ قائد بننے سے پہلے فقیہ بنو۔ (یعنی دین کا علم حاصل کرو) اور ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ قائد بنائے جانے کے بعد بھی علم حاصل کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بڑھاپے میں بھی دین سیکھا[2]۔

**۷۳ - حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَلٰى مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ؞

**۷۳** - ہم سے حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے۔ ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے دوسرے لفظوں میں بیان کیا، ان لفظوں کے علاوہ جو زہری نے ہم سے بیان کیے۔ وہ کہتے ہیں میں نے قیس بن ابی حازم سے سنا، انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے سُنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے، ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو۔ اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو وہ اس کے ذریعہ سے فیصلے کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو[3]۔

**بَابُ ۵۸ مَا ذُكِرَ فِيْ ذَهَابِ مُوْسٰى فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِرِ** وَقَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِيْ ؞

**۵۸ - حضرت موسیٰ کے حضرت خضر کے پاس دریا میں جانے کا ذکر۔** اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (جو حضرت موسیٰ کا قول ہے) کیا میں تمھارے ساتھ چلوں اس شرط پر کہ تم مجھے (اپنے علم سے کچھ) سکھاؤ۔

---

[1] یہ عبداللہ بن مسعود کی ذہانت و ذکاوت کی بات ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا منشا فوراً سمجھ گئے اور یہ بھی ان کی سمجھداری کی دلیل ہے کہ بزرگوں کے مجمع میں از خود بولنے کو اچھا نہیں سمجھا۔

[2] امام بخاری کا منشا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے ارشاد سے یہ نہ سمجھو کہ رئیسِ قوم اور سردار بننے سے پہلے تو علم حاصل کیا جائے اور اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں بلکہ دینی معلومات تو ہر وقت حاصل کی جا سکتی ہیں (اور کرنی چاہئیں)، جیسا کہ صحابہ کرام کا حال تھا۔

[3] کسی دوسرے کی صلاحیت یا شخصیت یا خوبی یا خوشحالی سے رنجیدہ ہو کر یہ خواہش کرنا کہ اس شخص کی یہ نعمت یا کیفیت ختم ہو جائے اس کا نام حسد ہے لیکن کبھی کبھی حسد سے مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ آدمی دوسرے کو دیکھ کر صرف یہ چاہے کہ کاش! میں بھی ایسا ہی ہوتا۔ مجھے بھی ایسی ہی نعمت مل جاتی اس حالت کا نام رشک ہے۔ یہ کسی چیز کی شدید رغبت اور حرص سے پیدا ہوتا ہے اسی لیے امام بخاری نے عنوان میں غبطہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حسد تو بہرحال ایک مذموم چیز ہے مگر ایسا حسد جس کو رشک کہہ سکتے ہوں ان دو شخصوں کے مقابلہ میں جائز ہے جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ ؛

۷۴۔ ہم سے محمد بن عزیر زہری نے بیان کیا۔ ان سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے ان کے باپ (ابراہیم) نے، انھوں نے صالح سے سنا۔ انھوں نے ابن شہاب سے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس کے واسطے سے خبر دی کہ وہ اور حر بن قیس بن حصین الفزاری حضرت موسیٰؑ کے ساتھی کے بارے میں بحثے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ خضرؑ تھے، پھر ان کے پاس سے ابی بن کعب گزرے تو عبداللہ ابن عباسؓ نے انھیں بلایا اور کہا کہ میں اور میرے یہ رفیق حضرت موسےٰؑ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جن سے انھوں نے ملاقات کی سبیل چاہی تھی، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ ذکر سنا ہے، انھوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا، ایک دن حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں، کہ (دنیا میں) کوئی آپ سے بھی بڑھ کر عالم ہے ؛ موسیٰؑ نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں ہمارا بندہ خضر ہے (جس کا علم تم سے زیادہ ہے)، تب حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ خضر سے ملنے کی کیا صورت ہو ؛ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان سے ملاقات کی علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم اس مچھلی کو گم کر دو تو (واپس) لوٹ جاؤ، تب خضر سے تمھاری ملاقات ہوگی۔ تب موسیٰ علیہ السلام (چلے اور) دریا میں مچھلی کی علامت تلاش کرتے رہے۔ اس وقت ان کے ساتھی نے کہا، جب ہم پتھر کے پاس تھے کیا آپ نے دیکھا تھا۔ میں اس وقت مچھلی کو کہنا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے اس کا ذکر بھلا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اسی مقام کی تو ہمیں تلاش تھی۔ تب وہ اپنے نشاناتِ قدم پر (پچھلے پاؤں، باتیں کرتے ہوئے لوٹے (وہاں) انھوں نے خضر علیہ السلام کو پایا۔ پھر ان کا وہی قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کیا ہے[1]

---

[1] اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ پیغمبر جیسی ذی علم ہستی نے بھی مزید علم کے حصول کے لیے کسی دوسرے کی شاگردی کو عیب نہیں گردانا۔ اسی سے علم کی فضیلت و اہمیت سمجھ میں آتی ہے ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۹ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ -

۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ٭

## ۵۹ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما"۔

۷۵ - ہم سے ابو معمر نے بیان کیا ان سے عبدالوارث نے، ان سے خالد نے عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (سینے سے) لپٹا لیا اور فرمایا کہ "اے اللہ! اسے علم کتاب (قرآن) عطا فرما"۔

## باب ۶۰ مَتَى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ ٭

۷۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ ٭

۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ ٭

## ۶۰ - بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے؟

۷۶ - ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے، وہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) گدھی پر سوار ہو کر چلا۔ اس زمانے میں میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سامنے دیوار (کی آڑ) نہ تھی تو میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی (مگر کسی نے مجھے اس بات پر ٹوکا نہیں)

۷۷ - ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے ابو مسہر نے، ان سے محمد بن حرب نے، ان سے زبیدی نے زہری کے واسطے سے بیان کیا وہ محمود بن الربیع سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے چہرے پر کلی فرمائی اور اس وقت میں پانچ سال کا تھا[1]

## باب ۶۱ الْخُرُوجِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ ٭

۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِي حِمْصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ

## ۶۱ - علم کی تلاش میں نکلنا۔ جابر بن عبداللہ نے ایک حدیث کی خاطر عبداللہ بن انیس کے پاس جانے کے لیے ایک ماہ کی مسافت طے کی ہے

۷۸ - ہم سے ابوالقاسم خالد بن خلی قاضی حمص نے بیان کیا، ان سے محمد بن حرب نے، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہمیں زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے خبر دی، وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور حُر بن قیس حسن الفزاری حضرت موسیٰؑ کے

---

[1] مذکورہ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۵ سال کی عمر کی بات بچہ یاد رکھ سکتا ہے اور وہ قابل اعتماد ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ، فَقَالَ أُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ۔

ساتھی کے بارے میں جھگڑے (اس دوران میں) ان کے قریب سے ابی بن کعب گزرے تو ابن عباس رضؓ نے انھیں بلا لیا اور کہا کہ میں اور میرے (یہ) ساتھی حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جس سے ملنے کی حضرت موسیٰ نے (اللہ سے) سبیل چاہی تھی۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابی نے کہا کہ ہاں۔ میں نے رسول اللہ کو ان کا حال بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ فرما رہے تھے کہ ایک بار حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں (بیٹھے) تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ سے بھی بڑھ کر کوئی عالم ہے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل کی کہ ہاں! ہمارا بندہ خضر (علم میں تم سے بڑھ کر) ہے تو حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کی سبیل دریافت کی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (ان سے ملاقات کے لیے) مچھلی کو علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا تھا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو لوٹ جاؤ، تب تم خضر سے ملاقات کر لو گے۔ حضرت موسیٰ دریا میں مچھلی کے نشان کا انتظار کرتے رہے تب ان کے خادم نے ان سے کہا کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم پتھر کے پاس تھے بس وہاں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے غافل کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہم اسی (مقام) کے تو متلاشی تھے تب وہ اپنے (قدموں کے) نشان پر باتیں کرتے ہوئے واپس لوٹے (وہاں) خضر کو انھوں نے پایا پھر (اس کے بعد) ان کا قصہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

## بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ ۔

## ۶۲۔ پڑھنے اور پڑھانے والے کی فضیلت

۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ

۷۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا ان سے حماد بن اسامہ نے برید ابن عبد اللہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابو موسیٰ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس سے

لہ طلبِ علم کی ضرورت و اہمیت کے لیے یہ حدیث مکرر دوسرے عنوان سے بیان کی گئی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي الدِّيْنِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْحٰقُ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوْهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْأَرْضِ ؞

اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑا۔ وہ بالکل چٹیل میدان ہی تھے۔ نہ پانی کو روکتے ہیں اور نہ سبزہ اگاتے ہیں تو یہ مثال ہے اس شخص کی جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور نفع دیا اس کو اس چیز نے جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں جو اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا اور بخاری کہتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے ابو اسامہ کی روایت سے "قبلت الماء" کا لفظ نقل کیا ہے۔ قاع اس حصہ زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھ جائے (مگر ٹھیرے نہیں) اور صفصف ہموار زمین کو کہتے ہیں [1]

## باب ٦٣ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُوْرِ الْجَهْلِ

وَقَالَ رَبِيْعَةُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِّنَ الْعِلْمِ أَنْ يُّضَيِّعَ نَفْسَهٗ ؞

۶۳۔ علم کا زوال اور جہل کی اشاعت اور ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس کچھ علم ہو اسے یہ جائز نہیں کہ (دوسرے کام میں لگ کر علم کو چھوڑ دے اور) اپنے آپ کو ضائع کر دے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا ؞

۸۰۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے ابو التیاح کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علاماتِ قیامت میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل (اس کی جگہ) قائم ہو جائے گا اور (علانیہ) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بَعْدِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَّقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ

۸۱۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے شعبہ سے نقل کیا۔ وہ قتادہ سے اور قتادہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علاماتِ قیامت میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو علم و حکمت عطا فرمایا اس کو آپ نے بڑی اچھی مثال سے واضح فرمایا۔ زمین یا تو نہایت باصلاحیت ہوتی ہے پانی خوب پیتی ہے اور اس پانی سے اس میں نہایت اچھی پیداوار ہوتی ہے یا ایک زمین نشیبی ہوتی ہے کہ بارش کا پانی اس میں جمع ہوتا ہے اس سے اگرچہ زمین میں کوئی عمدگی اور زرخیزی پیدا نہیں ہوتی۔ مگر اس جمع شدہ پانی سے آدمی اور جانور سیراب ہوتے ہیں۔ ایک زمین سنگلاخ اور چٹیل ہوتی ہے۔ بارش سے اس میں نہ پیداواری کی صلاحیت آتی ہے اور نہ پانی اس میں ٹھیرتا ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ایک طبقہ تو ایسا ہے جس نے خود بھی فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی پہنچایا۔ ایک ایسا ہے جس نے خود تو فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرے اس سے مستفیض ہوں، پہلی یہ دونوں جماعتیں بہرحال بہتر ہیں اور پہلی کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے لیکن تیسری جماعت وہ ہے جس نے رسول اللہ کی دعوت پر کان ہی نہیں دھرا۔ وہ سب سے بدتر جماعت ہے۔

وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

جہل پھیل جائے گا، زنا بکثرت ہوگا۔ عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ ۵۰ عورتوں کا نگراں صرف ایک مرد ہوگا۔

## بَاب ۶۴ فَضْلِ الْعِلْمِ

## ۶۴۔ علم کی فضیلت

۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

۸۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ حمزہ بن عبداللہ بن عمران سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سو رہا تھا (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا پس ماندہ عمر بن الخطاب کو دیدیا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا علم۔[1]

## بَاب ۶۵ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ أَوْ غَيْرِهَا۔

## ۶۵۔ جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

۸۳۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے مالک نے شہاب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عیسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے منیٰ میں ٹھیر گئے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے اور کچھ حرج نہیں ہوا۔ پھر دوسرا آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے نادانستگی میں رمی سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ نے فرمایا (اب) رمی کر لے (اور پہلے کر دینے سے) کچھ حرج نہیں ہوا۔ ابن عمرو کہتے ہیں (اس دن) آپ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا جو کسی نے مقدم و مؤخر کر لی تھی تو آپ نے یہی فرمایا کہ (اب) کر لے، اور کچھ حرج نہیں۔[2]

---

[1] علم کو دودھ سے تشبیہ دی گئی، جس طرح آدمی کی نشوونما اور صحت کے لیے مفید ہے اسے طراوت اور قوت بخشتا ہے اسی طرح علم بھی انسان کی ترقی و عظمت کا ذریعہ ہے پھر حضرت عمرؓ کو علوم نبوت سے نسبت تھی وہ بھی اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے

[2] حرج نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نادانستگی کی وجہ سے اگر ترتیب بدل گئی تو کوئی گناہ نہیں ہوا، دوسرے ائمہ کے نزدیک ترتیب چھوڑ دینے سے کفارہ وغیرہ لازم نہیں آتا امام ابوحنیفہ کے نزدیک ترتیب واجب ہے ترک ترتیب سے اس کا کفارہ دینا پڑیگا اگرچہ حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ آپ نے مسائل کا جواب سواری پر دیا مگر کتاب الحج میں جو حدیث ہے اس میں تصریح ہے کہ آپ منیٰ میں اونٹنی پر سوار تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بابٌ ٦٦ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

## ٦٦۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دینا۔

٨٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قَالَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ وَلَا حَرَجَ ۔

٨٤۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے وہیب نے، ان سے ایوب نے عکرمہ کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے (آخری) حج میں کسی نے پوچھا کہ میں نے رمی کرنے (یعنی کنکر پھینکنے) سے پہلے ذبح کر لیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور) فرمایا کچھ حرج نہیں کسی نے کہا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کرا لیا (آپ نے) سر سے اشارہ فرما دیا کہ کچھ حرج نہیں۔

٨٥۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ ۔

٨٥۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں حنظلہ نے سالم سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئیگا کہ جب) علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ہرج کیا چیز ہے آپ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا کہ اس طرح، گویا آپ نے اس سے قتل مراد لیا۔

٨٦۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ

٨٦۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے وہیب نے ان سے ہشام نے فاطمہ کے واسطے سے نقل کیا وہ اسماءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ میں عائشہؓ کے پاس آئی۔ وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے (یعنی لوگ کیوں پریشان ہیں) تو انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج کو گہن لگا ہے) اتنے میں لوگ (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ عائشہؓ نے کہا اللہ پاک ہے۔ میں نے کہا (کیا یہ گہن) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ انھوں نے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں پھر میں بھی (نماز کے لیے) کھڑی ہو گئی (نماز طویل تھی) حتیٰ کہ مجھے غش آنے لگا۔ تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی پھر (نماز کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان فرمائی پھر فرمایا جو چیز مجھے پہلے دکھلائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی، یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ مثل یا قرب کا کونسا لفظ حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔

اسماء نے فرمایا، میں نہیں جانتی۔ حضرت فاطمہ کہتی ہیں (یعنی) فتنۂ دجال کی طرح (آزمائے جاؤ گے)، کہا جائے گا (قبر کے اندر) کہ تم اس آدمی کے بارے میں کیا جانتے ہو؛ تو جو صاحب ایمان یا صاحب یقین ہوگا، کونسا لفظ فرمایا حضرت اسماء نے، مجھے یاد نہیں۔ وہ کہے گا، وہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، جو ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلیلیں لے کر آئے تو ہم نے اس کو قبول کرلیا اور اس کی پیروی کی، وہ محمدؐ ہیں تین بار (اس طرح کہے گا)، پھر (اس سے) کہدیا جائے گا کہ آرام سے سورہ، بیشک ہم نے جان لیا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھتا تھا اور بہر حال منافق یا شکی آدمی۔ میں نہیں جانتی کہ ان میں سے کونسا لفظ حضرت اسماء نے کہا تو وہ (منافق یا شکی آدمی) کہے گا کہ جو لوگوں کو کہتے سنا ہیں نے (بھی) وہی کہدیا[1] ۔

**بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ ۔**

**۶۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ عبدالقیس کے وفد کو اس پر آمادہ کرنا کہ وہ ایمان اور علم کی باتیں یاد رکھیں، اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو (ان باتوں کی) خبر کر دیں اور مالک ابن الحویرث نے فرمایا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (خطاب کرکے) فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر انھیں (دین کا) علم سکھاؤ۔**

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا

۸۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے غندر نے، ان سے شعبہ نے ابوجمرہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا تو (ایک مرتبہ) ابن عباس نے کہا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا کہ کون قاصد ہے؛ (یا یہ پوچھا کہ) کون لوگ ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ ربیعہ (کے لوگ ہیں) آپ نے فرمایا کہ مبارک ہو قوم کو (آنا) یا مبارک ہو اس وفد کو (جو کبھی) نہ رسوا ہو نہ شرمندہ ہو (اس کے بعد) انھوں نے عرض کیا کہ ہم ایک دور دراز گوشہ سے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں اور ہمارے آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ (پڑتا) ہے (اس کے خوف کی وجہ سے) ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور دنوں میں حاضر

---

[1] اس حدیث کے لانے کا منشا یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت اسماءؓ کو سر کے اشارے سے جواب دیا۔ باقی پوری حدیث صلوٰۃ کسوف کے باب میں ہے جو سورج گہن ہونے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ (قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ) قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرُ قَالَ احْفَظُوْهُ وَأَخْبِرُوْهُ مَنْ وَّرَاءَكُمْ ۔

نہیں ہو سکتے اس لیے ہمیں کوئی ایسی (قطعی) بات بتلا دیجیے کہ جس کی ہم اپنے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو خبر دے دیں (اور) اس کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہو سکیں، تو آپ نے انھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے روک دیا۔ اور انھیں حکم دیا کہ اللہ واحد پر ایمان لائیں (اس کے بعد) فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا (ایک اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ) اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا دبا، حنتم اور مزفت کے استعمال سے منع فرمایا اور (چوتھی چیز کے بارے میں) شعبہ کہتے ہیں کہ ابو جمرہ بسا اوقات نقیر کہتے تھے اور بسا اوقات مقیر۔ (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان (باتوں کو) یاد رکھو اور اپنے پیچھے (رہ جانے) والوں کو ان کی اطلاع پہنچا دو[1]۔

## بَابُ ٦٨ اَلرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ

## ٦٨۔ جب کوئی مسئلہ در پیش ہو تو اس کے لیے سفر کرنا (کیسا ہے)

٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِيْ إِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِيْ وَلَا أَخْبَرْتِنِيْ فَرَكِبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۔

۸۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن الحارث کے واسطے سے نقل کیا کہ عقبہ نے ابو اہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا، تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ کو اور جس سے اس کا نکاح ہوا ہے اس کو دودھ پلایا ہے۔ (یہ سن کر) عقبہ نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے تب سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کس طرح (تم اس لڑکی سے تعلق رکھو گے) حالانکہ (اس کے متعلق یہ) یہ کہا گیا۔ تب عقبہ نے اس لڑکی کو چھوڑ دیا اور اس نے دوسرا خاوند کر لیا[2]۔

---

[1] یہ حدیث کتاب الایمان کے اخیر میں گزر چکی ہے۔

[2] انھوں نے احتیاطاً چھوڑ دیا کہ جب شبہ پیدا ہو گیا تو اب شبہ کی بات سے بچنا بہتر ہے۔ مگر جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے تو ایک عورت کی شہادت اس کے لیے کافی نہیں، یہاں بر بنائے احتیاط آپ نے ایسا فرمایا ورنہ جمہور ائمہ کے نزدیک دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۶۹ التناوب في العلم

۸۹۔ حدثنا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهري ح قال وقال ابن وهب انا يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله ابن ابي ثور عن عبد الله بن عباس عن عمر رضي الله عنه قال كنت انا وجار لي من الانصار في بني امية بن زيد وهي من عوالي المدينة وكنا نتناوب النزول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل يوما وانزل يوما فاذا نزلت جئته بخبر ذلك اليوم من الوحي وغيره واذا نزل فعل مثل ذلك فنزل صاحبي الانصاري يوم نوبته فضرب بابي ضربا شديدا فقال اثم هو ففزعت اليه فقال حدث امر عظيم فدخلت على حفصة فاذا هي تبكي فقلت اطلقكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لا ادري ثم دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت وانا قائم اطلقت نساءك قال لا فقلت الله اكبر۔

## باب الغضب في الموعظة والتعليم اذا راى ما يكره۔

۹۰۔ حدثنا محمد بن كثير قال اخبرني سفيان عن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن ابي مسعود الانصاري قال قال رجل يا رسول الله لا اكاد ادرك الصلوة مما يطول بنا فلان فما رايت النبي صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا من يومئذ فقال ايها الناس انكم منفرون

## ۶۹۔ (حصول) علم کے لیے نمبر مقرر کرنا۔

۸۹۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انھیں شعیب نے زہری سے خبر دی (ایک دوسری سند سے) امام بخاری کہتے ہیں۔ ابن وہب کو یونس نے ابن شہاب سے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبداللہ بن ابی ثور سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن عباسؓ سے، وہ حضرت عمرؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں عوالی مدینہ کے ایک گاؤں بنی امیہ بن یزید میں رہتے تھے اور ہم دونوں باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ آتا، ایک دن میں آتا۔ جس دن میں آتا تو اس دن کی وحی کی اور (رسول اللہؐ کی مجلس کی) دیگر باتوں کی اس کو اطلاع دیتا تھا۔ اور جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا تو ایک دن وہ میرا انصاری رفیق اپنی باری کے روز حاضر خدمت ہوا (جب واپس آیا) تو میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرے بارے میں) پوچھا کہ کیا وہ یہاں ہے؟ میں گھبرا کر اس کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگا کہ ایک بڑا معاملہ پیش آگیا۔ (یعنی رسول اللہؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی)، پھر میں حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا تمھیں رسول اللہؐ نے طلاق دی ہے؟ وہ کہنے لگی۔ میں نہیں جانتی۔ پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کھڑے کھڑے آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے، آپؐ نے فرمایا نہیں۔ تب میں نے (تعجب سے) کہا "اللہ اکبر!"

## ۷۰۔ جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وعظ کرتے اور تعلیم دینے میں ناراض ہو سکتا ہے۔

۹۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے ابو خالد سے خبر دی۔ وہ قیس بن ابی حازم سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو مسعود انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (رسول اللہؐ کی خدمت میں آکر) عرض کیا یا رسول اللہؐ! فلاں شخص لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ اس لیے میں (جماعت کی) نماز میں شریک نہیں ہو سکتا (ابو مسعود کہتے ہیں کہ) اس دن سے زیادہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران نصیحت میں غضبناک نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا اے لوگو! تم (ایسی شدت اختیار

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔

کر کے لوگوں کو دین سے) نفرت دلاتے ہو (سن لو) جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور ضرورت مند (سب ہی قسم کے لوگ) ہوتے ہیں۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ ۔

۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ان سے ابو عامر العقدی نے۔ وہ سلیمان بن بلال المدینی سے، وہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، وہ یزید سے جو منبعث کے آزاد کردہ تھے، وہ زید بن خالد الجہنی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ[1] کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اس کی بندش پہچان لے یا فرمایا کہ اس کا برتن اور تھیلی (پہچان لے) پھر ایک سال تک اس کی شناخت (کا اعلان) کراؤ پھر (اس کا مالک نہ ملے تو) اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر اس کا مالک آجائے تو اسے سونپ دے اس نے پوچھا کہ اچھا گمشدہ اونٹ (کے بارے میں) کیا حکم ہے؟ آپ کو غصہ آگیا، کہ رخسار مبارک سرخ ہوگئے یا راوی نے کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ (یہ سنکر) آپ نے فرمایا، تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے اور اس کے (پاؤں کے) سُم ہیں۔ وہ خود پانی پر پہنچے گا اور درخت پر چرے گا لہٰذا اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے اس نے کہا کہ اچھا گم شدہ بکری (کے بارہ میں) کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی ورنہ بھیڑیے کی (غذا) ہے۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ

۹۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، ان سے ابو اسامہ نے برید کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو بردہ سے اور وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں جو آپ کو ناگوار ہوئیں اور جب (اس قسم کے سوالات کی) آپ پر بہت زیادتی کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا اور پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا (اچھا اب) مجھ سے جو چاہے پوچھو، تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سالم شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ آخر حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرے کا حال دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! ہم (ان باتوں کے دریافت

---

[1] کسی کی گری پڑی چیز اگر کہیں مل جائے اسے لقطہ کہتے ہیں اس حدیث میں اسی کا حکم بیان فرمایا گیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَزَّ وَجَلَّ ۔

کرنے سے جو آپ کو ناگوار ہوں) اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔[1]

## بَابُ۔ مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ ۔

## ۷۱۔ امام یا محدث کے سامنے دو زانو بیٹھنا۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ ۔

۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے زہری سے خبر دی، انھیں انس بن مالک نے بتلایا کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حذافہ۔ پھر آپ نے بار بار فرمایا کہ مجھ سے پوچھو، تو حضرت عمرؓ نے دو زانو ہو کر عرض کیا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ (اور یہ جملہ) تین مرتبہ (دوہرایا) پھر (یہ بات سنکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔[2]

## بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلٰثًا لِيُفْهَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا وَقَوْلَ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا ۔

## ۷۲۔ کوئی شخص سمجھانے کے لیے (ایک) بات کو تین مرتبہ دوہرائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "الا وقول الزور" اس کو تین بار دوہراتے رہے اور حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو پہنچا دیا؟ (یہ جملہ) تین بار دوہرایا۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا ۔

۹۴۔ ہم سے عبدہ نے بیان کیا ان سے عبدالصمد نے ان سے عبداللہ ابن مثنیٰ نے۔ ان سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے، حضرت انس سے بیان کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار لوٹاتے۔ حتیٰ کہ خوب سمجھ لیا جاتا اور جب کچھ لوگوں کے پاس آپ تشریف لاتے اور انھیں سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۹۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے ابی بشر کے واسطے سے بیان کیا، وہ یوسف بن ماہک سے بیان کرتے ہیں۔ وہ

---

[1] لغو اور بیہودہ سوال کسی صاحب علم سے کرنا نا سمجھی اور نادانی کی بات ہے۔ پھر اللہ کے رسول سے اس قسم کا معاملہ کرنا تو گویا بہت ہی سخت بات ہے اسی لیے اس قسم کے بیجا سوالات پر آپ نے غصہ میں فرمایا کہ جو چاہے دریافت کرو، اس لیے کہ اگرچہ بشر ہونے کے لحاظ سے آپ کی معلومات محدود تھیں مگر اللہ کا برگزیدہ پیغمبر ہونے کی بنا پر وحی و الہام سے وہ ساری کیفیات وہ سارے احوال آپ کو معلوم ہو جاتے تھے یا معلوم ہو سکتے تھے، جن کی آپ کو ضرورت پیش آتی تھی۔

[2] حضرت عمر کے عرض کرنے کی منشا یہ تھی کہ اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمدؐ کو نبی مان کر اب ہمیں مزید کچھ سوالات پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ۔

عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے۔ پھر آپ ہمارے قریب پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے تو ہم اپنے پیروں پر پانی کا ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا کہ آگ کے عذاب سے ان ایڑیوں کی خرابی ہے۔ یہ دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ۔

## بَاب ۷۳ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ ۔

## ۷۳۔ مرد کا اپنی باندی اور گھر والوں کو تعلیم دینا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا الْمُحَارِبِيُّ نَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهِ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَّطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ ۔

۹۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انھیں محاربی نے خبر دی، وہ صالح بن حیان سے بیان کرتے ہیں، ان سے عامر الشعبی نے بیان کیا ان سے ابوبردہ نے اپنے باپ کے واسطے سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کے لیے دو اجر ہیں۔ ایک وہ جو اہل کتاب ہو اور اپنے نبی اور محمدؐ پر ایمان لائے اور (دوسرے) وہ مملوک غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے وہ) آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے، تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ پھر عامر نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث تمھیں کسی عوض کے بغیر دی ہے (ورنہ) اس سے کم حدیث کے لیے مدینہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

## بَاب ۷۴ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ ۔

## ۷۴۔ امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا، اور تعلیم دینا۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا، انھوں نے ابن عباس سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں یا عطار نے کہا کہ میں ابن عباس کو گواہ بناتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ عید کے موقع پر لوگوں کی صفوں میں) نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے تو آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو (خطبہ اچھی طرح) نہیں سنائی دیا تو آپ نے انھیں نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا تو (یہ وعظ سن کر) کوئی عورت بالی (اور کوئی عورت) انگوٹھی ڈالنے لگی۔ اور بلالؓ اپنے کپڑے کے دامن میں (یہ چیزیں) لینے لگے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ٧٥ اَلْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيثِ**

٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَا يَسْاَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ اَوْ نَفْسِهِ ؛

**٧٥ - حدیث کی رغبت کا بیان :**

٩٨ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے سلیمان نے عمرو بن ابی عمرو کے واسطے سے بیان کیا، وہ سعید بن ابی سعید المقبری کے واسطے سے بیان کرتے ہیں، وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ کس کو حصہ ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہؓ! مجھے خیال تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارہ میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمھاری حرص دیکھ لی تھی۔ قیامت میں سب سے زیادہ فیضیاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے یا سچے جی سے "لا الٰہ الا اللہ" کہے گا[1]

**باب ٧٦ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ**

اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَاِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ اِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُونَ سِرًّا ؛

**٧٦ - علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا؟** اور عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم کو لکھا کہ تمھارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی حدیثیں بھی ہوں ان پر نظر کرو اور انھیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے ختم ہوجانے کا اندیشہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی حدیث قبول نہ کرو۔ اور لوگوں کو چاہیئے کہ علم پھیلائیں اور ایک جگہ جم کر بیٹھیں تاکہ جاہل بھی جان لے اور علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے ؛

٩٩ - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِلٰى قَوْلِهِ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ ؛

٩٩ - ہم سے علاء بن عبدالجبار نے بیان کیا ان سے عبدالعزیز ابن مسلم نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے اس کو بیان کیا۔ یعنی عمر بن عبدالعزیز کی حدیث ذہاب العلماء تک ؛

❊ ❊ ❊

١٠٠ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ

١٠٠ - ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، ان سے مالک نے ہشام بن عروہ سے ان کے باپ کے واسطے سے نقل کیا۔ انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے لیکن اللہ تعالے

[1] یعنی عقائد میں پختہ ہو اور یقین میں کچا نہ ہو ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْعُلَمَآءِ حَتّٰی إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا قَالَ الْفِرَبْرِيُّ نَا عَبَّاسٌ قَالَ ثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ ‌۔

علماء کو موت دے کر علم کو اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے تو خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

❊ ❊ ❊

## بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَآءِ يَوْمٌ عَلٰی حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ ؛

## ۷۷۔ کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی خاص دن مقرر کرنا (مناسب ہے)؟

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَآءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنْ وَّلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ ؛

۱۰۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ان سے ابن الاصبہانی نے، انھوں نے ابوصالح ذکوان سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا (کہ آپ سے مستفید ہونے میں) مرد ہم سے بڑھ گئے اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے (بھی) کوئی دن مقرر فرمادیں۔ تو آپ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کرلیا، اس دن عورتوں سے آپ ملے اور انھیں نصیحت فرمائی اور انھیں (مناسب) احکام دیے جو کچھ آپ نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین لڑکے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ کی آڑ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا اگر دو (لڑکے بھیج دے) آپ نے فرمایا ہاں اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)[1]

۱۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ؛

۱۰۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے غندر نے، ان سے شعبہ نے عبدالرحمٰن بن الاصبہانی کے واسطے سے بیان کیا، وہ ذکوان سے وہ ابوسعید سے، ابوسعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کرتے ہیں۔ اور (دوسری سند میں) عبدالرحمٰن بن الاصبہانی سے روایت ہے کہ میں نے ابوحازم سے سنا وہ ابوہریرہ رضؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا ایسے تین (لڑکے) جو ابھی بلوغ کو نہ پہنچے ہوں[2]

## بَابٌ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَهُ حَتّٰی يَعْرِفَهُ ؛

## ۷۸۔ ایک شخص کوئی بات سنے اور نہ سمجھے تو دوبارہ دریافت کرلے تاکہ (اچھی طرح) سمجھ لے۔

---

[1] یعنی شیرخوار بچے کی موت ماں کے لیے بخشش کا ذریعہ ہوجائے گی، پہلی مرتبہ تین لڑکے فرمایا، پھر دو، اور ایک حدیث میں ایک بچے کے انتقال کا بھی یہی حکم آیا ہے ؛ [2] یہ حدیث پہلی حدیث کی تائید کے لیے اور ایک راوی ابن الاصبہانی کے نام کی تصریح کے لیے لائے ہیں، بالغ ہونے سے پہلے بچے کی موت کا کافی رنج ہوتا ہے اس لیے معصوم بچے کی موت ماں کی بخشش کا ذریعہ قرار دی گئی ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۰۳ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعُ
ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا
تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى
تَعْرِفَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ
أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ
حِسَابًا يَسِيرًا قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ
مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ ۔

۱۰۳ ۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انھیں نافع بن عمر نے خبر دی ان سے ابن ابی ملیکہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہؓ جب کوئی ایسی بات سنتیں جس کو سمجھ نہ پاتیں۔ تو دوبارہ اس کو معلوم کرتیں تاکہ سمجھ لیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائیگا تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (یہ سنکر) میں نے کہا کہ کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؛ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صرف (اللہ کے دربار میں) پیشی ہے۔ لیکن جس کے حساب میں یہ جانچ کی گئی (سمجھو) وہ ہلاک ہوگیا۔

## بَاب ۷۹ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۷۹ ۔ جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو علم پہنچائیں۔ یہ حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ
وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي
أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ
سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ
عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا
النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً
فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ فِيهَا
فَقُولُوا إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ
لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ
ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ

۱۰۴ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، وہ ابو شریح سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عمرو بن سعید (والیٔ مدینہ) سے جب وہ مکہ (ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے) لشکر بھیج رہے تھے، کہا کہ اے امیر! مجھے اجازت ہو تو میں وہ بات آپ سے بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی تھی اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے (اول) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے آدمیوں نے حرام نہیں کیا تو (سن لو کہ) کسی شخص کے لیے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ جائز نہیں کہ مکہ میں خونریزی کرے یا اس کا کوئی پیڑ کاٹے، پھر اگر کوئی اللہ کے رسول (کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز چاہے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول کے لیے اجازت دی تھی، تمھارے لیے نہیں دی اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لیے اجازت ملی آج اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور

---

۱ حضرت عائشہؓ کے شوق علم اور سمجھداری کی بات ہے کہ جس مسئلہ میں انھیں الجھن ہوئی اس کے بارے میں رسول اللہ سے بے تکلف دریافت کر لیا۔ اللہ کے یہاں پیشی تو سب کی ہوگی مگر حساب فہمی جس کی شروع ہوگئی وہ ضرور گرفت میں آجائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ۔

حاضر غائب کو (یہ بات) پہنچا دے۔ (یہ حدیث سننے کے بعد راوی حدیث) ابو شریح سے پوچھا گیا کہ (آپ کی بات سنکر) عمرو نے کیا جواب دیا، انھوں نے کہا یہ کہ (ابو شریح) میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم (مکہ) کسی خطا کار کو یا خون کرکے اور فتنہ پھیلا کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔[1]

۱۰۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ۔

۱۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، ان سے حماد نے ایوب کے واسطے سے بیان کیا، وہ محمد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ابو بکرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپ نے (یوں) فرمایا، تمھارے خون اور تمھارے مال، محمد کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ نے اعراضکم کا لفظ بھی فرمایا (یعنی) اور تمھاری آبروئیں تم پر حرام ہیں جس طرح تمھارے آج کے دن کی حرمت تمھارے اس مہینے میں، سن لو، یہ خبر حاضر غائب کو پہنچا دے اور محمد کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر دوبارہ فرمایا کہ کیا میں نے (اللہ کا یہ حکم تمھیں) نہیں پہنچا دیا۔[2]

## باب ۸۰ ۔ اِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

## ۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والے کا گناہ۔

۱۰۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ ابْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ ۔

۱۰۶۔ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھوں نے ربعی بن حراش سے سنا کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو، کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ دوزخ میں داخل ہو۔

۱۰۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ

۱۰۷۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے جامع ابن شداد نے، وہ عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اپنے باپ سے (یعنی اپنے والد) زبیرؓ سے عرض کیا کہ میں نے کبھی آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہیں سنیں۔ جیسا کہ فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں، زبیر نے جواب دیا کہ سن لو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی جدا نہیں ہوا لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ

---

[1] عمرو بن سعید نے ابو شریح کو جو جواب دیا، سراسر دھاندلی کا جواب تھا۔ ابن زبیرؓ نہ باغی تھے نہ فسادی، بلکہ وہ خود تھا۔

[2] یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ دوسری حدیث میں تفصیل سے اس کا ذکر آیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النار ۔

۱۰۸۔ حدثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث عن عبد العزیز قال انس انه لیمنعنی ان احدثکم حدیثا کثیرا ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من تعمد علی کذبا فلیتبوا مقعده من النار ۔

۱۰۹۔ حدثنا المکی بن ابراهیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمة هو ابن الاکوع قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من یقل علی ما لم اقل فلیتبوا مقعده من النار ۔

۱۱۰۔ حدثنا موسی قال ثنا ابو عوانة عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ومن رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطن لا یتمثل فی صورتی ومن کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار ۔

## باب ۸۱ کتابة العلم ۔

۱۱۱۔ حدثنا محمد بن سلام قال انا وکیع عن سفیان عن مطرف عن الشعبی عن ابی جحیفة قال قلت لعلی رضی الله عنه هل عندکم کتاب قال لا الا کتاب الله او فهم اعطیه رجل مسلم او ما فی هذه الصحیفة قال قلت وما فی هذه الصحیفة قال

اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (اسی لیے میں حدیث رسول بیان نہیں کرتا)

۱۰۸۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے عبدالعزیز کے واسطے سے نقل کیا کہ حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ مجھے بہت سی حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے ۔

۱۰۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ ان سے یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن الاکوع کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص میری نسبت وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

۱۱۰۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے ابی حصین کے واسطہ سے نقل کیا، وہ ابو صالح سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ہریرہؓ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ (اپنی اولاد کا) میرے نام کے اوپر نام رکھو۔ مگر میری کنیت اختیار نہ کرو، اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے[1]۔

## ۸۱۔ علم کا قلمبند کرنا ۔

۱۱۱۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انھیں وکیع نے سفیان سے خبر دی۔ انھوں نے مطرف سے سنا، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے ابو جحیفہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کیا تمھارے پاس کوئی (اور بھی) کتاب ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ مگر اللہ کی کتاب ہے یا فہم ہے جو وہ ایک مسلمان کو عطا کرتا ہے، یا پھر جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے

[1] یہ مسلسل حدیثیں سب اسی ذیل میں آتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوگ غلط بات منسوب کرکے دنیا میں خلق کو گمراہ اور آخرت میں دوزخ کو آباد نہ کریں۔ یہ حدیثیں بجائے خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عام طور پر احادیث کا ذخیرہ مفسد لوگوں کی دست برد سے محفوظ رہا اور جتنی احادیث لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیں ان کو علماء نے صحیح احادیث سے الگ چھانٹ دیا۔

اسی طرح آپ نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ خواب میں بھی اگر کوئی بات میری طرف منسوب کی جائے تو وہ بھی صحیح ہونی چاہیے کیونکہ خواب میں شیطان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نہیں آسکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ؕ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ؕ

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا، دیت اور اسیروں کی رہائی کا بیان اور یہ حکم کہ مسلمان، کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے[1]

۱۱۲۔ ہم سے ابو نعیم الفضل ابن دکین نے بیان کیا، ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو سلمہ سے وہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (قبیلہ خزاعہ کے کسی شخص) نے بنو لیث کے کسی آدمی کو اپنے مقتول کے عوض مار دیا تھا۔ یہ فتح مکہ والے سال کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی، آپ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے قتل یا فیل کو روک لیا، امام بخاری کہتے ہیں اس لفظ کو شک کے ساتھ سمجھو، ایسا ہی ابو نعیم وغیرہ نے القتل اور الفیل کہا، ان کے علاوہ دوسرے لوگ الفیل کہتے ہیں (رسول اللہؐ نے فرمایا) کہ ان پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کر دیا اور سمجھ لو کہ وہ (مکہ) کسی کے لیے حلال نہیں ہوا، مجھ سے پہلے اور نہ (آئندہ) کبھی ہوگا۔ اور میرے لیے بھی صرف دن کے تھوڑے سے حصہ کے لیے حلال کر دیا گیا تھا۔ سن لو کہ وہ اس وقت حرام ہے نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور اس کی گری پڑی چیز بھی وہی اٹھائے جس کا منشا یہ ہو کہ وہ اس شے کا تعارف کرائے گا، تو اگر کوئی شخص مارا جائے تو (اس کے عزیزوں کو) اس کو اختیار ہے دو باتوں کا، یا دیت لے یا قصاص۔ اتنے میں ایک یمنی آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! (یہ مسائل) میرے لیے لکھوا دیجیے، تب آپ نے فرمایا کہ ابو فلاں کے لیے (یہ مسائل) لکھ دو، تو ایک قریشی شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ کیونکہ اسے ہم گھروں میں بوتے ہیں اور اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ہاں) مگر اذخر مگر اذخر ؕ

۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے وہب بن منبہ نے اپنے بھائی کے واسطے سے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں عبد اللہ بن عمرو کے علاوہ

[1] کچھ لوگوں کو یہ شبہ تھا کہ حضرت علی رضؓ کے پاس کچھ ایسے خاص احکام اور پوشیدہ باتیں کسی صحیفے میں درج ہیں جو رسول اللہؐ نے ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائیں، اس حدیث سے اس غلط فہمی کی تردید ہوتی ہے ؕ

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ ۞

## بَابُ ۸۲ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ ۞

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ح وَعَمْرٍو وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ ۞

## بَابُ ۸۳ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ ۞

مجھ سے زیادہ کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں، وہ لکھ لیا کرتے تھے، میں لکھتا نہیں تھا، دوسری سند سے معمر نے وہب بن منبہ کی متابعت کی۔ وہ ہمام سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ۞

۱۱۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ابن وہب نے، انھیں یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں شدت ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سامانِ کتابت لاؤ تاکہ تمھارے لیے ایک نوشتہ لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا کہ اس وقت رسول اللہ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہمیں (ہدایت کے لیے) کافی ہے۔ اس پر لوگوں کی رائے مختلف ہو گئی اور بول چال زیادہ ہونے لگی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو۔ (اس وقت) میرے پاس جھگڑنا ٹھیک نہیں، تو ابن عباس یہ کہتے ہوئے نکل آئے کہ بیشک مصیبت بڑی سخت مصیبت ہے (وہ چیز جو) ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کی (مطلوبہ) تحریر کے درمیان حائل ہو گئی۔

## ۸۲۔ رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا ۞

۱۱۵۔ صدقہ نے ہم سے بیان کیا انھیں ابن عیینہ نے معمر کے واسطے سے خبر دی، وہ زہری سے روایت کرتے ہیں، زہری ہند سے، وہ ام سلمہؓ سے (دوسری سند میں) عمرو اور یحییٰ بن سعید زہری سے، وہ ایک عورت سے، وہ ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور فرمایا کہ سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ ان حجرہ والیوں کو جگاؤ، کیونکہ بہت سی عورتیں (جو) دنیا میں (باریک) کپڑا اوڑھنے والی ہیں وہ آخرت میں برہنہ ہوں گی[1]

## ۸۳۔ رات کے وقت علمی مذاکرہ ۞

[1] مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کے خزانے نازل ہوئے اور اس کا عذاب بھی اترا۔ دوسرے یہ کہ بہت سی عورتیں جو ایسے باریک کپڑے استعمال کریں گی جن سے بدن نظر آئے، آخرت میں انھیں رسوا کیا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۶۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَّاَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ فِیْٓ اٰخِرِ حَیَاتِہٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ اَرَءَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ ھٰذِہٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَۃِ سَنَۃٍ مِّنْھَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ۔

۱۱۶۔ سعید بن عفیر نے ہم سے بیان کیا، ان سے لیث نے۔ ان سے عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا وہ سالم اور ابوبکر بن ابی حثمہ سے۔ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے۔ فرمایا کہ تمھاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ نہیں رہے گا۔[1]

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ ثَنَا الْحَکَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا فِیْ لَیْلَتِھَا فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَیِّمُ اَوْ کَلِمَۃً تُشْبِھُھَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَصَلّٰی خَمْسَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِیْطَہٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

۱۱۷۔ آدم نے ہم سے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت الحارث زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن، ان کی رات میں ان ہی کے پاس تھے۔ آپ نے عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی۔ پھر گھر میں تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو گئے، پھر اٹھے اور فرمایا کہ چھوکرا سو رہا ہے یا اسی جیسا لفظ فرمایا، پھر آپ (نماز پڑھنے) کھڑے ہو گئے اور میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب (کھڑا) کر لیا۔ تب آپ نے پانچ رکعت پڑھیں، پھر دو پڑھیں، پھر سو گئے حتی کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔ پھر نماز کے لیے (باہر) تشریف لے آئے۔[2]

## بابٌ ۸۴۔ حِفْظِ الْعِلْمِ۔

## ۸۴۔ علم کو محفوظ رکھنا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ اَکْثَرَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَلَوْلَا اٰیَتَانِ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَا حَدَّثْتُ حَدِیْثًا

۱۱۸۔ عبدالعزیز بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا وہ کہتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ اگر قرآن میں دو آیتیں

---

[1] یا تو یہ مطلب ہے کہ عام طور پر اس امت کی عمریں سو برس سے زیادہ نہ ہوں گی لیکن محققین کے نزدیک اس کا مطلب وہی ہے جو ظاہری لفظوں سے سمجھ میں آتا ہے۔ چنانچہ سب سے آخری صحابی عامر بن واثلہ کا ٹھیک سو برس بعد انتقال ہوا۔ اُحد کی لڑائی میں ان کی پیدائش ہوئی اور ایک سو دو برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

[2] کتاب التفسیر میں بھی بخاری نے یہ حدیث ایک دوسرے واسطے سے نقل کی ہے۔ وہاں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر حضرت میمونہ رض سے باتیں کیں اور پھر سو گئے۔ اس جملے سے اس حدیث کا عنوان صحیح ہو جاتا ہے یعنی رات کو علمی گفتگو کرنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ يَتْلُوْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى اِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيْمُ اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِيْ اَمْوَالِهِمْ وَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُوْنَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُوْنَ ٭

نہ ہوتیں۔ میں کوئی حدیث نہ بیان کرتا، پھر یہ آیت پڑھی جس کا مطلب یہ ہے) کہ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ دلیلوں اور ہدایتوں کو چھپاتے ہیں (آخر آیت) رحیم تک (حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ) ہمارے مہاجر بھائی تو بازار کی خرید و فروخت میں لگے رہتے اور انصار بھائی اپنی جائیداد میں مشغول رہتے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے ساتھ جی بھر کر رہتا اور (ان مجلسوں میں) حاضر رہتا جن (مجلسوں) میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ (باتیں) محفوظ رکھتا جو دوسرے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے ٭

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ بِهٰذَا وَقَالَ يَغْرِفُ بِيَدِهِ فِيْهِ ٭

۱۱۹۔ ہم سے ابومصعب احمد بن ابی بکر نے بیان کیا، ان سے محمد ابن ابراہیم بن دینار نے ابن ابی ذئب کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ سعید بن المقبری سے، وہ ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلا۔ میں نے اپنی چادر پھیلائی۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی چلّو بنائی اور (میری چادر میں ڈال دی) فرمایا کہ چادر کو لپیٹ لے۔ میں نے چادر کو (اپنے بدن پر) لپیٹ لیا پھر (اس کے بعد) میں کوئی چیز نہیں بھولا۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے ابن ابی فدیک نے اسی طرح بیان کیا کہ (یوں) فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلّو اس (چادر) میں ڈال دی[1] ٭

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَسَطْتُهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَسَطْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَلْبُلْعُوْمُ مَجْرَى الطَّعَامِ ٭

۱۲۰۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے ان کے بھائی (عبدالحمید) نے ابن ابی ذئب سے نقل کیا۔ وہ سعید المقبری سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (علم کے) دو ظرف یاد کر لیے ہیں۔ ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے[2] ٭

[1] حضرت ابوہریرہ کے حق میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا کہ انھیں ہر چیز یاد رہ جاتی۔ [2] ابوہریرہ کے اس ارشاد کا مطلب بعض علماء نے تو یہ بیان کیا ہے کہ علم ظاہر سے متعلق حدیثیں تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوسروں تک پہنچا دیں اور جن حدیثوں کا تعلق علم باطن سے ہے۔ وہ چونکہ عوام کے لیے مفید نہیں، ان کی اشاعت سے فتنہ پھیلنے کا خطرہ ہے اس لیے انھوں نے یہ بات کہی کہ دوسری قسم کی حدیثیں بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے اور محققین علماء کی رائے یہ ہے کہ دوسری حدیثوں سے مراد ایسی حدیثیں ہیں جن میں ظالم اور جابر حکام کے حق میں وعیدیں آئی ہیں اور فتنوں کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جس زمانہ میں بیان کی وہ زمانہ تھا جب فتنوں کا آغاز ہو گیا تھا اور مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پیدا ہو چلا تھا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

## بَابُ ۸۵ الْإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ ۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

## ۸۵ ۔ عالموں کی بات خاموشی سے سننا ۔

۱۲۱ ۔ ہم سے حجاج نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انھیں علی بن مدرک نے ابوزرعہ سے خبر دی، وہ جریر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو خاموشی کے ساتھ بات سنواؤ، پھر فرمایا لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ ؎

## بَابُ ۸۶ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى ۔

## ۸۶ ۔ جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے تو مستحب یہ ہے کہ اللہ کے حوالے کر دے (یعنی یہ کہدے کہ اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے)

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ

۱۲۲ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد المسندی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے ان سے عمرو نے، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کا یہ خیال ہے کہ موسیٰ (جو خضر کے پاس گئے تھے وہ) بنی اسرائیل والے نہیں تھے۔ بلکہ دوسرے موسیٰ تھے (یہ سنکر) ابن عباسؓ بولے کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا۔ ہم سے ابی بن کعبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ (ایک روز) موسیٰؑ نے کھڑے ہو کر بنی اسرائیل میں خطبہ دیا تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم کون ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اس وجہ سے اللہ کا عتاب ان پر ہوا کہ انھوں نے علم کو خدا کے حوالے کیوں نہ کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دریاؤں کے سنگم پر ہے۔ وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ نے کہا اے پروردگار! میری ان سے کیسے ملاقات ہو؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی توشے میں رکھ لو، پھر جب تم اس مچھلی کو گم کر دو تو وہ بندہ تمھیں (وہیں) ملے گا۔ تب موسیٰ چلے اور ساتھ میں اپنے خادم یوشع بن نون کو لے لیا اور انھوں نے توشے میں مچھلی رکھ لی، جب (ایک) پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے۔ اور مچھلی توشہ دان سے نکل کر دریا میں اپنی راہ جا لگی، اور یہ بات موسیٰ

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اسی لیے یہ کہا کہ ان حدیثوں کے بیان کرنے سے جان کا خطرہ ہے مصلحتاً خاموشی اختیار کرلی ہے۔ اس علم باطن سے اگر تصوف مراد لیا جائے تو وہ بھی وہی تصوف ہوگا جس کا قرآن اور حدیث میں ذکر ہے۔ قرآن و سنت سے باہر کوئی چیز ایسی نہیں جو ہر ایک مسلمان کے لیے واجب التسلیم ہو جو چیز قرآن اور حدیث کے مطابق ہوگی وہ تو قابل اتباع ہے ورنہ نہیں۔ (صفحہ ہذا) ؎ رسول اللہ نے نصیحتیں فرمانے کیلئے جریر کو حکم دیا کہ لوگوں کو توجہ سے بات سننے کے لیے آمادہ کریں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ
آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا
نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى
جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ فَتَاهُ
أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ
الْحُوتَ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا
عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ
فَسَلَّمَ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ
السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى فَقَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا
عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ
لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ
لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا
وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى
سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا
فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ
عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ
نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا
مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ
تَعَالَى إِلَّا كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ
فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ
فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى
سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي
بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ
فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا

اوران کے ساتھی کے لیے تعجب انگیز تھی، پھر دونوں بقیہ رات اور دن میں چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی موسٰی نے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ۔ اس سفر میں ہم نے (کافی) تکلیف اٹھائی اور موسٰی بالکل نہیں تھکے تھے مگر جب اس جگہ سے آگے نکل گئے جہاں تک انھیں جانے کا حکم ملا تھا، تب ان کے خادم نے کہا کیا آپ نے دیکھا تھا کہ جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کو (کہنا) بھول گیا (یہ سن کر) موسٰی بولے کہ یہ ہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش تھی تو وہ پچھلے پاؤں لوٹ گئے۔ جب پتھر تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے ہوئے (موجود) ہے۔ موسٰی نے انھیں سلام کیا۔ خضر نے کہا کہ تمھاری سرزمین میں سلام کہاں۔ پھر موسٰی نے کہا کہ میں موسٰی ہوں، خضر بولے کہ بنی اسرائیل کے موسٰی؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں، پھر کہا کہ کیا میں تمھارے ساتھ چل سکتا ہوں تاکہ تم مجھے ہدایت کی وہ باتیں بتلاؤ جو خدا نے تمھیں سکھلائی ہیں۔ خضر بولے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، اے موسٰی! مجھے اللہ نے ایسا علم دیا ہے جسے تم نہیں جانتے اور تم کو جو علم دیا ہے اسے میں نہیں جانتا۔ (اس پر) موسٰی نے کہا کہ خدا نے چاہا تو مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمھاری خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے پیدل چلے، ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی کہ ایک کشتی ان کے سامنے سے گزری تو کشتی والوں سے انھوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو، خضر کو انھوں نے پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی، پھر سمندر میں اس نے ایک یا دو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر) خضر بولے کہ اے موسٰی! میرے اور تمھارے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم کیا ہوگا جتنا اس چڑیا نے سمندر (کے پانی) سے، پھر خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ نکال ڈالا۔ موسٰی نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ہمیں بلا کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی (کی لکڑی) اکھاڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جاویں۔ خضر بولے کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے (اس پر) موسٰی نے جواب دیا کہ بھول پر میری گرفت نہ کرو۔ موسٰی نے بھول کر یہ پہلا اعتراض کیا تھا، پھر دونوں چلے (کشتی سے اتر کر) ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے اوپر سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسَى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُولِهِ

اس کا سر پکڑ کر ہاتھ سے اسے الگ کردیا، موسیٰ بول پڑے کہ تم نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی جانی حق کے مار ڈالا۔ خضر بولے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اس کلام میں زیادہ تاکید ہے پہلے سے۔ پھر دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے، ان سے کھانا لینا چاہا، انھوں نے کھانا کھلانے سے انکار کردیا، انھوں نے وہیں دیکھا کہ ایک دیوار اسی گاؤں میں گرنے کے قریب تھی۔ خضر نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کردیا۔ موسیٰ بول اٹھے کہ اگر تم چاہتے تو (گاؤں والوں سے) اس کام کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر نے کہا کہ (بس اب) ہم تم میں جدائی کا وقت آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ موسیٰ پر رحم کرے، ہماری تمنا تھی کہ موسیٰ کچھ دیر اور صبر کرتے، تو مزید واقعات ان دونوں کے بیان کیے جاتے۔ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ ہم سے علی بن خشرم نے یہ حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے پوری کی پوری بیان کی۔

## باب ۸۷ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

## ۸۷۔ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا۔ جو بیٹھا ہوا ہو۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۱۲۳۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو وائل سے، وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی خاطر لڑائی کی کیا صورت ہے کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے اور کوئی غیرت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے تو آپ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور سر اسی لیے اٹھایا کہ پوچھنے والا کھڑا تھا، تو آپ نے فرمایا جو اللہ کے کلمے کو سربلند کرنے کے لیے لڑے وہ اللہ ہی کی راہ میں (لڑتا) ہے[1]

## باب ۸۸ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

## ۸۸۔ رمی جمار (یعنی حج میں پتھر پھینکنے) کے وقت مسئلہ پوچھنا۔

---

[1] یعنی جب اللہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لیے آدمی میدانِ جنگ میں پہنچتا ہے اور غصہ کے ساتھ یا غیرت کے ساتھ جوش میں آکر لڑتا ہے تو یہ سب اللہ ہی کی خاطر سمجھا جائے گا اس کو ذاتی یا نفسانی جنگ نہیں کہا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٢٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ؕ

۱۲۴۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے زہری کے واسطے سے روایت کیا۔ انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی جمار کے وقت دیکھا، آپ سے کچھ پوچھا جا رہا تھا، تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل قربانی کر لی، آپ نے فرمایا (اب) رمی کر لو، کچھ حرج نہیں ہوا۔ دوسرے نے کہا یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا (اب) قربانی کرو، کچھ حرج نہیں ہوا۔ (اس وقت) آپ سے جس چیز کے بارے میں جو آگے پیچھے ہو گئی تھی، آپ سے پوچھا، آپ نے یہی جواب دیا کہ (اب) کر لو، کچھ حرج نہیں ہوا[1]

## بَابُ ٨٩ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ؕ

## ۸۹۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ تمھیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

١٢٥۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هِيَ كَذَا فِي قِرَاءَتِنَا

۱۲۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے۔ ان سے اعمش سلیمان بن مہران نے ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کے کھنڈرات میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی پر سہارا دے کر چل رہے تھے تو کچھ یہودیوں کا (ادھر سے) گزر ہوا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول اللہؐ سے روح کے بارے میں کچھ پوچھو، ان میں سے کسی نے کہا، مت پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمھیں ناگوار ہو (مگر) ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے ابوالقاسمؐ! روح کیا چیز ہے؟ آپ نے خاموشی اختیار کی۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے۔ اس لیے میں کھڑا ہو گیا جب آپ سے (وہ کیفیت) دور ہو گئی تو آپ نے (قرآن کا یہ ٹکڑا جو اس وقت نازل ہوا تھا) ارشاد فرمایا "(اے نبیؐ) تم سے یہ لوگ روح کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے

[1] یہ حدیث اس سے قبل بھی دوسرے عنوان سے گزر چکی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَمَآ اُوْتُوْا ۔ پیدا ہوئی ہے اور تمھیں علم کی بہت تھوڑی مقدار دی گئی ہے۔"
(اس لیے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) اعمش کہتے ہیں کہ ہماری قرارت میں وَمَآ اُوْتُوْا ہے (وَمَآ اُوْتِیْتُمْ نہیں)[1]

بَابٌ ۹۰ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ اَنْ يَّقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقَعُوْا فِيْ اَشَدَّ مِنْهُ ۔

۹۰۔ کوئی شخص بعض جائز باتوں کو اس ڈر سے ترک کر دے کہ کہیں لوگ اس کی وجہ سے اس سے زیادہ سخت (یعنی ناجائز) باتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ اِلَيْكَ كَثِيْرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ۔

۱۲۶۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل کے واسطے سے نقل کیا۔ انھوں نے ابو اسحٰق سے اسود کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ تم سے بہت باتیں چھپا کر کہتی تھیں تو کیا تم سے کعبہ کے بارہ میں بھی کچھ بیان کیا میں نے کہا ہاں، مجھ سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ! اگر تیری قوم (دورِ جاہلیت کے ساتھ) قریب العہد نہ ہوتی (بلکہ پرانی ہو گئی ہوتی) ابن زبیرؓ نے کہا یعنی کفر کے ساتھ (قریب نہ ہوتی) تو میں کعبہ کو توڑ دیتا اور اس کے لیے دو دروازے بناتا، ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور ایک دروازے سے باہر نکلتے تو (بعد میں) ابن زبیرؓ نے یہ کام کیا۔[2]

بَابٌ ۹۱ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ اَنْ لَّا يَفْهَمُوْا وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ۔

۹۱۔ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا۔ اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ لوگوں سے وہ باتیں کرو جنھیں وہ پہچانتے ہوں کیا تمھیں یہ پسند ہے کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیں۔"[3]

---

[1] روح کی حقیقت کے بارہ میں یہودیوں نے جو سوال کیا تھا، اس کا منشا بھی یہی تھا کہ چونکہ تورات میں بھی روح کے متعلق یہی بیان کیا گیا کہ وہ خدا کی طرف سے ایک چیز ہے۔ اس لیے وہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ ان کی تعلیم بھی تورات کے مطابق ہے یا نہیں، یا یہ بھی فلسفیوں کی طرح روح کے سلسلہ میں ادھر ادھر کی باتیں کہتے ہیں۔ روح چونکہ خالص ایک لطیف شے ہے اس لیے ہم اپنی موجودہ زندگی میں جو کثافت سے بھرپور ہے کسی طرح روح کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتے۔

[2] قریش چونکہ قریبی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاطاً کعبہ کی نئی تعمیر کو ملتوی رکھا۔ حضرت زبیرؓ نے یہ حدیث سنکر کعبے کی دوبارہ تعمیر کی اور اس میں دو دروازے ایک شرقی اور ایک غربی نصب کیے لیکن حجاج نے پھر کعبہ کو توڑ کر اسی شکل پر قائم کر دیا جس پر عہد جاہلیت سے چلا آرہا تھا۔ اس باب کے تحت حدیث لانے کا منشا یہ ہے کہ ایک بڑی مصلحت کی خاطر کعبہ کا توڑنا رسول اللہؐ نے ملتوی فرما دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مستحب یا سنت پر عمل کرنے سے فتنہ و فساد پھیل جانے کا یا اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہو تو وہاں مصلحتاً اس سنت کو ترک کر دینا چاہیے لیکن اس کا فیصلہ بھی کوئی واقف شریعت اور سمجھ دار عالم ہی کر سکتا ہے۔ ہر شخص نہیں۔ [3] منشا یہ ہے کہ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۲۷۔ حَدَّثَنَا بِهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْرُوْفٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ ؛

۱۲۷۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے معروف کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابوطفیل سے نقل کیا، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مضمونِ حدیث بیان کیا۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا ؛

۱۲۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے معاذ بن ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے قتادہ کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یارسول اللہ، آپ نے (دوبارہ) فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ نے (سہ بارہ) فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ! تین بار ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ میں نے کہا یارسول اللہ! کیا اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کردوں تاکہ وہ خوش ہوں؟ آپ نے فرمایا (جب تم یہ خبر سنا دوگے) اس وقت لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے) حضرت معاذ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے بیان فرما دی کہ کہیں حدیث رسول چھپانے کا ان سے آخرت میں مؤاخذہ نہ ہو۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ذُكِرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَّنْ لَّقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَّكِلُوْا ؛

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ان سے معتمر نے بیان کیا انھوں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے اس کیفیت کے ساتھ ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو وہ (یقیناً) جنت میں داخل ہوگا۔ معاذ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اس بات کی لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں مجھے خوف ہے کہ لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے[1]۔

۞ ۞ ۞ ۞

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق بات کرنی چاہیے۔ اگر لوگوں سے ایسی بات کی جائے جو ان کی عقل سے باہر ہو تو ظاہر ہے کہ وہ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیثیں بیان کرو جو ان کی سمجھ کے مطابق ہوں۔ ورنہ وہ کہیں ناقابلِ فہم باتیں سنکر ایسی حدیثوں کو جھٹلانے نہ لگیں حالانکہ وہ حدیثیں اپنی جگہ بالکل صحیح ہوں گی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] اصل چیز یقین و اعتقاد ہے اگر وہ درست ہو جائے تو پھر اعمال کی کوتاہیاں اور کمزوریاں اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے خواہ ان اعمال بد کی سزا بھگت کر جنت میں داخلہ ہو یا پہلے ہی مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش شاملِ حال ہو جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۹۲** الحیاء فی العلم وقال مجاھد لا یتعلم العلم مستحی ولا مستکبر وقالت عائشۃ نعم النساء نساء الانصار لم یمنعھن الحیاء ان یتفقھن فی الدین ۔

**۱۳۰ ۔ حدثنا** محمد بن سلام قال اخبرنا ابو معاویۃ قال حدثنا ھشام عن ابیہ عن زینب بنت ام سلمۃ عن ام سلمۃ قالت جاءت ام سلیم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق فھل علی المرأۃ من غسل اذا احتلمت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأت الماء فغطت ام سلمۃ تعنی وجھھا وقالت یا رسول اللہ او تحتلم المرأۃ قال نعم تربت یمینک فبم یشبھھا ولدھا ۔

**۹۲ ۔** حصول علم میں شرم ماننا ۔ مجاہد کہتے ہیں کہ متکبر اور شرمانے والا آدمی علم حاصل نہیں کر سکتا ۔ حضرت عائشہ رضہ کا ارشاد ہے کہ انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں کہ شرم انھیں دین میں سمجھ پیدا کرنے سے نہیں روکتی ۔

**۱۳۰ ۔** ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے زینب بنت ام سلمہؓ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت کرتی ہیں کہ ام سُلیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا (اس لیے میں پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ہاں) جب عورت پانی دیکھ لے (یعنی کپڑے وغیرہ پر پانی کا اثر معلوم ہو) تو (یہ سنکر) حضرت ام سلمہؓ نے پردہ کر لیا یعنی اپنا چہرہ چھپا لیا (شرم کی وجہ سے) اور کہا یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں؛ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر کیوں اس کا بچہ اس کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے[1]

---

[1] ضرورت کے وقت دینی مسائل دریافت کرنے میں کوئی شرم نہیں کرنی چاہیئے اس لیے کہ بے جا شرم سے نہ آدمی کو خود کوئی فائدہ پہنچتا ہے نہ دوسروں کو زندگی کے جتنے بھی پہلو ہیں وہ خلوت کے ہوں یا جلوت کے تنہائی کے ہوں یا مجلسی، اور اجتماعی ہوں یا انفرادی، ان سب کے لیے خدا نے کچھ حدود اور ضابطے مقرر کیے ہیں اگر آدمی ان سے ناواقف رہ جائے تو پھر وہ قدم قدم پر ٹھوکریں کھائے گا اور پریشان ہوگا اس لیے ان تمام ضابطوں اور قاعدوں سے واقفیت ضروری ہے جن سے کسی نہ کسی وقت واسطہ پڑتا ہے ۔ انصار کی عورتیں ان مسائل کے دریافت کرنے میں کسی قسم کی روایتی شرم سے کام نہیں لیتی تھیں جن کا تعلق صرف عورتوں سے ہے یہ واقعہ ہے کہ اگر وہ رسول اللہ سے ان مسائل کو وضاحت کے ساتھ دریافت نہ کرتیں تو آج مسلمان عورتوں کو اپنی زندگی کے اس گوشے کے لیے کوئی رہنمائی کہیں سے نہ ملتی جو عام طور پر دوسروں سے پوشیدہ رہتا ہے اسی طرح مذکورہ حدیث میں حضرت ام سلیمہؓ نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت خاص بیان فرمائی کہ وہ حق بات کے بیان میں نہیں شرماتا، پھر وہ مسئلہ دریافت کیا جو بظاہر شرم سے تعلق رکھتا ہے مگر مسئلہ ہونے کی حیثیت اپنی جگہ دریافت طلب تھی اور اگر اس کے دریافت کرنے میں وہ عورتوں جیسی شرم سے کام لیتیں تو اس مسئلہ میں نہ صرف یہ کہ وہ خود دینی حکم سے محروم رہ جاتیں بلکہ دوسری تمام مسلمان عورتیں ناواقف رہتیں ۔ اس لحاظ سے پوری امت پر سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے کہ انھوں نے ذاتی زندگی سے متعلق بھی وہ باتیں کھول کر بیان فرمادیں جنھیں عام طور پر لوگ بے جا شرم کے سہارے بیان نہیں کرتے اور دوسری طرف صحابی عورتوں کی یہ امت ممنون ہے کہ انھوں نے آپ سے سب سوالات دریافت کر ڈالے جن کی ہر عورت کو ضرورت پیش آتی ہے اور جنھیں لبا اوقات خاوند سے بھی دریافت کرتے ہوئے کتراتی ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ اَبِيْ بِمَا وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔

۱۳۱۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے روایت کیا، وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت (ایسا) ہے جس کے پتے (کبھی) نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے، مجھے بتلاؤ وہ کیا (درخت) ہے؟ تو لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے اور میرے جی میں آیا کہ وہ کھجور (کا پیڑ) ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر مجھے شرم آگئی، تب لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی (خود) اس کے بارہ میں بتلایئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے جی میں جو بات تھی وہ میں نے اپنے والد (حضرت عمرؓ) کو بتلائی، وہ کہنے لگے کہ اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو میرے لیے ایسے ایسے قیمتی سرمایہ سے زیادہ محبوب تھا۔[1]

## باب ۹۳ مَنِ اسْتَحْيَا فَاَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ۔

## ۹۳۔ جو شخص شرمائے وہ دوسرے کو سوال کرنے کے لیے کہہ دے۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن داؤد نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے منذر الثوری سے نقل کیا انھوں نے محمد بن الحنفیہ سے نقل کیا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے جریان مذی کی شکایت تھی، تو میں نے مقداد کو حکم دیا کہ وہ (اس کے بارہ میں) رسول اللہؐ سے دریافت کریں تو انھوں نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا کہ اس مرض میں وضو (فرض ہوتا) ہے۔[2]

## باب ۹۴ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ۔

## ۹۴۔ مسجد میں علمی مذاکرہ اور فتویٰ دینا

[1] اس سے قبل بھی دوسرے عنوان کے تحت یہ حدیث آچکی ہے، یہاں اس لیے بیان کی ہے کہ اس میں شرم کا ذکر ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے شرم سے کام لیا۔ اگر وہ شرم نہ کرتے تو جواب دینے کی فضیلت انھیں حاصل ہوجاتی، جس کی طرف حضرت عمرؓ نے اشارہ فرمایا کہ اگر تم بتلا دیتے تو میرے لیے بہت بڑی بات ہوتی۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر شرم سے کام نہ لینا چاہیے۔

[2] حضرت علی رضؓ نے رسول اللہؐ سے اپنے رشتۂ دامادی کی بنا پر اس مسئلے کے بارے میں شرم محسوس کی مگر چونکہ مسئلہ معلوم کرنا ضروری تھا تو دوسرے صحابی رضؓ کے ذریعے دریافت کرایا اس طرح فطری شرم کا لحاظ کرتے کے ساتھ ساتھ دینی حکم معلوم کرلیا، اصل مقصد تو احکامِ دین سے واقفیت ہے وہ جس صورت سے بھی ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۳۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے لیث بن سعد نے، ان سے نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن الخطاب نے، انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ (ایک مرتبہ) ایک آدمی نے مسجد میں کھڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اور اہل شام جحفہ سے اور نجد والے قرن سے، ابن عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں، اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھے یہ (آخری جملہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد نہیں[1]؛

## بَابُ ۹۵ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ ؛

## ۹۵۔ سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا ؛

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ ؛

۱۳۴۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ذئب نے نافع کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ احرام باندھنے والے کو کیا پہننا چاہیئے؟ آپ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے نہ صافہ باندھے اور نہ پاجامہ اور نہ کوئی سرپوش اوڑھے۔ اور نہ کوئی زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اور اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انھیں (اس طرح) کاٹ دے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں[2]

# كِتَابُ الْوُضُوْءِ

# وضو کا بیان

## بَابُ ۹۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

## ۹۶۔ اس آیت کے بیان میں کہ "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو اپنے چہروں کو دھولو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا

---

[1] مسجد میں سوال کیا گیا اور مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔

[2] ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہوتی ہے۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ سائل نے سوال تو مختصر سا کیا تھا مگر رسول اللہ نے تفصیل کے ساتھ اس کو جواب دیا تاکہ جواب نامکمل نہ رہ جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلَاثٍ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْإِسْرَافَ فِيْهِ أَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اور اپنے پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔ بخاری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ وضو میں اعضاء کا دھونا ایک ایک مرتبہ فرض ہے اور رسول اللہؐ نے (اعضاء کو) دو دو بار (دھو کر بھی) وضو کیا ہے اور تین تین دفعہ بھی، ہاں تین مرتبہ سے زیادہ نہیں کیا اور علماء نے وضو میں اسراف (پانی حد سے زیادہ استعمال کرنے) کو مکروہ کہا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے بھی بڑھ جائیں۔

## باب ۹۷ لَا يُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ ۔

## ۹۷۔ نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ ۔

۱۳۵۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی نے بیان کیا، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے ہشام بن منبہ کے واسطے سے بتلایا کہ انھوں نے ابوہریرہؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب تک (دوبارہ) وضو نہ کرے۔ حضرموت کے ایک شخص نے پوچھا کہ بے وضو ہونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی) آواز والی یا بے آواز والی ہوا [1]

---

[1] نماز جس چیز کا نام ہے وہ درحقیقت اللہ اور بندے کے درمیان اظہار تعلق ہے۔ اس تعلق کے لیے جس یکسوئی اور فراغت قلب کی ضرورت ہے وہ بغیر اس کے پیدا نہیں ہو سکتی کہ آدمی اپنے نفس کے ساتھ جسم کو بھی نجاستوں سے پاک کرے۔ ایک نجاست تو وہ ہے جو ظاہری طور پر بدن سے تعلق رکھتی ہے اور نظر آتی ہے مگر ایک نجاست وہ ہے جو نظر نہیں آتی صرف محسوس ہوتی ہے۔ اسی لیے دونوں قسم کی گندگیوں سے پاک ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جس چیز سے وضو ٹوٹ جانے کی خبر دی گئی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی۔ مگر آدمی اس کو محسوس کرتا ہے اس لیے ایسی چیز کو وضو ٹوٹنے کا سبب قرار دیا گیا ہے جو درحقیقت آدمی کے اندر یہ احساس پیدا کر دے کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور اس کا کوئی فعل خدا کی نگاہ سے چھپا ہوا نہیں۔ ہوا خارج ہونے کا عام طور پر دوسروں کو پتہ نہیں چلتا اس لیے اگر کوئی ظاہری علامت وضو کے ٹوٹنے کی مقرر کی جاتی تو یہ تو ہوتا کہ جب وہ علامت سامنے آتی نئے وضو کے لیے آدمی تیاری کرتا۔ مگر ہو سکتا تھا کہ اس طرح صرف دوسروں کو دکھانے اور دھوکہ دینے کے لیے وضو کر لیا جاتا اور نمائش یا دکھاوے کے طور پر نماز بھی ادا کر لی جاتی مگر اب ایک ایسی چیز نقض وضو کا سبب مقرر کی گئی ہے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ضمیر اور احساس سے ہے، اب اس کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وضو صرف دکھاوے ہی کے لیے کرے، اب تو یہ سمجھ کر وضو کرے گا کہ اسے اللہ کے سامنے پاک و صاف ہو کر حاضر ہونا ہے۔ اس لیے وضو ٹوٹنے کے بعد مجھے از سر نو وضو کرنا چاہیے۔ یہ وہ حکیمانہ اصول ہے جو صرف خداوند قدوس ہی کی طرف سے عطا ہو سکتا ہے۔

فُسَاءٌ، اس ہوا کو کہتے ہیں جو ہلکی آواز سے آدمی کے مقعد سے نکلتی ہے اور ضراط وہ ہوا ہے جس میں آواز ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۹۸ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ ؛

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ ؛

## ۹۸۔ وضو کی فضیلت (اور ان لوگوں کی فضیلت) جو وضو کے نشانات سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہونگے (قیامت کے دن)

۱۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے خالد کے واسطے سے نقل کیا، وہ سعید بن ابی ہلال سے روایت کرتے ہیں، وہ نعیم المجمر سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) ابوہریرہؓ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا تو انھوں نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھائے[1] (یعنی وضو اچھی طرح کرے)

## باب ۹۹ لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ ؛

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا ؛

## ۹۹۔ جب تک بے وضو ہونے کا یقین نہ ہو محض شک کی بنا پر نیا وضو کرنا ضروری نہیں۔

۱۳۷۔ ہم سے علی (بن) سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے سعید ابن المسیب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عباد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے چچا (عبداللہ بن زید) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوا نکلتی) محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھرے یا نہ مڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے[2]

## باب ۱۰۰ التَّخْفِيْفِ فِي الْوُضُوْءِ ؛

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ

## ۱۰۰۔ معمولی طور پر وضو کرنا۔

۱۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے عمرو کے واسطے سے بیان کیا، انھیں کریب نے ابن عباسؓ سے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور کبھی (راوی نے یوں) کہا کہ آپ لیٹ گئے پھر خراٹے لینے لگے، پھر کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد نماز پڑھی۔ پھر سفیان نے ہم سے دوسری مرتبہ حدیث بیان کی کہ عمرو سے، انھوں نے کریب سے، انھوں نے ابن عباسؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) میں نے اپنی خالہ

---

[1] جو اعضا وضو میں دھوئے جاتے ہیں قیامت میں وہ سفید اور روشن ہونگے ان ہی کو غرا محجلین کہا گیا ہے۔ [2] اگر نماز پڑھتے ہوئے ریح خارج ہونے کا شک ہو تو محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جب تک ہوا خارج ہونے کی آواز یا اس کی بدبو محسوس نہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ وَقَامَ يُصَلِّي فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلَوٰةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَوٰةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ؛

## بَاب إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْقَاءُ

۱۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلَوٰةَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الصَّلَوٰةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ

(ام المومنین) حضرت میمونہ کے گھر رات گزاری تو (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے۔ جب تھوڑی رات رہ گئی تو آپ نے اٹھ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے معمولی طور پر وضو کیا، عمرو اس کا ہلکا پن اور معمولی ہونا بیان کرتے تھے۔ اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں نے بھی اس طرح وضو کیا جس طرح آپ نے کیا تھا۔ پھر آ کر آپ کے بائیں کھڑا ہو گیا اور کبھی سفیان نے عن یسارہ کی بجائے عن شمالہ کا لفظ کہا (مطلب دونوں کا ایک ہے)، پھر آپ نے مجھے پھیر لیا اور اپنی داہنی جانب کر لیا پھر نماز پڑھی جتنی اللہ کا حکم تھا۔ پھر لیٹ گئے اور سو گئے حتی کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ پھر آپ کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا[لہ] (سفیان کہتے ہیں کہ) ہم نے عمرو سے کہا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں، دل نہیں سوتا تھا، عمرو نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں پھر (قرآن کی یہ آیت) پڑھی "میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں" (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب)

## ۱۰۱۔ اچھی طرح وضو کرنا۔ ابن عمرؓ کا قول ہے کہ وضو کا پورا کرنا (اعضاء کا) صاف کرنا ہے۔

۱۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کریب مولی ابن عباس سے نقل کیا، انھوں نے اسامہ بن زید سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے چلے، جب گھاٹی میں پہنچے تو اتر گئے آپ نے (پہلے) پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں کیا۔ تب میں نے کہا یا رسول اللہ! نماز کا وقت (آ گیا) آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ چل کر پڑھیں گے) تو جب مزدلفہ میں پہنچے تو آپ نے خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جماعت کھڑی کی گئی۔

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو جو وضو فرمایا تو یا تو تین مرتبہ ہر عضو کو نہیں دھویا، یا دھویا تو اچھی طرح ملا نہیں، بس پانی ترا دیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح بھی وضو ہو جاتا ہے۔ باقی یہ بات صرف رسول اللہ کے ساتھ خاص ہے کہ نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا، آپ کے علاوہ کسی بھی شخص کو اگر پوری غفلت کی نیند آ جائے تو اس کا وضو نہیں رہتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اُوضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلوٰةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ؛

آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ بٹھلایا پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی اور آپ نے نماز پڑھی درمیان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی[1]

## باب ۱۰۲ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ؛

## ۱۰۲۔ چہرے کا صرف ایک چلّو پانی سے دھونا

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا أَبُوسَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ؛

۱۴۰۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا انھیں ابوسلمہ الخزاعی منصور بن سلمہ نے خبر دی، انھیں ابن بلال یعنی سلیمان نے زید بن اسلم کے واسطے سے خبر دی، انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا کہ (ایک مرتبہ) انھوں نے (یعنی ابن عباس نے) وضو کیا تو اپنا چہرہ دھویا (اس طرح کہ پہلے) پانی کی ایک چلّو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر پانی کی ایک چلّو لی۔ پھر اس کو اس طرح کیا (یعنی) دوسرے ہاتھ کو ملایا۔ پھر اس سے اپنا چہرہ دھویا پھر پانی کی دوسری چلّو لی اس سے اپنا داہنا ہاتھ دھویا پھر ایک اور چلّو لے کر بایاں ہاتھ دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر پانی کی چلّو لے کر داہنے پاؤں پر ڈالی اور اسے دھویا، پھر دوسری چلّو سے بایاں پاؤں دھویا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## باب ۱۰۳ اَلتَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ ؛

## ۱۰۳۔ ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا، یہاں تک کہ جماع کے وقت بھی۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ

۱۴۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے نقل کیا وہ کریب سے، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں وہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے، کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو (اس جماع کے

---

[1] پہلی مرتبہ آپ نے وضوء صرف پاکی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا، دوسری مرتبہ نماز کے لیے کیا تو ایک مرتبہ معمولی طور پر کرلیا اور دوسری دفعہ خوب اچھی طرح کیا ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَضُرُّهُ ؛

نتیجے میں) ہمیں عطا فرمائے (یہ دعا پڑھنے کے بعد جماع کرنے سے میاں بیوی کو جو اولاد ملے گی اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا[1]

## باب ۱۰۴ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ ؛

۱۰۴۔ باخانہ جانے کے وقت کیا دعا پڑھے ؛

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ؛

۱۴۲۔ ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (قضاء حاجت کے لیے) پاخانہ میں داخل ہوتے تو (یہ دعا) پڑھتے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اے اللہ! میں ناپاکی سے اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں[2]؛

## باب ۱۰۵ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ؛

۱۰۵۔ پاخانہ کے قریب پانی رکھنا ؛

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ؛

۱۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ان سے ہاشم بن القاسم نے ان سے ورقاء نے عبیداللہ بن یزید کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں تشریف لے گئے۔ میں نے (پاخانے کے قریب) آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا (باہر نکل کر) آپ نے پوچھا یہ کس نے رکھا ہے؟ جب آپ کو بتلایا گیا (کہ کس نے رکھا ہے) تو آپ نے (میرے لیے دعا کی اور) فرمایا اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

## باب ۱۰۶ لَا يُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ وَلَا بِغَائِطٍ اِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارٍ اَوْ نَحْوِهٖ۔

۱۰۶۔ پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرنا چاہیئے، لیکن جب کسی عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو تو کچھ حرج نہیں۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ؛

۱۴۴۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے ابن ابی ذئب نے ان سے زہری نے عطاء بن یزید اللیثی کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف[3]

[1] مرد عورت کے تعلقات کی نوعیت بظاہر کتنی ہی حیا اور شرم کی بات ہو مگر بہرحال فطرت کا ایک قاعدہ اور انسانی طبیعت کا ایک تقاضا ہے اس لیے اپنی ہر انسانی ذمہ داری کو پورا کرنے سے پہلے آدمی کو اپنی بندگی و بیچارگی اور خدا کی قدرت و برتری کا احساس ہونا چاہیئے۔ اس کی آسان صورت یہی ہے کہ آدمی ہر کام کے آغاز میں اللہ کا نام لے۔ جب جماع جیسے خالص مادی اور نفسانی کام میں بسم اللہ کا حکم ہے تو پھر وضو جو عبادت ہے اس میں تو بسم اللہ کہنا زیادہ اولیٰ ہے۔ [2] آپ پاخانہ جانے کے وقت یہ دعا پڑھتے اور دوسری حدیثوں میں اوروں کو بھی یہی دعا پڑھنے کا آپ نے حکم دیا ہے۔ [3] یہ حکم مدینہ والوں کے لیے مخصوص ہے کیونکہ مدینہ مکہ سے جانب شمال میں واقع ہے اس لیے آپ نے قضاء حاجت کے وقت پچھم یا پورب کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا (بقیہ...)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۰۷ مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ

۱۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ ۔

## باب ۱۰۸ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

۱۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِيَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ

### ۱۰۷۔ کوئی شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کرے (تو کیا حکم ہے؟)

۱۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے، وہ اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ جب قضاء حاجت کے لیے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف (تو یہ سن کر) عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لیے بیٹھے ہیں، پھر ابن عمرؓ نے (واسع سے) کہا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنے گھٹنوں پر (سر رکھ کر) نماز پڑھتے ہیں، تب میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا (کہ آپ کا کیا مطلب ہے) امام مالکؒ نے کہا کہ گھٹنوں پر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ زمین سے اونچے نہیں اٹھتے، سجدہ (اس طرح کرتے ہیں کہ زمین سے ملے رہتے ہیں [1]

### ۱۰۸۔ عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنا

۱۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عروہ سے، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لیے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے اور حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرائیے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل نہیں کیا تو ایک روز رات کو عشاء کے وقت حضرت سودہؓ بنت زمعہ

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) یہ بیت اللہ کا ادب ہے۔ امام بخاری نے حدیث کے عنوان سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اگر کوئی آڑ سامنے ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر سکتا ہے لیکن جمہور کا مسلک یہی ہے کہ آڑ ہو یا نہ ہو، پیشاب یا خانے کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنے یا پشت کرنے کی ممانعت ہے۔ جیسا کہ مختلف احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] عبداللہ بن عمرؓ اپنی کسی ضرورت سے کوٹھے پر چڑھے اور اتفاقیہ ان کی نگاہ رسول اللہ ﷺ پر پڑ گئی، ابن عمرؓ کے اس قول کا منشاء کہ لوگ اپنے گھٹنوں پر نماز پڑھتے ہیں، یہ ہے کہ قبلہ کی طرف شرمگاہ کا رخ اس حال میں منع ہے کہ جب آدمی رفع حاجت وغیرہ کے لیے برہنہ ہو، لباس پہن کر پھر بہ تکلف کرنا کہ کسی طرح قبلہ کی طرف سامنا یا پشت نہ ہو، یہ نرا تکلف ہے جیسا کہ انھوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سجدہ اس طرح کرتے ہیں کہ اپنا پیٹ رانوں سے بالکل ملا لیتے تاکہ شرمگاہ کا رخ قبلہ کی جانب نہ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ جو دراز قد عورت تھیں (باہر گئیں) حضرت عمرؓ نے انھیں آواز دی (اور کہا) ہم نے تمھیں پہچان لیا اور ان کی خواہش یہ تھی کہ پردہ کا حکم نازل ہو جائے۔ چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے پردہ کا حکم نازل فرمادیا۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ ۔

۱۴۷۔ ہم سے زکریا نے بیان کیا ان سے ابواسامہ نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ اپنے باپ سے۔ وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے (اپنی بیویوں سے) فرمایا کہ تمھیں قضاء حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت ہے ہشام کہتے ہیں کہ حاجت سے مراد پاخانے کے لیے (باہر) جانا ہے۔

## باب ۱۰۹ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوْتِ ۔

## ۱۰۹۔ گھروں میں قضاء حاجت کرنا۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ۔

۱۴۸۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے انس بن عیاض نے عبداللہ بن عمر کے واسطے سے بیان کیا، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے نقل کرتے ہیں، وہ واسع بن حبان سے، وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن میں اپنی بہن اور رسول اللہؐ کی اہلیہ محترمہ) حفصہؓ کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت سے چڑھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور شام کی طرف پشت کیے ہوئے نظر آئے۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۔

۱۴۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا ان سے یزید بن ہارون نے، انھیں یحییٰ نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے خبر دی، انھیں ان کے چچا واسع بن حبان نے بتلایا انھیں عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر (قضاء حاجت کے وقت) بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے نظر آئے[1]

## باب ۱۱۰ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ ۔

## ۱۱۰۔ پانی سے طہارت کرنا۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

۱۵۰۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے ابومعاذ سے جن کا نام عطاء بن ابی میمونہ تھا، نقل کیا، انھوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کبھی اپنے گھر کی چھت اور کبھی حضرت حفصہ کے گھر کی چھت کا ذکر کیا، تو حقیقت یہ ہے کہ گھر تو حضرت حفصہؓ ہی کا تھا مگر حضرت حفصہؓ کے انتقال کے بعد ورثہ میں ان ہی کے پاس آگیا تھا۔ اس باب کی احادیث کا منشا یہ ہے کہ گھروں میں پاخانہ بنانے کی اجازت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ ٭

رفع حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے آتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پانی سے رسول اللہ طہارت کیا کرتے تھے[1]

## باب ۱۱۱ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادَةِ ٭

## ۱۱۱۔ کسی شخص کے ہمراہ اس کی طہارت کے لیے پانی لے جانا

حضرت ابوالدرداء نے فرمایا کہ کیا تم میں جوتوں والے، پاک پانی والے، اور تکیہ والے نہیں ہیں[2]؟

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ ٭

۱۵۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ وہ عطاء بن ابی میمونہ سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے انس سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے نکلتے۔ میں اور ایک لڑکا دونوں آپ کے پیچھے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک برتن ہوتا تھا۔

## باب ۱۱۲ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ ٭

## ۱۱۲۔ استنجاء کے لیے پانی کے ساتھ نیزہ بھی لے جانا۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْمُونَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ ٭

۱۵۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، ان سے محمد بن جعفر نے، ان سے شعبہ نے عطاء بن ابی میمونہ کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے انس بن مالک سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے میں جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر چلتے تھے۔ پانی سے آپ طہارت کرتے تھے (دوسری سند سے) نضر اور شاذان نے اس حدیث کی شعبہ سے متابعت کی ہے۔ عنزہ لاٹھی کو کہتے ہیں جس پر پھلا لگا ہوا ہو[3]۔

## باب ۱۱۳ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ ٭

## ۱۱۳۔ داہنے ہاتھ سے طہارت کرنے کی ممانعت ٭

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۵۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا، ان سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن کثیر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبداللہ بن قتادہ سے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] مٹی سے بھی پیشاب پاخانے کی گندگی صاف ہو جاتی ہے مگر مکمل صفائی اور پوری طہارت پانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اس لیے پہلے مٹی سے صفائی کا حکم ہے۔ پھر پانی سے۔

[2] یہ اشارہ عبداللہ بن مسعود کی طرف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں، تکیہ اور وضو کا پانی لیے رہتے تھے اسی مناسبت سے آپ کا یہ خطاب پڑ گیا۔

[3] نیزہ ساتھ میں اس لیے رکھتے کہ موذی جانوروں سے حفاظت کے لیے اگر کبھی ضرورت پڑے تو اس سے کام لیا جائے یا استنجے کے لیے زمین سے ڈھیلے توڑنے کے لیے اس کو کام میں لایا جائے ٭

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ ؛

## بَابُ ۱۱۴ لَا یُمْسِکُ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ اِذَا بَالَ ؛

۱۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْخُذَنَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَسْتَنْجِیْ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ ؛

## بَابُ ۱۱۵ اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَۃِ ؛

۱۵۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَکِّیُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرِو الْمَکِّیُّ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِہٖ وَکَانَ لَا یَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْہُ فَقَالَ ابْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِھَا اَوْ نَحْوَہٗ وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاَتَیْتُہٗ بِاَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِیَابِیْ فَوَضَعْتُھَا اِلٰی جَنْبِہٖ وَاَعْرَضْتُ عَنْہُ فَلَمَّا قَضٰی اَتْبَعَہٗ بِھِنَّ ؛

## بَابُ ۱۱۶ لَا یَسْتَنْجِیْ بِرَوْثٍ ؛

۱۵۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا زُھَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ لَیْسَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ ذَکَرَہٗ وَلٰکِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے، اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے ؛

## ۱۱۴ - پیشاب کے وقت اپنے عضو کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے ؛

۱۵۴ - ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے یحییٰ بن کثیر کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عبداللہ بن ابی قتادہ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عضو اپنے داہنے ہاتھ میں نہ پکڑے نہ داہنے ہاتھ سے طہارت کرے، نہ (پانی پیتے وقت) برتن میں سانس لے[1] ؛

## ۱۱۵ - پتھروں سے استنجاء کرنا ؛

۱۵۵ - ہم سے احمد بن محمد المکی نے بیان کیا ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو المکی نے اپنے دادا کے واسطے سے بیان کیا وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) رفع حاجت کے لیے تشریف لے چلے، آپ کی عادت تھی کہ آپ (چلتے وقت) ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے قریب پہنچ گیا (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا کہ مجھے پتھر ڈھونڈ دو تاکہ میں اس سے پاکی حاصل کروں یا اسی جیسا کوئی لفظ فرمایا اور کہا کہ ہڈی اور گوبر نہ لانا، چنانچہ میں اپنے دامن میں پتھر (بھر کر) آپ کے پاس لے گیا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا جب آپ (قضاء حاجت سے) فارغ ہوئے تو آپ نے ان پتھروں سے استنجا کیا[2]

## ۱۱۶ - گوبر سے استنجاء نہ کرے ؛

۱۵۶ - ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے زہیر نے ابواسحاق کے واسطے سے نقل کیا، ابواسحاق کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابوعبیدہ نے ذکر نہیں کیا، لیکن عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے باپ سے ذکر کیا ہے

---

[1] داہنے ہاتھ کو کھانے پینے کے کاموں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور گندے کاموں کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح جس برتن میں پانی پیئے اس میں پانی پیتے وقت سانس لینے کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اس صورت میں پانی کے حلق کے اندر اٹک جانے یا ناک میں چڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ؛ [2] ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنا جائز نہیں، اگر ڈھیلے نہ ملیں تو پتھر استعمال کر سکتے ہیں ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدَ اللّٰہِ یَقُوْلُ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَہٗ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَیْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْ فَاَخَذْتُ رَوْثَۃً فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَاَخَذَ الْحَجَرَیْنِ وَاَلْقَی الرَّوْثَۃَ وَقَالَ ھٰذَا رِکْسٌ وَ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔

انھوں نے عبداللہ (ابن مسعود) سے سنا ۔ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میں تین پتھر تلاش کر کے لاؤں، مجھے دو پتھر ملے، تیسرا ڈھونڈا مگر مل نہیں سکا تو میں نے خشک گوبر اٹھا لیا اس کو لے کر آپ کے پاس گیا آپ نے پتھر تو لے لیے مگر گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ ناپاک شے ہے (اور یہ حدیث) ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ سے بیان کی انھوں نے ابو اسحاق سے سنا، ان سے عبدالرحمٰن نے بیان کی ۔

## باب ۱۱۷ اَلْوُضُوْءِ مَرَّۃً مَرَّۃً ۔

## ۱۱۷ ۔ وضو میں ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا ۔

۱۵۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً مَرَّۃً ۔

۱۵۷ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے زید بن اسلم کے واسطے سے بیان کیا ۔ وہ عطاء بن یسار سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا[۱]

## باب ۱۱۸ اَلْوُضُوْءِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ۔

## ۱۱۸ ۔ وضو میں ہر عضو کو دو دو بار دھونا ۔

۱۵۸ ۔ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ۔

۱۵۸ ۔ ہم سے حسین بن عیسٰی نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے، انھیں فلیح بن سلیمان نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے واسطے سے خبر دی ۔ وہ عباد بن تمیم سے نقل کرتے ہیں ۔ وہ عبداللہ بن زید کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو دو دو بار دھویا[۲]

## باب ۱۱۹ اَلْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ۔

## ۱۱۹ ۔ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا ۔

۱۵۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ یَزِیْدَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَاٰی عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا وَّیَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ

۱۵۹ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ الاویسی نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں انھیں عطاء بن یزید نے خبر دی، انھیں حمران حضرت عثمان کے مولی نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا (اور لے کر) پہلے اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انھیں دھویا، اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی ۔ پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے ۔ پھر سر کا مسح کیا ۔ پھر ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں

[۱] یہ بیان جواز ہے یعنی اگر ایک ایک بار اعضاء کو دھو لیا جائے تو وضو پورا ہو جاتا ہے اگرچہ سنت پر عمل کرنے کا ثواب نہیں ہوا جو تین تین دفعہ دھونے سے ہوتا ہے ۔ [۲] دو دو بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے اگرچہ سنت ادا نہیں ہوتی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



... مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ الخ ؛

دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے جس میں اپنے آپ سے کوئی بات نہ کرے (یعنی خشوع وخضوع سے نماز پڑھے) تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں ؛ اور روایت کی عبدالعزیز نے ابراہیم سے، انھوں نے صالح بن کیسان سے، انھوں نے ابن شہاب سے، لیکن عروہ حمران سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان نے وضو کیا تو فرمایا، کیا میں تم سے ایک حدیث بیان کروں ؛ اگر اس سلسلہ میں آیت (نازل) نہ ہوتی تو میں حدیث تم کو سناتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور (خلوص کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز کے پڑھنے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ عروہ کہتے ہیں وہ آیت یہ ہے (جس کا مطلب یہ ہے کہ) جو لوگ اللہ کی اس نازل کی ہوئی ہدایت کو چھپاتے ہیں جو اس نے لوگوں کے لیے اپنی کتاب میں بیان کی ہے، ان پر اللہ کی لعنت ہے اور (دوسرے) لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے[1] ؛

## باب ۱۲۰ الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوءِ

ذَكَرَهُ عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

## ۱۲۰۔ وضو میں ناک صاف کرنا۔

اس کو عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ ؛

۱۶۰۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے زہری کے واسطے سے خبر دی، انھیں ابوادریس نے بتایا انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اسے چاہیئے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے (یا ڈھیلے سے) استنجا کرے اسے چاہیئے کہ طاق عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات) ہی سے کرے ؛

٭ ٭ ٭

## باب ۱۲۱ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا ؛

## ۱۲۱۔ طاق (یعنی بے جوڑ) عدد سے استنجا کرنا

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ

۱۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ابوالزناد کے واسطے سے خبر دی، وہ اعرج سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے

[1] اعضاء وضو کا تین بار دھونا سنت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ؎

کوئی وضو کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنی ناک میں پانی دے پھر (اسے) صاف کرے اور جو شخص پتھروں سے استنجا کرے اسے چاہیئے کہ بے جوڑ عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ) سے استنجا کرے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھولے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے[1]

## باب ۱۲۲ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؎

## ۱۲۲- دونوں پاؤں دھونا اور قدموں پر مسح نہ کرنا ؎

۱۶۲. حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ؎

۱۶۲- ہم سے موسیٰ نے بیان کیا ان سے ابوعوانہ نے، وہ ابوبشر سے وہ یوسف بن ماہک سے، وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر (کچھ دیر بعد) آپ نے ہمیں پا لیا اور عصر کا وقت آپہنچا تھا تو ہم وضو کرنے لگے اور (اچھی طرح پاؤں دھونے کی بجائے) ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے (یہ دیکھ کر دور سے) آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا[2]

## باب ۱۲۳ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

## ۱۲۳- وضو میں کلی کرنا۔

اس کو ابن عباس رضؓ اور عبداللہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۳. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ

۱۶۳- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انھیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی، انھیں عطاء بن یزید نے حمران مولی عثمان بن عفان کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے حضرت عثمان رضؓ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی (لے کر) ڈالا پھر دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ وضو کے پانی میں ڈالا۔ پھر کلی کی، پھر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین دفعہ ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ہر ایک پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے اس وضو جیسا وضو فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو جیسا وضو کرے اور (خلوص دل سے) دو رکعت پڑھے (جس میں اپنے دل سے باتیں

---

[1] اسلام جس طہارت اور پاکیزگی کا طالب ہے اس کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر گوشے میں آدمی پاکیزگی اور صفائی کا اہتمام کرے۔

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاؤں پر مسح کرنا ٹھیک نہیں جیسا کہ شیعوں کا مسلک ہے بلکہ انھیں بھی دوسرے اعضاء کی طرح دھونا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۞

نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

بَابٌ ۱۲۴ غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ ۞

۱۲۴۔ ایڑیوں کا دھونا۔ ابن سیرین وضو کرتے وقت انگوٹھی کے نیچے کی جگہ (بھی) دھویا کرتے تھے۔

۱۶۴ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ۞

۱۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے ذکر کیا، ان سے شعبہ نے ان سے محمد بن زیاد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ ہمارے پاس سے گزرے اور لوگ لوٹے سے وضو کر رہے تھے آپ نے کہا اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے[1]۔

بَابٌ ۱۲۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ ۞

۱۲۵۔ جوتوں کے اندر پاؤں دھونا اور (محض) جوتوں پر مسح نہ کرنا۔

۱۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّيْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا

۱۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے سعید المقبری کے واسطے سے خبر دی وہ عبیداللہ بن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے تمہیں چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا جنھیں تمھارے ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ کہنے لگے اے ابن جریج وہ (چار کام) کیا ہیں، ابن جریج نے کہا کہ میں نے طواف کے وقت آپ کو دیکھا تم دو یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کو نہیں چھوتے (دوسرے) میں نے آپ کو سبتی جوتے پہنے ہوئے دیکھا اور (تیسرے) میں نے دیکھا کہ تم زرد رنگ استعمال کرتے ہو اور (چوتھی بات) میں نے یہ دیکھی کہ جب تم مکہ میں تھے، لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھ کر لبیک پکارنے لگتے ہیں (اور) حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کہ (دوسرے) ارکان کو تو میں یوں نہیں چھوتا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمانی رکنوں کے علاوہ کوئی رکن چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہے سبتی جوتے، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چمڑے پر بال نہیں تھے اور آپ ان ہی کو پہنے پہنے وضو فرمایا کرتے تھے، تو میں بھی انھی کو پہننا پسند کرتا ہوں، اور زرد

[1] منشا یہ ہے کہ وضو کا کوئی عضو خشک نہ رہ جائے خواہ وہ پاؤں ہوں یا کوئی دوسرا حصہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے یہاں گرفت ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَهَلَّ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ؞

رنگ لی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے تو میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ کو اس وقت احرام باندھتے دیکھا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر چل پڑتی تھی[1]

## باب ۱۲۶ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ ؞

## ۱۲۶ - وضو اور غسل میں داہنی جانب سے ابتداء کرنا ؞

۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ؞

۱۶۶ - ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے اسمٰعیل نے، ان سے خالد نے حفصہ بنت سیرین کے واسطے سے نقل کیا، وہ ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی (حضرت زینب) کو غسل دینے کے وقت فرمایا کہ غسل داہنی طرف سے دو اور اعضاء وضو سے غسل کی ابتداء کرو[2]

۱۶۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ؞

۱۶۷ - ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، انھیں اشعث بن سلیم نے خبر دی، ان کے باپ نے مسروق سے سنا۔ وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے، اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

## باب ۱۲۷ الْتِمَاسِ الْوُضُوْءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ ؞

## ۱۲۷ - نماز کا وقت ہو جانے پر پانی کی تلاش۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک سفر میں) صبح ہو گئی۔ پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا، تو آیت تیمم نازل ہوئی ؞

؞ ؞ ؞

۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ

۱۶۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے خبر دی۔ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کا وقت آگیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا۔ جب نہیں ملا تو آپ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی (برتن) سے وضو کریں حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا، آپ کی انگلیوں کے نیچے سے

---

[1] ابتداء میں جوتوں پر مسح کرنا جائز تھا اس کے بعد منسوخ ہو گیا، دوسری بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہوتے تو موزوں پر مسح کرنے کے ساتھ جوتوں کے اوپر بھی ہاتھ پھیر لیتے، اس سے دوسرے یہ ہی سمجھتے کہ آپ کے جوتوں پر مسح کیا ہے۔

[2] وضو اور غسل میں داہنی طرف سے کام کی ابتدار کرنا مسنون ہے۔ اس کے علاوہ اور دوسرے کاموں میں بھی مسنون ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاۤءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ ۞

پانی پھوٹ رہا تھا۔ یہاں تک کہ (قافلے کے) آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا یعنی سب لوگوں کے لیے یہ پانی کافی ہو گیا[1] ۞

۞ ۞ ۞

**باب ۱۲۸** الْمَاۤءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهٖ شَعْرُ الْاِنْسَانِ وَكَانَ عَطَاۤءٌ لَّا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا اَنْ يُّتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوْطُ وَالْحِبَالُ وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا وَلَغَ فِيْ اِنَاۤءٍ لَيْسَ لَهٗ وَضُوْءٌ غَيْرُهٗ يَتَوَضَّاُ بِهٖ وَقَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۤءً فَتَيَمَّمُوْا وَهٰذَا مَاۤءٌ وَّفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَتَوَضَّاُ بِهٖ وَيَتَيَمَّمُ ۞

**۱۲۸۔** وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں (پاک ہے) عطاء بن ابی رباح کے نزدیک آدمیوں کے بالوں سے رسیاں اور ڈوریاں بنانے میں کچھ حرج نہیں اور کتوں کے جوٹھے اور ان کے مسجد سے گزرنے کا بیان۔ زہری کہتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے علاوہ وضو کے لیے اور پانی نہ ہو تو اس پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے ابو سفیان کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے سمجھ میں آتا ہے کہ جب پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو۔ اور کتے کا جوٹھا پانی (تو) ہے ہی (مگر) طبیعت ذرا اس سے کتراتی ہے (بہر حال) اس سے وضو کرے اور (احتیاطاً) تیمم بھی کر لے[2] ۞

**۱۶۹۔** حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِسْرَاۤئِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعْرَةٌ مِّنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۞

**۱۶۹۔** ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا ان سے اسرائیل نے عاصم کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال (مبارک) ہیں جو ہمیں حضرت انس سے پہنچے ہیں۔ یا انس کے گھر والوں کی طرف سے (یہ سن کر) عبیدہ نے کہا کہ اگر میرے پاس ان بالوں میں سے ایک بال بھی ہو تو وہ میرے لیے ساری دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے ۞

۞ ۞ ۞

**۱۷۰۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَهٗ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ ۞

**۱۷۰۔** ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا۔ انہیں سعید بن سلیمان نے خبر دی، ان سے عباد نے ابن عون کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن سیرین سے، وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جب سر کے بال اتروائے تو سب سے پہلے ابو طلحہ نے آپ کے بال لیے تھے[3]

---

[1] یہ رسول اللہ کا معجزہ تھا کہ ایک پیالہ پانی سے کتنے ہی لوگوں نے وضو کر لیا ۞

[2] امام بخاری نے پچھلے ائمہ کا اختلافی مسلک نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک کتے کا جوٹھا ناپاک ہے جس کی تائید میں متعدد حدیثیں موجود ہیں اور آگے آئیں گی۔ ایسے پانی سے ان کے نزدیک وضو نہ کرے بلکہ صرف تیمم کرے ۞ [3] اس حدیث سے انسان کے بالوں کی پاکی اور طہارت بیان کرنا مقصود ہے نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے تبرکات لوگوں میں تقسیم فرمائے اس لیے اگر آج بھی کسی مقام پر آپ کا موئے مبارک بعینہٖ موجود ہو تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ۞

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۲۹ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ

۱۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

۱۷۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ

۱۷۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى كَلْبٍ آخَرَ

## ۱۲۹- کتا برتن میں سے کچھ پی لے تو کیا حکم ہے؟

۱۷۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ابوالزناد سے خبر دی، وہ اعرج سے، وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں سے (کچھ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو (تو پاک ہو جائیگا)

۱۷۲- ہم سے اسحاق نے بیان کیا انھیں عبدالصمد نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا، انھوں نے اپنے باپ سے سنا، وہ ابوصالح سے، وہ ابوہریرہ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی کھا رہا تھا تو اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس سے (اس کتے کے لیے) پانی بھرنے لگا. حتیٰ کہ (خوب پانی پلا کر) اس کو سیراب کر دیا، اللہ نے اس شخص کو اس فعل کا اجر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا، احمد بن شبیب نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے یونس کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں، ان سے حمزہ بن عبداللہ نے اپنے باپ (یعنی عبداللہ بن عمرؓ) کے واسطے سے بیان کیا. وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن لوگ ان جگہوں پر پانی نہیں چھڑکتے تھے[1]

۱۷۳- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا ان سے شعبہ نے ابن ابی السفر کے واسطے سے بیان کیا، وہ شعبی سے، وہ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کتے کے شکار کے متعلق) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار کرلے تو تم اس (شکار) کو کھالو۔ اور اگر وہ کتا اس شکار میں سے خود (کچھ) کھالے تو تم (اس کو) نہ کھاؤ کیونکہ اب اس نے شکار اپنے لیے پکڑا (تمھارے لیے نہیں پکڑا) میں نے کہا میں (شکار کے لیے) اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرے

[1] یہ ابتدائی عہد کی بات تھی اس کے بعد جب مساجد کے بارے میں احترام و اہتمام کا حکم نازل ہوا تو اس طرح کی سب باتوں سے منع کر دیا گیا اسی لیے اس سے پہلی حدیث سے کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ پاک کرنے کا حکم آیا ہے، اب وہی حکم باقی ہے جس کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہے بلکہ بعض روایات میں کتے کے جھوٹے برتن کے بارے میں اتنی تاکید آئی ہے کہ اسے پانی کے علاوہ مٹی سے صاف کرنے کا بھی حکم ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



کتے کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر مت کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی [1]

**بَابُ ۱۳۰** مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوْءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِيْمَنْ يَّخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّوْدُ أَوْ مِنْ ذَكَرِهٖ نَحْوُ الْقَمْلَةِ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ أَوْ أَظْفَارِهٖ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَطَآءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوْءٌ وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ أَبِيْ أَوْفٰى دَمًا فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيْمَنِ احْتَجَمَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهٖ ؛

۱۳۰۔ بعض لوگوں کے نزدیک صرف پیشاب اور پاخانے کی راہ سے وضو ٹوٹتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے فارغ ہو کر آئے۔ (اور تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو) عطا کہتے ہیں کہ جس شخص کے پچھلے حصہ سے یا اگلے حصہ سے کوئی کیڑا یا جوں کی طرح کا کوئی جانور نکلے اسے چاہیئے کہ وضو لوٹائے اور جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب (آدمی) نماز میں ہنس دے تو نماز لوٹائے، وضو نہ لوٹائے اور حسن (بصری) کہتے ہیں کہ جس شخص نے (وضو کے بعد) اپنے بال اتروائے یا ناخن کٹوائے یا موزے اتار ڈالے اس پر (دوبارہ) وضو فرض نہیں ہے حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ وضو حدث کے سوا کسی اور چیز سے فرض نہیں ہوتا) اور حضرت جابر سے نقل کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات الرقاع کی لڑائی میں (تشریف فرما) تھے۔ ایک شخص کے تیر مارا گیا اور اس (کے جسم) سے بہت خون بہا (مگر) پھر بھی رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پوری کرلی۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں کے باوجود نماز پڑھا کرتے تھے۔ یعنی (زخموں سے خون بہنے کے باوجود) اور طاؤس، محمد بن علی اور اہل حجاز کے نزدیک خون (نکلنے) سے وضو (واجب) نہیں ہوتا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے (اپنی) ایک پھنسی کو دبا دیا تو اس سے خون نکلا۔ مگر آپ نے (دوبارہ) وضو نہیں کیا اور ابن ابی اوفیٰ نے خون تھوکا مگر وہ اپنی نماز پڑھتے رہے اور ابن عمرؓ اور حسنؒ پچھنے لگوانے والے کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ جس جگہ پچھنے لگے ہوں اس کو دھولے، دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں [2] ؛

[1] اس حدیث کی اصل بحث کتاب الصید میں ہے۔ یہاں امام بخاری اس لیے لائے ہیں کہ کتے کا شکار پاک اور حلال ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا جھوٹا پاک ہے مگر یہ بات اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔ اس پر اصل گفتگو اپنے مقام پر ہوگی [2] امام بخاریؒ نے جو عنوان قائم کیا ہے یہ ان کا اور شوافع کا مسلک ہے۔ احناف کے نزدیک خون بہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کی احادیث ہیں جن میں خون نکلنے اور نکسیر پھوٹنے سے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۷۴۔ حدثنا آدم بن ابی ایاس قال ثنا ابن ابی ذئب قال ثنا سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال العبد فی صلوٰۃ ما کان فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ ما لم یحدث فقال رجل اعجمی ما الحدث یا ابا ہریرۃ قال الصوت یعنی الضرطۃ۔

۱۷۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید المقبری نے۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس وقت تک نماز ہی میں گنا جاتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے تا وقتیکہ اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ ایک عجمی آدمی نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ! حدث کیا چیز ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہوا جو پیچھے سے خارج ہوا کرتی ہے۔

۱۷۵۔ حدثنا ابو الولید قال ثنا ابن عیینۃ عن الزہری عن عباد بن تمیم عن عمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

۱۷۵۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، ان سے ابن عیینہ نے، وہ زہری سے روایت کرتے ہیں، وہ عباد بن تمیم سے، وہ اپنے چچا سے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ (نمازی نماز سے) اس وقت تک نہ پھرے جب تک (ریح کی) آواز نہ سن لے یا اس کی بو نہ پالے[1]

۱۷۶۔ حدثنا قتیبۃ قال ثنا جریر عن الاعمش عن منذر ابی یعلی الثوری عن محمد بن الحنفیۃ قال قال علی کنت رجلا مذاء فاستحییت ان اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرت المقداد بن الاسود فسالہ فقال فیہ الوضوء ورواہ شعبۃ عن الاعمش۔

۱۷۶۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے جریر نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا، وہ منذر سے، وہ ابو یعلی ثوری سے۔ وہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں ایسا آدمی تھا جس کو سیلان مذی کی شکایت تھی۔ مگر (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے شرماتا تھا تو میں نے قصداً ابن الاسود سے کہا، انھوں نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس روایت کو شعبہ نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۱۷۷۔ حدثنا سعد بن حفص قال ثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ ان عطاء بن یسار اخبرہ ان زید بن خالد اخبرہ انہ سال عثمان بن عفان قلت ارایت اذا جامع ولم یمن قال عثمان یتوضا کما یتوضا للصلوٰۃ ویغسل ذکرہ قال عثمان سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالت عن ذلک علیا والزبیر وطلحۃ وابی بن کعب رضی اللہ عنہم فامروہ بذلک۔

۱۷۷۔ ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا ان سے شیبان نے یحیی کے واسطے سے نقل کیا وہ عطاء بن یسار سے نقل کرتے ہیں انھیں زید بن خالد نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور اخراج منی نہ ہو (تو کیا حکم ہے) حضرت عثمان نے فرمایا کہ وضو کرے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو کو دھوئے۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (زید بن خالد کہتے ہیں کہ) پھر میں نے اس کے بارہ میں علی، زبیر، طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا سب نے اس شخص کے بارہ میں یہی حکم دیا[2]

[1] مطلب یہ ہے کہ جب تک وضو کے ٹوٹنے کا یقین نہ ہو اس وقت تک آدمی محض کسی شبہ کی بنا پر نماز کی نیت نہ توڑے۔

[2] یہ ابتدائی حکم تھا اس کے بعد دوسری احادیث سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اب صحبت کرنے پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۷۸ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ ؛

۱۷۸ ۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا، انھیں نضر نے خبر دی. انھیں شعبہ نے حکم کے واسطے سے بتلایا. وہ ذکوان سے وہ ابو صالح سے، وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلایا، وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا (انھیں دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید ہم نے تمھیں جلدی میں بلوا لیا! انھوں نے کہا جی ہاں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی (کا کام) آ پڑے یا تمھیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے[1] (غسل ضروری نہیں)

## بَابُ ۱۳۱ ۔ الرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهٗ ؛

## ۱۳۱ ۔ جو شخص اپنے ساتھی کو وضو کرائے ؛

۱۷۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اُسَامَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّاُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ ؛

۱۷۹ ۔ ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، انھیں یزید بن ہارون نے یحییٰ سے خبر دی، وہ موسیٰ بن عقبہ سے، وہ کریب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام سے. وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ سے چلے تو (پہاڑ کی) گھاٹی کی جانب مڑ گئے اور (وہاں) رفع حاجت کی، اسامہ کہتے ہیں کہ پھر (آپ نے وضو کیا، اور) میں آپ کے (اعضاءِ شریفہ) پر پانی ڈالنے لگا اور آپ وضو فرماتے رہے. میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ (اب) نماز پڑھیں گے آپ نے فرمایا. نماز کا موقع تمھارے سامنے (مزدلفہ میں) ہے[2] ؛

۱۸۰ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّاَنَّهٗ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَّهٗ وَاَنَّ الْمُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؛

۱۸۰ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے عبدالوہاب نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی، انھیں نافع بن جبیر بن مطعم نے بتلایا، انھوں نے عروہ بن المغیرہ بن شعبہ سے سنا. وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (وہاں ایک موقع پر) آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے (جب آپ واپس تشریف لائے) آپ نے وضو شروع کیا تو میں آپ (کے اعضاءِ وضو) پر پانی ڈالنے لگا، آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا ؛

## بَابُ ۱۳۲ ۔ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ الْحَدَثِ

## ۱۳۲ ۔ بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوتِ قرآن کرنا.

---

[1] یہ سب روایات ابتدائی عہد کی ہیں، اب صحبت کے بعد غسل فرض ہے. خواہ انزال ہو یا نہ ہو ؛

[2] یہ حدیث لانے کا منشا یہ ہے کہ وضو میں دوسرے آدمی کی مدد لینا جائز ہے ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَغَيْرُهُ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ وَإِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ ۔

منصور نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حمام (غسل خانے) میں تلاوت قرآن میں کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح بغیر وضو خط لکھنے میں (بھی) کچھ حرج نہیں اور حماد نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ اگر اس (حمام والے آدمی کے بدن) پر تہ بند ہو تو اس کو سلام کرو، ورنہ مت کرو۔

**۱۸۱۔ حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۔

**۱۸۱۔** ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے مخرمہ بن سلیمان کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ کریب، ابن عباس کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے انھیں بتلایا کہ انھوں نے ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور اپنی خالہ حضرت میمونہ رض کے گھر میں گزاری (وہ فرماتے ہیں کہ) میں تکیہ کے عرض (یعنی گوشہ) کی طرف لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ نے (معمول کے مطابق) تکیہ کی لمبائی پر (سر رکھ کر) آرام فرمایا۔ رسول اللہ (کچھ دیر کے لیے) سوئے اور جب آدھی رات ہو گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے اپنی نیند کو صاف کرنے لگے (یعنی نیند دور کرنے کے لیے آنکھیں ملنے لگے) پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پھر ایک مشکیزہ کے پاس جو (چھت میں) لٹکا ہوا تھا، آپ کھڑے ہو گئے اور اس سے وضو کیا خوب اچھی طرح۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابن عباس رض کہتے ہیں۔ میں نے بھی کھڑے ہو کر اس طرح کیا جس طرح آپ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تب آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا بایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھ کر اس کے بعد آپ نے وتر پڑھے اور لیٹ گئے، پھر جب مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ نے اٹھ کر دو رکعت معمولی (طور پر) پڑھیں۔ پھر باہر تشریف لا کر صبح کی نماز پڑھی [1]

[1] نیند سے اٹھنے کے بعد آپ نے بغیر وضو آیاتِ قرآنی پڑھیں تو اس سے ثابت ہوا کہ بغیر وضو تلاوت جائز ہے۔ پھر وضو کر کے تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں اور اسی وقت عشاء کے وتر بھی ادا فرمائے۔ پھر لیٹ گئے، صبح کی اذان کے بعد جب مؤذن آپ کو اٹھانے کے لیے پہنچا تو آپ نے فجر کی سنتیں پڑھیں پھر فجر کی نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۳۳ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ ؕ

۱۸۲ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِيْ مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ؕ

## ۱۳۳ - کچھ علماء کے نزدیک صرف بیہوشی کے شدید دورہ ہی سے وضو ٹوٹتا ہے (معمولی بیہوشی سے نہیں ٹوٹتا)

۱۸۲ - ہم سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ اپنی بیوی فاطمہ سے، وہ اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے روایت کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایسے وقت آئی جب سورج گہن ہو رہا تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، کیا دیکھتی ہوں کہ وہ بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہی ہیں (یہ دیکھ کر) میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا، تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ! میں نے کہا (کیا یہ) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ تو انھوں نے اشارے سے کہا کہ ہاں تو میں کھڑی ہو گئی (اور نماز پڑھنے لگی) حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی (نماز پڑھ کر) جب رسول اللہ لوٹے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا آج کوئی چیز ایسی نہیں رہی جس کو میں نے اپنی اسی جگہ نہ دیکھ لیا ہو۔ حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم لوگوں کی قبروں میں آزمائش ہو گی دجال جیسی یا اس کے قریب قریب (راوی کا بیان ہے کہ) میں نہیں جانتی کہ اسماء نے کونسا لفظ کہا، تم میں سے ہر ایک کے پاس (اللہ کے فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ تمھارا اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پھر اسماء نے ایماندار کہا یا یقین رکھنے والا کہا، مجھے یاد نہیں (بہرحال وہ شخص) کہے گا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کی روشنی لے کر آئے ہم نے (اسے) قبول کیا (اس پر) ایمان لائے (اور ان کا) اتباع کیا پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ تو نیک بختی کے ساتھ آرام کر۔ ہم جانتے تھے کہ تو مومن ہے اور بہرحال منافق یا شکی آدمی، اسماء نے کونسا لفظ کہا مجھے یاد نہیں۔ (جب اس سے پوچھا جائے گا، کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔[1]

---

[1] پہلا مسئلہ تو اس حدیث سے یہ ہی ثابت کیا کہ معمولی غشی کے دورہ سے وضو نہیں ٹوٹتا کہ حضرت اسماء اپنے سر پر پانی ڈالتی رہیں اور پھر بھی نماز پڑھتی رہیں۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی کہ ایمان اور اسلام بغیر سوچے سمجھے لانا بیکار رہے۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اسلام کیا ہے اور ایمان کیا ہے اس وقت تک آدمی پکا مومن نہیں بن سکتا۔ منافقوں پر قبر میں گرفت اسی بنا پر تو ہوگی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے بے خبر ہوں گے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۳۴** مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ رَأْسِهِ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ؛

**۱۳۴۔** پورے سر کا مسح کرنا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے (اپنے سروں کا مسح کرو۔ اور ابن مسیّب نے کہا ہے کہ سر کا مسح کرنے میں عورت مرد کی طرح ہے۔ وہ (بھی) اپنے سر کا مسح کرے امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کیا کچھ حصہ سر کا مسح کرنا کافی ہے تو انھوں نے دلیل میں عبداللہ بن زید کی (یہ) حدیث پیش کی (یعنی پورے سر کا مسح کرنا چاہیئے۔

**۱۸۳۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ؛

**۱۸۳۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انھیں مالک نے عمرو بن یحییٰ المازنی سے خبر دی، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن زید سے جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں، پوچھا کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ عبداللہ بن زید نے کہا کہ ہاں، تو انھوں نے پانی کا برتن منگوایا۔ (پانی پہلے) اپنے ہاتھوں پر ڈالا، دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ پھر تین مرتبہ کلی کی، تین بار ناک صاف کی، پھر تین دفعہ چہرہ دھویا، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ دھوئے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا یعنی اپنے ہاتھ (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے (مسح) سر کے ابتدائی حصے سے شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے جا کر وہیں واپس لائے جہاں سے (مسح) شروع کیا تھا پھر اپنے پیر دھوئے۔[1]

**باب ۱۳۵** غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ؛

**۱۳۵۔** ٹخنوں تک پاؤں دھونا۔

**۱۸۴۔ حَدَّثَنَا** مُوسَى قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ

**۱۸۴۔** ہم سے موسیٰ نے بیان کیا انھیں وہیب نے عمرو سے انھوں نے اپنے باپ (یحییٰ) سے خبر دی، انھوں نے کہا کہ میری موجودگی میں عمرو بن حسن نے عبداللہ بن زید سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے پانی کا طشت منگوایا اور ان (پوچھنے والوں) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا وضو کیا۔ (پہلے) طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا پھر تین بار ہاتھ دھوئے

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اور محض دوسروں کی کہی ہوئی باتوں کو اپنی زبان سے دوہرا دینا کافی سمجھیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس چیز کا ثبوت شریعت سے نہ ہو، محض رواج اور رسم کے طور پر چلی آرہی ہو۔ اس کو شریعت نہ سمجھے اور ایسی باتوں سے پرہیز کرے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] یہ امام بخاری اور امام مالک کا مسلک ہے کہ پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے، احناف اور شوافع کے نزدیک سر کے ایک حصہ کا مسح فرض ہے اور پورے سر کا سنت، البتہ حنفیہ چوتھائی سر کے مسح کو ضروری کہتے ہیں جس کی تائید ایک دوسرے صحابی ابو معقل کی روایت سے ہوتی ہے جس میں آپ نے صرف پیشانی پر مسح کیا اور باقی سر پر نہیں کیا۔ اس لیے اس حدیث سے پورے سر کے مسح کا فرض ہونا ثابت نہیں ہوتا البتہ سنت ضرور ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔

پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور پانی لیا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا۔ ناک صاف کی تین چلوؤں سے۔ پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور تین مرتبہ منہ دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو بار دھوئے پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور سر کا مسح کیا (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے ایک بار۔ پھر ٹخنوں تک اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

## باب ۱۳۶ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّأُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ ۔

## ۱۳۶۔ لوگوں کے وضو کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا

جریر ابن عبداللہ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ان کے مسواک کے بچے ہوئے پانی سے وضو کریں (یعنی مسواک جس پانی میں ڈوبی رہتی تھی اس پانی سے گھر کے لوگوں کو وضو کرنے کیلئے کہتے تھے)

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا ۔

۱۸۵۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے۔ ان سے حکم نے۔ انھوں نے ابو جحیفہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دوپہر میں تشریف لائے تو آپ کے لیے وضو کا پانی لایا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کا بقیہ پانی لینے لگے اور اسے (اپنے بدن پر) پھیرنے لگے۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے (آڑ کے لیے) ایک نیزہ (گڑا ہوا) تھا۔ (اور ایک دوسری حدیث میں) ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ آپ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا اس سے آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اس پیالہ میں منہ دھویا اور اس میں کلی فرمائی۔ پھر فرمایا تم لوگ اس کو پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو[1]۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان سے ان کے باپ (ابراہیم) نے، انھوں نے صالح سے سنا، انھوں نے ابن شہاب سے انھیں محمود بن الربیع نے خبر دی۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ محمود ہی ہیں کہ جب وہ چھوٹے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنویں (کے پانی) سے ان کے منہ میں کلی کی تھی اور عروہ نے اسی حدیث کو مسور وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ہر ایک (راوی) ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمایا کرتے تھے

---

[1] یہ جنگل کا موقع تھا جہاں آپ نے نماز پڑھی اور اپنا مستعمل پانی ان حضرات کو بطور تبرک دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا جھوٹا ناپاک نہیں جیسے آپ کی کلی کا پانی اور اس کو آپ نے انھیں پی لینے کا حکم فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ بَادَرُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ ۔

## باب ۱۳۷

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ۔

## باب ۱۳۸ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

## باب ۱۳۹ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً ۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ

تو آپ کے بچے ہوئے وضو کے پانی پر صحابہ جھگڑنے کے قریب ہو جاتے تھے۔[1]

### ۱۳۷۔

۱۸۷۔ ہم سے عبدالرحمن بن یونس نے بیان کیا، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے جعد کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے سائب بن یزید سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میری خالہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا (یعنی جو پانی آپ نے وضو کے لیے استعمال فرمایا میں نے وہ پی لیا) پھر میں آپ کی پس پشت کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے مونڈھوں کے درمیان تھی۔ وہ ایسی تھی جیسی چھپر کھٹ کی گھنڈی یا کبوتر کا انڈا۔[2]

### ۱۳۸۔ ایک ہی چلّو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا۔

۱۸۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے خالد بن عبداللہ نے ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ (وضو کرتے وقت) انھوں نے برتن سے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر انھیں دھویا، پھر منہ دھویا (یا یوں کہا کہ) کلی کی اور ناک میں ایک چلو سے پانی ڈالا تین بار ایسا ہی کیا، پھر کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا (اگلی جانب اور پچھلی جانب کا) اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا۔

### ۱۳۹۔ سر کا مسح ایک بار کرنا۔

۱۸۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے وہیب نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں موجود تھا جس وقت عمرو بن حسن نے عبداللہ بن زید سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارہ میں دریافت کیا تو عبداللہ بن زید نے پانی کا

---

[1] صحابہ اپنی والہانہ کیفیت اور رسول اللہ سے فدویانہ تعلق کی بنا پر آپ کے وضو کے بقیہ پانی کو حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس کوشش میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے تاکہ اس تبرک سے وہ فیضیاب ہو سکیں۔ [2] حنفیہ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق وضو کا مستعمل پانی بجائے خود پاک ہے لیکن اس سے کسی دوسرے ناپاک جسم یا کپڑے کو پاک نہیں کر سکتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ فَكَفَأَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَدْبَرَ بِهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَقَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ۔

ایک طشت منگوایا پھر ان (لوگوں) کے لیے وضو (شروع) کیا (پہلے) طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا، پھر انھیں تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، ناک صاف کی تین چلوؤں سے تین دفعہ، پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور اپنے منہ کو تین بار دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے پھر، سر پر مسح کیا (پہلے) آگے کی طرف اپنا ہاتھ لائے پھر پیچھے کی طرف لے گئے۔ پھر برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے (دوسری روایت میں) ہم سے موسیٰ نے، ان سے وہیب نے بیان کیا آپ نے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا۔[1]

## باب ۱۴۰ وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ وَفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحَمِيمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ ۔

## ۱۴۰۔ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کا بچا ہوا پانی استعمال کرنا۔ حضرت عمرؓ نے گرم پانی سے اور عیسائی عورت کے گھر کے پانی سے وضو کیا۔

۱۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ۔

۱۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے نافع سے خبر دی، وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورت اور مرد سب ایک ساتھ وضو کیا کرتے تھے (یعنی ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے تھے)۔

## باب ۱۴۱ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهُ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

## ۱۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بے ہوش آدمی پر اپنے وضو کا پانی چھڑکنا۔

۱۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ ۔

۱۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن المنکدر نے، انھوں نے حضرت جابرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پُرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں (اس وقت) بیمار تھا کہ مجھے ہوش نہیں تھا آپ نے اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا وارث کون ہوگا؟ میرا تو صرف ایک کلالہ وارث ہے اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔

## باب ۱۴۲ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ۔

## ۱۴۲۔ لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتن سے غسل اور وضو کرنا۔

---

[1] وضو کی جملہ احادیث سے معلوم ہوا کہ ایک بار تو وضو میں دھوئے جانے والے ہر عضو کا دھونا فرض ہے، دو مرتبہ دھونا کافی ہے اور تین مرتبہ دھونا سنت ہے اسی طرح کلی اور ناک میں پانی ایک چلو سے بھی دیا جا سکتا ہے اور الگ الگ چلو سے بھی، سر کا مسح ایک بار کرنا چاہیے، پورے سر کا مسح کرنا افضل ہے اور چوتھائی سر پر اگر کرلے تو حنفیہ کے نزدیک فرض ادا ہو جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً۔

۱۹۲- ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا۔ انھوں نے حمید سے، انھوں نے انس سے۔ وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز کا وقت آگیا تو ایک شخص جس کا مکان قریب ہی تھا۔ اپنے گھر چلا گیا اور (کچھ) لوگ رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ وہ برتن اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اس میں اپنی ہتھیلی نہیں پھیلا سکتے تھے (مگر) سب نے اس برتن سے وضو کر لیا۔ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہنے لگے اسّی سے کچھ زیادہ تھے۔[1]

۱۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ۔

۱۹۳- ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا، ان سے ابو اسامہ نے برید کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو بردہ سے، وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ منگایا جس میں پانی تھا پھر اس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی کی۔

۱۹۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَاَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

۱۹۴- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے یہاں) تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی نکالا (اس سے) آپ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا، دو دو بار ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا (پہلے) آگے کی طرف (ہاتھ) لائے، پھر پیچھے کی جانب لے گئے اور پیر دھوئے۔[2]

۱۹۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِي اَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

۱۹۵- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے زہری سے خبر دی، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف شدید ہوگئی تو آپ نے اپنی (دوسری) بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، انھوں نے آپ کو اس کی اجازت دیدی تو (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) باہر نکلے۔ آپ کے پاؤں (کمزوری کی وجہ سے) زمین پر گھسٹتے جاتے تھے، حضرت عباسؓ اور ایک اور آدمی کے درمیان

[1] یہ رسول اللہ کا ایک معجزہ تھا کہ اتنی قلیل مقدار سے اتنے لوگوں نے وضو کر لیا۔

[2] تانبے کے برتن میں پانی لے کر اس سے رسول اللہ کا وضو کرنا ثابت ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ ۔

(آپ باہر) نکلے تھے۔ عبیداللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس رض کو سنائی تو وہ بولے، تم جانتے ہو، وہ دوسرا آدمی کون تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں، کہنے لگے وہ علی تھے (پھر سلسلۂ حدیث) حضرت عائشہ رض بیان فرماتی تھیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں (یعنی حضرت عائشہ رض کے مکان میں) داخل ہوئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا، میرے اوپر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالو جن کے بند نہ کھلے ہوں تاکہ میں (سکون کے بعد) لوگوں کو کچھ وصیت کروں (چنانچہ) آپ حضرت حفصہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دوسری) بیوی کے کونڈے میں بٹھلا دیے گئے پھر ہم نے آپ پر ان مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ جب آپ نے اشارے سے فرمایا کہ بس اب تم نے (تعمیل حکم) کر دی۔ تو اس کے بعد لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

## باب ۱۴۳ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ ۔

## ۱۴۳۔ طشت سے (پانی لے کر) وضو کرنا ۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِيَدَيْهِ وَأَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ۔

۱۹۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اپنے باپ (یحییٰ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا بہت زیادہ وضو کیا کرتے تھے تو ایک دن انھوں نے عبداللہ ابن زید سے کہا کہ مجھے بتلائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ تب انھوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا۔ اس کو (پہلے) اپنے ہاتھوں پر جھکایا پھر دونوں ہاتھ تین بار دھوئے پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈال کر (پانی لیا اور) ایک (ہی) چلو سے کلی کی اور ناک صاف کی تین مرتبہ (تین چلوؤں سے) پھر اپنے ہاتھوں سے ایک چلو (پانی) لیا، اور تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے پھر اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا تو (پہلے اپنے ہاتھ) پیچھے لے گئے پھر آگے کی طرف لائے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے [1]

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ

۱۹۷۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا ان سے حماد نے، ان سے ثابت نے، وہ حضرت انس رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا تو آپ کے لیے ایک چوڑے منہ کا پیالہ لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس پیالے

[1] یہ حدیث پہلے بھی آچکی ہے یہاں طشت سے براہ راست پانی لے کر وضو کرنے کا جواز ثابت کیا ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ قَالَ اَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّاَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ ؛

میں ڈال دیں، انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں پانی کی طرف دیکھنے لگا تو (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے۔ انس رضؓ کہتے ہیں کہ اس (ایک پیالہ) پانی سے جن لوگوں نے وضو کیا، ان کی تعداد ستّر سے اسّی تک تھی[1]

## بَابٌ ۱۴۴ اَلْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ ؛

۱۹۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ اَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ وَّ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ ؛

## ۱۴۴ ۔ ایک مُد (پانی) سے وضو کرنا[2]

۱۹۸ ۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے مسعر نے، ان سے ابن جبیر نے انھوں نے حضرت انس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوتے تھے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تھے تو ایک صاع سے لے کر پانچ مُد تک (پانی استعمال فرماتے تھے) اور جب وضو فرماتے تھے تو ایک مُد (پانی) سے[3]

## بَابٌ ۱۴۵ اَلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؛

۱۹۹ ـ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْاَلْ عَنْهُ غَيْرَهٗ ، وَقَالَ مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعْدًا فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ

## ۱۴۵ ۔ موزوں پر مسح کرنا۔

۱۹۹ ۔ ہم سے اصبغ بن الفرج نے بیان کیا، وہ ابن وہب سے روایت کرتے ہیں، ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے ابوالنضر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے نقل کیا، وہ عبداللہ بن عمر سے، وہ سعد بن ابی وقاص سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور عبداللہ بن عمر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے اس کے بارہ میں پوچھا تو انھوں نے کہا تو انھوں نے کہا کہ ہاں (آپ نے مسح کیا ہے) جب تم سے سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں تو اس کے متعلق ان کے سوا (کسی) دوسرے آدمی سے مت پوچھو۔ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالنضر نے بتلایا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص نے ان سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ) حدیث بیان کی۔ پھر حضرت عمر رضؓ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ سے

---

[1] یہ حدیث تفصیل کے ساتھ پہلے بھی آ چکی ہے۔ یہاں اس برتن کی ایک خصوصیت یہ ذکر کی ہے کہ وہ چوڑے منہ کا تھا۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ پھیلا ہوا برتن تھا، جس میں پانی کی مقدار کم آتی ہے۔ پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ اتنی کم مقدار سے اسّی آدمیوں نے وضو کر لیا۔

[2] مُد ایک پیمانہ ہے جو عرب میں رائج تھا۔ جس میں کم از کم سوا سیر پانی آتا ہے۔

[3] یہ مقداریں اس وقت کے لحاظ سے تھیں جس وقت یہ پیمانے عرب میں رائج تھے۔ کسی خاص مقدار سے وضو یا غسل کرنا ضروری نہیں۔ ایک شخص کی جسمانی قد و قامت کے لحاظ سے پانی کی جتنی مقدار وضو و غسل کے لیے کفایت کرے، اتنی مقدار میں پانی استعمال کرنا چاہیئے۔ باقی جو مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے اس کو علماء نے مستحب کہا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَحْوَهٗ ؕ

(ایسا ہی کہا[1] جیسا اوپر کی روایت میں ہے)

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؕ

۲۰۰۔ ہم سے عمرو بن خالد الحرانی نے بیان کیا ان سے لیث نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے نقل کیا، وہ سعد بن ابراہیم سے، وہ نافع بن جبیر سے، وہ عروہ بن المغیرہ سے وہ اپنے باپ مغیرہ بن شعبہ سے نقل کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (ایک بار) آپ رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو مغیرہ پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے، جب قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو مغیرہ نے (آپ کو وضو کرایا اور) آپ (کے اعضاء وضو) پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا ؕ

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهٗ حَرْبٌ وَّاَبَانُ عَنْ يَحْيٰى ؕ

۲۰۱۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے شیبان نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابوسلمہ سے، وہ جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری سے نقل کیا انھیں ان کے باپ نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث کی متابعت حرب اور ابان نے یحییٰ سے کی ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۲۰۲۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اوزاعی نے یحییٰ کے واسطے سے بتلایا۔ وہ ابوسلمہ سے، وہ جعفر بن عمرو سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے، اس کو روایت کیا معمر نے یحییٰ سے، انھوں نے ابوسلمہ سے انھوں نے عمرو سے متابعت کی ہے اور کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے[2]

---

[1] اصل بات یہ تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پہلے سے معلوم نہ تھا۔ جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کوفہ میں آئے اور انھیں موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا حوالہ دیا کہ آپؐ بھی مسح فرمایا کرتے تھے۔ اور کہا کہ تم اس کے متعلق اپنے والد حضرت عمرؓ سے تصدیق کرلو۔ چنانچہ انھوں نے جب حضرت سے مسئلہ کی تحقیق کی اور حضرت سعد کا حوالہ دیا، تب انھوں نے فرمایا کہ سعد کی روایت قابل اعتماد ہے۔ رسول اللہؐ سے جو حدیث وہ نقل کرتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے۔ اس کو کسی اور سے تصدیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ بظاہر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو موزوں پر مسح کا مسئلہ تو معلوم ہوگا لیکن وہ غالباً یہ سمجھتے تھے کہ اس کا تعلق سفر سے ہے۔ شریعت نے سفر کے لیے یہ سہولت دی ہے کہ آدمی پاؤں دھونے کے بجائے موزے پہنے پہنے ان پر پانی کا ہاتھ پھیر لے لیکن جب حضرت سعد سے معلوم ہوا کہ اس کی اجازت حالتِ قیام میں بھی ہے تب انھوں نے اپنی سابق رائے سے رجوع فرما لیا۔

[2] خالی عمامے کا مسح کافی نہیں ہے، اس روایت کا مطلب ہے کہ سر کے اگلے حصے پر آپ نے براہ راست مسح فرمایا اور باقی سر پر چونکہ عمامہ تھا اس لیے پورے سر کا مسح کرنے کی بجائے آپ نے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا۔ یہ ہی جمہور علماء کا مسلک ہے ؕ

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۴۶ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

## ۱۴۶- وضو کے بعد موزے پہننا

۲۰۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

۲۰۳- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ان سے زکریا نے یحییٰ کے واسطے سے نقل کیا، وہ عامر سے وہ عروہ بن المغیرہ سے وہ اپنے باپ (مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو میرا ارادہ ہوا کہ (وضو کرتے وقت) آپ کے موزے اتار ڈالوں۔ تب آپ نے فرمایا کہ انھیں رہنے دے۔ چونکہ جب میں نے انھیں پہنا تھا تو میرے پاؤں پاک تھے (یعنی میں باوضو تھا)، لہٰذا آپ نے ان پر مسح کر لیا۔[1]

## باب ۱۴۷ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيْقِ وَاَكَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَضَّئُوْا

## ۱۴۷- بکری کا گوشت اور ستو کھا کر وضو نہ کرنا۔ اور حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (گوشت) کھایا اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۴- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے زید بن اسلم سے خبر دی۔ وہ عطاء بن یسار سے، وہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ نوش فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۵- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انھیں لیث نے عقیل سے خبر دی۔ وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے باپ عمرو سے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بکری کا شانہ کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ نماز کے لیے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، وضو نہیں کیا۔[2]

## باب ۱۴۸ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيْقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

## ۱۴۸- کوئی شخص ستو کھا کر کلی کر لے اور وضو نہ کرے (تو جائز ہے)

۲۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ

۲۰۶- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے یحییٰ ابن سعید کے واسطے سے خبر دی، وہ بشیر بن یسار بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ سوید بن نعمان نے انھیں بتلایا کہ فتح خیبر والے

---

[1] موزوں پر مسح کرنے کی روایت کم از کم چالیس صحابہ نے کی ہے۔ مقیم کے لیے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن تین رات کے لیے مسلسل موزے پر مسح کرنے کی اجازت ہے۔ [2] ابتدائی زمانہ میں آگ پر جو چیز گرم ہوتی ہو اور پکی ہو اس کو کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا تھا اور نیا وضو کرنے کا حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اب کسی بھی جائز اور مباح چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی إِذَا کَانُوْا بِالصَّہْبَاءِ وَہِیَ أَدْنٰی خَیْبَرَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَأَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَأَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ۔

سال میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صہبا کی طرف جو خیبر کے نشیب میں ہے، پہنچے۔ آپ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر توشے منگائے گئے تو سوائے ستو کے کچھ اور نہیں آیا، پھر آپ نے حکم دیا تو وہ بھگو دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ہم نے (بھی) کھایا پھر مغرب (کی نماز) کے لیے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے کلی کی اور ہم نے (بھی) کلی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ کُرَیْبٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَکَلَ عِنْدَہَا کَتِفًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ۔

۲۰۷۔ ہم سے اصبغ نے بیان کیا، انھیں ابن وہب نے خبر دی، انھیں عمرو نے بکیر سے، انھوں نے کریب سے، انھوں نے حضرت میمونہؓ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ آپ نے ان کے یہاں (بکری کا) شانہ کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

## باب ۱۴۹ ھَلْ یُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ ۔

## ۱۴۹۔ کیا دودھ پی کر کلی کرنا چاہیے؟

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ وَقُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَہٗ دَسَمًا تَابَعَہٗ یُوْنُسُ وَصَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنِ الزُّہْرِیِّ ۔

۲۰۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے اور قتیبہ نے بیان کیا، ان دونوں سے لیث نے بیان کیا، وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ عبید اللہ ابن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے (اسی لیے کلی کی) اس حدیث کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے متابعت کی ہے۔

## باب ۱۵۰ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ یَرَ مِنَ النَّعْسَۃِ وَالنَّعْسَتَیْنِ أَوِ الْخَفْقَۃِ وُضُوْءًا ۔

## ۱۵۰۔ سونے کے بعد وضو کرنا۔ بعض علماء کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ کی اونگھ سے یا (نیند کا) ایک جھونکا لینے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِکٌ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُکُمْ وَہُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْہَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَکُمْ إِذَا صَلّٰی وَہُوَ نَاعِسٌ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّہٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ ۔

۲۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے تو اسے چاہیے کہ سو رہے۔ تاکہ نیند (کا اثر) اس پر سے ختم ہوجائے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو اسے کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ وہ اپنے لیے (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے آپ کو بددعا دے رہا ہے[1]۔

[1] نیند کے جو اوقات ہیں ان میں عام طور پر آدمی نفل نمازیں پڑھتا ہے۔ جیسے تہجد کی نماز۔ اس لیے یہ حکم نوافل کے لیے ہے۔ فرض نمازوں کو نیند کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَاُ ؂

۲۱۰۔ ہم سے ابومعمر نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے، ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطے سے نقل کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم نماز میں اونگھنے لگو تو سو جاؤ جب تک (آدمی کو) یہ نہ معلوم ہو کہ کیا پڑھ رہا ہے۔

## باب ۱۵۱ اَلْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

## ۱۵۱۔ بغیر حدث کے وضو کرنا۔ یعنی وضو باقی ہوتے ہوئے بھی نیا وضو کرنا ؂

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ يُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ ؂

۲۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سفیان نے عمرو بن عامر کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت انسؓ سے سنا (دوسری سند سے) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عمرو بن عامر نے بیان کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے۔ میں نے کہا تم لوگ کس طرح کرتے تھے کہنے لگے کہ ہم میں سے ہر ایک کو وضو اس وقت تک کافی ہوتا جب تک کوئی وضو کو توڑنے والی چیز پیش نہ آ جائے (یعنی پیشاب، پاخانے وغیرہ کی ضرورت یا نیند وغیرہ)

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلّٰى دَعَا بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ؂

۲۱۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انھیں بشیر بن یسار نے خبر دی، انھیں سوید بن النعمان نے بتلایا کہ ہم فتح خیبر والے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جب صہبا میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے کھانے منگوائے (کھانے میں) ستو کے علاوہ کچھ اور نہ آیا۔ سو ہم نے (اسی کو) کھایا اور پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو آپ نے کلی کی پھر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور (نیا) وضو نہیں کیا[1]

## باب ۱۵۲ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ لَّا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ ؂

## ۱۵۲۔ پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ

۲۱۳۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا، ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا، وہ مجاہد سے، وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکے کے ایک باغ میں تشریف

[1] ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا مستحب ہے مگر ایک ہی وضو سے آدمی کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے ؂

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا ؕ

لے گئے (وہاں) آپ نے دو شخصوں کی آواز سُنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہورہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص میں چغل خوری کی عادت تھی۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک ڈال منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے ایک ٹکڑا ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا، آپ نے فرمایا، اس لیے کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک ہوں اس وقت تک ان پر عذاب کم ہوگا[1]

**باب ۱۵۳** مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ ؕ

**۱۵۳۔** پیشاب کو دھونا اور پاک کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے پیشاب سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا تھا، آپ نے آدمیوں کے پیشاب کے علاوہ کسی اور کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا[2]

**۲۱۴۔** حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ ؕ

**۲۱۴۔** ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں اسمٰعیل بن ابراہیم نے خبر دی، انھیں روح بن القاسم نے بتلایا، ان سے عطاء بن ابی میمونہ نے بیان کیا، وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا تھا، آپ اس سے استنجاء فرماتے ؕ

**باب ۱۵۴** **۱۵۴۔**

**۲۱۵۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

**۲۱۵۔** ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے محمد بن حازم نے،

---

[1] یہ قبریں مسلمانوں کی تھیں یا کفار کی؛ اس میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ لیکن قرینِ قیاس یہی ہے کہ مسلمانوں کی ہی ہوں گی اسی لیے آپ نے تخفیف عذاب کے لیے کھجور کی ٹہنیاں ان کی قبروں پر لگا دیں۔ لیکن اس کی مصلحت کیا تھی، ان ٹہنیوں کی وجہ سے عذاب کم کیوں ہوا یہ اللہ کی مصلحت ہے۔ غالباً رسول اللہ نے بھی وحی کی بنا پر یہ فعل کیا۔

پیشاب ایک ناپاک چیز ہے۔ اس سے احتیاط کا شریعت میں تاکیدی حکم ہے۔ اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ پیشاب سے بچو۔ کیونکہ قبر کا عذاب اکثر اس کی وجہ سے (بھی) ہوتا ہے۔ خود پیشاب میں ایک قسم کی سمیت اور زہر ہے۔ صحت کے لحاظ سے بھی پیشاب کی آلودگی مضر ہے پھر خود اس کی بدبو ہر سلیم الطبع اور پاکیزہ مزاج آدمی کے لیے ناگوار ہے۔

چغل خوری بھی سخت نامراد قسم کا اخلاقی مرض ہے جس سے آدمی کی خود اپنی شخصیت کو گھن لگتا ہے اور دوسرے افراد بھی اس کے اس مرض کی وجہ سے زبردست نقصان اٹھاتے ہیں، اسی لیے اس کو بھی عذاب قبر کا سبب بتایا گیا ہے۔

[2] حنفیہ کے نزدیک آدمی کا پیشاب ناپاک ہے، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهُ ؛

ان سے اعمش نے مجاہد کے واسطے سے نقل کیا، وہ طاؤس سے، وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بہت بڑی بات پر نہیں، ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری میں مبتلا تھا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی لے کر بیچ سے اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر میں ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے (ایسا) کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا تاکہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں تخفیف رہے۔ ابن المثنیٰ نے کہا کہ ہم سے وکیع نے بیان کیا ان سے اعمش نے، انھوں نے مجاہد سے اسی طرح سنا ؛

## بَابُ ۱۵۵ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ ؛

## ۱۵۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا دیہاتی کو مہلت دینا۔ جب تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ نہ ہو گیا ؛

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى أَعْرَابِيًّا يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوهُ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ؛

۲۱۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے ہمام نے، ان سے اسحٰق نے انس بن مالک کے واسطے سے نقل کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ جب وہ (پیشاب سے) فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر آپ نے (اس جگہ) بہا دیا ؛

## بَابُ ۱۵۶ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ ؛

## ۱۵۶۔ مسجد میں پیشاب پر پانی بہا دینا ؛

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ ؛

۲۱۷۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم نرمی کے لیے بھیجے گئے ہو، سختی کے لیے نہیں [1]

[1] پیشاب کرتے وقت آپ نے اس کو روکا نہیں بلکہ صحابہ کو بھی منع فرما دیا کہ اسے پیشاب سے فارغ ہونے دو۔ درمیان میں اسے روکنے سے ممکن ہے کہ اس کا پیشاب بند ہو جاتا اور اسے کوئی تکلیف پیدا ہو جاتی، یہ آپ کی شفقت و بصیرت کی بات تھی، البتہ پیشاب کے بعد اس جگہ جہاں اس نے پیشاب کیا تھا وہاں آپ نے پانی بہانے کا حکم دیا ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِيْ طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهٗ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ ؛

۲۱۸۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ انھیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی۔ انھوں نے انس بن مالک سے سنا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ دوسری سند یہ ہے، ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے بیان کیا، وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا تو لوگوں نے اس کو منع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ نے اس (کے پیشاب) پر ایک ڈول پانی بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بہا دیا گیا۔

## باب ۱۵۷ بَوْلِ الصِّبْيَانِ ؛

## ۱۵۷۔ بچوں کا پیشاب ؛

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ ؛

۲۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے باپ (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا ؛

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ؛

۲۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے ابن شہاب سے خبر دی، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ (بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں، وہ ام قیس بنت محصن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر خوار تھا)، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے خوب اچھی طرح نہیں دھویا[1]۔

## باب ۱۵۸ اَلْبَوْلِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا ؛

## ۱۵۸۔ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا۔

[1] پیشاب ہر حال میں ناپاک ہے۔ مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پیشاب والے کپڑے کو پاک کرنے کے لیے پانی استعمال کیا۔ لیکن دوسری حدیث میں جو یہ لفظ ہے کہ آپ نے کپڑے کو نہیں دھویا، اس کا مطلب یہ ہے کہ خوب مل کر نہیں دھویا۔ اس کے علاوہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ آخر کا فقرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں۔ بلکہ ابن شہاب نے آپ کے فعل کی تصریح کی ہے۔ لفظ نضح جو حدیث میں آیا ہے بعض احادیث میں دھونے کے معنی میں بھی آیا ہے اس لیے اس لفظ سے یہ سمجھنا کہ معمولی طور پر آپ نے پانی چھڑک کر پاک کر لیا ہوگا، درست نہیں بلکہ جس قدر ضروری تھا اتنا دھویا۔ ممکن ہے وہ پیشاب بہت معمولی مقدار میں ہو کہ خوب اچھی طرح رگڑ رگڑ کر دھونے کی ضرورت نہ محسوس فرمائی ہو ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۲۱ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ؛

۲۲۱ - ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے اعمش کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابو وائل سے، وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے (وہاں) آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی کا برتن منگایا۔ میں آپ کے پاس پانی لے کر گیا تو آپ نے وضو فرمایا[1]

## باب ۱۵۹ اَلْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ ؛

## ۱۵۹ - اپنے (کسی) ساتھی کے قریب پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا ؛

۲۲۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰى فَاَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰى فَرَغَ ؛

۲۲۲ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو وائل سے، وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے کہ ایک قوم کی کوڑی پر (جو) ایک دیوار کے نیچے (تھی) پہنچے تو آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح ہم تم میں سے کوئی (شخص) کھڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پیشاب کیا اور میں ایک طرف ہٹ گیا۔ تب آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس گیا اور (پردہ کی غرض سے) آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

## باب ۱۶۰ اَلْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ ؛

## ۱۶۰ - کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا ؛

۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَهٗ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَيْتَهٗ اَمْسَكَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ؛

۲۲۳ - ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابو وائل سے نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری پیشاب (کے بارہ) میں سختی سے کام لیتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا، تو اسے کاٹ ڈالتے۔ ابو حذیفہ کہتے ہیں کہ کاش وہ اپنے اس تشدد سے باز آ جاتے (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے، اور آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا[2]

---

[1] پیشاب بیٹھ کر کرنے کا حکم ہے لیکن چونکہ وہ گندہ مقام تھا، بیٹھ کر پیشاب کرنے میں نجاست سے کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ تھا اس لیے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کیا جا سکتا ہے اور جب ضرورتاً کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہوا تو بیٹھ کر تو یقیناً جائز ہوگا۔ [2] حضرت حذیفہ کا منشاء یہ تھا کہ پیشاب سے بچنے میں احتیاط تو ضروری ہے لیکن خواہ مخواہ کا تشدد اور زیادتی سے وہم اور وسوسہ پیدا ہوتا ہے اس لیے عمل میں اتنی ہی احتیاط چاہیئے جتنی آدمی اپنی روزمرہ کی زندگی میں کر سکتا ہے اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ بالکل باریک اور غیر محسوس دنا معلوم چھینٹیں معاف ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۶۱ غَسْلِ الدَّمِ

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ وَتُصَلِّي فِيهِ ‌ؕ

۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَنَا مُعٰوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي قَالَ وَقَالَ أَبِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ ‌ؕ

### ۱۶۱ - حیض کا خون دھونا ؛

۲۲۴ - ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا، ان سے فاطمہ نے اسماءؓ کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اس کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ہم میں کسی عورت کو کپڑے میں حیض آتا ہے (تو) وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا کہ پہلے ملے پھر پانی سے رگڑ لے اور پانی سے صاف کرلے۔ اور (اس کے بعد) اس کپڑے میں نماز پڑھ لے[1]

۲۲۵ - ہم سے محمد نے بیان کیا، ان سے ابومعاویہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ (عروہ) کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ابوحبیش کی لڑکی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے (یعنی حیض کا خون میعاد اور مقدار سے زیادہ آتا ہے) اس لیے میں پاک نہیں رہتی ہوں تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے۔ تو جب تجھے حیض آئے (یعنی حیض کے مقررہ دن شروع ہوں) تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ، ہشام کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ حضورؐ نے یہ (بھی) فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کر حتیٰ کہ وہی (حیض کا) وقت پھر لوٹ آئے[2]

---

[1] کپڑا اگر حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اس کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے ؛

[2] جو عورت سیلانِ خون کی بیماری میں مبتلا ہے اس کے لیے حکم ہے کہ ہر نماز کے لیے مستقل وضو کرے اور حیض کے جتنے دن اس کی عادت کے موافق ہوتے ہیں ان دنوں میں نماز نہ پڑھے۔ اس لیے ان ایام کی نماز معاف ہے۔ شریعت کا یہ حکم اگرچہ عورت کی زندگی کے ایک ایسے گوشے سے تعلق رکھتا ہے جو نہایت ہی پوشیدہ رہتا ہے لیکن اس کے بارہ میں اگر عورتوں کو کوئی راہ نمائی نہ ملتی تو وہ اس گوشے سے متعلق ایسی ہدایات سے محروم رہ جاتیں جن سے ان کا دین اور دنیا، روح اور جسم صاف اور پاک ہو سکتا تھا اور جس سے ان کی نفسیاتی اور اخلاقی طبی اور روحانی اصلاح ہو سکتی تھی۔ اس بنا پر ایسی تمام احادیث کے بارہ میں یہی نقطہ نظر رکھنا چاہیئے کہ دین لوگوں کی زندگی کے لیے ایک مکمل تعمیری نقشہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی سا پہلو دینی راہ نمائی کے بغیر اپنے صحیح مقام پر فٹ نہیں ہو سکتا، پھر آج کے دور میں اس قسم کی جملہ احادیث کو جن میں عورت مرد کے پوشیدہ معاملات یا تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے بارہ میں ہدایات دی گئی ہیں، اسباق کرنے میں کسی شرم کی ضرورت نہیں جبکہ جنسی لٹریچر عام ہو چکا ہے اور جدید تعلیم کے سربراہ مرد عورت کے پوشیدہ سے پوشیدہ تعلقات کی تعلیم کو اپنے نزدیک ضروری قرار دیئے گئے ہیں جس کی فی الحقیقت کوئی ضرورت نہیں ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۶۲** غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ؛

۲۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهِ ؛

۲۲۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ ؛

**باب ۱۶۳** اِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ اَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهُ ؛

۲۲۸ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَاءِ ؛

۲۲۹ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ

**۱۶۲۔ منی کا دھونا اور اس کا رگڑنا۔ اور جو تری عورت (کے پاس جانے) سے لگ جائے اس کا دھونا ؛**

۲۲۶۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں عمرو بن میمون الجزری نے بتلایا، وہ سلیمان بن یسار سے، وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی کے دھبے) کو دھوتی تھی۔ پھر (اس کو پہن کر) آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے تھے[1]

۲۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے یزید نے، ان سے عمرو نے سلیمان سے نقل کیا، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا (دوسری سند یہ ہے) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے، ان سے عمرو بن میمون نے سلیمان بن یسار کے واسطے سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے اس منی کے بارہ میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے تو انھوں نے فرمایا کہ میں منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان (یعنی) پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں ہوتے۔

**۱۶۳۔ اگر منی یا کوئی اور نجاست دھوئے اور (پھر) اس کا اثر زائل نہ ہو (تو کیا حکم ہے؟)**

۲۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے عبدالواحد نے ان سے عمرو بن میمون نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے کے متعلق جس میں جنابت (ناپاکی) کا اثر آ گیا ہو، سلیمان بن یسار سے سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو ڈالتی تھی پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے کپڑے میں ہوتے تھے[2]

۲۲۹۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، ان سے زہیر نے، ان سے عمرو بن میمون بن مہران نے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے نقل کیا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ کپڑا پاک کرنے کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس سے نماز پڑھ لی جائے اگرچہ وہ خشک نہ ہوا ہو۔

[2] منی بھی پیشاب کی طرح نجس ہے اس کا بھی وہی حکم ہے جو دوسری نجاستوں کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک کرنے کے بعد پانی کے دھبے اگر کپڑے پر باقی رہیں تو کچھ حرج نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا ٭

وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو ڈالتی تھیں (وہ فرماتی ہیں کہ، پھر کبھی) میں ایک دھبہ یا کئی دھبے دیکھتی تھی[1]

بَابُ ۱۶۴ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا. وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيدِ وَالسِّرْقِينِ وَالْبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هٰهُنَا أَوْ ثَمَّ سَوَاءٌ ٭

۱۶۴- اونٹ، بکری اور چوپایوں کا پیشاب اور ان کے رہنے کی جگہ (کا حکم کیا ہے؟)۔ حضرت ابوموسیٰ نے دار برید میں نماز پڑھی (حالانکہ وہاں گوبر تھا اور ایک پہلو میں جنگل تھا پھر انھوں نے کہا یہ جگہ اور وہ جگہ یعنی جنگل (دونوں) برابر ہیں ٭

۲۳۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ٭

۲۳۰- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انھوں نے حماد بن زید سے وہ ایوب سے، وہ ابوقلابہ سے۔ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ (قبیلوں) کے آئے اور مدینہ پہنچ کر وہ بیمار ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لقاح میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں چنانچہ وہ (لقاح کی طرف جہاں اونٹ رہتے تھے) چلے گئے اور جب اچھے ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک لے گئے، دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اس واقعہ کی خبر آئی، تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے جب دن چڑھ گیا تو (تلاش کے بعد) وہ (ملزمین) حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ آپ کے حکم کے مطابق (شدید جرم کی بناپر) ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے۔ اور آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر دی گئیں اور (مدینہ کی) پتھریلی زمین میں ڈال دیے گئے (پیاس کی شدت سے) پانی مانگتے تھے مگر انھیں پانی نہیں دیا جاتا تھا... ابوقلابہ نے (ان کے جرم کی سنگینی ظاہر کرتے ہوئے) کہا کہ ان لوگوں نے (اول) چوری کی (پھر) قتل کیا اور (آخر) ایمان سے پھر گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی[2]

---

[1] کسی بھی نجاست کا اپنا اصل اثر زائل ہو جانا چاہیئے۔ اس کے بعد اگر اس کا نشان یا رنگ وغیرہ کچھ رہ جاتا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں ٭

[2] عنوان کے تحت حضرت موسیٰ کے گوبر کی جگہ جو نماز پڑھنے کا ذکر ہے وہ صرف ان کی رائے ہے۔ دوسرے عام صحابہ اور جمہور کے نزدیک گوبر ناپاک ہے۔ بظاہر گوبر کے اوپر نماز نہیں پڑھی، نماز کی جگہ کے متصل گوبر پڑا ہوا تھا۔ احناف کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ کا حکم رکھتا ہے یعنی چوتھائی کپڑے کی بقدر معاف ہے۔

اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اونٹ کے پیشاب پینے کا جو حکم دیا وہ وقتی علاج تھا ورنہ پیشاب کا استعمال حرام ہے۔ اگرچہ شافعیہ، مالکیہ اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنا پر اونٹ کا پیشاب پاک ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک پیشاب کے بارہ میں چونکہ دوسری احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں اس لیے اس کو اس حدیث کی بنا پر پاک نہیں کہا جائے گا یہ ایک وقتی اجازت تھی .... (بقیہ آئندہ صفحہ پر....)

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؞

۲۳۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے، انھیں ابوالتیاح نے حضرت انس سے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے[1]

## باب ۱۶۵ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ اَوْ رِيْحٌ اَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا بَأْسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهٖ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُوْنَ بِهَا وَيَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا لَا يَرَوْنَ بِهٖ بَاْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ ؞

۱۶۵۔ وہ نجاستیں جو گھی اور پانی میں گر جائیں۔ زہری نے کہا کہ جب تک پانی کی بو، ذائقہ اور رنگ نہ بدلے (نجاست پڑ جانے کے باوجود) اس میں کچھ حرج نہیں اور حماد کہتے ہیں کہ (پانی میں) مردار پرندوں کے پر (پڑ جانے) سے کچھ حرج نہیں (واقع ہوتا) مُردوں کی جیسے ہاتھی وغیرہ کی ہڈیاں اس کے بارہ میں زہری کہتے ہیں کہ میں نے پہلے لوگوں کو ان کی کنگھیاں کرتے اور ان (ہڈیوں کے برتنوں) میں تیل رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے، ابن سیرین اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کچھ حرج نہیں ؞

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ ؞

۲۳۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے نقل کیا، وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے، وہ ابن عباسؓ سے وہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چوہے کے بارہ میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، آپ نے فرمایا اس کو نکال دو اور اس کے آس پاس (کے گھی) کو نکال پھینکو اور اپنا (بقیہ) گھی استعمال کرو۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ

۲۳۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے معن نے، ان سے مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا، وہ عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ بن مسعود سے، وہ ابن عباس سے، وہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چوہے کے بارہ میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر گیا تھا، تو آپ نے فرمایا کہ اس چوہے کو

---

(بقیہ از صفحہ سابقہ) ان لوگوں نے ایک ساتھ چار شدید جرم کیے تھے اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان ومروت کا جواب بدعہدی و بے مروتی سے دیا، چوری کی، قتل کیا، مرتد ہوئے، اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ کیا ان جرائم کی یہ ہی سزا ہو سکتی تھی جو انھیں دی گئی اور اس وقت کے لحاظ سے یہ سزا کوئی وحشیانہ سزا نہیں کہلائی جا سکتی۔ رسول اللہؐ کی حیثیت صرف ایک مصلح اور مرشد ہی کی نہیں تھی بلکہ ایک سیاسی منتظم اور ملکی مدبر کی بھی تھی اس لیے آپ کو مصالح کے پیش نظر اپنے عام جذبہ رأفت وشفقت کے برخلاف اس طرح کی سیاسی اور انتظامی تدبیروں سے بھی کام لینا پڑتا تھا ؞

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] یا مطلب یہ ہے کہ باڑے میں کپڑا وغیرہ بچھا کر اس پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے ؞

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ قَالَ مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ مَا لَا أُحْصِيْهِ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ ؎

اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو، بعض کہتے ہیں کہ مالک نے کتنی ہی بار (یہ حدیث) ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت میمونہ رض سے روایت کی ہے[1]

۲۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ ؎

۲۳۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں معمر نے ہمام بن منبہ سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں مسلمان کو جو زخم لگتا ہے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہوگا جس طرح وہ لگا تھا اس میں سے خون بہتا ہوگا جس کا رنگ (تو) خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی ہوگی[2]

## باب ۱۶۶

۱۶۶۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔

۲۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ ؎

۲۳۵۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے خبر دی کہ ان سے عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رض سے سنا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم (لوگ) دنیا میں پچھلے (مگر آخرت میں) سب سے آگے ہیں اور اسی سند سے (یہ بھی) فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو، پیشاب نہ کرے کہ (اس کے بعد) پھر اسی میں غسل کرنے لگے۔

## باب ۱۶۷ إِذَا أُلْقِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُصَلِّيْ قَذَرٌ أَوْ جِيْفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى فِيْ ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّيْ وَضَعَهُ وَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ إِذَا صَلّٰى وَفِيْ ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ أَوْ تَيَمَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِيْ وَقْتِهِ لَا يُعِيْدُ ؎

۱۶۷۔ جب نمازی کی پشت پر کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی اور ابن عمر جب نماز پڑھتے وقت کپڑے میں خون لگا ہوا دیکھتے تو اس کو اتار ڈالتے اور نماز پڑھتے رہتے۔ ابن مسیب اور شعبی کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے کپڑے پر نجاست یا جنابت (منی) لگی ہو، یا قبلے کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھی ہو یا تیمم کرکے نماز پڑھی ہو پھر نماز ہی کے وقت میں پانی مل گیا ہو تو اب نماز نہ دہرائے (اس کی نماز صحیح ہوگئی)

---

[1] مذکورہ بالا دو احادیث میں جو حکم دیا گیا ہے وہ ایسے گھی یا تیل کے متعلق ہے جو سخت اور جما ہوا ہو لیکن جو گھی یا تیل جما ہوا نہ ہو بلکہ پگھلا ہوا ہو، وہ کھانے کے قابل نہیں رہے گا البتہ اسے کھانے کے علاوہ خارج میں استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے چراغ وغیرہ میں جلانا۔

[2] بظاہر اس حدیث کو عنوان سے کوئی مناسبت نہیں، علماء نے اس کی مختلف مناسبتیں اپنے اپنے طور پر بیان کی ہیں، شاہ ولی اللہ صاحب کے نزدیک اس حدیث سے یہ ثابت کرنا ہے کہ مشک پاک ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**۲۳۶۔ حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَاَبُوْ جَهْلٍ وَّاَصْحَابٌ لَّهٗ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَيُّكُمْ يَجِيْءُ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَضَعُهٗ عَلٰى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَجَآءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغْنِيْ شَيْئًا لَوْ كَانَتْ لِيْ مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ حَتّٰى جَآءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ اِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمّٰى اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ وَّعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ۞

**۲۳۶۔** ہم سے عبدان نے بیان کیا انھیں ان کے باپ (عثمان) نے شعبہ سے خبر دی، انھوں نے ابواسحاق سے، انھوں نے عمرو بن میمون سے انھوں نے عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھتے وقت) سجدہ میں تھے (ایک دوسری سند سے) ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا ان سے شریح بن مسلمہ نے، ان سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ کے واسطے سے بیان کیا، وہ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی (بھی وہیں) بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص قبیلے کی (جو اونٹنی ذبح ہوئی ہے اس) کی اوجھڑی اٹھا لائے اور (لاکر) جب محمد سجدہ میں جائیں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے، ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت (آدمی) اٹھا اور وہ اوجھڑی لے کر آیا اور دیکھتا رہا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے اس اوجھڑی کو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں یہ (سب کچھ) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش (اس وقت) مجھے کچھ زور ہوتا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ (اس حال میں آپ کو دیکھ کر) وہ لوگ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے) لوٹ پوٹ ہونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے (بوجھ کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور وہ بوجھ آپ کی پیٹھ پر سے اتار کر پھینکا۔ تب آپ نے سر اٹھایا پھر تین بار فرمایا، یا اللہ! تو قریش کی تباہی کو لازم کر دے (یہ بات) ان کافروں کو ناگوار ہوئی کہ آپ نے انھیں بددعا دی، عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں دعا قبول ہوتی ہے پھر آپ نے (ان میں سے) ہر ایک کا (جدا جدا) نام لیا کہ اے اللہ! ان کو ضرور ہلاک کر دے، ابوجہل کو، عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ بن ربیعہ کو، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو، ساتویں (آدمی) کا نام (بھی) لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جن لوگوں کا (بددعا دیتے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیا تھا میں نے ان (کی لاشوں) کو بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا[1]

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی صبر آزما مصیبتیں برداشت کرنی پڑی تھیں، اس حدیث سے امام بخاری یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی نجاست پشت پر آ پڑے تو نماز ہو جائے گی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے (بقیہ برصفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۶۸ البزاق والمخاط ونحوه في الثوب۔ وقال عروة عن المسور ومروان خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية فذكر الحديث وما تنخم النبي صلى الله عليه وسلم نخامة الا وقعت في كف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده ۔

۱۶۸۔ کپڑے میں تھوک اور رینٹ وغیرہ لگ جائے تو کیا حکم ہے۔ عروہ نے مسور اور مروان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانے میں نکلے (اس سلسلہ میں) انھوں نے پوری حدیث نقل کی (اور پھر کہا کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی مرتبہ بھی تھوکا وہ (زمین پر گرنے کی بجائے) لوگوں کی ہتھیلی پر پڑا (کیونکہ لوگوں نے غایت تعلق کی وجہ سے ہاتھ سامنے کر دیئے) پھر وہ لوگوں نے اپنے چہروں اور بدن پر مل لیا[1]۔

۲۳۷۔ حدثنا محمد بن يوسف قال ثنا سفيان عن حميد عن انس قال بزق النبي صلى الله عليه وسلم في ثوبه ۔

۲۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حمید کے واسطے سے بیان کیا، وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) اپنے کپڑے میں تھوکا[2]۔

باب ۱۶۹ لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا بالمسكر۔ وكرهه الحسن وابو العالية وقال عطاء التيمم احب الي من الوضوء بالنبيذ واللبن ۔

۱۶۹۔ نبیذ سے اور کسی نشہ والی چیز سے وضو جائز نہیں حسن بصری اور ابو العالیہ نے اسے مکروہ کہا ہے اور عطاء کہتے ہیں کہ نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کے مقابلے میں مجھے تیمم کرنا زیادہ پسند ہے[3]۔

۲۳۸۔ حدثنا علي بن عبد الله قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري عن ابي سلمة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل شراب اسكر فهو حرام ۔

۲۳۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے زہری نے ابو سلمہ کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ پینے کی ہر وہ چیز جس سے نشہ (پیدا) ہو، حرام ہے[4]۔

باب ۱۷۰ غسل المرأة اباها الدم عن وجهه وقال ابو العالية امسحوا على رجلي فانها مريضة ۔

۱۷۰۔ عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔ ابو العالیہ نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ میرے پیروں پر مالش کرو کیونکہ وہ (تکلیف کی وجہ سے) مریض ہو گئے ہیں۔

---

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب تفصیلی احکام طہارت وصلوٰۃ کے نازل نہیں ہوئے تھے، نماز کے لیے بدن کا، کپڑوں کا اور نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا جمہور کے نزدیک ضروری ہے۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس درجہ فدویانہ تعلق تھا، البتہ یہ صحابہ کا عام معمول نہیں تھا مگر صلح حدیبیہ کے وقت کسی جذبے اور کسی مصلحت کی بنا پر یہ طرز عمل اختیار کیا۔ [2] نماز پڑھتے وقت اگر تھوک آئے اور تھوکنے کی قریب میں کوئی جگہ نہیں تو کسی کپڑے میں تھوک لے تاکہ نماز میں خلل بھی نہ واقع ہو اور قریب کی جگہ بھی خراب نہ ہو۔ [3] خالص دودھ سے وضو جائز نہیں، احناف کے نزدیک ایسا دودھ جس میں پانی کافی مقدار میں مل گیا ہو، وضو جائز ہے۔ [4] اسی طرح ہر نشہ کرنے والی چیز حرام کر دی گئی خواہ اس کی اتنی قلیل مقدار استعمال کی جائے جس سے فوری نشہ نہ ہو لیکن چونکہ اس میں نشہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہے اس لیے وہ بھی مطلقاً حرام ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ فِيهِ جُرْحُهُ ۔

۲۳۹۔ ہم سے محمد نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے ابن حازم کے واسطے سے نقل کیا، انھوں نے سہل بن سعد الساعدی سے سنا کہ لوگوں نے ان سے پوچھا اور (میں اس وقت سہل کے اتنا قریب تھا کہ) میرے اور ان کے درمیان کوئی نہیں رہا۔ مجھ سے زیادہ کوئی نہیں رہا۔ علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ کے منہ سے خون کو دھوتیں۔ پھر ایک بوریا لے کر جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا[1]۔

## بَابُ السِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ ۔

## ۱۷۱۔ مسواک کا بیان۔

ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے مسواک کی۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ ۔

۲۴۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا ان سے حماد بن زید نے غیلان بن جریر کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابو بردہ رضؓ سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا اور آپ کے منہ سے اُع اُع کی آواز نکل رہی تھی اور مسواک آپ کے منہ میں اس طرح تھی جس طرح آپ قے کر رہے ہوں[2]۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

۲۴۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ان سے جریر نے منصور کے واسطے سے نقل کیا۔ وہ ابووائل سے، وہ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے[3]۔

## بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

## ۱۷۲۔ بڑے آدمی کو مسواک دینا۔

وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ

عفان کہتے ہیں کہ ہم سے صخر بن جویریہ نے نافع کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ (خواب میں) مسواک کر رہا ہوں، تو

---

[1] والدین کی خدمت کا بہت بڑا اجر ہے پھر اگر باپ پیغمبر بھی ہو تو اس کا درجہ تو بہت بڑھ جاتا ہے۔

[2] جب مسواک زبان پر اندر کی طرف کی جاتی ہے تو ابکائی سی آتی ہے اور ایک خاص قسم کی آواز نکلتی ہے غالباً آپ کی یہ ہی کیفیت تھی جو راوی نے بیان کیا۔

[3] مسواک کرنے کی بڑی فضیلتیں متعدد احادیث میں آئی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اتنا اہتمام فرماتے کہ انتقال فرمانے سے پہلے تک آپ نے مسواک کی ہے شرعی اور طبی دونوں لحاظ سے اس کی خاص اہمیت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ‎

میرے پاس دو آدمی آئے، ایک ان میں سے دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تب میں نے ان میں سے بڑے کو دی۔ ابو عبداللہ بخاری رح کہتے ہیں کہ اس حدیث کو نعیم نے ابن المبارک سے، انھوں نے اسامہ سے، انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے مختصر طور پر روایت کیا ہے [1]

## بَابُ ۱۷۳ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

## ۱۷۳ - باوضو رات کو سونے والے کی فضیلت

۲۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ‎

۲۴۲ - ہم سے محمد بن مقاتل نے کہا، انھیں عبداللہ نے خبر دی۔ انھیں سفیان نے منصور کے واسطے سے خبر دی۔ وہ سعد بن عبیدہ سے، وہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ، اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ رہو۔ اور یوں کہو اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا، اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی اپنا پشت پناہ بنایا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبی تو نے (مخلوق کی ہدایت کے لیے) بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا۔ تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت (یعنی دین) پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھو براء کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا۔ جب میں اٰمنت بکتابك الذی انزلت پر پہنچا، تو میں نے ورسولك (کا لفظ) کہا، آپ نے فرمایا نہیں (یوں کہو) ونبیك الذی ارسلت [2]

## الحمد للہ کہ تفہیم البخاری کا پارہ اول ختم ہوا

---

[1] معلوم ہوا کہ دوسرے شخص کی مسواک استعمال کی جا سکتی ہے اگرچہ مستحب یہ ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کرے۔

[2] دعا کے الفاظ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کرنا نہ مناسب ہے نہ اس کے پورے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ کے فرمودات اپنی جگہ بالکل اٹل اور درست ہیں، ان کے الفاظ میں جو تاثیر ہے وہ دوسرے الفاظ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# دوسرا پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## کِتَابُ الْغُسْلِ — غسل کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی - وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اِلٰی قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی قَوْلِهٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۱

خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ "اور اگر تم کو جنابت ہو تو خوب اچھی طرح پاک ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں آیا ہے جائے ضرور سے یا پاس گئے ہو عورتوں کے، پھر نہ پاؤ تم پانی، تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور پورا کرے اپنا احسان تم پر تاکہ تم احسان مانو" اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے کہ "اے ایمان والو نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ اس وقت کہ غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ غسل کر لو، اور اگر تم مریض ہو، یا سفر میں، یا آیا ہے تم میں سے کوئی جائے ضرور سے، یا پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک زمین کا، پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو بے شک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

### بَابُ ۱۷۴ اَلْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ — غسل سے پہلے وضو[۲] (باب ۱۷۴)

۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدِهٖ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ۔

۲۴۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی ہشام سے روایت کر کے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رض سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسے نماز کے لیے آپ کی عادت تھی۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں ڈبوتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ

۲۴۴ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کی، اعمش سے روایت کر کے وہ سالم بن ابی الجعد

---

[۱] ان آیتوں سے مقصود یہ بتانا ہے کہ غسل کا وجوب کتاب اللہ سے ثابت ہے اور قطعی ہے۔ پہلی آیت سورہ مائدہ کی ہے اور دوسری سورہ نسا کی۔ دونوں میں وجوب غسل کی کسی قدر تفصیلات بیان ہوئی ہیں ۱۲ [۲] غسل سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے ۱۲۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذٰى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ ؕ

سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے ۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو کی طرح ایک مرتبہ وضو کیا البتہ پاؤں نہیں دھوئے۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جہاں کہیں بھی نجاست لگ گئی تھی اس کو دھویا پھر اپنے اوپر پانی بہایا ۔ پھر سابقہ جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا ۔ یہ تھا آپ کا غسل جنابت ۔

## بَابٌ ۱۷۵ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهٖ

## ۱۷۵ ۔ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل

۲۴۵ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا بْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ؕ

۲۴۵ ۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آپ نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے ۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا (فرق میں تقریباً ساڑھے دس سیر پانی آتا تھا) ۔

## بَابٌ ۱۷۶ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهٖ

## ۱۷۶ ۔ صاع[1] یا اسی طرح کی کسی چیز سے غسل

۲۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَخُوْ عَائِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا اَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلٰى رَاْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللهِ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَبَهْزٌ وَّالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرِ صَاعٍ ؕ

۲۴۶ ۔ عبد اللہ بن محمد نے ہم سے حدیث بیان کی ۔ انھوں نے کہا کہ عبد الصمد نے ہم سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، انھوں نے کہا ہم سے ابو بکر بن حفص نے بیان کیا ۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے یہ حدیث سنی کہ میں اور حضرت عائشہ رض کے بھائی حضرت عائشہ رض کی خدمت میں گئے ۔ ان کے بھائی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے صاع جیسا ایک برتن منگایا پھر غسل کیا اور اپنے اوپر پانی بہایا ۔ اس وقت ہمارے درمیان اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا ۔ ابو عبد اللہ (بخاری) کہتا ہے کہ یزید بن ہارون ، بہز اور جدی نے شعبہ سے قدر صاع کے الفاظ کی (ایک صاع کی مقدار) روایت کی ہے ۔

۲۴۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هُوَ وَاَبُوْهُ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ

۲۴۷ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا ۔ انھوں نے کہا ہم سے زہیر نے ابو اسحٰق کے واسطہ سے روایت بیان کی انھوں نے کہا ہم سے ابو جعفر نے بیان کیا کہ وہ اور ان کے والد جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت

---

[1] ایک صاع میں تقریباً ساڑھے تین سیر پانی آتا ہے ۔ غسل کے لیے ایک صاع کے مقدار کی کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے اسی وجہ سے کسی امام فقہ نے اس حدیث کے مضمون پر کوئی بحث نہیں کی صرف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے پیش نظر ایک صاع کو غسل کے لیے معتبر مانا ہے لیکن ان کا مقصد بھی اس سے غسل کو صرف ایک صاع میں محدود کر دینا نہیں ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ ۞

حضرت جابر کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے آپ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک صاع کافی ہے۔ اس پر ایک شخص بولا مجھے تو کافی نہیں ہوگا۔ جابر رض نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے کافی ہوتا تھا جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پھر حضرت جابر رض نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہمیں نماز پڑھائی ۞

۲۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخِيرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ ۞

۲۴۸ - ابو نعیم نے ہم سے روایت کی۔ کہا کہ ہم سے عیینہ نے بیان کیا عمرو کے واسطہ سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا ایک برتن میں غسل کر لیتے تھے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ ابن عیینہ اخیر عمر میں اس روایت کو ابن عباس کے توسط سے میمونہ رض سے روایت کرتے تھے اور صحیح وہی ہے جس طرح ابو نعیم نے روایت کی۔

## بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

## ۱۷۷ - جو شخص اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے

۲۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ۞

۲۴۹ - ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے روایت کی، ابو اسحٰق سے۔ کہا کہ ہم سے جبیر بن مطعم نے روایت کی۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو پانی اپنے سر پر تین مرتبہ بہاتا ہوں اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

۲۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ۞

۲۵۰ - محمد بن بشار نے ہم سے روایت بیان کی کہا، ہم سے غندر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی مخول ابن راشد کے واسطے سے وہ محمد بن علی سے وہ جابر بن عبد اللہ سے انھوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے۔

۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ لِي جَابِرٌ أَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَ أَكُفٍّ فَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الْحَسَنُ إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا ۞

۲۵۱ - ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معمر بن یحییٰ بن سام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو جعفر نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے جابر رض نے بیان کیا کہ میرے پاس تمھارے بھائی آئے ان کا اشارہ حسن بن محمد بن حنفیہ کی طرف تھا۔ انھوں نے پوچھا کہ جنابت کے غسل کا کیا طریقہ ہے۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین چلو لیتے تھے اور ان کو اپنے سر پر بہاتے تھے۔ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے تھے۔ حسن نے اس پر کہا کہ میں تو بہت بالوں والا آدمی ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تم سے زیادہ بال تھے۔

۞ ۞ ۞

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۷۸ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَّكَانِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ؎

## ۱۷۸۔ صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال کر اگر غسل[1] کیا جائے؟

۲۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا۔ اعمش کے واسطے سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے آپ نے فرمایا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے اپنا ہاتھ دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا پھر پانی اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین پر ہاتھ رگڑا اور دھویا، اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہا لیا اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔

## باب ۱۷۹ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ ؎

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَّحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهٖ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسْطِ رَأْسِهٖ ؎

## ۱۷۹۔ جس نے حلاب[2] سے یا خوشبو لگا کر غسل کیا۔

۲۵۳۔ محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا حنظلہ کے واسطے سے وہ قاسم سے وہ عائشہ رضہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو حلاب کی طرح ایک چیز منگاتے تھے (بہت سی دوسری روایتوں میں بعینہٖ حلاب منگانے کا ذکر ہے) پھر (پانی) اپنے ہاتھ میں لیتے تھے اور سر کے داہنے حصے سے غسل کی ابتدا کرتے تھے پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے تھے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے بیچ میں لگاتے تھے۔

---

[1] اگر بلا کسی شک وتردد کے صرف ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال لینے سے بدن کے تمام حصوں کا پوری طرح غسل ہو جائے تو احناف کے نزدیک بھی یہ غسل جائز ہے اور ایسے غسل سے جنابت کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

[2] حلاب ایک بڑا سا برتن ہوتا تھا جس میں اونٹنی کا دودھ اہل عرب دوہتے تھے۔ یہاں امام بخاری رح یہ بتانا چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حلاب میں دودھ کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہتا ہے اگر کوئی شخص اس برتن میں پانی لے کر نہانا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دودھ بہرحال ایک پاک مشروب ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ معمولی مقدار میں اگر پانی کے اندر پڑ جائے یا اس کا کچھ اثر پانی میں محسوس ہو تو اس سے پانی کے پاک کرنے کی صلاحیت میں کچھ فرق آجائے۔ اسی طرح غسل سے پہلے کوئی خوشبودار چیز بدن پر مَل لی جائے اور غسل کے بعد اس کا اثر باقی رہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہمارے یہاں خوشبودار چیز عطر وغیرہ عام طور پر غسل کے بعد استعمال کرنے کا رواج ہے لیکن بعض جگہوں میں غسل سے پہلے تیل وغیرہ مل کر غسل کرتے ہیں۔ اس باب میں اس طرح کی تمام چیزوں کا حکم بتایا گیا ہے خود امام بخاری رح نے اس کے بعد ایک باب قائم کیا ہے "باب من تطیب ثم اغتسل وبقی اثر الطیب" "باب جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور غسل کے بعد خوشبو کا اثر باقی رہا" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پاک چیز کو بدن پر مل کر غسل کرنے کے متعلق جو احکامات شریعت کے ہیں اس کو امام صاحب وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتے ہیں۔ کرمانی

بقیہ آئندہ صفحہ پر

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۸۰ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

۲۵۴ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا ۔

## ۱۸۰ ۔ غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ۔

۲۵۴ ۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا ۔ کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا کریب کے واسطہ سے وہ ابن عباس سے ۔ کہا ہم سے میمونہ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے پانی کو دائیں ہاتھ سے بائیں پر گرایا ۔ اس طرح دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا ۔ پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر اسے مٹی سے ملا اور دھویا ۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ، پھر اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا ۔ پھر ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے ۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں بدن خشک کرنے کے لیے کپڑا پیش کیا گیا لیکن آپ نے اس سے پانی کو خشک نہیں کیا ( تولیہ وغیرہ سے بدن خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ یہ خلاف مستحب ہے ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے اس وقت نہیں خشک کیا ہوگا ) ۔

## باب ۱۸۱ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقَى ۔

## ۱۸۱ ۔ ہاتھ پر مٹی ملنا تاکہ خوب پاک ہو جائے ۔

۲۵۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔

۲۵۵ ۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا ۔ پھر ہاتھ کو دیوار پر رگڑ کر دھویا ۔ پھر نماز کی طرح وضو کیا اور جب آپ اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو دونوں پاؤں دھوئے ۔

## باب ۱۸۲ هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

## ۱۸۲ ۔ کیا جنبی اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ڈال سکتا ہے ؟ جب کہ جنابت کے سوا ہاتھ میں کوئی گندگی نہ لگی ہوئی ہو ۔ ابن عمرؓ اور براء بن عازبؓ نے ہاتھ دھونے سے پہلے غسل کے پانی میں اپنا ہاتھ ڈالا تھا اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اس پانی سے غسل میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے جس میں غسل جنابت کا پانی ٹپک کر گر گیا ہو ۔

بقیہ حاشیہ : ۔ اور بعض دوسرے محدثین نے حلاب کو ایک ایسا برتن بتایا ہے جس میں خوشبو رکھی رہتی تھی یعنی آپ کبھی غسل سے پہلے خوشبو کے برتن کو طلب فرماتے اور کبھی خوشبو کو لیکن لغت اور کلام عرب کی روشنی میں حلاب کا وہی ترجمہ درست ہے جو ہم نے پہلے بیان کیا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِيْنَا فِيْهِ ۔

۲۵۶ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے افلح بن حمید نے بیان کیا قاسم سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں اس طرح غسل کرتے تھے کہ ہمارے ہاتھ بار بار اس میں پڑتے تھے۔

۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ ۔

۲۵۷ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنا ہاتھ دھوتے تھے۔

۲۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ۔

۲۵۸ - ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے ابوبکر بن حفص کے واسطے سے بیان کیا وہ عروہ سے وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ عائشہ رض سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

۲۵۹ - ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا عبداللہ بن عبداللہ بن جبر کے واسطہ سے کہا کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کوئی زوجہ مطہرہ ایک برتن میں غسل کرتے تھے اس حدیث میں مسلم نے یہ زیادتی کی ہے "اور شعبہ سے وہب کی روایت میں من الجنابۃ (جنابت سے) کا لفظ ہے (یعنی یہ غسل جنابت ہوتا تھا)۔

## باب ۱۸۳ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ ۔

## ۱۸۳ - جس نے غسل میں اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی گرایا۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَسَتَرْتُهُ فَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ

۲۶۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ ان سے ابوعوانہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ ابن عباس کے مولیٰ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ بنت حارث سے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا اور پردہ کر دیا آپ نے (غسل میں) اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں راوی نے تیسری بار کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا اور شرمگاہ دھوئی۔ پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا ۝

چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کو دھویا، پھر بدن پر پانی بہایا اور ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ بعد میں میں نے ایک کپڑا دیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پانی جھاڑ لیا اور کپڑا نہیں لیا۔

## بَاب ۱۸۴ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوْءُهُ ۝

۱۸۴۔ غسل اور وضو کے درمیان فصل کرنا۔ ابن عمر رضؓ سے منقول ہے کہ آپ نے اپنے قدموں کو وضو کردہ اعضاء کے خشک ہو جانے کے بعد دھویا۔

**۲۶۱۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ۝

۲۶۱۔ ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم بن ابی الجعد کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ کریب مولیٰ ابن عباس رضؓ سے وہ ابن عباس رضؓ سے کہ میمونہ رضؓ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے پانی اپنے ہاتھوں پر گرا کر انھیں دو دو یا تین تین مرتبہ دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر گرا کر اپنی شرمگاہ دھوئی اور ہاتھ کو زمین پر رگڑا۔ پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، پھر سر کو تین مرتبہ دھویا اور بدن پر پانی بہایا پھر ایک طرف ہو کر قدموں کو دھویا۔

## بَاب ۱۸۵ إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۸۵۔ جس نے جماع کیا اور پھر دوبارہ کیا اور جس نے اپنی کئی بیبیوں سے ہم بستر ہو کر ایک غسل کیا۔

**۲۶۲۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا ۝

۲۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے ابن ابی عدی اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا۔ شعبہ سے وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے وہ اپنے والد سے انھوں نے کہا کہ میں نے عائشہ رضؓ کے سامنے اس مسئلہ[1] کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے (انھیں غلط فہمی ہوئی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا اور پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور صبح کو احرام اس حالت میں باندھا کہ خوشبو سے بدن مہک رہا تھا۔

---

۱؎ احرام کی حالت میں اگر کوئی شخص خوشبو استعمال کرے تو یہ جنایت ہے اور اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے لیکن ابن عمر رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر احرام سے پہلے خوشبو استعمال کی گئی اور احرام کے بعد اس کا اثر بھی باقی رہا تو یہ بھی جنایت ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کے سامنے جب یہ بات آئی تو آپ نے اس کی تردید کی اور ثبوت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل پیش فرمایا۔ ابو عبدالرحمٰن ابن عمر کی کنیت ہے۔ امام مالک ابن عمر کے مسلک پر ہیں اور جمہور امت احرام سے پہلے کی خوشبو میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے خواہ اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ ؛

۲۶۳ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا۔ کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج کے پاس[1] گئے اور یہ گیارہ تھیں (نو منکوحہ اور دو باندیاں) راوی نے کہا میں نے انس سے پوچھا۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قوت رکھتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے اور سعید نے کہا قتادہ کے واسطہ سے کہ ہم کہتے تھے کہ انس نے ان سے نو ازواج کا ذکر کیا۔

## بَابٌ ۱۸۶ غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

۱۸۶ - مذی کا دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا۔

۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَسَأَلَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ

۲۶۴ - ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زائدہ نے ابو حصین کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے ابو عبد الرحمٰن سے انھوں نے حضرت علی رضؓ سے آپ نے فرمایا کہ مجھے مذی بکثرت آتی تھی چونکہ میرے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اس لیے میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے اس کے متعلق سوال کریں۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لو۔

## بَابٌ ۱۸۷ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ ؛

۱۸۷ - جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر اب بھی باقی رہا۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا ؛

۲۶۵ - ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے وہ اپنے والد سے کہا میں نے عائشہ سے پوچھا اور ان سے ابن عمر کے اس قول کا ذکر کیا کہ میں اسے گوارا نہیں کر سکتا کہ میں احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم سے مہک رہی ہو۔ تو عائشہ نے فرمایا میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو[2] لگائی ہے، پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور اس کے بعد احرام باندھا۔

---

[1] راویوں کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں عام حالات میں بھی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہمبستری کے لیے جایا کرتے تھے لیکن ایسا واقعہ صرف ایک مرتبہ اس وقت پیش آیا ہے جب آپ تمام ازواج کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ اور کسی موقعہ پر کسی ایسے واقعہ کا ثبوت نہیں۔ اس لیے ترجمہ میں بھی اسی کا لحاظ کیا گیا ہے اور اس موقعہ پر عربی کے بعینہ الفاظ کی رعایت نہیں کی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل حج کے بعض مصالح کی بنا پر کیا تھا۔

[2] ابن بطال نے کہا ہے کہ ہمبستری کے اوقات میں مرد اور عورت دونوں کے لیے خوشبو استعمال کرنا سنت ہے (فتح الباری جلد اول)

www.sirat-e-mustaqeem.com



٢٦٦ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفْرِقِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

۲۶۶ ۔ آدم بن ابی ایاس سے روایت ہے کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ۔ کہا ہم سے حکم نے حدیث بیان کی ابراہیم کے واسطہ سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضؓ سے آپ نے فرمایا گویا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں

## باب ۱۸۸ تَخْلِيْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ

۱۸۸ ۔ بالوں کا خلال کرنا اور جب یقین ہو جائے کہ کھال تر ہو گئی تو اس پر پانی بہا دیا ۔

٢٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَقَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا ۔

۲۶۷ ۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے عبداللہ نے بیان کیا ۔ ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا ۔ کہ عائشہ رضؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تو پہلے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز کی طرح وضو کرتے پھر اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے اور جب یقین ہو جاتا کہ کھال تر ہو گئی ہے تو تین مرتبہ اس پر پانی بہاتے ۔ پھر تمام بدن کا غسل کرتے اور عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل کرتے تھے ۔ ہم دونوں اس سے چلو بھر بھر کر پانی لیتے تھے ۔

## باب ۱۸۹ مَنْ تَوَضَّاَ فِى الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ مَرَّةً اُخْرٰى ۔

۱۸۹ ۔ جس نے جنابت کی حالت میں وضو کیا پھر اپنے تمام بدن کا غسل کیا لیکن وضو کئے ہوئے حصے کو دوبارہ نہیں دھویا ۔

٢٦٨ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَاَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهٗ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَاَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهٖ ۔

۲۶۸ ۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے فضل بن موسیٰ نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے اعمش نے سالم کے واسطے سے بیان کیا ۔ انھوں نے کریب مولی ابن عباس سے انھوں نے ابن عباسؓ سے کہ میمونہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا گیا ۔ آپ نے پانی دو یا تین مرتبہ داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ڈالا ۔ پھر شرمگاہ کو دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر دو یا تین مرتبہ مار کر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا پھر سر پر پانی ڈالا اور سارے بدن کا غسل کیا ۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے میمونہ نے فرمایا کہ میں ایک کپڑا لائی تو آپ نے اسے نہیں لیا اور ہاتھوں ہی سے پانی جھاڑنے لگے ۔

## باب ۱۹۰ اِذَا ذَكَرَ فِى الْمَسْجِدِ اَنَّهٗ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ ۔

۱۹۰ ۔ جب مسجد میں اپنے جنبی ہونے کو یاد کرے تو اسی حالت میں باہر آجائے اور تیمم نہ کرے ۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ تَابَعَهٗ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؂

۲۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو سلمہ سے وہ ابوہریرہ سے کہ نماز کی تیاری ہو رہی تھی اور صفیں درست کی جا رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ اس وقت آپ نے ہم سے فرمایا، اپنی جگہ کھڑے رہو اور آپ واپس چلے گئے پھر آپ نے غسل کیا اور واپس تشریف لائے تو سر سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے نماز کے لیے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی اس روایت کی متابعت کی ہے عبدالاعلیٰ نے معمر سے روایت کر کے اور وہ زہری سے اور اوزاعی نے بھی زہری سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

## بَابٌ ۱۹۱ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

## ۱۹۱۔ غسل جنابت کے بعد ہاتھوں سے پانی جھاڑنا

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَّصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

۲۷۰۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حمزہ نے بیان کیا، کہا میں نے اعمش سے سنا، انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے۔ انھوں نے کریب سے۔ انھوں نے ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ میمونہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا اور ایک کپڑے سے پردہ کر دیا۔ پہلے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ اور انھیں دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ میں پانی لیا اور شرمگاہ دھوئی پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور چہرے اور بازو دھوئے پھر سر پر پانی بہایا اور سارے بدن کا غسل کیا اس کے بعد ایک طرف ہو گئے اور دونوں پاؤں دھوئے اس کے بعد

## بَابٌ ۱۹۲ مَنْ بَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ ؂

## ۱۹۲۔ جس نے اپنے سر کے داہنے حصے سے غسل شروع کیا۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اِذَا اَصَابَ اِحْدَانَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَاْخُذُ بِيَدِهَا عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْاُخْرٰى عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْسَرِ ؂

۲۷۱۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا حسن بن مسلم سے روایت کر کے وہ صفیہ بنت شیبہ سے۔ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ ہم ازواج مطہرات میں سے کسی کو اگر جنابت لاحق ہوتی تو وہ پانی ہاتھوں میں لے کر سر پر تین مرتبہ ڈالتیں پھر ہاتھ میں پانی لے کر سر کے داہنے حصے کا غسل کرتیں اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصے کا غسل کرتیں۔

## بَابٌ ۱۹۳ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهٗ فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ وَالتَّسَتُّرُ اَفْضَلُ وَقَالَ

## ۱۹۳۔ جس نے خلوت میں تنہا ننگے ہو کر غسل کیا اور جس نے کپڑا باندھ کر کیا، اور کپڑا باندھ کر غسل کرنا افضل ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَهْزٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

بہز نے اپنے والد سے والد نے بہز کے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کے مقابلے میں اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیا کی جائے ۔

۲۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى وَقَالُوا وَاللهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا

۲۷۲ - ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا معمر سے انھوں نے ہمام بن منبہ سے انھوں نے ابو ہریرہ رض سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا ہوتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل فرماتے۔ اس پر انھوں نے کہا کہ بخدا موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ آپ آماس خصیہ میں مبتلا ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کے لیے تشریف لے گئے آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا اتنے میں پتھر کپڑوں سمیت بھاگنے لگا اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔ اے پتھر میرا کپڑا ۔ اے پتھر میرا کپڑا ۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو پوشاک کے بغیر دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں[1]۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا پالیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کا اثر باقی تھا اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام غسل فرما رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں آپ پر گرنے لگیں۔ حضرت ایوب انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے ۔ اتنے میں ان کے رب نے انھیں آواز دی ۔ اے ایوب! کیا میں نے تمھیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا تھا، جسے تم دیکھ رہے ہو۔ ایوب علیہ السلام نے جواب دیا ہاں تیرے غلبہ اور بزرگی کی قسم لیکن تیری برکت سے میرے لیے بے نیازی کیونکر ممکن ہے اور اس حدیث کی روایت ابراہیم نے موسیٰ بن عقبہ سے وہ صفوان سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کرتے ہیں "جب کہ حضرت ایوب علیہ السلام ننگے ہو کر غسل کر رہے تھے"

## بَابُ ۱۹۱ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

## ۱۹۴ - لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا

[1] نبی میں کوئی ایسا عیب نہیں ہوتا کہ جس سے عام طور پر لوگ نفرت کرتے ہوں۔ چونکہ ایک ایسے ہی عیب کی تہمت بنی اسرائیل آپ پر لگاتے تھے۔ اس لیے خداوند تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی برات کر دی جائے اور اس کے لیے یہ صورت پیدا کر دی گئی۔ اگرچہ اس میں بھی ایک ایسی صورت سے گزرنا پڑا جو شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ تھی لیکن بہرحال برات مقدم تھی۔ پتھر کے بھاگنے سے اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس میں بھی جان ہے اور اس کا یہ بھاگنا خدا کے حکم کے مطابق ایک معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس قسم کے مباحث کے لیے مناسب موقعہ کتاب الانبیاء ہے اور وہیں پر یہ مباحث وضاحت کے ساتھ بیان کیے جائیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ۔

۲۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے روایت کی۔ انھوں نے مالک سے انھوں نے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو نضر سے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے ام ہانی بنت ابی طالب کو یہ کہتے سنا کہ میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور فاطمہ نے پردہ کر رکھا ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ........ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ۔

۲۷۴۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ انھوں نے اعمش سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے وہ میمونہ سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جنابت کر رہے تھے آپ کا پردہ کیا تھا، تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی بہایا اور شرمگاہ دھوئی اور جو کچھ اس میں لگ گیا تھا اسے دھویا پھر ہاتھ کو زمین یا دیوار پر رگڑ کر دھویا۔ پھر نماز کی طرح وضو کیا پاؤں کے علاوہ پھر پانی اپنے بدن پر بہایا اور اس جگہ سے ہٹ کر دونوں قدموں کو دھویا۔ اس حدیث کی متابعت ابو عوانہ اور ابن فضیل نے ستر کے ذکر کے ساتھ کی ہے اگر زمین پختہ نہ ہو اور نہاتے وقت مٹی کے ساتھ پانی کے چھینٹے پاؤں پر آجاتے ہوں تو پاؤں غسل کے بعد دھونا چاہیے لیکن پختہ فرش پر اس کی ضرورت نہیں۔

## باب ۱۹۵ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

## ۱۹۵۔ جب عورت کو احتلام ہو

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ۔

۲۷۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے مالک نے بیان کیا ہشام بن عروہ کے واسطے سے وہ اپنے والد سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام المومنین ام سلمہ سے آپ نے فرمایا کہ اُم سلیم ابوطلحہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں کرتا۔ کیا عورت پر بھی جب کہ اسے احتلام ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر پانی دیکھے۔

## باب ۱۹۶ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

## ۱۹۶۔ جنبی کا پسینہ اور مسلمان نجس نہیں ہوتا

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

۲۷۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حمید نے بیان کیا۔ ہم سے بکر نے ابو رافع کے واسطے سے بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ بَعْضِ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْتَجَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ۔

کیا۔ انھوں نے ابوہریرہ سے سنا کہ مدینہ کے کسی راستے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوگئی۔ اس وقت ابوہریرہ جنابت کی حالت میں تھے۔ اس لیے آہستہ سے نظر بچا کر وہ چلے گئے اور غسل کر کے واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابوہریرہ کہاں چلے گئے تھے انھوں نے جواب دیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا اس لیے میں نے آپ کے ساتھ بغیر غسل بیٹھنا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ، مومن ہرگز نجس نہیں ہوسکتا۔[1]

## باب ۱۹۷ الْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِيْ فِي السُّوْقِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ عَطَاءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ اَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَاْسَهُ وَاِنْ لَمْ يَتَوَضَّاْ ۔

**۱۹۷۔ جنبی باہر نکل آتا ہے اور بازار وغیرہ جاسکتا ہے**

اور عطاء نے کہا ہے کہ جنبی پچھنا لگوا سکتا ہے ناخن ترشوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ

۲۷۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ہم سے سعید نے قتادہ سے بیان کیا کہ انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ازواج میں نو بیبیاں تھیں۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ۔

۲۷۸۔ ہم سے عیاش نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے حمید نے بیان کیا بکر کے واسطہ سے وہ ابورافع سے اور وہ ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اس وقت میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلنے لگا آخر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں آہستہ سے اپنے گھر آیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ آپ ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، ابوہریرہ رضہ کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن تو نجس نہیں ہوتا۔

## باب ۱۹۸ كَيْنُوْنَةُ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ اِذَا تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ ۔

**۱۹۸۔ غسل سے پہلے جنبی کا گھر میں ٹھہرنا جبکہ وضو کرے۔**

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّاُ ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شیبان نے بیان کیا یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے کہا میں نے عائشہ رضہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں گھر میں سوتے تھے۔ کہا ہاں لیکن وضو کر لیتے تھے۔

## باب ۱۹۹ نَوْمُ الْجُنُبِ

**۱۹۹۔ جنبی کا سونا**

[1] یعنی ایسا نجس نہیں ہوتا کہ اس کے ساتھ بیٹھا بھی نہ جاسکے۔ اس کی نجاست صرف عارضی ہے جو غسل سے ختم ہوجاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ

۲۸۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں فرمایا ہاں وضو کر کے جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہیں۔

## باب ۲۰۰ الْجُنُبُ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ

۲۰۰ - جنبی وضو کر کے پھر سوئے۔

۲۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ

۲۸۱ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، عبید اللہ بن ابی الجعد سے وہ محمد بن عبد الرحمن سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضؓ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو شرمگاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح وضو کرتے۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأَ

۲۸۲ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے بیان کیا نافع سے وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہم جنابت کی حالت میں سو سکتے ہیں، آپ نے فرمایا ہاں۔ لیکن وضو کر کے۔

۲۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ

۲۸۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں مالک نے خبر دی عبد اللہ بن دینار سے وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ رات میں انھیں غسل کی ضرورت ہوجایا کرتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کر لیا کرو اور شرمگاہ کو دھو کر سو جایا کرو۔

## باب ۲۰۱ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

۲۰۱ - جب دونوں ختان ایک دوسرے سے مل جائیں۔

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ اَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ هٰذَا اَجْوَدُ وَاَوْكَدُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا

۲۸۴ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا ح۔ اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ہشام سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ ابو رافع سے وہ ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چہار زانو میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا[1] اس کی حدیث کی متابعت عمرو نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے اور موسیٰ نے کہا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حسن نے بیان کیا اسی حدیث کی طرح (ابو عبد اللہ (بخاری)

[1] ائمہ کا اس مسئلہ میں بڑا اختلاف ہے کہ اگر میاں بیوی ہم بستر ہوئے اور کسی وجہ سے انزال منی سے پہلے ہی دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْحَدِيْثُ الْاٰخِرُ اِخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ اَحْوَطُ ؎

نے کہا یہ حدیث اس باب کی تمام احادیث میں عمدہ اور بہتر ہے۔ اور ہم نے دوسری حدیث فقہا کے اختلاف کے پیش نظر بیان کی اور غسل میں احتیاط زیادہ ہے۔

## بَاب ۲۰۲ غَسْلِ مَا يُصِيْبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْاَةِ

## ۲۰۲ - اس چیز کا دھونا جو عورت کی شرمگاہ سے لگ جائے۔

۲۸۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيٰى وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

۲۸۵ - ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا حسین معلم کے واسطہ سے یحیٰی نے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا انھیں زید بن خالد الجہنی نے بتایا کہ انھوں نے عثمان بن عفان سے سوال کیا کہ اس مسئلہ کا حکم تو بتایئے کہ مرد اپنی بیوی سے ہمبستر ہوا لیکن انزال نہیں ہوا حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ نماز کی طرح وضو کرے اور ذکر کو دھولے اور عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سُنی ہے۔ میں نے اس کے متعلق علی بن ابی طالب، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبید اللہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی فرمایا۔ اور ابو سلمہ نے مجھے بتایا کہ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں ابو ایوب نے خبر دی کہ یہ بات انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ

۲۸۶ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا کہا کہ مجھے خبر دی میرے والد نے کہا مجھے خبر دی ابو ایوب نے کہا مجھے خبر دی ابی بن کعب نے پوچھا یا رسول اللہ جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا عورت

بقیہ حاشیہ :۔ تو کیا اس صورت میں ان پر غسل واجب ہوگا یا نہیں۔ احناف کا اس صورت میں مسلک یہ ہے کہ مرد کی شرمگاہ جب عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو صرف اس دخول سے غسل دونوں پر ضروری ہو جاتا ہے۔ انزال منی ہو یا نہ ہو اس کی دلیل ہے صحابہ کا اجماع امام طحاوی نے اس مسئلہ پر طویل بحث کرتے ہوئے صحابہ کے اجماع کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں یہ مسئلہ اٹھا تو صحابہ نے پہلے مختلف رائیں ظاہر کیں۔ کسی نے کہا انزال منی کے بعد ہی غسل واجب ہوگا کیونکہ حدیث ہے انما الماء من الماء کسی نے کہا یہ حدیث احتلام کے باب کی ہے مسئلہ یوں ہے کہ انزال ہو یا نہ ہو صرف دخول ذکر سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ لوگ اہل بدر اخیار ہیں جب آپ ہی لوگوں میں مسائل سے متعلق اختلاف ہے تو پھر آپ کے بعد کیا ہوگا؟ حضرت علی رضہ نے مشورہ دیا کہ اس مسئلہ کو معلوم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ازواج مطہرات کی خدمت میں کسی کو بھیج کر پوچھا جائے۔ سب نے اس کی تائید کی اور ایک شخص حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جب ختان ختان سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے یعنی آپ نے اس کی تصدیق فرمائی کہ غسل کے سبب صرف دخول ذکر کافی ہے انزال منی کی ضرورت نہیں۔ یہ مسئلہ حضرت عمر رضہ کی مجلس میں اکابر صحابہ کی موجودگی میں طے ہوا اور حضرت عائشہ کے فیصلہ پر جو اس طرح کے مسائل کی سب سے زیادہ صحابہ میں جاننے والی تھیں کسی نے اس کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا اور بعد میں حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ اگر اس کے خلاف میں نے اب کسی سے کچھ سنا تو اسے لوگوں کے لیے عبرت بنا دوں گا اس سے معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب اس مسئلہ میں بہت قوی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْغُسْلُ أَحْوَطُ وَذٰلِكَ الْآخِرُ إِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ أَنْقٰى ؕ

سے جو کچھ اسے لگ گیا ہے اسے دھو دے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ ابو عبداللہ نے کہا غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہ آخری احادیث ہم نے اس لیے بیان کردیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اور پانی (غسل) زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

# كِتَابُ الْحَيْضِ

# حیض کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللهُ ج إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے "اور تجھ سے پوچھتے ہیں حکم حیض کا۔ کہہ دے وہ گندگی ہے سو تم الگ رہو عورتوں سے حیض کے وقت اور نزدیک نہ ہو ان کے جب تک پاک نہ ہو دیں۔ پھر جب خوب پاک ہو جائیں تو جاؤ ان کے پاس جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ نے بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنے والے اور پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے۔

## بَابٌ ۲۰۳ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ؕ

**۲۰۳** حیض کی ابتدا کس طرح ہوئی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں آیا۔ ابو عبداللہ (بخاریؒ) کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمام عورتوں کو شامل ہے[1]

**۲۸۷** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَائِهِ بِالْبَقَرِ ؕ

**۲۸۷** - ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا، کہا میں نے قاسم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عائشہ رض سے سنا آپ فرماتی تھیں کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی۔ اس بات پر میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا۔ کیا حائضہ ہو گئی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس لیے تم بھی حج کے افعال پورے کر لو۔ البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

---

[1] یعنی "آدم کی بیٹیوں" کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل سے پہلے ابتداء خلقت سے عورتوں کو حیض آتا تھا اس لیے حیض کی ابتداء کے متعلق یہ کہنا کہ بنی اسرائیل سے اس کی ابتداء ہوئی۔ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۲۰۴** غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ ؛

**۲۰۴۔** حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا۔

**۲۸۸۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ؛

**۲۸۸۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمیں خبر دی مالک نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو حائضہ ہونے کی حالت میں بھی کنگھا کرتی تھی۔

**۲۸۹۔ حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سُئِلَ أَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذَٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَكُلُّ ذَٰلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَٰلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؛

**۲۸۹۔** ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ ابن جریج نے انھیں اطلاع دی کہا مجھے ہشام بن عروہ نے عروہ کے واسطے سے بتایا کہ ان سے کسی نے سوال کیا۔ کیا حائضہ میری خدمت کر سکتی ہے یا ناپاکی کی حالت میں عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے۔ عروہ نے فرمایا میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح کی عورتیں میری بھی خدمت کرتی ہیں اور اس میں کسی کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔ مجھے عائشہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حائضہ ہونے کی حالت میں کنگھا کیا کرتی تھی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معتکف ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور حضرت عائشہ حائضہ ہونے کے باوجود اپنے حجرہ ہی سے کنگھا کر دیتیں۔

**باب ۲۰۵** قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ ؛

**۲۰۵۔** مرد کا اپنی بیوی کی گود میں حائضہ ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا ابو وائل اپنی خادمہ کو حیض کی حالت میں ابو رزین کے پاس بھیجتے تھے اور خادمہ قرآن مجید اُن کے یہاں سے جزدان میں لپٹا ہوا اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لاتی تھی۔

**۲۹۰۔ حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؛

**۲۹۰۔** ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا۔ انھوں نے زہیر سے سنا۔ وہ منصور ابن صفیہ سے کہ ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ عائشہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر مبارک رکھ کر قرآن مجید پڑھتے تھے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی۔

**باب ۲۰۶** مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا ؛

**۲۰۶۔** جس نے نفاس کا نام حیض رکھا۔

**۲۹۱۔ حَدَّثَنَا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ

**۲۹۱۔** ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے بیان کیا وہ ابو سلمہ سے کہ زینب بنت ام سلمہ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيصَةِ ۔

ان سے بیان کیا اور ان سے ام سلمہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھے حیض آ گیا، اس لیے میں آہستہ سے باہر نکل آئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمھیں نفاس[1] آگیا ہے۔ میں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

## بَابُ ٢٠٧ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ ۔

## ۲۰۷ حائضہ کے ساتھ مباشرت

٢٩٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۔

۲۹۲ - ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضؓ سے کہ آپ نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے اور دونوں جنبی ہوتے تھے۔ اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی پھر آپ میرے ساتھ مباشرت[2] کرتے اس وقت کہ میں حالت حیض میں ہوتی اور آپ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے۔ اس وقت آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہوتے اور میں حیض میں ہونے کے باوجود آپؐ کا سر مبارک دھوتی۔

٢٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۲۹۳ - ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا۔ ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے بیان کیا۔ عبد الرحمٰن بن اسود کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضؓ سے کہ آپ نے فرمایا ہم ازواج میں سے کوئی جب حائضہ ہوتیں۔ اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر

---

[1] یعنی جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی تعبیر نفاس سے فرمائی۔ نفاس کی تعبیر حیض سے بھی کی جا سکتی ہے اور اس طرح نام بدل کر تعبیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن امام بخاری رح یہاں صرف لغت اور استعمال کے فرق کو نہیں بتانا چاہتے بلکہ اس عنوان سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اصلاً نفاس بھی حیض ہی کا خون ہے کیونکہ حاملہ کو حیض نہیں آتے اور جب ولادت ہوتی ہے تو فم رحم کھل جاتا ہے اور جمع شدہ خون کثیر مقدار میں نکل آتا ہے جو حمل کی حالت میں فم رحم بند ہو جانے کی وجہ سے رُک گیا تھا۔ یہی خون بچے کی غذا بھی بنتا ہے اور جو باقی بچتا ہے وہ نفاس کی صورت میں ولادت کے بعد نکلتا ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفاس بھی دراصل حیض ہی ہے۔

[2] یہ مباشرت شرمگاہ خاص کے علاوہ میں ہوتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ازار باندھنے کے لئے کہتے تھے۔ حضرت عائشہ کی اس حدیث میں متعدد واقعات مختلف حالات کے بیان کئے گئے ہیں اس لیے حدیث کو سمجھنے کے لیے اس کو بھی جاننا ضروری ہے۔ غسل جنابت کا واقعہ علیحدہ ہے۔ مباشرت کا علیحدہ اور اعتکاف کی حالت میں سر مبارک کو دھونے کا علیحدہ۔ اس طرح کے واقعات متعدد مرتبہ پیش آتے ہوں گے جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرز عمل سے مقصد امت کی تعلیم تھا کیونکہ عمل میں لاکر کسی مسئلہ کی اہمیت وحیثیت زیادہ وضاحت کے ساتھ قائم کی جا سکتی ہے۔ حیض کی حالت میں ازار بندھوا کر شرمگاہ کے علاوہ کے ساتھ مباشرت سے یہی مقصد تھا ورنہ اگر مقصد تقاضائے شہوت ہوتا تو دوسری ازواج بھی تھیں۔ ازواج مطہرات بھی آپ کے اس مقصد کو سمجھتی تھیں اور اسی لیے انھوں نے اپنے اس نجی معاملہ کو عوام کے سامنے بیان کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاشِرَهَا اَمَرَهَا اَنْ تَتَّزِرَ فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ اَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ تَابَعَهٗ خَالِدٌ وَّجَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ۔

۲۹۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّبَاشِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآئِهٖ اَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَآئِضٌ وَّرَوَاهُ سُفْيٰنُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ۔

## بَابُ ۲۰۸ تَرْكِ الْحَآئِضِ الصَّوْمَ

۲۹۵ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ دِيْنِهَا ۔

مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپ ازار باندھنے کا حکم دیتے باوجود حیض کی زیادتی کے، پھر مباشرت کرتے۔ آپ نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی خواہش پر قابو یافتہ ہوگا۔ اس حدیث کی متابعت خالد اور جریر نے شیبانی کی روایت سے کی ہے۔

۲۹۴ ۔ ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا۔ کہا میں نے میمونہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتیں تو آپ کے حکم سے وہ پہلے ازار باندھ لیتیں (یہ یاد رہے کہ ان تمام احادیث میں حیض کی حالت میں مباشرت سے مراد شرمگاہ کے علاوہ سے مباشرت کرنا ہے)

## ۲۰۸ ۔ حائضہ روزے چھوڑ دے گی ۔

۲۹۵ ۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا مجھے زید نے خبر دی اور یہ زید اسلم کے بیٹے ہیں۔ عیاض بن عبداللہ کے واسطے سے وہ ابو سعید خدری سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحٰی یا عید الفطر کے موقعہ پر عیدگاہ تشریف لے گئے وہاں آپ عورتوں کی طرف گئے اور فرمایا اے بیبیو! صدقہ کرو۔ کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں ہی کو دیکھا۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لعن طعن کثرت سے کرتی ہو۔ اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک زیرک اور تجربہ کار مرد کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کی اور ہمارے دین اور عقل میں نقصان کیا ہے؟ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی شہادت کے آدھے برابر نہیں ہے انھوں نے کہا جی ہے۔ آپ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

## بَابُ ۲۰۹ تَقْضِي الْحَآئِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ اَنْ تَقْرَاَ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَاْسًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ

## ۲۰۹ ۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے باقی مناسک پورا کرے گی۔

ابراہیم نے کہا ہے کہ آیت کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابن عباس جنبی کے لیے قرآن مجید پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے[1] اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر

حاشیہ آئندہ صفحہ پر

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللہَ تعالٰی عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ کُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ تَخْرُجَ الْحُیَّضُ فَیُکَبِّرْنَ بِتَکْبِیْرِھِمْ وَیَدْعُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ اَنَّ ھِرَقْلَ دَعَا بِکِتَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَہٗ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَیٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا اِلٰی قَوْلِہٖ مُسْلِمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَۃُ فَنَسَکَتِ الْمَنَاسِکَ کُلَّھَا غَیْرَ الطَّوَافِ بِالْبَیْتِ وَلَا تُصَلِّیْ وَقَالَ الْحَکَمُ اِنِّیْ لَاَذْبَحُ وَاَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۔

اللہ کیا کرتے تھے ۔ ام عطیہ نے فرمایا ہمیں حکم ہوتا تھا کہ ہم حائضہ عورتوں کو (عید کے دن) باہر نکالیں ۔ پس وہ مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں اور دعاء کرتیں[1] ۔ ابن عباس نے فرمایا کہ ان سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب گرامی کو طلب کیا اور اسے پڑھا ۔ اس میں لکھا تھا (ترجمہ) شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔ اور اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں ۔ خداوند تعالیٰ کے قول مسلمون تک عطاء نے جابر کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رض کو (حج میں) حیض آگیا تو آپ نے تمام مناسک پورے کئے سوا بیت اللہ کے طواف کے اور نماز بھی آپ نہیں پڑھتی تھیں ۔ اور حکم نے کہا ہے میں جنبی ہونے کے باوجود ذبح کروں گا جبکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ ۔ (اس لیے حکم کی مراد بھی ذبح کرنے میں اللہ کے ذکر کو جنبی ہونے کی حالت میں کرنا ہے)۔

[1] حاشیہ صفحہ پچھلا : مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جنبی کے لیے قرآن پڑھنے کو درست کہا ہے اور پھر ثبوت میں کچھ دلائل بیان کیے ہیں لیکن اس سلسلے میں حضرت ابراہیم رح اور حضرت ابن عباس رض کے ان اقوال سے زیادہ اہم وہ احادیث مرفوعہ ہیں جن میں واضح طور پر جنبی کے لیے قرآن پڑھنے کی مخالفت موجود ہے اور انھیں صحیح احادیث کی روشنی میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ جنبی کو قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے ۔ بغیر وضو قرآن چھونے کی ممانعت خود قرآن مجید میں موجود ہے اور اکثر ائمہ فقہ کے نزدیک مسلم ہے ۔ دوسرے دلائل کے علاوہ اس میں خود اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اسلام کی نظر میں طہارت کے بغیر قرآن سے اشتغال پسندیدہ نہیں ہے ۔ اسی طرح اس حدیث میں بھی اس کے لیے کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ ہر وقت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذکر اللہ کیا کرتے تھے کیونکہ اس کا مطلب ہرگز یہ لینا درست نہیں ہوسکتا کہ آپ جنابت اور بول وبراز کے وقت بھی ذکر اللہ کیا کرتے تھے ۔ آپ نے تو بغیر وضو سلام کا جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا تھا ۔ اس لیے اس حدیث کا کہ آپ ہر وقت ذکر اللہ کرتے تھے مطلب یہ ہوگا کہ آپ ذکر ان اوقات میں کرتے جن میں آپ کا معمول تھا یعنی اوپر سے نیچے اترتے ہوئے ۔ نیچے سے اوپر چڑھتے ہوئے ۔ وغیرہ اور ایسی صورت میں کل احیان (ہر وقت) کا لفظ بولنا محاورہ کے اعتبار سے غلط بھی نہیں ہے ۔ پھر بھی بعض اکابر امت کا اس مسئلہ میں جو اختلاف ہے اس کے لیے ان کے پاس بھی شرعی دلائل موجود ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی چونکہ یہی مسلک ہے اس لیے انھوں نے ان دلائل کا ذکر بالتفصیل کیا ہے ۔ درحقیقت ان اختلافات کا بنیادی منشاء اسلام کا وہ توسع ہے جس کے لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں بھی فرمایا تھا اور ایسے ہی اختلافات کے متعلق آپ نے خوش ہوکر پیشین گوئی کی تھی کہ میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہوگا ۔

حاشیہ صفحہ ھذا : [1] لیکن اس سے یہ بات کہاں ثابت ہوتی ہے کہ یہ عورتیں قرآن شریف بھی پڑھتی تھیں یا یہ کہ انھیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا ، اسی طرح ہرقل کا واقعہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ہرقل کافر تھا اور کافر احکام شرعیہ کا مکلف نہیں ہوتا ہے اس کے علاوہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کچھ فرمایا نہیں تھا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۲۱۰ الاستحاضة

۲۹۷ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن هشام عن ابيه عن عائشة انها قالت قالت فاطمة بنت ابي حبيش لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اني لا اطهر افادع الصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق وليس بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فاتركي الصلوة فاذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي ۔

## باب ۲۱۱ غسل دم الحيض

۲۹۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابي بكر الصديق رضي الله عنهما انها قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب ثوب احداكن الدم من الحيضة فلتقرصه ثم لتنضحه بماء ثم لتصلي فيه ۔

۲۹۹ - حدثنا اصبغ قال اخبرني ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث عن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن ابيه عن عائشة قالت كانت احدانا تحيض ثم تقترص الدم من ثوبها عند طهرها فتغسله وتنضح على سائره ثم تصلي فيه ۔

## باب ۲۱۲ اعتكاف المستحاضة

۳۰۰ - حدثنا اسحق بن شاهين ابو بشر الواسطي قال اخبرنا خالد بن عبد الله عن خالد عن عكرمة عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتكف

## ۲۱۰ - استحاضہ[1]

۲۹۷ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے مالک نے بیان کیا ہشام کے واسطے سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضؓ سے آپ نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ میں تو پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز بالکل چھوڑ دوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔ اس لیے جب حیض کے دن (جن میں تمہیں پہلے عادۃً حیض آیا کرتا تھا) آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب اندازہ کے مطابق وہ ایام گزر جائیں تو خون کو دھولو اور نماز پڑھو۔

## ۲۱۱ - حیض کا خون دھونا

۲۹۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ ایک ایسی عورت کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کے کپڑے پر حیض کا خون لگ گیا ہو۔ اسے کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے رگڑ ڈالے اس کے بعد اسے پانی سے دھوئے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

۲۹۹ - ہم سے اصبغ نے بیان کیا کہا مجھے ابن وہب نے خبر دی کہا مجھے عمرو بن حارث نے عبد الرحمن بن قاسم کے واسطہ سے خبر دی انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا وہ عائشہ رضؓ سے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں حیض آتا تو کپڑے کو پاک کرتے وقت ہم خون کو مل دیتے پھر اسی جگہ کو دھو لیتے یا تمام کپڑے پر پانی بہا دیتے اور اسے پہن کر نماز پڑھتے۔

## ۲۱۲ - استحاضہ کی حالت میں اعتکاف

۳۰۰ - ہم سے اسحٰق بن شاہین ابو بشر واسطی نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خالد بن عبد اللہ نے خبر دی۔ خالد سے وہ عکرمہ سے وہ عائشہ رضؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بعض ازواج نے اعتکاف[2] کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں

[1] استحاضہ ایسے خون کو کہتے ہیں جو ماہواری (حیض) کے علاوہ بیماری کی وجہ سے آتا ہے اس کے احکام ماہواری کے احکام سے مختلف ہیں [2] آپ کے حکم کے بغیر بعض ازواج نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا لیکن آپ اس بات سے خوش نہیں تھے اور آپ نے اپنی عدم پسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا تھا لیکن اس کے باوجود صاف لفظوں میں اس سے روکا نہیں لہذا عورتوں کے لیے بہتر گھر ہی میں اعتکاف کرنا ہے اور مسجد میں اعتکاف مکروہ تنزیہی ہے (فیض الباری ص ۳۸۱ ج ۱)

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ ؛

اور انہیں خون آتا تھا۔ اس لیے خون کی وجہ سے اکثر طشت اپنے نیچے رکھ لیتیں۔ اور عکرمہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسم کا پانی دیکھا تو فرمایا کہ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے فلاں صاحبہ کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔

۳۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي ؛

۳۰۱ - ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا۔ خالد سے وہ عکرمہ سے وہ عائشہ سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ وہ خون اور زردی (نکلتے) دیکھتیں طشت ان کے نیچے ہوتا اور نماز ادا کرتی تھیں۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ؛

۳۰۲ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے خالد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عکرمہ سے وہ عائشہ سے کہا بعض امہات مومنین نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا

## باب ۲۱۳ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ ؛

## ۲۱۳ - کیا عورت اسی کپڑے سے نماز پڑھ سکتی ہے جس میں اُسے حیض آیا ہو؟

۳۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا ؛

۳۰۳ - ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے کہ عائشہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا تھا جسے ہم حیض کے وقت پہنتے تھے[1] جب اس میں خون لگ جاتا تو اس پر تھوک ڈال لیتے اور پھر اسے ناخنوں سے مسل دیتے[2]

## باب ۲۱۴ الطِّيبُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ؛

## ۲۱۴ - حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرنا۔

***

۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۰۴ - ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید

---

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ جب حدیث میں ذکر ہے کہ ہمارے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا جس میں ہمیں حیض آتا تھا تو ظاہر ہے کہ نماز بھی اسی میں پڑھتی ہوں گی لیکن جیسا کہ اس سے پہلے ایک حدیث میں گزر چکا کہ ازواج مطہرات کے پاس حیض کا کپڑا علیحدہ ہوتا تھا اور عام اوقات میں پہننے کا علیحدہ وہاں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ اس حدیث میں اس کے خلاف کوئی صراحت نہیں بلکہ امام بخاریؒ کے عنوان کے خلاف عام محدثین اس حدیث کو ازواج کے پاس متعدد کپڑوں کے ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

[2] حضرت عائشہؓ سے بعض دوسری روایتوں میں حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ ہم خون کا ایک قطرہ دیکھتے تو اسے تھوک لگا کر مسل دیتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خون کو صاف کرنے کا یہ طریقہ اس وقت تھا جب خون بہت ہی معمولی مقدار میں ہوتا تھا کہ اسے تھوک سے بھی صاف کرنا ممکن تھا ورنہ عام حالات میں پانی سے حیض وغیرہ کا پاک کرنا ہی منقول ہے عرب میں جہاں پانی کی انتہائی قلت تھی خون کو جب کہ وہ بہت ہی معمولی مقدار میں ہو صاف کرنے کے لیے تھوک کا استعمال معیوب نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث میں احناف کے اس مسئلہ کی بھی تائید موجود ہے کہ تھوک سے بھی پاکی حاصل کی جا سکتی ہے۔ بعض ائمہ اس کے خلاف ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نے بیان کیا ایوب سے وہ حفصہ سے وہ ام عطیہ سے آپ نے فرمایا کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ غم منانے سے روکا جاتا تھا لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ استعمال کرتے، نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتے تھے اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کچھ اظفار (بحرین میں ایک جگہ کا نام یا عورتوں کی ایک خاص خوشبو) کے کست (ایک خوشبو جو چین اور کشمیر میں پیدا ہوتی ہے) استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس حدیث کی روایت ہشام بن حسان نے حفصہ سے انھوں نے ام عطیہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔

## باب ۲۱۵ دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتْبَعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ۔

۲۱۵۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت کا اپنے بدن کو نہاتے وقت ملنا اور یہ کہ عورت کیسے غسل کرے اور مشک میں بسا ہوا کپڑا لے کر خون لگی ہوئی جگہوں پر اسے پھیرے۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ۔

۳۰۵۔ ہم سے مسلم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے منصور نے بیان کیا اپنی والدہ سے وہ عائشہؓ سے کہ آپ نے فرمایا ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ مشک میں بسا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، انھوں نے پوچھا۔ اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس سے پاکی حاصل کرو، انھوں نے دوبارہ پوچھا کہ کس طرح؟ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ۔ پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ انھیں خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کرو۔

## باب ۲۱۶ غُسْلِ الْمَحِيضِ ۔

باب ۲۱۶ حیض کا غسل۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَى فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۳۰۶۔ ہم سے مسلم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے منصور نے اپنی والدہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عائشہ سے کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں حیض کا غسل کس طرح کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مشک میں بسا ہوا کپڑا لے لو اور پاکی حاصل کرو۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم شرمائے اور آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔ یا (صرف آپؐ نے اتنا ہی) فرمایا کہ اس سے پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انھیں پکڑ کر کھینچ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سمجھائی۔

## باب ۲۱۷ اِمْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ۔

۲۱۷۔ عورت کا حیض کے غسل کے بعد کنگھا کرنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ

۳۰۷ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن شہاب نے عروہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج الوداع کیا میں بھی تمتع کرنے والوں میں شامل تھی اور ہدی (قربانی کا جانور) اپنے ساتھ نہیں لے گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اپنے متعلق بتایا کہ وہ حائضہ ہوگئیں۔ عرفہ کی رات آگئی اور ابھی تک وہ پاک نہیں ہوئی تھیں۔ اس لیے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج عرفہ کی رات ہے اور میں عمرہ کی نیت کر چکی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سر کو کھول ڈالو اور کنگھا کر لو اور عمرہ کو چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے حج پورا کر لیا اور لیلۃ الحصبہ میں عبد الرحمن کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ وہ مجھے اس عمرہ کے بدلہ میں جس کی نیت میں نے کی تھی تنعیم سے (دوسرا) عمرہ کرا لائے۔

## باب ۲۱۸ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

## ۲۱۸ - حیض کے غسل کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنا۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ

۳۰۸ - ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عائشہ سے کہ انھوں نے فرمایا ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی نکل پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا دل عمرہ کے احرام کو چاہے تو اسے باندھ لینا چاہیے کیونکہ اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ تو اس پر بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ لیکن میں نے یوم عرفہ تک حیض کی حالت میں گزارا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لو اور کنگھا کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ میرے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر کو بھیجا۔ میں تنعیم گئی اور وہاں سے اپنے عمرہ کے بدلہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا۔ ہشام نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کی وجہ سے بھی نہ ہدی واجب ہوئی۔ نہ روزہ نہ صدقہ۔

## باب ۲۱۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

## ۲۱۹ - اللہ عز وجل کا قول ہے مخلقۃ وغیر مخلقۃ (کامل الخلقت اور ناقص الخلقت)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْأَجَلُ قَالَ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ۔

۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد نے بیان کیا عبید اللہ بن ابی بکر کے واسطے سے وہ انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ رحم مادر میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ متعین کر دیتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے اے رب نطفہ ہے۔ اے رب علقہ ہو گیا۔ اے ربّ مضغہ ہو گیا۔ پھر جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی خلقت پوری کر دے تو کہتا ہے مذکر ہے یا مؤنث، بدبخت ہے یا نیک بخت۔ روزی کتنی مقدر ہے اور عمر کتنی۔ فرمایا پس ماں کے پیٹ ہی میں یہ تمام باتیں فرشتہ لکھتا ہے۔

## باب ۲۲۰ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۲۲۰۔ حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ۔

۳۱۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عائشہ سے انھوں نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لیے نکلے۔ ہم میں بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ پھر ہم مکہ آئے۔ اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی ساتھ نہ لایا ہو تو وہ حلال ہو جائے گا اور جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی بھی ساتھ لایا ہو تو وہ ہدی کی قربانی سے پہلے حلال نہ ہوگا اور جس نے حج کا احرام باندھا ہو تو اُسے حج پورا کرنا چاہیے۔ عائشہؓ نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی اور عرفہ کے دن تک برابر حائضہ رہی۔ میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا پس مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھول لوں۔ کنگھا کر لوں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ کو چھوڑ دوں میں نے ایسا ہی کیا اور اپنا حج پورا کر لیا۔ پھر میرے ساتھ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا اور مجھ سے کہا کہ میں اپنے چھوٹے ہوئے عمرہ کے عوض تنعیم سے دوسرا عمرہ کر دوں۔

## باب ۲۲۱ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ۔

۲۲۱۔ حیض کا آنا اور اس کا ختم ہونا۔ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ڈبیا بھیجتی تھیں جس میں کرسف ہوتا تھا۔ اس میں زردی ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ فرماتیں، کہ جلدی نہ کرو۔ یہاں تک کہ صاف سفیدی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراد حیض سے پاکی ہوتی تھی۔ زید بن ثابت کی صاحبزادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں رات کی تاریکی میں چراغ منگا کر پاکی ہونے کو دیکھتی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔ انھوں نے عورتوں کے اس غیر ضروری اہتمام پہ تنقید کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ فَصَلِّيْ ٭

۳۱۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ سے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے۔ اس لیے جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب حیض کے دن گذر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔

## باب ۲۲۲ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ ٭

۲۲۲ - حائضہ نماز قضا نہیں کرے گی۔ اور جابر بن عبداللہ اور ابوسعید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حائضہ نماز چھوڑ دے۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ اَتَجْزِيْ اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَاْمُرُنَا بِهٖ اَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهٗ ٭

۳۱۲ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا مجھ سے معاذہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے عائشہ سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم پاک رہتے ہیں (حیض سے) کیا ہمارے لیے اسی زمانہ کی نماز کافی ہے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیوں تم حروریہ[1] ہو؟ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حائضہ ہوتے تھے اور آپ ہمیں نماز کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

٭٭٭

## باب ۲۲۳ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِيْ ثِيَابِهَا ٭

۲۲۳ - حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَاَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۱۳ - ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا۔ یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ اس لیے میں چپکے سے نکل آئی۔ اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمھیں حیض آ گیا۔ میں نے کہا جی ہاں، پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور اپنے ساتھ چادر میں کر لیا۔ زینب نے کہا کہ مجھ سے ام سلمہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] حروراء کی طرف منسوب ہے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھا اور جہاں سب سے پہلے خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تھا۔ اسی وجہ سے خارجی کو حروری کہنے لگے۔ خوارج کے بہت سے فرقے ہیں لیکن یہ عقیدہ سب میں مشترک ہے کہ جو مسئلہ قرآن سے ثابت ہے بس صرف اسی پر عمل ضروری ہے۔ حدیث کی کوئی اہمیت ان کی نظر میں نہیں۔ چونکہ حائضہ سے نماز کی فرضیت کا ساقط ہو جانا صرف حدیث میں موجود ہے اور قرآن میں اس کے لیے کوئی ہدایت نہیں اس لیے مخاطب کے اس مسئلہ کے متعلق پوچھنے پر حضرت عائشہ نے سمجھ کر شاید انھیں اس مسئلہ کے ماننے میں تامل ہے اور فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ؁

روزے سے ہوتے تھے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔[1] اور میں نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل کیا۔

## بَابُ ۲۲۴ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ ؁

## ۲۲۴- جس نے حیض کے لیے طہر میں پہنے جانے والے کپڑے کے علاوہ کپڑا بنایا۔

۳۱۴- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ؁

۳۱۴- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابوسلمہ سے وہ زینب بنت ابوسلمہ سے وہ ام سلمہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا میں چپکے سے نکل آئی اور حیض کے کپڑے بدل لیے۔ آپؐ نے پوچھا کیا حیض آگیا میں نے عرض کی جی ہاں پھر مجھے آپ نے بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

## بَابُ ۲۲۵ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى ؁

## ۲۲۵- حائضہ کی عیدین میں اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شرکت[2]۔ اور یہ عورتیں عیدگاہ سے ایک طرف ہو کر رہیں۔

۳۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۵- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوہاب نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا وہ حفصہ سے انھوں نے فرمایا کہ ہم عورتوں کو عیدگاہ میں جانے سے روکتے تھے۔ پھر ایک عورت آئیں اور بنی خلف کے محل میں اتریں۔ انھوں نے اپنی بہن کے حوالہ سے نقل کیا۔ ان کی بہن کے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزووں میں شریک ہوئے تھے اور خود ان کی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ غزووں میں گئی تھیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتے تھے اور مریضوں کی تیمارداری کرتے تھے۔

---

[1] ان تمام اعمال سے مقصود امت کی تعلیم ہوتی تھی پہلے بھی کئی احادیث میں گذر چکا کہ آپ ازواج مطہرات سے حیض کی حالت میں شرمگاہ کے علاوہ سے مباشرت کرتے تھے اور ازار بند ہوا لیتے تھے اس سے بھی مقصود صرف امت کی تعلیم تھی اور اسی وجہ سے ازواج مطہرات نے آپؐ کے بعد ان نجی معاملات کو عام لوگوں کے سامنے بیان فرمایا کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد کو سمجھتی تھیں۔ حیض کے وقت عام مشرکین اور یہودیوں کا عورتوں کے ساتھ یہ طرز عمل تھا کہ حائضہ عورت کے قریب بھی نہیں جاتے تھے اور ہر طرح ترک تعلق کر لیتے تھے۔ اسلام میں بھی حیض کو گندگی بتایا گیا ہے لیکن اس میں بہت زیادہ غلو سے کام نہیں لیا گیا۔ چنانچہ آپ نے عرب کے اس تصور پر ضرب خود اپنے عمل سے لگائی۔ یہی حال روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا ہے وجہ یہ تھی کہ نبی کے عمل سے کسی کام کی حیثیت و اہمیت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت اور اس کی تمام عظمتوں کے باوجود انسان ہیں۔

[2] ہدایہ میں اس کی تصریح ہے کہ عورتیں عیدگاہ میں جا سکتی ہیں لیکن موجودہ زمانے میں معاشرہ کے فساد کی وجہ سے فتوٰی یہ ہے کہ جوان عورتوں کو جمعہ، عید یا کسی بھی مردوں کے اجتماع میں نہ جانا چاہئے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ زمانہ قدیم میں مصلّٰی (عیدگاہ) کے لیے کوئی عمارت نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اب اس کی شکل مسجد کی طرح ہوتی ہے اور دیوار کے ذریعہ اس کی تحدید کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کے اندر حائضہ عورتوں کو نہ جانا چاہئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَعَلَىٰ إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَبِيْ نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُيَّضُ فَقَالَتْ أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا ؞

میری بہن نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر (جو برقعہ کے طور پر باہر نکلنے کے لیے عورتیں استعمال کرتی تھیں) نہ ہو تو کیا اس کے لیے اس میں کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے ۔ آنحضورؐ نے فرمایا اس کی ساتھی کو چاہیئے کہ اپنی چادر میں سے کچھ حصہ اسے اڑھا دے پھر وہ خیر کے مواقع پر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو پھر جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا ۔ انھوں نے فرمایا میرے باپ آپ پر فدا ہوں ہاں آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ جوان لڑکیاں پردہ والیاں اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور مواقع خیر میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور حائضہ عورت عیدگاہ سے دور رہے ۔ حفصہ کہتی ہیں میں نے پوچھا کیا حائضہ بھی؟[1] تو انھوں نے فرمایا کہ وہ عرفہ میں اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتی ۔

٭٭٭

## بَابٌ ۲۲۶ إِذَا حَاضَتْ فِيْ شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ

وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ فِيْمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ أَرْحَامِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ إِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضٰى دِيْنُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِيْ شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ وَبِهٖ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلٰى خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ ؞

### ۲۲۶ ۔ جب کسی عورت کو ایک مہینہ میں تین حیض آئیں؟[2]

اور حیض اور حمل سے متعلق شہادت پر جب کہ حیض آنا ممکن ہو عورتوں کی تصدیق کی جائے گی ۔ اس کی دلیل خداوند تعالیٰ کا قول ہے کہ ان کے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں پیدا کیا ہے وہ اسے چھپائیں ۔ حضرت علی رضؓ اور شریح سے منقول ہے کہ اگر عورت کے گھرانے کا کوئی فرد گواہی دے اور وہ دیندار بھی ہو کہ یہ عورت ایک مہینہ میں تین مرتبہ حائضہ ہوئی تو اس کی تصدیق کی جائے گی عطاء نے کہا کہ عورت کے حیض کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے پہلے ہوتے تھے (یعنی طلاق وغیرہ سے پہلے) ابراہیم نے بھی یہی کہا ہے اور عطا نے کہا ہے کہ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہو سکتا ہے ۔ معتمر اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن سیرین سے ایک ایسی عورت کے متعلق پوچھا جو اپنی عادت کے مطابق حیض آجانے کے بعد پانچ دن تک خون دیکھتی ہے (یعنی اب بھی روزہ نماز اسے چھوڑے رکھنا چاہیئے یا نہیں) تو آپ نے فرمایا کہ عورتیں اس کا زیادہ علم رکھتی ہیں ۔

---

[1] یعنی حائضہ عورت کے عیدگاہ میں جانے سے کیا فائدہ ہوگا ۔ کیونکہ ان کے خیال میں عیدگاہ میں جانے کا مقصد صرف وہاں پہنچ کر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کرنا ہو سکتا ہے اور حائضہ نماز پڑھ نہیں سکتی ۔ لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کی ۔ علماء نے لکھا ہے کہ حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے جانے سے مقصود مسلمانوں کی شان و شوکت کا اظہار ہے ۔

[2] حیض اور طہر کے جو مسائل ائمہ نے بیان کئے ہیں ان میں سے کسی کے مسلک کے اعتبار سے بھی ایک مہینہ میں کسی عورت کو تین حیض نہیں آسکتے ۔ اس لیے امام بخاری رحمہ کے اس عنوان اور اس کے ماتحت جتنے دلائل انھوں نے ذکر کئے ہیں ان سب کی تاویل کی گئی ہے ۔ مثلاً یہ کہ اکائیوں کو راوی نے حذف کر دیا ہے یا یہ کہ امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ ایسی کوئی صورت اگرچہ ممکن نہیں لیکن اگر یہ محال بھی ممکن ہو جائے تو کیا مسئلہ ہوگا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلٰكِنْ دَعِی الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَیَّامِ الَّتِیْ كُنْتِ تَحِیْضِیْنَ فِیْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ ؏

۳۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے خبر دی کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا کہا مجھے میرے والد نے خبر دی عائشہ کے واسطہ سے کہ فاطمہ بنت ابی جبیش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے اور (مدتوں) پاک نہیں ہوتی۔ تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔ ہاں ان دنوں میں نماز ضرور چھوڑ دیا کرو جن میں اس بیماری سے پہلے تمھیں حیض آیا کرتا تھا پھر غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

## بَاب ۲۲۷ اَلصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِیْ غَیْرِ اَیَّامِ الْحَیْضِ ؏

## ۲۲۷۔ زرد اور مٹیالا رنگ حیض کے دنوں کے علاوہ [1]

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَیْئًا ؏

۳۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسمٰعیل نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا وہ محمد سے وہ ام عطیہ سے آپ نے فرمایا کہ ہم زرد اور مٹیالے رنگ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے (یعنی سب کو حیض سمجھتے تھے)۔

## بَاب ۲۲۸ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ ؏

## ۲۲۸۔ استحاضہ کی رگ۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ اسْتُحِیْضَتْ سَبْعَ سِنِیْنَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۳۱۸۔ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا۔ ایوب بن ابی ذئب کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ اور عمرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ سے کہ ام حبیبہ سات سال تک مستحاضہ رہیں۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے انھیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ رگ ہے۔ پس ام حبیبہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

## بَاب ۲۲۹ اَلْمَرْاَةِ تَحِیْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ ؏

## ۲۲۹۔ عورت جو (حج میں) طوافِ زیارت کے بعد حائضہ ہو۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ

۳۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے خبر دی، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ عبدالرحمٰن کی صاحبزادی عمرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضہ سے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ صفیہ بنت

---

[1] یہاں پر حدیث کے ظاہری الفاظ سے مختلف معانی مراد لیے جا سکتے ہیں۔ امام بخاری حدیث کا جو مطلب بیان کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے عنوان سے ظاہر ہے یعنی جب حیض آنے کی مدت ختم ہو جائے تو مٹیالے یا زرد رنگ کی طرح کسی چیز کے آنے کی حیض کے راستے سے ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے لیکن حیض کے دنوں میں رنگ سے ہم حیض کے ختم ہونے یا جاری رہنے کا فیصلہ کر لیتے تھے بشوافع اس حدیث کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ ام عطیہ یہ بتانا چاہتی ہیں کہ حیض کے متعلق ہم ہر زمانہ میں خواہ وہ حیض آنے کا ہو یا پاکی کا فیصلہ رنگ سے کیا کرتے تھے۔ حنفیہ نے اس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ ہم رنگ کو کسی زمانہ میں کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ بلکہ حیض کے راستہ سے جس رنگ کا بھی خون خارج ہو ہم سب کو حیض سمجھتے تھے۔ ہم نے ترجمہ میں حنفیہ کے مسلک کی رعایت کی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِيْ ؏

حُیی کو (رج میں) حیض آگیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیں روکیں گی۔ کیا انھوں نے تم لوگوں کے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کیا؟ عورتوں نے جواب دیا کہ کر لیا ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر چلی چلو۔[1]

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهٖ اَنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ تَنْفِرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ ؏

۳۲۰۔ ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے عبد اللہ بن طاؤس کے حوالہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن عباس سے آپ نے فرمایا کہ حائضہ کے لیے (جب کہ اس نے طواف زیارت کر لیا ہو) رخصت ہے کہ اگر وہ حائضہ ہوگئی تو گھر چلی جائے۔ ابن عمر ابتدا میں اس مسئلہ میں کہتے تھے کہ اسے جانا نہیں چاہیے۔ پھر میں نے انھیں کہتے ہوئے سنا کہ چلی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رخصت دی ہے۔

## باب ۲۳۰ اِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَيَاْتِيْهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةُ اَعْظَمُ ؏

۲۳۰۔ جب مستحاضہ کو خون آنا بند ہو جائے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کرے اور نماز پڑھے اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہی ایسا ہوا ہو اور اس کا شوہر نماز ادا کر لینے کے بعد اس کے پاس آئے کیونکہ نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ ؏

۳۲۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا۔ عروہ سے وہ عائشہ رضؓ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا زمانہ آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب یہ زمانہ گذر جائے تو خون کو دھولو اور نماز پڑھو۔

## باب ۲۳۱ اَلصَّلٰوةُ عَلَى النُّفَسَاۗءِ وَسُنَّتِهَا ؏

۲۳۱۔ زچہ پر نماز جنازہ اور اس کا طریقہ۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسْطَهَا ؏

۳۲۲۔ ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا، کہا ہم سے شبابہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے حسین بن معلم کے واسطے سے بیان کیا وہ عبد اللہ بن بریدہ سے وہ سمرہ بن جندب سے کہ ایک عورت کا زچگی[2] میں انتقال ہوگیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اس وقت آپ ان کے جسم کے وسط کو سامنے کر کے کھڑے ہوئے۔

[1] یعنی پہلے آپ کو معلوم نہیں تھا کہ انھوں نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ اسی لیے آپ نے حضرت عائشہ رضؓ کے بتانے پر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے وہ روکیں گی لیکن جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ طواف زیارت انھوں نے کر لیا ہے اور صرف طواف صدر باقی رہ گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔

[2] بعض اہل علم نے امام بخاریؒ پر اعتراض کیا ہے کہ عنوان اور حدیث میں یہاں مطابقت نہیں کیونکہ حدیث میں صرف یہ الفاظ ہیں کہ ان کا انتقال پیٹ کی وجہ سے ہوا تھا اور امام صاحب نے اس پر عنوان لگایا کہ اس عورت پر نماز کا بیان جس کا (نفاس) زچگی میں انتقال ہوا لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کی دوسری روایت میں جس کا ذکر خود مصنف نے کتاب الجنائز میں کیا ہے نفاس کی حالت میں مرنے کی تصریح موجود ہے۔ یہاں پر بھی فی بطن کی تاویل بسبب بطن یعنی الحمل سے کی جا سکتی ہے اس لیے ہم نے ترجمہ میں اس حدیث کی دوسری روایتوں اور بخاری کے عنوان کی رعایت سے فی بطن کا ترجمہ "زچگی میں" کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۳۲

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهِ فَقَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ ۞

۲۳۲

۳۲۳۔ ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابوعوانہ نے اپنی کتاب سے دیکھ کر خبردی۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں خبردی سلیمان شیبانی نے عبداللہ بن شداد کے حوالہ سے کہا میں نے اپنی پھوپھی میمونہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں سنا کہ میں حائضہ ہوتی تو نماز نہیں پڑھتی تھی اور یہ کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (گھر میں) نماز پڑھنے کی جگہ کے قریب لیٹی ہوتی تھیں۔ آپ نماز اپنی چٹائی پر پڑھتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے کا کوئی حصّہ مجھ سے چھوجاتا۔

# كِتَابُ التَّيَمُّمِ

# تیمّم کا بیان

باب ۲۳۳ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۞

۲۳۳۔ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔
"پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو پاک مٹی کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے۔"

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ

۳۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبردی مالک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض سفر (غزوۂ بنی المصطلق) میں گئے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کہیں قریب میں نہیں تھا۔ لوگ ابوبکر صدیق رض کے پاس آئے اور کہا "عائشہ رض کی کارگزاری نہیں دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ٹھہرا رکھا ہے اور پانی بھی قریب میں نہیں اور نہ لوگوں ہی کے ساتھ پانی ہے۔" پھر ابوبکر تشریف لائے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو روک لیا حالانکہ قریب میں کہیں پانی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ عائشہ رض نے کہا کہ ابوبکر رض مجھ پر بہت غصے ہوئے اور اللہ نے جو چاہا انھوں نے مجھے کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ ؛

۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً ؛

اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر ہونے کی وجہ سے میں حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کے وقت اٹھے تو پانی کا وجود نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر نے کہا۔ آل ابی بکر یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو ہٹایا جس پر میں تھی تو ہار اسی کے نیچے سے ملا۔

۳۲۵ - ہم سے محمد بن سنان عوفی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا ح کہا اور مجھ سے سعید بن نضر نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبر دی ہشیم نے کہا ہمیں خبر دی سیار نے کہا ہم سے یزید الفقیر نے بیان کیا۔ کہا ہمیں جابر بن عبد اللہ نے اطلاع دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئی تھیں۔ ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی جاتی ہے اور تمام زمین میرے لیے مسجد (سجدہ گاہ) اور پاکی کے لائق بنائی گئی۔ پس میری امت کا جو فرد نماز کے وقت کو (جہاں بھی) پالے اسے نماز ادا کر لینی چاہیئے اور میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے بھی حلال نہیں تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے لیکن میری بعثت تمام انسانوں کے لیے عام ہے۔

بٹ بٹ بٹ

## بَابٌ ۲۳۴ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَّلَا تُرَابًا ؛

## ۲۳۴ - جب نہ پانی ملے اور نہ مٹی [1]

۳۲۶ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۳۲۶ - ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے

[1] حدیث میں جو واقعہ بیان ہوا ہے اس میں مٹی نہ ملنے کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ اس وقت تک تیمم کی آیت نازل ہی نہیں ہوئی تھی اس لیے صحابہ نے جو ہار کی تلاش میں گئے تھے بغیر طہارت یعنی بغیر وضو نماز پڑھی تھی اس لیے اس حدیث کے لیے یہ عنوان صحیح نہ ہونا چاہیئے تھا کہ "جب پانی اور مٹی نہ ملے" (اس کا کیا حکم ہوگا) لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح اس دور میں جبکہ تیمم کی مشروعیت نازل نہیں ہوئی تھی صرف پانی کے نہ ملنے کی صورت میں جو حکم تھا اب یہی حکم پانی اور مٹی دونوں کے نہ ملنے کی صورت میں ہونا چاہیئے کیونکہ اس وقت جب یہ واقعہ پیش آیا نماز صرف وضو کر کے ہی پڑھی جا سکتی تھی اور اس واقعہ کے بعد قیامت تک کے لیے نماز کے لیے وضو ورنہ تیمم کا حکم نازل ہو گیا ہے۔ اس لیے جو صورت اس وقت صرف پانی نہ ملنے کی وجہ سے اختیار کی جا سکتی تھی اب وہی صورت پانی اور مٹی دونوں نہ ملنے کے بعد اختیار کی جا سکتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی صورت پیش آ جائے کہ نماز کے وقت وضو کے لیے نہ پانی ملے اور نہ کہیں قریب میں مٹی کا وجود ہو تو نماز کے وقت اسے نماز کے لیے کھڑا ہونا چاہیئے۔ قرأت ذکر سے صرف رکوع اور سجدہ اور قیام پر اکتفا کرے بالکل اسی طرح جیسے روزہ دار کو حکم ہے کہ اگر کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھ سکا اور دن کے درمیان حصہ میں روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو روزہ داروں کی صورت بنا لینا چاہیئے اور اگر کسی کا حج فاسد ہو گیا تو دوسرے حاجیوں کی طرح اسے اپنے حج کے تمام افعال ادا کرنا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا ۔

بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے۔ وہ حضرت عائشہ سے کہ انھوں نے حضرت اسماء سے ہار مانگ کر پہن لیا تھا۔ وہ ہار (سفر میں) گم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اس کی تلاش میں بھیجا انھیں وہ مل گیا۔ پھر نماز کا وقت آ پہنچا اور لوگوں کے پاس (جو ہار کی تلاش میں گئے تھے) پانی نہیں تھا۔ لوگوں نے نماز پڑھ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق آ کر کہا۔ پس خداوند تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ اس پر اسید بن حضیر نے عائشہ رض سے کہا آپ کو اللہ بہترین بدلہ دے۔ واللہ جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسی بات پیش آئی جس سے آپ کو تکلیف ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے اس میں خیر پیدا فرما دی۔

## بَابُ ۲۳۵ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلَّى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ ۔

**۲۳۵۔ اقامت کی حالت میں تیمم۔** جب کہ پانی نہ ملے یا نماز کے چھوٹ جانے کا خوف ہو۔ عطاء کا یہی قول ہے حسن نے فرمایا کہ اگر مریض کے پاس پانی ہو لیکن کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اسے پانی دے سکے تو تیمم کرنا چاہیے۔ ابن عمر جرف[1] کی اپنی زمین سے واپس آ رہے تھے کہ عصر کا وقت مقام مربد النعم میں آ پہنچا آپ نے عصر کی نماز پڑھ لی اور مدینہ پہنچے تو سورج ابھی بلند تھا (یعنی عصر کا وقت باقی تھا) لیکن آپ نے نماز نہیں لوٹائی۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

۳۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے جعفر بن ربیعہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ اعرج سے انھوں نے کہا میں نے ابن عباس کے مولیٰ عمیر سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں اور حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ عبداللہ بن یسار ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے ابوجہیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے، راستے میں ایک شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ پھر دیوار کے پاس آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح (تیمم) کیا۔ پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

## بَابُ ۲۳۶ هَلْ يَنْفُخُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيدَ لِلتَّيَمُّمِ ۔

**۲۳۶۔ کیا زمین پر تیمم کے لیے ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو پھونک لینا چاہیے۔**

---

[1] مقام جرف مدینہ سے تقریباً آٹھ کلو میٹر دوری پر واقع ہے۔ اسلامی لشکر یہیں سے مسلح ہوتے تھے یہاں حضرت ابن عمر رض کی زمین تھی۔ مربد نعم جہاں آپ نے نماز عصر پڑھی تھی مدینہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رض کے نزدیک حالتِ اقامت میں تیمم کرنا جائز تھا۔ آپ نے نماز تیمم کر کے پڑھی تھی جیسا کہ بعض دوسری روایات میں بصراحت اس کا ذکر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۲۸ - حدثنا آدم قال ثنا شعبة قال ثنا الحكم عن ذر عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه قال جاء رجل الى عمر بن الخطاب فقال اني اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار بن ياسر لعمر بن الخطاب اما تذكر انا كنا في سفر انا وانت فاجنبنا فاما انت فلم تصل واما انا فتمعكت فصليت فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما كان يكفيك هكذا فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بكفيه الارض ونفخ فيهما ثم مسح بهما وجهه وكفيه ؛

۳۲۸ - ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حکم نے بیان کیا ذر کے واسطہ سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک مرتبہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی اور پانی نہیں ملا اس پر عمار بن یاسر نے عمر بن خطابؓ سے کہا آپ کو یاد ہے وہ واقعہ جب میں اور آپ سفر میں تھے۔ ہم دونوں کو غسل کی ضرورت ہوگئی آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں لوٹ پوٹ لیا[لہ]، اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے بس اتنا ہی کافی تھا، اور آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انھیں پھونکا اور دونوں سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

## باب ۲۳۷ التيمم للوجه والكفين ؛

## ۲۳۷ - چہرے اور ہاتھوں کا تیمم۔

۳۲۹ - حدثنا حجاج قال ثنا شعبة قال اخبرني الحكم عن ذر عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه قال عمار بهذا وضرب شعبة بيديه الارض ثم ادناهما من فيه ثم مسح بهما وجهه وكفيه وقال النضر انا شعبة عن الحكم سمعت ذرا عن ابن عبد الرحمن بن ابزى قال الحكم وقد سمعته من ابن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه قال عمار ؛

۳۲۹ - ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھے حکم نے خبر دی ذر کے واسطہ سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے واسطہ سے، وہ اپنے والد سے کہ عمار نے یہ واقعہ بیان کیا (جو اس سے پہلے کی حدیث میں گذر چکا) اور شعبہ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر انھیں اپنے منہ سے قریب کر لیا۔ اور ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی حکم کے واسطہ سے کہ میں نے ذر سے سنا اور ابن عبدالرحمٰن بن ابزی کے حوالہ سے حدیث روایت کرتے تھے حکم نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابن عبدالرحمٰن بن ابزی سے سنی وہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ عمار نے کہا۔

---

۳۳۰ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الحكم عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه انه شهد عمر وقال له عمار كنا في سرية فاجنبنا وقال تفل فيهما ؛

۳۳۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا وہ ذر سے وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے، وہ اپنے والد سے کہ وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر تھے اور حضرت عمار نے ان سے کہا تھا کہ ہم ایک سریہ میں گئے ہوئے تھے اور ہم دونوں جنبی ہو گئے اور (اس روایت میں ہے کہ) کہا تفل فیہما (بجائے نفخ فیہما کے)۔

---

لہ حضرت عمار نے خیال کیا کہ چونکہ وضو کے تیمم میں ہاتھ اور منہ پر مٹی سے مسح ضروری ہے۔ اس لیے غسل کے تیمم میں تمام بدن پر مٹی ملنی چاہیئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسائل میں اجتہاد کرتے تھے۔ اگرچہ حضرت عمار کا یہ اجتہاد غلط ہو گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ ؛

۳۳۱ - ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا، ذر سے، وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزٰی سے وہ اپنے والد عبدالرحمٰن سے انھوں نے بیان کیا کہ عمار نے عمرؓ سے کہا کہ میں تو زمین میں لوٹ پوٹ گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ صرف چہرے اور ہاتھوں کا مسح کافی تھا۔

۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ؛

۳۳۲ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا، انھوں نے ذر سے وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزٰی سے وہ عبدالرحمٰن سے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں موجود تھا کہ عمار نے ان سے کہا۔ پھر انھوں نے پوری حدیث (جو اوپر مذکور رہے) بیان کی۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ؛

۳۳۳ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا حکم کے واسطہ سے وہ ذر سے وہ ابن عبدالرحمٰن بن ابزٰی سے وہ اپنے والد سے کہ عمار نے بیان کیا۔ "پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

## باب ۲۳۸ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِيهِ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا ؛

۲۳۸ - پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے جو پانی نہ ہونے کی صورت میں کفایت کرتی ہے۔ اور حسن رحؒ نے فرمایا کہ جب تک وضو توڑنے والی کوئی چیز نہ پائی جائے تیمم اس کے لیے کافی ہے اور ابن عباس نے تیمم کرکے امامت کی اور یحیٰی بن سعید نے فرمایا کہ زمین شور پر نماز پڑھنے اور اس پر تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ

۳۳۴ - ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحیٰی بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا۔ کہ ہم سے ابو رجاء نے بیان کیا عمران کے حوالہ سے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم رات میں چلتے رہے اور جب رات کا آخری حصہ بھی آپہنچا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا۔ اور مسافر کے لیے اس وقت کے پڑاؤ سے زیادہ لذت دہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی تو ہم اس طرح غافل ہو کر سوئے کہ ہمیں سورج کی گرمی کے سوا کوئی چیز بیدار نہ کر سکی۔ سب سے پہلے بیدار ہونے والا شخص فلاں تھا۔ پھر فلاں بیدار ہوا پھر فلاں۔ ابو رجاء نے ان سب کے نام لیے لیکن عوف کو یہ نام یاد نہیں رہے تھے پھر چوتھے نمبر پر جاگنے والے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ
وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ
فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ
لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ
شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ
ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا
بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ
فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ
يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ
تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا
مَاءَ قَالَ فَعَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثُمَّ
سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ
النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ
يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا
فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا
امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ
مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ
قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ
وَنَفَرُنَا خُلُوفًا قَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ

عمر بن خطاب رضؓ تھے۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما ہوتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے۔ آپ خود بخود بیدار ہوتے تھے۔ کیوں کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ پر خواب میں کیا واردات پیش آتی ہے۔ جب عمر رضؓ جاگ گئے اور حالت دیکھی۔ عمر ایک دبنگ آدمی تھے، زور زور سے تکبیر کہنے لگے۔ اسی طرح باآواز بلند آپ اس وقت تک تکبیر کہتے رہے جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی آواز سے بیدار نہ ہو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو لوگوں نے پیش آمدہ صورت کے متعلق آپؐ سے عرض کیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں[۱]۔ سفر شروع کرو۔ پھر آپؐ چلنے لگے اور تھوڑی دور چل کر آپ ٹھہر گئے۔ پھر وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا، اور اذان کہی گئی۔ پھر آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ایک شخص پر آپ کی نظر پڑی جو الگ کھڑا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اے فلاں! تمھیں لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہونے سے کونسی چیز مانع ہوئی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی ہے اور پانی موجود نہیں۔ اُن سے آپؐ نے فرمایا کہ پاک مٹی سے کام نکالو۔ یہی کافی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر شروع کیا تو لوگوں نے پیاس کی شکایت کی۔ آپؐ پھر ٹھہر گئے اور فلاں کو بلایا۔ ابو رجاء نے ان کا نام لیا تھا لیکن عوف کو یاد نہیں رہا اور علی رضؓ کو بھی طلب فرمایا۔ ان دونوں صاحبان سے آپ نے فرمایا کہ جاؤ پانی کی تلاش کرو۔ یہ تلاش میں

[۱] نقصان اس حیثیت سے تو کوئی نہیں ہوا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی نیت نماز چھوڑنے کی نہیں تھی لیکن اگر اس حیثیت سے دیکھا جائے کہ نماز قضا ہو گئی اور اپنے اصل وقت میں ادا نہ ہو سکی یہ آخری نقصان تو بہر حال ہوا لیکن حدیث میں نفی اس نقصان کی کی گئی ہے جو نیت کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اس آخری نقصان کی نفی نہیں کی گئی ہے کیونکہ یہاں نیت کے فساد کا تو کوئی سرے سے سوال ہی نہیں تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام صحابہ کے ساتھ اس سفر میں اس بے خبری کی نیند سوئے تھے کہ سورج نکل آیا اور کسی کی آنکھ نہیں کھلی۔ یہ بھی خدا کی عظمت وکبریائی اور اس کی شان بے نیازی کا ایک ثبوت ہے کہ نبوت کے تمام امتیازات کے باوجود نبی کو بھی وہ ایسے حالات میں مبتلا کر دیتا ہے جہاں وہ بھی محض مجبور اور ایک عام انسان کے قالب میں دکھائی دے۔ اس کے علاوہ خداوند تعالے نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر بھیجا تھا اور جن باتوں میں ضروری سمجھا گیا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے ذریعہ بھی امت کو تعلیم دی گئی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند تعالی نے آپ پر اس غفلت کی نیند اسی مقصد کے پیش نظر طاری کر دی ہو حالانکہ صحیح حدیث میں ہے کہ نیند میں بھی آپؐ کا قلب مبارک بیدار رہتا تھا اور اس پر کسی قسم کی غفلت طاری نہیں ہوتی تھی جہاں آپؐ نے رات گذاری تھی نماز وہاں سے کچھ دور جا کر اس لیے ادا فرمائی کہ ابھی سورج طلوع ہو رہا تھا اور اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ یہ بھی وجہ ہو سکتی تھی کہ ایک ایسی جگہ جہاں ایک فریضہ کی ادائیگی میں نادانستہ کوتاہی ہوئی آپؐ نے وہاں نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھا چنانچہ حکم ہے کہ اگر جمعہ کے خطبہ کے وقت کسی کو اونگھ آجائے تو پھر وہاں سے ہٹ کر بیٹھنا چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَى أَيْنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى[1] مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللّٰهِ

نکلے۔ راستہ میں ایک عورت ملی جو پانی کے دو مشکیزے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے سوار جا رہی تھی۔ انھوں نے اسے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ کل اس وقت میں پانی پر موجود تھی اور ہمارے قبیلہ کے افراد پانی کی تلاش میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ انھوں نے اُس سے کہا، اچھا ہمارے ساتھ چلو۔ اس نے پوچھا کہاں تک؟ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ اس نے کہا اچھا وہی جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا، یہ وہی ہیں جسے تم کہہ رہی ہو۔ اچھا اب چلو۔ یہ حضرات اس عورت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ عمران نے بیان کیا کہ لوگوں نے اُسے اُونٹ سے اتارا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن طلب فرمایا اور دونوں مشکیزوں کے منہ اس میں کھول دئیے[1]۔ پھر ان کے منہ کو بند کر دیا اس کے بعد نیچے کے حصے کے سوراخ کو کھول دیا اور تمام لشکریوں میں منادی کر دی گئی کہ خود بھی سیر ہو کر پانی پئیں اور جانوروں وغیرہ کو بھی پلائیں پس جس نے چاہا سیر ہو کر پانی پیا اور پلایا۔

آخر میں اس شخص کو بھی ایک برتن میں پانی دیا گیا جسے غسل کی ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا، لے جاؤ اور غسل کر لو، وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی۔ کہ اس کے پانی کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ اور خدا کی قسم جب پانی کا لیا جانا ان سے بند ہوا تو ہم دیکھ رہے تھے کہ اب مشکیزوں میں پانی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اس کے لیے جمع کر دو (کھانے کی چیز) لوگوں نے اس کے لیے عمدہ قسم کے کھجور (عجوہ) آٹا اور ستو اکٹھا کر دیئے جب خاصی مقدار میں یہ سب کچھ جمع ہو گیا تو اُسے لوگوں نے ایک کپڑے میں کر دیا۔ عورت کو اونٹ پر سوار کر کے اور اس کے سامنے وہ کپڑا رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ تمھیں معلوم ہے کہ ہم نے تمھارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی۔ لیکن خداوند تعالیٰ نے ہمیں سیراب کر دیا۔ پھر وہ اپنے گھر آئی، دیر کافی ہو چکی تھی اس لیے گھر والوں نے پوچھا کہ اے فلانی! اتنی دیر کیوں ہوئی؟ اس نے کہا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔

[1] اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ آپؐ نے برتن میں پانی لے کر کلی کی اور اپنے منہ کا پانی ان مشکیزوں میں ڈال دیا۔ اس روایت سے اس بات کی مصلحت بھی سمجھ میں آتی ہے کہ آپؐ نے کیوں مشکیزوں کا منہ کھولنے کے بعد پھر اسے بند کیا تھا۔ اسی طرح اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ پانی میں برکت پانی کے ساتھ آپؐ کے تھوک مبارک کے مل جانے سے پیدا ہوئی یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ يُغِيرُونَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرٰى أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ صَبَا خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلٰى غَيْرِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ۔

مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جسے بے دین کہا جاتا ہے وہاں اس طرح کا واقعہ پیش آیا۔ خدا کی قسم وہ تو اس کے اور اس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ کیا۔ اس کی مراد آسمان اور زمین سے تھی، یا پھر وہ واقعی اللہ کا رسول ہے۔ اس کے بعد جب مسلمان اس قبیلہ کے قرب وجوار کے مشرکین پر حملہ آور ہوتے تھے لیکن اس گھرانے کو جس سے اس عورت کا تعلق تھا کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔

ایک دن اس نے اپنی قوم کے افراد سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ تمھیں قصداً چھوڑ دیتے ہیں تو کیا اسلام کی طرف تمہارا کچھ میلان ہے؟ قوم نے عورت کی بات مان لی، اور اسلام لے آئی۔

ابو عبد اللہ نے کہا کہ صبا کے معنی ہیں اپنا دین چھوڑ کر دوسرے کا دین اختیار کر لینا اور ابو العالیہ نے کہا ہے کہ صابی اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے۔ یہ لوگ زبور پڑھتے ہیں۔

**بَابٌ ۲۳۹** إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ۔

**۲۳۹**۔ جب جنبی کو (غسل کی وجہ سے) مرض کا یا جان کا خوف ہو یا پیاس کا اندیشہ ہو یا پانی کے کم ہونے کی وجہ سے تو تیمم کرے۔ کہا جاتا ہے کہ عمرو بن عاص کو ایک سرد رات میں غسل کی ضرورت ہوئی تو آپ نے تیمم کیا اور یہ آیت تلاوت کی "اپنی جانوں کو ضائع نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے۔" پھر اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا تو آپ نے کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

**۳۳۵۔ حَدَّثَنَا** بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَبُو مُوسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَعَمْ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ أُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هٰذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ

**۳۳۵**۔ ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہمیں خبر دی محمد نے جو غندر کے عرف سے مشہور ہے۔ شعبہ کے واسطہ سے وہ سلیمان سے وہ ابو وائل سے کہ ابو موسیٰ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ اگر (غسل کی ضرورت ہو) اور پانی نہ ملے تو کیا نماز نہ پڑھی جائے۔ عبد اللہ نے فرمایا ہاں اگر مجھے ایک مہینہ تک پانی نہ ملے تو میں نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر اس میں بھی لوگوں کو اجازت دی جائے تو سردی محسوس کر کے بھی لوگ تیمم کر لیا کریں گے اور نماز پڑھ لیں گے۔ ابو موسیٰ نے فرمایا "میں نے کہا کہ پھر عمرؓ کے سامنے حضرت عمار کے قول کا کیا جواب ہوگا۔ انھوں نے جواب دیا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ ٭

مجھے تو نہیں معلوم ہے کہ عمر عمار کی بات سے مطمئن ہو گئے تھے۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِیْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی اَرَاَیْتَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا اَجْنَبَ فَلَمْ یَجِدْ مَاءً کَیْفَ یَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا یُصَلِّیْ حَتّٰی یَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَکَیْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِیْنَ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْفِیْكَ قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ یَقْنَعْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ کَیْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ فَمَا دَرٰی عَبْدُ اللّٰهِ مَا یَقُوْلُ فَقَالَ اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِیْ هٰذَا لَاَوْشَكَ اِذَا بَرَدَ عَلٰی اَحَدِهِمُ الْمَاءُ اَنْ یَدَعَهٗ وَیَتَیَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِیْقٍ فَاِنَّمَا کَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ ٭

۳۳۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا میں نے شقیق بن سلمہ سے سُنا انھوں نے کہا میں عبد اللہ (بن مسعود) اور ابو موسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر تھا ابو موسیٰ نے پوچھا کہ ابو عبد الرحمٰن آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کو غسل کی ضرورت ہو اور پانی نہ ملے تو اسے کیا کرنا چاہیے۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ اسے نماز نہ پڑھنی چاہیے تا آنکہ اسے پانی مل جائے۔ اس پر ابو موسیٰ نے کہا کہ پھر عمار کی اس روایت کا کیا ہوگا جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تھا کہ تمھیں صرف ہاتھ اور منہ کا تیمم کافی تھا۔ ابن مسعود نے فرمایا کہ تم عمر کو نہیں دیکھتے کہ وہ عمار کی اس بات پر مطمئن نہیں تھے۔ پھر ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اچھا عمار کی بات کو چھوڑ دو۔ لیکن اس آیت کا کیا جواب دو گے (جس میں جنابت میں تیمم کرنے کی طرف واضح اشارہ موجود ہے۔) عبد اللہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہم اس کی بھی لوگوں کو اجازت دے دیں تو لوگوں کا حال یہ ہو جائے گا کہ اگر کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوا تو وہ اسے چھوڑ دیا کرے گا اور تیمم کرے گا۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے شقیق سے کہا کہ گویا عبد اللہ نے اس وجہ سے یہ صورت ناپسند کی تھی تو انھوں نے جواب دیا کہ ہاں[1]

## باب ۲۴۰ اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَةٌ

۲۴۰۔ تیمم میں ایک دفعہ مٹی پر ہاتھ مارا جائے۔[2]

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ یَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا اَمَا کَانَ یَتَیَمَّمُ وَیُصَلِّیْ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا یَتَیَمَّمُ وَاِنْ کَانَ لَمْ یَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی فَکَیْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ فِیْ سُوْرَةِ الْمَآئِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً

۳۳۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابو معاویہ نے خبر دی اعمش کے واسطے سے وہ شقیق سے انھوں نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر تھا۔ ابو موسیٰ نے عبد اللہ سے کہا کہ اگر ایک شخص کو غسل کی ضرورت ہو اور وہ مہینہ بھر پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم کرکے نماز نہیں پڑھے گا۔ شقیق کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے جواب دیا کہ وہ تیمم نہ کرے اگرچہ ایک مہینہ تک اسے پانی نہ ملے۔ ابو موسیٰ نے اس پر کہا کہ پھر سورہ مائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے۔ "پس اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو۔" عبد اللہ

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے بھی حضرت عمار کی بات میں تامل کا اظہار اسی مصلحت کے پیش نظر کیا تھا۔ لیکن قرآن حدیث اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے طرزِ عمل میں اس رجحان کے لیے زبردست دلائل موجود ہیں کہ تیمم جنابت کے لیے بھی ہو سکتا ہے یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جنابت کے تیمم کو صرف وہی چیزیں توڑ سکتی ہیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔

[2] اس عنوان کے تحت جو روایت ذکر کی گئی ہے اس میں موجود ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا لیکن بعض دوسری روایتیں جن میں طریقہ مسح کا ذکر تفصیلاً ہے ان میں یہ بات صراحت کے ساتھ ہے کہ آپ دو مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارتے تھے اس لیے اس روایت میں جب کہ طریقہ مسح کے ذکر کا خاص اہتمام نہیں کیا گیا اس پر دوسری روایات کو ترجیح دی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَوْ رُخِّصَ فِيْ هٰذَا لَهُمْ لَأَوْشَكُوْا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَّتَيَمَّمُوا الصَّعِيْدَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَزَادَ يَعْلٰى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيْدِ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً ؏

نے جواب دیا کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو جلد ہی یہ حال ہو جائے گا کہ پانی اگر ٹھنڈا محسوس ہوا تو مٹی سے تیمم کریں گے۔ میں نے کہا کہ گویا آپ لوگوں نے بہ صورت اس وجہ سے ناپسند کی ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابو موسیٰ نے فرمایا کہ کیا آپ کو عمار کا عمر بن خطاب کے سامنے یہ قول نہیں معلوم ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لیے بھیجا تھا سفر میں مجھے غسل کی ضرورت پیش آگئی لیکن پانی نہیں ملا۔ اس لیے میں نے مٹی میں جانوروں کی طرح لوٹ پوٹ لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمھارے لیے صرف اس طرح کرنا کافی تھا اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر ان کو جھاڑ کر بائیں ہاتھ سے داہنے کی پشت کا مسح کیا یا بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ سے مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا۔ عبداللہ نے اس کا جواب دیا کہ آپ عمرؓ کو نہیں دیکھتے کہ وہ عمار کی بات سے مطمئن نہیں ہوئے تھے اور یعلیٰ نے اعمش کے واسطہ سے شفیق سے روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں عبداللہ اور ابو موسیٰ کی خدمت میں تھا اور ابو موسیٰ نے فرمایا تھا کہ آپ نے عمرؓ سے عمار کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو بھیجا پھر مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی، اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ لیا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت حال کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا کہ تمھیں صرف اتنا کافی تھا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

## باب ۲۴۱

۳۳۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَصَابَتْنِيْ
جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ
بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ ؏

۳۳۸۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا ہمیں عوف نے ابو رجاء کے واسطہ سے خبر دی کہا ہم سے عمران بن حصین خزاعی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ الگ کھڑا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا آپ نے فرمایا کہ اے فلاں تمھیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روک دیا ہے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے غسل کی ضرورت ہوگئی اور پانی نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا پھر پاک مٹی سے تیمم ضروری تھا۔ تمھارے لیے یہی کافی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# كِتَابُ الصَّلٰوةِ[۵]

# نماز کا بیان

**بَاب ۲۴۲** كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْإِسْرَاءِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ يَأْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ۔

**۲۴۲۔ شب معراج میں نماز کس طرح فرض ہوئی تھی؟**[۶] ابن عباس نے فرمایا کہ ہم سے ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا حدیث ہرقل کے سلسلہ میں (یعنی جب ہرقل بادشاہ روم نے ابوسفیان اور دوسرے کفار قریش کو جو تجارت کی غرض سے روم گئے تھے، بلا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے آپ کی خصوصیات کے ذکر میں) کہا کہ وہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز، سچائی اور پاک دامنی کی ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔

**۳۳۹۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُوذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ

**۳۳۹۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے یونس کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے وہ انس بن مالک سے انھوں نے فرمایا کہ ابوذر یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام آئے اور انھوں نے میرے سینہ کو چاک کیا اور اسے

---

[۵] کتاب الصلوٰۃ۔ ہر وہ عبادت جو خالق کی عظمت و کبریائی اور اس کی خشیت کی وجہ سے مخلوق کرے اس کا نام "صلوٰۃ" ہے صلوٰۃ کے مفہوم کی اس وسعت کا خیال کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ تمام مخلوقات میں یہ صفت پائی جاتی ہے البتہ ہر مخلوق کا طریقہ صلوٰۃ جدا اور اپنی خلقت کے مناسب ہے۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے کل قد علم صلاته وتسبيحه۔ سب نے جان لی اپنی صلوٰۃ اور اپنی تسبیح۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام مخلوقات وظیفہ صلوٰۃ میں مشترک ہے۔ صرف صورت اور طریقہ صلوٰۃ جدا جدا ہے۔ اسی طرح تمام مخلوقات خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لیے کہا گیا ہے کہ لله يسجد من في السموات والارض۔ اللہ کو سجدہ کرتی ہیں وہ تمام مخلوقات جو زمین اور آسمان میں ہیں۔ صلوٰۃ کے مفہوم میں اتنی وسعت ہے کہ جناب باری عز اسمہٗ بھی اس کے ساتھ متصف ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ معراج کی ایک حدیث کا ذکر کیا ہے جس میں ہے کہ "اے محمد ٹھہرو، کہ تمہارے رب صلوٰۃ میں مشغول ہیں"۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ خالق کی صلوٰۃ اس کی شان کے مطابق ہوگی اور مخلوق جس صلوٰۃ کو ادا کرتی ہے وہ اپنی صورت و حیثیت میں ایک بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اسی طرح امم سابقہ بھی صلوٰۃ ادا کرتی تھیں لیکن ہماری شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ ایک مخصوص عبادت کا نام ہے۔ مخصوص اعمال وارکان کے ساتھ اور اس کا ترجمہ اردو میں "نماز" سے کیا جاتا ہے۔ نماز میں صف بندی اسی امت کی خصوصیت ہے پہلی امتیں بھی اگرچہ نماز با جماعت ادا کرتی تھیں لیکن ان کی جماعت میں صف بندی نہیں ہوتی تھی۔

[۶] اس سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ نماز موجودہ تفصیلات کے ساتھ اگرچہ شب معراج میں فرض ہوئی لیکن اس سے پہلے بھی مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے کیونکہ ابوسفیان کی ملاقات ہرقل سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گفتگو واقعہ معراج سے پہلے ہوئی تھی۔ اور ابوسفیان نے اس ملاقات میں ہرقل کو یہ بھی بتایا کہ وہ ہمیں نماز کا حکم دیتے ہیں۔

غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ

زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔ اس کو میرے سینے میں ڈال دیا اور سینے کو بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مجھے آسمان کی طرف لے چلے۔ جب میں آسمانِ دنیا[1] پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ انھوں نے پوچھا۔ آپ کون ہیں۔ جواب دیا کہ جبریل پھر انھوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ جواب دیا ہاں میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔۔۔ ....انھوں نے پوچھا کہ کیا ان کے پاس آپ کو بھیجا گیا تھا۔ کہا جی ہاں۔ پھر جب انھوں نے دروازہ کھولا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھ گئے۔ وہاں ہم نے ایک شخص کو دیکھا جو بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی داہنی طرف کچھ کالبد تھے اور کچھ کالبد بائیں طرف تھے۔ جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔ انھوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا یہ آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو کالبد ہیں یہ بنی آدم کی روحیں ہیں۔ جو کالبد دائیں طرف ہیں وہ جنتی روحیں ہیں اور جو بائیں طرف ہیں وہ دوزخی روحیں ہیں اس لیے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ پھر جبریل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ کی طرح پوچھا پھر کھول دیا۔ حضرت انس نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ آپ نے آسمان پر آدم۔ ادریس۔ موسیٰ۔ عیسیٰ اور ابراہیم

---

[1] زمین سے اگر کوئی آسمان کی طرف جائے تو سب سے پہلے آسمان کا جو طبقہ پڑے گا اسے آسمان دنیا کہتے ہیں۔ احادیث سے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے آسمان کے سات طبقے ہیں۔ یہ علاقے انسانی دسترس سے باہر ہیں۔ اسلام میں اس کی کوئی تعیین موجود نہیں کہ یہ آسمان جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے جوہر ہیں یا عرض۔ اس پر ہیئت دان اور فلکیات کے ماہرین نے مختلف زمانوں میں مختلف طریقوں سے تحقیقات کی ہیں۔ موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ آسمان ایک فضاء لطیف کا نام ہے جس کی کوئی حد و انتہا نہیں اور مختلف سیارے چاند و سورج وغیرہ اس میں خود بخود تیرتے پھرتے ہیں۔ اپنے اس نظریہ کے لیے ان کے پاس کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے اپنی فکر و دانائی کے مطابق پہلے انھوں نے چند مقدمات بنائے پھر ان مقدمات کی روشنی میں ایک ایسی چیز کے متعلق ایک نظریہ قائم کیا جسے انھوں نے نہ خود دیکھا ہے اور نہ اس کے کسی دیکھنے والے نے انھیں اس کے متعلق کوئی اہم اطلاع بہم پہنچائی ہے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے نظریات مختلف ادوار میں برابر بدلتے رہتے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ دور کے ماہرین فلکیات کی رائے کی ایک حد تک تصویب کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اس نظریہ کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی ہم اس سے متعلق اسلامی تصریحات کی وضاحت اس طرح کریں گے کہ یہی غیر متناہی اور لا محدود فضا لطیف مختلف طبقات میں تقسیم ہے اور ہر طبقہ کا نام آسمان ہے۔ اس طرح اسلامی تصریحات کے مطابق سات آسمانوں کی تقسیم بآسانی ہو جاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهٰى بِي

علیہم السلام کو موجود پایا اور (ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کے مدارج نہیں بیان کیے۔ البتہ یہ بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور ابراہیم ؑ کو چھٹے آسمان پر۔ انس نے بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادریس علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ ادریس ہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ پھر میں عیسیٰ (علیہ السلام) تک پہنچا۔ انھوں نے کہا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ عیسیٰ ہیں۔ پھر میں ابراہیم (علیہ السلام) تک پہنچا۔ انھوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس ابوحبۃ الانصاری کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے جبریل لے چلے، اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے (لکھتے ہوئے فرشتوں کے) قلم کی آواز سنی۔ ابن حزم نے (اپنے شیخ) سے حدیث بیان کی اور انس بن مالک نے ابوذر رض کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس اللہ عز وجل نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں انھیں لے کر واپس لوٹا موسیٰ (علیہ السلام) تک جب پہنچا تو انھوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کیا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں۔ انھوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کا تحمل نہیں کرسکتی میں واپس بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جب پہنچا تو انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کا بھی تحمل نہیں کرسکتی۔ پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) میرے یہاں

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ ۔

۳۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَرَضَ اللهُ الصَّلٰوةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ ۔

بات نہیں بدلی جاتی ۔اب میں موسیٰ ؑ کے یہاں آیا تو انھوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے لیکن میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے[1] ۔ پھر جبرئیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے ۔ اس پر ایسے مختلف رنگ محیط تھے جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں ۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا ۔ میں نے دیکھا کہ اس میں موتی کے ہار تھے اور اس کی مٹی مشک کی طرح تھی ۔

۳۴۰ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہمیں خبر دی مالک نے صالح بن کیسان کے حوالہ سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے دو دو رکعتیں نماز کی فرض کی تھیں ۔ مسافرت میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی ۔ پھر سفر کی نمازیں تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھی گئیں ۔ البتہ اقامت کی نمازوں میں زیادتی کر دی گئی ۔

## باب ۲۴۳ وُجُوبِ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ

وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَ

## ۲۴۳ ۔ نماز پڑھنا کپڑے پہن کر ضروری ہے

خداوند تعالیٰ کا قول ہے اور تم کپڑے پہنا کرو[2] ہر نماز کے وقت اور جو ایک ہی کپڑا بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھے سلمہ بن اکوع سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑے کو ٹانک لو اگرچہ کانٹے سے ٹانکنا پڑے اس کی سند کو قبول کرنے

[1] پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر صرف پانچ باقی رہ گئیں ۔ یہ پہلے ہی سے خدا کی مرضی تھی یہ نسخ نہیں تھا ۔ بلکہ خدا کا منشاء یہ تھا کہ نمازیں صرف پانچ ہی اس امت پر فرض ہوں ۔ البتہ یہ طریقہ اس لیے اختیار کیا گیا تا کہ مقصد زیادہ دلنشیں ہو جائے کیونکہ نمازیں پانچ رکھنی تھیں اور ثواب پچاس نمازوں کا دینا تھا ۔ بات کو دلنشین کرنے کے لیے احادیث میں بھی یہ انداز بکثرت اختیار کیا گیا ہے ۔ اس روایت میں اس کی کوئی تعیین نہیں کہ نمازیں ہر مرتبہ کتنی کم کی جاتی تھیں صرف شطر کا لفظ ہے ۔ بعض روایتوں میں دس کی کمی کی تصریح ہے ۔ یہ دراصل حدیث بیان کرنے والوں کی طرف سے اجمال ہے ۔ صحیح یہ ہے کہ کمی پانچ پانچ نمازوں کی کی گئی تھی ۔ چنانچہ جب آخری مرتبہ صرف پانچ باقی رہ گئیں تو آپ کو جاتے ہوئے شرم آئی کیونکہ اس کا مطلب تو یہ تھا کہ اب سرے سے نمازیں معاف کرائی جائے ۔ پھر خداوند کریم کے قول لا یبدل القول لدی سے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ خدا کی مرضی یہی ہے کہ پانچ باقی رہیں ۔

[2] آیت میں صلوٰۃ کی تعبیر مسجد سے کی گئی کیونکہ نماز ادا کرنے کے لیے واقعی اور حقیقی موقع و محل مسجد ہی ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک عورت خانہ کعبہ کا ننگی طواف کر رہی تھی ۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ مشرکین ننگے طواف کو کار ثواب سمجھتے تھے ۔ مشہور مفسر قرآن حضرت مجاہد نے امت کا اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ خذوا زینتکم سے مراد ستر عورت ہے ۔ زینت کے لفظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ موجود ہے کہ نماز کے وقت لباس و پوشاک کاروبار کے اوقات کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہونی چاہیے ۔ احادیث میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے اور فقہا نے بھی اس کی تاکید کی ہے وجہ یہ ہے کہ نماز کے وقت آدمی خداوند رب العزت کی بارگاہ میں اپنی کچھ عرض و نیاز پیش کرتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ اگر انسان اس وقت اپنے ظاہر و باطن میں عام اوقات کے اعتبار سے زیادہ طہارت اور پاکیزگی نہیں پیدا کرے گا تو اب اس کے لیے دوسرا اور کون وقت ہو سکتا ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِى سَنَدِهٖ نَظَرٌ وَّمَنْ صَلّٰى فِى الثَّوْبِ الَّذِىْ يُجَامِعُ فِيْهِ مَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى وَّاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَطُوْفَ فِى الْبَيْتِ عُرْيَانٌ ؏

۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ؏

میں تامل ہے۔ اور وہ شخص جو اسی کپڑے سے نماز پڑھتا ہے جسے پہن کر اس نے جماع کی تھی۔ جب تک کہ اس نے اس میں کوئی گندگی نہیں دیکھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

۳۴۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا محمد سے وہ ام عطیہ سے انھوں نے فرمایا کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو باہر لے جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہو سکیں۔ البتہ حائضہ عورتوں کو عورتوں کی نماز پڑھنے کی جگہ سے دور رکھیں۔ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس پردہ کرنے کے لیے (چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اڑھا دے۔

## باب ۲۴۴ عَقْدِ الْاِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِى الصَّلٰوةِ

وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِىْ اُزُرِهِمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ ؏

۲۴۴ - نماز میں کاندھے پر تہبند باندھنا۔ اور ابو حازم نے سہل بن سعد سے روایت بیان کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ نمازی اپنے کاندھوں پر تہبند باندھے ہوئے تھے۔

۳۴۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِىْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّىْ فِىْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِىْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

۳۴۲ - ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے واقد بن محمد نے بیان کیا۔ محمد بن منکدر کے حوالہ سے انھوں نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے تہبند باندھ کر نماز پڑھی۔ انھوں نے اسے سر تک باندھ رکھا تھا اور آپ کے کپڑے کھونٹی پر ٹنگے ہوئے تھے۔ کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا کہ تجھ جیسا کوئی احمق مجھے دیکھے۔ بھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو کپڑے بھی کس کے پاس تھے؟

۳۴۳ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الْمَوَالِىْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرًا يُّصَلِّىْ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّقَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ ثَوْبٍ ؏

۳۴۳ - ہم سے ابو مصعب مطرف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن ابی الموالی نے بیان کیا محمد بن منکدر کے حوالہ سے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

## باب ۲۴۵ اَلصَّلٰوةُ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهٖ

وَقَالَ الزُّهْرِىُّ فِىْ حَدِيْثِهٖ اَلْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

۲۴۵ - صرف ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا۔ زہری نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ملتحف متوشح کو کہتے ہیں اور متوشح وہ شخص ہے جو اپنی چادر کے ایک حصے کو دوسرے کاندھے پر

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلٰی عَاتِقَیْهِ وَھُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ وَقَالَتْ اُمُّ ھَانِیٍٔ اِلْتَحَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَّهٗ وَخَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ ۔

اور دوسرے حصے کو پہلے کاندھے پر ڈالے اور وہ دونوں کاندھوں کو (چادر سے) ڈھانپ لیتا ہے۔ ام ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اوڑھی اور اس کے دونوں کناروں کو اس سے مخالف طرف کے کاندھے پر ڈالا۔

**۳۴۴ ـ حَدَّثَنَا** عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ ۔

۳۴۴ ۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا اپنے والد کے حوالہ سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی اور آپؐ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف طرف کاندھے پر ڈال لیا تھا۔

**۳۴۵ ـ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ ثَنَا ھِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰی طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ ۔

۳۴۵ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے عمر بن ابی سلمہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ کپڑے کے دونوں کناروں کو آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈال رکھا تھا۔

**۳۴۶ ـ حَدَّثَنَا** عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ ۔

۳۴۶ ۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا، وہ اپنے والد سے کہ عمر بن ابی سلمہ نے اطلاع دی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں، آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں کاندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

**۳۴۷ ـ حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ ھَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ ھَانِیٍٔ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ مَنْ ھٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ ھَانِیٍٔ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ ھَانِیٍٔ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ

۳۴۷ ۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے مالک بن انس نے بیان کیا۔ عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو نضر سے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انھیں اطلاع دی کہ انھوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے یہ سنا۔ وہ فرماتی تھیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا پردہ کیے ہوئے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے آں حضور کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں، میں نے بتایا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں آپ نے فرمایا خوش آمدید ام ہانی پھر جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو اٹھے اور آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے

يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى[1]

میں لپٹ کر، جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں کے بیٹے (علیؓ بن ابی طالب) کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرور قتل کرے گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے یہ ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی۔ ہم نے بھی اسے پناہ دی ام ہانی نے کہا یہ نماز چاشت تھی[1]۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلِكُلِّكُمْ ...

۳۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے ابن شہاب کے حوالے سے خبر دی۔ وہ سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہ سے کہ کسی پوچھنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں بھی؟

## بَابٌ ۲۴۶ إِذَا صَلّٰى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

## ۲۴۶۔ جب ایک کپڑے میں کوئی شخص نماز پڑھے تو کپڑے کو کاندھوں پر کر لینا چاہیے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ

۳۴۹۔ ہم سے ابوعاصم نے مالک کے حوالہ سے بیان کیا وہ ابوالزناد سے وہ عبدالرحمن اعرج سے وہ ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھنی چاہیے کہ اس کے کاندھوں پر کچھ نہ ہو۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

۳۵۰۔ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے وہ عکرمہ سے کہا میں نے سنا یا میں نے پوچھا تھا تو عکرمہ نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ سے سُنا وہ فرماتے تھے۔ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو اس کے مخالف سمت کاندھے پر ڈال لینا چاہیے۔

## بَابٌ ۲۴۷ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

## ۲۴۷۔ جب کپڑا تنگ ہو۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

۳۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا۔ سعید بن حارث کے حوالہ سے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں گیا۔ ایک رات کسی ضرورت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر

---

[1] بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ نماز چاشت کی نہیں تھی بلکہ فتح مکہ کے شکریہ کے لیے آپ نے پڑھی تھی۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے کہ ان آٹھ رکعتوں میں آپ نے ہر دو رکعت پر سلام پھیرا تھا۔ چاشت کی نماز کی ترغیب احادیث میں بہت زیادہ کی گئی ہے لیکن خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا پڑھنا بہت کم منقول ہے۔ اس کی حکمت و مصلحت تھی جس کا ذکر طوالت کا باعث ہے۔



www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ ۔

ہوا میں نے دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اس وقت میرے بدن پر صرف ایک کپڑا تھا۔ اس لیے میں نے اسے لپیٹ لیا اور آپ کے پہلو میں ہو کر نماز میں شریک ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا جابر! اس وقت کیسے آئے؟ میں نے آپ سے اپنی ضرورت کے متعلق کہا۔ میں جب فارغ ہو گیا تو آپ نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا لپیٹ رکھا تھا جسے میں نے دیکھا، میں نے عرض کی کپڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کپڑا کشادہ ہوا کرے تو اسے اچھی طرح لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اس کو تہبند کے طور پر باندھ لیا کرو۔[1]

۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا ۔

۳۵۲ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سفیان نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا سہل کے واسطہ سے انھوں نے کہا کہ بہت سے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر تہبند باندھ کر نماز پڑھتے تھے اور عورتوں کو حکم تھا کہ اپنے سروں کو (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں۔

## بَابُ ۲۴۸ الصَّلٰوةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسِجُهَا الْمَجُوسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ ۔

## ۲۴۸ - شامی جبہ پہن کر نماز پڑھنا[2]

حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جن کپڑوں کو مجوسی بنتے ہیں ان کے استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ معمر نے فرمایا کہ میں نے زہری کو یمن کے ان کپڑوں کو پہنے دیکھا جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے[3] اور علی بن ابی طالب نے نئے بغیر دھلے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی۔

۳۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ

۳۵۳ - ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا آپ نے ایک موقع پر فرمایا

---

[1] حضرت جابر کو چونکہ مسئلہ معلوم نہیں تھا اس لیے انھوں نے کپڑے کے کناروں کو اپنی ٹھوڑی سے دبا لیا تھا۔ اس طرح تنگی پیدا ہو جاتی ہے چاہیے یہ تھا کہ کپڑے کو باندھ لیتے۔ کیونکہ جابر کا کپڑا کشادہ نہیں تھا۔ بلکہ تنگ تھا۔

[2] امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے کپڑے جنھیں عربی طریقے سے کاتا اور سلایا نہ گیا ہو انھیں پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شامی جبہ پہن کر نماز پڑھی تھی جیسا کہ اس عنوان کے تحت دی گئی حدیث میں اس کا ذکر ہے اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کس طرح کر سکتے تھے۔ امام صاحب یہاں کپڑے کی پاکی یا ناپاکی کی بحث نہیں چھیڑنا چاہتے۔ حدیث سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔

[3] امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اکثر ائمہ فقہ کی طرح یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہوتا ہے مصنف عبد الرزاق میں امام زہری رح کا یہی مسلک لکھا ہے اور صحیح بخاری کے بعض ابواب میں بھی اس کی طرف اشارہ موجود ہے اس لیے حضرت معمر کے اس بیان پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان کپڑوں کو آپ پہلے پوری طرح پاک کر لیا کرتے۔ پھر اسے استعمال میں لاتے تھے۔

يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى ۔

مغیرہ! برتن اٹھا لو، میں نے اُٹھا لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے۔ آپ نے قضائے حاجت کی اس وقت آپؐ شامی جبّہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ہاتھ کھولنے کے لیے آستین اوپر چڑھانی چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی۔ اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا۔ میں نے آپؐ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپؐ نے نماز کے وضوء کی طرح وضوء کی اور اپنے خفین پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

## باب ۲۴۹ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا ۔

## ۲۴۹ - نماز اور اس کے علاوہ اوقات میں ننگے ہونے کی کراہت۔

۳۵۴ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا ۔

۳۵۴ - ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے روح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زکریا بن اسحٰق نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت سے پہلے)[1] کعبہ کی تعمیر کے لیے قریش کے ساتھ پتھر ڈھو رہے تھے۔ آپ اس وقت تہبند باندھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے چچا عباس نے کہا کہ بھتیجے، کیوں نہیں تم تہبند کھول لیتے اور اسے پتھر کے نیچے اپنے کاندھے پر رکھ لیتے۔ حضرت جابر نے کہا کہ آپ نے تہبند کھول لیا اور کاندھے پر رکھ لیا لیکن فوراً ہی غشی کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ کو کبھی ننگا نہیں دیکھا گیا۔

## باب ۲۵۰ اَلصَّلٰوةُ فِي الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ ۔

## ۲۵۰ - قمیص۔ پاجامہ۔ جانگیا اور قبا پہن کر نماز پڑھنا۔

۳۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَأَوْسِعُوا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ صَلّٰى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ

۳۵۵ - ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ایوب کے واسطہ سے وہ محمد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے صرف ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہیں بھی؟ پھر حضرت عمر سے ایک شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے تم بھی وسعت کے ساتھ

---

[1] یہ بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے اور احتیاط وادب کا تقاضا یہ ہے کہ کم سے کم عمر کی تعیین کی جائے۔ اگرچہ یہ واقعہ نبوت سے پہلے کا ہے لیکن خدا نے اس وقت بھی آپؐ کی حفاظت کی۔ روایتوں میں ہے کہ جب تہبند باندھا گیا تو آپؐ ہوش میں آ گئے تھے۔ فقہا نے لکھا ہے کہ انسان پر سب سے پہلے فریضہ ایمان کا ہے پھر اپنی شرمگاہ چھپانے کا۔ عام حالات میں یہ فرض ہے اور نماز کی صحت کے لیے شرط۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَرِدَاءٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ

**٣٥٦ - حَدَّثَنَا** عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

## باب ٢٥١ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

**٣٥٧ - حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

**٣٥٨ - حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

رہو۔ آدمی کو چاہیے کہ نماز کے وقت اپنے پورے کپڑے پہنے۔ کوئی تہبند اور چادر میں، تہبند اور قمیص میں، تہبند اور قبا میں، پاجامہ اور چادر میں، پاجامہ اور قمیص میں، پاجامہ اور قبا میں، جانگیہ اور قبا میں، جانگیہ اور قمیص میں نماز پڑھنی چاہیے۔ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جانگیہ اور چادر میں نماز پڑھے۔

**۳۵۶۔** ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن ذئب نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا۔ وہ سالم سے وہ ابن عمر سے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ محرم کو کیا پہننا چاہیے تو آپ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنے نہ پاجامہ نہ برنس (ایک ہی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی) اور نہ ایسا کپڑا جس میں زعفران لگا ہوا ہو اور نہ ورس لگا ہوا کپڑا، اور اگر کسی کو چپل نہ میسر آئیں تو اسے خفین ہی پہن لینے چاہئیں۔ البتہ انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے تک کرلینا چاہیے۔ نافع ابن عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

## ۲۵۱۔ شرمگاہ جو چھپائی جاتی ہے۔

**۳۵۷۔** ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے ابن شہاب سے بیان کیا، وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے وہ ابوسعید خدری سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صماء[1] کی طرح کپڑا بدن پر لپیٹ لینے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء[2] کرے، اور شرمگاہ پر علیحدہ سے کوئی کپڑا نہ ہو۔

**۳۵۸۔** ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے ابی الزناد سے بیان کیا۔ وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] لغت میں صماء اس طرح کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے کو کہتے ہیں کہ کسی طرف سے کھلا ہوا نہ ہو اور اندر سے ہاتھ نکالنا بھی مشکل ہو لیکن فقہاء نے اس کی یہ صورت لکھی ہے کہ کوئی کپڑا پورے بدن پر لپیٹ لیا جائے پھر اس کے ایک کنارے کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر اس طرح رکھ لیا جائے کہ شرمگاہ کھل جائے۔ فقہاء کی یہ تفسیر حدیث میں بیان کردہ صورت کے مطابق ہے۔ اہل لغت نے صماء کی جو صورت لکھی ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور فقہاء کی لکھی ہوئی صورت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

[2] احتباء یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر پنڈلیوں اور پیٹھ کو کسی کپڑے سے ایک ساتھ باندھ لیا جائے اس کے بعد کوئی کپڑا اوڑھ لیا جائے عرب اپنی مجالس میں اس طرح بھی بیٹھا کرتے تھے چونکہ اس صورت میں ستر عورت پوری طرح نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لیے اسلام نے اس کی ممانعت کردی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِبَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ۔

٣٥٩ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۔

ملامسہ سے اور نباذ سے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کپڑا صماء کی طرح لپیٹا جائے اور اس سے بھی آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے۔

۳۵۹۔ ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے بھائی ابن شہاب نے خبر دی اپنے چچا کے واسطہ سے انھوں نے کہا کہ مجھے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ اس حج کے موقع پر (جس کے امیر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت ابوبکر بنائے گئے تھے) مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یوم نحر میں اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تاکہ ہم منیٰ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکتا اور کوئی شخص ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا۔ حمید بن عبد الرحمن نے کہا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ سورۂ براءت کا اعلان کر دیں۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ہمارے ساتھ اس کا اعلان کیا نحر کے دن منیٰ میں موجود لوگوں کے سامنے کہ آج کے بعد کوئی مشرک نہ حج کر سکتا ہے اور نہ بیت اللہ کا طواف کوئی شخص ننگے ہو کر کر سکتا ہے۔

## بَابُ ٢٥٢ الصَّلٰوةُ بِغَيْرِ رِدَاءٍ ۔

٣٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ قَالَ نَعَمْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي كَذَا ۔

## بغیر چادر اوڑھے نماز پڑھنا

۳۶۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی الموالی نے بیان کیا۔ محمد بن منکدر کے واسطہ سے کہا میں جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ ایک کپڑے کو اپنے بدن پر لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کی چادر وہیں رکھی ہوئی تھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی یا ابا عبد اللہ آپ کی چادر رکھی ہوئی ہے اور آپ اسے اوڑھے بغیر نماز پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے چاہا کہ تم جیسے جاہل مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھ لیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

## بَابُ ٢٥٣ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ۔ قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَرْهَدٍ

۲۵۳۔ ران سے متعلق روایتیں۔ ابو عبد اللہ (بخاری)ؒ نے کہا۔ روایت ہے کہ ابن عباس، جرہد اور محمد بن جحش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

لہ عرب میں بیع وفروخت کا ایک یہ طریقہ تھا کہ خریدنے والا شخص اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دیتا تھا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ خود بیچنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینکتا۔ ان دونوں صورتوں میں متعینہ قیمت پر خرید وفروخت ہوتی تھی پہلے طریقہ کو لماس اور دوسرے کو نباذ کہتے تھے یہ دونوں صورتیں اسلام میں ممنوع ہیں۔ بیع وفروخت کے سلسلہ میں اسلام کا یہ اصول ہے کہ اس کے لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں بیچنے یا خریدنے والا ناواقفیت کی وجہ سے دھوکا نہ کھا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَقَالَ اَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهٖ ۝ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ اَسْنَدُ وَحَدِيْثُ جَرْهَدٍ اَحْوَطُ حَتّٰى نَخْرُجَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى

سے نقل کرتے تھے کہ ران شرمگاہ ہے۔ انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ انسؓ کی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے اور جرہد کی حدیث میں احتیاط زیادہ ہے۔ اس طرح ہم (امت کے) اختلاف سے بچ جاتے ہیں[1]۔ اور ابوموسیٰ نے فرمایا کہ عثمانؓ

---

[1] امام مالک رحمہ کے نزدیک شرمگاہ خاص صرف عورت (شرمگاہ) کی تعریف میں داخل ہے یعنی صرف اسی حصہ کا چھپانا فرض ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اور دوسرے آئمہ کرام رحمہ کہتے ہیں کہ ناف سے لے کر گھٹنے تک چھپانا ضروری ہے اور یہ پورا حصہ عورت (شرمگاہ) کی تعریف میں داخل ہے احادیث میں دونوں کے لیے دلائل موجود ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ امام داؤد ظاہری سے لے کر امام ابوحنیفہ تک کسی کے یہاں کوئی ایسا مسئلہ موجود نہیں جس کی دلیل قرآن و حدیث میں موجود نہ ہو کیونکہ ان ائمہ حق کا ماخذ یہی تھا۔ شارع نے خود امت کے لیے توسع پیدا کرنا چاہا تھا چنانچہ قرآن و حدیث میں اس کے لیے مواد فراہم کیا۔ اس قسم کے اختلاف میں بنیادی بات یہ ہے کہ شارع کا منشاء جب کسی کام میں تخفیف کا ہوتا ہے تو اس سے متعلق متعارض اور متضاد دلائل احادیث میں رکھ دیے جاتے ہیں صاحب ہدایہ نے نجاست کی دو قسم غلیظہ اور خفیفہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کسی مسئلہ میں تخفیف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دلائل اس سلسلہ میں متعارض ہوں۔ عام انسانوں کے لیے شریعت اس طرح یہ توسع پیدا کرنا چاہتی ہے کہ اس کے بیان کئے ہوئے تمام ہی اعمال فرض اور ضروری نہیں ہیں بلکہ بعض چیزیں اس سے کمتر درجہ میں صرف ناپسندیدہ یا ناگوار ہیں یعنی اس کے ترک پر مواخذہ تو ضرور ہوگا لیکن اتنا شدید نہیں جتنا ایک فرض کے ترک پر ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہم جتنے بھی کام کرتے ہیں ان میں خود شریعت کی منشاء کو معلوم کر کے فقہاء نے مختلف مراتب قائم کئے ہیں بعض واجب بعض فرض اور بعض سنت و مستحب وغیرہ۔ شارع کا منصب چونکہ تذکیر ہے اس لیے ایک واعظ و ناصح کی حیثیت سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ آمادۂ عمل کرنے کی کوشش کی گئی ہے چنانچہ قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکر کہا گیا ہے۔ چونکہ شریعت کی تعلیم سے بنیادی مقصد عمل ہے اس لیے اگر شارع نے خود احکام شریعت کے مراتب کی تشریح و توضیح کی ہوتی اور اس میں قانونی موشگافیوں سے کام لیا ہوتا تو احکام کی عملی حیثیت سے اہمیت کم ہو جاتی۔ اور عمل کے لیے اس طرح کوئی زور پیدا نہیں ہو سکتا تھا پس شارع نے خطاب کا وہ طریقہ اختیار کیا جس سے لوگوں کو آمادۂ عمل کیا جا سکے۔ خود اس کے مراتب کی شرح و وضاحت پر زور نہیں دیا۔ البتہ اپنے عمل و قول سے اس کی طرف اشارہ ضرور کر دیا۔ اب یہ کام مجتہد کا ہے کہ قانونی موشگافیوں کے ذریعہ اس کے واقعی مراتب کی وضاحت کرے اور شریعت کے منشاء کو اپنی اجتہادی صلاحیتوں کے ذریعہ معلوم کرے اور یہیں سے ائمہ فقہ کے اختلافات کی اصل وجہ سمجھ میں آ سکتی ہے۔ پس فقہی مسائل کے اختلافات شریعت میں تضاد کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ فقہاء کی رائے اور ان کی فکر کے اختلاف کے نتیجہ میں یہ اختلافات پیدا ہوئے ہیں اس کے باوجود یہ بجائے خود شریعت کی منشاء کے عین مطابق ہیں اور شارع خود ان اختلافات سے راضی ہے۔ اس کے دلائل احادیث و آثار میں موجود ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے متعلق متعدد باتوں میں سے کسی ایک کو بھی اختیار کرنے کی اجازت دی تھی۔ فقہاء کے اختلافات کی بنیاد یہی ہے اور ان کا یہ اختلاف کسی عمل کی حیثیت و اہمیت کو بتانے کے سلسلے میں انہی کی فکر و نظر کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ بدن کے کن حصوں کو چھپانا فرض و ضروری ہے خود اس کے لیے احادیث مختلف ہیں اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ دونوں کے مسلک کی تائید کرتی ہیں یہاں پر بھی قابل غور بات یہ ہے کہ بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا سب کے نزدیک ضروری اور فرض ہے وہ شرمگاہ خاص ہے اور اس کے متعلق کسی موقعہ پر بھی اس حکم کے خلاف اشارہ تک نہیں ملتا لیکن ران جس میں اختلاف ہو گیا اس کے لیے مختلف اور متعارض احادیث موجود ہیں امام مالکؒ نے اس سے حکم نکالا کہ ران کا چھپانا فرض نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ نے فرمایا کہ فرض ہے لیکن چونکہ احادیث اس سلسلے میں متعارض ہیں اس لیے اس کی فرضیت اس درجہ کی نہیں ہو سکتی جیسا کہ شرمگاہ خاص کے چھپانے کی ہے غالباً امام بخاریؒ نے امام مالکؒ کے مسلک کو اختیار کیا ہے اور اسی تعارض کی وجہ سے ہمارے مسلک کو احوط کہا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي ۔

آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھک لئے اور زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ وحی نازل فرمائی۔ اس وقت آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ آپ کی ران اتنی بھاری ہوگئی تھی کہ مجھے اپنی ران کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔

۳۶۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُوْ طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيْفُ أَبِيْ طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتّٰى إِنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ

۳۶۱ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے بیان کیا۔ کہا ہمیں عبدالعزیز بن صہیب نے خبر پہنچائی۔ انس بن مالکؓ سے روایت کرکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر کے لیے تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کا رُخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو جاتا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران سے تہبند ہٹایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاف اور سفید رانوں کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں جب آپ قریۂ خیبر میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ "خدا سب سے بڑا ہے خیبر پر بربادی آگئی۔ جب ہم کسی قوم کے مکانوں کے سامنے جنگ کے لیے اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خوفناک ہوجاتی ہے۔" آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ حضرت انس رضنے فرمایا کہ خیبر کے لوگ اپنے کاموں کے لیے باہر آئے اور وہ چلا اُٹھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور عبدالعزیز نے کہا کہ بعض حضرات انس رض سے روایت کرنے والے ہمارے اصحاب نے "والخمیس" کا لفظ بھی نقل کیا ہے (یعنی وہ چلا اُٹھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر لے کر پہنچ گئے) پس ہم نے خیبر لڑ کر فتح کر لیا۔ اور قیدی جمع کئے گئے۔ پھر دحیہ (رضی اللہ عنہ) آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور کوئی باندی لے لو۔ انھوں نے صفیہ بنت حُیَیّ کو لے لیا پھر ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صفیہ جو قریظہ اور نضیر کے سردار حیی کی بیٹی ہیں انھیں آپ نے دحیہ کو دے دیا۔ وہ تو صرف آپ ہی کے لیے مناسب تھیں اس پر آپ نے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ۔ وہ لائے گئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سے لو۔ راوی نے کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر دیا اور انھیں اپنے نکاح میں لے لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابو حمزہ! ان کی مہر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھی تھی۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ خود انہی کی آزادی ان کی مہر تھی اور اسی پر آپ نے نکاح کیا پھر راستے ہی میں ام سلیم رضؓ حضرت انسؓ کی والدہ نے انھیں دولہن بنایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے وقت بھیجا۔ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دولہا تھے اس لیے آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے۔ آپ نے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا۔ بعض صحابہ کھجور لائے۔ بعض گھی۔ عبدالعزیز نے کہا کہ میرا خیال ہے حضرت انسؓ نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ پھر لوگوں نے ان کا حلوا بنا لیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

**بَابٌ ٢٥٤ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ ۔ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَازَ ۔**

**۲۵۴۔ عورت کو نماز پڑھنے کے لیے کتنے کپڑے ضروری ہیں[1]؟ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ اگر عورت کا جسم ایک کپڑے سے چھپ جائے تو صرف اسی سے نماز ہو جاتی ہے۔**

٣٦٢ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَتَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ ۔

۳۶۲۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا مجھے شعیب نے زہری کے حوالہ سے خبر پہنچائی کہا مجھے عروہ نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کیساتھ نماز میں بہت سی مسلمان عورتیں اپنے اوپر چادر اوڑھے ہوئے شریک ہوتی تھیں اور اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں۔ اس وقت انھیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا۔

**بَابٌ ٢٥٥ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا ۔**

**۲۵۵۔ اگر کوئی شخص منقش کپڑا پہن کر نماز پڑھے اور اس کے نقش و نگار کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لے۔**

٣٦٣ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ

۳۶۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہمیں ابراہیم بن سعد نے خبر پہنچائی۔ کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا، عروہ کے واسطہ سے وہ عائشہ رضؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھی۔ اس چادر میں نقش و نگار تھے۔ آپ نے انھیں ایک مرتبہ دیکھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری یہ

---

[1] حنفیہ کے نزدیک عورت کا چہرہ ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ بدن کے تمام حصوں کو چھپانا ضروری ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي ۔

**باب ۲۵۶** إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ ۔

**۳۶۴** ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي

**باب ۲۵۷** مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ ۔

**۳۶۵** ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ ۔

چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ[1] اور ان کی انبجانیہ چادر لیتے آؤ کیونکہ مجھے ڈر رہتا ہے کہیں مجھے میری نماز سے یہ غافل نہ کر دے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی وہ عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کے نقش و نگار کو دیکھ رہا تھا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا پس میں ڈرا کہ کہیں یہ مجھے غافل نہ کر دے۔

**۲۵۶** - ایسے کپڑے میں اگر کسی نے نماز پڑھی جس پر صلیب یا تصویر بنی ہوئی تھی۔ کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور جو کچھ اس سے ممانعت کے سلسلے میں بیان ہوا ہے۔

**۳۶۴** - ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا۔ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک باریک رنگین پردہ تھا جسے انھوں نے اپنے حجرہ کے ایک طرف پردہ کے طور پر لگا دیا تھا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا لو۔ کیونکہ اس کے نقش و نگار برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتے رہتے ہیں (یہاں صرف نماز کے مسائل بیان ہو رہے ہیں۔ تصاویر کے نہیں حدیث میں بھی صرف نقش و نگار کا ذکر ہے صلیب یا تصویر ذی روح کے لیے کوئی اشارہ تک نہیں)۔

**۲۵۷** - جس نے ریشم کی قبا میں نماز پڑھی پھر اسے اتار دیا۔

**۳۶۵** - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے یزید کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابو الخیر سے وہ عقبہ بن عامر سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشم کی قبا ہدیہ میں دی گئی (ریشم کے مردوں کے لیے حرام ہونے سے پہلے) اسے آپ نے پہنا اور نماز پڑھی لیکن آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا۔ گویا آپ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا متقیوں کے لیے اس کا پہننا مناسب نہیں۔

---

[1] حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے یہ چادر آپ کو ہدیہ میں دی تھی اس لئے جب آپ اسے واپس کرنے لگے تو ان کی دل جوئی کے خیال سے ایک اور چادر اس سلسلہ میں منگوالی تاکہ انھیں یہ خیال نہ گذرے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو کسی ناراضگی کی وجہ سے واپس کیا ہے بعض روایتوں میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں چادر کے نقش و نگار مجھے غافل نہ کر دیں یعنی صرف آئندہ کے متعلق خطرہ کا اظہار فرمایا گیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابُ ۲۵۸ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ ؕ

۳۶۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْهُ شَیْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً لَّهٗ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّرًا صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَیْنِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ یَمُرُّوْنَ مِنْ بَیْنِ یَدَیِ الْعَنَزَةِ ؕ

## ۲۵۸ ۔ سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا ۔

۳۶۶ ۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا. کہا مجھ سے عمر بن زائدہ نے بیان کیا عون بن ابی جحیفہ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ خیمہ میں دیکھا جو چمڑے کا تھا ۔ اور میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرا رہے ہیں ۔ ہر شخص وضو کا پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا اگر کسی کو تھوڑا سا بھی پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے اوپر مل لیتا اور اگر کوئی پانی نہ پا سکتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ۔ پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ انھوں نے اپنا ایک ڈنڈا اٹھایا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا تھا ۔ اور اسے انھوں نے گاڑ دیا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ پوشاک (کپڑے میں صرف سرخ دھاریاں پڑی ہوئی تھیں) پہنے ہوئے جو بہت چست تھی تشریف لائے اور ڈنڈے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی ۔ میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور ڈنڈے کے سامنے سے گذر رہے تھے ۔

## بَابُ ۲۵۹ الصَّلٰوةِ فِی السُّطُوْحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ یَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ یُّصَلّٰی عَلَی الْجَمَدِ وَالْقَنَاطِیْرِ وَاِنْ جَرٰی تَحْتَهَا بَوْلٌ اَوْ فَوْقَهَا اَوْ اَمَامَهَا اِذَا كَانَ بَیْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلّٰی اَبُوْهُرَیْرَةَ عَلٰی ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْاِمَامِ وَصَلّٰی ابْنُ عُمَرَ عَلَی الثَّلْجِ ؕ

## ۲۵۹ ۔ چھتوں پر اور منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا ۔

ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ حضرت حسن بصری یخ پر اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کرتے تھے ۔ خواہ اس کے نیچے، اوپر یا سامنے پیشاب ہی کیوں نہ بہہ رہا ہو بشرطیکہ ان دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو ۔ اور ابو ہریرہ رضؓ نے مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر امام کی اقتدا میں نماز پڑھی[1] اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے برف پر نماز پڑھی ۔

۳۶۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْیَانُ قَالَ نَا اَبُوْحَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِّنْ اَیِّ شَیْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِیَ فِی النَّاسِ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَّوْلٰی فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَقَامَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

۳۶۷ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حازم نے بیان کیا ۔ کہا کہ لوگوں نے سہل بن سعد سے پوچھا کہ منبر نبوی کس چیز کا تھا ۔ آپ نے فرمایا کہ اب اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا ۔ منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا ۔ فلاں عورت کے مولیٰ فلاں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا ۔ جب وہ تیار کر کے رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام نیچے نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے اوپر چھت وغیرہ ہو تو کیا مقتدی چھت کے اوپر کھڑا ہو کر اقتدا کر سکتا ہے ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی صورت میں اقتدا کی تھی ۔ حنفیہ کے یہاں اس صورت میں اقتدا صحیح ہے ۔ بشرطیکہ مقتدی اپنے امام کے رکوع اور سجدہ کو کسی ذریعہ سے جان سکے ۔ اس کے لیے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ چھت میں کوئی سوراخ وغیرہ ہو ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ فَهٰذَا شَأْنُهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَأَلَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَاِنَّمَا اَرَدْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَعْلٰى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ اَعْلٰى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنَّ سُفْيٰنَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيْرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا ۔

۳۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ اَوْ كَتِفُهُ وَاٰلٰى مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فَجَلَسَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ فَاَتَاهُ اَصْحَابُهُ يَعُوْدُوْنَهُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَّهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ۔

اس پر کھڑے ہوئے۔ آپ نے قبلہ کی طرف اپنا چہرۂ مبارک کیا اور تکبیر کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں اور رکوع کی۔ آپؐ کے پیچھے تمام لوگ رکوع میں چلے گئے۔ پھر آپؐ نے اپنا سر اُٹھایا پھر اسی حالت میں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور قرأت و رکوع کی۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قبلہ ہی کی طرف رخ کیے ہوئے پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا۔ یہ ہے اس کی روئداد ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے احمد بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اونچی جگہ پر تھے۔ اس لیے اس میں کوئی حرج نہ ہونا چاہیے کہ امام عام مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے کہا کہ سفیان بن عیینہ سے یہ حدیث اکثر پوچھی جاتی تھی کیا آپ نے بھی ان سے سنا ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

۳۶۸ - ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا۔ کہا ہمیں حمید طویل نے خبر پہنچائی انس بن مالک کے واسطہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے گر گئے جس سے آپؐ کی پنڈلی یا شانہ زخمی ہو گئے اور آپ نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کے لیے عارضی علیحدگی اختیار کی تھی[1] (ان دونوں مواقع میں) آپؐ اپنے بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے جس کے زینے کھجور کے تنوں سے بنائے گئے تھے۔ صحابہ رضؓ عیادت کے لیے آئے آپؐ نے انھیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ صحابہؓ نے کھڑے ہو کر اقتداء کی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اگر کھڑے ہو کر تمھیں نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو (یہ حصہ اس واقعہ سے متعلق ہے جس میں آپ زخمی تھے) اور آپ انتیس تاریخ کو نیچے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ کے لیے علیحدگی کا عہد کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا ہے (یہ ٹکڑا ایلاء سے متعلق ہے)۔

---

[1] ابن حبان نے لکھا ہے کہ ۵ھ ہجری میں آپ گھوڑے سے گرے تھے اور آپؐ نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کی عارضی علیحدگی ۹ھ ہجری میں اختیار کی تھی۔ چونکہ دونوں مرتبہ آپ بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ زخمی ہونے کی حالت میں یہ خیال تھا کہ صحابہ رضؓ کو عیادت میں آسانی رہے اور ازواج مطہرات سے جب آپؐ نے ملنا جلنا ترک کیا تو یہ خیال رہا ہو گا کہ پوری طرح ان سے یکسوئی رہے بہرحال ان دونوں واقعات کے سن و تاریخ میں بہت بڑا فاصلہ ہے لیکن راوی اس خیال سے کہ دونوں مرتبہ آپ بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے انھیں ایک ساتھ بیان کر دیتے ہیں اس سے بعض علماء کو یہ غلط فہمی ہو گئی کہ دونوں واقعات ایک ہی سن کے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۶۰ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ ؞

۲۶۰۔ جب نماز پڑھنے والے کا کپڑا سجدہ کرتے وقت اس کی بیوی سے چھو جائے۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ ؞

۳۶۹۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا خالد کے واسطہ سے، کہا کہ ہم سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا۔ عبداللہ بن شداد کے حوالہ سے وہ میمونہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور حائضہ ہونے کے باوجود میں آپ کے سامنے ہوتی۔ اکثر جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔ انھوں نے کہا کہ آپ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

باب ۲۶۱ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيرِ۔ وَصَلّٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّي قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلٰى أَصْحَابِكَ تَدُورُ مَعَهَا وَإِلَّا فَقَاعِدًا ؞

۲۶۱۔ چٹائی پر نماز پڑھنا۔ اور جابر بن عبداللہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور حضرت حسن نے فرمایا کہ جب تک تمھارے ساتھیوں پر شاق نہ گزرنے لگے کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور کشتی کے رُخ کے ساتھ مُڑتے جاؤ اور اگر ساتھیوں پر شاق گذرنے لگے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ؞

۳۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک نے خبر دی اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جس کا اہتمام انھوں نے آپ کے لیے کیا تھا۔ آپ نے کھانا کھانے کے بعد فرمایا کہ آؤ تمھیں نماز پڑھا دوں۔ انس رضہ نے کہا کہ میں نے اپنے گھر کی چٹائی اٹھائی جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی سے دھویا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ابوضمیرہ کے صاحبزادے ضمیرہ) آپ کے پیچھے ایک صف میں کھڑے ہوئے اور بوڑھی عورت (انس کی دادی ملیکہ) ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور واپس تشریف لے گئے۔

باب ۲۶۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ ؞

۲۶۲۔ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھنا۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ ؞

۳۷۱۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا۔ عبداللہ بن شداد کے واسطہ سے وہ میمونہ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۲۶۳** الصَّلٰوةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلّٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ اَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهٖ ۔

**۲۶۳۔** بستر پر نماز پڑھنا۔ انس بن مالک رضؓ نے اپنے بستر پر نماز پڑھی۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اور نمازیوں میں سے کوئی بھی اپنے کپڑوں پر سجدہ کر لیتا تھا۔

**۳۷۲۔ حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ۔

**۳۷۲۔** ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے مالک نے بیان کیا۔ عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر کے حوالہ سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سوتی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے۔ جب آپؐ سجدہ میں جاتے تو میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی اور آپؐ جب کھڑے ہو جاتے تو میں انھیں پھر پھیلا لیتی۔ اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

**۳۷۳۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ ۔

**۳۷۳۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے۔ کہا مجھے عروہ نے خبر دی عائشہ رضؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور حضرت عائشہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر اس طرح لیٹی ہوتیں جیسے (نماز کے لیے) جنازہ رکھا جاتا ہے۔

**۳۷۴۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِيْ يَنَامَانِ عَلَيْهِ ۔

**۳۷۴۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی یزید کے واسطہ سے وہ عراک سے وہ عروہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بستر پر لیٹی رہتیں جس پر آپ دونوں سوتے تھے۔

**باب ۲۶۴** السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِيْ كُمِّهٖ ۔

**۲۶۴۔** گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا۔ اور حسن نے فرمایا کہ لوگ عمامہ اور کنٹوپ پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔

**۳۷۵۔ حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ ۔

**۳۷۵۔** ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا۔ کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا۔ کہا مجھے غالب قطان نے خبر پہنچائی بکر بن عبد اللہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے کہا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ سجدہ کے وقت ہم میں سے کوئی بھی گرمی کی شدت کی وجہ سے کپڑے کا کنارہ سجدہ کرنے کی جگہ رکھ لیتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۲۶۵ الصَّلٰوۃِ فِی النِّعَالِ ۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ نَا شُعْبَۃُ قَالَ نَا اَبُوْ مَسْلَمَۃَ سَعِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَزْدِیُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْہِ قَالَ نَعَمْ ۔

باب ۲۶۶ الصَّلٰوۃِ فِی الْخِفَافِ ۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاہِیْمَ یُحَدِّثُ عَنْ ہَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَیْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فَسُئِلَ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ہٰذَا قَالَ اِبْرَاہِیْمُ فَکَانَ یُعْجِبُہُمْ لِاَنَّ جَرِیْرًا کَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ اَسْلَمَ ۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ

۲۶۵۔ نعل[1] پہن کر نماز پڑھنا۔

۳۷۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو سلمہ سعید بن یزید ازدی نے بیان کیا۔ کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نعلین پہن کر نماز پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۲۶۶۔ خفین پہن کر نماز پڑھنا۔

۳۷۷۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا میں نے ابراہیم سے سنا وہ ہمام بن حارث کے واسطے سے بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا کہ انھوں نے پیشاب کیا پھر وضو کی اور اپنے خفین پر مسح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی، آپ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا۔ تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ حدیث محدثین کی نظر میں بہت پسندیدہ تھی کیونکہ جریرؓ آخر میں اسلام لانے والوں میں تھے۔

۳۷۸۔ ہم سے اسحق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا اعمش کے واسطے سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے

---

[1] نعل عربی میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پاؤں کی زمین سے حفاظت ہو جائے۔ جوتا اور چپل سب ہی اس میں داخل ہیں لیکن اہل عرب مخصوص طرز کے نعل پہنتے تھے جو بڑی حد تک چپل سے مشابہ ہوتا تھا اور عام طور پر نعل کا اطلاق اسی کے لیے عرب میں مخصوص تھا۔ شریعت کی نظر میں نعل پہن کر نماز پڑھنا صرف مباح اور جائز ہے مطلوب ہرگز نہیں اس کی تاریخ یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تو آپ نعل پہنے ہوئے تھے جیسا کہ قرآن میں بھی ہے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنا نعل اتار دیں۔ یہود نے اس سے سمجھ لیا کہ نعل پہن کر نماز جائز نہیں ہو سکتی چنانچہ انھوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا اور نعل کے ساتھ نماز کے عدم جواز کا فتویٰ دیا چونکہ یہ ایک خلاف واقعہ بات تھی اس لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اسے کر کے دکھایا۔ بعض روایتوں میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہود کی مخالفت کرو واقعہ کے اس پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ نعل پہن کر نماز پڑھنا مطلوب نہیں ہے بلکہ صرف یہود کے ایک غلط عقیدہ پر ضرب لگانی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نعلین کے اتارنے کے لیے کہا گیا تھا۔ اس کی متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں لیکن قرآن کے الفاظ سے بظاہر یہی بات سمجھ میں آتی ہے اس سے مقصد صرف ادب تھا۔ چنانچہ قرآن میں پہلے ہے "انا ربک" یعنی میں تمہارا رب ہوں، پھر اس کے متصلاً بعد کہا گیا کہ "فاخلع نعلیک" پس اپنے نعل اتار دو یعنی نعل اتارنے کی وجہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی بارگاہ میں آگئے ہو۔ حدیث اور پھر حضرت موسیٰ کے واقعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جواز اگرچہ ہے لیکن ادب یہی ہے کہ نعل اتار کر نماز پڑھی جائے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اس زمانے کے پالش جوتے، چپل وغیرہ پہن کر نماز پڑھنے میں احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ سجدہ کے وقت پاؤں کا زمین پر پڑنا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن موجودہ زمانے کے جوتوں اور چپلوں کو پہن کر اگر سجدہ کیا جائے تو پاؤں اور زمین کے درمیان جوتے کا چمڑا حائل رہتا ہے اور پاؤں کی انگلیاں زمین پر پڑنے نہیں پاتیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَصَلّٰى ۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا ۔ آپ نے اپنے خفین پر مسح کیا اور نماز پڑھی ۔

## بَابٌ ۲۶۷ اِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُوْدَ ۔

۲۶۷ ۔ جب سجدہ پوری طرح نہ کر سکے ۔

۳۷۹ ۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَّاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا لَّا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْمُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۹ ۔ ہمیں صلت بن محمد نے خبر پہنچائی ۔ کہا ہم سے مہدی نے بیان کیا واصل کے واسطہ سے وہ ابو وائل سے وہ حذیفہ سے کہ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا ۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ۔ راوی نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مر جاؤ تو تمھاری موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے انحراف کی حالت میں ہو گی ۔

## بَابٌ ۲۶۸ يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِيْ جَنْبَيْهِ فِي السُّجُوْدِ ۔

۲۶۸ ۔ سجدہ میں اپنی بغلوں کو کھلی رکھے اور اپنے پہلو سے جدا رکھے ۔

۳۸۰ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ۔

۳۸۰ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ۔ کہا مجھ سے حدیث بیان کی بکر بن مضر نے جعفر کے واسطہ سے وہ ابن ہرمز سے وہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو اپنے بازوؤں کے درمیان کشادگی کر دیتے تھے اور دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی ۔

## بَابٌ ۲۶۹ فَضْلِ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهٗ اَبُوْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۶۹ ۔ قبلہ کے استقبال کی فضیلت ۔ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کرے ۔ اس کی ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۔

۳۸۱ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ ۔

۳۸۱ ۔ ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے ابن مہدی نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے منصور بن سعد نے بیان کیا ۔ میمون بن سیاہ کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے ۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہماری طرح قبلہ کا رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی امان ہے پس تم اللہ کے ساتھ اس کی دی ہوئی امان میں بے وفائی نہ کرو ۔

۳۸۲ ۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا

۳۸۲ ۔ ہم سے نعیم نے بیان کیا ۔ کہا ہم سے ابن المبارک نے بیان کیا ۔ حمید طویل کے واسطہ سے ۔ وہ انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں تا آنکہ لوگ خدا کی وحدانیت کا اقرار کر لیں ۔ پس جب وہ اس کا

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهٗ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهٗ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

اقرار کرلیں[1] اور ہماری طرح نماز پڑھیں۔ ہمارے قبلہ کا استقبال کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھانے لگیں تو ان کا خون اور ان کے اموال ہم پر حرام ہیں سوا اسلام کے حق کے (جو مسلمانوں کی جان و مال سے متعلق اسلام میں ہیں) اور (ان کے دل کے معاملہ میں) ان کا حساب اللہ پر ہے۔ اور علی بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ بندے کی جان اور مال کو کیا چیزیں حرام کرتی ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ جس نے شہادت دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہمارے قبلہ کا استقبال کیا۔ ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے وہی حقوق ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو عام مسلمانوں پر (اسلام کی طرف سے عائد کی گئی) ہیں اور ابن مریم نے کہا ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے حدیث بیان کی۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے۔

## بَاب ٢٧٠ قِبْلَةِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ؕ

## ۲۷۰۔ مدینہ شام اور مشرق میں رہنے والوں کا قبلہ۔

اور (مدینہ اور شام والوں کا) قبلہ مشرق و مغرب کی طرف نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خاص اہل مدینہ سے متعلق اور اہل شام بھی اس میں داخل ہیں) کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو البتہ مشرق کی طرف اپنا رُخ کر لو یا مغرب کی طرف۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ؕ

۳۸۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہری نے عطا بن یزید لیثی کے واسطہ سے بیان کیا۔ انھوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم قضائے حاجت کرو تو اس وقت نہ قبلہ کی طرف رُخ کرو۔ اور نہ پشت، مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا رُخ کر لیا کرو۔ ابو ایوب نے فرمایا کہ ہم جب شام آئے تو یہاں کے بیت الخلاء قبلہ رُخ بنے ہوئے تھے (جب ہم قضائے حاجت کے لیے جاتے) تو ہم مڑ جاتے تھے اور اللہ عزوجل سے استغفار کرتے تھے۔

---

[1] یعنی وہ اقوام جن کے ساتھ ہم حالت جنگ میں ہیں اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو پھر ہماری ان سے کوئی لڑائی نہیں۔ ان کا اور ہمارا معاملہ ایک جیسا ہے لیکن اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو جنگ کی یہ حالت ان کے ساتھ فتح و شکست کے کسی خاص موڑ پر پہنچنے تک برابر قائم رہے گی حدیث کا یہ حکم امن کے اوقات کے لئے نہیں بلکہ حالت امن میں کافر اقوام کیسا تھ بھی صلح و صفائی رکھنے کا حکم ہے۔ ایفاء عہد کی پوری تاکید کے ساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث میں اسلام و کفر کے حالات میں جو فرق ہوتا ہے اسے واضح کیا گیا کہ کوئی بھی شخص خواہ وہ دشمن قوم سے ہی کیوں نہ تعلق رکھتا ہو اسلام لانے کے بعد اس کی جان و مال عام مسلمانوں کی طرح ہو جاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

## ۲۷۱۔ اللہ عزوجل کا قول ہے کہ مقام ابراہیم کو مصلّٰی بناؤ

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَأْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ٭

۳۸۴۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا۔ کہا ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لیے کرتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا۔ کیا ایسا شخص (بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے ہمبستر ہو سکتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر صفا اور مروہ کی سعی کی اور تمہارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے بھی اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بیوی کے قریب بھی اس وقت تک نہ جائے جب تک صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ ٭

۳۸۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا سیف بن ابی سلیمان سے انھوں نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ انھوں نے بتایا کہ ابن عمر کی خدمت میں کوئی شخص آیا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر داخل ہوئے تھے۔ ابن عمر نے فرمایا کہ میں جب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے نکل چکے تھے۔ میں نے دیکھا کہ بلال دونوں دروازوں کے سامنے کھڑے ہیں۔ میں نے بلال سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہاں، دو رکعت ان دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر (پڑھی تھیں) جو کعبہ میں داخل ہوتے وقت بائیں طرف پڑتے ہیں۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ

۳۸۶۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا کہا ہمیں ابن جریج نے خبر پہنچائی عطاء کے واسطہ سے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے تمام گوشوں میں آپ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی [1]

[1] حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی نفی کی گئی ہے لیکن ابن عمر حضرت بلال رضؓ سے جو کچھ نقل کرتے ہیں اس میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صراحت موجود ہے چونکہ حضرت بلال رضؓ ایک زائد بات نقل کر رہے ہیں یعنی آپؐ کا کعبہ کے اندر نماز پڑھنا۔ اس لیے آپ کی یہ روایت اس سلسلہ میں کسی تیقن اور علم ہی پر مبنی ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے بھی روایت کی اس زیادتی کو صحیح تسلیم کیا ہے اور تطبیق کی یہ صورت نکالی ہے کہ بلال رضؓ کی روایت کی بنا پر کعبہ کے اندر نماز کے جواز اور ابن عباسؓ کی روایت کی بنا پر تکبیر و تسبیح کرنی چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ۔

پھر جب اس سے باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی اور فرمایا کہ یہی (بیت اللہ) قبلہ ہے ۔

## بَاب ۲۷۲ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ ۔

**۲۷۲ ۔ (نماز میں) قبلہ کی طرف رُخ کرنا ۔ خواہ کہیں بھی ہو ۔**

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبلہ کی طرف رُخ کرو اور تکبیر کہو ۔

۳۸۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُّوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُودُ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ ۔

۳۸۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسرائیل نے ابواسحٰق کے واسطہ سے بیان کیا وہ حضرت براء سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ سال یا سترہ سال تک بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نمازیں پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ کعبہ کی طرف رُخ کرکے نمازیں پڑھیں پس خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ہم آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ اٹھانا دیکھتے ہیں"۔ پھر آپ موجودہ قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنے لگے ۔ احمقوں نے جو یہودی تھے کہنا شروع کیا کہ انھیں سابقہ قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کی ملکیت ہے مشرق بھی اور مغرب بھی ۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے ۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز کے بعد وہ چلے اور انصار کی ایک جماعت سے ان کا گذر ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہی تھی بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے ۔ انھوں نے کہا کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز پڑھی ہے جس میں آپ نے موجودہ قبلہ (کعبہ) کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھی تھی پھر وہ جماعت مڑ گئی اور کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کر لیا ۔

۳۸۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۔

۳۸۸ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا محمد بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے وہ جابر بن عبداللہ سے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر خواہ اس کا رُخ کسی طرف ہو (نفل) نماز پڑھتے تھے لیکن جب فرض نماز پڑھنا چاہتے تو سواری سے اتر جاتے اور قبلہ کی طرف رخ کرکے (نماز پڑھتے)

۳۸۹ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ

۳۸۹ ۔ ہم سے عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہ عبداللہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ۔ ابراہیم نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ نماز میں زیادتی

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ؕ

ہوئی یا کمی[1]۔ پھر جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپؐ نے فرمایا آخر بات کیا ہے؟ لوگوں نے کہا آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے۔ پس آپؐ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیے اور قبلہ کی طرف رُخ کر لیا۔ اس کے بعد دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ جب (نماز سے فارغ ہو کر) ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوتا۔ لیکن میں تو تمہارے ہی جیسا انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں اس لیے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت کسی یقینی صورت تک پہنچنے کی کوشش کرے اور اسی کے مطابق نماز پوری کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔

بَابٌ ۲۷۳ مَا جَآءَ فِي الْقِبْلَةِ ۔ وَمَنْ لَّمْ يَرَ الْاِعَادَةَ عَلٰى مَنْ سَهَا فَصَلّٰى اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ اَتَمَّ مَا بَقِيَ ؕ

۲۷۳۔ قبلہ سے متعلق جو احادیث مروی ہیں اور جو لوگ بھول کر قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے والے کی نماز کا اعادہ ضروری نہیں سمجھتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تھا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اس کے بعد باقی رکعتیں پوری کیں۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَاٰيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَآءَكَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَاِنَّهٗ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا

۳۹۰۔ ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہُشَیم نے حُمَید کے واسطہ سے بیان کیا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے تین باتوں کے متعلق رب العزت کی وحی کے مطابق رہی۔ میں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے تو بڑا اچھا ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ"۔ دوسری آیت حجاب ہے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ اپنی ازواج کو پردہ کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ ان کے متعلق اچھے اور بُرے ہر طرح کے لوگ گفتگو کرتے ہیں اس پر آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ایک مرتبہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جوش و خروش میں

[1] یعنی اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو اور پھر سجدہ سہو کا جو بیان ہے مجھے معلوم نہیں کہ یہ سجدہ سہو نماز میں کس چیز کے چھوٹ جانے کی وجہ سے آپؐ نے کیا تھا یا کسی نماز سے باہر کی چیز کو نماز میں کر لینے کی وجہ سے لیکن اس کے بعد ہی بخاری کی ایک حدیث میں خود ابراہیم سے روایت ہے کہ آپ نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت نماز پڑھ لی تھی اور اس لیے سجدہ سہو کیا تھا۔ ابراہیم کی اس روایت کو ان کے شاگرد حکم نے بیان کیا ہے حدیث کی بقیہ سند بعینہ یہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں زیادتی یا کمی کے لیے شبہ ابراہیم کو نہیں ہوا تھا بلکہ ان کے شاگرد منصور کو ہوا جنھوں نے اس باب کی روایت کو ابراہیم سے نقل کیا ہے۔ اسی روایت میں ہے کہ یہ نماز ظہر تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا بِهٰذَا ؕ

آپ کی خدمت میں ہمراہ ہو کر آئیں (اپنے کچھ مطالبات لے کر) میں نے ان سے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ رب العزت تمہیں طلاق دے دیں اور تمہارے بدلے تم سے بہتر مسلمہ بیبیاں عنایت کریں تو یہ آیت نازل ہوئی (جس میں اسی طرح کے الفاظ سے امہات کو خطاب کیا گیا تھا) اور ابن مریم نے کہا کہ مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر پہنچائی۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تھی۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ؕ

۳۹۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبد اللہ بن دینار کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے آپ نے فرمایا کہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کل وحی نازل ہوئی ہے اور انہیں کعبہ کی طرف (نماز میں) رُخ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی کعبہ کی جانب اپنے رُخ کر لیے۔ اس وقت وہ شام کی جانب رُخ کئے ہوئے تھے اس لیے وہ کعبہ کی جانب پھر گئے۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ؕ

۳۹۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا شعبہ کے واسطہ سے وہ حکم سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز (ایک مرتبہ) پانچ رکعت پڑھی اس پر لوگوں نے پوچھا کہ کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا بات کیا ہے؟ صحابہ رضنے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعت نماز پڑھی ہے عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ پھر آپ نے اپنے پاؤں موڑ لیے اور دو سجدے کیے۔

## بَابُ ۲۷۴ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

## ۲۷۴۔ مسجد کے تھوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ اِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا حمید کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا۔ یہ چیز آپ کو ناگوار گذری۔ اور ناگواری آپ کے چہرہ مبارک سے بھی محسوس کی گئی پھر آپ اٹھے اور خود اسے صاف کیا اور فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے یا اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا ہے[1] اس لیے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ البتہ بائیں

[1] بندے کی سرگوشی اپنے رب کے ساتھ تو ظاہر ہے لیکن رب العزت کی سرگوشی میں شرکت یہ ہے کہ اس کی رحمت و رضا متوجہ ہو جاتی ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ رب العزت اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ خطابی نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف

بقیہ صفحہ آئندہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَدَمِهِ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ۔

طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس پر تھوکا اور ایک تہ اس پر ڈال کر اسے مل دیا اور فرمایا اس طرح کر لیا کرو۔

۳۹۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ قِبَلَ وَجْهِهِ اِذَا صَلّٰى ۔

۳۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک دیکھا قبلہ کی طرف دیوار پر۔ آپؐ نے اسے صاف کر دیا اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ نماز کے وقت خداوند تعالیٰ سامنے ہوتا ہے۔

۳۹۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ ۔

۳۹۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے صاف کر دیا۔

**باب ۲۷۵** حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا ۔

۲۷۵۔ مسجد سے کنکری کے ذریعہ بلغم صاف[1] کرنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گیلی نجاست پر تمہارے پاؤں پڑے ہیں تو انھیں دھونا چاہیے اور اگر خشک ہو تو دھونے کی ضرورت نہیں

۳۹۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

۳۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں ابن شہاب نے یہ خبر پہنچائی حمید بن عبدالرحمٰن کے

[1] بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ متوجہ ہوتا ہے تو درحقیقت وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے لہٰذا یہ کہا جائے گا کہ اس کا مقصود و مطلوب قبلہ اور اس کے درمیان میں ہے۔ بعض محدثین نے یہ بھی کہا ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے یعنی خدا کی عظمت اور رضا کا ثواب قبلہ اور اس کے درمیان ہے۔ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں قبلہ کی تعظیم و تکریم کے لیے یہ انداز خطاب اختیار کیا گیا ہے۔ نماز کے علاوہ اوقات میں بھی مسجد میں تھوکنا مسجد کی عظمت و حرمت کے خلاف ہے اور بڑی غلطی ہے۔ ابتداء اسلام میں چونکہ بہت سے لوگ ان حدود سے ناواقف تھے اس لیے اس طرح کے واقعات پیش آئے۔

صفحہ ہذا [1] اس سے پہلے بھی ایک عنوان اسی قسم کا ہے کہ "تھوک کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا" بعض اہل علم نے اسی بنا پر یہ لکھا ہے کہ دونوں ابواب متقابل میں ہیں اور ان کا تقابل اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ پہلے باب کے معنی یہ لیے جائیں کہ تھوک آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے صاف کیا اور دوسرے باب کا مطلب یہ ہوا کہ تھوک یا رینٹ کو کنکری سے صاف کیا کیونکہ جب ایک مرتبہ پہلے اس طرح کا ایک باب قائم کر چکے تھے تو اس سے متعلق تمام احادیث کو اسی باب کے تحت بیان کرنا چاہیے تھا۔ یہاں علٰحدہ ایک باب لانا اس بات کی دلیل ہے کہ دو حالتوں کو بیان کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ درست نہیں کیونکہ مصنف کی یہ عادت ہے کہ جب ایک باب کی متعدد احادیث میں مختلف جزئیات کی طرف اشارہ ہوتا ہے تو ہر حدیث کو علٰحدہ علٰحدہ ابواب کے تحت حدیث کے مناسب الفاظ ان ابواب میں لا کر بیان کرتے ہیں اس لیے پہلے باب "تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنے کا" ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ دست مبارک سے آپ نے بغیر کسی لکڑی وغیرہ کی مدد کے صاف فرمایا تھا اور ایک مطلب یہ ہے کہ لکڑی وغیرہ سے صاف کیا تھا۔ یہی دوسرا مطلب قرین قیاس ہے مصنف کے دو علٰحدہ عنوانات سے غلط فہمی نہ ہونی چاہیے۔

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا فَقَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

واسطے سے کہ ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر پہنچائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب کوئی شخص تھوکے تو اسے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیے البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

## باب ۲۷۶ لَا يَبْصُقْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فِي الصَّلٰوةِ ۔

## ۲۷۶۔ نماز میں داہنی طرف نہ تھوکنا چاہیے۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

۳۹۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا عقیل کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ حمید بن عبدالرحمن سے کہ ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر پہنچائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا۔ پھر آپ نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا اور فرمایا کہ اگر تمھیں تھوکنا ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتْفُلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى ۔

۳۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا ........ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا مجھے قتادہ نے خبر دی۔ کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکا کرو بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

## باب ۲۷۷ لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ۔

## ۲۷۷۔ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ۔

۳۹۹۔ ہم سے آدم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ اس لیے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکنا چاہیے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

۴۰۰۔ ہم سے علی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہری نے بیان کیا حمید بن عبدالرحمن سے وہ ابوسعید سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْعَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ نَحْوَهٗ ؞

اسے کنکری سے صاف کر دیا۔ پھر اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لینا چاہیئے اور زہری سے روایت ہے کہ انھوں نے حمید سے بواسطہ ابوسعید خدری اسی طرح حدیث سُنی (ان احادیث سے آپؐ کی زندگی کی سادگی اور بے تکلفی کا پتہ چلتا ہے کہ تھوک دیکھا تو خود صاف کر دیا حالانکہ جانثار صحابہ رضوان اللہ علیہم موجود تھے)۔

## باب ۲۷۸ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ ؞

## ۲۷۸۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ؞

۴۰۱۔ ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے چھپا دینا ہے۔

## باب ۲۷۹ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ ؞

## ۲۷۹۔ مسجد میں بلغم کو مٹی کے اندر چھپا دینا۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا ؞

۴۰۲۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی معمر کے واسطہ سے وہ ہمام سے۔ انھوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک نماز کی حالت میں ہوتا ہے خدا سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اور داہنی طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس طرف فرشتہ ہے۔ البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک لے اور اسے مٹی میں چھپا دے۔

## باب ۲۸۰ اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَاْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ ؞

## ۲۸۰۔ جب تھوکنے پر مجبور ہو جائے تو کپڑے کے کنارے سے کام لینا چاہیئے۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ اَوْرُئِيَ كَرَاهِيَتُهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْرَبُّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَزَقَ فِيْهِ

۴۰۳۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حُمید نے انس بن مالک کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم دیکھا تو آپؐ نے اسے خود صاف فرمایا اور آپ کی ناگواری کو محسوس کیا گیا۔ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) اس کی وجہ سے آپ کی شدید ناگواری کو محسوس کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے یا یہ کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے۔ اس لیے قبلہ کی طرف نہ تھوکا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ۔

## بَاب ۲۸۱ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِيْ إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ ۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الرُّكُوْعِ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَائِيْ كَمَا أَرَاكُمْ ۔

## بَاب ۲۸۲ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِيْ فُلَانٍ ۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا ۔

## بَاب ۲۸۳ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ

---

تھوک لیا کرو۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوکا اور چادر کی ایک تہ کو دوسری تہ پر پھیر دیا اور فرمایا "یا اس طرح کر لیا کرو"۔

## ۲۸۱۔ امام کی لوگوں کو نصیحت کہ نماز پوری طرح پڑھیں اور قبلہ کا ذکر۔

۴۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ اعرج سے وہ ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میرا رُخ (نماز میں) قبلہ کی طرف ہے۔ خدا کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا رہتا ہوں۔

۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، ہلال بن علی کے واسطہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مرتبہ نماز پڑھائی پھر ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز میں اور رکوع میں میں تمہیں اسی طرح دیکھتا رہتا ہوں جیسے اب دیکھ رہا ہوں۔[۱]

## ۲۸۲۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد بنی فلاں کی ہے؟[۲]

۴۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر پہنچائی وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جنھیں (جہاد کے لیے) تیار کیا گیا مقام حفیاء سے دوڑ کرائی۔ اس دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع تھی۔ اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ عبداللہ بن عمرؓ نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی۔

## ۲۸۳۔ مسجد میں کسی چیز کی تقسیم اور (قنو) خوشے کا لٹکانا

ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ قنو کے معنی عذق (خوشہ)

---

۱؎ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی یا الہام کے ذریعہ یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ پیچھے نماز پڑھنے والے کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ یہاں دیکھنے سے مراد حقیقۃً دیکھنا ہے۔ یعنی آپ کا یہ معجزہ تھا کہ لوگوں کے اعمال و افعال کی نگرانی کے لیے آپ پشت کی طرف کھڑے لوگوں کو بھی دیکھ سکتے تھے یہ بات عادت و تجربہ کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے اسے معجزہ کہیں گے۔

۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی مسجد کی اس طرح نسبت کی جاتی تھی۔ اگرچہ قرآن مجید میں ہے کہ مسجدیں خدا کی ہیں لیکن ان کی نسبت اس میں نماز پڑھنے والوں یا اس کے بنانے والوں کی طرف کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جس گھوڑ دوڑ کا حدیث میں ذکر ہے اس میں شریک ہونے والے وہ گھوڑے تھے جنھیں جہاد کے لیے تیار کیا گیا تھا اس سے متعلق مفصل احادیث اور ان پر بحث کتاب الجہاد میں آئے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قِنْوَانٌ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرٰى اَحَدًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ ۔

کھجور) کے ہیں۔ دو کے لیے قنوان آتا ہے اور جمع کے لیے بھی یہی لفظ آتا ہے جیسے صنو اور صنوان۔ ابراہیم بن طہمان نے کہا عبدالعزیز بن صہیب کے واسطہ سے، وہ حضرت انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بحرین کا مال آیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں رکھ دو یہ ان تمام مالوں سے زیادہ تھا جو اب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آچکے تھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جب آپؐ نماز پوری کر چکے تو آکر مال کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ اس وقت جسے بھی دیکھتے اسے عطا فرماتے۔ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی عطاء کیجیے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا تھا اور عقیل کا بھی (یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں مسلمانوں کے قیدی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیجیے۔ انھوں نے اپنے کپڑے میں لیا۔ پھر اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن نہ اُٹھا سکے (وزن کی زیادتی کی وجہ سے) انھوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کسی کو حکم فرمایئے کہ اٹھانے میں میری مدد کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ انھوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجیے۔ آپؐ نے اس پر بھی انکار کیا۔ اس لیے عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تھوڑا سا حصہ گرا دیا اور باقی ماندہ کو اٹھانے کی کوشش کی (لیکن اب بھی نہ اُٹھا سکے) پھر فرمایا کہ یا رسول اللہ کسی کو میری مدد کرنے کا حکم دیجیے۔ آپؐ نے انکار کیا تو انھوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اٹھا دیجیے لیکن آپؐ نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس لیے اس میں سے تھوڑا اور سامان گرا دیا۔ اب اسے اٹھا سکے اور اپنے کاندھے پر لے لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس حرص پر اتنا تعجب ہوا کہ آپؐ اس وقت تک ان کی طرف برابر دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اس وقت تک نہ اُٹھے جب تک ایک درہم بھی باقی رہا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۲۸۴ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ ؛

۴۰۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ؛

۲۸۴ ۔ جسے مسجد میں کھانے کے لیے کہا جائے اور وہ اسے قبول کرے ۔

۴۰۷ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ سے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چند اصحاب کے ساتھ پایا ۔ میں کھڑا ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمھیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے ۔ میں نے کہا جی ہاں ۔ آپؐ نے پوچھا کھانے کے لیے (بلایا ہے) میں نے عرض کی کہ جی ہاں (کھانے کے لیے بلایا ہے) آپؐ نے قریب موجود لوگوں سے فرمایا کہ چلو، سب حضرات آنے لگے اور میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا ۔

## باب ۲۸۵ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ؛

۴۰۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ؛

۲۸۵ ۔ مسجد میں مقدمات کے فیصلے کرنا اور مردوں اور عورتوں میں لعان کرانا ۔

۴۰۸ ۔ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ہمیں ابن شہاب نے خبر دی سہل بن سعد کے واسطہ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص کو آپؐ کیا حکم دیں گے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھتا ہے کیا اسے قتل کر دینا چاہیے ! پھر اس مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ مسجد میں لعان[1] کیا اور اس وقت میں موجود تھا ۔

## باب ۲۸۶ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ ؛

۴۰۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى

۲۸۶ ۔ جب کسی کے گھر جائے تو کیا جس جگہ اس کا جی چاہے وہاں نماز پڑھے گا ؟ یا جہاں اسے نماز پڑھنے کے لیے کہا جائے (وہاں پڑھے گا) اور (اندر جاکر) تجسس نہ کرنا چاہیے ۔

۴۰۹ ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ابن شہاب کے واسطہ سے وہ محمود بن ربیع سے وہ عتبان بن مالک سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے آپؐ نے پوچھا کہ تم اپنے گھر میں کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمھارے لیے نماز پڑھوں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا پھر نبی کریم صلی اللہ

---

[1] لعان اس کو کہتے ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو ملوث دیکھے یا اس قسم کا کوئی یقین اسے ہو لیکن معقول شہادت اس سلسلے میں اس کے پاس کوئی نہ ہو تو شریعت نے خاص شوہر اور بیوی کے تعلقات کی رعایت سے اس کی اجازت دی کہ دونوں قاضی کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کریں ۔ اور ایک دوسرے کے جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنت بھیجیں پھر دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ۞

## بَابُ ۲۸ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ وَصَلَّى الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً ۞

۴۱۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَأْتِيْنِي فَتُصَلِّيْ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم آپ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

## باب ۲۸۔ گھروں کی مسجدیں[1] اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی۔

۴۱۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور غزوہ بدر کے شرکا میں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بینائی میں کچھ فرق آ گیا ہے[2] اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں لیکن جب موسم برسات آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو نشیبی علاقہ ہے وہ بھر جاتا ہے اور میں انھیں نماز پڑھانے کے لئے مسجد تک آنے سے معذور ہو جاتا ہوں اور یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا۔ عتبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے دن جب دن چڑھا تو تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور میں نے اجازت دی جب آپ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصے میں نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف بستہ ہو گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔ کہا کہ ہم نے

---

[1] یہاں مسجد سے مراد یہ ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مخصوص کر لی جائے۔ اس لیے اس پر عام مساجد کے احکام نافذ نہیں ہوں گے اور جس شخص کو یہ گھر وراثت میں ملے گا مسجد بھی اسی کے ساتھ ملے گی۔ منیۃ المصلی میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی مسجد میں جو گھر کے احاطہ میں اس نے بنائی ہے نماز باجماعت پڑھے تو وہ مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت سے محروم رہے گا۔ فیض الباری ص ۱۴۱ ج ۲

[2] بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے فرمایا "اصابنی فی بصری بعض الشئی" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بینائی بالکل نہیں جاتی رہی تھی۔ عتبان بن مالک کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت چھوڑنے کی اجازت دی تھی لیکن ابن ام مکتوم کو اس کی اجازت نہیں دی تھی کیونکہ یہ مادر زاد نابینا تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰی خَزِیْرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهٗ قَالَ فَثَابَ فِی الْبَیْتِ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَیْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَیْشِنِ اَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰی وَجْهَهٗ وَنَصِیْحَتَهٗ اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَیْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِیْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِیْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَصَدَّقَهٗ بِذٰلِكَ ۞

آپ کو تھوڑی دیر کے لیے روکا اور آپ کی خدمت میں خزیرہ[1] پیش کیا جو آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ عتبان نے کہا کہ محلہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا۔ مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخیشن یا (یہ کہا) ابن دخشن دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر دوسرے نے لقمہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے خدا اور رسول سے کوئی تعلق نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ نہ کہو۔ دیکھتے نہیں کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اس سے مقصود خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہے منافقت کا الزام لگانے والے نے (یہ سن کر) کہا کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زیادہ علم ہے۔ ہم تو اس کی توجہات اور ہمدردیاں منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں[2]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے پر اگر اس کا مقصد خدا کی خوشنودی ہو دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنو سالم کے ایک فرد ہیں، اور ان کے سرداروں میں سے ہیں محمود بن ربیع کی (اس حدیث) کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

## بَابُ ۲۸۸ التَّیَمُّنِ فِیْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَغَیْرِهٖ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی یَبْدَاُ بِرِجْلِهِ الْیُمْنٰی فَاِذَا خَرَجَ بَدَاَ بِرِجْلِهِ الْیُسْرٰی ۞

**۲۸۸ ۔ مسجد میں داخل ہونا اور دوسرے کاموں میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا۔** ابن عمرؓ مسجد میں داخل ہونے کے لیے داہنے پاؤں سے ابتدا کرتے تھے اور نکلنے کے لیے بائیں پاؤں سے۔

۴۱۱ ـ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ

۴۱۱ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا اشعث بن سلیمان کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ مسروق سے

---

[1] خزیرہ عرب کا ایک کھانا۔ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیے جاتے تھے پھر پانی ڈال کر انھیں پکایا جاتا تھا۔ جب خوب پک جاتا تھا تو اوپر سے آٹا چھڑک دیتے تھے۔ اسے عرب خزیرہ کہتے تھے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ گوشت کو رات بھر کچا چھوڑ دیتے تھے پھر صبح کو مذکورہ صورت سے پکاتے تھے۔

[2] حاطب بن ابی بلتعہ مومن صادق تھے لیکن اپنی بیوی اور بچوں کی محبت میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکرکشی کی اطلاع مکہ کے مشرکوں کو دینے کی کوشش کی۔ یہ ان کی ایک بہت بڑی غلطی تھی لیکن اس سے ان کے ایمان و اسلام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ممکن ہے مالک بن دخشن کی دنیاوی ہمدردیاں بھی منافقوں کے ساتھ اسی طرح کی ہوں اور عام صحابہ نے ان کی اس روش کو شک وشبہ کی نظر دیکھا ہو لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تصریح کے بعد آپ کے مومن ہونے کی پوری طرح تصدیق ہو جاتی ہے آپ بدری لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ تھے اور ابوہریرہ رضہ کی ایک حدیث میں ہے کہ جب بعض صحابہ نے آپ کی منافقوں کے ساتھ ہمدردانہ روش پر شبہ کا اظہار کیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ کیا غزوہ بدر میں وہ شریک نہیں تھے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ ٭

وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ممکن ہوتا داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ طہارت کے وقت بھی۔ کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں بھی

## باب ۲۸۹ هَلْ تُنْبَشُ قُبُوْرُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْقُبُوْرِ وَرَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرُ الْقَبْرُ وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِالْاِعَادَةِ ٭

۲۸۹۔ کیا دورِ جاہلیت میں مرے ہوئے مشرکوں کی قبروں کو کھود کر ان پر مساجد کی تعمیر کی جا سکتی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے یہودیوں پر لعنت بھیجی کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنا لیں اور قبروں پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے قریب نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر ہے قبر۔ آپ نے اُن سے اعادہ کے لیے نہیں فرمایا[1]

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ٭

۴۱۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ایک کلیسا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں انھوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا یہ حال تھا کہ ان کا کوئی نیکوکار صالح شخص فوت ہو جاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے، اور اس میں یہی تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں قیامت کے دن بدترین مخلوق ہوں گے۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَجَآءُوْا مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى

۴۱۳۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا۔ ابو التیاح کے واسطہ سے وہ انس بن مالک سے انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے بالائی علاقہ میں بنو عمرو بن بنی عوف کے یہاں (قبا میں) ٹھہرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں چوبیس دن قیام فرمایا (اس میں زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ آپ نے چودہ دن قبا میں قیام فرمایا تھا) پھر آپ نے بنو نجار کو بلا بھیجا تو وہ لوگ تلواریں لٹکائے ہوئے آئے[2] گویا میری نظروں کے سامنے یہ منظر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

---

[1] انبیاء علیہم السلام کی قبروں پر نماز پڑھنے میں ایک طرح کی ان کی تعظیم و تکریم کا پہلو نکلتا ہے اور کفار اور یہود اسی طرح گمراہی میں مبتلا ہوئے اس لیے یہودیوں کے اس فعل پر لعنت ہے خدا کی کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کے پاس مسجدیں بنائیں لیکن مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کر ان پر مسجد کی تعمیر میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی تعظیم کا خیال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ مشرکوں کی قبروں کی اہانت جائز ہے۔ اس لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور آپ کے عمل میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ [2] جب عرب کسی بڑی شخصیت سے ملنے جاتے تو ان کی یہ ایک وضع تھی کہ تلوار گردن سے لٹکا لیتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ وابوبکر ردفہ وملأ بنی النجار حولہ حتی القی بفناء ابی ایوب وکان یحب ان یصلی حیث ادرکتہ الصلوٰۃ ویصلی فی مرابض الغنم وانہ امر ببناء المسجد فارسل الی ملأ بنی النجار فقال یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ھذا قالوا لا واللہ لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ عز وجل قال انس فکان فیہ ما اقول لکم قبور المشرکین وفیہ خرب وفیہ نخل فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المشرکین فنبشت ثم بالخرب فسویت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلۃ المسجد وجعلوا عضادتیہ الحجارۃ وجعلوا ینقلون الصخر وھم یرتجزون والنبی صلی اللہ علیہ وسلم معھم وھو یقول اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فاغفر الانصار والمھاجرۃ۔

علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنو نجار کی جماعت آپ کے چاروں طرف ہے۔ اسی حال میں ابو ایوب کے گھر کے سامنے آپؐ نے اپنا سامان اتارا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پسند کرتے تھے کہ جہاں بھی نماز کا وقت آجائے فوراً نماز ادا کر لیں۔ آپؐ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھا کرتے تھے اور آپؐ نے یہاں مسجد بنانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ بنو نجار کے لوگوں کو آپؐ نے بلوا کر فرمایا کہ اے بنو نجار کے لوگو! تم اپنے اس احاطہ کی قیمت لے لو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں یا رسول اللہ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے ہم تو صرف خداوند تعالیٰ سے اس کا اجر مانگتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جیسا کہ تمھیں بتا رہا تھا یہاں مشرکین کی قبریں تھیں۔ اس احاطہ میں ایک ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کو حکم دے کر اکھڑوا دیا۔ ویرانہ کو صاف اور برابر کرایا اور درختوں کو کٹوا دیا۔ لوگوں نے ان درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب بچھا دیا[1] اور پتھروں کے ذریعہ انھیں مضبوط بنا دیا۔ صحابہ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز[2] پڑھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ آخرت کی بھلائی کے علاوہ اور کوئی بھلائی (قابل توجہ) نہیں بس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے۔

## باب ۲۹۰ الصلوٰۃ فی مرابض الغنم

## ۲۹۰- بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا۔

۴۱۳- حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرابض الغنم ثم سمعتہ بعد یقول کان یصلی فی مرابض الغنم قبل ان یبنی المسجد۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابوالتیاح کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ انس بن مالک سے انھوں نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھتے تھے پھر میں نے انھیں یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز مسجد کی تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے[3]۔

[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ کھجور کے ان درختوں سے قبلہ کی دیوار بنائی گئی تھی اور کھڑا کر کے اینٹ اور گارے سے انھیں استوار کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھت کا وہ حصہ جو قبلہ کی طرف تھا اس میں ان درختوں کو استعمال کیا گیا تھا [2] رجز شعر سے مختلف چیز ہے۔ یہ نام عرب جاہلیت کا رکھا ہوا ہے۔ اس کی صورت فقرہ بندی یا تک بندی کی سی ہوتی ہے [3] عرب بکریاں اور اونٹ پالتے تھے۔ یہی ان کی معیشت تھی۔ جہاں رات کے وقت انھیں لا کر وہ باندھتے تھے ان میں ایک طرف اپنے بیٹھنے اٹھنے کی بھی ایک جگہ بنا لیا کرتے تھے جس کی صفائی کا بھی التزام رکھتے تھے۔ چونکہ مساجد کی ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی اور نماز پڑھنے کے لیے اسلام میں کسی خاص جگہ کی قید بھی نہیں تھی اس لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی بکریوں کے ان باڑوں میں نماز ادا فرمائی یہاں کی کوئی تخصیص نہیں تھی جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپؐ فوراً ادا کر لیتے۔ جب مسجد کی تعمیر ہو گئی تو اب عام حالات میں نماز مسجد ہی میں پڑھنا ضروری قرار پایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَابُ ۲۹۱ الصَّلٰوةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ ؕ

۴۱۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ؕ

۲۹۱ - اونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنا۔

۴۱۵ - ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن حیان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا اور ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے دیکھا تھا۔

بَابُ ۲۹۲ مَنْ صَلّٰى وَقُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِّمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي ؕ

۲۹۲ - جس نے نماز پڑھی اور اس کے سامنے تنور، آگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت (کفار و مشرکین کے یہاں) کی جاتی ہو۔ اور نماز پڑھنے والے کا مقصد اس وقت صرف خدا کی عبادت ہو۔ زہری نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر پہنچائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے آگ (دوزخ کی) لائی گئی اور اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۴۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ ؕ

۴۱۶ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطے سے وہ عطاء بن یسار سے وہ عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں نے (آج) دوزخ کو دیکھا۔ اس سے زیادہ بھیانک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

بَابُ ۲۹۳ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَقَابِرِ ؕ

۴۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا ؕ

۲۹۳ - مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۴۱۷ - ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ بن عمر کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمرؓ کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو۔ اور انھیں بالکل مقبرہ نہ بنالو۔

بَابُ ۲۹۴ الصَّلٰوةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ وَيُذْكَرُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ ؕ

۲۹۴ - (عذاب کی وجہ سے) دھنسی ہوئی جگہوں میں، اور عذاب کے مقامات میں نماز پڑھنا۔ علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے بابل کی دھنسی ہوئی جگہ میں (عذاب کی وجہ سے) نماز کو ناپسند فرمایا تھا۔

ـــــ

لہ ان مقامات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگرچہ حدیث میں جو اس عنوان کے تحت دی گئی ہے نماز سے متعلق کوئی تصریح موجود نہیں ہے لیکن اس میں اس بات کو بتایا گیا ہے کہ ایک مومن کے دل میں ان مقامات سے گزرتے ہوئے کس طرح کا تاثر ہونا چاہیئے۔ اس سے پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے کہ ایک سفر میں جب رات کے آخری حصہ میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو فجر کی نماز کا وقت گذر گیا اور آپ بیدار نہ ہوئے سورج نکلنے کے بعد جب آنکھ کھلی تو فوراً آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ یہاں سے نکل چلو کیونکہ یہاں شیطان کا اثر ہے اور تھوڑی دور جا کر آپ نے نماز ادا فرمائی اس لیے جن مقامات پر خدا کا عذاب نازل ہو چکا ہے وہاں بھی شیطانی اثرات ضرور ہوں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۴۱۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِیْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِیْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْهِمْ لَا یُصِیْبُكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ۔

۴۱۸ - ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا. کہا کہ مجھ سے مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. ان معذب قوموں کے آثار سے اگر تمہارا گذر ہو تو روتے ہوئے گذرو. اگر تم اس موقعہ پر رونہ سکو تو ان سے گزر رہی نہ. ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جس نے انھیں اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

## باب ۲۹۵ الصَّلٰوةِ فِی الْبِیْعَةِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِیْلِ الَّتِیْ فِیْهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُصَلِّیْ فِی الْبِیْعَةِ اِلَّا بِیْعَةً فِیْهَا تَمَاثِیْلُ ۔

۲۹۵ - کلیسا میں نماز. عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم تمہارے کلیساؤں میں اس لیے نہیں جاتے کہ ان میں مجسمے ہوتے ہیں. ابن عباس رضی اللہ عنہ کلیسا میں نماز پڑھتے تھے لیکن جن میں مجسمے رکھے ہوتے ان میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۴۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَنِیْسَةً رَاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَاَتْ فِیْهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِیْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

۴۱۹ - ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا. کہا کہ ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی. وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کلیسا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اسے ماریہ کہتے تھے. انھوں نے ان مجسموں کا بھی ذکر کیا جنھیں اس میں دیکھا تھا. اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ تھے کہ اگر ان میں کوئی نیک بندہ (یا یہ فرمایا کہ) نیک شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں اسی طرح کے مجسمے رکھتے. یہ لوگ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔

۴۲۰ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا ۔

۴۲۰ - ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا. کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر پہنچائی زہری کے واسطہ سے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رض اور عبداللہ بن عباس رض نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفات میں اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے تھے. جب کچھ افاقہ ہوتا تو چادر ہٹا دیتے. آپ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنائیں. یہود و نصاریٰ کی بدعات سے آپ لوگوں کو ڈرا رہے تھے لہ

۴۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

۴۲۱ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ

لہ آپ نے اپنی مرض الوفات میں خاص طور سے یہود و نصاریٰ کی اس بدعت کا ذکر کیا اور اس پر لعنت بھیجی کیونکہ آپ بھی نبی تھے اور سابق میں انبیاء و صالحین کے ساتھ ایک معاملہ کیا جا چکا تھا اس لیے آپ چاہتے تھے کہ اپنی امت کو اس بات پر خاص طور سے متنبہ کر دیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

ابن شہاب سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو۔ انھوں نے اپنے انبیا کی قبروں پر مسجدیں بنالی ہیں۔

## باب ۲۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ۔

## ۲۹۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ مجھے رُوئے زمین کے ہر حصّہ پر نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ۔

۴۲۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہُشیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوالحکم سیار نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے جابر بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں دی گئی تھیں (۱) میرا رعب ایک مہینہ کی مسافت سے دشمنوں پر پڑتا ہے (۲) اور میرے لیے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اس لیے میری امت کے جس فرد کی نماز کا وقت (جہاں بھی) آجائے اسے (وہیں) نماز پڑھ لینی چاہیے (۳) اور میرے لیے غنیمت حلال کی گئی ہے (۴) پہلے انبیاء ؑ اپنی خاص قوموں کی ہدایت کے لیے بھیجے جاتے تھے لیکن مجھے دنیا کے تمام انسانوں کی (قیامت تک) ہدایت کے لیے بھیجا گیا ہے (۵) اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔

## باب ۲۹۸ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

## ۲۹۸۔ عورت کا مسجد میں سونا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونِي حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ

۴۲۳۔ ہم سے عبیداللہ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک باندی تھی۔ انھوں نے اسے آزاد کردیا تھا اور وہ انھیں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ ان کی ایک لڑکی کہیں باہر گئی۔ وہ تسمے کا سُرخ جڑاؤ پہنے ہوئے تھی اس باندی نے بتایا کہ یا تو لڑکی نے اسے خود کہیں چھوڑ دیا تھا یا اس سے گر گیا تھا۔ پھر اس طرف سے ایک چیل گذری وہ سُرخ جڑاؤ پڑا ہوا تھا۔ چیل اسے گوشت سمجھ کر جھپٹ لے گئی۔ بعد میں قبیلہ والوں نے اسے بہت تلاش کیا لیکن ملتا کہاں سے۔ ان لوگوں نے اس کی تہمت مجھ پر لگادی اور میری تلاشی لینی شروع کردی۔ انھوں نے اس کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ:

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

شرمگاہ تک کی تلاشی لی اس نے بیان کیا کہ واللہ میں ان کے ساتھ اسی حالت میں کھڑی تھی کہ وہی چیل آئی اور اس نے ان کا زیور گرا دیا۔ وہ ان کے سامنے ہی گرا۔ میں نے (اسے دیکھ کر) کہا کہ یہی تو تھا جس کی تم مجھ پر تہمت لگاتے تھے تم لوگوں نے مجھ پر اس کا الزام لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بری تھی۔ یہی تو ہے وہ زیور۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام لائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے لیے مسجد نبوی میں ایک بڑا خیمہ لگا دیا گیا (یا یہ کہا کہ) چھوٹا سا خیمہ لگا دیا گیا[1] عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ باندی میرے پاس آتی تھی اور مجھ سے باتیں کرتی تھی۔ جب بھی وہ میرے پاس آتی تو یہ ضرور کہتی۔ جڑاؤ کا دن ہمارے رب کی عجیب نشانیوں سے ایک ہے۔ اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی۔ عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ آخر بات کیا ہے؟ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ بات ضرور کہتی ہو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر اس نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

بَابُ ۲۹۹ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ۔ وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ۔

**۲۹۹** - مسجد میں مردوں کا سونا۔ اور ابو قلابہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا ہے کہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور صُفّہ[2] میں ٹھہرے۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے فرمایا کہ صفہ میں رہنے والے اصحاب فقراء تھے۔

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۲۴ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے عبداللہ بن عمرؓ نے خبر پہنچائی کہ وہ اپنی نوجوانی کے زمانہ میں جب کہ بیوی بچے نہیں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سوتے تھے۔

---

[1] یہ ایک خاص واقعہ ہے اور زیادہ سے زیادہ رخصت کے درجہ میں اس سے کوئی مسئلہ اخذ کیا جا سکتا ہے کیونکہ سوتے وقت مسجد کا جو اصلی احترام ہے وہ قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں دو اجنبی بلند آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے جب سنا تو انہیں بلا کر فرمایا کہ اگر تم لوگ مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں اس کی سزا دیے بغیر نہ رہتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اس طرح بلند آواز سے گفتگو کرتے ہو؟ جب مسجد کی عزت و حرمت اس درجہ ملحوظ ہے تو عام حالات میں سونے کی اجازت کس طرح دی جا سکتی ہے اور وہ بھی عورتوں کے لیے؟ حنفیہ کے یہاں مسافروں کا اس سے استثناء ہے۔ ورنہ مردوں کے لیے بھی مسجد میں سونا عام حالات میں ان کے نزدیک مکروہ ہے۔ [2] صفہ مسجد نبوی میں ایک سایہ دار جگہ تھی جہاں فقراء و مساکین رہا کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنے والی حدیث میں اپنی جوانی کا جو واقعہ بیان کیا ہے اسے مسجد میں سونے کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ ابن عمر اس دور میں انتہائی غریب اور مسکین لوگوں میں تھے۔ مدینہ میں بے وطن تھے نہ گھر تھا نہ بار اور زندگی ہر طرح تنگی کے ساتھ گذر رہی تھی۔ اس لیے آپ مسجد میں سوتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**۴۲۵ - حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ ۔

**۴۲۵** - ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا۔ ابوحازم کے واسطہ سے وہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ حضرت علی رض گھر میں موجود نہیں ہیں اس لئے آپ نے فاطمہ رض سے دریافت فرمایا کہ تمھارے چچا کے لڑکے کہاں ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناگواری پیش آگئی اور وہ مجھ پر خفا ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں اور میرے یہاں قیلولہ بھی نہیں کیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ علی رض کو تلاش کریں کہ وہ کہاں ہیں وہ آئے اور بتایا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت علی رض لیٹے ہوئے تھے۔ چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور جسم پر مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسم سے دھول جھاڑتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے اٹھو ابوتراب اٹھو۔[1]

**۴۲۶ - حَدَّثَنَا** يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ ۔

**۴۲۶** - ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن فضیل نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابوحازم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس چادر (رداء)[2] ہو۔ یا تہبند ہوتا تھا یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا جنھیں یہ اصحاب اپنی گردنوں سے باندھ لیتے تھے یہ کپڑے کسی کی آدھی پنڈلی تک آتے اور کسی کے ٹخنوں تک۔ یہ حضرات ان کپڑوں کو اس خیال سے کہ کہیں شرمگاہ نہ کھل جائے اپنے ہاتھوں سے تھامے رہتے تھے۔

## باب ۳۰۰ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ ۔

**۳۰۰** - سفر سے واپسی پر نماز - کعب بن مالک نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور نماز پڑھتے۔

**۴۲۷ - حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

**۴۲۷** - ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مسعر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے محارب بن دثار نے بیان کیا جابر بن عبداللہ کے واسطہ

---

۱ چونکہ آپ کے بدن پر مٹی زیادہ لگ گئی تھی اس مناسبت سے آپ نے ابوتراب فرمایا۔ تراب کے معنی مٹی کے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگر بعد میں کوئی اس کنیت سے خطاب کرتا تو آپ بہت خوش ہوتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ جو ناگواری پیش آگئی ہے وہ دور ہو جائے اس واقعہ سے اسلام میں رشتہ مصاہرت کی مدارات کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ رات کے وقت سونے اور قیلولہ کے لیے لیٹ جانے میں بڑا فرق ہے۔

۲ رداء ایسی چادر کو کہتے تھے جسے تہبند کے اوپر کرتا پہننے کے بجائے اوڑھتے تھے۔ اس حدیث سے اصحاب صفہ کی غربت و فلاکت کا پتہ چلتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي ؕ

آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسعر نے کہا میرا خیال ہے کہ محارب نے چاشت کا وقت بتایا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ (پہلے) دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میرا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض تھا جسے آپ نے ادا کیا اور مزید بخشش کی۔

**باب ۳۰۱** اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ؕ

**۳۰۱۔ جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیئے۔**

**۴۲۸۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ؕ

**۴۲۸۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ عمرو بن سلیم زرقی سے وہ ابو قتادہ سلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے

**باب ۳۰۲** اَلْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ ؕ

**۳۰۲۔ مسجد میں ریاح خارج کرنا۔**

**۴۲۹۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ؕ

**۴۲۹۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطے سے خبر پہنچائی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم اپنے مصلے پر جہاں تم نے نماز پڑھی تھی رہو اور ریاح نہ خارج کرو تو ملائکہ تم پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے۔

**باب ۳۰۳** بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ۔ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اُكِنُّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِيَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ رض

**۳۰۳۔ مسجد کی عمارت۔** ابو سعید نے فرمایا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے ہموار کی گئی تھی۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا تو فرمایا کہ میں تمھیں بارش سے بچانا چاہتا ہوں۔ مسجدوں پر سرخ زرد رنگ کروانے سے بچو کہ اس سے لوگ غافل ہو جائیں گے[1] حضرت انس رضی

---

[1] ابن بطال نے کہا ہے کہ شاید حضرت عمر رضی نے یہ بات اس واقعہ سے سمجھی ہو جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم کی دھاریدار چادر واپس کرادی تھی۔ پہلے اس میں آپ نے نماز پڑھی اور واپس کرتے وقت فرمایا کہ یہ چادر مجھے میری نماز سے غافل کر دیتی۔ حافظ ابن حجر رح نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ممکن ہے حضرت عمر رض کے پاس اس سلسلہ میں کوئی خاص علم رہا ہو کیونکہ ابن ماجہ نے ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے کہ عمر رض نے فرمایا کسی قوم میں جب بدعملی پھیل جاتی ہے تو وہ اپنی عبادت گاہوں کو بڑی زیب و زینت کے ساتھ سجاتے ہیں۔ متعدد صحیح احادیث میں بھی مساجد کے پختہ بنوانے کو قیامت کی علامات کہا گیا ہے۔ ان احادیث و آثار سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مساجد کو پختہ کروانا جائز ہی نہ ہونا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُوْنَهَا إِلَّا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

فرمایا کہ (اس طرح پختہ بنوانے سے) لوگ مساجد پر فخر و مباہات کرنے لگیں گے اور ان کو آباد کرنے کے لیے بہت کم لوگ رہ جائیں گے حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ تم بھی مساجد کی اسی طرح زیبائش کرو گے جس طرح یہود و نصارٰی نے کی لیہ

بت بت بت

۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۴۳۰ - ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعید نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے صالح بن کیسان کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضؓ نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد کچی اینٹ سے

بقیہ حاشیہ :- کہ جب پہلی مرتبہ حضرت عثمان رضؓ نے مسجد نبوی کو پختہ کروایا تو بعض صحابہ رضؓ نے اس پر اعتراض کیا لیکن حضرت عثمان ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ دین کے رموز سے واقف تھے ۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد جب ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے اور آپ کو حالات کا علم ہوا تو آپ نے ایک حدیث سنائی جس میں بصراحت اس بات کی پیشین گوئی تھی کہ ایک دن آئیگا کہ میری اس مسجد کی پختہ بنیادوں پر تعمیر ہوگی ۔ حضرت عثمان رضؓ نے مسجد نبوی کو اپنے دورِ خلافت میں ذاتی خرچ سے پختہ کروایا تھا اور جب آپ کو یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضؓ نے سنائی تو خوش ہو کر اپنی جیب سے پانچ سو دینار آپ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کو دیئے اس کے علاوہ جب صحابہ نے اعتراض کیا تو آپ نے یہ حدیث پیش کی تھی کہ جس نے ایک مسجد تعمیر کی خدا جنت میں اس کے لیے ویسا ہی مکان بنائے گا ۔ گویا آپ کے نزدیک کیفیت تعمیر اس اجر سے مراد ہے ۔ مساجد کی پختگی اور ان کی زیب و زینت کے سلسلے میں جس طرح کی احادیث آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کا منصب یہ ہے کہ وہ دنیا کی طرف سے بے توجہی اور حصولِ آخرت کی ترغیب دیں ۔ مساجد اور اس سے متعلقہ چیزیں اگرچہ دین سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اس کی ظاہری حسن و زیبائش عموماً بنانے والوں کے لیے دنیا میں فخر و مباہات کا سبب بن جاتی ہیں ۔ پھر دین میں مطلوب عبادت ، اس میں خشوع اور خضوع ہے نہ کہ تعمیر و تزئین اسی لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور سے اس کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ظاہری زیب و زینت پر اپنی ساری توجہ صرف کر کے اصل مقصد سے غافل نہ ہو جائیں اور ہوتا بھی یہی ہے کہ لوگ بعد میں روح اور تقوٰی سے زیادہ ظاہری شان و شوکت کو اہمیت دینے لگتے ہیں ۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ورنہ بکثرت احادیث کی روشنی میں اس بات کو واضح کیا جاتا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے مسائل میں پیدا ہو جانے والی صورتوں کی تردید بڑی شدت کے ساتھ کی ہے جو مقصود و مطلوب نہیں ہوتیں اور عام طور سے انھیں کو مقصود و مطلوب بنا لیا جاتا ہے یا جو اہم ہوتی ہیں اور لوگوں کے دل و دماغ اسے اہمیت نہیں دیتے ۔ مساجد کی زیبائش اگر اس کی تعظیم کے پیش نظر کی جائے اور اس میں کوئی اپنا ذاتی روپیہ لگائے تو امام ابوحنیفہ رحؒ کے نزدیک اس کی رخصت ہے ابن المنیر نے کہا ہے کہ جب لوگ اپنے ذاتی مکانات پختہ بنوانے لگے اور اس کی زیبائش اور آرائش پر روپیہ خرچ کرنے لگیں پھر اگر انھوں نے مساجد کی تعمیر میں بھی یہی طرزِ عمل اختیار کیا تو اس میں کوئی حرج نہ ہونا چاہیئے تاکہ مساجد کی اہانت و استخفاف نہ ہونے پائے ۔ اس لیے اصل تو یہی ہے کہ مساجد سادہ طریقہ پر تعمیر ہوں لیکن زمانہ بدل گیا تو پختہ بنوانے میں بھی حرج نہیں لے اس طرح کے تمام مسائل میں بنیادی بات یہ ہے کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ ، روح ، تقوٰی اور دلوں کی طہارت کے لیے سب سے زیادہ مہلک ہے اور ان تمام احادیث و آثار میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہی بنیادی مقصد پیشِ نظر ہے ۔ جب یہود و نصارٰی اپنے مذہب کی روح سے غافل ہو گئے تو سارا زور چند ظاہری رسوم و رواج پر دینے لگے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعَمَدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عَمَدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عَمَدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ

## باب ۳۰۴ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللّٰهِ الْآيَة

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

بنائی گئی تھی۔ اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور ستون اسی کی کڑیوں کے۔ ابوبکر رضی نے اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بڑھایا اور اس کی تعمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی عمارت کے مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے کی اور اس کے ستون بھی کڑیوں ہی کے رکھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی عمارت کو بدل دیا اور اس میں بہت سے تغیرات کیے۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور گچ سے بنائیں۔ اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے بنوائے اور چھت ساکھو کی کر دی[1]

## ۳۰۴ - تعمیر مسجد میں ایک دوسرے کی مدد کرنا

اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے "مشرکین خدا کی مسجدوں کی تعمیر میں حصہ نہ لیں" الآیۃ

۴۳۱ - ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے بیان کیا کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے عکرمہ کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلو اور ان کی احادیث سنو۔ ہم چلے ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے ایک باغ میں رکھوالی کر رہے تھے (جب ہم حاضر خدمت ہوئے) تو آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور اسے اوڑھ لیا۔ پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا افسوس۔ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فتنوں سے خدا کی پناہ۔

[1] مسجد نبوی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی دو مرتبہ تعمیر ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ اس کا طول وعرض ساٹھ ساٹھ ہاتھ تھا۔ دوبارہ آپ ہی کے عہد میں اس کی تعمیر غزوۂ خیبر کے بعد ہوئی اس مرتبہ اس کا طول وعرض سو سو ہاتھ رکھا گیا۔ حضرت عمر رضی نے اپنے دور خلافت میں اس میں مزید اضافہ کرایا تھا۔ حضرت عثمان رضی نے اپنے دور خلافت میں طول وعرض بھی بڑھوا دیا تھا اور پختہ بنیادوں پر اس کی تعمیر کرائی۔ بعض سلاطین نے ان تمام تغیرات کو جو عہد نبوی میں ہوئے اور اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے عہد میں ہوئے نشانات لگا کر ممتاز کر دیا ہے۔ اس کے بعد متعدد سلاطین نے بھی مسجد نبوی میں اضافہ کرایا۔ لیکن یہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہیں۔ اور اب مزید اضافہ پر اضافہ ہو رہا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۳۰۵** الاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ ؛

**۳۰۵۔** بڑھئی اور کاریگر سے مسجد اور منبر کے تختوں کو بنوانے میں تعاون حاصل کرنا ۔

**۴۳۲۔ حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ ؛

**۴۳۲۔** ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے عبد العزیز نے ابو حازم کے واسطہ سے بیان کیا وہ سہل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے یہاں ایک آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے کہیں کہ میرے لیے (منبر) لکڑیوں کے تختوں سے بنا دے جن پر میں بیٹھا کروں ۔

**۴۳۳۔ حدثنا** خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ ؛

**۴۳۳۔** ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا ، کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے بیان کیا اپنے والد کے واسطہ سے وہ جابر بن عبد اللہ سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز نہ بنا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں ۔ میری ملکیت میں ایک بڑھئی غلام بھی ہے ۔ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو منبر بنوا دو ۔

**باب ۳۰۶** مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

**۳۰۶ ۔** جس نے مسجد بنوائی ۔

**۴۳۴۔ حدثنا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ ؛

**۴۳۴۔** ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن وہب نے بیان کیا ........... کہا کہ مجھے عمرو نے خبر پہنچائی کہ بکیر نے ان سے بیان کیا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا ۔ انھوں نے عبید اللہ خولانی سے سنا انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام کی (اپنے ذاتی خرچ سے) تعمیر کے متعلق لوگوں کے اعتراضات کو سن کر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت زیادہ تنقید کرنے لگے حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جس نے مسجد بنائی ۔ بکیر (راوی) نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے مقصود خداوند تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لیے بنائیں گے ۔

**باب ۳۰۷** يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ ؛

**۳۰۷ ۔** جب مسجد سے گذرے تو اپنے تیر کے پھل کو تھامے رکھے ۔

**۴۳۵۔ حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ

**۴۳۵۔** ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا ۔ کہا کہ میں نے عمرو سے پوچھا کہ کیا تم نے جابر بن عبد اللہ سے یہ سنا ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے گذرا وہ تیر لیے ہوئے تھا ۔ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ؎

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس کے پھل کو تھامے رکھو۔

## بَابٌ ۳۰۸ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ ؎

## ۳۰۸ ۔ مسجد سے گذرنا ۔

۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا ؎

۴۳۶ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو بردہ بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سُنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص ہماری مساجد یا ہمارے بازاروں سے تیر لیے ہوئے گذرے تو اسے اس کے پھل کو تھامے رکھنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اپنے ہی ہاتھوں کسی مسلمان کو زخمی کردے۔

## بَابٌ ۳۰۹ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ ؎

## ۳۰۹ ۔ مسجد میں اشعار پڑھنا

۴۳۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ؎

۴۳۷ ۔ ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر پہنچائی کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے خبر پہنچائی ۔ انھوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات پر گواہ بنا رہے تھے کہ میں تمھیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہیں سُنا ہے کہ اے حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (مشرکوں کو اشعار میں) جواب دو[ل] ۔ اے اللہ حسان کی روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ مدد کیجیے ۔ ابو ہریرہ نے فرمایا ہاں میں گواہ ہوں۔

## بَابٌ ۳۱۰ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

## ۳۱۰ ۔ حراب والے مسجد میں

۴۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۸ ۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا۔ صالح بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے خبر پہنچائی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن اپنے حجرہ کے دروازے پر دیکھا اس وقت حبشہ کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

ل مشرکین عرب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کہا کرتے تھے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ خاص طور سے ان کا جواب دیتے تھے۔ آپ دربار نبوی کے بلند پایہ شاعر تھے اور مشرکوں کو خوب جواب دیتے تھے۔ آپ کے اس سلسلہ میں واقعات بکثرت منقول ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جواب سے محظوظ ہوتے اور دعائیں دیتے۔ مسجد نبوی میں آپ کے لیے خاص طور سے منبر رکھ دیا جاتا اور آپ اسی پر کھڑے ہو کر صحابہ رض کے ایک مجمع میں اشعار سناتے جس میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوتے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسجد میں اشعار پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ شریعت کی حدود سے باہر نہ ہوں۔ آں حضور رم حضرت حسان کے ذریعہ مشرکین کا عرب کے خاص مزاج کے پیش نظر جواب دلواتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ أَنْظُرُ إِلٰى لَعِبِهِمْ زَادَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ ؛

مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھ سکوں۔ ابراہیم بن منذر سے حدیث میں یہ زیادتی منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر پہنچائی۔ وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ حبشہ کے لوگ چھوٹے نیزوں (حراب) سے مسجد میں کھیل رہے تھے۔[1]

## بَابُ ٣١١ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ ؛

## ۳۱۱۔ مسجد کے منبر پر خرید و فروخت کا ذکر۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْأَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ وَقَالَ أَهْلُهَا إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرَتْهُ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا

بحذف بحذف بحذف

۴۳۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے سفیان نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان سے کتابت[2] کے بارہ میں مشورہ لینے آئیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمھارے آقاؤں کو (تمھاری قیمت) دے دوں (اور تمھیں آزاد کر دوں) اور تمھارا ولا کا تعلق مجھ سے قائم ہو اور بریرہ کے آقاؤں نے کہا (عائشہ رض سے) کہ اگر آپ چاہیں تو جو قیمت باقی رہ گئی ہے وہ دے دیں اور ولا کا تعلق ہم سے قائم رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو اور ولاء کا تعلق تو اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جو آزاد کر دے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے (اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے) ایک مرتبہ کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حشر ہو گا جو ایسی شرائط کرتے ہیں جن کا کوئی تعلق کتاب اللہ

---

[1] بعض مالکیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ لوگ مسجد میں نہیں کھیل رہے تھے بلکہ مسجد سے باہر ان کا کھیل ہو رہا تھا۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ بات امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہے اور ان کی تصریحات کے خلاف ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس کھیل پر ناگواری کا اظہار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیزوں سے کھیلنا صرف کھیل کود کے درجے کی چیز نہیں ہے بلکہ اس سے جنگی صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں جو دشمن کے مقابلہ کے وقت کام آئیں گی۔ مہلب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چونکہ مسجد دین کے اجتماعی کاموں کے لئے بنائی گئی ہے اس لیے وہ تمام کام جن سے دین کی اور مسلمانوں کی منفعتیں وابستہ ہیں مسجد میں کرنا درست ہیں۔ اگرچہ بعض اسلاف نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسجد میں اس طرح کے کھیل قرآن و سنت سے منسوخ ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ کس درجہ حسن معاشرت کا لحاظ رکھتے تھے۔ [2] کوئی غلام اپنے آقا سے طے کرے کہ ایک متعینہ مدت میں اتنا روپیہ یا کوئی اور چیز وہ اپنے آقا کو دے گا۔ اگر وہ اس مدت میں وعدہ کے مطابق روپیہ آقا کے حوالے کر دے تو وہ آزاد ہو جائے گا اسی کو کتابت یا مکاتبت کہتے ہیں۔ غلام کی آزادی کے بعد بھی آقا اور غلام میں ایک تعلق شریعت نے باقی رکھا ہے جسے ولاء کہتے ہیں اور اس کے کچھ حقوق بھی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ الخ

سے نہیں ہے۔ جو شخص بھی کوئی ایسی شرط کرے گا جو کتاب اللہ میں ذکر شدہ شرائط کے غیر مناسب ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی چاہے سو مرتبہ کر لے۔ اس حدیث کی روایت مالک نے یحییٰ کے واسطہ سے کی وہ عمرہ سے کہ بریرہ اور انھوں نے منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔ الخ

## بَابُ ٣١٢ التَّقَاضِيْ وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

## ۳۱۲۔ قرض کا تقاضہ اور قرض دار کا پیچھا مسجد تک کرنا۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

۴۴۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ کعب سے کہ انھوں نے مسجد نبوی میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا (اسی دوران میں) دونوں کی گفتگو تیز ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے معتکف[۱] سے سن لیا۔ آپ پردہ ہٹا کر باہر تشریف لائے اور پکارا کعب! کعب رضی اللہ عنہ بولے لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم اپنے قرض میں سے اتنا کم کر دو۔ آپ کا اشارہ تھا کہ آدھا کم کر دیں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب اٹھو اور ادا کر دو۔

## بَابُ ٣١٣ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

## ۳۱۳۔ مسجد میں جھاڑو دینا اور مسجد سے چیتھڑے، کوڑے کرکٹ اور لکڑیوں کو چن لینا۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا۔

۴۴۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا۔ وہ ثابت سے وہ ابو رافع سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت فرمایا لوگوں نے بتایا کہ وہ تو انتقال کر گئی آپ نے اس پر فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا۔ اچھا اس کی قبر تک مجھے لے چلو۔ پھر آپ قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔

## بَابُ ٣١٤ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

## ۳۱۴۔ مسجد میں شراب کی تجارت کی حرمت کا اعلان۔

[۱] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اعتکاف میں تھے اور مسجد نبوی میں ایک طرف کھجور کی چٹائیوں سے معتکف بنایا گیا تھا۔ یہ واقعہ غالباً رات کے وقت پیش آیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۴۴۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ ؏

۴۴۲ ۔ ہم سے عبدان نے ابوحمزہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ اعمش سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضہ سے آپ نے فرمایا کہ جب سورۂ بقرہ کی ربوٰ سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت کی۔ پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

## بَابُ ۳۱۵ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدِمُهُ ؏

۳۱۵ ۔ مسجد کے لیے خادم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (قرآن کی اس آیت) "جو اولاد میرے بطن میں ہے اسے تیرے لیے آزاد چھوڑنے کی میں نے نذر مانی ہے" کے متعلق فرمایا کہ مسجد کے لیے چھوڑ دینے کی نذر مانی تھی کہ اس کی خدمت کیا کرے گا [1]

۴۴۳ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا ؏

۴۴۳ ۔ ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد نے ثابت کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابو رافع سے وہ ابوہریرہ رضہ سے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ ثابت نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ عورت تھی۔ پھر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی کہ آپ نے ان کی قبر پر نماز پڑھی۔

## بَابُ ۳۱۶ الْأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ ؏

۳۱۶ ۔ قیدی یا قرض دار جنھیں مسجد میں باندھ دیا گیا ہو۔

۴۴۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ

۴۴۴ ۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں روح نے اور محمد بن جعفر نے خبر پہنچائی شعبہ کے واسطہ سے وہ محمد بن زیاد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ یا اسی طرح کی کوئی بات آپ نے فرمائی وہ میری نماز میں خلل انداز ہونا چاہتا تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب بھی اسے

[1] یہ حضرت عمران کی بیوی اور حضرت مریم کی والدہ کا واقعہ ہے اور آپ نے نذر مانی تھی کہ میرا جو بچہ پیدا ہوگا اسے وہ مسجد کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گی۔ امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گزشتہ امتوں میں بھی مساجد کی تعظیم کے پیش نظر اپنی خدمات اس کے لیے پیش کی جاتی تھیں اور وہ اس میں اس حد تک آگے تھے کہ اپنی اولاد کو مساجد کی خدمت کے لیے وقف بھی کر دیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان امتوں میں اولاد کو نذر کر دینا صحیح تھا۔ چونکہ لڑکوں کی نذر یہ لوگ کیا کرتے تھے اور امراۃ عمران کے لڑکی پیدا ہوئی اس لیے آپ نے اپنے رب سے معذرت کی کہ "میرے رب میرے تو لڑکی پیدا ہوئی" الآیہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَتّٰی تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ قَوْلَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ۔ قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّہٗ خَاسِئًا ؁

دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آگئی "اے میرے رب مجھے ایسا ملک عطا کیجیے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو" راوی حدیث روح نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شیطان کو نامراد واپس کر دیا۔

## بَابُ ۳۱۷ الْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِیْرِ اَیْضًا فِی الْمَسْجِدِ وَکَانَ شُرَیْحٌ یَّاْمُرُ الْغَرِیْمَ اَنْ یُّحْبَسَ اِلٰی سَارِیَۃِ الْمَسْجِدِ ؁

۳۱۷۔ جب کوئی شخص اسلام لائے تو اس کا غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔ قاضی شریح رح قرضدار کے متعلق حکم دیا کرتے تھے کہ اسے مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ یُقَالُ لَہٗ ثُمَامَۃُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْہُ بِسَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

۴۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن ابی سعید نے خبر دی کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سوار نجد کی طرف بھیجے یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا پکڑ لائے انھوں نے قیدی کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو (رہائی کے بعد) ثمامہ مسجد نبوی سے قریب ایک کھجوروں کے باغ تک گئے اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔

## بَابُ ۳۱۸ الْخَیْمَۃِ فِی الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰی وَغَیْرِھِمْ ؁

۳۱۸۔ مسجد میں مریضوں وغیرہ کے لیے خیمہ۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اُصِیْبَ سَعْدٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فِی الْاَکْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْمَۃً فِی الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَہٗ مِنْ قَرِیْبٍ فَلَمْ یَرُعْھُمْ وَفِی الْمَسْجِدِ خَیْمَۃٌ مِّنْ بَنِیْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ یَسِیْلُ اِلَیْھِمْ فَقَالُوْا یَا اَھْلَ الْخَیْمَۃِ مَا ھٰذَا الَّذِیْ یَاْتِیْنَا مِنْ قِبَلِکُمْ فَاِذَا سَعْدٌ یَغْذُوْ جُرْحُہٗ دَمًا فَمَاتَ

۴۴۶۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عائشہ رض سے آپ نے فرمایا کہ غزوہ خندق میں سعد (رضی اللہ عنہ) کے بازو کی ایک رگ (اکحل) میں زخم آگیا تھا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تاکہ آپ قریب رہ کر ان کی دیکھ بھال کیا کریں۔ مسجد ہی میں بنی غفار کے لوگوں کا بھی خیمہ تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ کے زخم کا خون (جو رگ سے بکثرت نکل رہا تھا) بہہ کر جب ان کے خیمہ تک پہنچا تو وہ گھبرا گئے۔ انھوں نے کہا خیمہ والو! تمھاری طرف سے یہ کیسا خون ہمارے خیمہ تک آتا ہے۔ پھر انھیں معلوم ہوا کہ یہ خون سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے بہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْهَا ۔

کا انتقال اسی زخم کی وجہ سے ہوا [1]

## بَابٌ ٣١٩ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ ۔

٤٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ۔

## ۳۱۹ - کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں اونٹ لے جانا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔

۴۴۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے محمد بن عبدالرحمن بن مالک بن نوفل کے واسطہ سے یہ خبر پہنچائی وہ عروہ بن زبیر سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں اپنی بیماری کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلیں میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے آپ آیت والطور وکتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے [2]

---

[1] امام بخاری رح مسجد کے احکام میں بڑی توسع کا مسلک رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ زخمیوں اور مریضوں وغیرہ کو بھی مسجد میں رکھا جا سکتا ہے۔ بلا کسی خاص مجبوری کے۔ حدیث میں جو واقعہ ذکر ہوا ہے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبوی سے اس کا تعلق ہے لیکن سیرت ابن اسحاق میں یہی واقعہ جس طرح بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مسجد نبوی کا نہیں بلکہ کسی اور مسجد سے اس کا تعلق ہے پھر یہاں خاص طور پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات وغیرہ میں تشریف لے جاتے تو نماز پڑھنے کے لیے کوئی خاص جگہ منتخب فرما لیتے اور چاروں طرف سے کسی چیز کے ذریعہ اسے گھیر دیتے تھے۔ اصحاب سیر ہمیشہ اس کا ذکر مسجد کے لفظ سے کرتے ہیں حالانکہ فقہی اصول کی بنا پر مسجد کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا اور نہ مسجد کے احکام کے تحت ایسی مساجد آتی ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا قیام بھی اسی طرح کی مسجد میں تھا کیونکہ غزوہ خندق سے فراغت کے فوراً بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تھا اور جیسا کہ حدیث میں ہے کہ غزوہ خندق میں آپ زخمی ہوئے تھے اسلئے قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب فوراً ہی بعد آپ بنو قریظہ کے محاصرہ کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب رکھ کر ان کی دیکھ بھال کیلئے آپ نے اسی مسجد میں انھیں ٹھہرایا ہوگا جو بنو قریظہ کے محاصرہ کرتے ہیں مسجد کے حکم میں نہیں ہے اور زخمی یا مریض کو بلا کسی خاص ضرورت کے ایسی مسجد میں ٹھہرانا درست ہے مسجد نبوی بنو قریظہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لیے آپ جس وقت بنو قریظہ کا محاصرہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے اگر حضرت سعد رض کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا ہوتا تو پھر انھیں قریب رکھ کر عیادت کا سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کے لیے ایک اور دلیل یہ ہے کہ بنو قریظہ نے ہتھیار ڈالنے کے بعد حضرت سعد رض کو فیصل مانا تھا کہ وہ جو کچھ کہیں گے ہم اسے ماننے کے لیے تیار رہیں۔ جاہلیت میں بنو قریظہ اور حضرت سعد رض کا قبیلہ دونوں حلیف تھے اور حضرت سعد رض اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ حضرت سعد زخمی ہونے کی حالت میں ہی فیصلہ کے لیے تشریف لائے اور آپ نے اسی موقعہ پر ان کے لیے فرمایا تھا کہ اپنے سردار کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ سعد وہیں کسی جگہ مقیم تھے

[2] امام بخاری رح یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ بیت اللہ مسجد حرام میں ہے اس لیے اس کا طواف سوار ہو کر کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کی بنا پر مسجد میں اونٹ وغیرہ لے جانا جائز ہے لیکن عہد نبوی میں بیت اللہ کے علاوہ اور کوئی عمارت وہاں نہیں تھی۔ صرف ارد گرد مکانات تھے بعد میں حضرت عمر رض نے ایک احاطہ کھنچوا دیا تھا اس لیے حضرت ام سلمہ کا اونٹ مسجد میں کہاں داخل ہوا؟ حضرت ام سلمہ نماز پڑھنے کی حالت میں آنحضور کے سامنے سے گذری تھیں کیونکہ وہ بھی طواف کر رہی تھیں اور طواف نماز کے حکم میں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۳۲۰

۴۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَأَحْسِبُ الثَّانِيَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ ؏

## ۳۲۰ -

۴۴۸ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس نے بیان کیا کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکلے۔ ایک عباد بن بشر اور دوسرے صاحب کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ اسید بن حضیر تھے۔ رات تاریک تھی اور ان دونوں اصحاب کے پاس منور چراغ کی طرح کوئی چیز تھی جس سے آگے روشنی پھیل رہی تھی وہ دونوں اصحاب جب (ایک دوسرے سے (راستے میں) جدا ہوئے تو دونوں کے ساتھ اسی طرح کی ایک ایک روشنی تھی۔ آخر وہ اسی طرح اپنے اپنے گھر پہنچ گئے ؏

## باب ۳۲۱ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ ؏

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ نَا فُلَيْحٌ قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ إِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا

## ۳۲۱ - مسجد میں کھڑکی اور راستہ۔

۴۴۹ - ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فلیح نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو النضر نے بیان کیا عبید بن حنین کے واسطہ سے وہ بسر بن سعید سے وہ ابو سعید خدری رض سے انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا خطبہ میں آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا (کہ وہ جس کو چاہے اختیار کرے) بندہ نے آخرت کو پسند کر لیا۔ اس بات پر ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر خدا نے اپنے کسی بندہ کو دنیا اور آخرت میں سے کسی کو اختیار کرنے کو کہا اور بندہ نے آخرت اپنے لیے پسند کر لی تو اس میں ان بزرگ (حضرت ابو بکر رض) کے رونے کی کیا بات ہے۔ لیکن بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ بندہ تھے اور ابو بکر ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ ابو بکر آپ روئیے مت، اپنی صحبت اور اپنی دولت کے ذریعہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر رض کو بناتا لیکن اس کے بدلہ میں اسلام کی اخوت و مودت کافی ہے[2] مسجد میں ابو بکر رض کے دروازے کے

---

[1] یہ دونوں اصحاب رض نماز عشاء کے بعد دیر تک مسجد نبوی میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ پھر جب یہ باہر تشریف لائے تو رات اندھیری تھی اور صحبت نبوی کی برکت سے راستہ منور کر دیا گیا تھا۔ [2] آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر رض کو بناتا۔ اس پر علماء نے بڑی طویل بحثیں کی ہیں کہ خلیل کا مفہوم کیا ہے اور حبیب اور خلیل میں کیا فرق ہے وغیرہ۔ اگر ان تمام بحثوں کا اختصار کیا جائے تو آخر کار یہ بات



(باقی اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَابُ أَبِي بَكْرٍ،

٤٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ۔

سوا تمام دروازے بند کر دیے جائیں لہ

۴۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے یعلی بن حکیم سے سنا وہ عکرمہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے وہ ابن عباس رضؓ سے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے سر سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ابوبکر بن قحافہ سے زیادہ مجھ پر اپنی جان ومال کے ذریعہ احسان کیا ہو اور اگر میں کسی کو انسانوں میں خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ ابوبکر رضؓ کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کردی جائیں۔

بَابُ ٣٢٢ الْأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ وَأَبْوَابَهَا۔

۳۲۲۔ کعبہ اور مساجد میں دروازے اور چٹخنی۔

ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے کہا کہ ہم سے سفیان نے ابن جریج کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے عبد الملک کاش تم ابن عباس رضؓ کی مساجد اور ان کے دروازوں کو دیکھتے۔

٤٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ رحمہ قَالَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ

۴۵۱۔ ہم سے ابو النعمان اور قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا۔ انھوں نے دروازہ کھولا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ حاشیہ:۔ آگے ظاہر تی ہے کہ یہاں خلت سے مراد وہ تعلق ہے جو صرف خداوند تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہو سکتا ہے اور اسی وجہ سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے الفاظ فرمائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر صدیق رضؓ اور آپ کے درمیان یہ تعلق ممکن ہی نہیں البتہ اسلامی اخوت ومحبت کا اعلیٰ سے اعلیٰ جو درجہ ہو سکتا ہے وہ ابوبکر صدیق رضؓ اور آپ کے درمیان قائم ہے۔

صفحہ ھذا: لہ جب مسجد نبوی کی ابتدائی تعمیر ہوئی تو قبلہ بیت المقدس تھا۔ پھر بیت اللہ الحرام قرار پایا جو مدینہ سے جنوب میں تھا۔ اس وقت مسجد نبوی کا دروازہ شمال کی طرف کر دیا گیا تھا چونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مکانات مسجد کے چاروں طرف تھے اور مسجد میں صحابہ رضؓ کے آنے جانے کے لیے کھڑکیاں اور دروازے بنائے گئے تھے۔ اس لیے آپ نے مشرق ومغرب کے دروازوں کو بھی بند کردینے کا حکم دیا شمال کے ایک دروازے کو چھوڑ کر سارے دروازے اور کھڑکیاں بند کردی گئیں البتہ ابوبکر رضؓ کی طرف ایک کھڑکی رہنے دی گئی تھی اور اس سے آپؓ کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ جب آپ امام ہوں تو آنے جانے کی سہولت پوری طرح رہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أَغْلَقَ الْبَابَ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلَّى فِيهِ فَقُلْتُ فِي أَيٍّ فَقَالَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى ۔

بلالؓ، اسامہ بن زیدؓ اور عثمان بن طلحہ اندر تشریف لے گئے۔ پھر دروازہ بند کر دیا گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر آئے۔ ابن عمر رض نے فرمایا کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر بلال رض سے پوچھا، انھوں نے بتایا کہ آں حضور نے اندر نماز پڑھی تھی۔ میں نے پوچھا کس جگہ۔ کہا کہ دونوں ستونوں کے درمیان۔ ابن عمر رض نے فرمایا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

## بَابُ ۳۲۳ دُخُولِ الْمُشْرِكِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

## ۳۲۳۔ مشرک کا مسجد میں داخل ہونا[1]

**۴۵۲ ۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ۔

**۴۵۲۔** ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے سعید بن ابی سعید کے واسطہ سے بیان کیا کہ انھوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال نامی کو پکڑ کر لائے اور مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

## بَابُ ۳۲۴ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

## ۳۲۴۔ مسجد میں آواز اونچی کرنا۔

**۴۵۳ ۔ حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ نَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

**۴۵۳۔** ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے جعید بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا، سائب بن یزید کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کسی نے میری طرف کنکری پھینکی۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو عمر رض بن خطاب سامنے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سامنے جو دو شخص ہیں انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں بلا لایا۔ آپ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے اور کہاں رہتے ہو۔ انھوں نے بتایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیے بغیر نہ رہتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو۔

**۴۵۴ ۔ حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**۴۵۴۔** ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے یونس بن یزید نے خبر دی ابن شہاب کے واسطہ سے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا انھیں کعب بن مالک نے خبر دی کہ انھوں نے ابن ابی حدرد سے اپنے ایک قرض کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد نبوی کے اندر تقاضا کیا۔ دونوں کی آواز (باہمی جواب و سوال کے وقت) اونچی ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ

[1] کسی مشرک یا غیر مسلم کے مسجد میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ ؞

## باب ۳۲۵ الْحَلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ ؞

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ ؞

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ؞

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ نَفَرٌ

علیہ وسلم نے بھی اپنے مکان سے سُنا۔ آپؐ اُٹھے اور معتکف پر پڑے ہوئے پردہ کو ہٹایا۔ آپؐ نے کعب بن مالک کو آواز دی، یا کعب! کعب بولے۔ لبیک یا رسول اللہ۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ اپنا آدھا قرض معاف کر دیں۔ کعب نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے معاف کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اچھا اب چلو قرض ادا کر دو۔

## ۳۲۵۔ مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا۔

۴۵۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا عبید اللہ کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اس وقت آپؐ منبر پر تشریف فرما تھے کہ رات کی نماز کس طرح پڑھنے کے لیے آپؐ فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ دو دو رکعت کر کے اور جب طلوع صبح صادق قریب ہونے لگے تو ایک رکعت اور اس میں ملا لینا چاہیئے یہ ایک رکعت اس کی نماز کو طاق بنا دے گی اور آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ رات کی آخری نماز کو طاق رکھا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔

۴۵۶۔ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا عبید اللہ کے واسطہ سے۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؐ خطبہ دے رہے تھے۔ آنے والے نے پوچھا۔ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپؐ نے فرمایا دو دو رکعت کر کے۔ پھر جب طلوع صبح صادق کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور ملا لو تاکہ تم نے جو نماز پڑھی ہے اسے یہ ایک رکعت طاق بنا دے اور ولید بن کثیر نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی جب کہ آپ مسجد میں تھے۔

۴۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے واسطہ سے کہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے انہیں خبر پہنچائی واقد لیثی کے واسطہ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ تین آدمی باہر

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثَلٰثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ؛

سے آئے۔ دو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضری کی غرض سے آگے بڑھے لیکن تیسرا چلا گیا۔ باقی ماندہ دو میں سے ایک نے درمیان میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا شخص سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی جا رہا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا میں تمھیں ان تینوں کے متعلق ایک بات نہ بتاؤں۔ ایک شخص تو خدا کی طرف بڑھا اور خدا نے اسے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا (یعنی پہلا شخص) رہا دوسرا تو اس نے خدا سے حیا کی اس لیے خدا بھی اس سے رک گیا۔ تیسرے نے روگردانی کی اس لیے خدا نے بھی اس کی طرف سے اپنی رحمت کا رخ موڑ لیا۔

## بَابُ ۳۲۶ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ ؛

## ۳۲۶ ۔ مسجد میں چت لیٹنا ۔

۴۵۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ؛

۴۵۸ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عباد بن تمیم سے وہ اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رض سے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔ ابن شہاب سے مروی ہے وہ سعید بن مسیب سے کہ عمر رض اور عثمان رض بھی اسی طرح لیٹتے تھے[1]

## بَابُ ۳۲۷ الْمَسْجِدِ يَكُوْنُ فِي الطَّرِيْقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيْهِ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَاَيُّوْبُ وَمَالِكٌ ؛

## ۳۲۷ ۔ عام گذرگاہ پر مسجد بنانا، جب کہ کسی کو اس سے نقصان نہ پہنچے (جائز ہے) اور حسن (بصری) اور ایوب اور مالک رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

۴۵۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ

۴۵۹ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن شہاب سے انھوں نے کہا مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو

---

[1] چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اسی طرح لیٹے اور عمر و عثمان رض بھی اسی طرح لیٹا کرتے تھے۔ اس لیے ممانعت کے متعلق کہا جائے کہ یہ اس صورت میں ہے جب ستر عورت کا اہتمام پوری طرح نہ ہو سکے لیکن اگر پورا اہتمام اس کا کوئی شخص کرتا ہے پھر اس طرح چت لیٹ کر سونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور رہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عام لوگوں کی موجودگی میں اس طرح نہیں لیٹتے تھے۔ بلکہ خاص استراحت کے وقت آپ کبھی اس طرح لیٹے ہوں گے۔ جبکہ دوسرے لوگ وہاں موجود نہیں رہے ہوں گے ورنہ عام مجمعوں میں آپ جس وقار کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے اس کی تفصیلات بھی احادیث میں موجود ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس دور میں عام عرب اور خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لنگی باندھتے تھے جس میں شرمگاہ کھل جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ پاجاموں میں اس کا خطرہ نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً وَلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ؛

دین اسلام کا متبع پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دن کے دونوں وقت ہمارے گھر تشریف نہ لائے۔ پھر ابوبکر کی سمجھ میں ایک صورت آئی اور انھوں نے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی۔ آپ اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے وہاں تعجب سے کھڑے ہو جاتے اور آپ کی طرف دیکھتے رہتے۔ ابوبکر بڑے رونے والے شخص تھے جب قرآن پڑھتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہتا قریش کے مشرک سردار اس صورتِ حال سے گھبرا گئے (حدیث مفصل آئندہ آئے گی)

## باب ۳۲۸ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ ؛

۳۲۸- بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ ابن عون نے ایک ایسی گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کے دروازے عام لوگوں پر بند تھے۔

۴۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيهِ ؛

۴۶۰- ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا اعمش کے واسطہ سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں، گھر کے اندر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص وضو کرے اور اس کے تمام آداب کا لحاظ رکھے۔ پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس سے ساقط کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے۔ تو ملائکہ اس کے لیے رحمتِ خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں "اے اللہ اس کی مغفرت کیجئے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے"۔ بشرطیکہ ریاح خارج کر کے تکلیف نہ دے[1]

[1] اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ باجماعت نماز میں تنہا یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ درحقیقت یہاں تنہا اور باجماعت نماز کے ثواب کے تفاوت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ چونکہ عہدِ نبوی میں بازار محلوں سے علحدہ تھے اور بازار میں مساجد نہیں تھیں اس لیے اگر کوئی شخص وہاں نماز پڑھتا تو ظاہر ہے کہ تنہا ہی پڑھتا۔ اس لیے اسی حیثیت سے حدیث کا یہ حکم بھی ہوگا۔ اس زمانہ میں بازار آبادی کے اندر گھستے ہیں اور اگر بازار میں مسلمان آباد ہوں تو مساجد کا بھی اہتمام ہوتا ہے اس لئے بازار میں مساجد کے اندر اگر کوئی نماز پڑھے تو پورے ثواب کا انشاء اللہ مستحق ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۳۲۹ تَشْبِيْكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ

## ۳۲۹ - مسجد وغیرہ میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا ؎

۴۶۱ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ بِهٰذَا ؕ

۴۶۱ - ہم سے حامد بن عمر نے بشر کے واسطہ سے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عاصم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے واقد نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر یا ابن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور عاصم بن علی نے کہا کہ ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا کہا کہ ہم نے اس حدیث کو اپنے والد سے سنا لیکن مجھے حدیث یاد نہیں رہی تھی پھر واقد نے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کر کے مجھے بتایا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمرو تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بُرے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔ (اس طرح یعنی آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں کرکے صورت واضح کی)۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ ؕ

۴۶۲ - ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے ابی بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے دادا (ابوبردہ) سے وہ ابوموسیٰ اشعری سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور آپ نے (تمثیلاً) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ

۴۶۳ - ہم سے اسحٰق نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں ابن شمیل نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابن عون نے خبر دی وہ ابن سیرین سے وہ ابوہریرہ سے انھوں نے کہا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ ابن سیرین نے کہا کہ ابوہریرہ رض نے اس کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔ ابوہریرہ رض نے فرمایا کہ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ایک لکڑی کے لٹھے سے جو مسجد میں پڑا ہوا تھا ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ اس کا اس طرح

---

؎ اس سے روکنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ ایک بُری ہیئت اور لغو حرکت ہے لیکن اگر تمثیل یا اسی طرح کے کسی صحیح مقصد کے پیش نظر انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض چیزوں کی مثال بیان کرتے ہوئے انگلیوں کو اس طرح ایک دوسرے میں داخل کیا تھا لیکن بغیر کسی ضرورت و مقصد کے مسجد سے باہر بھی یہ ناپسندیدہ ہے۔

وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ؛

سہارا لیے ہوئے تھے جیسے آپ بہت ہی غصہ ہوں۔ اور آپؐ نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور آپ نے اپنے داہنے رخسار مبارک کو بائیں ہاتھ کی پشت سے سہارا دیا۔ جو لوگ مسجد سے جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ دروازوں سے باہر جا چکے تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ نماز (کی رکعتیں) کم کردی گئی ہیں؟ حاضرین میں ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی تھے لیکن انھیں بھی بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ انھیں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انھیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انھوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز (کی رکعتیں) کم کردی گئیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتوں میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں۔ حاضرین بولے کہ جی ہاں! آخر آپ آگے بڑھے اور باقی رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا، تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ تلامذہ ابن سیرین سے پوچھتے کہ کیا پھر سلام پھیرا تو وہ جواب دیتے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران بن حصین کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔[1]

## بَابٌ ۳۳۰ الْمَسَاجِدِ الَّتِيْ عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

## ۳۳۰۔ مدینے کے راستے میں وہ مساجد اور جگہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَاَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِيْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ ؛

۴۶۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ (مدینہ سے مکہ تک) راستے میں بعض مخصوص جگہوں کو تلاش کر کے وہاں نماز پڑھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے والد (ابن عمرؓ) بھی ان مقامات میں نماز پڑھتے تھے۔[4] اور میں نے سالم سے پوچھا تو مجھے خوب یاد ہے کہ انھوں نے بھی نافع کی حدیث کے مطابق ہی تمام مقامات کا ذکر کیا البتہ مقام شرف روحا کی مسجد کے متعلق دونوں کا بیان مختلف تھا۔

[4] اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں نماز پڑھتے دیکھا تھا اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر کے متعلق بیان کیا کہ وہ ان مقامات میں نماز پڑھتے تھے۔

---

[1] یہ حدیث "حدیث ذوالیدین" کے نام سے مشہور ہے اور احناف و شوافع کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے تفصیلی بحث اپنے موقعہ پر ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٤٦٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنَ وَادٍ فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّي فَدَحَا فِيهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي فِيهِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنَى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتَهَى طَرَفُهُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ

٤٦٥ - ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا انہیں عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کے لیے تشریف لے گئے اور حج کے موقع پر جب حج کے ارادہ سے نکلے تو ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا۔ ذوالحلیفہ کی مسجد سے متصل ایک ببول کے درخت کے نیچے اور جب آپ کسی غزوہ سے واپس ہو رہے ہوتے اور راستہ ذوالحلیفہ سے ہو کر گذرتا یا حج یا عمرہ سے واپسی ہو رہی ہوتی تو وادی عتیق کے نشیبی علاقہ میں اترتے۔ پھر جب وادی کے نشیب سے اوپر آتے تو وادی کے بالائی کنارے کے اس مشرقی حصہ پر پڑاؤ ہوتا جہاں کنکریوں اور ریت کا کشادہ نالا ہے۔ یہاں آپ رات کو صبح تک آرام فرماتے تھے۔ اس وقت آپ اس مسجد کے قریب نہیں ہوتے جو پتھروں کی ہے۔ آپ اس ٹیلے پر بھی نہیں ہوتے تھے جس پر مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں ایک گہری وادی تھی۔ عبداللہ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ اس کے نشیب میں ریت کے ٹیلے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہیں نماز پڑھتے تھے کنکریوں اور ریت کے کشادہ نالہ کی طرف سے سیلاب نے آکر اس جگہ کے آثار و نشانات کو مٹا دیا جہاں عبداللہ بن عمر نماز پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی جہاں اب شرف روحاء والی مسجد کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ عبداللہ بن عمر اس جگہ کی نشاندہی کرتے تھے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی کہتے تھے کہ یہاں تمہاری داہنی طرف جب تم مسجد میں (قبلہ رو ہو کر) نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے ہو۔ جب تم مکہ جاؤ (مدینہ سے) تو یہ چھوٹی مسجد راستے کے داہنی جانب پڑتی ہے۔ اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان پھینکے ہوئے بہت سے پتھر یا اسی جیسی کچھ چیزیں پڑی ہوئی ہیں اور ابن عمر (مشہور و معروف وادی) عرق الظبیہ میں نماز پڑھتے تھے جو مقام روحاء کے آخر میں ہے اور اس عرق الظبیہ کا کنارہ اس راستے پر جا کر ختم ہوتا ہے جو مسجد سے قریب ہے۔ مسجد اور روحاء کے آخری . . . حصہ کے درمیان مکہ جاتے ہوئے اب یہاں ایک مسجد کی تعمیر ہو گئی ہے۔ عبداللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے بائیں طرف مقابل میں چھوڑ دیتے تھے اور آگے بڑھ کر خاص وادی عرق الظبیہ میں نماز پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن عمر روحاء سے چلتے تو ظہر کی نماز اس

ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ
مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ
سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ وَ
وِجَاهَ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتَّى يُفْضِيَ
مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ وَقَدِ
انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنَى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ
عَلَى سَاقٍ وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ
بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ
ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ
أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ
يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيقِ بَيْنَ أُولٰئِكَ
السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ
أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذٰلِكَ
الْمَسْجِدِ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ
فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى ذٰلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ
بِكُرَاعِ هَرْشَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ
مِنْ غَلْوَةٍ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى
سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ
أَطْوَلُهُنَّ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي
الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ
الْمَدِينَةِ حِينَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ تَنْزِلُ فِي
بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ
ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ
عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائیں جب یہاں آجاتے پھر ظہر پڑھتے اور اگر مکہ سے آگے ہوتے صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے یا سحر کے آخر میں وہاں سے گذرتے تو صبح کی نماز تک وہیں آرام کرتے اور فجر کی نماز پڑھتے اور عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستے کے داہنی طرف مقابل میں ایک گھنے درخت کے نیچے وسیع اور نرم علاقہ میں قیام فرماتے تھے جو قریہ رُوَیثہ کے قریب تھا پھر آپ اس ٹیلہ سے جو رُوَیثہ کے راستے سے قریب دو میل کے ہے چلتے تھے۔ اب اس کے اوپر کا حصہ ٹوٹ کر درمیان میں اٹک گیا ہے۔ درخت کا تنا اب بھی کھڑا ہے اور اس کے ارد گرد ریت کے تودے بکثرت پھیلے ہوئے ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریہ عرج کے قریب اس نالے کے کنارے نماز پڑھی جو پہاڑ کی طرف جاتے ہوئے پڑتا ہے۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں۔ ان قبروں پر پتھروں کے بڑے بڑے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔ راستے کے داہنی جانب درختوں کے پاس ان کے درمیان میں ہو کر نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریہ عرج سے سورج ڈھلنے کے بعد چلتے اور ظہر اسی مسجد میں آکر پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے کے بائیں طرف ان گھنے درختوں کے پاس قیام کیا جو ہرشی پہاڑ کے قریب نشیب میں ہیں۔ یہ ڈھلوان جگہ ہرشی کے ایک کنارے سے ملی ہوئی ہے۔ یہاں سے عام راستہ تک پہنچنے کے لیے تقریباً پونے تین فرلانگ کا فاصلہ پڑتا ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس گھنے درخت کے پاس نماز پڑھتے تھے جو ان تمام درختوں میں راستے سے سب سے زیادہ قریب ہے اور سب سے لمبا درخت بھی یہی ہے اور عبد اللہ بن عمر نے نافع سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نشیبی جگہ میں اترتے تھے جو وادی مر الظہران کے قریب ہے۔ مدینہ کے مقابل جب کہ مقام صفراوات سے اترا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ڈھلوان کے بالکل نشیب میں قیام کرتے تھے۔ یہ راستے کے بائیں جانب پڑتا ہے جب کوئی شخص مکہ جا رہا ہو۔ راستے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل کے درمیان صرف پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّهْ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ؛

مقام ذی طویٰ میں قیام فرماتے تھے ۔ رات یہیں گذارتے تھے اور صبح ہوتی تو نماز فجر یہیں پڑھتے ۔ مکہ جاتے ہوئے ۔ یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے سے ٹیلے پر تھی ۔ اس مسجد میں نہیں جو اب بنی ہوئی ہے بلکہ اس سے نیچے ایک بڑا ٹیلہ تھا اور عبد اللہ بن عمر نے حضرت نافع سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کی ان دو گھاٹیوں کا رُخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبہ کی سمت میں ہیں ۔ آپ اس مسجد کو جو اب وہاں تعمیر ہوئی ہے اپنی بائیں طرف کر لیتے تھے ۔ ٹیلے کے کنارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر تھی ۔ ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر پہاڑ کی دو نوں گھاٹیوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے[1]

## باب ۳۳۱ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ ؛

## ۳۳۱ ۔ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے ۔

۴۶۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۴۶۶ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبید اللہ بن عتبہ سے کہ

[1] اس طویل حدیث میں جن مقامات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا ذکر ہے ان میں سے تقریباً اکثر کے آثار و نشانات اب مٹ چکے ہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اب ان میں صرف مسجد ذی الحلیفہ اور روحا کی مساجد جن کی اسی اطراف کے لوگ تعیین کر سکتے ہیں باقی رہ گئی ہیں اس کے علاوہ اس حدیث میں جس سفر کی نمازوں کا ذکر ہے وہ سات دنوں تک جاری رہا تھا ۔ اور آپ نے پینتیس[35] نمازیں راستے میں پڑھی ہوں گی لیکن راویان حدیث نے اکثر کا ذکر نہیں کیا ہے ۔ حدیث میں ہے کہ وادیٔ روحا میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور پھر فرمایا کہ یہاں ستر انبیاء نے نمازیں پڑھی ہیں ۔ ابن عمر کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جن مقامات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھیں وہاں پہنچ کر نماز کے لیے خاص طور سے اہتمام کرنا اور ان سے تبرک حاصل کرنا مستحب ہے ویسے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع سنت میں انتہائی شدت مشہور ہے لیکن دوسری طرف حضرت عمرؓ کا طرز عمل ہے کہ اپنے کسی سفر میں انھوں نے دیکھا کہ لوگ ایک خاص جگہ نماز پڑھنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے ۔ پوچھا کہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کی نماز کا وقت ہو گیا ہے تو پڑھ لے ورنہ آگے چلے ۔ اہل کتاب اس لیے ہلاک ہو گئے کہ انھوں نے انبیاء کے آثار کو تلاش کر کر کے ان پر عبادت گاہیں بنائیں ۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ان عام لوگوں کی زیارت سے متعلق ہے جو ان مقامات کی بغیر نماز کے زیارت کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں انھیں یہ خوف تھا کہ ایسے افراد کہیں ان مقامات پر نماز پڑھنا واجب نہ سمجھ بیٹھیں ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے افراد سے اس طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا اس کے علاوہ اس سے پہلے حضرت عتبان کی حدیث گذر چکی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر ایک جگہ اس لیے نماز پڑھی تھی تاکہ عتبان وہاں نماز پڑھا کریں ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ ؎

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اس زمانہ میں میں قریب البلوغ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کے سوا کسی اور چیز کا سترہ کر کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے صف کے بعض حصے سے گذر کر میں سواری سے اترا۔ گدھی کو میں نے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں آ کر شریک (نماز) ہو گیا کسی نے اس کی وجہ سے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ ؎

۴۶۷۔ ہم سے اسحٰق نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطے سے بیان کیا وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (مدینہ سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹے نیزہ (حربہ) کو گاڑنے کا حکم دیتے وہ جب گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے یہی آپ سفر میں بھی کیا کرتے تھے (مسلمانوں کے) خلفاء نے اسی طرز عمل کو اختیار کر لیا ہے۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَآءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ ؎

۴۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا عون بن ابی جحیفہ سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے عنزہ (ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہوا ہو) گاڑ دیا گیا تھا ظہر کی دو رکعت، عصر کی دو رکعت (مسافر ہونے کی وجہ سے) آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے اس وقت گذر رہے تھے[1]

## باب ۳۳۲ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالسُّتْرَةِ ؎

## ۳۳۲۔ مصلی اور سترہ میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا

۴۶۹۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد العزیز

[1] حدیث میں ہے کہ کالے کتے۔ گدھے یا عورتیں اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذریں تو نماز میں خلل پڑتا ہے اور اسی وجہ سے راوی نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ نمازیوں کے سامنے سے گذر رہے تھے۔ حدیث میں ایک ساتھ مختلف چیزوں کو جمع کر کے بیان کر دیا گیا ہے کہ ان ان کے سامنے سے گذرنے سے نماز میں خلل پڑتا ہے اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی کہ وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اگر سامنے سے گذریں تو توجہ بٹتی ہے اور ذہن میں وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ حدیث میں عورتوں کو گدھے کے برابر نہیں بتایا گیا بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ اس صف میں مردوں کے لیے جو کشش ہے نمازی کے سامنے سے گذرنے کے وقت اس کی وجہ سے نماز میں خلل پڑ سکتا ہے جو نماز کے لیے مضر ہے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ان کے سامنے سے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جو اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں بلکہ صرف ان کی وجہ سے نماز میں خلل کو بتانا مقصود ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ ۔

بن ابی حازم نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ سہل بن سعد سے انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گذر سکنے کا فاصلہ تھا۔

۴۷۰ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا ۔

۴۷۰ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے سلمہ کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ مسجد کی دیوار اور منبر کے درمیان بکری کے گذر سکنے کا فاصلہ تھا [1]

## باب ۳۳۳ اَلصَّلٰوةُ إِلَى الْحَرْبَةِ ۔

## ۳۳۳ - چھوٹے نیزہ (حربہ) کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنا۔

۴۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا ۔

۴۷۱ - ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحیٰی نے عبید اللہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا مجھے نافع نے عبد اللہ بن عمر کے واسطہ سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حربہ گاڑ دیا جاتا تھا۔ اور آپ اس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔

## باب ۳۳۴ اَلصَّلٰوةُ إِلَى الْعَنَزَةِ ۔

## ۳۳۴ - عنزہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنا۔

۴۷۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَّرَائِهَا ۔

۴۷۲ - ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت باہر تشریف لائے۔ آپ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا گیا جس سے آپ نے وضو کیا۔ پھر ہمیں آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور عصر کی بھی۔ آپ کے سامنے عنزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ اور عورتیں اور گدھے پر سوار لوگ اس کے پیچھے سے گذر رہے تھے۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ ۔

۴۷۳ - ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شاذان نے شعبہ کے واسطے سے بیان کیا وہ عطا بن ابی میمونہ سے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ ہمارے ساتھ عکازہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) یا چھڑی یا عنزہ ہوتا تھا اور ہمارے ساتھ ایک برتن بھی ہوتا تھا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حاجت سے فارغ ہو جاتے تو

[1] مسجد نبوی میں اس وقت محراب نہیں تھا اور آپ منبر کے بائیں طرف کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تھے۔ لہٰذا منبر اور دیوار کا فاصلہ بعینہٖ وہی تھا جو آپ کے اور دیوار کے درمیان ہو سکتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



آپ کو وہ برتن دیتے تھے۔

## باب ۳۳۵ السترة بمكة وغيرها

۴۷۴ - حدثنا سليمان بن حرب قال نا شعبة عن الحكم عن ابي جحيفة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهاجرة فصلى بالبطحاء الظهر والعصر ركعتين ونصب بين يديه عنزة وتوضأ فجعل الناس يتمسحون بوضوئه ۔

۳۳۵ - مکہ اور اس کے علاوہ دوسرے مقامات میں سترہ[1]

۴۷۴ - ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابو جحیفہ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دوپہر کے وقت تشریف لائے اور آپ نے بطحاء میں ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے عنزہ گاڑ دیا گیا تھا اور جب آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کے پانی کو اپنے بدن پر لگانے لگے۔

## باب ۳۳۶ الصلوة الى الاسطوانة

وقال عمر المصلون احق بالسواري من المتحدثين اليها ورأى ابن عمر رجلا يصلي بين اسطوانتين فادناه الى سارية فقال صل اليها ۔

۳۳۶ - ستون کو سامنے کرکے نماز پڑھنا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والے ستونوں کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں جو اس پر ٹیک لگا کر باتیں کریں۔ ابن عمرؓ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کو سامنے کرکے نماز پڑھو (تاکہ گذرنے والے کو تکلیف نہ ہو)۔

۴۷۵ - حدثنا المكي بن ابراهيم قال نا يزيد بن ابي عبيد قال كنت اتي مع سلمة بن الاكوع فيصلي عند الاسطوانة التي عند المصحف فقلت يا ابا مسلم اراك تتحرى الصلوة عند هذه الاسطوانة قال فاني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى الصلوة عندها ۔

۴۷۵ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہا کہ میں سلمہ بن اکوع کے ساتھ (مسجد نبوی میں) حاضر ہوا کرتا تھا سلمہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کرکے نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے پاس تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ انھوں نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کرکے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

۴۷۶ - حدثنا قبيصة قال حدثنا سفين عن عمرو بن عامر عن انس بن مالك قال لقد ادركت كبار اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يبتدرون السواري

۴۷۶ - ہم سے قبیصہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن عامر کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ انس بن مالک سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب (کی اذان) کے وقت ستونوں کے سامنے

---

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سترہ کے مسئلہ میں مکہ اور دوسرے مقامات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اس موقعہ پر یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ خاص بیت اللہ کے سامنے نماز اگر کوئی شخص پڑھ رہا ہے اور طواف کرنے والے اس کے سامنے سے آجا رہے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ بیت اللہ کا طواف بھی نماز کے حکم میں ہے۔ یہ مسئلہ امام طحاوی نے اپنی مشکل الآثار میں ذکر کیا ہے۔ (فیض الباری ص ۸۱ ج ۲)

www.sirat-e-mustaqeem.com



عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جلدی سے پہنچ جاتے تھے[1]۔ شعبہ نے عمرو سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے (اس حدیث میں) یہ زیادتی کی ہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔

## بَابُ ۳۳۴ الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ

### ۳۳۴۔ نماز دو ستونوں کے درمیان جب کہ تنہا پڑھ رہا ہو۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى أَثَرِهٖ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلّٰى فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ.

۴۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابن عمر سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے۔ اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور بلال بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ دیر تک اندر رہے پھر باہر آئے اور میں پہلا شخص تھا جو آپ کے بعد داخل ہوا۔ میں نے بلال سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ پہلے دو ستونوں کے درمیان۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ لَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ فَقَالَ

۴۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا ہمیں مالک بن انس نے خبر دی نافع کے واسطہ سے وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ پھر دروازہ بند کر دیا اور اس میں ٹھہرے رہے۔ جب بلال باہر آئے تو میں نے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا انھوں نے کہا کہ آپ نے ایک ستون کو تو بائیں طرف چھوڑا اور ایک کو دائیں طرف اور تین کو پیچھے اور اس زمانہ میں بیت اللہ میں چھ ستون تھے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور ہم سے اسمٰعیل نے کہا کہ مجھ سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ دائیں طرف آپ نے دو ستون چھوڑے تھے۔

باب ۳۳۵

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا أَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِنْ ثَلٰثَةِ أَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخّٰى الْمَكَانَ الَّذِيْ أَخْبَرَهٗ

۴۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوضمرہ نے بیان کیا کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا نافع کے واسطے سے کہ عبد اللہ بن عمر جب کعبہ میں داخل ہوتے تو چند قدم آگے کی طرف بڑھتے دروازہ پشت کی طرف ہوتا اور آپ آگے بڑھتے جب ان کے اور ان کے سامنے کی دیوار کا فاصلہ تقریباً تین ہاتھ رہ جاتا تو نماز پڑھتے۔ اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھنا چاہتے تھے جس کے متعلق حضرت بلال نے آپ کو بتایا

[1] مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان ہلکی پھلکی دو رکعتیں ابتدائے اسلام میں پڑھ لی جاتی تھیں لیکن پھر اس پر عمل ترک کر دیا گیا کیونکہ شریعت کو مغرب کی اذان اور نماز میں زیادہ سے زیادہ اتصال مطلوب ہے شوافع کے نزدیک یہ دو رکعتیں مستحب ہیں اور احناف اور مالکیہ کے یہاں صرف مباح۔

بِهِ يَدُلُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ نَا بَاْسٌ اِنْ صَلّٰى فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ ؛

تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں نماز پڑھی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ بیت اللہ میں جس جگہ بھی ہم چاہیں نماز پڑھ سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

## بَاب ۳۳۹ الصَّلٰوةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ ؛

## ۳۳۹۔ سواری، اونٹ، درخت اور کجاوہ کو سامنے کرکے نماز پڑھنا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهِ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ؛

۴۸۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی بصری نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا۔ عبید اللہ بن عمر کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اپنی سواری کو سامنے کرکے عرض میں کر لیتے تھے اور اس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ عبید اللہ بن عمر نے نافع سے پوچھا کہ جب سواری اُچھلنے کودنے لگتی تو اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کیا کرتے تھے) نافع نے جواب دیا کہ اس وقت کجاوے کو اپنے سامنے کر لیتے تھے اور اس کے آخری حصے کی (جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔ ایک کھڑی سی لکڑی) کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بـ بـ بـ

## بَاب ۳۴۰ الصَّلٰوةِ اِلَى السَّرِيْرِ ؛

## ۳۴۰۔ چارپائی کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنا۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّيْ فَاَكْرَهُ اَنْ اُسَنِّحَهُ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِيْ ؛

۴۸۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا منصور کے واسطہ سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنا دیا حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ چارپائی کو اپنے سامنے کر لیا پھر نماز ادا فرمائی۔ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ میرا جسم سامنے آجائے اس لیے میں چارپائی کے پایوں کی طرف سے آہستہ سے نکل کر اپنے لحاف سے باہر آگئی۔ [1]

---

[1] عرب میں چارپائی کھجور کی تیلی شاخوں اور رسی سے بنتے تھے۔ یہاں پر یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی کو بطور سترہ استعمال کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چارپائی پر لیٹی ہوئی تھیں اور آپ نے ان کے لیٹے رہنے میں کوئی حرج نہیں محسوس فرمایا۔ امام بخاری ہی کی ایک حدیث میں ہے جو چند ابواب کے بعد آئے گی کہ عورت۔ کتے اور گدھے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ حدیث کے ظاہری الفاظ ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے ظاہر سے پیدا شدہ غلطی کی تصحیح اپنے مخاطبوں سے فرما رہی ہیں اس سے متعلق نوٹ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔



www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۳۴۱** لِيَرُدَّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ إِنْ أَبَى أَنْ تُقَاتِلَهُ قَاتِلْهُ ؕ

**۴۸۲ ۔ حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ ابْنُ أَبِي إِيَاسٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ نَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ؕ

**۳۴۱ ۔** نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے گذرنے والے کو روک دے ۔ ابن عمر رضؓ نے کعبہ میں جبکہ آپ تشہد کے لیے بیٹھے ہوئے تھے روک دیا تھا ۔ اور اگر وہ لڑائی پر اُتر آئے تو اُس سے لڑنا بھی چاہیئے [۱]

**۴۸۲ ۔** ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے یونس نے حمید بن ہلال کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابو صالح سے کہ ابو سعید خدری رضؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ح اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ۔ ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے حمید بن ہلال عدوی نے بیان کیا ۔ کہا کہ ہم سے ابو صالح سمان نے بیان کیا ۔ کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضؓ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ۔ آپ کسی چیز کی طرف رُخ کئے ہوئے لوگوں کے لیے اسے سترہ بنائے ہوئے تھے ۔ ابو معیط کے خاندان کے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گزر جائے ابو سعیدؓ نے اس کے سینے پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا ۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گزرنے کے نہ ملا ۔ اس لیے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لیے لوٹا ۔ اب کی ابو سعیدؓ نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا ۔ اسے ابو سعید رضؓ سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا ۔ اس کے بعد ابو سعید رضؓ بھی تشریف لے گئے ۔ مروان نے کہا اے ابو سعید رضؓ آپ میں اور آپ کے بھائی کے بچے میں کیا معاملہ پیش آیا ۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف رُخ کر کے پڑھے اور اس چیز کو سترہ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو اسے دھکا دے دینا چاہیئے ۔ اگر اب بھی اسے اصرار ہو تو اس سے لڑنا چاہیئے کیونکہ وہ شیطان ہے [۲]

---

[۱] حنفیہ کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی جہری نماز پڑھ رہا ہو تو ذرا اونچی آواز کر کے گذرنے والے کو روکنے کی کوشش کرے اور اگر سری نماز ہے تو اس میں مشائخ کے مختلف اقوال ہیں ۔ بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک آیت کو زور سے پڑھ دے تا کہ گذرنے والا متنبہ ہو جائے ابن عمرؓ نے گذرنے والے سے لڑائی (قتال) کے متعلق جو فرمایا ہے اسے حنفیہ مبالغہ پر محمول کرتے ہیں یعنی نماز کی حالت میں گذرنے والے سے مزاحمت کی اجازت نہیں دیتے لیکن شوافع اس کی بھی اجازت دیتے ہیں [۲] مطلب یہ ہے کہ سترہ اور نماز پڑھنے والے کے بیچ سے اگر کوئی گذرنا چاہے ورنہ سترہ کے سامنے سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ



(باقی اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ٣٤٢ اِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

٤٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً ؎

باب ٣٤٣ اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي. وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهِ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهِ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ ؎

٤٨٤ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهُ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا وَّعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ؎

۳۴۲ - مصلی کے سامنے سے گذرنے پر گناہ۔

۴۸۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے مالک نے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ ابو نضر سے بیان کیا وہ بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد نے انھیں ابو جہیم کی خدمت میں ان سے پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انھوں نے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذرنے والے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر مصلی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس کا گناہ کتنا بڑا ہے تو اس کے سامنے سے گذرنے پر چالیس (سال) وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتا۔ ابو النضر نے کہا مجھے یاد نہیں کہ انھوں نے چالیس دن کہا یا مہینہ یا سال۔

۳۴۳ - نماز پڑھتے میں ایک مصلی کا دوسرے شخص کی طرف رُخ کرنا۔ حضرت عثمان رضہ نے نماز پڑھتے وقت کسی دوسرے کی طرف رُخ کرنے کو ناپسند فرمایا لیکن اس وقت جب کہ مصلی کی توجہ سامنے والے کی طرف ہو جائے لیکن اگر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں تو زید بن ثابت نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ایک شخص دوسرے کی نماز کو نہیں توڑ سکتا۔

۴۸۴ - ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا۔ اعمش کے واسطے سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضہ سے کہ ان کے سامنے تذکرہ چلا کہ نماز کو کیا چیزیں توڑ دیتی ہیں لوگوں نے کہا کہ کتا۔ گدھا۔ عورت (بھی) نماز کو توڑ دیتی ہے۔ عائشہ نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتوں کے برابر بنا دیا۔ حالانکہ میں جانتی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کے اور آپ کے قبلہ کے درمیان (سامنے) چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ مجھے ضرورت پیش آتی تھی اور یہ بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا تھا کہ خود کو آپ کے سامنے کر دوں۔ اس لیے میں آہستہ سے نکل آتی تھی۔ اعمش نے ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضہ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بقیہ حاشیہ:۔ سترہ ہوتا ہی اس لیے ہے کہ سامنے سے گذرنے والوں کو کوئی تنگی نہ ہو۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اگر پھر بھی نہ مانے تو روکنا چاہیے اس سے مقصد دلوں میں اس فعل کی قباحت اور ناگواری کو راسخ کرنا ہے۔ نماز ہی کی حالت میں روکنے کا حکم نہیں ہے۔ گذرنے والے کو شیطان اس لیے کہا کہ وہ خدا اور بندے کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کر رہا ہے جو شیطان کا کام ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۳۴۴ الصَّلٰوۃِ خَلْفَ النَّائِمِ ۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا یَحْیٰی قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْتِرَ اَیْقَظَنِیْ فَاَوْتَرْتُ ۔

۳۴۴۔ سوئے ہوئے شخص کے سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

۴۸۵۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ فرماتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں عرض میں اپنے بستر پر سوئی رہتی۔ جب وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

باب ۳۴۵ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ ۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُّهُمَا قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَّیْسَ فِیْهَا مَصَابِیْحُ ۔

۳۴۵۔ نفل نماز عورت سامنے ہوتے ہوئے پڑھنا۔

۴۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ ابو النضر کے واسطہ سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضؓ سے کہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو جایا کرتی تھی میرے پاؤں آپ کے سامنے (پھیلے ہوئے) ہوتے تھے پس جب آپ سجدہ کرتے تو پاؤں کو ہلکے سے دبا دیتے اور میں انہیں سکیڑ لیتی پھر جب قیام فرماتے تو میں انہیں پھیلا لیتی۔ اس زمانہ میں گھروں کے اندر چراغ نہیں تھے۔

باب ۳۴۶ مَنْ قَالَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ ۔

۳۴۶۔ جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ ثَنَا اَبِیْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ قَالَ نَا اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُکِرَ عِنْدَهَا مَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْکِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاِنِّیْ عَلَی السَّرِیْرِ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُوْ لِیَ الْحَاجَةُ فَاَکْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوْذِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَیْهِ ۔

۴۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابراہیم نے اسود کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عائشہ سے ح اور اعمش نے کہا کہ مجھ سے مسلم نے مسروق کے واسطہ سے بیان کیا وہ عائشہ رضؓ سے کہ ان کے سامنے ان چیزوں کا ذکر چلا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں یعنی کتا، گدھا اور عورت اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں گدھوں اور کتوں کی طرح بنا دیا حالانکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں، چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان (سامنے) لیٹی رہتی تھی۔ مجھے کوئی ضرورت پیش آتی اور چونکہ یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کے سامنے (جب کہ آپ نماز پڑھ رہے ہوں) بیٹھوں اور اس طرح آپ کو تکلیف ہو اس لیے میں آپ کے پاؤں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نکل جاتی تھی [1]

[1] امام بخاری رحمہ اس حدیث کا جواب دینا چاہتے ہیں جس میں ہے کہ کتے، گدھے اور عورت نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ یہ بھی صحیح حدیث ہے لیکن اس سے مقصد یہ بتانا تھا کہ ان کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے خشوع وخضوع میں فرق پڑتا ہے یہ مقصد نہیں تھا کہ واقعی ان کا سامنے سے گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۴۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ أَهْلِهِ ؞

۴۸۸ - ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی - کہا کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھوں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ کیا نماز کو کوئی چیز توڑ دیتی ہے تو انھوں نے فرمایا کہ نہیں اسے کوئی چیز نہیں توڑتی - مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور میں سامنے عرض میں گھر کے بستر پر لیٹی رہتی تھی -

## باب ۳۴۷ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلٰى عُنُقِهِ فِي الصَّلٰوةِ ؞

## ۳۴۷ - نماز میں اگر کوئی اپنی گردن پر کسی بچی کو اٹھا لے -

۴۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا ؞

۴۸۹ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا - کہا کہ ہمیں مالک نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے واسطہ سے خبر دی - وہ عمرو بن رزقی سے وہ ابو قتادہ انصاری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے وقت اٹھائے رہتے تھے ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی حدیث میں ہے کہ جب سجدہ میں جاتے تو اتار دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھا لیتے [1]

## باب ۳۴۸ إِذَا صَلّٰى إِلٰى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ ؞

## ۳۴۸ - ایسے بستر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جس پر حائضہ عورت ہو -

۴۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلٰى فِرَاشِي ؞

۴۹۰ - ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا - کہا کہ ہم سے ہشیم نے شیبانی کے واسطہ سے بیان کیا - وہ عبد اللہ بن شداد بن ہاد سے کہا کہ مجھے میری خالہ میمونہ بنت الحارث نے خبر دی کہ میرا بستر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں ہوتا تھا اور اکثر آپ کا کپڑا (نماز پڑھتے میں) میرے اوپر آجاتا تھا - میں اپنے بستر پر ہی ہوتی تھی -

---

بقیہ حاشیہ :- چونکہ بعض لوگوں نے اس کے ظاہری الفاظ پر ہی حکم لگا دیا تھا اس لیے حضرت عائشہ رضؓ نے اس کی تردید کی ضرورت سمجھی اس کے علاوہ اس حدیث سے یہ بھی شبہ ہوتا تھا کہ نماز کسی دوسرے کے عمل سے بھی ٹوٹ سکتی ہے - اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان لگایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی یعنی کسی دوسرے کا کوئی عمل خاص طور سے سامنے سے گزرنا -

صفحہ ھذا [1] امامہ بنت زینب خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چڑھ جاتی تھیں اور جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو صرف اشارہ کر دیتے اور آپ چونکہ باشعور تھیں اس لیے اشارہ پاتے ہی اتر جاتی تھیں - راوی نے اسی کو "صلی وھو حامل لھا" سے تعبیر کیا ہے اور یہ عمل قلیل ہے جس سے نماز فاسد نہیں ہوتی - آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل بھی صرف امت کی تعلیم کے لیے کیا تھا عمل کے ذریعہ کسی بات کی تعلیم فطرت کو اپیل کرتی ہے اور جس طرح بچے زندگی کے طور طریق ماں باپ کے عمل سے سیکھتے ہیں امت بھی اپنے نبی کے عمل سے دین کے طور طریقے سیکھتی ہے -

www.sirat-e-mustaqeem.com



۴۹۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ نَائِمَةٌ فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ ؞

۴۹۱ ۔ ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شیبانی سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن شداد بن ہاد نے بیان کیا۔ کہا کہ میں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے سُنا وہ فرماتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور میں آپؐ کے برابر میں سوتی رہتی۔ جب آپ سجدہ میں جاتے تو آپؐ کا کپڑا مجھ کو چھو جاتا تھا۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

## باب ۳۴۹ هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِكَيْ يَسْجُدَ ؞

## ۳۴۹ ۔ کیا مرد اپنی بیوی کو سجدہ کرتے وقت (سجدہ کی گنجائش پیدا کرنے) کے لیے چھو سکتا ہے۔

۴۹۲ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا ؞

۴۹۲ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا: کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قاسم نے بیان کیا عائشہ رضؓ کے واسطہ سے۔ آپ نے فرمایا ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر بنا کر تم نے بُرا کیا۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے میں آپؐ کے سامنے لیٹی ہوئی تھی۔ جب سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو چھو دیتے تھے اور میں انہیں سکیڑ لیتی تھی

## باب ۳۵۰ الْمَرْاَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّيْ شَيْئًا مِّنَ الْاَذٰى ؞

## ۳۵۰ ۔ عورت جو نماز پڑھنے والے سے گندگی کو ہٹا دے۔

۴۹۳ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ السُّوْرْمَارِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمُرَائِيْ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيْئُ بِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ

۴۹۳ ۔ ہم سے احمد بن اسحٰق سورماری نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابو اسحٰق کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ عمرو بن میمون سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ قریش اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک قریشی بولا۔ اس ریاکار کو نہیں دیکھتے؟ کیا کوئی ہے جو بنی فلاں کے ذبح کئے ہوئے اونٹ تک جانے کے لیے تیار ہو اور وہاں سے گوبر خون اور جھیل لائے پھر یہاں انتظار کرے۔ جب یہ (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ میں جائیں تو گردن پر رکھ دے (اس کام کو انجام دینے کے لیے) ان میں کا سب سے زیادہ بدبخت شخص اٹھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو اس نے آپؐ کی گردن مبارک پر یہ غلاظتیں ڈال دیں۔ ان کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ہی کی حالت میں سر کو کئے رہے۔ مشرکین (یہ دیکھ کر) ہنسے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر لوٹنے پوٹنے لگے۔ ایک شخص (غالباً ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَمّٰى اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً ؕ

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا۔ آپ ابھی بچی تھیں۔ آپ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی سجدہ ہی میں تھے۔ پھر ان غلاظتوں کو آپؐ کے اوپر سے ہٹایا اور مشرکین کو مخاطب کر کے انھیں بُرا بھلا کہا۔ پھر جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کر لی تو فرمایا "خدایا قریش پر عذاب نازل کر، خدایا قریش پہ عذاب نازل کر، خدایا قریش پر عذاب نازل کر" پھر نام لے کر کہا۔ خدایا عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف۔ عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو ہلاک کر دے۔" عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا۔ خدا گواہ ہے۔ میں نے ان سب کو بدر کی لڑائی میں خاک و خون میں پایا پھر انھیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنوئیں والے خدا کی رحمت سے دور کر دیئے گئے۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا پارہ دوم مکمل ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com



## تیسرا پارہ ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# کِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ — نماز کے اوقات

### باب ۳۵۱ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ وَفَضْلُهَا

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَّقَّتَهٗ عَلَيْهِمْ۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ اَوَ اِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

### ۳۵۱۔ نماز کے اوقات اور ان کے فضائل

خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ نماز مسلمانوں پر فرض موقت ہے یعنی خدا نے ان کے اوقات کی تعیین کر دی ہے۔

۴۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا کہ میں نے مالک کے سامنے (یہ حدیث) پڑھی ابن شہاب کے واسطہ سے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن نماز میں تاخیر کی۔ پھر عروہ بن زبیر ان کے پاس گئے اور بتایا کہ (اسی طرح) مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز میں تاخیر کی تھی جب وہ عراق میں (گورنر) تھے۔ اس کے بعد ابو مسعود انصاری ان کی خدمت میں گئے اور فرمایا مغیرہؓ! آخر یہ کیا قصہ ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جب جبریل علیہ السلام آئے تو انھوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی۔ پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ نے بھی پڑھی۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اسی طرح حکم ہوا ہے۔ اس پر عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہا معلوم بھی ہے کیا بیان کر رہے ہو۔ کیا جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات (اپنے عمل کے ذریعہ) بتائے تھے۔ عروہ نے فرمایا کہ ہاں اسی طرح بشیر بن ابی مسعود اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔[1] عروہ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عائشہ

---

(حاشیہ) [1] حضرت جبریل علیہ السلام اسراء کے بعد جب کہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہو گئی تھیں ان کے اوقات اور طریقے کی تعلیم دینے کے لیے بھیجے گئے تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مقام ابراہیم کے پاس آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تھی۔ جبریل علیہ السلام امام ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی۔ (جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی (بقیہ آگے)

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھ لیتے تھے جب ابھی دھوپ انکے حجرہ میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے سے بھی پہلے۔

## باب ۲۵۲ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

## ۲۵۲۔ خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ اللہ کی طرف رجوع کرنیوالے اور اللہ سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکین کے طبقہ میں نہ شامل ہو جاؤ۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانَ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ.

۴۹۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عباد نے بیان کیا اور یہ عباد کے لڑکے ہیں۔ ابو جمرہ کے واسطہ سے وہ ابن عباس سے انھوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے عرض کی کہ ہم اس ربیعہ کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں اس لیے آپ کسی ایسی بات کا ہمیں حکم دیجیے جسے ہم سیکھ لیں اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں (حکم دیتا ہوں) خدا پر ایمان لانے کا پھر آپ نے اس کی تفصیل فرمائی کہ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اور نماز کے قائم کرنیکا زکوٰۃ دینے کا اور جو مال تمھیں غنیمت میں ملے اس میں سے خمس ادا کرنے کا (حکم دیتا ہوں)، اور تمھیں میں تو نبڑی حنتم (سبز رنگ کی مرتبان جیسی گھڑیا جس پر روغن لگا ہوا ہو) اور قار (ایک قسم کا تیل جو بصرہ سے لایا جاتا تھا) لگے ہوئے برتن اور نقیر (کھجور کی جڑ سے برتن کی طرح بنایا جاتا تھا)، کے استعمال سے روکتا ہوں[۱]

(بقیہ حاشیہ) سے بھی اسی کو بتایا گیا ہے بخاری کے علاوہ دوسری کتب احادیث میں تصریح ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت کی دو نمازیں دو دن تک پڑھائی تھیں۔ اس طرح اوقات نماز کی تحدید کرنی مقصود تھی کہ پہلے دن پانچوں نمازیں اوّل وقت میں پڑھائیں پھر دوسرے دن آخر وقت میں۔ گویا بتانا یہ تھا کہ ان دونوں اوقات کے درمیان میں نماز کا اصل وقت ہے اس روایت میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عروہ بن زبیر سے کہا کہ "جانتے بھی ہو کیا بیان کر رہے ہو" یعنی قول کے ذریعہ وقت کی تعیین کی جا سکتی تھی عملاً اس کی کیا ضرورت تھی؟ پھر آپ نے بعد میں کہا کہ "کیا جبریل علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تھی" درحقیقت حضرت عمر بن عبد العزیز کو اس سلسلہ میں کوئی حدیث معلوم نہیں تھی اور جب عروہؓ نے یہ حدیث سنائی تو انھیں کچھ تھوڑا سا تامل ہوا۔ حضرت عروہؓ نے جب اس تامل کو محسوس کیا تو فوراً اس کی سند بیان کر دی تا کہ پوری طرح اطمینان ہو جائے۔

اوقات نماز کی تعلیم بجائے قول کے فعل کے ذریعہ اس لیے کی گئی کہ وقت کی تحدید قول کے ذریعہ خاص طور سے اس دور میں پوری طرح نہیں ہو سکتی تھی یہی وجہ ہے کہ احادیث میں صحابہ کی اس سلسلے میں تعبیرات مختلف ہیں اس لیے عملی طور پر ان کی تعلیم کی ضرورت محسوس کی گئی۔

(حاشیہ [۱]) یہ وفد عبد القیس دو مرتبہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا ہے، پہلے ۵ھ میں پھر فتح مکہ کے سال۔ ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت اس لیے کی گئی تھی کہ عرب کے لوگ انھیں میں شراب تیار کرتے تھے۔ عرب دورِ جاہلیت میں شراب کے رسیا تھے (بقیہ حاشیہ آگے)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۳۵۳ البیعۃ علی اقام الصلوٰۃ

۴۹۶ - حدثنا محمد بن المثنی قال ثنا یحیی قال حدثنا اسمٰعیل قال ثنا قیس عن جریر بن عبد اللہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم۔

## باب ۳۵۴ الصلوٰۃ کفارۃ

۴۹۷ - حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن الاعمش قال حدثنی شقیق قال سمعت حذیفۃ قال کنا جلوسا عند عمر رضی اللہ عنہ فقال ایکم یحفظ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ قلت انا کما قالہ قال انک علیہ او علیھا لجریٔ قلت فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ وولدہ وجارہ تکفرھا الصلوٰۃ والصوم والصدقۃ والامر والنھی قال لیس ھذا ارید ولکن الفتنۃ التی تموج کما یموج البحر قال لیس علیک منھا باس یا امیر المؤمنین ان بینک وبینھا بابا مغلقا قال ایکسر ام یفتح قال یکسر قال اذا لا یغلق ابدا قلنا اکان عمر یعلم الباب قال نعم کما ان دون الغد اللیلۃ انی حدثتہ بحدیث لیس بالاغالیط فھبنا ان نسأل حذیفۃ فامرنا مسروقا فسألہ فقال الباب عمر۔

## ۳۵۳ - نماز قائم کرنے پر بیعت

۴۹۶ - ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ ہم سے قیس نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

## ۳۵۴ - نماز کفارہ ہے۔

۴۹۷ - ہم سے مسدد نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے یحیٰی نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا، اعمش نے کہا کہ مجھ سے شقیق نے بیان کیا، شقیق نے کہا کہ میں نے حذیفہ سے سنا، حذیفہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے عمرؓ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو تم میں سے کس نے یاد رکھا ہے؟ میں بولا کہ میں نے (اسی طرح یاد رکھا ہے) جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتن کو معلوم کرنے میں بہت نڈر تھے میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے مال، اولاد اور پڑوسی فتنہ (آزمائش کی چیز ہیں[۱]) ۔ اور نماز روزہ، صدقہ اچھی باتوں کے لیے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے روکنا ان کا کفارہ ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا مجھے تم اس فتنہ کے متعلق بتاؤ جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا امیر المؤمنین! آپ اس سے خوف نہ کھائیے آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑ دیا جائے گا۔ عمر بول اٹھے کہ پھر تو کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ شقیق نے کہا کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق علم رکھتے تھے

(بقیہ حاشیہ) اس لیے جب اس کی حرمت نازل ہوئی تو ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا جن میں شراب تیار ہوتی تھی تاکہ شراب کا تصور بھی ذہنوں سے محو ہو جائے۔ پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت ہو گئی تھی اس کے علاوہ ان برتنوں میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا تھا۔

(حاشیہ ۱) قرآن میں بھی ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ (تمہارے مال و اولاد تمہارے لیے باعث آزمائش ہیں) مطلب یہ ہے کہ آدمی ان کی وجہ سے مضطرب اور بے قابو ہو جاتا ہے اور پھر دین کے حدود و احکام کی بھی پرواہ نہیں کرتا اگر کوئی شخص واقعی دین کا پابند ہے اور کسی اس طرح کے اضطراب کی وجہ سے دین کی حدود میں اس سے فروگذاشت ہو گئی تو نماز روزہ اور روزمرہ کی دوسری عبادات ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں اصلاً نماز روزہ عبادات ہی ہیں لیکن یہ کفارہ بھی بن جاتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



تو انھوں نے کہا کہ ہاں بالکل اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے۔ میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط قطعاً نہیں ہے ہمیں اس کے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کچھ پوچھنے میں خوف ہوتا تھا اس لیے مسروق سے کہا گیا (کہ وہ پوچھیں) انھوں نے دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ دروازہ خود عمر (رضی اللہ عنہ) ہی ہیں۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ۔

۴۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، اسمٰعیل تیمی کے واسطے سے وہ ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مسعود سے کہ ایک شخص نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دیدی، اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) نماز دن کے دونوں جانبوں میں قائم کرو اور کچھ رات گئے اور بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اس شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ صرف میرے لیے ہے تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میری تمام امت کیلئے۔

## باب ۳۵۵ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا

## ۳۵۵۔ نماز وقت پر پڑھنے کی فضیلت۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِيْ۔

۴۹۹۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے ولید بن عیزار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو عمر شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اس گھر کے مالک سے سنا آپ عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ حسنِ معاملت رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد۔ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ابن مسعود نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں مزید سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بتا دیتے۔

## باب ۳۵۶ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا

## ۳۵۶۔ پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

۵۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابن ابی حازم اور دار وردی نے یزید بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے

(حاشیہ ۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فتن وغیرہ سے متعلق احادیث سے عام صحابہ کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے اس طرح کی احادیث اکثر پوچھا کرتے تھے جس فتنہ کا ذکر یہاں ہوا ہے یہ وہی فتنہ ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت ہی سے شروع ہو گیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بند دروازہ توڑ دیا جائے گا۔ یعنی جب ایک مرتبہ فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے تو پھر ان کا سدِ باب ناممکن ہو گا چنانچہ امت میں باہم اختلاف و افتراق اور دوسرے مختلف فتنوں کی جو خلیج ایک مرتبہ حائل ہو گئی وہ اب تک پاٹی نہ جا سکی، نت نئے فتنے ہیں کہ آئے دن اٹھتے رہتے ہیں۔ نعوذ باللہ من الفتن۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہائے تو تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ ہرگز نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔

## بَابٌ ۳۵۷ فِيْ تَضْيِيْعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا

## ۳۵۷۔ بے وقت نماز پڑھنا نماز کو ضائع کر دینا ہے۔

۵۰۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيْهَا۔

۵۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے مہدی نے غیلان کے واسطے سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی بات اس زمانہ میں نہیں پاتا۔ لوگوں نے کہا کہ نماز تو ہے فرمایا کہ اس کے ساتھ بھی تم نے کیا کچھ نہیں کر ڈالا ہے۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ اَخِيْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكَ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا اَدْرَكْتُ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ نَحْوَهٗ۔

۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبدالواحد بن واصل ابو عبیدہ حداد نے عبدالعزیز کے بھائی عثمان بن ابی رواد کے واسطے سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا۔ کہا کہ میں دمشق میں انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رو رہے تھے میں نے عرض کی کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کی کوئی چیز اس نماز کے علاوہ اب نہیں پاتا اور اس کو بھی ضائع کیا جا رہا ہے اور بکر بن خلف نے کہا کہ ہم سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہا کہ ہم سے عثمان ابن ابی رواد نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

## بَابٌ ۳۵۸ اَلْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ

## ۳۵۸۔ نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۵۰۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہشام نے

(حاشیہ لہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وقت کے نکل جانے کے بعد نماز پڑھنے ہی کی وجہ سے یہ فرمایا کہ تم نے نماز ضائع کر دی۔ اس حدیث میں ہے کہ امام زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دمشق میں سنی تھی۔ حضرت انسؓ حجاج کی امارت کے زمانہ میں دمشق کے خلیفہ سے حجاج کی شکایت کرنے آئے تھے۔ اس وقت ولید بن عبدالملک خلیفہ تھا۔ ثابت بنانی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حجاج کے دورِ امارت میں ہم حضرت انسؓ کے ساتھ تھے۔ حجاج نے نماز پڑھانے میں بہت دیر کی۔ حضرت انسؓ نے چاہا کہ کھڑے ہو کر اس کی اس حرکت پر ٹوکیں لیکن ساتھیوں نے روک دیا۔ جب باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی کوئی چیز سوائے کلمہ شہادت کے اپنی اصلی حالت پر باقی نہیں رہی، اس پر کسی نے کہا کہ نماز تو پڑھی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ظہر کو تو تم مغرب کے وقت پڑھتے ہو کیا یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تفصیلی روایات سے عنوان میں فائدہ اٹھایا ہے کیونکہ یہ روایات ان کی شرائط کے مطابق نہیں تھیں اس لیے اسے کتاب میں بیان نہ کر سکے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ؕ

قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اس لیے اسے اپنی داہنی جانب نہ تھوکنا چاہیے۔ بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ وَاِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ فَاِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا يَتْفِلُ قُدَّامَهُ اَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ؕ

۵۰۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ کرنے میں اعتدال رکھو اور کوئی شخص اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے، جب کسی کو تھوکنا ہی ہو تو سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آگے یا سامنے نہ تھوکے۔ البتہ بائیں طرف تھوک سکتا ہے اور حمید انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ دائیں طرف البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

## بَابُ ۳۵۹ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

## ۳۵۹۔ گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنا۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ؕ

۵۰۵۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابوبکر نے بیان کیا سلیمان کے واسطہ سے۔ صالح بن کیسان نے کہا کہ ہم سے اعرج عبدالرحمٰن وغیرہ نے حدیث بیان کی وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر کے مولیٰ نافع عبداللہ بن عمر سے اس حدیث کی روایت کرتے تھے۔ کہ ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ کے بھڑکنے سے ہوتی ہے[1]۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ

۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا ان سے شعبہ نے مہاجر ابوالحسن کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے زید بن وہب سے سنا وہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو آپؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو ٹھنڈا ہونے

حاشیہ [1] جب جہنم دھونکائی جاتی ہے اور اس کی آگ میں شدت پیدا ہوتی ہے تو اس کے اثرات دنیا تک پہنچتے ہیں۔ حدیث کے ظاہر سے تو یہی مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہاں صرف جہنم کی آگ سے دوپہر کی گرمی کی شدت کو تشبیہ دی گئی ہے کہ گرمی اس وقت ایسی سخت ہوتی ہے گویا فیح جہنم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر سے پڑھنی چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ

دو یا یہ فرمایا کہ ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ بھڑکنے سے ہے اس لیے جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو پھر ظہر کی اذان اس وقت کہی گئی، جب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لیے۔

**۵۰۷۔ حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ

**۵۰۷۔** ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا کہ اس حدیث کو ہم نے زہری سے سن کر یاد کیا ہے وہ سعید بن مسیب کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں وہ ابوہریرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی تیزی کی وجہ سے ہے جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے رب (آگ کی شدت کی وجہ سے) میرے بعض نے بعض کو کھا لیا۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں، انتہائی سخت گرمی اور انتہائی سخت سردی جو تم لوگ محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

**۵۰۸۔ حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ وَيَحْيَى وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

**۵۰۸۔** ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو صالح نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے اس حدیث کی متابعت سفیان یحییٰ اور ابو عوانہ نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے۔

## بَابُ ۳۶۰ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

## ۳۶۰ سفر میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا۔

**۵۰۹۔ حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلَى لِبَنِي تَيْمِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ ابْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَتَفَيَّأُ تَتَمَيَّلُ۔

**۵۰۹۔** ہم سے آدم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے بنی تیم اللہ کے مولیٰ مہاجر ابوالحسن نے بیان کیا کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا۔ وہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے مؤذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان دے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ مؤذن نے (تھوڑی دیر بعد) پھر دوبارہ چاہا کہ اذان دے لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو جب ٹیلے کا سایہ ہم نے دیکھ لیا (تب اذان کہی گئی) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی تیزی جہنم کی طرح سے ہے اس لیے جب گرمی سخت ہو جایا کرے تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو ابن عباس نے فرمایا کہ تتفیأ کے معنی تتمیل (جھکنا، مائل ہونا ہیں (یعنی حدیث میں جو لفظ فیٔ (سایہ) آتا ہے وہ تفیأ سے مشتق ہے اور تفیأ کے معنی جھکنے کے ہیں۔ سایہ چونکہ ایک طرف سے دوسری طرف جھکتا اور مائل ہوتا رہتا ہے اس لیے اسے فیٔ کہا گیا)

## بَابُ ۳۶۱ وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ۔

وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ۔

## ظہر کا وقت زوال کے فوراً بعد۔

**۳۶۱**۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جھری دوپہر میں (ظہر کی) نماز پڑھتے تھے۔

**۵۱۰**۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

**۵۱۰**۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ جب سورج مغرب کی طرف جھکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر منبر پر تشریف لائے اور قیامت کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت میں بڑے عظیم حوادث پیش آئیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہو تو پوچھے کیونکہ جب تک میں اس جگہ پر ہوں تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا۔ لوگ بہت زیادہ آہ وزاری کرنے لگے اور آپؐ برابر فرماتے جاتے تھے کہ جو کچھ پوچھنا ہو پوچھو۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور دریافت کیا کہ میرے باپ کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمھارے باپ حذافہ ہیں آپ اب بھی برابر فرما رہے تھے کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور انھوں نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے سے خوش اور راضی ہیں۔ اس پر آنحضور چپ ہو گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی تھیں، اس دیوار پر (خیر جنت میں) اور شر (جہنم میں)، جیسا میں نے اس مقام میں دیکھا اور کہیں نہیں دیکھا تھا۔

**۵۱۱**۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

**۵۱۱**۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ ابوالمنہال کے واسطہ سے وہ ابوبرزہ سے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہمارے لیے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو پہچاننا ممکن تھا۔ صبح کی نماز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے اور آپ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی نماز اس وقت ہوتی کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک (نماز پڑھنے کے بعد) جاتے اور پھر واپس آجاتے لیکن دن ابھی بھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جو وقت بتایا تھا وہ مجھے یاد نہیں رہا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، پھر ابوبرزہؓ نے فرمایا کہ نصف شب تک (مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے)، اور معاذؓ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا کہ پھر میں دوبارہ ابوالمنہال سے ملا تو انھوں نے (شک کے اظہار کے ساتھ) فرمایا "یا تہائی رات تک"۔

**۵۱۲**۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

**۵۱۲**۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ ۔

خالد بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے غالب قطان نے بکر بن عبد اللہ مزنی کے واسطہ سے بیان کیا کہ وہ انس بن مالک سے، آپ نے فرمایا کہ جب ہم (گرمیوں میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لیے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے[1]

## باب ۳۶۲ تَاخِيْرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ ۔

## ۳۶۲ ۔ ظہر کی نماز عصر کے وقت ۔

۵۱۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ أَيُّوْبُ لَعَلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى ۔

۵۱۳ ۔ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا عمرو بن دینار کے واسطہ سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات رکعتیں (ایک ساتھ)، اور آٹھ رکعتیں (ایک ساتھ) پڑھیں: ظہر اور عصر (کی آٹھ رکعتیں) اور مغرب اور عشا (کی سات رکعتیں) ایوب نے پوچھا شاید برسات کا موسم رہا ہو۔ جابر بن زید نے جواب دیا کہ غالباً ایسا ہی ہوگا[2]

## باب ۳۶۳ وَقْتِ الْعَصْرِ ۔

## ۳۶۳ ۔ عصر کا وقت ۔

۵۱۴ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ

۵۱۴ ۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا وہ اپنے والد سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ ان کے حجرہ میں ابھی دھوپ باقی رہتی

---

[1] بظاہر اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو کپڑا پہنے ہوتے اسی پر سجدہ کر لیا کرتے تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے خواہ اسے پہن رکھا ہو اور اسی کے ایک حصہ کو آگے بڑھا کر سجدہ کی جگہ پر کر لیا اور اس پر سجدہ کیا یا علٰحدہ سے زمین پر بچھایا گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کپڑا زمین پر نماز پڑھنے کے لئے نہیں بچھایا جاتا تھا۔ چونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جواز کی صرف یہی صورت ہے کہ علٰحدہ سے بچھایا گیا ہو اس لیے وہ اس حدیث کو اسی صورت پر محمول کریں گے۔ بہرحال حدیث میں اس کی بھی گنجائش ہے۔

[2] مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا کہ ظہر کی نماز میں اتنی تاخیر کر دی اور اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی تاخیر کی۔ ابن عباس رضؓ نے جواب دیا کہ آپؐ چاہتے تھے کہ امت تنگی میں مبتلا نہ ہو جائے اس سے بھی زیادہ صراحت ایک دوسری حدیث میں ہے جو اسی حدیث کے راوی جابر بن عبد اللہ یعنی ابو الشعثاء سے مروی ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مخصوص تلامذہ میں سے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ غالباً آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز آخر وقت میں پڑھی ہوگی اور عصر کی شروع وقت میں اسی طرح مغرب کی نماز میں بھی آپ نے تاخیر کی ہوگی اور عشاء کی جلدی پڑھ لی ہوگی اس پر ابو الشعثاء نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔ خود ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی نسائی میں اسی طرح روایت ہے اور ان تمام روایتوں سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جو دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھ لیتے تھے جس کی تعبیر روایتوں میں "عجل العشاء واخر المغرب واخر الظہر وعجل العصر" سے کی گئی ہے اور فقہا کی اصطلاح میں اسے "جمع بین الصلوٰتین" کہا گیا ہے اس جمع کی صورت یہ نہیں تھی کہ ظہر کی نماز عصر کے وقت یا مغرب کی نماز عشاء کے وقت پڑھتے تھے بلکہ جیسا کہ ابن عباس کی روایتوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جمع کی صورت صرف یہ ہوتی تھی کہ ظہر آخر وقت میں پڑھ لیتے تھے اور عصر اول وقت میں اسی طرح مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ عذر پیش آ جانے پر اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے یہ یاد رہے کہ ایسی صورت کبھی نہیں ہوئی کہ کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھ لی گئی ہو۔



www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



تَخْرُجُ مِنْ حُجْرَتِهَا ۞

تھی۔

۵۱۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ۞

۵۱۵۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا، وہ عروہ سے وہ عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی تو دھوپ ان کے حجرہ ہی میں تھی۔ سایہ دیوار پر بھی نہ چڑھا تھا۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ ۞

۵۱۶۔ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے زہری کے واسطے سے بیان کیا۔ وہ عروہ سے وہ عائشہ رضہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تھے تو سورج ابھی میرے حجرے میں جھانکتا رہتا تھا، ابھی سایہ چڑھا بھی نہ ہوتا تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رح) کہتے ہے کہ مالک یحییٰ بن سعید شعیب اور ابن ابی حفصہ کی روایت میں (زہری سے، والشمس قبل ان تظہر کے الفاظ ہیں (مطلب یہی ہے۔ دونوں روایتوں کی توجیہ حافظ ابن حجر نے تفصیل سے بیان کی ہے۔ عربی دان اصحاب اسے ملاحظہ کر سکتے ہیں)۔

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ۞

۵۱۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں عوف نے خبر دی سیار بن سلامہ کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ دوپہر کی نماز جسے تم "صلوٰۃ اولیٰ"[1] کہتے ہو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے اور جب عصر پڑھتے اس کے بعد کوئی شخص مدینہ کے انتہائی کنارہ پر اپنے گھر واپس آجاتا اور سورج اب بھی موجود ہوتا تھا۔ مغرب کے وقت سے متعلق آپ نے جو کچھ کہا تھا مجھے وہ یاد نہیں رہا اور عشاء جسے تم "عتمہ"[2] کہتے ہو۔ اس میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے تھے جب آدمی اپنے قریب بیٹھے ہوئے دوسرے شخص کو پہچان سکتا اور صبح کی نماز میں آپ ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے[3]

---

[1] صلوٰۃ اولیٰ یعنی پہلی نماز کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے پانچ وقت کی نمازوں کے فرض ہونے کے بعد جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اوقات کی تعلیم دینے کے لئے تشریف لائے تو سب سے پہلے ظہر کی نماز پڑھائی تھی۔ اسی لیے حدیث کے راوی نماز کے اوقات بیان کرنے میں شروع ظہر کی نماز سے کرتے ہیں۔

[2] "عتمہ" جاہلیت میں اسی وقت کا نام تھا۔ اسلام میں یہ "عشاء" ہے۔ نماز عشاء سے پہلے سونے کو آپ اس لئے ناپسند فرماتے تھے کہ اس سے نماز چھوٹ جانے کا خطرہ تھا اور بعد میں بات چیت اس لئے ناپسند ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ بیداری کی ابتداء اور اس کی انتہا دونوں خیر اور عبادت کے ساتھ ہو صبح اُٹھئے تو فجر کی نماز کی تیاریوں میں لگ جایئے اور رات کو سوئیے تو پہلے عشاء پڑھ لیجئے۔

[3] اس باب میں متعدد روایتیں ہیں اور عصر کے وقت کی تعیین کرتی ہیں۔ خاص عصر کی نماز سے متعلق تین روایتیں حضرت عائشہ رضہ کی ہیں اور ان سب میں آپ نے ایک بات بتائی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تھے تو دھوپ ان کے حجرہ میں باقی رہتی تھی۔ حنفیہ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ عصر کی نماز دیر میں پڑھی جائے اور شوافع کہتے ہیں کہ سویرے جب کہ دن کا کافی حصہ باقی رہے پڑھ لینی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ

بقیہ صفحہ آئندہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



۵۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ

۵۱۸ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ مالک کے واسطہ سے وہ اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے وہ انس بن مالک سے انھوں نے فرمایا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور اس کے بعد کوئی بنی عمرو بن عوف (قبا) کی مسجد میں جاتا تو لوگ ابھی عصر پڑھتے رہتے تھے۔

۵۱۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّی الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَهٗ ؏

۵۱۹ - ہم سے ابن مقاتل نے بیان کیا کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو امامہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر واپسی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیا دیکھا کہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے عرض کی کہ عم مکرم! یہ کونسی نماز آپ پڑھ رہے تھے فرمایا کہ عصر اور اسی وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ نماز پڑھتے تھے۔[ا]

۵۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰى قُبَاءٍ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ؏

۵۲۰ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ انس بن مالک سے کہ آپ نے فرمایا ہم عصر کی نماز پڑھتے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) اس کے بعد کوئی شخص قبا جاتا اور جب وہاں پہنچ جاتا تو سورج ابھی بلندی پر ہوتا تھا۔

۵۲۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِیْ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ

۵۲۱ - ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تو سورج بلندی پر اور روشن ہوتا تھا پھر ایک شخص مدینہ کے بالائی علاقہ کی طرف جاتا تو وہاں پہنچنے کے بعد

(بقیہ صفحہ گذشتہ) علیہ وسلم بھی اول وقت ہی میں پڑھتے تھے لیکن امام طحاوی نے لکھا ہے کہ چونکہ ازواج مطہرات کے حجروں کی دیواریں بہت چھوٹی تھیں اس لئے مغروب سے پہلے کچھ نہ کچھ دھوپ حجروں میں باقی رہتی تھی اور اگرچہ حجرے بہت تنگ اور چھوٹے تھے لیکن دھوپ دیواروں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے برابر باقی رہتی تھی اس لیے اگر آں حضور کی نماز عصر کے وقت حضرت عائشہ رضہ کے حجرہ میں دھوپ رہتی تھی تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ نماز سویرے ہی پڑھ لیتے تھے۔ نماز کے اوقات سے متعلق احادیث میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنے مشاہدات بیان فرمائے ہیں اور نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہا کی تعبیر مختلف الفاظ سے کی ہے مثلاً ظہر کی نماز کے لیے "حتی راینا فی التلول" (اس وقت نماز پڑھی گئی جب ٹیلے کے سائے نظر آنے لگے) کہا۔ عصر کے لیے کسی نے کہا کہ "مرتفعۃ حیۃ" عصر کی نماز ہوتی تو سورج ابھی بلندی پر اور زندہ و روشن ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا "عصر کے وقت دھوپ میرے حجرہ میں رہتی تھی" کسی نے کہا کہ عصر پڑھ کے ہم اپنے گھر آتے تھے مدینہ کے سب سے آخری کنارے پر اور سورج ابھی باقی رہتا تھا۔ مغرب کے لیے کہا کہ "ہم نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے" کسی نے صرف اسی پر اکتفا کیا کہ "مغرب کا وقت ہوتے ہی نماز پڑھ لی جاتی" ان تمام تعبیرات سے جن میں مافی الضمیر کے لئے مختلف الفاظ بیان کئے گئے ہیں اور دوسرے قرائن کے پیش نظر آئمہ کرام نے نماز کے اوقات کی تعیین کی ہے۔ اس میں ان کا معمولی سا اختلاف بھی ہے لیکن یہ ناگزیر تھا اس لیے اس سلسلے میں جتنی بھی احادیث آئیں گی انھیں اسی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔

[ا] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی رائے اس سلسلہ میں عام آراء سے مختلف تھی اور آپ عصر کو سویرے پڑھنے پر زور دیتے تھے جبکہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں عام طور پر عصر تاخیر کے ساتھ پڑھی جاتی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ ٭

بھی سورج بلند رہتا تھا۔ مدینہ کے بالائی علاقہ کے بعض مقامات تقریباً چار میل دور ہیں۔

## بَاب ۳۶۴ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

## ۳۶۴۔ عصر کے چھوٹ جانے پر گناہ

**۵۲۲۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ٭

**۵۲۲۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر پہنچائی وہ عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال ضائع ہو گیا۔

## بَاب ۳۶۵ إِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ ٭

## ۳۶۵۔ نماز عصر قصداً چھوڑ دینے پر گناہ۔

**۵۲۳۔ حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ٭

**۵۲۳۔** ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا کہ ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو قلابہ کے واسطہ سے خبر دی وہ ابو الملیح سے کہا کہ ہم بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، بارش کا دن تھا۔ آپ فرمانے لگے کہ عصر کی نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

## بَاب ۳۶۶ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

## ۳۶۶۔ نماز عصر کی فضیلت۔

**۵۲۴۔ حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ

**۵۲۴۔** ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے قیس کے واسطہ سے بیان کیا وہ جریر بن عبد اللہ سے، کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس دیکھنے میں کوئی دھکا پیل بھی نہیں ہوگی پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر) کی نمازوں سے تمہیں کوئی چیز نہ روک سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) پس اپنے رب کی حمد کی تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے اسمٰعیل (راوی حدیث) نے کہا کہ ایسا کرو کہ (عصر اور فجر کی نمازیں) چھوٹنے نہ پائیں۔

**۵۲۵۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ

**۵۲۵۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے مالک نے ابو الزناد کے واسطہ سے بیان کیا وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن میں ملائکہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں میں ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں، ان کا اجتماع ہوتا ہے پھر تمہارے پاس رہنے والے ملائکہ جب رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے کہ میرے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عِبَادِی فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَا هُوَ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُوَ یُصَلُّوْنَ ؕ

بندوں کو تم لوگوں نے کس حال میں چھوڑا وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے[1]

## بَابُ ٣٦٦ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ؕ

## ۳۶۶ - جو عصر کی ایک رکعت غروب سے پہلے پہلے پڑھ سکا۔

٥٢٦ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ ؕ

۵۲۶ - ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عصر کی نماز کی ایک رکعت بھی کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھ سکا تو پوری نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ سکے تو پوری نماز پڑھے[2]

٥٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ

۵۲۷ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم سے پہلے کی امتوں کے مقابلہ میں تمھاری زندگی (صرف) اتنی ہے جتنا عصر سے سورج غروب ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ توراۃ والوں کو توراۃ دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ آدھے دن تک وہ بےبس ہو چکے تھے۔ ان لوگوں کو ان کے عمل کا بدلہ ایک ایک قیراط (بقول بعض دینار کا ۱/۶ حصہ اور بعض کے قول کے مطابق دینار کا بیسواں حصہ) دیا گیا، پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی انھوں نے (آدھے دن سے) عصر تک اس پر عمل کیا اور عاجز ہو گئے انھیں بھی ایک ایک قیراط کے عمل کا بدلہ دیا گیا۔ پھر (عصر کے وقت) ہمیں قرآن دیا گیا ہم نے اس پر سورج کے غروب تک عمل کیا

[1] ظاہر ہے کہ فرشتوں کا یہ جواب انھیں بندوں کے متعلق ہوگا جو نماز کے پابند ہیں اور خاص طور سے فجر و عصر کے، لیکن جو لوگ پابند نماز نہیں خدا کی بارگاہ میں فرشتے ان کا ذکر کس بنیاد پر کریں گے۔

[2] بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مثلاً کوئی شخص نابالغ یا دیوانہ تھا یا اسی طرح کا کوئی ایسا عذر تھا جس سے نماز معاف ہو جاتی ہے جب وہ عذر ختم ہوا تو عین اس وقت اتفاق سے عصر یا فجر کے وقت میں صرف ایک رکعت کی گنجائش تھی ایسے شخص پر اس نماز کی قضا واجب ہو جاتی ہے لیکن دوسری متعدد احادیث جو اس سے زیادہ مفصل ہیں اور اسی باب سے متعلق ہیں ان کی روشنی میں اس حدیث کی یہ تفسیر درست نہیں ہو سکتی مفصل حدیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت نماز امام کے ساتھ پالی اس نے پوری نماز پالی۔ مختلف احادیث کے الفاظ میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن مطلب سب کا یہی ہے کہ اگر کوئی شخص بعد میں آیا اور کچھ رکعتیں ہو چکی تھیں آنیوالا صرف ایک رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو سکا تو وہ جماعت کی فضیلت حاصل کر لیگا۔ ان تفصیلی روایات میں فجر اور عصر کی بھی کوئی قید نہیں۔ اس لئے ان کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ یہ حدیث عصر اور فجر کی نمازوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے باب کی ہے اور امام بخاریؒ کو بھی اس سلسلے میں مغالطہ ہوا حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ امام کے ساتھ صرف ایک رکعت کو پانیوالا بھی جماعت کی فضیلت سے محروم نہیں ہو سکتا فیض الباری ج ۲ میں یہ بحث بسط و وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَاَعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَىْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ هٰؤُلَآءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ اَجْرِكُمْ مِّنْ شَىْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ وَهُوَ فَضْلِىْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ ؞

اور ہمیں دو دو قیراط ملے اس پر ان دو کتاب والوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! انھیں تو آپ نے دو دو قیراط دیئے اور ہمیں صرف ایک ایک قیراط۔ حالانکہ عمل ہم نے ان سے زیادہ کیا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا تو کیا میں نے اجر دینے میں تم پر کچھ زیادتی کی ہے انھوں نے عرض کی کہ نہیں، خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ زیادہ اجر دینا میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دے سکتا ہوں۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَاجَرَ قَوْمًا يَّعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ فَاسْتَاجَرَ اٰخَرِيْنَ فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِىْ شَرَطْتُ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَاجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ ؞

۵۲۸ - ہم سے ابوکریب نے بیان کیا، ان سے ابوامامہ نے بیان کیا، برید کے واسطے سے وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے کچھ لوگوں سے اجرت پر رات تک کام کرنے کے لئے کہا، انھوں نے آدھے دن تک کام کیا اور پھر جواب دے دیا کہ ہمیں تمہاری اجرت کی ضرورت نہیں، پھر اس شخص نے دوسرے لوگوں کو اجرت پر کام کے لئے تیار کیا اور ان سے کہا کہ دن کا جو حصہ باقی بچ گیا ہے (یعنی آدھا دن) اس کو پورا کر دو۔ مقررہ مزدوری تمھیں ملے گی، انھوں نے بھی کام شروع کیا لیکن عصر تک وہ بھی جواب دے بیٹھے پھر ایک تیسری قوم کو اجرت پر مقرر کیا اور انھوں نے دن کے اس باقی حصہ کو پورا کیا اور سورج غروب ہو گیا۔ پس اس تیسرے گروہ نے پہلے دو گروہوں کے کام کی پوری اجرت کا اپنے آپ کو مستحق بنا لیا۔

٭٭٭٭٭

## بَابُ ۳۶۸ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ؞

## ۳۶۸ - مغرب کا وقت

عطاء نے فرمایا ہے کہ مریض عشاء اور مغرب دونوں کو ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو النَّجَاشِىِّ اِسْمُهٗ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّى الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ

۵۲۹ - ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ولید نے بیان کیا کہا کہ ہم سے اوزاعی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو النجاشی نے بیان کیا، ان کا نام عطاء بن صہیب ہے اور یہ رافع بن خدیج کے مولیٰ ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے رافع بن خدیج سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہم مغرب کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوتے تو . . . . . . . . . . . . . . . . . . . (اتنا اجالا پھر بھی باقی رہتا تھا کہ ہم میں سے ہر) ایک شخص تیر گرنے کی جگہ کو

www.sirat-e-mustaqeem.com



شخص تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔[1]

۵۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ ۔

۵۳۰ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد کے واسطہ سے بیان کیا وہ محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے انھوں نے کہا کہ حجاج کا دور آیا (اور وہ نماز بہت تاخیر سے پڑھایا کرتا تھا)۔ ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھایا کرتے تھے۔ ابھی سورج صاف اور روشن ہوتا تو عصر پڑھاتے۔ مغرب وقت آتے ہی پڑھاتے اور عشاء کو کبھی جلدی پڑھاتے اور کبھی تاخیر سے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھا دیتے اور اگر لوگ جلدی جمع نہ ہوتے تو نماز میں تاخیر فرماتے (اور لوگوں کا انتظار کرتے) اور صبح کی نماز صحابہ یا (یہ کہا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۔

۵۳۱ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا مسلم کے واسطہ سے فرمایا کہ ہم نماز مغرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈوب جاتا تھا۔

۵۳۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا ۔

۵۳۲ - ہم سے آدم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا وہ ابن عباس کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات رکعت (مغرب اور عشاء کی نمازیں) ایک ساتھ اور آٹھ رکعت (ظہر اور عصر کی نمازیں) ایک ساتھ پڑھیں۔[2]

## بَابُ ۳۶۹ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءَ

## ۳۶۹ - مغرب کو عشاء کہنا ناپسندیدہ ہے۔

۵۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

۵۳۳ - ہم سے ابو معمر نے بیان کیا یہ عبداللہ بن عمرو ہیں کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حسین کے واسطہ سے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ مزنی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

[1] کسی جگہ کھڑے ہو کر تیر پھینکا جائے اور وہ کہیں دور جا کر گرے۔ تو مغرب کے بعد پھینکنے والا شخص اپنی اسی جگہ سے تیر گرنے کی جگہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ جو انصار مدینہ کے ارد گرد مختلف علاقوں میں آباد تھے۔ انھیں کے چند افراد کا بیان ہے کہ ہم مغرب کی نماز کے بعد جب اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو تیر گرنے کی جگہوں کو دیکھ سکتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز دن غروب ہونے کے فوراً بعد پڑھ لی جاتی تھی اور اس میں تاخیر نہیں ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ سنت متواترہ بھی یہی ہے کہ مغرب کی نماز میں مختصر سورتیں پڑھی جائیں۔

[2] اس حدیث کی تشریح "ظہر کی نماز عصر کے وقت" کے عنوان کے تحت مذکور حدیث کے نوٹ میں گذر چکی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدُ اللّٰہِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُوْلُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ۔

ایسا نہ ہو کہ تمہاری "مغرب" کی نماز کے نام کے لیے اعراب (بدوی اور دیہاتی عرب) کا محاورہ تمہاری زبانوں پر چڑھ جائے۔ فرمایا کہ اعراب مغرب کو عشاء[1] کہتے تھے۔

## بَابُ ۳۷۰ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ

## ۳۷۰۔ عشاء اور عتمہ کا ذکر

وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَالْاِخْتِيَارُ أَنْ يَقُوْلَ الْعِشَاءَ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰى وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُوْ بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ

اور جو یہ دونوں نام لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے فرمایا کہ منافقین پر عشاء اور فجر تمام نمازوں سے زیادہ گراں ہیں اور آپ نے فرمایا کہ کاش وہ سمجھ سکتے کہ عتمہ (عشاء) اور فجر کی نمازوں میں کتنا بڑا ثواب ہے۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتا ہے عشاء کہنا ہی پسندیدہ ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے "ومن بعد صلوٰۃ العشاء" (میں قرآن نے اس کا جو نام رکھ دیا ہے اسی سے پکارنا چاہیئے) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عشاء کی نماز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پڑھنے کے لیے باری مقرر کر لی تھی۔ ایک مرتبہ آپ نے اسے بہت رات گئے بعد پڑھا[2] اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھی (اعتم) بعض نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عتمہ" کو تاخیر سے پڑھا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "عشاء" پڑھتے تھے۔ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "عشاء" میں تاخیر کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "آخری عشاء" کو دیر میں پڑھتے تھے۔

---

[1] شریعت کی اصطلاح میں جن نمازوں کو مغرب اور عشاء کہا جاتا ہے۔ بدوی عرب ان اوقات کے لیے عشاء اور عتمہ کا لفظ بولتے تھے مغرب کو عشاء کہتے تھے اور عشاء کو عتمہ۔ شریعت چاہتی ہے کہ اسی کے رکھے ہوئے نام مسلمانوں کی زبان پر رہیں اس لیے اس کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ مدینہ کا قدیم نام یثرب تھا۔ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد "مدینۃ النبی" نام رکھا گیا۔ احادیث میں اس کے لیے بھی آیا ہے کہ یثرب نہ کہا جائے بلکہ مدینہ ہی کے نام سے پکارا جائے یہ زبان اور گفتگو کے آداب ہیں۔ یہاں جائز و ناجائز کی کوئی بحث نہیں ہے جو اصطلاح شریعت نے مقرر کر دی ہے اس کے خلاف قدیم نام لینے سے اگرچہ معمولی سی ایک درجہ میں کراہت ضرور ہو گی لیکن آداب کے حدود میں۔ یہی وجہ ہے کہ "عتمہ" کے بجائے شریعت نے عشاء کی اصطلاح خاص کر دی لیکن پھر بھی احادیث میں عشاء کو عتمہ بعض مواقع پر کہا گیا ہے گو ایسا بہت ہی کم ہے لیکن ہے تو سہی۔

[2] حضرت ابو موسیٰ اشعری حبشہ سے جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام پذیر تھے۔ اس سے کافی فاصلہ پر ٹھہر نا پڑا باقی پر صفحہ آئندہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو أَيُّوبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

ابن عمر، ابو ایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "مغرب اور عشاء" پڑھی۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ۔

۵۳۴۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی زہری کے واسطہ سے کہ سالم نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عمر (میرے والد) نے خبر دی کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ یہی جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں، پھر ہمیں خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس رات کو جانتے ہو؟ آج جو لوگ زندہ ہیں ایک سو سال کے بعد روئے زمین پر ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا[1]

## باب ۳۷۔ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا۔

## ۳۷۱۔ عشاء کا وقت، جب لوگ (جلدی) جمع ہو جائیں یا تاخیر کریں[2]۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

۵۳۵۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے بیان کیا۔ وہ محمد بن عمرو سے وہ حسن بن علی بن ابی طالب کے صاحبزادے ہیں فرمایا کہ ہم نے جابر بن عبداللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ظہر دوپہر میں پڑھتے تھے اور جب عصر پڑھتے تو سورج صاف اور روشن ہوتا۔ مغرب واجب ہوتے ہی ادا فرماتے اور "عشاء" میں اگر لوگ جلدی زیادہ تعداد میں جمع ہو جاتے تو سویرے پڑھتے اور اگر ابھی نماز کے لیے آنے والوں کی تعداد کم ہوتی تو نماز پڑھنے میں تاخیر کرتے اور صبح منہ اندھیرے پڑھتے۔

---

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اس لیے آپ نے اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مسجد نبوی میں عشاء پڑھنے کی باری مقرر کر لی تھی۔ مسجد نبوی سے دور رہنے والے صحابہ کا عام طور سے یہی طرز عمل تھا کیونکہ دور رہنے کی وجہ سے ہر نماز میں حاضری سب کے لیے دشوار تھی۔ ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تازہ ہدایات سے مطلع رہنا اپنے لیے ضروری خیال کرتے تھے اس لیے ایک ساتھ رہنے والوں میں سے کوئی نہ کوئی مسجد نبوی میں ضرور حاضری دیتا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور نئی باتوں سے اپنے ساتھیوں کو بھی مطلع رکھتا۔ جس خاص واقعہ کو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کر رہے ہیں اس کے متعلق احادیث کی کتابوں میں ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے بعض معاملات میں مشورہ کرنے میں مشغول ہو گئے تھے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عشاء کیلئے "عتمہ" کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے بلکہ صرف فعل "اعتم" استعمال کیا ہے اور صرف اس مفہوم کو ادا کرنا چاہا ہے کہ آپ نے نماز عشاء کافی تاخیر سے پڑھی تھی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] مطلب یہ ہے کہ روئے زمین پر آج جو لوگ زندہ ہیں ایک سو سال تک ان سب کی وفات ہو چکے گی اور سو سال بعد کوئی بھی زندہ باقی نہیں رہے گا اس لیے یہاں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام تو اب بھی زندہ ہیں؟

[2] بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اگر نماز عشاء سویرے پڑھ لی جائے تو اسے "عشاء" کہیں گے اور اگر اس میں تاخیر ہو جائے تو اسی کو "عتمہ" (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۳۷۲ فَضْلِ الْعِشَاءِ۔

۵۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَفْشُوَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ۔

## ۳۷۲ - عشاء (میں نماز کے انتظار) کی فضیلت۔

۵۳۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی۔ فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی۔ یہ اسلام کے اقصائے عرب میں پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ اس وقت تک باہر تشریف نہیں لائے جب تک حضرت عمر رضی نے یہ نہ فرمایا کہ "عورتیں اور بچے سو گئے"، پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے علاوہ دنیا کا کوئی فرد بھی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

۵۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِيَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ وَلَهٗ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ فَاَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرْحٰى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۷ - ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا بُرید کے واسطہ سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ساتھیوں کی معیت میں جو کشتی میں میرے ساتھ (حبشہ سے) آئے تھے "بقیع بطحان"[1] میں قیام کیا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی عشاء کی نماز میں روزانہ باری مقرر کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوتا تھا۔ اتفاق سے میں اور میرے ایک ساتھی ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے (مسلمانوں کے کسی معاملہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ کر رہے تھے) جس کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہوئی اور تقریباً آدھی رات ہو گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر وقار کے ساتھ بیٹھے رہو اور ایک بشارت سنو۔ تمہارے سوا دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس وقت نماز پڑھتا ہو۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے سوا اس وقت کسی نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ یہ یقین نہیں کہ آپ نے ان دو جملوں میں سے کون سا جملہ فرمایا تھا کہا کہ ابو موسیٰ نے فرمایا۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر بہت خوش خوش لوٹے[2]۔

---

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کہیں گے مصنف اس خیال کی تردید کرنا چاہتے ہیں کہ جلدی ہو یا دیر میں نام بہرحال اس کا "عشاء" ہی ہے۔

[1] بقیع ہر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں مختلف انواع و اقسام کے درخت ہوں۔ اس طرح کی جگہیں عرب میں بکثرت تھیں۔ اس لیے تمیز کے لیے اضافت کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔ مثلاً یہی "بقیع بطحان"۔ [2] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے انتظار میں جو ہمارا امتیاز بتایا تو ہمیں اس سے (بقیہ صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۳۴۳ مَا یُکْرَہُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

## ۳۴۳۔ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے[۱]

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا

۵۳۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا ابو المنہال کے واسطہ سے وہ ابو برزہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

## باب ۳۴۴ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

## ۳۴۴۔ اگر نیند کا غلبہ ہو جائے تو عشاء سے پہلے بھی سویا جا سکتا ہے

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلٰوةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا تُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ

۵۳۹۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابو بکر نے سلیمان کے واسطہ سے بیان کیا۔ ان سے صالح بن کیسان نے بیان کیا کہ مجھے ابن شہاب نے عروہ کے واسطہ سے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی۔ آخر کار عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا نماز! عورتیں اور بچے سو گئے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا کہا کہ اس وقت یہ نماز (با جماعت) مدینہ کے سوا اور کہیں نہیں پڑھی جاتی تھی۔ صحابہ اس نماز کو شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے پہلے تہائی حصہ تک (کسی وقت بھی) پڑھتے تھے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۴۰۔ ہم سے محمود نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی کہا کہ مجھے عبد اللہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) بڑی مسرت و خوشی ہوئی۔ اس طرح ایک طویل انتظار کی وجہ سے جو ایک سستی سی طاری ہو گئی ہو گی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اپنے ان ارشادات سے ازالہ فرمایا اس کے علاوہ اس موقعہ پر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امم سابقہ میں عشاء کے وقت کوئی نماز مشروع نہیں تھی۔ اس لیے حدیث میں امت مسلمہ کے اس امتیاز پر بشارت دی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام اس وقت تک عرب کے اطراف واکناف میں پھیلا نہیں تھا اس لیے کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کا امتیاز بنایا گیا ہے کہ خدا کی تم پر نعمت ہے کہ تم اس کی عبادت کرتے ہو اور اس کے لیے رات گئے تک انتظار میں بیٹھے رہتے ہو۔ مدینہ منورہ میں اس وقت تقریباً نو مساجد تھیں اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے والوں کو اس حیثیت سے بھی خاص اس دن میں یہ امتیاز حاصل ہوا تھا کہ دوسری باقی مساجد میں تو نماز ختم ہو گئی ہو گی لیکن یہاں ابھی تک لوگ اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر مطلوب ہے حدیث میں ہے کہ اگر میری امت پر شاق نہ گذرتا تو تہائی رات تک میں عشاء کی نماز میں تاخیر کرتا۔

(صفحہ ہذا) [۱] عشاء سے پہلے سونا یا اس کے بعد بات چیت کرنا اس وجہ سے پسند نہیں کیا گیا کہ اگر پہلے سو گیا تو نماز با جماعت فوت ہو جانے کا خطرہ ہے اور اگر بعد میں بات چیت کرتا رہا تو ممکن ہے کہ دیر میں سونے کی وجہ سے صبح کی نماز نہ ملے اور دیر تک سوتا رہے۔ ورنہ اگر کسی ضرورت دینی مقصد کے لیے رات کو عشاء کے بعد بات چیت کی یا جاگتا رہا تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ چنانچہ بعد میں حدیث آئیگی کہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عشاء کے بعد گفتگو دینی مقاصد کے لیے فرمائی ہے۔ پھر بھی اسلام میں مطلوب یہ ہے کہ بیداری کی ابتداء اور انتہاء دونوں عبادت کے ساتھ ہوں۔ یہ بحث اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُبَالِيْ اَقَدَّمَهَا اَمْ اَخَّرَهَا اِذَا كَانَ لَا يَخْشٰى اَنْ يَّغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَّقْتِهَا وَقَدْ كَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ فَقَالَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَاءً وَّاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهٖ يَدَهٗ كَمَا اَنْبَاَهُ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فَبَدَّدَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ عَلٰى قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّاْسِ حَتّٰى مَسَّتْ اِبْهَامُهٗ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ اِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا هٰكَذَا۔

بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر کی۔ ہم (نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے) مسجد ہی میں سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر کہیں جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ دنیا کا کوئی شخص بھی تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ اگر نیند کے غلبہ کا ڈر نہ ہوتو ابن عمر نماز عشاء کو پہلے پڑھنے یا بعد میں پڑھنے کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ نماز سے پہلے آپ سو بھی لیتے تھے۔ ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی جس کے نتیجہ میں لوگ (مسجد ہی میں) سو گئے، پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے۔ آخر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور پکارا "نماز" ! عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لیے دشواری نہ ہو جاتی تو میں انھیں حکم دیتا کہ عشاء کو اسی وقت پڑھیں۔ میں نے عطاء سے مزید تحقیق چاہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سر پر رکھنے کی کیفیت کیا تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں اس سلسلے میں کس طرح بتایا تھا۔ اس پر حضرت عطاء نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں تھوڑی سی کھول دیں اور انھیں سر کے ایک کنارے پر رکھا پھر انھیں ملا کر یوں سر پر پھیرنے لگے کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے پر جو چہرے سے متصل ہے اور داڑھی سے جا لگا۔ نہ سستی کی اور نہ جلدی بلکہ اسی طرح کیا (جیسے اوپر بیان ہوا) اور فرمایا کہ اگر میری امت پر شاق نہ گذرتا تو میں حکم دیتا کہ اس نماز کو اسی وقت پڑھیں۔

## بَابٌ ۳۷۵ وَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

## ۳۷۵۔ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔

وَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَاْخِيْرَهَا

ابو برزہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس میں تاخیر پسند فرماتے تھے۔[1]

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

۵۴۱۔ ہم سے عبدالرحیم محاربی نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے بیان کیا۔ حمید طویل سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی

[1] (اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَخَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ صَلّٰی ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّی النَّاسُ وَنَامُوْا اَمَّا اِنَّکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْھَا وَزَادَ ابْنُ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ سَمِعَ اَنَسًا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِہٖ لَیْلَتَئِذٍ۔

اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہوں گے (یعنی دوسری مساجد میں پڑھنے والے صحابہؓ) اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے (گویا) نماز ہی پڑھتے رہے۔ ابن مریم نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ سنا "گویا اس رات میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کا منظر اس وقت میری نظروں کے سامنے ہے"

## بَابٌ ۳۷۶ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ

## ۳۷۶۔ نمازِ فجر کی فضیلت

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسٌ قَالَ قَالَ لِیْ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ اَوْ لَا تُضَاھُوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَلَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ زَادَ ابْنُ شِھَابٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا۔

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اسمٰعیل کے واسطہ سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے قیس نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ نے بیان کیا کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی۔ ماہ کامل تھا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو (اسے دیکھنے کے لیے) کسی مزاحمت کی ضرورت نہیں ہو گی یا یہ فرمایا کہ تمھیں اس کی رویت میں شبہ نہ ہو گا۔ اس لیے اگر تم میں اس کی قدرت ہو کہ سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو (کہ کوئی کوتاہی نہ ہو سکے) پھر تلاوت فرمائی:۔ (ترجمہ) پس اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو سورج نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن شہاب نے اسمٰعیل کے واسطہ سے جو قیس سے بواسطہ جریر (راوی ہیں) یہ زیادتی کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنے رب کو صاف دیکھو گے"[1]

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا ھُدْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ جَمْرَۃَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۵۴۳۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوجمرہ نے بیان کیا۔ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت

(بقیہ صفحہ گذشتہ) [1] رات کی پہلی تہائی تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے اور نصف شب تک جائز ہے بلا کسی کراہت کے لیکن اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ البتہ مسافر اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(صفحہ ہذا) [1] سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں لکھا ہے کہ عصر اور فجر کی نماز کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ باری عزاسمہ کی رویت اسی وقت حاصل ہو گی۔ حادی الارواح میں ہے کہ جنت میں رات اور دن اسی طرح آئیں گے کہ اہل جنت اور رب العزت کے درمیان پردہ کھینچ دیا جائے گا تو رات ہو جائے گی اور اسے ہٹا دیا جائے گا تو دن ہو جائے گا۔ فیض الباری ص۱۳۳ ج۲۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ قَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا۔

کی دو نمازیں پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں جائے گا ابن رجاء نے کہا کہ ہم سے ہمام نے ابوجمرہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے انھیں یہ حدیث پہنچائی۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۵۴۴۔ ہم سے اسحٰق نے بیان کیا کہ ہم سے حبان نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوجمرہ نے بیان کیا ابوبکر بن عبداللہ کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پہلی حدیث کی طرح۔

## بَاب ۳۷۷ وَقْتُ الْفَجْرِ

## ۳۷۷۔ فجر کا وقت

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَعْنِي آيَةً۔

۵۴۵۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی قتادہ کے واسطہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ ان لوگوں نے (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان میں کتنا فاصلہ رہا ہوگا۔ فرمایا کہ پچاس یا ساٹھ آیت (تلاوت کرنے کا)

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔

۵۴۶۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے روح بن عبادہ سے سنا کہا کہ ہم سے سعید نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ اس سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اٹھے اور نماز پڑھی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سحری سے فراغت اور نماز کی ابتداء میں کتنا فاصلہ رہا ہوگا تو انھوں نے فرمایا کہ اتنا کہ ایک شخص پچاس آیتیں پڑھ سکے۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۴۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادیس نے حدیث بیان کی اپنے بھائی کے واسطہ سے وہ سلیمان سے وہ ابی حازم سے کہ انھوں نے سہل بن سعد سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر سحری کھاتا تھا پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھنے کے لیے مجھے جلدی کرنی پڑتی تھی۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۵۴۸۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی عقیل کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلٰى بُيُوتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ ؛

کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھنے چادریں اوڑھ کر آتی تھیں۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر جب اپنے گھروں کو واپس ہوتیں تو انھیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی شخص پہچان نہیں سکتا تھا [1]

## باب ۳۷۸ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

## ۳۷۸ - فجر کی ایک رکعت کا پانے والا۔

۵۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ

۵۴۹ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا مالک کے واسطہ سے وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار، بسر بن سعید اور اعرج سے کہ

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقعہ پر جتنی احادیث بیان کی ہیں ان سب سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی فوراً بعد نماز شروع کر دیتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس آخری حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ابھی کافی اندھیرا باقی رہتا تھا کہ نماز ختم ہو جاتی تھی۔ امام مالک، امام احمد اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ نماز فجر صبح صادق کے طلوع کے بعد ہی شروع کر دی جائے اور اگرچہ اس کی دو رکعتوں میں قرآن کی طویل طویل آیتیں پڑھی جائیں گی لیکن بہتر یہی ہے کہ ابھی اندھیرا باقی رہے جب ہی نماز ختم ہو جائے۔ احناف میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز فجر کی ابتداء تو اندھیرے ہی میں کی جائے لیکن قرأت اتنی طویل ہونی چاہیئے کہ جب نماز ختم ہو تو اجالا پھیل چکا ہو۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز فجر کی ابتداء بھی اسفار میں کرے اور اختتام بھی اسفار ہی میں ہو۔ اسفار کی انتہاء یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو اطمینان کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے پہلے پڑھنا ممکن ہو۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف استحباب میں اختلاف ہے۔ جواز اور عدم جواز کا کوئی سوال نہیں۔ احادیث نماز فجر کو اسفار میں پڑھنے کے لیے بکثرت مذکور ہوئی ہیں۔ ان تمام احادیث کو یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں۔ مختصراً چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں مثلاً حدیث میں ہے کہ فجر کو اسفار میں پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے۔ اجر اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مطلوبہ حد میں زیادہ سے زیادہ اسفار کیا جائے۔ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث طحاوی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہم سورج کو دیکھنے لگتے تھے کہ کہیں طلوع تو نہیں ہو گیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے صرف ایک دن نماز وقت کے خلاف پڑھتے دیکھا۔ مزدلفہ کے دن فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں پڑھی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے گھر کے ایک فرد کی طرح رہتے تھے اور آپ سے بہت کم جدا ہوتے تھے آپ کی یہ شہادت کافی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں جو اندھیرے میں نماز پڑھی تھی وہ آپ کے معمول کے خلاف تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حنفیہ کے مسلک کی حمایت میں صاف اور واضح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کا ذکر کیا ہے اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ تین پہلی احادیث رمضان کے مہینہ میں نماز فجر پڑھنے سے متعلق ہیں کیونکہ ان تینوں میں ہے کہ ہم سحری کھاتے کے بعد نماز پڑھتے تھے اس لیے یہ بھی ممکن ہے کہ رمضان کی ضرورت کی وجہ سے سحری کے بعد فوراً پڑھ لی جاتی رہی ہو کہ سحری کے لیے جو لوگ اٹھے ہیں کہیں درمیان شب کی اس بیداری کے نتیجہ میں وہ غافل نیند نہ سو جائیں اور نماز ہی فوت ہو جائے۔ چنانچہ دار العلوم دیو بند میں اکابر کے عہد سے اس پر عمل رہا ہے کہ رمضان میں سحر کے فوراً بعد فجر کی نماز شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابتداء میں جب مسلمانوں کی قلت تھی تو فجر اندھیرے ہی میں پڑھی جاتی تھی کیونکہ عمل میں سثرت کی وجہ سے سب مسجد میں سویرے ہی پہنچ جاتے تھے لیکن کثرت ہو گئی تو لوگوں کے انتظار کے خیال سے اسفار میں نماز پڑھی جانے لگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بن سعید وعن الاعرج یحدثونہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر۔

انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے فجر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج طلوع ہونے سے پہلے پالی اس نے فجر کی نماز (با جماعت کا ثواب) پا لیا۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) سورج غروب ہونے سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز (با جماعت کا ثواب) پا لیا۔

## باب ۳۷۹ من ادرک من الصلوٰۃ رکعۃ

## ۳۷۹۔ نماز میں ایک رکعت کا پانے والا

۵۵۰۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا مالک عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ فقد ادرک الصلوٰۃ

۵۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت نماز (با جماعت) پالی اس نے نماز (با جماعت کا ثواب) پا لیا۔

## باب ۳۸۰ الصلوٰۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس

## ۳۸۰۔ فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

۵۵۱۔ حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا ھشام عن قتادۃ عن ابی العالیۃ عن ابن عباس قال شھد عندی رجال مرضیون وارضاھم عندی عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ بعد الصبح حتی تشرق الشمس وبعد العصر حتی تغرب۔

۵۵۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوالعالیہ سے وہ ابن عباس سے، فرمایا کہ مجھے چند حضرات نے جن کی سچائی اور دینداری میں کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا اور جن میں سب سے زیادہ میرے محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۲۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیٰی عن شعبۃ عن قتادۃ سمعت ابا العالیۃ عن ابن عباس قال حدثنی ناس بھذا۔

۵۵۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ قتادہ سے کہ میں نے ابوالعالیہ سے سنا وہ ابن عباس کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا مجھ سے چند لوگوں نے یہ حدیث بیان کی (جو اوپر ذکر ہوئی)۔

۵۵۳۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیٰی بن سعید عن ھشام قال اخبرنی ابی قال اخبرنی ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحروا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبھا وقال حدثنی ابن عمر

۵۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھے ابن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو (کہ سورج ابھی طلوع ہوا یا غروب

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ تَابَعَہٗ عَبْدَۃُ ۔

ہونے کے قریب ہے اور نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے) حضرت عروہ نے کہا مجھ سے ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے اس وقت بھی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ اس حدیث کی عبدہ نے متابعت کی ہے

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَعَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ صَلٰوتَیْنِ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ یُفْضِیْ بِفَرْجِہٖ اِلَی السَّمَآءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَۃِ وَالْمُلَامَسَۃِ ۔

۵۵۴۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے ابی اسامہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبید اللہ سے وہ خبیب بن عبدالرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع و فروخت، دو طرح کے لباس اور دو طرح کی نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا (اور کپڑوں میں) اشتمال صماء اور ایک کپڑا اپنے اوپر اس طرح لپیٹ لینا کہ شرمگاہ کھل جائے (احتباء) سے منع فرمایا (اور بیع و فروخت میں) آپ نے منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا[1]

## بَابٌ ۳۸۱ لَا تَتَحَرَّی الصَّلٰوۃَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

## ۳۸۱۔ سورج ڈوبنے سے پہلے نماز نہ پڑھنی چاہیئے

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا ۔

۵۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص انتظار میں نہ بیٹھا رہے کہ سورج طلوع ہوتے ہی نماز کے لیے کھڑا ہو جائے اسی طرح سورج کے ڈوبنے کے انتظار میں بھی نہ رہنا چاہیئے۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ

۵۵۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے

[1] پانچ اوقات ایسے ہیں جن میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔ جب غروب ہو رہا ہو اور ٹھیک آدھے دن پر جب کہ سورج سر کے بالکل اوپر ہوتا ہے۔ یہ تین اوقات وہ ہیں جن میں کسی قسم کی کوئی نماز جائز نہیں، نہ نماز جنازہ نہ سجدہ تلاوت۔ البتہ اگر کسی نے نماز عصر نہ پڑھی تو اسی دن کی حد تک سورج غروب ہونے کے وقت پڑھ سکتا ہے۔ عصر اگر قضا ہو تو اس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک صرف نفل نمازیں مکروہ ہیں۔ قضا، سجدۂ تلاوت، نماز جنازہ ان دونوں اوقات میں پڑھی جا سکتی ہے۔ حنفیہ کے یہاں یہی مسئلہ ہے۔ فقہاء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ آخری حدیث میں خرید و فروخت اور لباس سے متعلق جو ٹکڑا ہے وہ بخاری کے دوسرے پارے میں بھی گزر چکا ہے۔ اور وہاں اس کی تشریح کر دی گئی تھی۔ عرب میں بہت سے خرید و فروخت کے طریقے رائج تھے جنھیں اسلام نے غلط قرار دیا۔ اسی طرح لباس میں بھی بہت سی باتوں سے روکا۔ یہاں ان میں سے صرف دو ہی کا ذکر ہوا ہے۔ تفصیلی احادیث بیع اور لباس کے ابواب میں آئیں گی۔ وہاں ان پر بحث کی جائے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ۔

ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے کہا کہ مجھ سے عطاء بن زید جندعی نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوسعید خدری سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز سورج کے بلند ہونے تک نہ پڑھنی چاہیئے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج کے ڈوبنے تک کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۵۷۔ ہم سے محمد بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ابوالتیاح کے واسطہ سے انھوں نے کہا کہ میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایک نماز پڑھتے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ نے تو اس سے منع فرمایا تھا۔ حضرت معاویہ رض کی مراد عصر کے بعد دو رکعتوں سے تھی (جسے آپ کے زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے۔ اس سے متعلق مستقل حدیث آئے گی)۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدہ نے عبیداللہ کے واسطہ سے خبر دی وہ خبیب سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

## باب ۳۸۲ مَنْ لَمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ

## ۳۸۲۔ جن کے نزدیک صرف فجر اور عصر کے بعد نماز مکروہ ہے۔

حضرت عمر۔ ابن عمر۔ ابوسعید اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم سے یہی منقول ہے۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ لَا أَنْهٰى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ

۵۵۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ نافع سے وہ ابن عمر سے آپ نے فرمایا کہ جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا میں بھی اسی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ کسی کو میں روکتا نہیں۔ دن اور رات کے جس حصہ میں جی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ البتہ سورج کے طلوع

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلَا غُرُوْبِهَا ۔

اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھا کرو۔[1]

## بَاب ۳۸۳ مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

## ۳۸۳ ۔ عصر کے بعد قضا وغیرہ پڑھنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ۔

کریب نے ام سلمہ کے واسطہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا کہ بنو عبد القیس کے وفد سے گفتگو کی وجہ سے میں ظہر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔

۵۶۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ وَمَا لَقِيَ اللهَ حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُثَقِّلَ عَلَى أُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۔

۵۶۰ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں بلا لیا آپ نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور آپ کو وفات سے پہلے نماز پڑھنے میں بڑی دشواری پیش آتی تھی اور اکثر آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں پوری پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے لیکن اس خوف سے کہ کہیں (صحابہ بھی پڑھنے لگیں اور اس طرح) امت کو گراں باری ہو۔ انھیں آپ مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ اپنی امت کے لیے تخفیف پسند کرتے تھے۔

۵۶۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ابْنَ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ ۔

۵۶۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں میرے یہاں کبھی ترک نہیں کیں۔

۵۶۲ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۵۶۲ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الرحمٰن بن اسود نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد کے واسطہ سے وہ

---

[1] نماز جن اوقات میں مکروہ ہے ان سے متعلق امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بیان کر دیا گیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عین زوال کا وقت اوقات مکروہہ میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ ان کے مسلک کی بنا پر صرف چار وقت ایسے ہیں جن میں نماز مکروہ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہی کی تائید میں ہیں۔ عنوان میں صرف دو ہی وقت کا ذکر ہے۔ فجر اور عصر کے بعد لیکن اس میں سورج نکلنے اور ڈوبنے کا وقت بھی خود بخود داخل ہے۔ عین زوال کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی ایسی روایت اس باب میں نہیں ملی جو ان کی شرائط کے مطابق صحیح ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ؕ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ پوشیدہ ہو یا عام لوگوں کے سامنے صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔

۵۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ رَاَيْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْتِيْنِيْ فِيْ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ؕ

۵۶۳ ۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابو اسحاق کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسود اور مسروق کو دیکھا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے اور آپؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے پاس عصر کے بعد تشریف لاتے تو دو رکعت ضرور پڑھتے[1]

## بَابُ ۳۸۴ التَّبْكِيْرِ بِالصَّلٰوةِ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ

## ۳۸۴ ۔ بارش کے دنوں میں نماز جلدی پڑھ لینی چاہیے

۵۶۴ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَا الْمَلِيْحِ حَدَّثَهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ النَّبِيَّ

۵۶۴ ۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ یہ یحییٰ ابو کثیر کے بیٹے ہیں۔ وہ قلابہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو الملیح نے ان سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم بارش کے دن ایک مرتبہ بریدہ کے ساتھ تھے۔ انھوں نے

[1] عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے سلسلے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں چار روایتیں ذکر کی ہیں اور ان سب میں آخری واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پوری پابندی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ لیکن خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ آپؐ کی خصوصیت تھی۔ بہت سی ایسی عبادات بھی ہیں جنھیں آپ خود کیا کرتے تھے لیکن امت کے دوسرے افراد کو اس کی اجازت نہیں تھی مثلاً کئی دن تک متواتر درمیان میں بغیر کسی افطار و سحر کے آپؐ روزے رکھا کرتے تھے جسے "صوم وصال" سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن آپؐ کے سوا کوئی دوسرا اس طرح روزے نہیں رکھ سکتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خود اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ بلکہ آپ نے حضرت ام سلمہؓ سے سنا تھا چنانچہ ایک مرتبہ جب بعض حضرات نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے انھیں حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیج دیا تھا اور ام سلمہؓ خود ناقل ہیں کہ یہ رکعتیں آپؐ نے ظہر کے فرض کے بعد کی دو سنت رکعتوں کے قضا کے طور پر پڑھی تھیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہماری بھی اگر یہ دو رکعتیں قضا ہو جائیں تو اس وقت ہمیں پڑھنے کی اجازت ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس باب میں ایک روایت ہے اور انھوں نے بھی فرمایا ہے کہ صرف ایک مرتبہ کسی مشغولیت کی وجہ سے ظہر کی دو رکعتیں آپؐ نہ پڑھ سکے اور پھر انھیں عصر کے بعد آپؐ نے قضا فرمایا۔ اس کے بعد آپؐ نے کبھی یہ نماز نہیں پڑھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو احادیث اس سلسلے میں منقول ہیں اور جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ان دو رکعتوں کو پوری پابندی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ بہت سے اکابر محدثین نے اس میں تامل کا اظہار کیا ہے اور ان کے بعض راویوں پر تنقید کی ہے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ میں اہل علم کا اجماع ہے کہ عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز مکروہ ہے سوائے چند مخصوص نمازوں کے۔ وجہ یہ ہے کہ سورج ڈوبنے اور طلوع ہونے کے اوقات مشرکین کی عبادات کے اوقات ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد نماز پڑھنے میں اس کا خطرہ رہتا ہے کہ ان اوقات میں عبادت سے بچنے کا جو اہتمام شریعت نے کیا ہے وہ ملحوظ نہ رہے اس لیے پورے وقت ہی پر پابندی لگا دی۔ البتہ نبیؐ چونکہ شریعت کے اس اہتمام سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے اس لیے اسے اجازت ہو سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؛

## بابُ ٣٨٥ الْاَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

٥٦٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَتَوَضَّاَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلّٰى ؛

## بابُ ٣٨٦ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

٥٦٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ؛

فرمایا کہ نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل غارت گیا۔

## ۳۸۵۔ وقت نکل جانے کے بعد اذان

۵۶۵۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حصین نے عبد اللہ بن ابی قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے اپنے والد سے کہ آپ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات چل رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اب پڑاؤ ڈال دیتے۔ فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہیں نماز کے وقت بھی سوتے نہ رہ جاؤ (کیونکہ رات بہت گزر چکی تھی اور تمام لوگ تھکے ماندے تھے) اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بولے کہ میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا چنانچہ سب حضرات لیٹ گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی پیٹھ کجاوہ سے لگالی پھر کیا تھا ان کی بھی آنکھ لگ گئی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! تمھاری یقین دہانی کہاں گئی۔ بولے آج جیسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ارواح کو جب چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے (جس کے نتیجے میں تم سو جاتے ہو) اور جس وقت چاہتا ہے واپس کر دیتا ہے (جس کے نتیجے میں تم جاگ جاتے ہو) بلال اٹھو اور اذان دو پھر آپ نے وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا اور خوب روشن ہو گیا تو آپ نے نماز پڑھی۔

## ۳۸۶۔ جس نے وقت نکل جانے کے بعد باجماعت نماز پڑھی

۵۶۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو سلمہ سے وہ جابر بن عبد اللہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقع پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے آپ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ یا رسول اللہ سورج غروب ہو گیا اور نماز پڑھنا میرے لیے ممکن نہ ہو سکا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے۔ پھر ہم وادی بطحان کی طرف گئے اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا ہم نے بھی کی۔ سورج ڈوب چکا تھا۔ پہلے آپ نے عصر پڑھی اس کے بعد مغرب۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۳۸۷** مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَلَا يُعِيْدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً وَاحِدَةً عِشْرِيْنَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ الْوَاحِدَةَ

**۳۸۷ -** اگر کسی کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے (ان اوقات کے علاوہ جن میں نماز مکروہ ہے) اور قضا صرف ایک ہی مرتبہ پڑھی جائے گی۔ ابراہیم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بیس سال تک ایک نماز برابر چھوڑتا رہا تو صرف اس ایک نماز کی قضا ہوگی۔[1]

**۵۶۷ - حَدَّثَنَا** أَبُوْ نُعَيْمٍ وَمُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ قَالَ مُوْسٰى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ وَقَالَ حَبَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

**۵۶۷ -** ہم سے ابونعیم اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لینی چاہیے۔ اس قضا کے سوا اور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا (اور خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) نماز میرے ذکر کے لیے قائم کرو[2] حبان نے کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انسؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے حدیث بیان کی۔ اسی حدیث کی طرح۔

**باب ۳۸۸** قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الْأُوْلٰى فَالْأُوْلٰى

**۳۸۸ -** متعدد نمازوں کی قضا میں ترتیب قائم رکھیے۔

**۵۶۸ - حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ

**۵۶۸ -** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے جو ابن کثیر کے صاحبزادے ہیں حدیث بیان کی۔ ابوسلمہ کے واسطہ سے وہ جابرؓ سے۔ انھوں نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایک دن (کفار کو) برا بھلا کہنے لگے۔ فرمایا کہ سورج غروب ہوگیا لیکن میں (لڑائی میں مشغولیت کی وجہ سے) نماز عصر نہ پڑھ سکا۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم وادی بطحان کی طرف گئے اور (عصر کی نماز) غروب شمس کے

---

[1] ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول گیا تو جب بھی یاد آجائے پڑھ لے اور دوسرے دن وقت پر دوبارہ بطور قضا پڑھے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان اسی کی تردید کے لیے قائم کیا ہے علماء نے اس حدیث کو غلط بتایا ہے اور لکھا ہے کہ سلف میں اس کا کوئی بھی قائل نہیں کہ دوبارہ قضا پڑھنا مستحب ہی ہو لیکن خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ قضا وقت پر بھی پڑھنے کو مستحب لکھا ہے اور علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خطابی کی رائے کی تائید کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مرتبہ کوئی نماز قضا ہوگئی تو آپ وقت پر اس کی قضا ایک زمانہ تک برابر پڑھتے رہے۔ اس طرح وقت پر نماز پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور وقت پر پڑھنے کا داعیہ قوی تر ہوتا ہے۔

[2] نماز اصلاً ذکر ہی ہے لیکن اس موقع پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی اس لیے تلاوت فرمائی کہ جس طرح ذکر خداوندی کے لیے کوئی متعین وقت نہیں جب چاہے کیجئے۔ اسی طرح نماز جب قضا ہوگئی تو پھر وہ کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں جب یاد آجائے پڑھ لیجئے۔ البتہ اس بات کا خیال رہے کہ کوئی ایسا وقت نہ ہو جس میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ یہ قید احناف کے یہاں ہے۔ بہت سے علماء اس کی قید قضا نمازوں کے لیے نہیں لگاتے۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ ۔

**بَابُ ۳۸۹** مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمْعِ وَاَصْلُ السَّمَرِ ضَوْءُ لَوْنِ الْقَمَرِ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْهِ ۔

**۵۶۹ ـ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ وَهِيَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى اَهْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ۔

**بَابُ ۳۹۰** السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ۔

بعد پڑھی اس کے بعد مغرب پڑھی[1]

**۳۸۹ ۔ عشاء کے بعد باتیں کرنا پسندیدہ نہیں**

سامر سمر سے مشتق ہے، سُمّار اس کی جمع ہے یہاں پر سامر جمع کے موقع میں آیا ہے (یہ لفظ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے) سمر اصل میں چاند کی روشنی کو کہتے ہیں۔ اہلِ عرب چاند نی راتوں میں باتیں کیا کرتے تھے۔

**۵۶۹** ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوالمنہال نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے والد نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح پڑھتے تھے۔ ہم سے اس کے متعلق حدیث بیان فرمائیے انھوں نے فرمایا کہ آپ ہجیر (ظہر) جسے تم صلوٰۃ اولیٰ کہتے ہو سورج کے زوال کے بعد پڑھتے تھے اور آپ کے عصر پڑھنے کے بعد کوئی بھی شخص اپنے گھر واپس ہوتا اور وہ بھی مدینہ کے سب سے آخری کنارہ پر، تو سورج ابھی صاف اور روشن ہوتا۔ مغرب سے متعلق آپؐ نے جو کچھ بتایا تھا مجھے یاد نہیں رہا۔ اور فرمایا کہ عشاء میں آپ تاخیر پسند فرماتے تھے۔ اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے صبح کی نماز سے جب آپؐ فارغ ہوتے تو (اتنا سویرا ہو چکا ہوتا کہ) ہم اپنے قریب بیٹھے ہوئے دوسرے شخص کو پہچان لیتے تھے۔ آپ فجر میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے۔

**۳۹۰ ۔ عشاء کے بعد دین کے مسائل اور خیر کی باتیں کرنا**[2]

---

[1] اگر آپ کی کئی وقت کی نمازیں قضا ہو گئیں ہیں تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بناء پر ان کی قضا میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے یعنی پہلے ظہر قضا ہوتی ہے تو ظہر ہی پہلے پڑھنی چاہیئے۔ عصر اس کے بعد پڑھی جانے اور مغرب اس کے بعد اور اسی طرح آگے بڑھتے جائیے! امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن دوسرے ائمہ ترتیب کو صرف مستحب بتاتے ہیں یہ ایک اجتہادی اختلاف ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے بعض مواقع پر ترتیب قائم رکھی تھی لیکن اس کے استحباب یا وجوب کی کسی تصریح کے بغیر یہ فیصلہ ائمہ مجتہدین نے اپنے فکر و اجتہاد سے شرعی دلائل کی روشنی میں کیا ہے کہ مستحب ہے یا واجب۔

[2] ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات میں مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں گفتگو فرمایا کرتے تھے اور میں بھی اس میں شریک رہتا تھا یعنی اگرچہ عام حالات میں عشاء کے بعد سو جانا چاہیئے لیکن اگر کوئی کار خیر پیش آجائے یا علمی و دینی کوئی کام کرنا ہو تو عشاء کے بعد جاگنے میں بشرطیکہ صبح کی نماز چھوٹنے کا خطرہ نہ ہو، کوئی مضائقہ نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۵۷۰۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيْرَانُنَا هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ فَجَاءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُوْنَ فِيْ خَيْرٍ مَا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعلی حنفی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ایک دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی دیر کی اور ہم آپ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ کے اٹھنے کا وقت قریب ہوگیا تو تشریف لائے[1] اور فرمایا (بطور معذرت) کہ میرے ان پڑوسیوں نے مجھے بلالیا تھا پھر سنایا کہ انس بن مالک نے فرمایا تھا کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (عشاء کے وقت نماز کے لیے) انتظار کرتے رہے۔ تقریباً آدھی رات ہوگئی تو آپؐ تشریف لائے پھر ہمیں نماز پڑھائی۔ اس کے بعد خطبہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ دوسروں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے لیکن تم لوگ جب تک نماز کے انتظار میں رہو در حقیقت نماز ہی کی حالت میں ہوتے ہو۔ حسن نے فرمایا کہ (اسی طرح) اگر لوگ کسی خیر کے انتظار میں بیٹھے رہیں تو وہ بھی خیر کی حالت ہی میں ہیں[2]۔ قرہ نے کہا کہ حدیث کا یہ آخری ٹکڑا بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں داخل ہے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

۵۷۱۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيٰوتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَا يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ

۵۷۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر اور ابوبکر بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی اپنی زندگی کے آخری دنوں میں۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس رات کے متعلق تمہیں کچھ معلوم ہے؟ آج اس روئے زمین پر جتنے انسان زندہ ہیں سو سال بعد ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ لوگوں نے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد سمجھنے میں غلطی کی اور مختلف باتیں کرنے لگے۔ حالانکہ آپؐ کا مقصد صرف یہ تھا کہ جو لوگ آج (اس گفتگو کے وقت) زندہ ہیں ان میں سے کوئی بھی آج سے ایک صدی بعد باقی نہیں رہے گا اور یہ صدی پوری ہو جائے گی[3]۔

---

[1] یعنی آپ کا معمول تھا کہ روزانہ رات میں تعلیم کے لیے مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لیکن آج آنے میں دیر کی اور اس وقت آئے جب یہ تعلیمی مجلس حسب معمول ختم ہو جانی چاہیئے تھی۔ حضرت حسن نے اس کے بعد لوگوں کو نصیحت کی اور فرمایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دیر میں نماز پڑھائی اور پھر لوگوں سے یہ فرمایا۔ یہ حدیث دوسری سندوں کے ساتھ پہلے بھی گذر چکی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد دین اور بھلائی کی باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے۔

[2] گویا شریعت کا یہ مستقل اصول ہے کہ کسی خیر کے لیے منتظر اس میں داخل اور اس کے کرنے والے کی طرح سمجھا جائے گا۔ فیض الباری ص۱۵۲ ج ۲

[3] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث جب عام لوگوں کو معلوم ہوئی تو بہت سے خوش عقیدہ قسم کے لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ سو سال بعد (بقیہ برصفحہ آئندہ)

## باب ۳۹۱ السَّمَرِ مَعَ الْأَهْلِ وَالضَّيْفِ

۵۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ وَّأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَّإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ وَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا لَّكُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا وَّايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُّقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ

## ۳۹۱ - گھر والوں اور مہمانوں کیساتھ رات میں گفتگو کرنا

۵۷۲ - ہم نے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عثمان نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ فقیر اور مسکین لوگ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو تیسرے (اصحاب صفہ میں سے کسی) کو اپنے ساتھ لیتا جائے اور اگر چار آدمیوں کا کھانا ہے تو پانچویں یا چھٹے کو اپنے ساتھ لے جاوے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمی اپنے ساتھ لائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس صحابہ کو لے گئے۔ عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ گھر کے افراد میں والد۔ والدہ اور میں تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ انھوں نے یہ کہا یا نہیں کہ میری بیوی اور ایک خادم جو میرے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں کے گھر کے لیے تھا۔ یہ بھی تھے۔ خود ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ٹھہر گئے (اور غالباً کھانا بھی وہیں کھایا۔ صورت یہ ہوئی کہ) نماز عشاء تک آپ وہیں رہے۔ پھر (مسجد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک میں) آئے اور وہیں ٹھہرے رہے تا آنکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھانا تناول فرمالیا۔ اور رات کا ایک حصہ گذر جانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ گھر تشریف لائے۔[1] بیوی نے کہا کہ کیا بات پیش آئی کہ مہمانوں کی خبر بھی آپ نے نہ لی۔ یا یہ کہا کہ مہمان کی خبر نہیں لی۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے ابھی انھیں کھانا نہیں کھلایا۔ انھوں نے کہا کہ آپ کے آنے تک انھوں نے کھانے سے انکار کیا۔ کھانے کے لیے ان سے کہا گیا تھا لیکن وہ نہ مانے عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں بھاگ کر چھپ گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پکارا' اے غنثر! آپ نے برا بھلا کہا اور کوسنے دیئے۔ فرمایا کہ کھاؤ تمھیں مبارک نہ ہو۔ خدا کی قسم میں اس کھانے کو کبھی

(بقیہ صفحہ گذشتہ) قیامت آجائے گی۔ صحابہؓ نے اس کی تردید کی کہ یہ کیسا غلط خیال ہے سب سے آخر میں انتقال کرنے والے صحابی ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کا انتقال ۱۱۰ھ ہجری میں ہوا یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے ٹھیک سو سال بعد۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ نہیں اور دلیل میں یہی حدیث پیش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ بحث ہی نہ پیدا ہونی چاہیئے کہ اس حدیث کا تعلق حضرت خضر یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے بھی ہو سکتا ہے۔ حدیث میں تو صرف روئے زمین کے عام انسانوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ (صفحہ ہذا) [1] آپ نے مہمانوں کو گھر بھیج دیا تھا اور گھر والوں کو کہلوا بھیجا تھا کہ مہمانوں کو کھانا کھلا دیں لیکن مہمان یہ چاہتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئیں تو یہ ان کے ساتھ کھانا کھائیں۔ ادھر آپ مطمئن تھے اس لیے یہ صورت پیش آئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ذٰلِكَ نَنْظُرُ إِلَيْهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ
أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ
مَا هٰذَا؟ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْآنَ
أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ
مِنْهَا أَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهُ ثُمَّ أَكَلَ
مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَ
كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى
الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللّٰهُ
أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوْا
مِنْهَا أَجْمَعُوْنَ
أَوْ كَمَا قَالَ.

نہیں کھاؤں گا (آخر مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا) خدا گواہ ہے کہ ہم ادھر ایک لقمہ لیتے تھے اور نیچے سے پہلے سے زیادہ کھانا ہو جاتا تھا۔ بیان کیا کہ سب لوگ شکم سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کھانا پہلے ہی اتنا یا اس سے بھی زیادہ تھا اپنی بیوی سے بولے۔ بنو فراس کی بہن! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یہ تو پہلے سے تگنا ہے۔ پھر ابوبکرؓ نے بھی وہ کھانا کھایا اور کہا کہ میرا قسم کھانا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بقیہ کھانا لے گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے قبیلے کے لوگوں سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ (اس قبیلہ کا وفد معاہدہ سے متعلق بات چیت کرنے آیا ہوا تھا) ہم نے وفد کو بارہ سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ہر سردار کے ساتھ کچھ قبیلہ کے دوسرے افراد تھے جن کی تعداد خدا کو معلوم کتنی تھی۔ پھر سب نے وہ کھانا کھایا[1] او کما قال۔

# کتاب الاذان

# اذان کے مسائل[2]

## باب ۳۹۲ بدء الاذان

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى
الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ. وَقَوْلِهِ تَعَالٰى إِذَا
نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

## ۳۹۲۔ اذان کی ابتداء

خداوند تعالیٰ کا قول ہے اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو وہ اس کی ہنسی اور کھیل بنا دیتے ہیں۔ ایسا اس وجہ سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں۔ اور خداوند تعالیٰ کا قول ہے۔ جب تمہیں جمعہ کے لیے اذان دی جائے۔

---

[1] دوسری روایتوں میں یہ بھی ہے کہ سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا اور اس کے بعد بھی کھانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ اس حدیث پر مفصل نوٹ علامات نبوت کے باب میں لکھا جائے گا۔

[2] قرطبی نے لکھا ہے کہ اذان کے کلمات باوجود قلت الفاظ دین کے بنیادی عقائد اور شعائر پر مشتمل ہیں سب سے پہلا لفظ "اللہ اکبر" یہ بتاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ موجود ہے اور سب سے بڑا ہے۔ یہ لفظ خداوند اکبر کی کبریائی اور عظمت پر دلالت کرتا ہے "اشہد ان لا الہ الا اللہ" بجائے خود ایک عقیدہ ہے اور کلمہ شہادت کا جزو۔ یہ لفظ بتاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اکیلا اور یکتا ہے اور وہی معبود ہے۔ کلمہ شہادت کا دوسرا جزو "اشہد ان محمداً رسول اللہ" ہے جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کی گواہی دی جاتی ہے "حی علی الصلوٰۃ" پکار ہے اس کی کہ جس نے خدا کی واحدنیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے دی وہ نماز کے لیے آئے کہ نماز قائم کی جا رہی ہے۔ اس نماز کے پہنچانے والے اور اپنے قول وفعل سے اس کے طریقوں کو بتانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ اس لیے آپ کی رسالت کی شہادت کے بعد فوراً ہی اس کی دعوت دی گئی۔ اور اگر نماز آپ نے پڑھ لی (بقیہ بر صفحہ ۳۱۲)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

۵۷۳۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے ابوقلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ (نماز کے وقت کے اعلان کے لیے) لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر چھیڑا۔ لیکن یہود و نصاریٰ کی بات درمیان میں آگئی (کہ یہ تو ان کے یہاں عبادت کے اعلان کا طریقہ ہے) پھر بلالؓ کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

۵۷۴۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی کہ ابن عمر فرماتے تھے کہ جب مسلمان مدینہ (ہجرت کر کے) پہنچے تو وقت متعین کر کے نماز کے لیے آتے تھے۔ اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن اس کے متعلق مشورہ ہوا کسی نے کہا کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بنا لیا جائے۔ اور کوئی بولا کہ یہودیوں کی طرح نرسنگا بنا لینا چاہیئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیجا جائے جو نماز کا اعلان کر دے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اٹھو اور نماز کی منادی کر دو۔

(بقیہ صفحہ ۳۱۱) اور بتمام و کمال آپ نے اسے ادا کیا تو یہ اس بات کی ضامن ہے کہ آپ نے فلاح حاصل کر لی "حی علی الفلاح" نماز کے لیے آئیے۔ آپ کو یہاں فلاح یعنی بقاء دائم اور حیات آخرت کی ضمانت دی جائے گی آئیے۔ آئیے کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں۔ اس کی عظمت و کبریائی کے سایہ میں آپ کو دنیا اور آخرت کے شر و ر و آفات سے پناہ مل جائے گی۔ اول بھی اللہ ہے اور آخر بھی اللہ۔ خالق کل۔ مالک یکتا اور معبود پس اس کی دی ہوئی ضمانت سے بڑھ کر اور کونسی ضمانت ہو سکتی ہے۔ "اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ"

۲ے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جب اذان شروع شروع میں دی گئی تو یہود نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے ایسی بدعت نکالی جو پہلے نہیں تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(صفحہ ہذا) ۱ے واقعہ یوں پیش آیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک دن اس بات پر مشورہ ہوا کہ نماز کے وقت کے اعلان کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ جب ناقوس بجانے کا بعض لوگوں نے مشورہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے۔ نرسنگے (بوق) کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے۔ پھر کسی نے کہا کہ آگ جلا کر لوگوں کو بتایا جائے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ کیونکہ یہ غیر مسلم قوموں کے شعار تھے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنا ناپسند نہیں فرمایا۔ اس کے علاوہ ان طریقوں میں دوسرے مفاسد بھی تھے۔ بعض لوگوں نے اس کے علاوہ بھی اذان کے طریقے بتائے لیکن اب تک کوئی مناسب بات نہیں کہی گئی تھی۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عارضی طریقہ یہ بتایا کہ ایک آدمی کو بھیج کر منادی کرا دی جائے کہ نماز کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس تجویز کو پسند فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جائیں اور منادی کر دیں لیکن ابھی لوگ اس فکر میں تھے کہ کوئی مناسب اور ہمیشہ کے لیے اعلان نماز کا طریقہ ہونا چاہیئے۔ مجلس شوریٰ برخاست ہو گئی۔ مجلس کے ممبران میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ بھی اسی فکر میں غلطاں و پیچاں تھے۔ (بقیہ صفحہ ۳۱۳)

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۳۹۳ اَلْاَذَانِ مَثْنٰی مَثْنٰی

۵۷۵ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ؛

۵۷۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ ؛

۳۹۳ ۔ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں۔

۵۷۵ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ۔ سماک بن عطیہ کے واسطہ سے وہ ایوب سے وہ ابوقلابہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہیں اور سوا " قد قامت الصلوٰۃ " کے اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔

۵۷۶ ۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے ابوقلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب مسلمانوں کی تعداد بڑھی تو اس پر مشورہ ہوا کہ کسی ایسی چیز کے ذریعہ نماز کے وقت کا اعلان ہونا چاہیئے جسے سب سمجھ لیں کسی نے مشورہ دیا کہ آگ روشن کی جائے یا ناقوس کے ذریعہ اعلان کیا جائے ۔ لیکن (آخر الامر قرار یہ پایا کہ) بلال رض کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت ایک ایک مرتبہ [1]

(بقیہ صفحہ ۳۱۲) چنانچہ رات کو سوئے تو خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا وہ انھیں کلمات کے ساتھ اذان دے رہا تھا جو اذان کے لیے استعمال ہوتے ہیں ۔ آپ نے صبح سویرے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اس خواب کا ذکر کیا ۔ آں حضور نے ان کلمات کو پسند فرمایا اور وحی کے ذریعہ یا خود اپنے اجتہاد سے ان کلمات کو اذان کے لیے مشروع قرار دیا بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بتایا کہ اسی رات بعینہٖ انھیں کلمات کے ساتھ خود انھوں نے بھی خواب میں کسی کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تھا اذان ہر نماز کے لیے سنت ہے اور اسلام کا ایک شعار ہے ۔

(صفحہ ہذا) [1] اذان سے متعلق ائمہ کا اختلاف ہے ۔ احناف کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمات ہیں ۔ طریقہ وہی ہے جیسے آجکل اذان دی جاتی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اذان کے انیس (۱۹) کلمات ہیں ۔ آپ اذان میں ترجیع کے قائل ہیں ۔ ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے بلند آواز سے کہنے کے بعد پھر دو دو مرتبہ انھیں آہستہ سے کہنا چاہیئے ۔ ہمارے یہاں شہادتین کے کل چار کلمات تھے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بڑھ کر آٹھ ہو گئے ۔ بقیہ کلمات میں وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہیں ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ہے لیکن تکبیر یعنی اللہ اکبر کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ ابتداء اذان میں بھی صرف اسے دو ہی مرتبہ کہنا چاہیئے ۔ اس طرح آپ کے نزدیک اذان کے کلمات سترہ ہیں ۔ احادیث میں ان تمام ہی طرق سے اذان کا ذکر ملتا ہے ۔ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ جنھیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد مسجد الحرام کا مؤذن مقرر کیا تھا وہ اسی طرح اذان دیتے تھے جس طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور ان کا یہ بھی بیان تھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اسی طرح سکھایا تھا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں برابر آپ اسی طرح اذان دیتے رہے اور پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے طویل دور میں آپ کا یہی طرزِ عمل رہا ۔ کسی نے انھیں اس سے نہیں روکا ۔ اس کے بعد بھی مکہ میں اسی طرح اذان دی جاتی رہی ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی اذان کا مکہ میں وہی طریقہ رائج تھا جو امام شافعی رح کا مسلک ہے اور جس کے بانی حضرت ابومحذورہ ہیں ۔ لہٰذا اذان کا یہ طریقہ مکروہ ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ صاحب بحر الرائق نے یہی فیصلہ کیا ہے اور اس آخری دور میں حنفیت اور حدیث کے امام حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس فیصلہ کو درست کہا ہے لیکن چونکہ مسجد نبوی میں اذان کا وہی طریقہ تھا جو حنفیہ کے نزدیک افضل ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ برابر اسی طرح اذان دیتے رہے اس لیے ظاہر ہے کہ جو طریقہ خود آں حضور کی موجودگی میں (بقیہ صفحہ ۳۱۴)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۳۹۴ الْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

۵۷۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ فَذَكَرْتُهُ لِأَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ

## باب ۳۹۵ فَضْلِ التَّأْذِينِ

۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا

## ۳۹۴ - سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔

۵۷۷ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے ابو قلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم تھا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں یہی کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔ اسمٰعیل نے بتایا کہ میں نے ایوب سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ "قد قامت الصلوٰۃ" اس سے مستثنیٰ ہے[1]۔

## ۳۹۵ - اذان دینے کی فضیلت

۵۷۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطہ سے خبر دی۔ وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان بڑی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے لیکن جوں ہی اقامت شروع ہوئی وہ پھر بھاگ پڑتا ہے جب اقامت بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آ جاتا ہے اور مصلی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں بات تمھیں یاد نہیں، فلاں بات تم بھول گئے۔ ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کرتا ہے جن کا اسے

(بقیہ صفحہ ۳۱۳) آپ کی مسجد میں رائج ہوگا وہی افضل اور بہتر ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اذان کے طریقہ کو حضرت عبد اللہ بن زید نے خواب میں دیکھا تھا اور حنفیہ کا طریقہ اذان ان کے بیان کے بھی مطابق ہے اس باب کی احادیث میں اقامت کا بھی ذکر کیا ہے کہ صرف ایک ایک مرتبہ اذان کے کلمات کہنے کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم تھا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ اقامت میں اذان کی طرح کلمات دو دو مرتبہ نہیں بلکہ صرف ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔ صرف "قد قامت الصلوٰۃ" دو مرتبہ کہی جائے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اقامت اور اذان میں کوئی فرق نہیں جتنے کلمات اس میں تھے اتنے اقامت میں بھی رہنے چاہئیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت سے متعلق روایت میں ہے کہ آپ اسی طریقے سے اقامت کہتے تھے جیسے شوافع کا مسلک ہے لیکن ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اقامت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق تھی اسی طرح فرشتہ جنھوں نے خواب میں اذان کی تعلیم حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دی تھی ان کی اقامت سے متعلق روایات بھی امام صاحب کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں اور امام طحاوی نے بعض روایات ایسی بھی بیان کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی اقامت اذان ہی کی طرح کہتے تھے۔ اس بنیاد پر جن روایتوں میں ایک ایک مرتبہ کہنے کا ذکر ہے انھیں راوی کے اختصار پر محمول کیا جائے گا۔

(صفحہ ہذا) [1] یعنی قد قامت الصلوٰۃ اقامت میں دو مرتبہ کہی جائے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى.

**بَابُ ۳۹۶ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ**

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا وَإِلَّا فَاعْتَزِلْنَا.

**۵۷۹- حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**بَابُ ۳۹۷ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ**

**۵۸۰- حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يُغِيرُ بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا

خیال بھی نہیں تھا۔ اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نمازیں پڑھی تھیں۔

**۳۹۶۔ اذان بلند آواز سے**

عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا (اپنے مؤذن سے جو طرب و لحن کیسا تھ اذان دیتا تھا) کہ سیدھی اور رواں اذان دیا کرو ورنہ ہم سے تمہیں علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔

**۵۷۹۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ انصاری کے واسطہ سے خبر دی پھر عبدالرحمن مازنی اپنے والد عبداللہ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں اور صحرا سے لگاؤ ہے اس لئے جب تم صحراء میں اپنی بکریوں کو لیے ہوئے موجود ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو تم بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ آواز اذان پہنچنے کی انتہاء پر بھی جن و انس بلکہ تمام ہی چیزیں اذان کی آواز جب سنیں گی تو قیامت کے دن اس پر گواہی دیں گی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے[1]

**۳۹۷۔ اذان، حملہ اور خونریزی کے ارادہ کے ترک کا باعث ہے۔**

**۵۸۰۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے صبح ہوتی اور پھر آپ انتظار کرتے۔ اگر اذان کی آواز سن لیتے تو حملہ کا ارادہ ترک کر دیتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو حملہ کرتے تھے[2] فرمایا کہ ہم خیبر گئے اور رات کے وقت وہاں پہنچے۔ صبح کے وقت جب اذان کی آواز نہیں سنائی دی تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ گئے اور میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ میرے قدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱؎ مطلب یہ ہوا کہ اذان سیدھی اور رواں ہونی چاہیئے لیکن بلند آواز سے اور وقار کو باقی رکھتے ہوئے جس قدر بھی آواز بلند ہو سکے بہتر ہے۔ اذان میں گانے کا طرز اختیار کر لینا اور لحن کے ساتھ اذان دینے سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲؎ تاکہ اگر کچھ مسلمان اس قبیلہ میں ہیں اور وہ بلا روک ٹوک شعائر اسلامی کو قائم کرتے ہیں تو ان کی موجودگی میں کوئی لڑائی نہ ہونے پائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۔

## باب ۳۹۸ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

۵۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ۔

۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ۔

۵۸۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ۔

## باب ۳۹۹ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

۵۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

کے قدم مبارک سے چھو چھو جاتے تھے۔ فرمایا کہ خیبر کے لوگ اپنے ٹوکروں اور کدالوں کو لیے ہوئے باہر نکلے تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور چلا اٹھے کہ "واللہ محمد لشکر لے کر آ گئے"۔ فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ "اللہ اکبر اللہ اکبر" خیبر پر بربادی آ گئی۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں لڑائی کے لیے اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بھیانک ہو جاتی ہے۔

### ۳۹۸ ۔ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیئے۔

۵۸۱ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ عطاء بن یزید لیثی سے وہ ابوسعید خدری سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن اذان دیتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔

۵۸۲ ۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ محمد بن ابراہیم بن حارث سے کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک دن سنا کہ مؤذن کے ہی الفاظ کو دہرا رہے تھے۔ اشہد ان محمدا رسول اللہ تک۔

۵۸۳ ۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے میرے بعض بھائیوں نے حدیث بیان کی کہ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

### ۳۹۹ ۔ اذان کی دعاء

۵۸۴ ۔ ہم سے علی بن عباس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے محمد بن منکدر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَانِ الَّذِي وَعَدْتَهُ

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

اسے میری شفاعت ملے گی۔

## باب ۴۰۰ الْاِسْتِهَامِ فِی الْاَذَانِ۔

۴۰۰۔ اذان کے لیے قرعہ اندازی۔

وَیُذْکَرُ اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوْا فِی الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَیْنَهُمْ سَعْدٌ۔

کہتے ہیں کہ اذان دینے پر بعض لوگوں کا اختلاف ہوا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (فیصلہ کے لیے) قرعہ ڈلوایا تھا۔[2]

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

۵۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے سمی جو ابوبکر کے مولیٰ تھے ان کے واسطہ سے خبر دی وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور نماز کی پہلی صف میں کتنا زیادہ ثواب ہے اور پھر ان کے لیے سوائے قرعہ اندازی کے اور کوئی راستہ نہ باقی رہتا تو لوگ اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کتنا زیادہ ثواب ہے تو اس کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو اس کے لیے ضرور آتے خواہ چوتڑوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔

## باب ۴۰۱ الْکَلَامِ فِی الْاَذَانِ۔

۴۰۱۔ اذان کے دوران گفتگو۔

وَتَکَلَّمَ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِیْ اَذَانِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ یَّضْحَكَ وَهُوَ یُؤَذِّنُ اَوْ یُقِیْمُ۔

سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران گفتگو کی تھی اور حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر ایک شخص اذان یا اقامت کہتے ہوئے ہنس دے تو کوئی حرج نہیں۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ وَعَبْدِ الْحَمِیْدِ صَاحِبِ الزِّیَادِیِّ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ یَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّنَادِیَ الصَّلٰوةُ فِی الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ

۵۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے ایوب اور عبدالحمید صاحب زیادی اور عاصم احول کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ عبداللہ بن حارث سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک دن خطبہ دیا۔ بارش کی وجہ سے اچھا خاصا کیچڑ ہو رہا تھا۔ مؤذن جب حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے اس سے یہ کہنے کے لیے فرمایا کہ لوگ نمازیں قیام گاہوں پر پڑھ لیں اس پر لوگ ایک دوسرے کو (تعجب اور اعتراض کے طور پر) دیکھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے

---

[1] اس دعا کے لیے مسنون طریقہ ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا کے لیے ہاتھوں کا اٹھانا ثابت نہیں۔ اگرچہ عام دعاؤں کے لیے ہاتھ اٹھانا آپ سے ثابت ہے لیکن جب اذان کی دعا کیلئے آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے تو اس خاص موقعہ میں بھی وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جو آپ نے اختیار کیا۔ صفحہ ہذا۔

[2] کسی نزاع کو ختم کرنے کے لیے قرعہ ڈالنا ہمارے یہاں بھی معتبر ہے لیکن یہ کوئی دلیل شرعی نہیں اور اس کی وجہ سے کسی ایک فریق کو فیصلہ کے ماننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ۔

افضل انسان نے کیا تھا۔ اور یہ عزیمت ہے[1]۔

## باب ۴۰۲ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ۔

## ۴۰۲ ۔ اندھے کی اذان جبکہ اسے کوئی وقت بتانے والا ہو۔

۵۸۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

۵۸۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) رات میں اذان دیتے ہیں (رمضان کے مہینہ میں) اس لیے تم لوگ کھاتے پیتے رہو تا آنکہ ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) اذان دیں۔ کہا کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی۔ صبح ہو گئی۔

## باب ۴۰۳ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

## ۴۰۳ ۔ طلوع فجر کے بعد اذان۔

۵۸۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

۵۸۸ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمر سے کہا کہ مجھے حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان، صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد دے چکا ہوتا تو آپ دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے۔

۵۸۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۵۸۹ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوسلمہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو خفیف سی رکعتیں پڑھتے تھے۔

۵۹۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۰ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال (رمضان

---

[1] حنفیہ اذان کے دوران میں گفتگو کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اگر مؤذن دوران اذان میں کچھ بول پڑا تو بعض احناف کے نزدیک اذان شروع سے دوبارہ کہنی چاہیے اور بعض اعادہ کے قائل نہیں ہیں۔ ان احادیث و آثار سے دوران اذان میں بات چیت کرنے بلکہ ہنسنے کی بھی اجازت سمجھ میں آتی ہے لیکن امت کا عمل ہمیشہ ان چیزوں کے ترک پر رہا ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حکم پر لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لیے یہ ایک نئی بات تھی۔ ہمارا دین روایت اور توارث کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے اس لیے جب ہر زمانہ میں اور خاص طور پر قرون اولیٰ میں لوگ اذان کے دوران میں گفتگو یا ہنسنے کو پسند نہیں کرتے تھے تو اس میں کسی نہ کسی درجہ میں کراہت ضرور آ جاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

میں) رات میں اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تم لوگ ابن مکتوم کی اذان تک کھا پی سکتے ہو۔[1]

## باب ۴۰۴ اَلْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

## ۴۰۴۔ صبح صادق سے پہلے اذان۔

۵۹۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا مِّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُوْرِهٖ فَإِنَّهٗ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَّقُوْلَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ وَقَالَ بِأَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا إِلٰى فَوْقُ وَطَأْطَأَ إِلٰى أَسْفَلَ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدٰهُمَا فَوْقَ الْأُخْرٰى ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ۔

۵۹۱ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی ابو عثمان نہدی کے واسطہ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بلال کی اذان (طلوع صبح صادق سے پہلے) تمھیں سحری کھانے سے نہ روک دے۔ کیونکہ وہ رات میں اذان دیتے ہیں یا (یہ کہا کر) ندا دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ جاگے ہوتے ہیں وہ واپس آجائیں (اور اگر کچھ کھانا پینا ہے تو کھا پی لیں) اور جو ابھی سوتے ہوتے ہیں وہ متنبہ ہو جائیں (اور سحری کی ضروریات سے اٹھ کر فراغت حاصل کر لیں) کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ فجر یا صبح صادق طلوع ہو گئی اور آپ نے اپنی انگلیوں کے اشارہ سے (طلوع صبح کی کیفیت) بتائی۔ انگلیوں کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر آہستہ سے نیچے لائے اور فرمایا کہ اس طرح (طلوع فجر ہوتی ہے) حضرت زہیر نے انگشتِ شہادت ایک دوسرے پر رکھی۔ پھر آپ نے انھیں دائیں بائیں جانب پھیلا دیا۔ (یعنی آپ نے بھی طلوع صبح کی کیفیت بیان کی)۔

۵۹۲ - حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح - قَالَ وَحَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۵۹۲ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابو اسامہ نے خبر دی کہ عبید اللہ نے ہم سے قاسم بن محمد کے واسطہ سے اور انھوں نے عائشہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور نافع نے ابن عمر کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ح - کہا اور مجھ سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن عمر نے قاسم بن محمد کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ بلال رات میں اذان دیتے ہیں اس لیے ابن ام مکتوم کی اذان تک تم کھا پی سکتے ہو۔[2]

[1] ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں دو اذانیں دی جاتی تھیں۔ ایک طلوعِ فجر سے پہلے اس بات کی اطلاع کے لیے کہ ابھی سحری کا وقت تھوڑا سا باقی ہے اور جو لوگ کھانا پینا چاہیں کھا پی سکتے ہیں پھر فجر کے لیے اذان اس وقت دی جاتی تھی جب طلوعِ صبح صادق ہو چکتی۔ پہلی اذان کے لیے خاص رمضان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ متعین تھے اور دوسری کے لیے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔ اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا۔ (بقیہ صفحہ ۳۱۹)

## باب ۴۰۵ كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ؟

۵۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ۔

۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيْلٌ۔

## ۴۰۵ - اذان اور اقامت کے درمیان کتنا فصل ہونا چاہیئے؟

۵۹۳ - ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے جریری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن بریدہ سے وہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان ایک نماز کا فصل ہونا چاہیئے (تیسری مرتبہ فرمایا کہ) جو شخص ایسا کرنا چاہے۔ [1]

۵۹۴ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عمرو بن عامر انصاری سے سنا وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ستونوں کی طرف جلدی سے بڑھتے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے تو لوگ اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے ہوتے۔ یہ مغرب سے پہلے کی دو رکعتیں تھیں۔ اور (مغرب میں) اذان اور اقامت میں کوئی فصل نہیں ہوتا تھا۔ عثمان بن جبلہ اور ابوداؤد نے شعبہ کے واسطہ سے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ (اذان و اقامت میں) بہت تھوڑا سا فصل ہوتا تھا۔ [2]

(بقیہ صفحہ ۳۱۹) [2] یہ اختلافی مسئلہ ہے کہ ایک نماز کے لیے دو اذان کی کوئی شرعی حیثیت ہے یا نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ انھیں احادیث کی وجہ سے اسے جائز سمجھتے ہیں اسی طرح وہ فجر میں وقت سے پہلے اذان کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن ان تمام احادیث میں سحری اور رکھنے پینے کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص رمضان میں اس اذان کا اہتمام کیا جاتا تھا اور یہ اذان نماز کے لیے نہیں بلکہ سحر کا وقت بتانے کے لیے ہوتی تھی۔ اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور دوسرے اوقات کی طرح فجر میں بھی وقت سے پہلے اذان کی اجازت نہیں دی۔ اور دوسرے ائمہ یہ کہتے ہیں کہ فجر کو چھوڑ کر باقی تمام نمازوں میں وقت سے پہلے اذان دینا جائز نہیں لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فجر کا استثناء نہیں کرتے وجہ ظاہر ہے۔

(صفحہ ہذا) [1] دوسری مفصل روایات میں مغرب کا اس سے استثناء ہے یعنی مغرب میں چونکہ وقت بہت کم رہتا ہے اس لیے فوراً ہی اذان کے بعد نماز فرض کے لئے اقامت ہونی چاہیئے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی اس غلط فہمی میں نہ مبتلا ہو جائے کہ اذان جس نماز کے لیے دی گئی ہے اس کے علاوہ کوئی نماز اس دوران میں نہیں پڑھی جا سکتی اس سے یہ بتایا گیا ہے کہ نفل نماز درمیان میں پڑھی جا سکتی ہے۔

[2] مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان میں دو خفیف رکعتیں پڑھنے سے متعلق روایتیں آئی ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ابتداء میں جب عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی تو یہ بتانے کے لیے کہ نماز کے جواز کا وقت سورج غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے یہ دو رکعتیں رکھی گئیں لیکن چونکہ مغرب میں مطلوب جلدی ہے اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اذان ہوتے ہی دو رکعتوں کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو یہ حضرات ابھی نماز ہی میں ہوتے تھے اور بعد میں اسی وجہ سے اس سے روک دیا گیا تھا چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے یہ دو رکعتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ اس پر ایک نوٹ گذر چکا ہے کہ حنفیہ کے یہاں یہ مباح ہیں اور شوافع کے یہاں مستحب۔



www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۴۰۶ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ**

۵۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ

**۴۰۶ - جو اقامت کا انتظار کرے۔**

۵۹۵ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کے فجر کی اذان ختم کرتے ہی کھڑے ہو کر دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے طلوع صبح صادق کے بعد اور فجر کی فرض نماز سے پہلے۔ پھر داہنے پہلو پر لیٹ جاتے۔ اس کے بعد اقامت کے لیے مؤذن آپ کی خدمت میں آتا۔

**باب ۴۰۷ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ**

۵۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ

**۴۰۷ - ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے اگر کوئی پڑھنا چاہیے۔**

۵۹۶ - ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے کہمس بن یزید نے حدیث بیان کی۔ عبد اللہ بن بریدہ کے واسطے سے وہ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز کا فصل ہے۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے[1]

**باب ۴۰۸ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ**

۵۹۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

**۴۰۸ - جو یہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے۔**

۵۹۷ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے ابو ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو قلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے قوم کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا۔ میں نے آپ کی خدمت میں بیس دن تک قیام کیا۔ آپ بڑے رحمدل اور رفیق القلب تھے جب آپ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کے اشتیاق کو محسوس کر لیا تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم جا سکتے ہو وہاں جا کر تم اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور نماز پڑھو جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

**باب ۴۰۹ الْأَذَانُ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالْإِقَامَةِ**

**۴۰۹ - مسافروں کے لیے اذان اور اقامت جبکہ بہت سے لوگ ساتھ ہوں۔**

[1] گویا اس آخری جملہ سے یہ واضح کر دیا گیا کہ جو بار بار تاکید کی جا رہی ہے اس سے منشا اس نماز کو ضروری قرار دینا نہیں ہے بلکہ صرف استحباب کی تاکید ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيْرَةِ۔

اسی طرح عرفہ اور مزدلفہ میں (اذان واقامت) اور سردی یا برسات کی راتوں میں مؤذن کا یہ اعلان کرنا (اپنی قیامگاہوں پر پڑھ لی جائے۔

۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۹۸ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے مہاجر ابوالحسن کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ زید بن وہب سے وہ ابوذر سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے اذان دینی چاہی تو آپؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی اور آپؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی اور آپؐ نے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے[۱]۔

۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

۵۹۹ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے خالد حذاء کے واسطہ سے بیان کیا وہ ابوقلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے کہا کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ کسی سفر کا ارادہ رکھتے تھے آپ نے ان سے فرمایا کہ جب تم نکلو تو (نماز کے وقت) اذان دو اور اقامت کہو پھر جو شخص تم میں بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔

۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَ

۶۰۰ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدالوہاب نے خبر دی کہا کہ ہمیں ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ ہم سے مالک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم حاضر ہونے والے ہم عمر اور نوجوان تھے آپؐ کی خدمت مبارک میں بیس دن قیام رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحمدل اور رقیق القلب تھے جب آپ نے محسوس کیا کہ ہمیں اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو۔ ہم نے بتایا، پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور ان کے ساتھ قیام کرو انھیں دین سکھاؤ اور دین کی باتوں

[۱] یہ ظہر کا وقت تھا۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمیوں میں ظہر آخری وقت میں پڑھنی چاہئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسافروں کی جب ایک جماعت ہو تو وہ بھی اذان، اقامت اور جماعت اسی طرح کریں جس طرح مقیم کرتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

کا حکم کرو۔ آپ نے بہت سی چیزوں کا ذکر کیا جن کے متعلق (مالک نے کہا کہ) مجھے وہ یاد ہیں یا (یہ کہا کہ) یاد نہیں ہیں اور (فرمایا کہ) اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ۔

۶۰۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ بن عمر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن عمرؓ نے ایک سرد رات میں مقام ضجنان پر اذان دی پھر فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو اور ہمیں آپ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن سے اذان کے لیے فرماتے تھے اور یہ بھی کہ مؤذن اذان کے بعد یہ کہہ دے کہ لوگ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔ یہ سفر کی حالت میں یا سرد برسات کی راتوں میں ہوتا تھا۔

۶۰۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتَّى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَأَقَامَ

۶۰۲ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں جعفر بن عون نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابو العمیس نے عون بن ابی جحیفہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام ابطح میں دیکھا کہ بلال حاضر خدمت ہوئے اور نماز کی اطلاع دی پھر بلالؓ عنزہ (برچھی جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) لے کر آگے بڑھے اور اسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقام ابطح میں گاڑ دیا۔ اور آپؐ نے نماز پڑھائی۔

## بَابٌ ۴۱۰ هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْأَذَانِ؛

## ۴۱۰ - کیا مؤذن اپنے چہرے کو ادھر ادھر کر سکتا ہے، اور کیا وہ دائیں بائیں طرف متوجہ ہو سکتا ہے؟

وَيُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ رض أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ الْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے (اذان دیتے وقت) اپنی دونوں انگلیوں کو کانوں میں کر لیا تھا لیکن ابن عمرؓ انگلیاں کانوں میں نہیں کرتے تھے، ابراہیم نے فرمایا کہ بغیر وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔ عطاء نے فرمایا کہ (اذان کے لیے) وضو حق اور سنت ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ

۶۰۳ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عون بن ابی جحیفہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ اپنے والد سے

أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ ؛

کہ انھوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ وہ اذان میں اپنے چہرے کو ادھر ادھر متوجہ کر رہے تھے[1]

## بَابُ ۴۱۱ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ

وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ أَنْ يَّقُوْلَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ ؛

## ۴۱۱۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی کہے کہ نماز نے ہمیں چھوڑ دیا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ ہم نماز نہ پاسکے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہی زیادہ صحیح ہے۔

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا ؛

۶۰۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سنی۔ نماز کے بعد دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو۔ جب نماز کے لیے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو نماز کا جو حصہ مل جائے اسے پڑھو اور جو چھوٹ جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو[2]

## بَابُ ۴۱۲ مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا ؛

قَالَهُ أَبُوْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## ۴۱۲۔ جو حصہ نماز کا (جماعت کیساتھ) پاسکو اسے پڑھ لو اور جو نہ پاسکو اسے (جماعت کے بعد) پورا کرو۔

یہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ

۶۰۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ح۔ اور زہری ابوسلمہ کے واسطے سے وہ ابوہریرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم لوگ اقامت سن لو تو نماز کے لیے چل پڑو سکون اور وقار کو بہرحال ملحوظ رکھو۔

---

[1] دوسری روایتوں میں ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت چہرہ کو دائیں بائیں طرف پھیرتے تھے جیسا کہ اذان کے لیے ہمارے یہاں دستور ہے۔

[2] اس حدیث کے آخری ٹکڑے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہی ارشاد فرمایا کہ اگر تم نماز کو نہ پاسکو یہ نہیں کہ نماز تمھیں اگر چھوڑ دے یا نہ مل سکے۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ گفتگو کا ایک ادب بتا رہے ہیں کہ چھوڑنے والا خود انسان ہے نماز کسی کو اپنے فیض سے محروم نہیں کرنا چاہتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ؛

اور دوڑ کے نہ آؤ۔ پھر نماز کا جو حصہ پالو اسے پڑھ لو اور جو نہ پا سکو اسے (جماعت کے بعد) پورا کر لو۔

## بَابُ ۴۱۳ مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْاِمَامَ عِنْدَ الْاِقَامَةِ ۔

## ۴۱۳ ۔ اقامت کے وقت جب لوگ امام کو دیکھیں تو کب کھڑے ہوں۔

۶۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ ۔

۶۰۶ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ مجھے یحییٰ نے عبداللہ بن ابی قتادہ کے واسطہ سے حدیث لکھ کر بھیجی کہ وہ اپنے والد سے بیان کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

## بَابُ ۴۱۴ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ مُسْتَعْجِلًا وَلْيَقُمْ اِلَيْهَا بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ

## ۴۱۴ ۔ نماز کے لیے جلد بازی کے ساتھ نہ کھڑے ہونا چاہیئے بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیئے۔

۶۰۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ؛

۶۰۷ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو۔ اور سکون کو ملحوظ رکھو۔ اس حدیث کی متابعت علی بن مبارک نے کی ہے۔

## بَابُ ۴۱۵ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ ۔

## ۴۱۵ ۔ کیا مسجد سے کسی ضرورت کی وجہ سے نکل سکتا ہے؟ (اذان کے بعد جماعت سے پہلے)

۶۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا اَنْ يُّكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا يَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَاءً وَّقَدِ اغْتَسَلَ ؛

۶۰۸ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی وہ صالح بن کیسان سے وہ ابن شہاب سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) باہر تشریف لائے۔ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں برابر کی جا چکی تھیں۔ آپ جب مصلی پر کھڑے ہوئے تو ہم انتظار کر رہے تھے کہ اب آپ تکبیر کہیں گے لیکن آپ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر رہو۔ ہم اسی حالت میں ٹھہر گئے پھر جب آپ دوبارہ باہر تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے غسل کیا تھا۔

## بَابُ ۴۱۶ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتّٰى يَرْجِعَ انْتَظَرُوْا ۔

## ۴۱۶ ۔ جب امام کہے کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو مقتدیوں کو اس کے واپس آنے کا انتظار کرنا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۰۹ - حدثنا اسحٰق قال اخبرنا محمد بن یوسف قال حدثنا الاوزاعی عن الزھری عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ قال اقیمت الصلوٰۃ فسوی الناس صفوفھم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتقدم وھو جنب ثم قال علی مکانکم فرجع فاغتسل ثم خرج وراسہ یقطر ماء فصلی بھم۔

۶۰۹ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن یوسف نے خبر دی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی اور لوگوں نے صفیں سیدھی کر لی تھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آگے بڑھے لیکن حالتِ جنابت میں تھے (اور اسی وقت یاد آیا) اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر واپس تشریف لائے تو آپؐ غسل کئے ہوئے تھے اور سر مبارک سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

## باب ۴۱۷ قول الرجل ما صلینا۔

## ۴۱۷ - کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔

۶۱۰ - حدثنا ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحییٰ قال سمعت ابا سلمۃ یقول انا جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ عمر بن الخطابؓ یوم الخندق فقال یا رسول اللہ ما کدت ان اصلی حتی کادت الشمس تغرب وذلک بعد ما افطر الصائم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما صلیتھا فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بطحان وانا معہ فتوضأ ثم صلی العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعدھا المغرب۔

۶۱۰ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ہمیں جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ سورج غروب ہو گیا اور میں اب تک عصر کی نماز نہ پڑھ سکا۔ آپ جب حاضر خدمت ہوئے تو روزہ افطار کرنے کے بعد کا وقت تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی نہیں پڑھی ہے پھر آپ بطحان کی طرف گئے۔ میں آپؐ کے ساتھ ہی تھا۔ آپؐ نے وضو کی اور پھر عصر کی نماز پڑھی۔ سورج غروب ہونے کے بعد۔ اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

## باب ۴۱۸ الامام تعرض لہ الحاجۃ بعد الاقامۃ

## ۴۱۸ - اقامت کہی جا چکی اور اس کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آئی۔

۶۱۱ - حدثنا ابو معمر عبد اللہ بن عمرو قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزیز ھو ابن صھیب عن انسؓ قال اقیمت الصلوٰۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یناجی رجلا فی جانب المسجد فما قام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم۔

۶۱۱ - ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص سے مسجد کے ایک کنارے آہستہ آہستہ گفتگو فرما رہے تھے۔ آپؐ نماز کے لیے جب تشریف لائے تو لوگ سو رہے تھے۔

## باب ۴۱۹ الکلام اذا اقیمت الصلوٰۃ

## ۴۱۹ - اقامت کے بعد گفتگو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۱۲ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ ۔

۶۱۲ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے ایک شخص کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو نماز کے لیے اقامت کے بعد گفتگو کرتا ہے اس پر انھوں نے انس ابن مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے فرمایا، کہ اقامت ہو چکی تھی۔ اتنے میں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ میں ملا اور آپ کو نماز کے لیے اقامت کہی جانے کے بعد بھی روکے رکھا۔

## باب ۴۲۰ وُجُوبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ ۔

وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا ۔

## ۴۲۰ - نماز باجماعت کا وجوب ۔

حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر کسی کی والدہ شفقۃً عشاء کی جماعت میں حاضری سے روکیں تو ان کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے ۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ۔

۶۱۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دے دوں اور پھر نماز کے لیے کہوں۔ اس کے لیے اذان دی جائے اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کریں لیکن میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت کے لیے نہیں آتے) پھر انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ وقدرت میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے اتنی بات جان لیں کہ انھیں ایک اچھے قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو عمدہ کھریں (کھانے کے لیے مل جائیں گی تو یہ عشاء کی جماعت کے لیے ضرور آئیں [1]

## باب ۴۲۱ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ ۔

وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ

## ۴۲۱ - نماز باجماعت کی فضیلت ۔

حضرت اسودؒ کو جب جماعت نہ ملتی تو آپ کسی دوسری مسجد میں تشریف لے جاتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں تشریف لائے جہاں نماز ہو چکی تھی۔ پھر اذان

---

[1] عموماً جماعت میں حاضر نہ ہونے والے منافقین ہوتے تھے اور اس حدیث میں انھیں کو تہدید کی جا رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کی اسلام کی نظر میں کتنی اہمیت ہے حنفیہ کے نزدیک بھی نماز باجماعت واجب ہے اور بعض نے سنتِ مؤکدہ بھی کہا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْهُ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى جَمَاعَةً ۔

٦١٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً ۔

٦١٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً ۔

٦١٦ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةً وَّعِشْرِينَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ ۔

## باب ٤٢٢ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

دی، اقامت کہی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔

٦١٤ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

٦١٥ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یزید بن ہاد نے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن خباب کے واسطہ سے وہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

٦١٦ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابوصالح سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضوء کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے اور سوا نماز کے اور کوئی دوسرا ارادہ نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو ملائکہ اس وقت تک برابر اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلی پر بیٹھا رہتا ہے کہتے ہیں اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجئے اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو اس کا شمار نماز ہی میں ہوگا۔[1]

## ٤٢٢ ۔ فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت۔

[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پچیس درجہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ستائیس درجہ زیادہ ثواب باجماعت نماز میں بتایا گیا بعض محدثین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن عمرؓ کی روایت زیادہ قوی ہے۔ اس لیے عدد سے متعلق اس روایت کو ترجیح ہوگی۔ لیکن اس سلسلے میں زیادہ صحیح مسلک یہ ہے کہ دونوں کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ باجماعت نماز بذات خود واجب یا سنت مؤکدہ ہے۔ ایک فضیلت کی وجہ تو یہی ہے۔ پھر باجماعت نماز پڑھنے والوں کے اخلاص و تقویٰ میں بھی تفاوت ہوگا اور ثواب بھی اسی کے مطابق کم و بیش ملے گا۔ اس کے علاوہ کلام عرب میں یہ اعداد کثرت کے اظہار کے مواقع پر بولے جاتے ہیں۔ گویا مقصود صرف ثواب کی زیادتی کو بتانا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَّتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ شُعَيْبٌ وَّحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

۶۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ باجماعت نماز تنہا پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ افضل ہے اور رات اور دن کے ملائکہ فجر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو (ترجمہ) فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا پیش ہوگا۔ شعیب نے فرمایا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر کے واسطہ سے اس طرح حدیث بیان کی کہ ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَآ اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّآ اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا۔

۶۱۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ کہا کہ میں نے ام درداء سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابو درداء آئے۔ بڑے غضبناک ہو رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی کوئی بات اب نہیں پاتا سوا اس کے کہ جماعت کے ساتھ نماز یہ پڑھ لیتے ہیں۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ۔

۶۱۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے برید بن عبداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوبردہ سے وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اجر کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے جو (مسجد میں نماز کے لیے) زیادہ سے زیادہ دور سے آئے اور وہ شخص جو نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو (پہلے ہی) پڑھ کر سو جاتا ہے۔

## باب ۴۲۳ فَضْلِ التَّهْجِيْرِ اِلَى الظُّهْرِ۔

۴۲۳۔ ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھنے کی فضیلت۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ نِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ

۶۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے مولیٰ سمی کے واسطہ سے وہ ابوصالح سمان سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے کانٹوں بھری ایک شاخ دیکھی اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

## باب ۴۲۴ احْتِسَابِ الْآثَارِ۔

۶۲۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى

اسے راستے سے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ (صرف اسی بات پر) اس سے خوش ہو گیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں مرنے والے، پیٹ کی بیماری (ہیضے وغیرہ) میں مرنے والے۔ ڈوب جانے والے۔ دب کر مرنے والے، (دیوار وغیرہ کسی بھی چیز سے) اور خدا کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہونے والے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شریک ہونے کا ثواب کتنا زیادہ ہے اور پھر اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہو کہ قرعہ اندازی کی جائے تو لوگ قرعہ اندازی پر مُصِر ہوا کریں۔ اور اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ نماز اوّل وقت پڑھ لینے کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں تو اس کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر یہ جان جائیں کہ عشاء اور صبح کی نماز کے فضائل کتنے عظیم الشان ہیں، تو سرین کے بل گھسٹ کر آئیں۔[1]

## ۴۲۴ ۔ ہر قدم پر ثواب۔

۶۲۱ ۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنو سلمہ کے لوگو! تم اپنے نشاناتِ قدم پر بھی ثواب کی نیت رکھو۔ (نماز کے لیے مسجد آتے ہوئے۔ کیونکہ بنو سلمہ کے مکانات مسجد نبوی سے کئی میل کے فاصلہ پر تھے)

ابن ابی مریم نے حدیث میں یہ زیادتی کی ہے۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن ایوب نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ بنو سلمہ نے اپنے مکانات سے منتقل ہونا چاہا تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کہیں رہائش اختیار کریں۔ انھوں نے

---

[1] اس متن میں تین احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ ایک وہ واقعہ جس میں راستے سے کانٹے کی شاخ ہٹانے پر مغفرت ہوئی۔ دوسری شہداء کے اقسام پر مشتمل۔ تیسری اذان اور نماز وغیرہ کی ترغیب سے متعلق۔ لیکن راوی نے سب کو ایک ساتھ جمع کر دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو یہاں اس لیے بیان کیا ہے کہ اس میں اول وقت میں نماز پڑھنے کی بھی ترغیب موجود ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ خود اس سے پہلے ظہر کی نماز سے متعلق گرمیوں میں ٹھنڈے وقت پڑھنے کی حدیث لکھ چکے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اسی کے مطابق ہے کسی حدیث کے عموم کی وجہ سے یہ نہ کہہ دینا چاہیئے کہ ساری نمازیں اول وقت میں پڑھنی مستحب ہیں۔ بلکہ اس سلسلے کی ان خاص احادیث کو بھی دیکھنا چاہیئے جن میں تفصیلاً نماز کے اوقاتِ مستحب بیان ہوئے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعْرُوا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ قَالَ مُجَاھِدٌ خُطَاھُمْ اٰثَارُ الْمَشْیِ فِی الْاَرْضِ بِاَرْجُلِھِمْ ؕ

بیان کیا کہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا کہ اپنی آبادیوں کو ویرانہ بنا کر یہ لوگ مدینہ میں بس جائیں اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ (مسجد نبوی میں آتے ہوئے) ہر قدم پر ثواب کی نیت رکھا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ (قرآن کی آیت میں) خطاہم کے معنی ہیں زمین پر ان کے پیدل چلنے کے نشانات[1]

## باب ۴۲۵ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ فِی الْجَمَاعَۃِ

## ۴۲۵ ۔ عشاء کی نماز با جماعت کی فضیلت ۔

۶۲۲ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَیُقِیْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا یَّؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذَ شُعَلًا مِّنْ نَّارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰی مَنْ لَّا یَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ بَعْدُ ؕ

۶۲۲ ۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز گراں نہیں اور اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو سرین کے بل گھسٹ کر آتے ۔ میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ اقامت کہے پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور خود آگ کے شعلے لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں آئے ہوں۔

## باب ۴۲۶ اِثْنَانِ وَمَا فَوْقَھُمَا جَمَاعَۃٌ ۔

## ۴۲۶ ۔ دو یا اس سے زیادہ آدمی ہوں تو جماعت بن جاتی ہے۔

۶۲۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ مَّالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا ؕ

۶۲۳ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے ابو قلابہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں (میں سے کوئی) اذان دے اور اقامت کہے اور جو بڑا ہے وہ نماز پڑھائے[2]

---

[1] آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ مدینہ کے قرب وجوار کے علاقے بھی آباد رہیں۔ اسی لیے بنی سلمہ کی اس رائے کو آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ دین اسلام اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ دنیا میں انسان کوئی بھی کام کرے یا وہ اچھا ہوگا یا برا۔ اچھے کاموں کے تمام متعلقات پر بھی خدا کی بارگاہ میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ ایک شخص جہاد کے لیے اگر گھوڑا پالے، تو گھوڑے کے کھانے پینے، پیشاب پاخانے۔ ہر ہی چیز پر اجر ملے گا بشرطیکہ نیت خالص ہو۔ اسی طرح یہاں بتایا گیا ہے کہ نماز کے ارادے سے چلنے والے کے ہر نشان قدم پر اجر و ثواب ہے اس لیے جتنی دور سے کوئی آئے گا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ پائے گا۔

[2] اس سے پہلے تفصیلی حدیث گذر چکی ہے کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے انھیں دو اصحاب کو آپ نے یہ ہدایت فرمائی تھی۔ اس سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ اگر دو آدمی ہوں تو نماز کے لیے جماعت کرنی چاہیئے۔

## باب ۴۲۷ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلٰوةُ۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى

## ۴۲۷۔ جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے اور مساجد کی فضیلت۔

۶۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ ابوالزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ نمازی کے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک (نماز پڑھنے کے بعد) وہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہتا ہے۔ اے اللہ اس کی مغفرت کیجیے۔ اے اللہ اس پر رحم کیجیے۔ ایک شخص جو صرف نماز کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ گھر جانے سے سوا نماز کے اور کوئی چیز مانع نہیں تو اس کا (یہ سارا وقت) نماز ہی میں شمار ہوگا۔

۶۲۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی حفص بن عاصم کے واسطہ سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کہ سات طرح کے لوگ ہوں گے جنھیں خدا اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جب اس سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا عادل حکمران۔ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پھلا پھولا۔ ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دو ایسے شخص جو خدا کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی ہے۔ وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے بلایا (برے ارادہ سے) لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اتنے پوشیدہ طریقہ پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ داہنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کی یاد کی اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

۶۲۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی حمید کے واسطہ سے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی انگوٹھی بنوائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ ایک دن عشاء کی نماز نصف شب میں پڑھی۔ نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ لوگ نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ ؕ

پڑھ کر سو چکے ہوں گے اور تم لوگ اس وقت تک نماز ہی کی حالت میں تھے جب تک تم اس کا انتظار کرتے رہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسے اس وقت میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

## بَابٌ ۴۲۸ فَضْلِ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَّاحَ ۔

## ۴۲۸ ۔ مسجد میں بار بار آنے جانے کی فضیلت ۔

۶۲۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ ؕ

۶۲۷ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں محمد بن مطرف نے زید بن اسلم کے واسطہ سے خبر دی وہ عطاء بن یسار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں بار بار حاضری دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جنت میں مہمان نوازی ہر ہر آنے اور جانے کی تعداد کے مطابق کریں گے۔

## بَابٌ ۴۲۹ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ ۔

## ۴۲۹ ۔ اقامت کے بعد فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے ۔

۶۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ وَّمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِكٍ ؕ

۶۲۸ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ حفص بن عاصم سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر ہوا ح۔ کہا اور مجھ سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے بہز بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعد بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے حفص بن عاصم سے سنا۔ کہا کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک صاحب سے جن کا نام مالک بن بحینہ تھا سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو اقامت کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوگئے تو لوگ اس شخص کے اردگرد جمع ہوگئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہوگئیں؟ کیا صبح کی بھی چار رکعتیں ہوگئیں؟ اس حدیث کی متابعت غندر اور معاذ نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے جو مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحٰق نے سعد کے واسطہ سے بیان کیا وہ عبداللہ بن بحینہ سے اور حماد نے کہا کہ ہمیں سعد نے حفص کے واسطہ سے خبر دی اور وہ مالک کے واسطہ سے [1]

[1] اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز کی اقامت کے بعد سنت جائز ہی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ بعض ظواہر نے اسی حدیث کی بنا پر یہ کہا ہے۔ (بقیہ آگے)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۴۳۰ حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْأَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ فَقِيلَ لِلْأَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ وَالنَّاسُ

## ۴۳۰۔ مریض کب تک جماعت میں حاضر ہوتا رہے گا؟

۶۲۹۔ ہم سے عمر بن حفصؓ بن غیاث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت اسود نے فرمایا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم نے نماز میں مداومت اور اس کی تعظیم کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں جب نماز کا وقت ہوا اور آپ کو اطلاع دی گئی تو فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اس وقت آپؐ سے کہا گیا کہ ابو بکرؓ بڑے رقیق القلب ہیں اگر آپؐ کی جگہ کھڑے ہونے تو نماز پڑھانا ان کے لیے مشکل ہو جائے گا۔ آپؐ نے پھر وہی فرمایا اور سابقہ معذرت آپؐ کے سامنے پھر دہرا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواحب یوسف (زلیخا) کی طرح ہو (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو) ابو بکرؓ سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے لڑکھڑا رہے ہیں۔ ابو بکرؓ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں لیکن آنحضورؐ نے اشارہ سے انھیں اپنی جگہ پر رہنے کے لیے کہا۔ پھر ان کے قریب آئے اور پہلو میں بیٹھ گئے۔ اس پر اعمش سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور

---

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کہ اگر کوئی شخص سنتیں پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں فرض کی اقامت ہو گئی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ لیکن ائمہ اربعہ میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اقامت فرض کے بعد سنت نہ شروع کرنی چاہیئے البتہ فجر کی سنتوں کے سلسلے میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز شروع ہو چکی ہے اور کم از کم ایک رکعت ملنے کی توقع ہے تو مسجد سے باہر فجر کی دو سنت رکعتوں کو پڑھ لینا چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم کے مطابق ائمہ اربعہ میں کسی کا بھی مسلک نہیں۔ اس لیے یہ ایک اجتہادی مسئلہ بن گیا۔ چونکہ احادیث میں ہے کہ جس نے ایک رکعت باجماعت پالی اسے جماعت کا ثواب ملے گا۔ غالباً اسی حدیث کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رکعت پا لینے کی قید لگائی۔ پھر بعد میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں بھی توسیع کر دی اور فرمایا کہ اگر قعدہ اخیرہ میں امام کو پانے کی امید ہو پھر بھی فجر کی سنت پڑھنی چاہیئے۔ اب تک یہ صورت تھی کہ فجر کی یہ سنت مسجد سے باہر پڑھی جائے لیکن بعد میں مشائخ حنفیہ نے اس میں بھی توسع سے کام لیا اور کہا کہ مسجد کے اندر کسی ایک طرف جماعت سے دور کھڑے ہو کر بھی یہ رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ بِرَأْسِهِ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضَهُ وَزَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا۔

۶۳۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

## باب ۴۳۱ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ۔

۶۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ۔

۶۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی اقتداء کی اور لوگوں نے ابوبکرؓ کی نماز کی اقتداء کی ؟ حضرت اعمش نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ ابوداؤد طیالسی نے اس حدیث کے بعض حصے کی روایت شعبہ کے واسطہ سے کی ہے اور وہ اعمش سے روایت کرتے تھے۔ اور ابومعاویہ نے اس میں اتنی زیادتی کی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھے اور ابوبکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۳۰ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام بن یوسف نے خبر دی معمر کے واسطہ سے وہ زہری سے۔ کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہو گئے اور تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو اپنی ازواج سے اس کی اجازت لی کہ مرض کے ایام میرے گھر میں گذاریں۔ ازواج نے اس کی آپؐ کو اجازت دے دی۔ پھر آپؐ باہر تشریف لے گئے۔ آپؐ کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ آپؐ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص کے درمیان میں تھے۔ (دونوں حضرات کا سہارا لیے ہوئے) عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا تذکرہ عباس رضی اللہ عنہ سے کیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو بھی جانتے ہو جن کا نام عائشہ رضؓ نے نہیں لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ علی بن ابی طالبؓ تھے۔

## ۴۳۱ - بارش اور عذر کی وجہ سے اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لینے کی اجازت۔

۶۳۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹھنڈی اور برسات کی رات میں اذان دی اور فرمایا کہ اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کی راتوں میں جبکہ بارش ہو رہی ہو مؤذن کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اعلان کر دیں کہ لوگ اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔

۶۳۲ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ محمود بن ربیع انصاری سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

کہ عتبان بن مالک نابینا تھے لیکن اپنے قبیلہ والوں کے امام تھے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تاریکی اور سیلاب کی راتیں ہوتی ہیں اور میری آنکھیں خراب ہیں اس لیے یا رسول اللہ میرے گھر میں کسی جگہ آپ نماز پڑھ دیں تا کہ میں وہی اپنی نماز کی جگہ بنا لوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ تم کہاں نماز پڑھنا پسند کرو گے۔ انھوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

## باب ۴۳۲ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ۔

## ۴۳۲۔ کیا جو لوگ آگئے ہیں انھیں کے ساتھ امام نماز پڑھ لے گا، اور کیا بارش میں جمعہ کے دن خطبہ دے گا؟

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِكُمْ ؛

۶۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالحمید صاحب زیادی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا کہ ہمیں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب کہ بارش کی وجہ سے کیچڑ ہو رہا تھا خطبہ دیا۔ پھر مؤذن کو حکم دیا اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ کہو آج لوگ نماز اپنی قیام گاہوں پر پڑھ لیں لوگ ایک دوسرے کو (حیرت کی وجہ سے) دیکھنے لگے جیسے اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ اس بات میں کچھ اجنبیت محسوس کر رہے ہو۔ ایسا تو مجھ سے بہتر ذات یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا تھا اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمھیں باہر نکالوں (اور تکلیف میں مبتلا کر دوں) اور حماد عاصم سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے اتنا اور کہا کہ "مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ تمھیں گنہگار کروں اور تم اس حالت میں آؤ کہ مٹی گھٹنوں تک پہنچ گئی ہو

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ

۶۳۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابوسلمہ سے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بادل آئے اور برسے (مسجد کی چھت ٹپکنے لگی۔ یہ کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی۔ پھر نماز کے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهٖ۔

اقامت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیچڑ پر سجدہ کر رہے تھے۔ کیچڑ کا اثر آپ کی پیشانی پر بھی میں نے دیکھا۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِنِّيْ لَا أَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَبَسَطَ لَهٗ حَصِيْرًا وَّنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيْرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِأَنَسٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَا رَأَيْتُهٗ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

۶۳۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انصار میں سے کسی نے عذر پیش کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوسکا کروں گا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر پر دعوت دی۔ انھوں نے ایک چٹائی بچھادی اور اس کے ایک کنارہ کو دھودیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آل جارود کے ایک شخص نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ اس دن کے سوا اور کبھی میں نے آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا۔

## بَابٌ ۴۳۳ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَقَلْبُهٗ فَارِغٌ۔

## ۴۳۳۔ ادھر کھانا حاضر ہے اور اقامت صلوٰۃ بھی ہو رہی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے کھانا کھاتے تھے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عقلمندی یہ ہے کہ پہلے آدمی اپنی ضرورت سے فارغ ہولے تاکہ جب نماز شروع کرے تو اس کا دل فارغ ہو۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ۔

۶۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے کہ آپ نے فرمایا اگر شام کا کھانا تیار ہوگیا ہے اور ادھر نماز کے لیے اقامت بھی ہونے لگی تو پہلے کھانے سے فارغ ہونا چاہیئے۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ۔

۶۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل بن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کھانا حاضر کردیا گیا تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۳۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَّوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَّدَنِيٌّ ۔

۶۳۸ - ہم سے عبید اللہ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ابواسامہ کے واسطہ سے وہ عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام کا کھانا اگر تیار ہو چکا ہو اور اقامت بھی کہی جا چکی تو پہلے کھانا کھالو اور کھانے میں بے مزہ نہ ہو جاؤ بلکہ پوری طرح فارغ ہو لو۔ ابن عمر کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا تھا۔ ادھر اقامت بھی ہو جاتی تھی لیکن آپ کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نماز میں شریک نہیں ہوتے تھے آپ امام کی قرأت برابر سنتے رہتے تھے۔ زہیر اور وہب بن عثمان نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ سے بیان کیا وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے بلکہ پوری طرح کھالے خواہ نماز کھڑی کیوں نہ ہو گئی ہو۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے وہب بن عثمان مدنی کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی۔[1]

## بَاب ۴۳۴ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ ۔

## ۴۳۴ - جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں کھانا ہو۔

۶۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔

۶۳۹ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے صالح کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے۔ کہا کہ مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اتنے میں آپ سے نماز کے لیے کہا گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی (کیونکہ پہلے سے وضو تھا)

## بَاب ۴۳۵ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ ۔

## ۴۳۵ - آدمی جو اپنے گھر کی ضروریات میں مصروف تھا کہ اقامت ہوئی اور وہ نماز کے لیے باہر آ گیا۔

۶۴۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

۶۴۰ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث

[1] ان احادیث میں جو حکم بیان ہوا ہے مشکل الآثار میں اس کے متعلق ہے کہ یہ روزہ دار کے حق میں ہے اور خاص مغرب کی نماز سے متعلق۔ ابن عمر کا طرز عمل جو منقول ہے اس کے متعلق بھی کہا گیا ہے کہ آپ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔ بہر حال یہ حکم اسی صورت میں ہے جب کھانا نہ کھانے کی وجہ سے نماز میں خلل کا اندیشہ ہو۔ اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی کافی معنی خیز ہے کہ "میرا کھانا سب کا سب نماز بن جائے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میری نماز کھانا بن جائے" اس لیے اس میں زیادہ توسع سے کام نہ لینا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ۔

بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حکم نے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اسود سے کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آں حضورؐ اپنے گھر کے معمولی کام کاج خود ہی کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

**باب ۴۳۶** مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ

**۴۳۶** ۔ جو شخص نماز پڑھائے اور مقصد صرف لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کے طریقے سکھانا ہو۔

**۶۴۱** ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى ۔

**۶۴۱** ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے ابو قلابہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مالک بن حویرث ایک مرتبہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ تمھیں نماز کا وہ طریقہ بتا دوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ میں نے ابو قلابہ سے دریافت کیا کہ انھوں نے کس طرح نماز پڑھی تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہمارے شیخ (عمرو بن سلمہ) کی طرح۔ شیخ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ لیا کرتے تھے۔[1]

**باب ۴۳۷** أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

**۴۳۷** ۔ اہل علم و فضل امامت کے زیادہ مستحق ہیں۔

**۶۴۲** ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ

**۶۴۲** ۔ ہم سے اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسین نے زائدہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبدالملک ابن عمیر سے کہا کہ مجھ سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی وہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور جب مرض نے شدت اختیار کر لی تو آپؐ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ وہ رقیق القلب ہیں۔ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کے لیے نماز پڑھانا ممکن نہ ہوگا

---

[1] یہ جلسۂ استراحت ہے اور حنفیہ کے یہاں بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ ابتداء میں یہی طریقہ تھا لیکن بعد میں اس پر عمل ترک ہو گیا تھا۔ بعض احادیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اکثر احادیث اس "جلسہ" کے ترک پر مبنی ہیں۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس میں اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔ صاحب بحر الرائق نے شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

٦٤٣ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا ۔

٦٤٤ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آپؐ نے پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے پھر وہی عذر دہرایا۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ تم لوگ صواحب یوسف (زلیخا) کی طرح (باتیں بناتی) ہو۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بلانے کے لیے آیا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نماز پڑھائی۔

٦٤٣ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھنے کے لیے کہو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو کثرت گریہ سے (قرآن مجید) سنا نہ سکیں گے۔ اس لیے آپ عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آپ فرماتی تھیں کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ وزاری کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہ سکیں گے اس لیے عمرؓ سے کہئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) نے اسی طرح کہا تو آپؐ نے فرمایا کہ چپ رہو۔ تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بعد میں حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا میں نے کبھی تم سے بھلائی نہیں دیکھی[1]

٦٤٤ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ کہا کہ مجھے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والے، آپؐ

---

[1] اس واقعہ سے متعلق احادیث میں "صواحب یوسف" کا لفظ آتا ہے۔ صواحب صاحبۃ کی جمع ہے لیکن یہاں مراد صرف زلیخا سے ہے۔ اسی طرح حدیث میں "انتم" کی ضمیر جمع کے لیے استعمال ہوتی ہے لیکن یہاں بھی صرف ایک ذات عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد ہے۔ یعنی زلیخا نے عورتوں کے اعتراض کے سلسلے کو بند کرنے کے لیے انھیں بظاہر دعوت دی اور اکرام و اعزاز کیا لیکن مقصد صرف یوسف علیہ السلام کو دکھانا تھا۔ کہ تم مجھے کیا ملامت کرتی ہو۔ بات ہی کچھ ایسی ہے کہ میں مجبور ہوں۔ جس طرح اس موقعہ پر زلیخا نے اپنے دل کی بات چھپائے رکھی تھی حضرت عائشہ رضؓ بھی جن کی دلی تمنا یہی تھی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید توثیق کے لیے ایک دوسرے عنوان سے بار بار کہلواتی تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ابتداء میں غالباً بات نہیں سمجھی ہوگی اور بعد میں جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا تو وہ بھی حضرت عائشہ رضؓ کا مقصد سمجھ گئیں اور فرمایا کہ میں ... تم سے کبھی بھلائی کیوں دیکھنے لگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وسلم وخدمه وصحبه أن أبا بكر كان يصلي لهم في وجع النبي صلى الله عليه وسلم الذي توفي فيه حتى إذا كان يوم الاثنين وهم صفوف في الصلاة فكشف النبي صلى الله عليه وسلم ستر الحجرة ينظر إلينا وهو قائم كأن وجهه ورقة مصحف ثم تبسم يضحك فهممنا أن نفتتن من الفرح برؤية النبي صلى الله عليه وسلم فنكص أبو بكر على عقبيه ليصل الصف وظن أن النبي صلى الله عليه وسلم خارج إلى الصلاة فأشار إلينا النبي صلى الله عليه وسلم أتموا صلاتكم وأرخى الستر فتوفي من يومه صلى الله عليه وسلم

۶۴۵ - حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز عن أنس قال لم يخرج النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثا فأقيمت الصلاة فذهب أبو بكر يتقدم فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم بالحجاب فرفعه فلما وضح وجه النبي صلى الله عليه وسلم ما نظرنا منظرا كان أعجب إلينا من وجه النبي صلى الله عليه وسلم حين وضح لنا فأومأ النبي صلى الله عليه وسلم بيده إلى أبي بكر أن يتقدم وأرخى النبي صلى الله عليه وسلم الحجاب فلم يقدر عليه حتى مات

۶۴۶ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد الله أنه أخبره عن أبيه قال لما اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه قيل له في الصلاة فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس قالت عائشة إن أبا بكر رجل رقيق إذا قرأ غلبه البكاء قال مروه فليصل فعاودته

کے خادم اور صحابی تھے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے۔ دوشنبہ کے دن جب لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے تھے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ کا پردہ ہٹائے کھڑے ہماری طرف دیکھ رہے تھے۔ چہرۂ مبارک قرطاسِ ابیض کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آپ خوشی سے مسکرا دیئے۔ ہمیں اتنی مسرت و بیخودی ہوئی کہ خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے میں نہ مشغول ہو جائیں (نماز پڑھتے میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ رجعت قہقری کر کے صف کے ساتھ آ ملنا چاہتے تھے۔ انھوں نے سمجھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائیں گے۔ لیکن آپؐ نے ہمیں اشارہ کیا کہ نماز پوری کر لو۔ پھر پردہ ڈال دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اسی دن ہوئی صلے اللہ علیہ وسلم۔

۶۴۵۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مرض الوفات میں) تین مرتبہ باہر نہیں تشریف لائے تھے۔ نماز قائم کی گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجرۂ مبارک کا) پردہ اٹھایا۔ حضور اکرمؐ کا چہرہ دکھائی دیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک سے زیادہ حسین منظر ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کے لیے اشارہ کیا۔ پھر آپؐ نے پردہ گرا دیا اور اس کے بعد وفات تک باہر آنے پر قادر نہ ہو سکے۔

۶۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ حمزہ بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا اور آپؐ سے نماز کے لیے کہا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں۔ آپ کی جگہ قرآن مجید پڑھیں گے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہے گا لیکن

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحٰقُ ابْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَّ مَعْمَرٌ عَنْ زُهْرِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ انھوں نے پھر وہی عذر دہرایا۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ ان سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ تم تو بالکل صواحب یوسف کی طرح ہو۔ اس حدیث کی متابعت زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحٰق بن یحیٰی کلبی نے زہری کے واسطہ سے کی ہے اور عقیل اور معمر نے زہری سے وہ حمزہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث بیان کی ہے[1]

## باب ۴۳۸ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعِلَّةٍ ۔

## ۴۳۸ ۔ جو کسی عذر کی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو

۶۴۷ ۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ فَإِنَّمَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ ؕ

۶۴۷ ۔ ہم سے زکریا بن یحیٰی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں حکم دیا کہ ابوبکر نماز پڑھائیں۔ اس لیے آپ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ تخفیف محسوس کی اور باہر تشریف لائے اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ انھوں نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آں حضورؐ نے اشارے سے انھیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ ابوبکر صدیق رضؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی۔

## باب ۴۳۹ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ

## ۴۳۹ ۔ جو لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ پہلے امام بھی آ گئے اب یہ پہلے آنے والے پیچھے ہٹیں یا نہ ہٹیں، ان کی نماز ہو

[1] یہ تمام احادیث اس عنوان کے تحت بیان ہوئی ہیں کہ "اہل علم وفضل سب سے زیادہ امامت کے مستحق ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ عالم کو قاری سے زیادہ امامت کا استحقاق ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ میں علم وفضل کے اعتبار سے سب سے افضل تھے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی انھیں امام بنایا تھا۔ اگر سب سے اچھے قاری قرآن کو امامت کا زیادہ استحقاق ہوتا تو خود حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے اچھے قاری تھے۔ ان سے امامت کے لیے نہ کہنا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ عالم کو مقدم کرنا چاہیئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ سب سے اچھے قاری کو امامت کا زیادہ استحقاق ہے۔ جانبین سے اس سلسلے میں مختلف دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو طریقۂ استدلال اختیار کیا ہے وہ زیادہ وزنی ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی حکومت میں امیر المؤمنین ہی امام بھی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ امامت کے لیے علم وفضل ہی کو دیکھا جاتا ہے۔ عام ائمہ اور امیر المؤمنین کی امامت میں فرق ہے لیکن بہرحال اس سے بھی اس باب میں اسلام کے نقطۂ نظر کی وضاحت ہوتی ہے۔

بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلَاتُهُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٤٨ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ۞

جائے گی، اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۶۴۸ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوحازم بن دینار کے واسطہ سے خبر دی وہ سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں (قبا میں) صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے وہاں نماز کا وقت ہو گیا موذن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ کیا آپ نماز پڑھائیں گے۔ اقامت کہی جا چکی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپؐ صفوں سے گذر کر پہلی صف میں پہنچے۔ لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (تاکہ حضرت ابوبکر رضؓ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر مطلع ہو جائیں) لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے پیہم ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو آپ متوجہ ہوئے' اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر خدا کی تعریف کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہ اعزاز بخشا پھر آپ پیچھے ہٹ گئے اور صف میں شامل ہو گئے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکر رضؓ جب میں نے آپ کو حکم دے دیا تھا پھر اپنا کام (امامت) کرتے رہنے سے آپ کیوں رک گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ ابوقحافہ کے بیٹے (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی یہ حیثیت نہیں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھا سکے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عجیب بات ہے میں نے دیکھا کہ تم لوگ تالیاں بجا رہے تھے۔ اگر نماز میں کوئی بات پیش آئے تو تسبیح کہنی چاہیئے کیونکہ جب کوئی تسبیح کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لیے خاص ہے[1]

---

[1] مصنف عبدالرزاق کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ تیسری سن ہجری کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کے اندر بعض ایسی چیزیں صحابہ نے کیں جن پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کرنی پڑی۔ مثلاً آپؐ نے تالی بجانے پر ٹوکا۔ اسی طرح بعض روایتوں میں ہے کہ ہاتھ اٹھانے پر بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (بقیہ آگے)

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۴۴۰** إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ۔

۶۴۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

**باب ۴۴۱** إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ۔

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ

**۴۴۰ - اگر جماعت کے سب لوگ قرأت میں برابر ہوں تو امامت سب سے بڑی عمر والا کرے۔**

۶۴۹ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں حماد بن زید نے خبر دی ایوب کے واسطے سے وہ ابو قلابہ سے وہ مالک بن حویرث سے انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سب نوجوان تھے۔ تقریباً بیس دن ہم آپ کی خدمت میں ٹھہرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحمدل تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم لوگ اپنے گھروں کو جاؤ تو قبیلہ والوں کو دین کی باتیں بتانا اور ان سے نماز پڑھنے کے لیے کہنا کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھیں اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو بڑا ہو وہ نماز پڑھائے [1]

**۴۴۱ - جب امام کسی قوم کے یہاں گیا اور انھیں نماز پڑھائی۔**

۶۵۰ - ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) آپؐ نے تنبیہ فرمائی تھی۔ اس کے علاوہ نماز میں ہاتھ اٹھانا اور حمد کرنا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچنا یہ سب دورِ نبوت کی خصوصیات تھیں۔ اب اس کے مطابق عمل درست نہیں ہو سکتا۔ اس موقع پر یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ نبی کی موجودگی میں امت کا کوئی فرد امام نہیں بن سکتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام بھی صرف ایک مرتبہ امام ہوں گے اور وہ بھی اس وجہ سے کہ اقامت انھیں کے لیے پہلے کہی جا چکی ہوگی۔ پھر بھی دو ایک مرتبہ ایسے اتفاقات پیش آ جاتے ہیں کہ امتی نبی کی موجودگی میں امامت کر لیتا ہے۔ مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ کسی نبی کی وفات اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کوئی نہ کوئی امتی ان کی موجودگی میں امام نہیں بنا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد مواقع پر بعض صحابہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب امام عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ دوسری مرتبہ قبا میں صلح کرانے کے لیے جب گئے تھے۔ تیسری مرتبہ مرض الوفات میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت میں جس واقعہ کا حدیث میں ذکر ہے اس کی بعض تفصیلات یہ ہیں کہ آں حضورؐ نے خود ہدایت فرمائی تھی کہ اگر صلح کرانے میں دیر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو ابوبکرؓ سے نماز پڑھانے کے لیے کہنا چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ آپؐ کا یہ حکم لزوم کے لیے نہیں تھا بلکہ صرف اکراماً تھا۔ اس لیے آپ پیچھے ہٹ گئے۔

(صفحہ ہذا) [1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد اس سے یہ ہے کہ اولاً امامت کے سب سے زیادہ مستحق تو وہ ہیں جو علم و فضل میں سب سے بڑھ کر ہوں لیکن اگر موجودین میں سب علم و کمال میں یکساں اور برابر ہوں تو قرأت کا اعتبار ہوگا۔ اب دیکھا جائے گا کہ سب سے بہتر قاری قرآن کون ہے اور وہی امامت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ لیکن اگر اس وصف میں بھی سب برابر ہوں تو پھر عمر کا لحاظ ہوگا۔ اور جس کی عمر سب سے زیادہ ہوگی وہی امامت کرے گا۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتا رہے ہیں کہ حدیث میں "اکبرہم" سے مراد عمر میں سب سے بڑا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا۔

عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت چاہی اور میں نے آپ کو اجازت دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر کس جگہ تم پسند کرو گے کہ میں نماز پڑھوں۔ میں جہاں چاہتا تھا اس کی طرف میں نے اشارہ کیا پھر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔

## باب ۴۴۲ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْإِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْأُولَى بِسُجُودِهَا وَفِيمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ يَسْجُدُ۔

**۴۴۲۔ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے**[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھالے تو اسے پہلی حالت پر عود کر جانا چاہیئے اور سر اٹھانے کی مقدار کے مطابق ٹھہرے رہنا چاہیئے پھر امام کی اتباع کرنی چاہیئے۔ اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا جو (مثلاً جمعہ کی) دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھتا ہے لیکن (ازدحام کی وجہ سے سجدہ نہیں کر پایا تو وہ آخری رکعت کے دو سجدے کرے پھر پہلی رکعت سجدوں کے ساتھ پوری کرے اور اگر کوئی شخص (کسی رکعت کا) ایک سجدہ بھول گیا اور دوسری رکعت کے لیے) کھڑا ہو گیا تو (بعد میں) وہ سجدہ کرے۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى

۵۶۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں زائدہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ کے واسطے سے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے فرمایا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی حدیث آپ ہم سے بیان کرتیں، انھوں نے فرمایا کہ ہاں ضرور! آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ!

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس باب میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امامت کے لوازمات کیا ہیں۔ امام کن امور میں مقتدی کی طرف سے کفایت کر سکتا ہے اور مقتدی کو اپنے امام کی اقتداء کہاں تک کرنی چاہیئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کے جو آثار نقل کئے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے "امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے" یہ خود ایک حدیث کا ٹکڑا ہے اور تمام ائمہ فقہ امام کی اس حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کی تفصیلات میں سب مختلف ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق امام کی "حیثیت امامت" سب سے زیادہ قوی ہے احادیث اس سلسلے میں مختلف ہیں اور ایک بنیادی بات کو تسلیم کر لینے کے بعد اس کی تفصیلات میں جو اختلافات ہیں ان کا تعلق ائمہ کے اجتہاد سے ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ
فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ
اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ
قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ
لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ
اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ
فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ
ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ
يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ
فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا
رَّقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ
اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ
الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ
يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ
فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ
فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ
يُصَلِّيْ وَهُوَ يَاْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ

لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے ایک لگن میں پانی رکھ دو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رکھ دیا۔ اور آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن آپ پر غشی طاری ہو گئی اور جب افاقہ ہوا تو پھر آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میرے لیے پانی رکھ دو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے تعمیل حکم کر دی اور آپؐ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ) غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے پھر، فرمایا کہ لگن میں پانی لاؤ اور آپؐ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن غشی طاری ہو گئی اور پھر جب افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے۔ آخر الامر آپؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ نماز پڑھا دیں بھیجے ہوئے شخص نے آ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نماز پڑھانے کے لیے فرمایا ہے۔ ابوبکرؓ بڑے رقیق القلب تھے۔ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نماز پڑھائیں لیکن حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پھر ان دنوں میں (بیماری کے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو شخصوں کا سہارا لے کر جن میں ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ ظہر کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے آنحضورؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے انھیں روکا کہ پیچھے نہ ہٹیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔ چنانچہ دونوں صاحبان نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کر

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ ۔

رہے تھے اور عام لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کے بارے میں جو حدیث بیان کی ہے کیا میں وہ آپ کو سناؤں۔ انھوں نے فرمایا کہ ضرور۔ میں نے ان کی حدیث سنا دی۔ انھوں نے کسی بات کا انکار نہیں کیا۔ صرف اتنا فرمایا کہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان صاحب کا نام بھی بتایا تھا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی کرم اللہ وجہہ تھے۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ۔

۶۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ (کے مشربہ) میں نماز پڑھی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے۔ آپ نے لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو[1]۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ

۶۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے۔ اس سے آپ کے دائیں پہلو پر زخم آ گئے۔ آپ نے کوئی

---

۱؎ اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو امام آپ ہی ہو گئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے تمام مقتدی کھڑے تھے اس سے معلوم ہوا کہ امام اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکے تو ایسے مقتدیوں کی جو کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوں امامت بیٹھ کر کر سکتا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نماز پڑھی۔ آپؐ بیٹھ کر پڑھ رہے تھے اس لیے ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ اس لیے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی کرو۔ جب رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ حمیدی نے آپ کے اس قول "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" کے متعلق کہا ہے کہ یہ ابتدا میں آپ کی بیماری کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیٹھ کر نماز پڑھی تھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کر رہے تھے۔ آپ نے اس وقت لوگوں کو بیٹھنے کی ہدایت نہیں فرمائی تھی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل سے ہی مسئلہ کا استنباط کیا جائے گا۔[۱]

## بَابٌ ۴۴۳ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔

## ۴۴۳ - مقتدی کب سجدہ کریں؟

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب امام سجدہ کرے تو تم لوگ بھی سجدہ کرو۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

۶۵۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ

[۲] (پچھلا صفحہ) [۱] (صفحہ ہذا) یہ دونوں احادیث ایک ہی واقعہ سے متعلق ہیں۔ پہلی حدیث میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ واقعہ یہ ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ہی لوگ اقتدا کر رہے تھے لیکن جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ظاہر ہے کہ صحابہؓ بیٹھ گئے ہوں گے اور دوسری حدیث میں یہی آخری کیفیت بیان کی گئی ہے۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نقل کر کے مسئلہ کی وضاحت کر دی ہے کہ مرض الوفات میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور ابوبکر صدیق رضؓ اور تمام دوسرے صحابہؓ کھڑے ہو کر اقتدا کر رہے تھے آں حضورؐ نے اس موقع پر کچھ نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اگر کسی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو کھڑے ہو کر اس کی اقتدا کی جائے گی۔ یہاں یہ بھی قابل غور ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہونے کی وجہ سے ان دنوں مسجد میں نہیں جا سکتے تھے بلکہ آپ مشربہ میں ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ نے کوئی امام بھی ضرور متعین کر دیا ہو گا جو لوگوں کو نماز پڑھایا کرے کیونکہ مجبوری کی وجہ سے گھر میں بیٹھ کر ہی نماز پڑھ سکتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم عیادت کے لیے تشریف لائے لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ آنحضورؐ نماز پڑھ رہے ہیں تو چونکہ صحابہؓ آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بہت زیادہ مشتاق تھے۔ انھوں نے اقتدا کی نیت باندھ لی۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہؓ نے فرض نماز مسجد ہی میں پڑھی ہو گی لیکن آنحضورؐ کی یہی فرض نماز تھی اس لیے صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے نفل کی نیت باندھی ہو گی اس لیے حدیث کا پس منظر یہ بتاتا ہے کہ آنحضورؐ نے تنبیہ اس بات پر کی تھی کہ بلا ضرورت اس طرح نماز نہ پڑھنی چاہیئے بلکہ حتی الوسع امام کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے جو معذور نہ ہو اور کھڑے

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ.

**بَابُ ۴۴۴** إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ.

۶۵۵ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ أَوْ أَلَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ.

**بَابُ ۴۴۵** إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰى
وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِيْ لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ.

۶۵۶ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ

مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ وہ ہرگز جھوٹے نہیں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہیں جھکتا تھا جب تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر ہم بھی سجدہ میں جاتے تھے۔

۴۴۴- امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ۔

۶۵۵- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے محمد بن زیاد کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے یا اس کی صورت گدھے کی سی بنا دے۔

۴۴۵- غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

ذکوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام قرآن سے (یاد کرکے) انھیں نماز پڑھاتے تھے۔ اسی طرح ولد الزنا، گنوار اور نابالغ لڑکے کی امامت۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کتاب اللہ کا سب سے بہتر پڑھنے والا امامت کرے۔ غلام کو بغیر کسی خاص عذر جماعت میں شرکت سے نہ روکا جائے[1]

۶۵۶- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی عبد اللہ کے واسطہ سے وہ نافع سے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب مہاجرین اولین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہجرت سے پہلے قباء کے مقام عصبہ میں پہنچے تو ان کی

[1] حضرت ذکوان کے نماز میں قرآن مجید سے قراءت کا مطلب یہ ہے کہ دن میں آیتیں یاد کر لیتے تھے اور رات کے وقت انھیں نماز میں پڑھتے تھے۔ قرآن مجید سے دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنا اس طرح کہ نمازی کے سامنے قرآن رکھا ہوا ہو، حنفیہ کے مسلک کے مطابق نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ اس سے روکتے تھے۔ اس کے علاوہ امت کے توارث کے بھی یہ خلاف ہے۔ ولد الزنا اگر صالح ہو تو اس کی امامت میں معمولی سی کراہت ہے اور وہ بھی عام لوگوں کے خیالات کے پیش نظر۔ اسی طرح کسی گنوار کی امامت میں بھی۔ نابالغ لڑکے کی امامت کا جواز بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ثابت کرنا چاہتے ہیں شوافع کا بھی یہی مسلک ہے لیکن صرف اس حدیث "سب سے بہتر قاری قرآن امامت کرے" سے یہ مسئلہ کس طرح ثابت ہوتا ہے یہ تو ایک عام حکم ہے اور نابالغ کی امامت کا ایک علیحدہ مسئلہ ہے اگرچہ اس کے حق میں بعض دلائل دیئے جاتے ہیں لیکن احناف کی طرف سے اس کے معقول جواب بھی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

امامت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سالم رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔ آپ قرآن مجید سب سے بہتر پڑھتے تھے۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔

۶۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو التیاح نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو خواہ ایک ایسا حبشی کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

## بَابٌ ۴۴۶ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ۔

## ۴۴۶۔ جب امام نماز پوری طرح نہ پڑھے اور مقتدی پوری طرح پڑھیں۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔

۶۵۸۔ ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسن بن موسیٰ اشیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الرحمٰن ابن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی زید بن اسلم کے واسطہ سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھائی جاتی ہے پس اگر امام نے ٹھیک نماز پڑھائی تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔ اور اگر غلطی کی تو تمہیں ثواب ملے گا اور گناہ امام پر ہوگا۔

## بَابٌ ۴۴۷ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ۔

## ۴۴۷۔ دین کے معاملہ میں آزادی پسند اور بدعتی کی امامت۔

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ

حضرت حسن نے فرمایا کہ تم نماز پڑھ لو۔ اس کی بدعت کا گناہ اسی پر ہے۔ ہم سے محمد بن حسن نے فرمایا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی حمید بن عبد الرحمٰن کے واسطہ سے وہ عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ جن دنوں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا تھا وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انھوں نے فرمایا کہ آپ امیر المؤمنین ہیں اور صورت حال یہ ہے۔ نماز باغیوں کا امام پڑھاتا ہے جو ہم پر بہت گراں ہے۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ نماز انسان کے عمل میں سب سے اچھی چیز ہے اس لیے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی اچھا کام کرو اور جب

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا۔

لوگ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے بچو[1]۔ زبیدی نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ سوا انتہائی سخت داعیہ کے ہم مخنث[2] کی اقتداء میں نماز پڑھنا مناسب نہیں خیال کرتے تھے۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔

۶۵۹۔ ہم سے محمد بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی شعبہ کے واسطہ سے وہ ابوالتیاح سے کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا (حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ وہ ایک ایسا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

## بَابٌ ۴۴۸ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ۔

## ۴۴۸۔ جب (نماز پڑھنے والے) صرف دو ہوں تو مقتدی امام کے داہنی جانب مقابل میں کھڑا ہوگا۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ قَالَ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى

۶۶۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا۔ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا کہ ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سو رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد جب ان کے ہاں تشریف لائے تو چار رکعت نماز پڑھی اور سو گئے۔ پھر جب آپؐ اٹھے (نماز کے لیے) تو میں اٹھ کر آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا لیکن آپؐ نے مجھے داہنی طرف کر دیا۔ آپؐ نے پانچ رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت (سنت فجر) اور پڑھ کر سو گئے اور میں نے آپؐ کے خراٹے کی آواز بھی سنی۔ پھر آپؐ فجر کی نماز کے لیے

---

[1] صحابہؓ اس صورت حال سے بہت ملول تھے اور چاہتے تھے کہ اگر امیر المومنین کا حکم ہو تو کسی طرح موجودہ صورت کو ختم کیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ یہ کلمات صرف اس لیے فرمائے تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔ یہ مطلب آپ کا ہرگز نہیں ہو سکتا تھا کہ اس طرح کے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فاسق بدعتی کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ بہت سے امور میں امام مقتدی کی کفالت کرتا ہے اور امام کی نماز کی اچھائی اور برائی کا اثر مقتدی کی نماز پر پڑنا ضروری ہے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ "امامت واقتداء" کا باہم تعلق بہت کمزور سا ہے اس لیے ان کے مسلک کی بناء پر امام کے فسق یا ابتداع سے مقتدی کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ دراصل اس خاص مسئلہ میں اختلاف کی وجہ اس سے متعلق نقطۂ نظر کا بنیادی اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ امام اور مقتدی کا باہم تعلق بہت زیادہ قوی ہے اس لیے امام کی نماز کی خرابی کا اثر مقتدی کی نماز پر پڑنا ضروری ہے۔

[2] مخنث سے یہاں مراد یہ ہے کہ اصلاً وہ مرد ہو لیکن عورتوں کے سے طور طریق اختیار کر رکھے ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ انتہائی بدترین اور گھناؤنا عمل ہے۔ بغیر کسی شدید مجبوری کے ایسے شخص کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الصَّلٰوۃِ ۔

**باب ۴۴۹** إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا ۔

۶۶۱ ۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ ۔

**باب ۴۵۰** إِذَا لَمْ يَنْوِ الْإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ ۔

۶۶۲ ۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي وَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ۔

**باب ۴۵۱** إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى ۔

تشریف لے گئے۔

**۴۴۹** ۔ اگر کوئی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور امام نے اسے دائیں طرف کر لیا تو دونوں میں کسی کی بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

**۶۶۱** ۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو نے عبد ربہ بن سعید کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ مخرمہ بن سلیمان سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریب سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا۔ اس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وہیں سونے کی باری تھی۔ آپ نے وضو کی اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اس لیے آپ نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی اور سو گئے۔ یہاں تک کہ سانس لینے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سوتے تو سانس لیتے تھے پھر مؤذن آیا تو آپ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کے بعد (فجر کی) نماز پڑھی اور وضو نہیں کی۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث بکیر کے سامنے بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ یہ حدیث مجھ سے کریب نے بھی بیان کی تھی۔

**۴۵۰** ۔ امام نے امامت کی نیت نہیں کی تھی لیکن کچھ لوگ آئے اور امام نے انھیں نماز پڑھائی۔

**۶۶۲** ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن سعید بن جبیر سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس سے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ میمونہؓ کے یہاں رات گذاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تھا لیکن آپ نے میرا سر پکڑ کے دائیں طرف کر دیا۔

**۴۵۱** ۔ جب امام نے نماز طویل کر دی اور کسی کو ضرورت تھی اس لیے اس نے باہر نکل کر نماز پڑھ لی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يَنَالُ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَّاَمَرَهُ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا اَحْفَظُهُمَا۔

۶۶۳ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ جابر بن عبداللہ سے کہ معاذ بن جبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ پھر واپس آکر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے ح۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ معاذ بن جبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پھر واپس آکر اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ ایک مرتبہ عشاء میں سورہ بقرہ پڑھی اس لیے ایک شخص باہر آگیا (نماز سے) معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سے ناگواری رہنے لگی۔ لیکن جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تین مرتبہ فتان، فتان فتان فرمایا۔ یا فاتن۔ فاتن۔ فاتن (فتنہ میں ڈالنے والا) فرمایا اور اوساط مفصل کی دو سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا۔ عمرو نے بیان کیا کہ مجھے ان دو سورتوں کے نام یاد نہیں ہیں۔[1]

## باب ۴۵۲ تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

## ۴۵۲ - امام قیام کم کرے لیکن رکوع اور سجدہ پوری طرح کرے۔

[1] حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بنوسلمہ سے تھا۔ بنوسلمہ کے گھر مدینہ کی آخری سرحد پر تھے۔ حضرت معاذ اور ان کی قوم کے دوسرے افراد مغرب کی نماز آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اور پھر اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو لوگ عشاء کی نماز قبیلہ ہی کی مسجد میں پڑھتے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بھی انہیں کے ساتھ واپس چلے آتے تھے لیکن ایک روز اتفاق سے مغرب کی نماز کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ صحبت نبوی میں بیٹھ گئے اور کافی دیر ہوگئی اس لیے آپ نے عشاء کی نماز بھی وہیں پڑھ لی۔ پھر اپنے قبیلہ میں آئے تو چونکہ یہاں امام آپ ہی تھے اس لیے عشاء کی نماز یہاں آپ نے ہی پڑھائی اور نماز میں طویل طویل سورتیں پڑھیں۔ ایک تو پہلے سے دیر ہو چکی تھی دوسرے طویل سورتوں کی وجہ سے اور زیادہ تاخیر ہوئی تو ایک صاحب جنہیں کچھ ضرورت رہی ہوگی نماز توڑ دی اور خود سے نماز پڑھ لی۔ اس پس منظر کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ امام نفل نماز پڑھ رہا ہو تو مقتدی کسی فرض کی نیت باندھ کر اس کی اقتداء کرسکتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی کی عادت یہ تھی کہ عشاء کی نماز آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے اور پھر قبیلہ والوں کو بھی آکر عشاء پڑھاتے تھے تو ظاہر ہے کہ بعد میں آپ نفل کی نیت کرتے رہے ہوں گے۔ اس لیے نفل نماز پڑھنے والے کی امامت میں فرض پڑھی جاسکتی ہے۔ لیکن جیسا کہ بتایا گیا حضرت معاذ رضی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہیں پڑھتے تھے بلکہ صرف مغرب پڑھ کر واپس چلے آتے تھے صرف ایک مرتبہ آپ نے عشاء بھی پڑھی اور پھر قوم والوں کو دوبارہ آکر پڑھائی اور اسی کے متعلق ہے کہ آں حضور نے خفگی کا اظہار فرمایا۔ ممکن ہے اس وجہ سے بھی آپ خفا ہوئے ہوں کہ دوبارہ کیوں جا کر پڑھائی۔ اس حدیث پر مفصل بحث فیض الباری جلد دوم میں اسی باب کے تحت ہے اور وہاں اس بحث کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس حدیث پر ایک بے نظیر بحث ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

۶۶۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے قیس سے سنا۔ کہا کہ مجھے ابومسعود نے خبر دی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے دیر میں جاتا ہوں۔ کیونکہ وہ نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضبناک اور کبھی نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگوں کو بھگانے کا باعث بنتے ہیں جو شخص بھی نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔

## بَابٌ ۴۵۳ إِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

## ۴۵۳۔ اگر تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کر سکتا ہے۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

۶۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھائے تو تخفیف کرنی چاہیے کیونکہ جماعت میں ضعیف بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں لیکن اگر تنہا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔

## بَابٌ ۴۵۴ مَنْ شَكٰى إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ۔

## ۴۵۴۔ جس نے امام سے نماز کے طویل ہو جانے کی شکایت کی ابواسید نے فرمایا کہ بیٹے تم نے ہمیں پڑھانے میں نماز طویل کر دی۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ أَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اسمٰعیل بن ابی خالد کے واسطہ سے وہ قیس بن ابی حازم سے وہ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں فجر کی نماز میں تاخیر کر کے اس لیے شریک ہوتا ہوں کہ فلاں صاحب فجر کی نماز بہت طویل کر دیتے ہیں۔ اس پر آپ اس قدر غصہ ہوئے کہ میں نے نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضبناک آپؐ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا لوگو! تم میں بعض لوگ (نماز سے لوگوں کو) دور کرنے کا باعث ہیں۔ پس جو شخص امام ہو اسے ہلکی نماز پڑھنی

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَتَرَكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَاتِنٌ أَنْتَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسِبُ هَذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ۔

**باب ۴۵۵** الْإِيجَازِ فِي الصَّلَوٰةِ وَإِكْمَالِهَا۔

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

چاہیئے اس لیے کہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے اور ضرورت والے سب ہی ہوتے ہیں۔

۶۶۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص دو اونٹ (جو کھیت وغیرہ میں پانی دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں) لیے ہوئے ہماری طرف آیا۔ رات تاریک ہو چکی تھی۔ اس نے معاذ کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ اس لیے اپنے اونٹوں کو بٹھا کر (نماز میں شریک ہونے کے ارادے سے) معاذ رض کی طرف بڑھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء پڑھی چنانچہ اس شخص نے نیت توڑ دی پھر اسے معلوم ہوا کہ معاذ رض کو اس سے ناگواری ہوئی ہے اس لیے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاذ رض کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا۔ معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو۔ آپ نے تین مرتبہ (فتان یا فاتن) فرمایا۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ والشمس وضحٰہا واللیل اذا یغشٰی تم نے کیوں نہ پڑھی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، کمزور اور حاجتمند (سب ہی) پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ آخری جملہ (کیونکہ تمہارے پیچھے الخ) حدیث میں شامل ہے۔ اس روایت کی متابعت سعید بن مسروق، مسعر اور شیبانی نے کی ہے۔ عمرو، عبیداللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے جابر کے واسطہ سے بیان کیا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے عشاء میں سورۂ بقرہ پڑھی تھی اور اس روایت کی متابعت اعمش نے محارب کے واسطہ سے کی ہے[1]۔

**۴۵۵۔ نماز مختصر لیکن مکمل۔**

۶۶۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

---

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث سے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کیا کسی ایسے کام کے بارے میں جو خیر محض ہو شکایت کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ نماز ہر طرح خیر ہی خیر ہے۔ کسی برائی کا اس میں کوئی پہلو نہیں۔ اس کے باوجود اس سلسلے میں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور آں حضور نے اسے سنا اور شکایت کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے معاملات میں بھی شکایت بشرطیکہ معقول اور مناسب ہو جائز ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكْمِلُهَا ؛

واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر لیکن مکمل طور پر پڑھتے تھے۔

## بَابُ ۴۵۶ مَنْ اَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

## ۴۵۶ - جس نے بچے کے رونے کی آواز پر نماز میں تخفیف کر دی۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَقُومُ فِي الصَّلٰوةِ اُرِيدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهِ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَبَقِيَّةُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ؛

۶۶۹ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابو قتادہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نماز دیر تک پڑھنے کے ارادہ سے کھڑا ہوتا ہوں۔ لیکن کسی بچے کی آواز سن کر نماز کو ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں پر (جو نماز میں شریک ہو گی) شاق نہ گذرے۔ اس روایت کی متابعت بشر بن بکر، بقیہ اور ابن مبارک نے اوزاعی کے واسطہ سے کی ہے۔

۶۷۰ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ ؛

۶۷۰ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شریک بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی لیکن کامل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی۔ اگر آپ بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں فتنے میں نہ مبتلا ہو جائے نماز مختصر کر دیتے تھے۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ ؛

۶۷۱ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز کی نیت باندھتا ہوں۔ ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز طویل کروں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے اس شدید اضطراب کا حال جو ماں کو بچے کے رونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَدْخُلُ

۶۷۲ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن عدی نے سعید کے واسطہ سے خبر دی وہ قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نماز کی نیت باندھتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي الصَّلٰوةِ فَاُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ نَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

## باب ۴۵۷ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ اَمَّ قَوْمًا۔

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ۔

## باب ۴۵۸ مَنْ اَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ۔

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِنْ يَّقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلّٰى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوْبَكْرٍ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ تَابَعَهٗ مُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز کو طویل کروں گا لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں اس شدید اضطراب کو جانتا ہوں جو بچے کے رونے کی وجہ سے ماں کو ہو جاتا ہے۔

## ۴۵۷۔ خود نماز پڑھ چکا اور پھر دوسروں کو نماز پڑھائی۔

۶۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عمرو بن دینار سے وہ جابر سے فرمایا کہ معاذ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور واپس آکر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے۔ (اس حدیث پر بحث گذر چکی)

## ۴۵۸۔ جو مقتدیوں کو امام کی تکبیر سنائے۔

۶۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے نماز کی اطلاع دینے کے لیے۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ میں نے عرض کی کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو قرأت نہ کر سکیں گے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ میں نے وہی عذر پھر دہرایا۔ پھر آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بالکل صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لیے باہر تشریف لائے۔ گویا میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے کہ آپ کے قدم مبارک زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن آپ نے اشارہ سے انہیں نماز پڑھانے کے لیے کہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو میں بیٹھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر سناتے تھے۔[1]

[1] یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں امام ہو گئے تھے لیکن چونکہ بیماری اور ضعف کی وجہ سے آپ کی تکبیر لوگ سن نہیں سکتے تھے۔ اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر سن کر بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے تاکہ مقتدی نماز کے انتقالات سے باخبر رہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۴۵۹** الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ ۔ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ ۔

**۴۵۹**۔ ایک شخص جو امام کی اقتداء کرے اور دوسرے لوگ اس کی اقتداء کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ تم میری اقتداء کرو اور تم سے پیچھے کے لوگ تمھاری کریں۔

**۶۷۵۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُومُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ لَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ ۔

**۶۷۵**۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بیمار ہو گئے تھے اور بلال رض آپ کو نماز کی اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رض سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ابوبکر ایک رقیق القلب آدمی ہیں اور جب بھی وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے لوگوں کو شدت گریہ کی وجہ سے آواز نہیں سنا سکیں گے اس لیے اگر آپ عمر سے کہتے تو بہتر تھا لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ پھر میں نے حفصہ رض سے کہا کہ تم کہو کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں اور اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ اس لیے اگر عمر رض سے کہیں تو بہتر تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ صواحب یوسف سے کم نہیں ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں جب ابوبکر رض نماز پڑھانے لگے تو آں حضور نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے۔ آپ کے پاؤں زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ اس طرح آپ مسجد میں داخل ہوئے جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے روکا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں طرف آ کر بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی۔

**باب ۴۶۰** هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ ۔

**۴۶۰**۔ کیا اگر امام کو شک ہو جائے تو مقتدیوں کی بات پر عمل کر سکتا ہے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



۶۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ

۶۷۶ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پر نماز ختم کر دی تو آپ سے ذوالیدین[1] نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھے اور دوسری دو رکعتیں بھی پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہلے کی طرح یا اس سے بھی طویل۔

۶۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۶۷۷ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی (ایک مرتبہ) صرف دو ہی رکعت پڑھی۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے صرف دو ہی رکعت پڑھی ہے اس لیے آپ نے دو اور پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا اور دو سجدے کیے۔

## باب ۴۶۱ - إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ۔

## ۴۶۱ - جب امام نماز میں روئے؟

عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے گریہ کی آواز سنی حالانکہ میں آخری صف میں تھا، آپ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۶۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ

۶۷۸ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک بن انس نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ ابوبکر اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز سنا نہ سکیں گے۔ اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ سے فرمائیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر رض سے نماز پڑھانے کے لیے کہو۔ عائشہ نے بیان کرتی ہیں کہ میں نے حفصہ رض (حضرت عمر فاروق

---

[1] ذوالیدین کی اس حدیث کا واقعہ ابتداء اسلام کا ہے جب نماز میں بہت سی ایسی چیزیں ممنوع نہیں تھیں جن سے بعد میں روک دیا گیا۔ کیونکہ ذوالیدین رضی اللہ عنہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَائِشَۃُ فَقُلْتُ لِحَفْصَۃَ قُوْلِیْ لَہٗ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِکَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَۃُ لِعَائِشَۃَ مَا کُنْتُ لِاُصِیْبَ مِنْکِ خَیْرًا۔

رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) سے کہا کہ وہ کہیں کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو گریہ وزاری کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے اس لیے عمر رضی اللہ عنہ سے کہیے کہ وہ نماز پڑھائیں حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے کہہ دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہو، تم لوگ صواحب یوسف سے کسی طرح کم نہیں ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ میں تم سے کوئی بھلائی کیوں دیکھنے لگی۔[1]

## باب ۴۶۲ تَسْوِیَۃِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ الْاِقَامَۃِ وَبَعْدَھَا۔

## ۴۶۲۔ اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ھِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ قَالَ نَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ۔

۶۷۹ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کرلو۔ ورنہ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیگا۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُہَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ خَلْفَ ظَہْرِیْ۔

۶۸۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیں سیدھی کرلو میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔[2]

## باب ۴۶۳ اِقْبَالِ الْاِمَامِ عَلَی النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِیَۃِ الصُّفُوْفِ۔

## ۴۶۳۔ صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ نَا مُعٰوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَۃُ بْنُ قُدَامَۃَ قَالَ نَا حُمَیْدُ نِ الطَّوِیْلُ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ

۶۸۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زائدہ بن قدامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حمید طویل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم

---

[1] اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رونے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ لیکن اگر کسی ذاتی پریشانی یا مصیبت کی وجہ سے آدمی نماز میں رونے لگے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ البتہ جنت یا دوزخ کے ذکر پر اگر رونا آیا تو یہ عین مطلوب ہے، حدیث مرفوع سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رونا ثابت ہے۔

[2] یعنی اقامت ہورہی ہو تو صفیں درست کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اقامت کے بعد تحریمہ سے پہلے بھی صف بندی کی جاسکتی ہے۔ یوں تحریمہ کے بعد جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں صف بندی واجب ہے یعنی کاندھے سے کاندھا ملا رہنا چاہیے۔ درمیان میں کوئی کشادگی چھوڑ دی جائے اور نہ صفیں ٹیڑھی ہونے پائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مستقل ایک شخص صفیں سیدھی کرتا تھا صفوں کے اندر گھوم گھوم کر۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اپنی صفیں درست کر لو اور شانے ملا کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

## باب ۴۶۴ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

۶۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُونُ وَالْمَطْعُونُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا۔

## ۴۶۴ - صف اوّل۔

۶۸۲ - ہم سے ابوعاصم نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ سمی سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈوبتے والے۔ پیٹ کی بیماری میں مرنے والے۔ طاعون میں مرنے والے اور دب کر مرنے والے شہید ہیں۔ فرمایا کہ اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کا ثواب لوگوں کو معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے پر اس کے لیے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر عشاء اور صبح کی نماز کے ثواب کو جان لیں تو اس کے ضرور آئیں خواہ سرین کے بل آنا پڑے اور پہلی صف کے ثواب کو جان لیں تو قرعہ اندازی کریں۔

## باب ۴۶۵ إِقَامَةِ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ۔

## ۴۶۵ - نماز میں کمال کے لیے صفیں درست رکھنا ضروری ہے۔

۶۸۳ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے ہمام کے واسطہ سے خبر دی وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صفیں درست رکھو۔ کیونکہ نماز کی خوبی صفوں کے درست رکھنے میں ہے۔

۶۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔

۶۸۴ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صفیں درست رکھو کیونکہ صفوں کی درستگی اقامت صلوٰۃ میں داخل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۴۶۶** إِثْمُ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوفَ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ مَا أَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّكُمْ لَا تُقِيمُونَ الصُّفُوفَ وَقَالَ عُقْبَةُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسٌ الْمَدِينَةَ بِهٰذَا۔

**۴۶۶۔ صفیں پوری نہ کرنے والوں پر گناہ۔**

۶۸۵۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فضل بن موسٰی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن عبید طائی نے حدیث بیان کی۔ بشیر بن یسار انصاری کے واسطہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور ہمارے اس دور میں آپ نے کیا فرق پایا۔ فرمایا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف لوگ صفیں پوری نہیں کرتے اور عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار کے واسطہ سے یہی حدیث اس طرح بیان کی کہ انس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مدینہ تشریف لائے۔

**باب ۴۶۷** إِلْزَاقُ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ۔

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ۔

**۴۶۷۔ صف میں شانے سے شانہ اور قدم سے قدم ملا دینا۔**

نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ میں نے اپنے میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنا ٹخنہ اپنے قریب کے آدمی کے ٹخنہ سے اس نے ملا دیا تھا[1]۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ۔

۶۸۶۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہیر نے حمید کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ انس رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صفیں درست کر لو کہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں ہم اپنے شانے کو اپنے قریب کے آدمی کے شانے سے اور اپنے قدم اس کے قدم سے ملا دیا کرتے تھے۔

**باب ۴۶۸** إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ خَلْفَهُ إِلٰى يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ۔

**۴۶۸۔ اگر کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور امام نے اپنے پیچھے سے اسے دائیں طرف کر دیا تو نماز ہو جائے گی۔**

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا دَاوُدُ ........ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ

۶۸۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے داؤد نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس کے مولیٰ کریب سے۔ وہ ابن عباس سے آپ نے فرمایا کہ ایک رات میں نے

---

[1] اس سے مقصد پوری طرح صفوں کو درست کرنا ہے تاکہ درمیان میں کسی قسم کی کوئی کشادگی باقی نہ رہے۔ فقہاء اربعہ کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان چار انگلیوں کا فرق ہونا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَّرَآئِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى وَرَقَدَ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۞

**باب ۴۶۹** الْمَرْأَةِ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا۔

۶۸۸۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّي خَلْفَنَا أُمُّ سُلَيْمٍ ۞

**باب ۴۷۰** مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامِ۔

۶۸۹۔ **حَدَّثَنَا** مُوسٰى قَالَ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ نَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّي عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي أَوْ بِعَضُدِي حَتّٰى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَّرَائِي ۞

**باب ۴۷۱** إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ۔

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ ۞

۶۹۰۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کے گھر میں) نماز پڑھی یعنی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تھا اس لیے آپ نے پیچھے سے میرے سر کو پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر نماز پڑھی اور لیٹ گئے۔ جب مؤذن (اذان کی اطلاع دینے) آیا تو نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضوء نہیں کی۔

**۴۶۹۔ تنہا عورت سے صف بن جاتی ہے۔**

۶۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں اور یتیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

**۴۷۰۔ مسجد اور امام کے دائیں طرف۔**

۶۸۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عاصم نے شعبی کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف (آپ کے گھر میں) نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اس لیے آپ نے میرا سر یا بازو پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ آپ نے مجھے پیچھے کی طرف سے اپنے ہاتھ سے پکڑا تھا۔

**۴۷۱۔ جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار حائل ہو یا پردہ ہو۔**

حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر امام اور تمہارے درمیان نہر ہو جب بھی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابو مجلز نے فرمایا کہ اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی راستہ یا دیوار حائل ہو جب بھی اقتداء کرنی چاہیئے بشرطیکہ امام کی تکبیر سن سکتا ہو[1]

۶۹۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدہ نے یحییٰ بن سعید انصاری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عمرہ سے وہ

---

[1] حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ مسجد تمام کی تمام مکان واحد کے حکم میں ہے۔ اب اگر درمیان میں دیوار حائل ہو تو صرف یہ ضروری ہے کہ امام کے انتقالات کی خبر مقتدیوں کو ہوتی رہے۔ صحراء میں تین صفوں کے فاصلہ تک نماز جائز ہے اور اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی راستہ یا نہر ہے جس میں کشتیاں آتی جاتی ہیں تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل في حجرته وجدار الحجرة قصير فرأى الناس شخص النبي صلى الله عليه وسلم فقام اناس يصلون بصلوته فاصبحوا فتحدثوا بذلك فقام الليلة الثانية فقام معه اناس يصلون بصلوته صنعوا ذلك ليلتين او ثلثا حتى اذا كان بعد ذلك جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يخرج فلما اصبح ذكر ذلك الناس فقال اني خشيت ان تكتب عليكم صلوة الليل۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اپنے حجرہ کے اندر نماز پڑھتے تھے۔ حجرہ کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے لوگوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپ کی اقتدا میں نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر دوسروں سے کیا۔ پھر جب دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تو لوگ آپ کی اقتدا میں اس رات بھی کھڑے ہو گئے یہ صورت دو یا تین راتوں تک رہی اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور نماز کے لیے تشریف نہیں لائے پھر جب صبح کے وقت لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرا کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ ہو جائے (اس شدت اشتیاق کو دیکھ کر)

## باب ۴۷۲ صلوة الليل۔

## ۴۷۲- رات کی نماز۔

۶۹۱- حدثنا ابراهيم بن المنذر قال نا ابن ابي فديك قال نا ابن ابي ذئب عن المقبري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان له حصير يبسطه بالنهار ويحتجره بالليل فثاب اليه ناس فصفوا وراءه۔

۶۹۱- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی فدیک نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ مقبری کے واسطہ سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ دن میں بچھاتے تھے اور رات میں اسے حجرہ کی طرح بنا لیتے تھے۔ پھر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔

۶۹۲- حدثنا عبد الاعلى بن حماد قال نا وهيب قال نا موسى بن عقبة عن سالم ابي النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة قال حسبت انه قال من حصير في رمضان فصلى فيها ليالي فصلى بصلوته ناس من اصحابه فلما علم بهم جعل يقعد فخرج اليهم فقال قد عرفت الذي رايت من صنيعكم فصلوا ايها الناس في بيوتكم فان افضل الصلوة صلوة المرء في بيته الا المكتوبة وقال عفان

۶۹۲- ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی سالم کے واسطہ سے وہ ابوالنضر سے وہ بسر بن سعید سے وہ زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا۔ بسر بن سعید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ زید بن ثابت نے کہا کہ چٹائی سے (حجرہ بنایا تھا) رمضان میں، آپ نے کئی رات اس میں نماز پڑھی۔ صحابہ میں بعض حضرات نے ان راتوں میں آپ کی اقتدا کی۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا تو رک گئے۔ پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا جو طرز عمل میں نے دیکھا اس کی وجہ جانتا ہوں (یعنی شوق عبادت و اتباع) لیکن لوگو! اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ سوائے فرائض کے اور تمام نمازوں کو گھروں میں ہی پڑھنا افضل ہے اور عفان نے کہا کہ ہم سے وہیب نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



نا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوالنضر سے سنا وہ بسر کے واسطہ سے روایت کرتے تھے، وہ زید سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ؕ

## باب ۴۷۳ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ۔

## ۴۷۳۔ تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَقَالَ أَنَسٌ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ؕ

۶۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے اور (گر جانے کی وجہ سے) آپ کے دائیں جانب زخم آ گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن ہمیں آپ نے ایک نماز پڑھائی چونکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اس لیے ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی [۱] پھر سلام کے بعد آپ نے فرمایا کہ امام اس لئے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ اس لیے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ؕ

۶۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے اور زخمی ہو گئے اس لیے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی پھر نماز پڑھ کر فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ رکوع کرے تو تم بھی کرو۔ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۶۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ابوالزناد نے مجھ سے حدیث بیان کی اعرج کے واسطہ سے

[۱] یہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی فرض نماز تھی۔ لیکن صحابہ آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے اشتیاق میں نفل کی نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ کیونکہ فرض پہلے پڑھ چکے تھے اس لیے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس حدیث پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ۔

وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ رکوع کرے تو تم بھی کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

## باب ۴۷۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مَعَ الِافْتِتَاحِ سَوَاءً ۔

## ۴۷۴۔ رفع یدین اور تکبیر تحریمہ دونوں ایک ساتھ۔

۶۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ ۔

۶۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے اور اسی طرح جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے۔ اور اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے تھے (رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے) آپ کہتے تھے کہ سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولک الحمد۔ یہ رفع یدین سجدہ میں جاتے وقت نہیں کرتے تھے۔

## باب ۴۷۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ ۔

## ۴۷۵۔ رفع یدین تکبیر کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔

۶۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ ۔

۶۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر کے واسطہ سے خبر دی انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو رفع یدین کیا۔ آپ کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں تک اٹھے۔ اسی طرح آپ رفع یدین۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے وقت بھی کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی کرتے۔ اس وقت آپ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ لیکن سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۶۹۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ

۶۹۸۔ ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی خالد کے واسطے سے وہ ابوقلابہ سے کہ انھوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھتے تو تکبیر تحریمہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا۔

کے ساتھ رفع یدین کرتے۔ پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب کرتے اور انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس طرح کیا تھا[1]۔

## باب ۴۷۶ إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ۔

وَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ أَصْحَابِهٖ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

## ۴۷۶۔ ہاتھ کہاں تک اٹھایا جائے؟

ابوحمید نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھوں تک اٹھائے تھے۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى

۶۹۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ ابن عمر نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز کا تکبیر سے افتتاح کرتے اور تکبیر کہتے وقت ہاتھ اٹھاتے۔ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک لے جاتے جب رکوع کے لیے تکبیر

---

[1] ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے "احکام القرآن" میں یہ اصول لکھا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں صحیح احادیث مختلف اور متضاد آئی ہوں تو اس میں ائمہ کا اختلاف صرف استحباب اور اختیار کی حد تک ہوتا ہے ہم نے اس سے پہلے اس باب میں شارع کی مصلحت کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کی تھی کہ شارع کا منشا ایسے مواقع پر یہ ہوتا ہے کہ امت تنگی میں نہ پڑ جائے اس لیے فرائض کی تعداد کم رکھی جو قطعی ہوتے ہیں اور اس کے خلاف شارع سے کوئی بات منقول نہیں ہوتی اور مستحبات وسنن بکثرت ہیں جن کے خلاف بھی شارع ہی سے منقول ہوتا ہے۔ رفع یدین کے حنفیہ قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کا ترک مرفوعاً منقول ہے۔ ابن مسعودؓ اجلہ صحابہ میں سے تھے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت اس طرح رہتے تھے۔ کہ بہت سے نو وارد آپؓ کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا ایک فرد سمجھنے تھے۔ آں حضورؐ کے یہاں آپ کی انتہائی عزت وقدر تھی۔ جیسا کہ قاعدہ تھا کہ اہل علم صحابہؓ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تھے۔ آپ بھی پہلی صف میں رہتے تھے اس لیے آپ کی بات کا اس سلسلہ میں زیادہ اعتبار ہوگا۔ لیکن چونکہ رفع یدین ان تمام مواقع میں بھی جن کا مذکورہ حدیث میں ذکر ہے، کے سلسلہ میں پندرہ مستند احادیث آئی ہیں۔ اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے پیش نظر رفع یدین کا ترک مستحب ہے۔ کیونکہ ہمارے یہاں تعداد کی کثرت کا اعتبار نہیں۔ ابن مسعودؓ ان تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تفقہ اور استناد کی حیثیت سے بلند تر مقام رکھتے تھے جن سے احادیث رفع یدین منقول ہیں اس لیے آپ کی جلالت قدر استناد اور تفقہ فی الدین کے پیش نظر اور اس بات کے پیش نظر کہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فہم وذکاوت پر اعتماد کرتے تھے۔ آپ کی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ یہ بات بھی یہاں پر قابل ذکر ہے کہ ابتدا میں نماز میں بہت سی ایسی چیزیں ہوتی تھیں جو بعد میں شریعت کے حکم سے منسوخ ہو گئیں۔ آخر میں نماز کے اندر سکون وطمانیت کا زیادہ لحاظ رکھا گیا تھا۔

بہرحال رفع یدین اور ترک رفع یدین دونوں پر عمل صحابہؓ کے دور سے لے کر آج تک رہا ہے اور ترک رفع اگرچہ اسناد و روایت کے اعتبار سے متواتر نہیں ہے لیکن عملاً یہ بھی متواتر ہے صحابہؓ کے دور میں اس طرح کی باتوں کو کوئی اہمیت نہیں تھی اسی لیے اکثر جگہ صحابہؓ سے اس سلسلے میں کوئی روایت نہیں ملتی۔ ابھی صحابہؓ کا ہی دور تھا کہ بعض ایسے محرکات پیش آنے جن کی وجہ سے بعض صحابہؓ نے اس مسئلہ کو بیان کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ ہمارے اس زمانہ میں لوگ فرائض وواجبات کی طرف تو توجہ نہیں کرتے لیکن ان مسائل میں الجھتے ہیں جن میں اختلاف صرف استحباب کی حد تک ہے اور جن سے متعلق موافق اور مخالف دونوں طرح کا عمل خود صحابہؓ میں موجود تھا۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَجْعَلُهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ

کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور ربنا ولک الحمد کہتے۔ سجدہ کرتے وقت یا سجدہ سے سر اٹھاتے وقت اس طرح نہیں کرتے تھے[1]

## باب ٤٧٧ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

## ٤٧٧ - قعدۂ اولیٰ سے اٹھنے کے بعد رفع یدین۔

٧٠٠ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٧٠٠ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ابن عمرؓ جب نماز کی نیت باندھتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب رکوع کرتے تب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ اس فعل کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

## باب ٤٧٨ وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلٰوةِ۔

## ٤٧٨ - نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

٧٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٧٠١ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطے سے وہ ابوحازم سے وہ سہل بن سعد سے کہ لوگوں کو حکم تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابوحازم نے بیان کیا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

## باب ٤٧٩ الْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ۔

## ٤٧٩ - نماز میں خشوع۔

٧٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي۔

٧٠٢ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے ابوالزناد کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سمجھتے ہو کہ میرا رخ اس طرف (قبلہ کی طرف) ہے خدا کی قسم تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

٧٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ

٧٠٣ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ آپ نے

---

[1] حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں۔ اور شوافع کے یہاں مونڈھوں تک۔ احادیث میں دونوں طریقے ملتے ہیں۔ یہ اختلاف بھی صرف استحباب کی حد تک ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظُهُورِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ ۔

فرمایا رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو۔ خدا کی قسم میں تمھیں اپنے پیچھے سے دیکھتا رہتا ہوں۔ بعض مرتبہ اس طرح کہا کہ پیٹھ پیچھے سے جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو (تو میں تمھیں دیکھتا ہوں)۔
(اس حدیث پر نوٹ گذر چکا)

## بَابٌ ۴۸۰ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

## ۴۸۰ ۔ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے۔

۷۰۴ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۔

۷۰۴ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما الحمد للہ رب العلمین سے نماز شروع کرتے تھے۔

۷۰۵ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ لہ

۷۰۵ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) اے اللہ میرے اور گناہ کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی برف اور اولے سے دھو دے۔

## باب ۴۸۱

۷۰۶ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۰۶ ۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں نافع بن عمر نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی۔

لہ حنفیہ اور حنابلہ کے یہاں زیادہ بہتر ہے سبحانک اللہم آلخ پڑھنا۔ شوافع یہی دعا پسند کرتے ہیں جس کی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ احادیث میں دونوں دعائیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سبحانک اللہم آلخ بلند آواز سے بھی پڑھی تھی۔ تاکہ لوگ جان لیں۔ اس باب کی پہلی حدیث میں ہے کہ نماز الحمد للہ سے شروع کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہر الحمد للہ سے شروع ہوتا تھا۔ کیونکہ قرأت اور تکبیر کے درمیان کی دعا آہستہ سے آپ پڑھتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلّٰی صَلٰوۃَ الْکُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّی الْجَنَّۃُ حَتّٰی لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَیْہَا لَجِئْتُکُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِہَا وَدَنَتْ مِنِّی النَّارُ حَتّٰی قُلْتُ اَیْ رَبِّ اَوَ اَنَا مَعَہُمْ فَاِذَا امْرَاَۃٌ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ تَخْدِشُہَا ہِرَّۃٌ قُلْتُ مَا شَاْنُ ہٰذِہٖ قَالُوْا حَبَسَتْہَا حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا لَا اَطْعَمَتْہَا وَلَا اَرْسَلَتْہَا تَاْکُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ خَشِیْشِ الْاَرْضِ اَوْ خَشَاشٍ۔

آپ جب کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع میں رہے پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے پھر (دوبارہ) رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے اور پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ میں رہے۔ پھر سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ میں رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے پھر (دوبارہ) رکوع کیا اور دیر تک رکوع کی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جنت مجھ سے اتنی قریب ہو گئی تھی (نماز میں) کہ اگر میں چاہتا تو اس کے باغوں سے کوئی خوشہ توڑ لیتا۔ اور مجھ سے دوزخ بھی قریب ہو گئی تھی اتنی کہ میں بول پڑا میں تو اس میں سے نہیں ہوں؟ میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا۔ نافع بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب ملا کہ اس عورت نے بلی کو باندھے رکھا تھا تا آنکہ بھوک کی وجہ سے وہ مر گئی۔ نہ تو اس نے اسے کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ کہیں سے کھا لے۔ نافع نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا زمین کے کیڑے مکوڑے (سے بلی پیٹ بھر لے)۔

## بَابٌ ۴۸۲ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی الْاِمَامِ فِی الصَّلٰوۃِ

وَقَالَتْ عَائِشَۃُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ رَاَیْتُ جَہَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُہَا بَعْضًا حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ

## ۴۸۲۔ نماز میں امام کو دیکھنا[2]

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کسوف کے سلسلے میں کہ میں نے جہنم دیکھی۔ اس کا بعض حصہ بعض کو کھائے جا رہا تھا جب میری نظر اس پر پڑی تو میں پیچھے ہٹ گیا۔

[1] اس حدیث میں صلوٰۃ کسوف کا واقعہ بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ تین۔ اور بعض میں پانچ رکوع تک کا ذکر ہے لیکن یہ روایات معلول ہیں۔ بخاری کی یہ روایت البتہ صحیح ہے اس کے باوجود مسلک یہی ہے کہ صلوٰۃ کسوف میں ایک ہی رکوع کیا جائے کیونکہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اگرچہ دو رکوع کیے لیکن نماز کے بعد آپ نے امت کو یہی ہدایت دی کہ جس طرح تم نے مجھے فجر پڑھتے دیکھا اسی طرح یہ نماز بھی پڑھا کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو رکوع کسوف کی ایک رکعت میں آپ کی خصوصیت تھی۔

[2] ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مقتدی کا امام کو نماز میں دیکھنا نماز باجماعت کے مقاصد میں داخل ہے۔ (بشرطیکہ امام سامنے ہو)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ؁

۷۰۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے عمارہ بن عمیر کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابومعمر سے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہٗ سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی رکعتوں میں قرأت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ لوگ یہ بات کس طرح سمجھ جاتے تھے۔ فرمایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے ؁

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ ؁

۷۰۸۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابواسحاق نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید سے سنا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم سے براء رضی اللہ عنہٗ نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتے تھے۔ کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو آں حضورؐ کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک دیکھتے کہ آپ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا ؁

۷۰۹۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے زید بن اسلم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ عطاء بن یسار سے وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ سے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گہن ہوا تو آپؐ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! ہم نے دیکھا کہ (نماز میں) آپ اپنی جگہ سے کچھ آگے بڑھے تھے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ کچھ پیچھے ہٹے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر میں لے لیتا تو اس وقت تک تم اسے کھاتے رہتے جب تک دنیا موجود ہے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ

۷۱۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ کے واسطے سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ابھی جب میں نماز پڑھا رہا تھا تو جنت اور دوزخ اس دیوار پر ممثل دیکھی میں نے آج کی طرح خیر اور شر کبھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي قِبْلَتِهِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ ثَلَاثًا۔

نہیں دیکھے تھے۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

**باب ۴۸۳** رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ۔

**۴۸۳۔ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔**

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

۷۱۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپؐ نے اس سے نہایت سختی کے ساتھ روکا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے باز آجاؤ ورنہ تمھاری آنکھیں نکال لی جائیں گی۔

**باب ۴۸۴** الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ۔

**۴۸۴۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا۔**

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔

۷۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی۔ اپنے والد کے واسطہ سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو ایک ڈاکہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي اَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا اِلٰى اَبِي جَهْمٍ وَاْتُونِي ....... بِاَنْبِجَانِيَّتِهِ۔

۷۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی پھر فرمایا کہ اس کے نقش ونگار مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں اسے لے کر ابوجہم کو واپس کر دو اور ان سے (بجائے اس کے) انبجانیہ مانگ لاؤ۔

**باب ۴۸۵** هَلْ يَلْتَفِتُ لِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ اَوْ يَرٰى شَيْئًا اَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ اِلْتَفَتَ اَبُو بَكْرٍ فَرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**۴۸۵۔ کیا اگر کوئی واقعہ پیش آجائے یا کوئی چیز یا تھوک قبلہ کی طرف دیکھے تو نماز میں ان کی طرف توجہ کر سکتا ہے**

سہل نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے (نماز میں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَ

۷۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر

www.sirat-e-mustaqeem.com



هُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يَفْتَتِنُوْا فِي صَلٰوتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

## باب ۴۸۶ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتُ

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ

رینٹ دیکھی۔ آپؐ اس وقت لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے آپؐ نے رینٹ کو صاف کیا[1]۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص سامنے کی طرف نماز میں نہ تھوکے۔ اس حدیث کی روایت موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع کے واسطے سے کی ہے۔

۷۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث بن عقیل کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابن شہاب کے واسطے سے انھوں نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ فرمایا کہ مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے پردہ ہٹایا (مرض الوفات کا واقعہ ہے) آپؐ نے صحابہ کو دیکھا سب لوگ صف بستہ تھے۔ آپؐ (یہ منظر دیکھ کر) خوب کھل کر مسکرائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (آپؐ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹنا چاہا۔ تاکہ صف سے مل جائیں۔ آپ نے سمجھا کہ آں حضورؐ تشریف لائیں گے۔ صحابہ (آپؐ کو دیکھ کر) اس قدر بے قرار ہوئے کہ گویا نماز توڑ دیں گے۔ لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ لوگ نماز پوری کرلیں اور پردہ ڈال لیا۔ اسی دن شام کو آپؐ نے وفات پائی۔

## ۴۸۶۔ امام اور مقتدی کے لیے قرأت کا وجوب اقامت اور سفر ہر حالت میں سری اور جہری تمام نمازوں میں

۷۱۶۔ ہم سے ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تھی۔ اس لیے آپ کو معزول کر کے حضرت عمرؓ نے عمار رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل بنایا۔ کوفہ والوں نے ان کے متعلق یہ تک کہہ دیا تھا کہ وہ تو اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھتے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ابو اسحٰق! ان کوفہ والوں کا خیال ہے کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں تو انھیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی

[1] عام روایات میں اس کے متعلق یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ نے صاف نہیں کیا تھا بلکہ اس وقت آپ نماز نہیں پڑھ رہے تھے غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے سیاق وسباق سے اسے نماز پڑھتے ہوئے صاف کرنے پر محمول کیا ہے۔

في الأوليين وأخف في الأخريين قال ذاك الظن بك يا أبا إسحاق فأرسل معه رجلا أو رجالا إلى الكوفة فسأل عنه أهل الكوفة ولم يدع مسجدا إلا سأل عنه ويثنون عليه معروفا حتى دخل مسجدا لبني عبس فقام رجل منهم يقال له أسامة بن قتادة يكنى أبا سعدة فقال أما إذا نشدتنا فإن سعدا لا يسير بالسرية ولا يقسم بالسوية ولا يعدل في القضية قال سعد أما والله لأدعون بثلاث اللهم إن كان عبدك هذا كاذبا قام رياء وسمعة فأطل عمره وأطل فقره وعرضه بالفتن وكان بعد إذا سئل يقول شيخ كبير مفتون أصابتني دعوة سعد قال عبد الملك فأنا رأيته بعد قد سقط حاجباه على عينيه من الكبر وإنه ليتعرض للجواري في الطرق يغمزهن۔

کی طرح نماز پڑھاتا تھا اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھاتا تو اس کی پہلی دو رکعتوں میں (قراءت) طویل کرتا اور دوسری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو اسحاق! تم سے امید بھی یہی تھی۔ پھر آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا۔ قاصد نے ہر ہر مسجد میں ان کے متعلق جا کر پوچھا۔ سب نے آپ کی تعریف کی لیکن جب مسجد بنی عبس میں گئے تو ایک شخص جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور کنیت ابو سعدہ تھی۔ کھڑا ہوا۔ اس نے کہا کہ جب آپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا ہے تو (سنیے کہ) سعدؓ جہاد کرتے تھے نہ مال کی تقسیم صحیح کرتے تھے اور نہ فیصلے میں عدل و انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ خدا کی قسم میں (تمہاری اس بات پر) تین دعائیں کرتا ہوں اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف ریا و نمود کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر دیجئے اور اسے خوب محتاج بنا کر فتنوں میں مبتلا کر دیجئے۔ اس کے بعد وہ شخص (اس درجہ بدحال ہوا کہ) جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ ایک بوڑھا اور پریشان حال ہوں۔ مجھے سعدؓ کی بد دعا لگ گئی تھی۔ عبد الملک نے بیان کیا کہ میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس کی بھویں بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر آگئی تھیں لیکن اب بھی راستوں میں وہ لڑکیوں کو چھیڑتا پھرتا تھا۔

۷۱۷۔ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب۔

۷۱۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی محمود بن ربیع کے واسطہ سے۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

۷۱۸۔ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد فقال ارجع فصل فإنك لم تصل فرجع فصلى كما صلى ثم جاء

۷۱۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ
فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ
ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ
حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ
قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا
ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
جَالِسًا وَّافْعَلْ فِي صَلٰوتِكَ
كُلِّهَا ؛

## بَابُ ۴۸۷ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

۷۱۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ ؛

۷۲۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

اور پھر آکر سلام کیا۔ لیکن آپؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ واپس جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ آپؐ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی اچھا طریقہ نہیں جانتا اس لیے آپ مجھے سکھا دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے تکبیر کہو پھر آسانی کے ساتھ جتنی قراءت قرآن ہو سکے کرو۔ اس کے بعد رکوع کرو، اچھی طرح رکوع ہو لے تو سر اٹھا کر پوری طرح کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد سجدہ کرو اور پورے اطمینان کے ساتھ۔ پھر سر اٹھاؤ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔ اسی طرح اپنی تمام نماز میں کرو۔ [1]

### ۴۸۷ ۔ ظہر میں قراءت ۔

۷۱۹ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ جابر بن سمرہ کے واسطہ سے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں انھیں (کوفہ والوں کو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھاتا تھا۔ شام کی دونوں نمازیں۔ کسی قسم کا نقص ان میں نہیں چھوڑتا تھا۔ پہلی دو رکعتیں طویل پڑھتا اور دوسری دو رکعتیں ہلکی کر دیتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ تم سے امید بھی اسی کی تھی۔

۷۲۰ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ

---

[1] ان تمام روایات میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں کہ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو اس وقت بھی مقتدی کے لیے قراءت قرآن ضروری ہے ان احادیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے احناف ان میں سے کسی چیز کے منکر نہیں اور نہ ان کے خلاف مسلک رکھنے والوں کے لیے اس میں کوئی واضح دلیل ہے ناظرین اس موقعہ پر بس ایک بنیادی بات کا خیال رکھیں اور اس کا اظہار اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ہوا ہے کہ نماز با جماعت میں امام اور مقتدی کا جو تعلق ہوتا ہے وہ تعلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں انتہائی کمزور ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ تعلق انتہائی قوی ہے احادیث جو نماز با جماعت سے متعلق آئی ہیں انھیں کی روشنی میں یہ اصول بنایا گیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی احادیث سے باہر نہیں لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کی روشنی میں فیصلہ کیا ہے وہ اس باب میں بہت واضح اور روشن ہیں۔ نوٹ کی اس مختصر جگہ میں اس بحث کو طول نہیں دیا جا سکتا۔ ائمہ کے زمانہ سے لے کر آج تک ان مسائل پر ہزاروں صفحات سیاہ ہو چکے ہیں مطولات میں اس بحث کا مطالعہ کر لیا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَكَانَ يطول فى الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ ؛

۷۲۱ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ؛

## بَابُ ۴۸۸ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ ۔

۷۲۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ؛

۷۲۳ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَّيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا ؛

## بَابُ ۴۸۹ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ ۔

۷۲۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ

فاتحہ اور دو مزید سورتیں پڑھتے تھے ۔ ان میں طویل قرات کرتے تھے لیکن آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتے تھے کبھی کبھی آیت سنا بھی دیا کرتے تھے ، عصر میں آپ سورۂ فاتحہ اور دو مزید آیتیں پڑھتے تھے ۔ اس کی بھی پہلی رکعتیں طویل پڑھتے ۔ اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت طویل کرتے اور دوسری ہلکی ۔

۷۲۱ ۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے ۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمارہ نے حدیث بیان کی ابو معمر کے واسطے سے کہا کہ ہم نے خباب سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ۔ ہم نے پوچھا کہ آپ لوگوں کو معلوم کس طرح ہوتا تھا ۔ فرمایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے ۔

## ۴۸۸ ۔ عصر میں قرآن مجید پڑھنا ۔

۷۲۲ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے اعمش کے واسطے سے حدیث بیان کی ۔ وہ عمارہ بن عمیر سے وہ ابو معمر سے کہ میں نے خباب بن الارت سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرادت کرتے تھے ۔ تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں میں نے کہا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرادت کرنے کو آپ لوگ جانتے کس طرح تھے ۔ فرمایا کہ ڈاڑھی کی حرکت سے ۔

۷۲۳ ۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ہشام کے واسطے سے وہ یحیی بن ابی کثیر سے وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے ۔ کبھی کبھی آیت ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے (یعنی آواز سے پڑھ کر ۔ تاکہ معلوم ہو جائے )

## ۴۸۹ ۔ مغرب میں قرآن پڑھنا ۔

۷۲۴ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس سے انھوں نے فرمایا کہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے انھیں والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا پھر فرمایا کہ بیٹے تم نے اس سورہ کی تلاوت کرکے مجھے ایک بات یاد دلا دی ۔ آخر عمر میں آں حضور صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِنَّمَا آخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ ؛

۷۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ ؛

## باب ۴۹۰ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ -

۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ؛

## باب ۴۹۱ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ -

۷۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ؛

۷۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ؛

## باب ۴۹۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ -

۷۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ فِيهَا

---

علیہ وسلم کو مغرب میں یہی آیت پڑھتے سنتی تھی ۔

۷۲۵ ۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی وہ ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ مروان بن حکم سے ۔ انھوں نے کہا کہ زید بن ثابت نے مجھے ٹوکا کہ تمھیں کیا ہو گیا ہے ۔ مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو ۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دو لمبی سورتوں میں سے ایک پڑھتے ہوئے سنا ۔

## ۴۹۰ ۔ مغرب میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا ۔

۷۲۶ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے والد سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا تھا ۔

## ۴۹۱ ۔ عشاء میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا ۔

۷۲۷ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطہ سے وہ بکر سے وہ ابو رافع سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی ۔ اس میں آپ نے اذا السماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا ۔ میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی (اس آیت میں) سجدہ کیا ہے اور زندگی بھر اس میں سجدہ کروں گا ۔

۷۲۸ ۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی عدی کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ آپ سفر میں تھے کہ عشاء کی دو پہلی رکعتوں میں سے کسی ایک میں آپ نے والتین والزیتون پڑھی ۔

## ۴۹۲ ۔ عشاء میں سجدہ کی سورۃ پڑھنا ۔

۷۲۹ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ۔ ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ۔ ان سے تیمی نے ابو بکر کے واسطہ سے وہ ابو رافع سے ۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی آپ نے اذا السماء انشقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا اس پر میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ۔

**باب ۴۹۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ۔**

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً۔

**باب ۴۹۴ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ**

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ۔

**باب ۴۹۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ۔**

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ

کہا کہ یہ کیا چیز ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس سورۃ میں میں نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔ اس لیے ہمیشہ اس میں سجدہ کروں گا۔

**۴۹۳۔ عشاء میں قرآن پڑھنا۔**

۷۳۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسعر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عدی بن ثابت نے انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء میں والتین والزیتون پڑھتے سنا۔ آپ سے زیادہ اچھی آواز اور میں نے کسی کی نہیں سنی یا اچھی قرأت۔

**۴۹۴۔ پہلی دو رکعتیں طویل اور آخری دو مختصر کرنی چاہئیں**

۷۳۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابوعون کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمھاری شکایت کوفہ والوں نے تمام ہی باتوں میں کی ہے۔ نماز تک میں! انھوں نے فرمایا کہ میرا حال تو یہ ہے کہ پہلی دو رکعتوں میں قرات طویل کرتا ہوں اور دوسری دو میں مختصر کر دیتا ہوں جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تھی اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ کہتے ہو۔ تم سے امید بھی ایسی ہی تھی۔

**۴۹۵۔ فجر میں قرآن مجید پڑھنا۔**

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ طور پڑھی۔

۷۳۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سیار بن سلامہ نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ سے نماز کے اوقات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر زوال شمس کے بعد پڑھتے تھے۔ عصر جب پڑھتے تو مدینہ کے انتہائی کنارہ تک ایک شخص چلا جاتا لیکن سورج اب بھی باقی رہتا۔ مغرب کے متعلق جو کچھ آپ نے کہا وہ مجھے یاد نہیں رہا اور عشاء تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ اس سے پہلے سونے کو اور اس

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو ہر شخص اپنے قریب بیٹھے ہوئے کو پہچان سکتا تھا۔ (یعنی اجالا پھیل چکا ہوتا تھا) دونوں رکعتوں میں یا ایک میں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔

٧٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلٰى أُمِّ الْقُرْاٰنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ۔

۷۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے گی جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنایا تھا ہم بھی تمھیں ان میں سنائیں گے اور جن میں آپ نے آہستہ سے قراءت کی تھی ہم بھی ان میں آہستہ سے قراءت کریں گے اور اگر سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو جب بھی کافی ہے لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو اور بہتر ہے۔

## باب ٤٩٦ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَقْرَأُ بِالطُّورِ۔

## ۴۹۶۔ فجر کی نماز میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) سورۂ طور پڑھ رہے تھے۔

٧٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۷۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے ابوبشر کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ سعید بن جبیر کے واسطہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ چند صحابہؓ کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف گئے۔ اب شیاطین کو آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے تھے۔ اس لیے شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک دیا گیا ہے اور (جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو ہم پر) شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کی کوئی نئی وجہ ہوگی۔ اس لیے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ۔ اور اس سبب کو معلوم کرو جو تمھیں آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث ہوا ہے۔ وجہ معلوم کرنے کے لیے نکلے ہوئے شیاطین تہامہ کی طرف گئے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ حِيْنَ رَجَعُوْٓا اِلٰى قَوْمِهِمْ قَالُوْا يَا قَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَآ اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَآ اُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔

**باب ۴۹۷ اَلْجَمْعُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ** [1] وَالْقِرَاءَةُ بِالْخَوَاتِيْمِ وَبِسُوْرَةٍ قَبْلَ سُوْرَةٍ وَبِاَوَّلِ سُوْرَةٍ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الصُّبْحِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَاَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِمِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ

نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے جب قرآن مجید انھوں نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے پھر کہا خدا کی قسم یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے۔ پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا۔ قوم کے لوگو! ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ (آپ کہیئے کہ مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے) اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی تھی۔

۷۳۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے عکرمہ کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن نمازوں میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کا حکم تھا آپ نے ان میں بلند آواز سے پڑھا اور جن میں آہستہ پڑھنے کا حکم تھا ان میں آہستہ سے پڑھا۔ خداوند تعالیٰ بھول نہیں سکتے تھے۔ (کہ بھول کر اس سلسلے کا کوئی حکم قرآن میں نازل نہیں کیا) بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمھارے لیے بہترین اسوہ ہے۔

۴۹۷۔ ایک رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنا، آیت کے آخری حصوں کا پڑھنا۔ کسی سورۃ کو (جیسا کہ قرآن کی ترتیب ہے) اس سے پہلے کی سورۃ سے پہلے پڑھنا اور کسی سورۃ کے اول حصہ کا پڑھنا [1]

عبداللہ بن سائب کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۂ مومنون کی تلاوت کی۔ جب موسیٰ اور ہارون کے ذکر پر پہنچے یا عیسیٰ کے ذکر پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آنے لگی

[1] اس باب میں چار مسئلے بیان کئے گئے ہیں۔ دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا حنفیہ کے یہاں بھی جائز ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں ناپسندیدہ ہے۔ اسی طرح حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ ایک رکعت میں پوری سورہ پڑھی جائے۔ بعض حصے کو پڑھنا اور بعض کو چھوڑ دینا اگرچہ جائز یہ بھی ہے ترتیب قرآن کے خلاف مقدم سورۃ کو بعد میں اور مؤخر کو پہلے پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن نجیم نے یہی لکھا ہے۔ ترتیب کی رعایت تلاوت قرآن میں واجب ہے۔ نماز کے لیے واجب نہیں اس لیے اس ترتیب کے ترک سے سجدۂ سہو نہیں لازم ہوگا۔ جتنی بھی روایات اس کے متعلق آئی ہیں وہ سب ترتیب سے پہلے کی ہیں اس لیے حنفیہ کے مسلک کے خلاف نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



آيَةً مِّنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ
مِّنَ الْمَثَانِي وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ
فِي الْأُوْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ
أَوْ يُوْنُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ
الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِأَرْبَعِيْنَ
آيَةً مِّنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ
بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ
فِيْمَنْ يَّقْرَأُ بِسُوْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي
رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُوْرَةً وَّاحِدَةً
فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ
الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ
قُبَاءَ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً
يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يَقْرَأُ
بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى
يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى
مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ
رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوْا
إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ
لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ
بِأُخْرٰى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ
تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرٰى فَقَالَ مَا أَنَا
بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ
بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ
وَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ
وَكَرِهُوْا أَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا
أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ

اسلئے رکوع میں چلے گئے ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کی ایک سو بیس آیتیں پڑھیں اور مثانی (جس میں تقریباً سو آیتیں ہوتی ہیں) میں سے کوئی سورۃ دوسری رکعت میں تلاوت کی اور حضرت احنف نے پہلی رکعت میں کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا یونس پڑھی ۔ انھوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھی تھیں ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انفال کی چالیس آیتیں (پہلی رکعت میں) پڑھیں اور دوسری رکعت میں مفصل کی کوئی سورہ پڑھی ، قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق جو ایک سورۃ دو رکعتوں میں تقسیم کرکے پڑھے یا ایک سورۃ دو رکعتوں میں بار بار پڑھے ۔ فرمایا کہ ساری ہی کتاب اللہ میں سے ہیں ۔ عبید اللہ نے ثابت کے واسطہ سے انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نقل کیا کہ انصار میں سے ایک شخص قبا کی مسجد میں ان کی امامت کرتا تھا ۔ وہ جب بھی کوئی سورۃ نماز میں (سورہ فاتحہ کے بعد) شروع کرتا تو پہلے قل ہو اللہ احد ضرور پڑھ لیتا ۔ اسے پڑھنے کے بعد پھر کوئی دوسری سورۃ بھی پڑھتا ۔ ہر رکعت میں اس کا یہی معمول تھا ۔ چنانچہ اس کے ساتھیوں نے اس سلسلے میں اس سے گفتگو کی اور کہا کہ تم پہلے یہ سورۃ پڑھتے ہو ، اور صرف اسی کو کافی خیال نہیں کرتے بلکہ دوسری سورۃ بھی (اس کے ساتھ ضرور پڑھتے ہو) یا تو تمھیں صرف اسی کو پڑھنا چاہیئے ورنہ اسے چھوڑ دینا چاہیئے اور بجائے اس کے کوئی دوسری سورۃ پڑھنی چاہیئے اس شخص نے کہا کہ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا ۔ اب اگر تمھیں پسند ہے کہ میں نماز پڑھاؤں تو برابر پڑھاتا رہوں گا لیکن اگر تم پسند نہیں کرتے تو میں نماز پڑھانا چھوڑ دوں گا ۔ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ان سب سے افضل ہیں اس لیے یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھائے اس لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان لوگوں نے آپ کو واقعہ کی اطلاع دی ۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اے فلاں!

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهٖ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُومِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

تمہارے ساتھی جس طرح کہتے ہیں اس پر عمل کرنے سے کون سی چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں اس سورۃ کو ضروری قرار دے لینے کا باعث کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں اس سورۃ سے محبت رکھتا ہوں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سورۃ کی محبت تمھیں جنّت میں لے جائے گی ؏

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ؏

۷۳۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا کہ ایک شخص ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے رات ایک رکعت میں مفصل کی سورۃ پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی۔ جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ میں ان ہم معنی سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے آپ نے مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ ہر رکعت کے لیے دو دو سورتیں۔

## باب ۴۹۸ يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

## ۴۹۸۔ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے گی۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ ؏

۷۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے کبھی کبھی ہمیں آیت سنا بھی دیا کرتے تھے (تعلیم کے لیے) اور پہلی رکعت میں قراءت دوسری رکعت سے زیادہ کرتے تھے۔ عصر اور صبح کی نمازوں میں بھی یہی معمول تھا۔

## باب ۴۹۹ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

## ۴۹۹۔ جس نے ظہر اور عصر میں آہستہ سے قرآن مجید پڑھا۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ

۷۳۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریر نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عمارہ بن عمیر سے وہ ابو معمر سے انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرآن مجید پڑھتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قُلْنَا مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ ۔

## بَابٌ ۵۰۰ اِذَا اَسْمَعَ الْاِمَامُ الْاٰيَةَ ۔

۷۳۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مَّعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ۔

## بَابٌ ۵۰۱ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ۔

۷۴۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ۔

## بَابٌ ۵۰۲ جَهْرِ الْاِمَامِ بِالتَّاْمِيْنِ ۔

وَقَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا ۔

۷۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا

انھوں نے جواب دیا کہ ہاں ۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کو معلوم کس طرح ہوتا تھا انھوں نے بتایا کہ آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے ۔

## ۵۰۰ ۔ امام اگر آیت سنا دے ۔

۷۳۹ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطے سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو پہلی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ پڑھتے تھے ۔ کبھی کبھی آپ آیت ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے ۔ پہلی رکعت میں قراءت زیادہ طویل کرتے تھے ۔

## ۵۰۱ ۔ پہلی رکعت طویل ہونی چاہیئے ۔

۷۴۰ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی رکعت میں (قراءت) طویل کرتے تھے اور دوسری رکعت میں مختصر ۔ صبح کی نماز میں بھی آپ اسی طرح کرتے تھے ۔

## ۵۰۲ ۔ امام کا آمین بلند آواز سے کہنا ۔

عطاء نے فرمایا کہ آمین ایک دعاء ہے ۔ ابن زبیرؓ اور ان لوگوں نے جو آپ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے آمین کہی تو مسجد گونج اٹھی ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ امام سے کہہ دیا کرتے تھے کہ آمین سے ہمیں محروم نہ رکھنا ۔ نافع نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ آمین کبھی نہیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دیا کرتے تھے میں نے آپ سے اس کے متعلق ایک حدیث بھی سنی تھی ۔

۷۴۱ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی ابن شہاب کے واسطے سے وہ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو ۔ کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی اس کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِيْنَ

تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔

## بَابُ ۵۰۳ فَضْلِ التَّأْمِيْنِ۔

## ۵۰۳۔ آمین کہنے کی فضیلت۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِيْنَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۷۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے خبر دی وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص آمین کہے اور ملائکہ نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کہی۔ اس طرح ایک کی آمین دوسرے کے ساتھ ہو گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

## بَابُ ۵۰۴ جَهْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالتَّأْمِيْنِ۔

## ۵۰۴۔ مقتدی کا آمین بلند آواز سے کہنا۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۷۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ مالک کے واسطہ سے وہ ابوبکر کے مولیٰ سمی سے وہ ابوصالح سمان سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ جس نے ملائکہ کے ساتھ آمین کہی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ [۲]

---

[۱] نماز میں "آمین" سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے پر کہنی چاہیئے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ بعض ائمہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ نماز میں بھی آمین زور سے کہی جائے لیکن امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنی چاہیئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث اس موقعہ پر بیان کی ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بلند آواز سے آمین نماز میں بھی کہی جائے گی۔ بعض صحابہ کا عمل بھی نقل کیا گیا ہے مثلاً ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے والے اتنی بلند آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ غالباً یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب آپ فجر میں عبدالملک پر قنوت پڑھتے تھے۔ عبدالملک بھی ابن زبیر پر قنوت پڑھتا تھا اور جس طرح کے حالات اس زمانہ میں تھے ان میں مبالغہ اور بے احتیاطی عموماً ہو جایا کرتی ہے اس کے علاوہ جو آثار نقل کئے گئے ہیں ان میں بلند آواز سے کہنے اور آہستہ سے کہنے کی کوئی تصریح نہیں ہے اس باب میں امام بخاریؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے اور اس کے علاوہ بھی دو صحیح احادیث ہیں۔

لیکن تمام اس درجہ مبہم کہ واضح طور پر کسی سے بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ بلند آواز سے آمین نماز میں کہی جائے گی یا نہیں۔ اس لیے ائمہ نے اپنے اجتہاد سے جو تاویل ان احادیث کی صحیح سمجھی کی۔

[۲] یہ دوسری حدیث ہے جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آمین نماز میں بلند آواز سے کہنی چاہیئے۔ صرف اتنی بات ہے کہ جب امام ولا الضالین پر پہنچے تو تم آمین کہو۔ کہتے ہیں کہ ولا الضالین پر پہنچنے کا علم مقتدیوں کو کیسے ہوگا جب تک خود امام بلند آواز سے آمین نہ کہے گا اس لیے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آمین بلند آواز سے کہنی چاہیئے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں تو ایک اصول بتایا گیا ہے کہ ولا الضالین پر امام جب پہنچے تو تمھیں آمین کہنی چاہیئے۔ اب اگر نماز عشاء۔ فجر یا مغرب کی ہے تو اس میں تم ولا الضالین جب سنو تو آمین کہو لیکن ظہر اور عصر جن میں بلند آواز سے قراءت نہیں ہوتی ان میں کسی نے سنا ہی نہیں تو کہے گا کیا، حدیث میں صرف اصول بتایا گیا ہے۔ صورت عمل سے بحث نہیں کی گئی ہے اس لیے امام ابوحنیفہ رح کے مسلک کے خلاف اس سے کوئی بات ثابت نہیں ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ٥٠٥ إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ۔

٧٤٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلاَ تَعُدْ۔

## ۵۰۵۔ جب صف تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے رکوع کر لیا۔

۷۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے اعلم کے واسطہ سے جو زیاد سے مشہور ہیں حدیث بیان کی وہ حسن سے وہ ابوبکرہ سے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے آپ اس وقت رکوع میں تھے اس لیے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی انھوں نے رکوع کر لیا۔ پھر اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا تمھارے شوق کو اور زیادہ کرے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

## باب ٥٠٦ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ۔

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ۔

## ۵۰۶۔ رکوع میں تکبیر پوری کرنا۔

اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔ اس باب میں مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث داخل ہے۔

٧٤٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلاَةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ۔

۷۴۵۔ ہم سے اسحٰق واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے جریری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوالعلاء سے وہ مطرف سے وہ عمران بن حصین سے۔ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھی پھر کہا کہ ہمیں انھوں نے اس نماز کی یاد دلائی جو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہتے۔

٧٤٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لأَشْبَهُكُمْ صَلاَةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے کہ آپ نماز پڑھاتے تو جب بھی جھکتے اور جب بھی اٹھتے تکبیر ضرور کہتے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو فرمایا کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں۔

## باب ٥٠٧ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ۔

## ۵۰۷۔ سجدہ میں تکبیر پوری کرنا۔

٧٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

۷۴۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کیا۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے غیلان بن جریر کے واسطہ سے حدیث بیان کی انھوں نے مطرف بن عبداللہ سے۔ کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی بن ابی طالب

www.sirat-e-mustaqeem.com



أنا وعمران ابن حصين فكان إذا سجد كبر وإذا رفع رأسه كبر وإذا نهض من الركعتين كبر فلما قضى الصلوة أخذ بيدي عمران بن حصين فقال قد ذكرني هذا صلوة محمد صلى الله عليه وسلم أو قال لقد صلى بنا صلوة محمد صلى الله عليه وسلم.

رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اسی طرح جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز ختم ہوئی تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی یاد دلا دی یا یہ کہا کہ انھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ہمیں نماز پڑھائی۔

۷۴۸۔ حدثنا عمرو بن عون قال أخبرنا هشيم عن أبي بشر عن عكرمة قال رأيت رجلا عند المقام يكبر في كل خفض ورفع وإذا قام وإذا وضع فأخبرت ابن عباس فقال أو ليس تلك صلوة النبي صلى الله عليه وسلم لا أم لك.

۷۴۸۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشیم نے ابو بشر کے واسطے سے خبر دی وہ عکرمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم میں (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا کہ ہر جھکنے اور اٹھنے پر تکبیر کہتے تھے۔ اسی طرح کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں نہ رہے۔ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہیں تھی[1] کہ تم اس طرح اعتراض کے لب و لہجہ میں شکایت کر رہے ہو۔

## باب ۵۰۸ التكبير إذا قام من السجود.

## ۵۰۸۔ سجدہ سے اٹھنے پر تکبیر۔

۷۴۹۔ حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا همام عن قتادة عن عكرمة قال صليت خلف شيخ بمكة فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس إنه أحمق فقال ثكلتك أمك سنة أبي القاسم صلى الله عليه وسلم وقال موسى حدثنا أبان قال قتادة حدثنا عكرمة.

۷۴۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے عکرمہ سے۔ کہا کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے (تمام نماز میں) بائیس تکبیریں کہیں۔ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ شخص بالکل احمق معلوم ہوتا ہے لیکن ابن عباس رض نے فرمایا تمھاری ماں تمھیں روئے۔ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے۔ (اس حدیث کی روایت میں) موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے حدیث بیان کی۔ قتادہ نے کہا کہ ہم سے عکرمہ نے حدیث بیان کی۔

۷۵۰۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن

۷۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے

[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے تمام انتقالات میں تکبیر کہتے تھے لیکن صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دور میں ہی اس میں کسی قدر تخفیف ہو گئی تھی مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بعض تکبیرات اتنی آہستہ سے کہتے تھے کہ عام طور سے لوگ سن نہیں سکتے تھے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا اور خلفائے بنو امیہ عام طور سے نماز میں تکبیرات کے اہتمام کو چھوڑنے لگے بلکہ نماز کے انتقالات کی بعض تکبیرات کو سرے سے انھوں نے چھوڑ دیا تھا۔ اگر کوئی تکبیر کا پوری طرح اہتمام کرتا تھا تو اسے "متم التکبیر" کہا کرتے تھے۔ بعض صحابہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو خاص طور سے اس کا اہتمام کیا اور لوگوں کو بتایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ

عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے، انھوں نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے خبر دی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ربنا لک الحمد کہتے پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز میں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے تھے قعدۂ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے (اس حدیث میں) عبداللہ بن صالح نے لیث کے واسطہ سے (بجائے ربنا لک الحمد کے) ربنا ولک الحمد کہا ہے۔

**بَابُ ۵۰۹** وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ۔
وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

**۵۰۹۔ رکوع میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔**
ابوحمید نے اپنے تلامذہ کے سامنے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر پوری طرح رکھے تھے۔

**۷۵۱۔ حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ۔

**۷۵۱۔** ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ابو یعفور کے واسطہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مصعب بن سعد سے سنا کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں (ایک مرتبہ) نماز پڑھی اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان میں انھیں کر دیا (رکوع میں) اس پر میرے والد نے مجھے ٹوکا اور فرمایا کہ ہم بھی پہلے اسی طرح کرتے تھے لیکن بعد میں اس سے روک دیا گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں (رکوع میں)

**بَابُ ۵۱۰** إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ۔

**۵۱۰۔ جب کوئی رکوع پوری طرح نہ کرے۔**

**۷۵۲۔ حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

**۷۵۲۔** ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی سلیمان کے واسطہ سے۔ کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نہ رکوع پوری طرح کرتا ہے نہ سجدہ۔ اس لیے آپ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اور اگر تم مر گئے تو تمھاری موت اس سنت پر نہیں ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۵۱۱۔** اِسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ۔

**باب ۵۱۲۔** حَدِّ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالِاعْتِدَالِ فِيهِ وَالطُّمَأْنِينَةِ۔

**۷۵۳۔** حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

**باب ۵۱۳۔** أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ بِالْإِعَادَةِ۔

**۷۵۴۔** حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ

**۵۱۱۔ رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنا۔**

ابوحمید رضی اللہ عنہ نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر اپنی پیٹھ پوری طرح جھکا دی۔

**۵۱۲۔ رکوع پوری طرح کرنے کی اور اس میں اعتدال وطمانیت کی حد۔**

**۷۵۳۔** ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے حکم نے ابن ابی لیلیٰ کے واسطہ سے خبر دی وہ براء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکوع۔ سجدہ۔ دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تقریباً سب برابر تھے، قیام اور قعود کے سوا۔

**۵۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم جس نے رکوع پوری طرح نہیں کیا تھا۔**

**۷۵۴۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد اس نے آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جاکر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور واپس آکر پھر آپ کو سلام کیا، آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ جاکر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ تین مرتبہ اسی طرح ہوا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کا واسطہ جس نے آپ کی بعثت حق پر کی ہے میں کوئی اور اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکوں گا۔ اس لیے آپ مجھے (اچھے طریقہ کی) تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو (پہلے) تکبیر کہو پھر قرآن مجید سے جو کچھ تم سے ہوسکے پڑھو۔ اس کے بعد رکوع کرو اور پوری طرح رکوع میں چلے جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ اور پوری طرح کھڑے ہو جاؤ۔ پھر جب سجدہ کرو تو پوری طرح سجدہ میں چلے جاؤ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

پھر سجدہ سے (سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کرو یہی طریقہ نماز کی تمام (رکعتوں میں) اختیار کرو۔

## بَابُ ۵۱۴ ۔ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوْعِ۔

## ۵۱۴ ۔ رکوع کی دعاء۔

۷۵۵ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔

۷۵۵ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے منصور کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابو الضحیٰ سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں فرمایا کرتے تھے۔ سبحانک اللہم ربنا و بحمدک اللہم اغفرلی۔[1]

## بَابُ ۵۱۵ مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهٗ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

## ۵۱۵ ۔ امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھانے پر کیا کہیں گے؟

۷۵۶ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ يُكَبِّرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔

۷۵۶ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اللہم ربنا ولک الحمد بھی کہتے تھے۔ اسی طرح جب آپ رکوع کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت بھی آپ اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

## بَابُ ۵۱۶ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

## ۵۱۶ ۔ اللہم ربنا ولک الحمد کی فضیلت

۷۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

۷۵۷ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے سمی کے واسطے سے خبر دی وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم (مقتدی) اللہم ربنا ولک الحمد کہو۔ کیونکہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہوتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۷۵۸ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى

۷۵۸ ۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ہشام کے واسطہ

[1] رکوع اور سجدہ میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے اس میں کسی کا بھی کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ اس حدیث کے پیش نظر کہ "رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو اور بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لیے سجدہ میں دعا کیا کرو کہ سجدہ کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے" بعض ائمہ نے سجدہ کی حالت میں دعا جائز قرار دی ہے اور رکوع میں دعا کو مکروہ کہا ہے۔ امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں دعا کا ایک مخصوص ترین وقت حالت سجدہ کو بتایا گیا ہے اس میں رکوع میں دعا کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ دونوں حالتوں میں دعا کرتے تھے۔ ابن امیر الحاج نے تمام دعائیں جماعت تک میں اس شرط پر جائز قرار دی ہیں کہ مقتدیوں پر اس سے کوئی گراں باری نہ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَىٰ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ۔

سے وہ یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب قریب نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی آخری رکعتوں میں قنوت پڑھا کرتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد یعنی مؤمنین کے حق میں دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔ؒ

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

۷۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے خالد حذاء کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ ابوقلابہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ قنوت فجر اور مغرب میں پڑھی جاتی تھی۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلٰثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ۔

۷۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ نعیم بن عبداللہ مجمر کے واسطہ سے وہ علی بن یحییٰ بن خلاد زرقی کے واسطہ سے وہ اپنے والد سے وہ رفاعہ بن رافع زرقی کے واسطہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے ایک شخص نے پیچھے سے کہا "ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ" آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں۔ کہنے والے نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

## بابُ ۵۱۸ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

## ۵۱۸۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اطمینان وسکون۔

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ۔

ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے اس طرح کھڑے ہو گئے کہ ریڑھ کی تمام ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ

۷۶۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ثابت کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتے تھے۔ چنانچہ

لہ ان نمازوں میں جس قنوت کا ذکر ہے وہ "قنوت نازلہ" ہے حنفیہ کے یہاں بھی جن نمازوں میں قراءت قرآن بلند آواز سے کی جاتی ہے یعنی صبح مغرب اور عشاء میں، ان میں کسی پیش آمدہ مصیبت وغیرہ کے لیے دعاء اور مخالفوں کیلئے بددعا کی جا سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ.

آپ نماز پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سوچنے لگتے کہ شاید بھول گئے ہیں۔

۷۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

۷۶۲ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ براء رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع سجدہ۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ) تقریباً برابر ہوتا تھا۔

۷۶۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هَذَا أَبِي يَزِيدَ وَكَانَ أَبُو يَزِيدَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ.

۷۶۳ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ایوب کے واسطہ سے وہ ابوقلابہ سے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمیں (نماز پڑھ کر) دکھاتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ نماز کا وقت ہونا ضروری نہیں تھا۔ چنانچہ آپ (ایک مرتبہ) کھڑے ہوئے اور پوری طرح کھڑے رہے۔ پھر جب رکوع کیا اور پوری طمانیت کے ساتھ سر اٹھایا تب بھی تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے بیان کیا کہ ہمارے شیخ ابویزید کی طرح انہوں نے نماز پڑھائی ابویزید جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو پہلے اچھی طرح بیٹھ لیتے پھر کھڑے ہوتے۔

## باب ۵۱۹ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

## ۵۱۹ - سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے ہوئے جھکے

نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے (سجدہ کرتے وقت)۔

۷۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ

۷۶۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہیں ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمام نمازوں میں تکبیر کہا کرتے تھے۔ خواہ فرض ہوں یا نہ ہوں رمضان کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ ہو۔ چنانچہ آپ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اس کے بعد ربنا و لک الحمد۔ سجدہ سے پہلے پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے ہوتے۔ اسی طرح سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے ہوئے۔ دو رکعتوں کے بعد جب کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے۔ ہر رکعت

www.sirat-e-mustaqeem.com



السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ
رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ
الْجُلُوسِ فِي الاثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلٰوتَهُ حَتّٰى فَارَقَ
الدُّنْيَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ
فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَ
عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ
وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَهْلُ
الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ

۷۶۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ
غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ مِنْ
فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا
عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا
قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً
صَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ
إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا
كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا
وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا
وَكَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
لَقَدْ حَفِظَ الخ

میں آپ کا یہ معمول تھا۔ نماز کے فارغ ہونے تک۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے میں تم میں سب سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہوں۔ وصال تک آپ کی نماز اسی طرح تھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سر مبارک (رکوع سے) اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد فرماتے تھے۔ لوگوں کے لیے دعائیں کرتے اور نام لے لے کر فرماتے۔ اے اللہ ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ربیعہ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دیجئے۔ اے اللہ قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی کے ساتھ کچل دیجئے اور ان پر ایسا قحط مسلط کیجئے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان دنوں مضر عرب کے مشرق میں آپ کے مخالفین میں تھے۔

۷۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے بار بار زہری کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے زمین پر گر گئے۔ سفیان نے اکثر (بجائے عن فرس کے) من فرس کہا۔ اس گرنے سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تھا اس لیے ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے پھر نماز کا وقت ہو گیا اور آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم بھی بیٹھ گئے تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی کرو۔ جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی کرو۔ سفیان نے اپنے شاگرد علی سے پوچھا کہا کیا معمر نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی تھی (علی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر سفیان بولے کہ معمر کو حدیث یاد تھی۔

لہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نام لے کر کسی کے حق میں دعاء یا بد دعاء کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی حالانکہ اگر صرف کسی شخص کا نام نماز میں لے لیا جاتے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اسی کے حق میں اگر دعا کی جائے اور اس ضمن میں نام آئے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۲۰ فضل السجود

۷۶۶۔ حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سعید بن المسیب و عطاء بن یزید اللیثی ان ابا ھریرۃ اخبرھما ان الناس قالوا یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیمۃ قال ھل تمارون فی القمر لیلۃ البدر لیس دونہ سحاب قالوا لا یا رسول اللہ قال فھل تمارون فی الشمس لیس دونھا سحاب قالوا لا قال فانکم ترونہ کذلک یحشر الناس یوم القیمۃ فیقول من کان یعبد شیئا فلیتبعہ فمنھم من یتبع الشمس ومنھم من یتبع القمر ومنھم من یتبع الطواغیت وتبقی ھذہ الامۃ فیھا منافقوھا فیاتیھم اللہ فیقول انا ربکم فیقولون ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ فیاتیھم اللہ عزوجل فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا فیدعوھم ویضرب الصراط بین ظھرانی جھنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ احد الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللھم سلم سلم وفی جھنم کلالیب مثل شوک السعدان ھل رایتم شوک السعدان قالوا نعم قال فانھا مثل شوک السعدان غیر انہ لا یعلم قدر عظمھا الا اللہ تخطف الناس باعمالھم فمنھم من یوبق بعملہ ومنھم من یخردل ثم ینجو حتی اذا اراد اللہ رحمۃ من اراد من اھل النار امر اللہ الملئکۃ ان یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونھم ویعرفونھم باثار السجود وحرم اللہ علی

## ۵۲۰۔ سجدہ کی فضیلت۔

۷۶۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب اور عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے (جواب کے لیے) پوچھا۔ کیا تمھیں چودھویں کے چاند میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو، کوئی شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا۔ اور کیا تمھیں سورج میں جبکہ اس کے قریب کہیں بادل نہ ہو شبہ ہوتا ہے لوگ بولے کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے۔ لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے خداوند تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوجتا تھا اسی کی اتباع کرے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہولیں گے بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے۔ یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بھی منافقین ہوں گے جن کے پاس خداوند تعالیٰ آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں۔ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں وہ بھی کہیں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں پھر اللہ تعالیٰ انھیں بلائے گا۔ پلصراط جہنم کے اوپر بنا دیا جائے گا اور میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گذرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز سوا انبیاء کے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ محفوظ رکھیئے اے اللہ محفوظ رکھیئے اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکس ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں (آپ نے فرمایا) تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول و عرض کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہیں گے تو ملائکہ کو حکم دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انھیں باہر نکالیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من
النار كل ابن آدم تأكله النار إلا أثر
السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون كما
تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ
الله من القضاء بين العباد ويبقى رجل بين
الجنة والنار وهو آخر أهل النار دخولا
الجنة مقبل بوجهه قبل النار فيقول يا
رب اصرف وجهي عن النار فقد قشبني
ريحها وأحرقني ذكاؤها فيقول هل
عسيت إن فعل ذلك بك أن تسأل غير ذلك
فيقول لا وعزتك فيعطي الله عز وجل ما
يشاء من عهد وميثاق فيصرف الله وجهه
عن النار فإذا أقبل به على الجنة رأى بهجتها
سكت ما شاء الله أن يسكت ثم قال يا رب قدمني
عند باب الجنة فيقول الله له أليس
قد أعطيت العهود والميثاق أن لا تسأل
غير الذي كنت سألت فيقول يا رب لا أكون
أشقى خلقك فيقول فما عسيت إن أعطيت
ذلك أن تسأل غيره فيقول لا وعزتك لا
أسألك غير ذلك فيعطي ربه ما شاء من عهد
وميثاق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا بلغ
بابها فرأى زهرتها وما فيها من النضرة
والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت
فيقول يا رب أدخلني الجنة فيقول الله عز و
جل ويحك يا ابن آدم ما أغدرك أليس
قد أعطيت العهد والميثاق أن لا تسأل غير
الذي أعطيت فيقول يا رب لا تجعلني أشقى
خلقك فيضحك الله منه ثم يأذن له في

چنانچہ وہ باہر نکلیں گے اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کر دیا ہے چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو اثر سجدہ کے سوا ان کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی جب جہنم سے باہر ہوں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے اس لیے ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا جس سے ان میں اس طرح تازگی آ جائے گی جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب تھمنے کے بعد سبزہ اُگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہوگا۔ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہے اس لیے کہے گا کہ اے رب! میرے چہرے کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیجئے۔ کیونکہ اس کی بُو بڑی ہی تکلیف دہ ہے اور اس کی تیزی مجھے جلائے دیتی ہے۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر تمھاری یہ تمنا پوری کر دی جائے تو تم دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرو گے؟ بندہ کہے گا نہیں تیرے غلبہ کی قسم! یہ شخص خداوند تعالیٰ سے ہر طرح عہد و میثاق کرے گا (کہ پھر کوئی دوسرا سوال نہیں کرے گا) اور خداوند تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا۔ جب جنت کی طرف رخ ہو گیا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازہ کے قریب پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم نے عہد و پیمان نہیں باندھے تھے کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تم نہیں کرو گے۔ بندہ کہے گا اے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہ ہونا چاہیئے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تمھاری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال پھر نہیں کرو گے۔ بندہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب دوسرا کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چپ رہے گا لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ابن آدم! کس قدر تو بدشکن ہو گیا (ابھی) تم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ۔

عہد وپیمان نہیں باندھے تھے کہ جو کچھ دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگو گے بندہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنایئے۔ خداوند قدوس ہنس پڑے گا اور اسے جنت میں بھی داخلہ کی اجازت عطا کر دے گا اور پھر فرمائے گا مانگو کیا ہیں تمہاری تمنائیں؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود خداوند قدوس یاد دہانی فرمائے گا اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی گئیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اور اس سے دس گنا اور تمہیں دی گئیں اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی بات صرف مجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمام تمنائیں اور اتنی ہی اور دی گئیں۔ لیکن ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا تھا کہ یہ اور اس کی دس گنا تمہیں دی گئیں [1]

**باب ۵۲۱ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ۔**

**۵۲۱۔ سجدہ کی حالت میں دونوں بغلیں کھلی رکھنی چاہئیں اور پیٹ کو) جدا رکھنا چاہیئے۔**

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ۔

۷۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے بکر بن مضر نے جعفر بن ربیعہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابن ہرمز سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو اس قدر پھیلا دیتے تھے کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

**باب ۵۲۲ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ**

قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**۵۲۲۔ پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا چاہیئے۔**

اس بات کو ابوحمید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

**باب ۵۲۳ إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُودَهُ۔**

**۵۲۳۔ جب سجدہ پوری طرح نہ کرے۔**

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ

۷۶۸۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مہدی نے

[1] اس حدیث میں ہے کہ موحدوں کو آثار سجدہ سے پہچانا جائے گا۔ یہ مفصل حدیث صرف اسی ایک ٹکڑے کی وجہ سے سجدہ کی فضیلت بیان کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔ پوری حدیث دوبارہ کتاب الرقاق میں جنت اور دوزخ کی صفت کے بیان میں آئے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا لَّا یُتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ مَا صَلَّیْتَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

**باب ۵۲۴ السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ۔**

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَّلَا یَکُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا اَلْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَکُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا ۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَیْرُ کَذُوْبٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰی یَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَی الْاَرْضِ ۔

**باب ۵۲۵ السُّجُوْدِ عَلَی الْاَنْفِ۔**

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ ثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَ

واصل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو وائل سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا جب نماز پوری کر چکا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم مر گئے تو تمہاری موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں ہوگی۔

**۵۲۴۔ سات اعضاء پر سجدہ۔**

۷۶۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اس طرح کہ نہ بالوں کو آپ سمیٹتے تھے نہ کپڑوں کو (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۷۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں سات اعضاء پر اس طرح سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے۔

۷۷۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابو اسحٰق کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن یزید سے۔ کہا کہ ہم سے براء بن عازبؓ نے حدیث بیان کی۔ وہ جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو اس وقت تک کوئی شخص بھی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے (سجدہ کے لیے)

**۵۲۵۔ ناک پر سجدہ۔**

۷۷۲۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے عبداللہ بن طاؤس کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔

## بَابُ ۵۲۶ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّينِ

۷۷۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ۔

سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔ اس طرح کہ نہ کپڑے سمیٹیں نہ بال۔

## ۵۲۶ - کیچڑ میں ناک پر سجدہ

۷۷۳ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ہم سے ہمام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ وہ ابو سلمہ سے انھوں نے بیان کیا کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی کہ فلاں نخلستان میں کیوں نہ چلیں۔ کچھ باتیں کریں گے۔ چنانچہ آپ تشریف لے چلے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ شب قدر سے متعلق آپ نے اگر کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو اسے بیان کیجئے۔ انھوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ آپ جس کی تلاش میں ہیں (شب قدر) وہ آگے ہے چنانچہ آپ نے دوسرے عشرے میں بھی اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی، جبریل علیہ السلام دوبارہ آئے اور فرمایا کہ آپ جس کی تلاش میں ہیں وہ آگے ہے۔ پھر آپ نے بیسویں رمضان کی صبح کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ دوبارہ کرلے۔ کیونکہ شب قدر مجھے معلوم ہوگئی ہے لیکن میں بھول گیا اور وہ آخری عشرہ کی طاق رات میں ہے اور میں نے خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا مسجد کی چھت کھجور کی شاخ کی تھی۔ مطلع بالکل صاف تھا کہ اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور برسنے لگا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا اثر دیکھا۔ یہ آپ کے خواب کی تعبیر تھی۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا تیسرا پارہ ختم ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com



# چوتھا پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# كتاب الصلوٰة

# نماز کے مسائل

## باب ۵۲۷ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ.

## ۵۲۷ - کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا۔ اور جو شخص شرمگاہ کھل جانے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے۔

۷۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

۷۷۴ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سفیان نے ابوحازم کے واسطے سے خبر دی۔ وہ سہل بن سعد سے کہ لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہبند چھوٹے ہونے کی وجہ سے انھیں گردنوں سے باندھ کر نماز پڑھتے تھے۔ عورتوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تک مرد اچھی طرح بیٹھ نہ جائیں، وہ اپنے سروں کو (سجدہ سے) نہ اٹھائیں۔

## باب ۵۲۸ لَا يَكُفُّ شَعْرًا

## ۵۲۸ - بال نہ سمیٹنے چاہئیں۔

۷۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثَوْبَهُ۔

۷۷۵ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹیں۔

## باب ۵۲۹ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلٰوةِ

## ۵۲۹ - نماز میں کپڑا نہ سمیٹنا چاہیئے۔

۷۷۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

۷۷۶ - ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ آپ نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر اس طرح سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹوں اور نہ کپڑا[1]۔

[1] حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ شریعت میں مطلوب یہ ہے کہ نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۳۰ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

۷۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ؛

## باب ۵۳۱ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۷۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِيْ غَيْرِ حِيْنِ صَلٰوةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَيَّةً فَصَلّٰى صَلٰوةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا قَالَ اَيُّوْبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ اَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَهٗ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ

## ۵۳۰ - سجدہ میں تسبیح اور دعاء

۷۷۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے سفیان کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے منصور نے مسلم کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے۔ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ اور رکوع میں اکثر پڑھا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (اس دعا کو پڑھ کر آپ قرآن کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

## ۵۳۱ - دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۷۷۸ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے کہا، مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ میں تمھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ کیوں نہ سکھا دوں۔ یہ نماز کا وقت نہیں تھا، آپ کھڑے ہوئے، پھر رکوع کیا اور تکبیر کہی پھر سر اٹھایا اور تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا اور تھوڑی دیر کے لیے سجدہ سے سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور سجدہ سے تھوڑی دیر کے لئے سر اٹھایا۔ آپ نے ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی' ایوب نے بیان کیا کہ وہ نماز میں ایک ایسی چیز کیا کرتے تھے کہ دوسرے لوگوں کو اس طرح کرتے میں نے نہیں دیکھا۔ آپ تیسری یا چوتھی رکعت پر (سجدہ سے فارغ ہو کر کھڑے ہونے سے پہلے) بیٹھتے تھے[1] (مالک بن حویرث نے بیان کیا کہ)

---

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) پورے انہماک اور استغراق کے ساتھ پڑھی جائے۔ سر کے بال اگر اتنے بڑے ہیں کہ زمین پر سجدہ کے وقت پڑ جاتے ہیں یا نماز پڑھتے وقت اگر کپڑے کے گرد آلود ہو جانے کا خطرہ ہے تو کپڑے اور بالوں کو گرد وغبار سے بچانے کے لیے انھیں سمیٹنا نہ چاہیئے کہ یہ نماز میں خشوع اور استغراق کے خلاف ہے۔ اگر دل عبادت میں اتنا منہمک اور مستغرق نہیں تو کم از کم ظاہر ہی ایسا رکھنا چاہیئے اور خصوصاً سجدہ تو ایک مخصوص ترین حالت ہے جب بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے یہ وہ وقت ہے کہ بندہ کو اپنے رب میں اس طرح گم ہو جانا چاہیئے کہ اپنی بھی کوئی خبر نہ ہو۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)[1] مراد جلسۂ استراحت ہے جو پہلی اور تیسری رکعت کے خاتمہ پر سجدہ سے اٹھتے ہوئے تھوڑی دیر بیٹھ لینے کو کہتے ہیں۔ ایوب رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور آپ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسۂ استراحت ان کے زمانہ میں عام طور سے لوگ نہیں کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کی مراد صحابہ اور تابعین سے ہوگی۔ اس سے بڑی اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے کہ ایک ایسا عمل جو اگر مشروع ہوتا تو عام طور پر صحابہ اور تابعین کا عمل ضرور اس پر ہوتا لیکن ایک جلیل القدر تابعی یہ نقل کرتے ہیں کہ اپنے دور میں انھوں نے اس پر عمل نہیں پایا۔ دین میں ایک قوی ترین دلیل توارث اور تعامل سلف بھی ہے۔ جب جلسۂ استراحت جیسی صورت پر صحابہ اور تابعین کا عام طور سے عمل نہیں ہے تو ہم اس کی مشروعیت کو کس طرح تسلیم کرلیں لیکن چونکہ بعض حضرات کا اسی پر عمل تھا اس لیے اسے شریعت کے خلاف بھی نہیں کہا جا سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَى أَهَالِيكُمْ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ۔

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے یہاں قیام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان دے اور جو بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ۔

۷۷۹۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابواحمد محمد بن عبداللہ زبیری نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مسعر نے حکم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ براء رضی اللہ عنہ سے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ، رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار تقریباً برابر ہوتی تھی۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ ثَابِتٌ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ ؛

۷۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے ثابت کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تھا بالکل اسی طرح تم لوگوں کو نماز پڑھانے میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں چھوڑتا۔ ثابت نے بیان کیا کہ انس بن مالکؓ ایک ایسا عمل کرتے تھے جسے میں تمھیں کرتے نہیں دیکھتا جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں۔

## بَاب ۵۳۲ لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا ۔

## ۵۳۲۔ سجدہ میں بازوؤں کو پھیلانا دینا چاہیئے

ابوحمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں بازوؤں کو نہ بالکل پھیلا دیتے اور نہ بالکل سمیٹ لیتے۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ؛

۷۸۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرکے کہ آپ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے بازو کتوں کی طرح نہ پھیلایا کرو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۲۳ مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ

## ۵۲۳ ۔ جو شخص نماز کی طاق رکعت (پہلی اور تیسری) میں تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر اٹھ جائے ۔

۷۸۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ۔

۷۸۲ ۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشیم نے خبر دی انھیں خالد حذاء نے خبر دی ابوقلابہ کے واسطہ سے ۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن حویرث لیثی نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ۔ آپ جب طاق رکعت میں ہوتے تو (سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد) اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک تھوڑی دیر بیٹھ نہ لیتے ۔

## باب ۵۲۴ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ

## ۵۲۴ ۔ رکعت سے اٹھتے وقت زمین کا کس طرح سہارا لینا چاہیئے ۔

۷۸۳ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلّٰى بِنَا فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِكُمْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ لٰكِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ اَيُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ اَيُّوْبُ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ ؏

۷۸۳ ۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی وہ ابوقلابہ سے انھوں نے بیان کیا کہ مالک بن حویرث ہمارے یہاں تشریف لائے اور آپ نے ہماری اس مسجد میں نماز پڑھائی ۔ آپ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھا رہا ہوں لیکن میرا منشا کسی فرض کی ادائیگی نہیں ہے بلکہ میں صرف تمھیں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھایا کرتے تھے ۔ ایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوقلابہ سے پوچھا کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے تھے ؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح ۔ ایوب نے بیان کیا کہ شیخ تمام تکبیرات کہتے تھے ، اور جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تو تھوڑی دیر بیٹھتے اور زمین کا سہارا لے کر پھر اٹھتے [1]

## باب ۵۲۵ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِيْ نَهْضَتِهٖ

## ۵۲۵ ۔ سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

ابن زبیر رضی اللہ عنہ ، اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے ۔

۷۸۴ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۷۸۴ ۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے فلیح

---

[1] تمام ذخیرہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں ایک لفظ بھی اس سلسلے میں نہیں ملتا کہ رکعت پوری کرکے سجدہ سے اٹھتے وقت زمین کا سہارا لینا چاہیئے بلکہ اس کے بالکل خلاف ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ابوداؤد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سجدہ سے اٹھتے وقت زمین کا سہارا لینے کے قائل ہیں لیکن حدیث ان کے مذہب کے بالکل خلاف ہے البتہ آثار صحابہ میں ان کے مذہب کے لیے گنجائش نکل آتی ہے ۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس طرح سہارا لینا مکروہ ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن حارث نے کہا کہ ہمیں ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت سجدہ کرتے وقت پھر اٹھاتے وقت اور دونوں رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ رض قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَلٰوةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۷۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے غیلان بن جریر نے مطرف کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اور عمران بن حصین نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ نے جب سجدہ کیا، سجدہ سے سر اٹھایا اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو ہر مرتبہ تکبیر کہی۔ جب آپ نے سلام پھیر دیا تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ انھوں نے واقعی ہمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھائی یا یہ کہا کہ مجھے انھوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلادی۔

## باب ۵۳۶ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً ۔

## ۵۳۶۔ تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

ام درداء رضی اللہ عنہا فقیہ تھیں اور نماز میں مرد ول کی طرح بیٹھتی تھیں[1]

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ

۷۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی مالک کے واسطہ سے وہ عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے وہ عبداللہ بن عبداللہ سے انھوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو وہ ہمیشہ دیکھتے کہ آپ نماز میں چہار زانو بیٹھتے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں ابھی نوعمر تھا میں نے بھی اسی طرح کرنا شروع کر دیا لیکن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روکا اور فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ (بیٹھنے میں) دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں پھیلا دو۔ میں نے کہا کہ آپ تو اسی

[1] اس مسئلہ میں چاروں امام مختلف ہیں۔ حنفیہ کے یہاں وہی معروف و مشہور طریقہ ہے لیکن دوسرے ائمہ کے یہاں الگ الگ اس کے طریقے ہیں اور سب ثابت ہیں۔ صرف اختیار اور استحباب میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے یہاں عورت اور مرد کے بیٹھنے کے طریقہ میں بھی اختلاف ہے۔ عورتوں کے لیے "تورک" مستحب ہے اور یہی ان کے لیے مناسب بھی ہے۔ ابو درداء کی ایک مرسل حدیث بھی اس سلسلے میں ہے جو حنفیہ کے مسلک کی تائید کرتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي ۔

۷۸۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ وَيَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِي حَبِيْبٍ وَيَزِيْدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فَقَارٍ ۔

(میری) طرح کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ میرے پاؤں میرا بار نہیں اٹھا پاتے ۔

۷۸۷ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے خالد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے ح اور کہا کہ مجھ سے لیث نے یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ۔ ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے محمد بن عمرو بن عطا نے بیان کیا کہ وہ چند صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ۔ ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا چلا تو ابوحمید ساعدی نے کہا کہ مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی تفصیلات) تم سب سے زیادہ یاد ہیں ۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک لے جاتے ، جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح تھام لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے ۔ پھر جب سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ درست ہو جاتے ۔ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلا ہوا ہوتا اور نہ سمٹا ہوا ۔ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے ۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا رکھتے اور جب آخری مرتبہ بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے ۔ پھر مقعد پر بیٹھتے ۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے حدیث سنی اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے اور ابن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابوصالح نے لیث سے كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ نقل کیا ہے اور ابن المبارک نے یحییٰ بن ایوب کے واسطہ سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی کہ محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے حدیث میں كُلُّ فَقَارٍ بیان کیا[1]

[1] یہ حدیث مختلف سندوں کے ساتھ مروی ہے لیکن سب میں مدار محمد بن عمرو بن عطاء ہیں لیکن انھوں نے خود ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ ان سے ایک دوسرے شخص نے حدیث بیان کی جن کا نام ان روایتوں میں نہیں ہے لیکن بعض دوسری روایتوں میں ان کے نام کی تصریح ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابُ ۵۳۷ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ

۷۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ

### ۵۳۷ - جن کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور پھر (بیٹھنے کے لیے) لوٹے نہیں

۷۸۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھ سے بنی عبد المطلب کے مولیٰ عبد الرحمٰن بن ہرمز نے حدیث بیان کی۔ ایک مرتبہ انھوں نے (بجائے عبد المطلب کے مولیٰ کے) ربیعہ بن حارث کے مولیٰ کہا۔ کہ عبد اللہ بن بحینہ نے فرمایا (ان کا تعلق قبیلہ ازد شنوءہ سے تھا آپ بنی عبد مناف کے حلیف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر نماز کے آخری حصہ میں جبکہ لوگ آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے، آپ نے بیٹھے ہی بیٹھے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

## بَابُ ۵۳۸ التَّشَهُّدُ فِي الْأُولٰى

۷۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

### ۵۳۸ - قعدۂ اولیٰ میں تشہد

۷۸۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بکر نے جعفر بن ربیعہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے ان سے عبد اللہ بن مالک بن بحینہ نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھائی۔ آپ کو چاہیے تھا بیٹھنا لیکن آپ کھڑے ہو گئے۔ پھر نماز کے آخر میں بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کیے۔

---

[1] مراد قعدۂ اولیٰ ہے اور واجب بمعنی فرض ہے یعنی جن کے نزدیک قعدۂ اولیٰ فرض نہیں ہے۔ کیونکہ اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں ہے کہ قعدۂ اولیٰ آپ سے چھوٹ گیا تھا تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے فرمائی۔ اگر فرض ہوتا تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے ممکن نہیں تھی بلکہ نماز ہی فاسد ہو جاتی اور اگر قعدۂ اولیٰ صرف سنت ہوتا تو سجدۂ سہو کے ذریعہ تلافی کی ضرورت نہیں تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ واجب سے مراد فرض ہے اور خود قعدۂ اولیٰ نہ اتنا اہم ہے کہ اس کے چھوٹنے سے نماز فاسد ہو جائے اور نہ اتنا غیر اہم کہ اس کے لیے سجدۂ سہو بھی نہ کیا جائے بلکہ ان دونوں کے درمیان ہے اور اسی کو احناف "واجب" کہتے ہیں محدثین اور شوافع واجب لفظ اور اصطلاح میں اگرچہ نہیں مانتے لیکن اس کے عملی مظاہر مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ اس کی ایک مثال یہی ہے۔ حنفیہ نے جب اس طرح کی چیزیں دیکھیں جو نہ فرض ہیں اور نہ سنت تو انھوں نے "واجب" کی ایک الگ اصطلاح اختراع کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۳۹ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ۔

۷۹۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؀

## باب ۵۴۰ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

۷۹۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ

## ۵۳۹ ۔ آخری قعود میں تشہد

۷۹۰ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے شقیق بن سلمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے (ترجمہ) سلام ہو جبریل اور میکائیل پر۔ سلام ہو فلاں اور فلاں پر۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ خدا خود "سلام" ہے اس لیے جب کوئی نماز پڑھے تو یہ کہے (ترجمہ) دوام سلامتی، تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل ہوتی رہیں) ہم پر سلام اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام (جب تم یہ کہو گے تو آسمان اور زمین میں تمام نیک بندوں کو پہنچے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

## ۵۴۰ ۔ سلام پھیرنے سے پہلے کی دُعا

۷۹۱ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور

ــه یہ قعدہ کی دعا ہے جسے تشہد کہتے ہیں۔ بندہ پہلے کہتا ہے کہ تحیات۔ صلوات اور طیبات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ یہ تین الفاظ عمل وقول کے تمام محاسن کو شامل ہیں یعنی تمام خیر اور بھلائی خداوند قدوس کے لیے ثابت ہے اور اسی کی طرف سے ہے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا گیا اور اس میں خطاب کی ضمیر اختیار کی گئی کیونکہ صحابہ کو یہ دعا سکھائی گئی تھی اور آپ اس وقت موجود تھے اب جن الفاظ کے ساتھ ہمیں یہ دعا پہنچی ہے اسی طرح پڑھنی چاہیئے۔

اس دعا کی ترتیب یہ ہے کہ جب بندہ نے باب ملکوت پر تحیات صلوات اور طیبات کی دستک دی اور حریم قدس سے داخلہ کی اجازت بھی مل گئی تو اس عظیم کامیابی پر بندہ کو یاد آیا کہ یہ سب کچھ نبی رحمت کی برکت اور آپ کی اتباع کے صدقہ میں ہوا ہے اس لیے والہانہ وہ نبی کو مخاطب کرکے سلام بھیجتا ہے کہ حبیب اپنے حرم میں موجود ہے۔ "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"، بخاری رح کی یہی دعا حنفیہ کے یہاں مستحب ہے۔ احادیث میں اس کے لیے دوسری دعائیں بھی آتی ہیں۔ ؀

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ
الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ
مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ
فَكَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ
قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ
عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

## بَابُ ۵۴۱ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ
الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ
السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ
ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ اَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ

اور قرض سے۔ کسی (یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے آپ حضورؐ سے کہا کہ آپ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں! اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کا پاس نہیں کر پاتا۔ زہری سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا۔

۷۹۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے یزید بن ابی حبیب کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابوالخیر نے ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔ (ترجمہ) اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے۔ گناہوں کو آپ کے سوا دوسرا کوئی معاف کرنے والا نہیں مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرمائیے اور مجھ پر رحم کیجئے کہ مغفرت کرنے اور رحم کرنے والے آپ ہی ہیں۔

## باب ۵۴۱۔ تشہد کے بعد کسی بھی دعا کا اختیار ہے۔ یہ دعاء فرض نہیں ہے۔

۷۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اعمش کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے شقیق نے عبداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو ہم (قعود میں) یہ کہتے کہ اللہ پر سلام ہو اس کے بندوں کی طرف سے۔ فلاں اور فلاں پر سلام ہو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ "اللہ پر سلام" کیونکہ سلام تو خود اللہ کا نام ہے۔ بلکہ یہ کہو (ترجمہ) دوام وبقا۔ تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لیے ہیں آپ پر اے نبی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو (کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو آسمان پر خدا کے تمام بندوں کو پہنچے گا۔ یا یہ کہا کہ آسمان اور زمین کے درمیان (تمام بندوں پر پہنچے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْا۔

سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کے بعد دعا کا اختیار ہے جو اسے پسند ہو اس کی دعا کرتے[1]۔

## باب ۵۴۲ مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰى صَلّٰى

## ۵۴۲۔ جس نے اپنی پیشانی اور ناک (سے مٹی) نماز پوری کرنے تک نہیں صاف کی۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلٰوةِ

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں نے حمیدی کو اس حدیث سے استدلال کرتے سنا کہ "نماز میں پیشانی نہ صاف کرے"

۷۹۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ۔

۷۹۴۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابو سعید خدری سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ مٹی کا اثر آپ کی پیشانی پر صاف ظاہر تھا۔

## باب ۵۴۳ التَّسْلِيْمِ

## ۵۴۳۔ سلام پھیرنا

۷۹۵ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ مَكْثَهٗ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ۔

۷۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہری نے ہند بنت حارث کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو سلام کے ختم ہوتے ہی عورتیں کھڑی ہو جاتیں (باہر آنے کے لیے) پھر آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، واللہ اعلم! میرا خیال ہے کہ آپ کے ٹھہرنے کی وجہ یہ تھی کہ مردوں کے پاؤں اٹھنے سے پہلے عورتیں جا چکیں۔

## باب ۵۴۴ يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ

## ۵۴۴۔ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی کو بھی سلام پھیرنا چاہیئے

ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مقتدی اسی وقت سلام پھیریں جب امام سلام پھیرے

۷۹۶ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۷۹۶۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھیں محمود

---

[1] دعا کی مختلف اقسام ہیں جتنی دعائیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں سے جو چاہے کر سکتا ہے البتہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایسی دعا کرے جو ہر طرح کی خیر و فلاح کی جامع ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَحْمُوْدٌ هُوَ ابْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ۔

بن ربیع نے انھیں عتبان بن مالک نے آپ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیرا۔

## باب ۵۴۵ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيْمِ الصَّلٰوةِ

## ۵۴۵۔ جو امام کی طرف سلام پھیرنے کو نہیں کہتے اور صرف نماز کے سلام پر اکتفا کرتے ہیں

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ أَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَّجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكِ نِ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِيْ سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَإِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَلَوَدِدْتُّ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا أَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا فَقَالَ أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهٗ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ أَحَبَّ أَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ۔

ج ، ج ، ج

۷۹۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور آپ کا میرے گھر کے ڈول سے کلی کرنا بھی یاد ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عتبان بن مالک انصاری سے یہ حدیث سنی۔ پھر بنی سالم کے ایک شخص سے اس کی مزید تصدیق ہوئی۔ عتبان رض نے کہا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری آنکھ خراب ہو گئی ہے اور (برسات میں) پانی سے بھرے ہوئے نالے میرے اور قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لا کر کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسے اپنے نماز پڑھنے کے لیے منتخب کر لوں آنحضورؐ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں تمھاری خواہش پوری کروں گا صبح کو جب دن چڑھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ابوبکر رض آپکے ساتھ تھے آپ نے (اندر آنے کی) اجازت چاہی اور میں نے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ گھر کے کس حصہ میں نماز پڑھوانا پسند کرو گے۔ ایک جگہ کی طرف جسے میں نے نماز پڑھنے کے لیے انتخاب کیا تھا۔ اشارہ کیا۔ آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپکے پیچھے صف بنائی پھر آپ نے سلام پھیرا اور جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیرا۔

---

لہ جمہور فقہاء کے نزدیک نماز میں دو سلام ہیں۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے صرف ایک سلام کافی ہے اور نماز باجماعت ہو رہی ہو تو دو سلام ہونے چاہئیں۔ امام کے لیے بھی اور مقتدی کے لئے بھی۔ لیکن اگر مقتدی امام کے بالکل پیچھے ہے یعنی نہ دائیں جانب نہ بائیں جانب تو اسے تین سلام پھیرنے پڑیں گے۔ ایک دائیں طرف کے مصلیوں کے لیے دوسرا بائیں طرف والوں کے لیے اور تیسرا امام کے لیے۔ گویا اس سلام میں بھی انھوں نے ملاقات کے سلام کے آداب کا لحاظ رکھا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جمہور کے مسلک کی ترجمانی کر رہے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۴۶ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

## ۵۴۶۔ نماز کے بعد ذکر

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ۔

۷۹۸۔ ہم سے اسحق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد الرزاق نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ ہمیں عمرو نے خبر دی۔ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو معبد نے انھیں خبر دی اور انھیں ابن عباس نے خبر دی تھی کہ بلند آواز سے ذکر، فرض نماز سے فارغ ہونے پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ذکر سن کر لوگوں کی نماز سے فراغت کو سمجھ جاتا تھا۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُوْ مَعْبَدٍ أَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ وَاسْمُهُ نَافِذٌ۔

۷۹۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابو معبد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کو تکبیر کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا[1]۔ علی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطہ سے بیان کیا کہ ابو معبد ابن عباس کے موالی میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے علی نے بتایا کہ ان کا نام نافذ تھا۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ

۸۰۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے سمی نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقراء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کو حاصل کر لیں گے۔ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے روزے ہم رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انھیں ہم پر فضیلت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں، اور صدقے دیتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ لو میں تمھیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں

---

[1] مختلف اوقات میں ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نماز کے اختتام پر سنتوں سے پہلے بھی بہت سے اذکار ثابت ہیں۔ ان کی تفصیل احادیث میں ملتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں ان اذکار کو بیان کرنا چاہتے ہیں جو نماز کے اختتام پر سنت سے پہلے کیا کرتے تھے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اختتام پر تکبیر یا ذکر بلند آواز سے کرتے تھے لیکن جمہور امت کا مسلک یہ ہے کہ انھیں بلند آواز سے نہ کرنا بہتر ہے۔ دوسری احادیث جمہور امت کے مسلک کی تائید کرتی ہیں اور اسی لیے ان احادیث کی بابت توجیہات بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً یہی کہ تکبیرات انتقالات جو نماز پڑھتے ہوئے ہوتی تھیں۔ ان کا سلسلہ جب ختم ہو جاتا تو میں سمجھتا تھا کہ نماز ختم ہو گئی وغیرہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ ۞

کہ اگر تم نے اس پر ملاومت کی تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انھیں تم پا لوگے اور تمھارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤگے سوا ان کے جو یہی عمل شروع کر دیں۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمد للہ) تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف ہوگیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح تینتیس مرتبہ۔ تحمید تینتیس مرتبہ اور تکبیر چونتیس مرتبہ کہیں گے۔ میں نے اس پر آپ سے دوبارہ رجوع کیا تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر کہو۔ تا آنکہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَّرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًى وَّعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَّرَّادٍ بِهٰذَا ۞

۸۰۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبد الملک بن عمیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے مغیرہ بن شعبہ کے کاتب وراد نے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھوایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد فرماتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو دیتا ہے اس سے روکنے والا کوئی نہیں۔ جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے۔ شعبہ نے بھی عبد الملک کے واسطہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ حسن نے فرمایا کہ (حدیث میں لفظ) جد کے معنی مالداری کے ہیں اور حکم، قاسم بن مخیمرہ کے واسطہ سے وہ وراد کے واسطہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

## باب ۵۴۷ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

## ۵۴۷۔ سلام پھیرنے کے بعد امام، مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو[1]

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

۸۰۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو رجاء نے سمرہ بن جندب کے

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر امام اپنے گھر جانا چاہتا ہے تو گھر چلا جائے لیکن اگر مسجد میں بیٹھنا چاہتا ہے تو سنت یہ ہے کہ دوسرے موجودہ لوگوں کی طرف رخ کرکے بیٹھے۔ عام طور سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دین کی باتیں صحابہ کو بتاتے تھے جیسا کہ اس باب کے تحت مذکورہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ آجکل دائیں یا بائیں طرف رخ کرکے بیٹھنے کا عام طور پر رواج ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ نہ یہ سنت ہے اور نہ مستحب۔ جائز ضرور ہے۔ اگر امام دائیں جانب جانا چاہتا ہے تو اسی طرف کو مڑ کر چلا جائے اور اگر بائیں طرف جانا چاہتا ہے تو بائیں طرف مڑ جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ؛

۸۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ؛

۸۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ ؛

## بَاب ۵۴۸ مُكْثِ الْإِمَامِ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

وَقَالَ لَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ

واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔

۸۰۳ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے صالح بن کیسان نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان سے زید بن خالد جہنی نے۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی۔ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمھیں معلوم ہے تمھارے رب عزوجل نے کیا فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (آپ نے فرمایا کہ) تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لانے والے ہوئے اور کچھ میرے منکر۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پہ ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے لیکن جس نے کہا کہ بارش فلاں اور فلاں نچھتر کی وجہ سے ہوئی ہے تو وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان لاتا ہے[1]

۸۰۴ - ہم سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے یزید بن ہارون سے سنا۔ انھیں حمید نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز میں تاخیر فرمائی تقریباً آدھی رات تک۔ پھر باہر تشریف لائے۔ نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے لیکن تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوا۔

## ۵۴۸ - سلام پھیرنے کے بعد امام کا مصلے پر ٹھہرنا۔

ہم سے آدم نے کہا کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے

[1] عرب ستاروں پر یقین رکھتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ بن گیا تھا کہ فلاں ستارہ بارش برساتا ہے اور فلاں قحط سالی لاتا ہے اسلام اس کا انکار کرتا ہے ستاروں کے طبعی آثار گرمی اور سردی ضرور ہیں لیکن سعادت اور نحوست میں اس کی کوئی تاثیر نہیں یہ بات عقل و تجربہ کے بھی خلاف ہے۔ البتہ جس طرح موسم برسات میں بارش ہوتی ہے اور عام طور سے لوگ بعض شواہد سے یہ سمجھ جاتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ اسی طرح بعض ستاروں کے طلوع سے بھی بارش کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے لیکن دوسرے موسمی آثار کی طرح یہ بھی کوئی قابل یقین چیز نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ

ایوب نے ان سے نافع نے ۔ فرمایا کہ ابن عمرؓ نفل اسی جگہ پڑھتے تھے جس جگہ فرض پڑھتے ۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر نے بھی اسی طرح کیا ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ امام اپنی (فرض پڑھنے کی) جگہ پر نفل نہ پڑھے لیکن یہ صحیح[۱] نہیں ،

٨٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ

۸۰۵ ۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے زہری نے ہند بنت حارث کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے ۔ ابن شہاب نے کہا واللہ اعلم ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ طرز عمل آپ اس لیے اختیار کرتے تھے تاکہ عورتیں پہلے چلی جائیں ۔ ابن مریم نے کہا کہ ہمیں نافع بن یزید نے خبر دی کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں لکھا کہ مجھ سے ہند بنت حارث فراسیہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہند ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تلمیذ تھیں ۔ انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو عورتیں جانے لگتیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھنے سے پہلے اپنے گھروں میں داخل ہو چکی ہوتیں ۔ اور ابن وہب نے یونس کے واسطہ سے حدیث بیان کی ۔ ان سے ابن شہاب نے اور انھیں ہند بنت حارث فراسیہ نے خبر دی ، اور عثمان بن عمر نے بیان کیا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھ سے ہند قرشیہ نے حدیث بیان کی ۔ زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے انھیں خبر دی ۔ آپ بنو زہرہ کے حلیف معبد بن مقداد کی بیوی تھیں ، اور

---

[۱] آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سلسلہ میں عام طریقہ یہ تھا کہ فرائض کے بعد جب نماز کے لیے آئی ہوئی عورتیں مسجد کے دروازے سے باہر جا چکی ہوتیں تو آپ مسجد میں ٹھہرے بغیر گھر تشریف لاتے اور سنتیں یہیں پڑھتے تھے ۔ اس باب میں مصنف علیہ الرحمہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں فرض پڑھی گئی وہیں پر نفل بھی پڑھی جا سکتی ہے ۔ حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ فرض پڑھنے کی جگہ سے ہٹ کر نفل پڑھی جائے حنفیہ کے مسلک کی تائید میں بکثرت احادیث موجود ہیں مثلاً مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ ایک نماز کے بعد فوراً دوسری نماز نہ شروع کریں ، یا بات چیت کر لیا کریں ورنہ وہاں سے ہٹ کر پڑھیں ۔ اس لیے سنت یہ ہے کہ دو نمازوں میں فصل ہو خواہ بات چیت کے ذریعہ یا جگہ تبدیل کر کے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں اور شعیب نے زہری کے واسطے سے کہا کہ مجھ سے ہند قرشیہ نے حدیث بیان کی اور ابن ابی عتیق نے زہری کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ہند فراسیہ نے بیان کیا۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے قریش کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا[1]

## بَابُ ۵۴۹ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

## ۵۴۹ ۔ جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر کوئی ضرورت یاد آئی تو صفوں کو چیرتا ہوا باہر آیا۔

۸۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ ؛

۸۰۶ ۔ ہم سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے عمر بن سعید کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے خبر دی۔ ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھی بسلام پھیرنے کے بعد آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آپ کسی زوجہ مطہرہ کے گھر کے حجرہ کی طرف گئے۔ لوگ آپ کی اس تیزی کی وجہ سے گھبرا گئے تھے چنانچہ آپ جب باہر تشریف لائے اور سرعت کی وجہ سے لوگوں کی حیرت کو محسوس کیا تو فرمایا کہ ہمارے پاس ایک سونے کا ڈلا (تقسیم کرنے سے) بچ گیا تھا اس لیے میں نے پسند نہیں کیا کہ اللہ کی طرف توجہ سے وہ مانع ہے چنانچہ میں نے اس کی تقسیم کا حکم دے دیا ہے۔

## بَابُ ۵۵۰ الْاِنْفِتَالِ وَالْاِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

## ۵۵۰ ۔ دائیں طرف اور بائیں طرف (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) جانا

وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ يَتَوَخَّى أَوْ مَنْ تَعَمَّدَ الْاِنْفِتَالَ عَنْ يَمِينِهِ ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں دونوں طرف مڑتے تھے۔ اگر کوئی دائیں طرف قصداً مڑتا تھا تو اسے پسند نہیں کرتے تھے[2]

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد سند کے ان مختلف طریقوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ ہند کا نسب بیان کرنے میں راویوں کا اختلاف ہے۔ بعض رواۃ قریش کی طرف نسبت کرکے قرشیہ کہتے ہیں اور بعض بنی فراس کی طرف منسوب کرکے فراسیہ کہتے ہیں۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں میں تطبیق دینے کے لیے ایک طویل محاکمہ کیا ہے۔ فتح الباری جلد ۲ ص ۲۲۸۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ممکن ہے نسباً وہ بنو فراس سے ہوں اور قریش سے بھی موالاۃ کا تعلق ہو یا اس کے برعکس ہو۔ [2] اس سے مراد یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۰۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ ؏

۸۰۷ ـ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سلیمان کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن عمیر نے ان سے اسود نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھی شیطان کو نہ دے اس طرح کہ داہنی طرف سے اپنے لیے لوٹنا ضروری سمجھ لے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بائیں طرف لوٹتے دیکھا۔

## بَابٌ ۵۵۱ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ الثُّومَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

## باب ۵۵۱ ـ لہسن، پیاز اور گندنے کے متعلق روایات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے لہسن یا پیاز بھوک یا اس کے علاوہ کسی وجہ سے کھائی ہو تو اسے مسجد میں نہ آنا چاہیئے۔

۸۰۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلَّا نِيئَهُ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَتْنَهُ ؏

۸۰۸ ـ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درخت کھائے (آپ کی مراد لہسن سے تھی) تو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہیئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کی مراد اس سے کیا تھی انھوں نے جواب دیا کہ آپ کی مراد صرف کچے لہسن سے تھی۔ مخلد بن یزید نے ابن جریج کے واسطہ سے (الا نیہ کے بجائے) الا نتنہ نقل کیا ہے (یعنی آپ کی مراد صرف لہسن کی بدبو سے تھی)[1]

---

(مسلسل گزشتہ صفحہ) گھر جانے کے لیے جدھر سے سہولت ہو جا سکتا ہے اس کے لیے داہنے اور بائیں کی کوئی قید نہیں۔ ازواج مطہرات کے حجرے چونکہ بائیں طرف تھے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بائیں طرف نماز سے فارغ ہونے کے بعد جاتے تھے۔ آپ کو اسی میں سہولت تھی اس لیے اس عمل سے استحباب یا سنیت ثابت نہیں ہو سکتی۔

(صفحہ ہذا) [1] کسی بھی بدبو دار چیز کو مسجد میں لے جانا یا اس کے استعمال کے بعد مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ لوگ اس کی بدبو سے تکلیف اور اذیت محسوس کریں گے اور پھر مسجد ایک پاک اور مقدس جگہ ہے جہاں خدا کا ذکر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے کسی بھی شخص سے اگر لوگ بدبو محسوس کرنے لگیں تو مسجد سے اسے باہر کر دینا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدبو دار چیز استعمال کر کے مسجد میں جانے کی کراہت بہت زیادہ ہے لہسن وغیرہ کا استعمال حلال ہے لیکن نماز اور ذکر کے اوقات میں مکروہ ہے اور اگر انھیں اس طرح استعمال کیا جائے کہ ان کی بدبو جاتی رہے تو ان کے استعمال کے بعد ذکر کرنا نماز پڑھنا یا مسجد میں جانا مکروہ نہیں ہے۔ کیونکہ کراہت کی جو اصل وجہ تھی وہ ختم ہو گئی۔ اسلام میں عبادت اور ذکر اللہ کے لیے بہت زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا خیال رکھا گیا ہے اور ان مواقع پر اس کا اہتمام زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیئے کہ آدمی ہر حیثیت سے ظاہر اور پاک ہو۔ حدیث میں ہے کہ صبح اٹھنے کے بعد منہ اچھی طرح صاف کر لیا کرو کیونکہ ذکر اللہ کے ایک ایک کلمہ کو ملائکہ اپنے پیٹ میں رکھ لیتے ہیں۔ اس سے ذکر اللہ کی عظمت اور اس کی تقدیس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

۸۰۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبیداللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر کہا تھا کہ جو شخص اس درخت یعنی لہسن کو کھائے ہوئے ہو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہیئے۔

۸۱۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَاِنِّي اُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَاَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا اَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ۔

۸۱۰ - ہم سے سعید ابن عفیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن وہب نے یونس کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ عطاء جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے ہوئے ہو تو اسے ہم سے دور رہنا چاہیئے یا (یہ کہا کہ) ہماری مسجد سے دور رہنا چاہیئے اور گھر ہی میں رہنا چاہیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں مختلف قسم کی ترکاریاں تھیں۔ آپؐ نے اس میں بو محسوس کی اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ اس سالن میں جتنی ترکاریاں ڈالی گئی تھیں وہ آپؐ کو بتا دی گئیں۔ بعض صحابہؓ موجود تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کی طرف یہ سالن بڑھا دو۔ آپؐ نے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ۔ میری جن سے سرگوشی رہتی ہے تمہاری نہیں رہتی۱ احمد بن صالح نے ابن وہب کے واسطہ سے نقل کیا ہے۔ کہ سینی آپؐ کی خدمت میں لائی گئی تھی۔ ابن وہب نے کہا کہ سینی جس میں ترکاریاں تھیں۔ لیث اور ابو صفوان نے یونس سے روایت میں ہانڈی کا قصہ نہیں بیان کیا ہے۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ ٹکڑا خود زہری کا قول ہے یا حدیث میں داخل ہے۔

۸۱۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّوْمِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا اَوْ لَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا۔

۸۱۱ - ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لہسن کے متعلق کیا سنا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس درخت کو کھانے کے بعد کوئی ہمارے قریب نہ آئے یا یہ فرمایا کہ ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

---

۱ مراد ملائکہ سے ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ کی خدمت میں اسی طرح کا ایک سالن پیش کیا گیا: جب آپ نے بدبو محسوس کی تو کھانے سے انکار کیا۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ نہ کھانے کی وجہ کیا ہے تو فرمایا کہ اللہ کے ملائکہ سے مجھے شرم آتی ہے اور یہ حرام نہیں ہے۔ ابن حزم نے بدبودار ترکاریوں کا کھانا بغیر بدبو کے ازالہ کے حرام لکھا ہے کیونکہ یہ جماعت سے مانع ہیں اور جماعت ان کے نزدیک فرض عین ہے لیکن ظاہر ہے کہ ان واضح احادیث کی موجودگی میں کہ آپؐ نے خود فرمایا کہ یہ حرام نہیں ہیں اور آپ کے دور میں عام طور سے یہ ترکاریاں کھائی جاتی رہیں ان کی حرمت کو کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۵۵۲ وُضُوْءِ الصِّبْيَانِ وَمَتٰى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُوْرُ وَحُضُوْرِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيْدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوْفِهِمْ

۵۵۲۔ بچوں کی وضوء۔ ان پر غسل اور وضوء کب ضروری ہوگی، جماعت، عیدین، جنازوں میں ان کی شرکت اور ان کی صف بندی سے متعلق احادیث[1]

۸۱۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفُّوْا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۸۱۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان شیبانی سے سنا انھوں نے شعبی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جو (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ٹوٹی ہوئی قبر سے گزر رہے تھے وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ لوگ آپؐ کی اقتدا میں صف بستہ تھے میں نے پوچھا کہ ابوعمرو آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے[2]

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

۸۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے صفوان بن سلیم نے عطاء کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل ضروری ہے[3]

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۸۱۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے کریب نے خبر دی ابن عباس کے واسطے سے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا

---

[1] بچے ان میں سے کسی بھی چیز کے مکلف نہیں۔ بالغ ہونے کے بعد جب تمام احکام ان پر نافذ ہوں گے جب ہی وہ ان چیزوں کے بھی مکلف ہوں گے۔ البتہ عادت ڈالنے کے لیے نابالغی کے زمانے سے ہی ان باتوں پر ان سے عمل کروانا شروع کر دینا چاہیے۔

[2] جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس وقت تک نابالغ تھے اور آپ نے بھی دوسرے صحابہؓ کے ساتھ نماز میں شرکت کی تھی۔ اس سے زمانۂ نابالغی میں نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

[3] امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جمعہ کا غسل واجب ہے حنفیہ کے نزدیک یہ سنت ہے لیکن بعض صورتوں میں ان کے نزدیک بھی واجب ہے یعنی جب کسی کے جسم میں پسینہ وغیرہ کی وجہ سے بدبو پیدا ہوگئی ہو اور عام لوگوں کو اس بدبو سے تکلیف پہنچے تو غسل واجب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ لوگوں کے پاس ابتدا اسلام میں کپڑے بہت کم تھے اس لیے کام کرنے میں پسینہ کی وجہ سے کپڑوں میں بدبو پیدا ہو جاتی تھی اور اسی بدبو کو دور کرنے کے لیے اس دور میں جمعہ کے دن غسل واجب تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وسعت دی تو یہ وجوب باقی نہیں رہا اس سے معلوم ہوا کہ اصل وجہ وجوب بدبو سے لوگوں کی اذیت تھی اس لیے اب بھی ایسے افراد پر غسل واجب ہوگا جن کے کپڑے یا پسینے کی بدبو سے لوگ اذیت محسوس کریں۔ غسل صرف بالغ پر واجب ہوتا ہے اسی کو بیان کرنے کے لیے یہ حدیث یہاں لاتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۞

کے یہاں سویا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سو گئے۔ پھر رات کے ایک حصہ میں آپ اٹھے اور ایک لٹکی ہوئی مشک سے ہلکی سی وضو کی عمرو (راوی حدیث) اس وضو کو بہت ہی خفیف اور معمولی بتاتے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اس کے بعد میں نے بھی اٹھ کر اسی طرح وضو کی، جیسے آپ نے کی تھی اور آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا لیکن آپ نے مجھے داہنی طرف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی دیر چاہا آپ نماز پڑھتے رہے پھر لیٹ کر سو گئے اور سانس لینے لگے۔ آخر مؤذن نے آ کر آپ کو نماز کی اطلاع دی اور آپ ان کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے (نئی) وضو کئے بغیر نماز پڑھائی ہم نے عمرو سے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ (سوتے وقت) آپ کی (صرف) آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل بیدار رہتا تھا۔ عمرو نے جواب دیا کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا ہے کہ انبیاء کے خواب بھی وحی ہیں پھر اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) "میں نے خواب دیکھا ہے کہ تمھیں ذبح کر رہا ہوں۔"

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيمُ مَعِي وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ۞

۸۱۵۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسحٰق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جسے انھوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے کھانا تناول فرمایا اور پھر فرمایا کہ چلو میں تمھیں نماز پڑھا دوں۔ ہمارے یہاں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھی میں نے اسے پانی سے صاف کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور (پیچھے) میرے ساتھ یتیم (ضمیرہ) اور بڑی بوڑھی (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۱۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان سے عبداللہ بن عباس نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک گدھی پر سوار آیا۔ ابھی میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو دیوار کے علاوہ کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے ایک حصے کے آگے

---

لہ یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے۔ یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یتیم کے لفظ سے بچپن سمجھ میں آتا ہے کیونکہ بالغ کو یتیم نہیں کہیں گے۔ گویا ایک بچہ جماعت میں شریک ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَّوْمَئِذٍ يُّصَلِّيْ غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَّ الْخُرُوْجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهِ إِلَى الْعَلَمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِيْ بِيَدِهَا إِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ أَتٰى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ۔

## بَابٌ ۵۵۳ خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ

سے گذر کر اترا۔ گدھی چرنے کے لیے چھوڑ دی خود صف میں شامل ہو گیا اور اس بات پر کسی نے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا (حالانکہ میں نابالغ تھا)

* * *

۸۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں تاخیر کی اور عیاش نے ہم سے عبدالاعلیٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معمر نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں ایک مرتبہ تاخیر کی۔ یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی کہ عورتیں اور بچے سو گئے[1]۔ انھوں نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ روئے زمین پر تمہارے سوا اور کوئی اس نماز کو نہیں پڑھتا اور اس زمانہ میں مدینہ والوں کے سوا اور کوئی نماز (جماعت کے ساتھ) نہیں پڑھتا تھا۔

۸۱۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے ایک شخص نے یہ پوچھا تھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ عیدگاہ گئے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں اور (حالانکہ) میں کم عمر تھا اگر آپ کے دل میں میری قدر نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ جا نہ سکتا تھا۔ کثیر بن صلت کے مکان کے پاس جو نشان ہے وہاں آپ تشریف لے گئے تھے۔ آپؐ نے خطبہ دیا۔ پھر آپؐ عورتوں کی طرف تشریف لائے اور انھیں بھی وعظ و تذکیر کی۔ آپؐ نے ان سے صدقہ کرنے کے لیے کہا چنانچہ عورتوں نے اپنے زیور اتار اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے شروع کر دیئے۔ آخر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر تشریف لائے

## باب ۵۵۳۔ رات کے وقت اور صبح اندھیرے میں عورتوں کا

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس وقت عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے بچے بھی آتے رہے ہوں گے۔ جبھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔



www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْغَلَسِ

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ وَكَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ۔

مسجد میں آنا۔

۸۱۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر کی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو کہنا پڑا کہ عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ روئے زمین پر اس نماز کا تمھارے سوا اور کوئی انتظار نہیں کرتا۔ اس وقت تک مدینہ کے سوا اور کہیں نماز (با جماعت) نہیں پڑھی جاتی تھی۔ اور یہاں عشاء کی نماز شفق ڈوبنے کے بعد سے رات کی پہلی تہائی تک پڑھی جاتی تھی۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۰۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حنظلہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ اگر تمھاری بیویاں تم سے رات میں مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو تم لوگ انھیں اس کی اجازت دے دیا کرو اس روایت کی متابعت شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے کی انھوں نے مجاہد سے انھوں نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔

۸۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے ہند بنت حارث نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عورتیں فرض نماز سے سلام پھیرنے کے فوراً بعد باہر آنے کے لیے اٹھ جاتی تھیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مرد نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔ جب تک اللہ چاہتا۔ پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھتے تو دوسرے مرد بھی اٹھتے تھے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ

۸۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی ح اور ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے یحییٰ بن سعید کے واسطہ سے خبر دی، انھیں عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صبح



www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ۞

کی نماز پڑھنے کے بعد عورتیں چادریں لپیٹ کر اپنے گھروں کو، واپس جاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انھیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

۸۲۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ۞

۸۲۳ ۔ ہم سے محمد بن مسکین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے بشر بن بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں۔ میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز طویل کروں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز اس خیال سے مختصر کر دیتا ہوں کہ ماں پر بچے کا رونا شاق گذر رہا ہوگا۔

۸۲۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَوَ مُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ ۞

۸۲۴ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے یحییٰ بن سعید کے واسطہ سے خبر دی ان سے عمرہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ انھوں نے فرمایا کہ آج عورتوں میں جو نئی باتیں پیدا ہو گئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دیکھ لیتے، تو انھیں مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا میں نے پوچھا، کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

## بَابُ ۵۵۴ صَلٰوةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

## ۵۵۴ - نماز میں عورتیں مردوں کے پیچھے

۸۲۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ نَرٰى وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذٰلِكَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ ۞

۸۲۵ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے ہند بنت حارث نے ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ جاتی تھیں اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر تک اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے تھے۔ زہری نے فرمایا کہ واللہ اعلم یہ اس لیے تھا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

۞ ۞ ۞ ۞

۸۲۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ۞

۸۲۶ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسحٰق نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے گھر نماز پڑھائی۔ میں اور یتیم آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور ام سلیم (دادی) رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۵۵۵ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ

۸۲۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ أَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا ؛

۵۵۵ ـ عورتیں صبح کی نماز میں جلدی واپس چلی جائیں اور مسجد میں کم ٹھہریں

۸۲۷ ـ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی. کہا کہ ہم سے سعید بن منصور نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فلیح نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے حدیث بیان کی. ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے. مسلمان عورتیں جب (نماز پڑھ کر) واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انھیں کوئی پہچان نہیں پاتا تھا. یا (یہ کہا کہ) بعض عورتیں بعض کو پہچان نہیں پاتی تھیں [1]

باب ۵۵۶ اِسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ

۸۲۸ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا ـ

۵۵۶ مسجد میں جانے کے لیے عورت اپنے شوہر سے اجازت لے گی۔

۸۲۸ ـ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی. کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبداللہ نے ان سے ان کے والد نے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ جب کسی سے اس کی بیوی (نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آنے کی) اجازت مانگے تو شوہر کو روکنا نہ چاہیے۔

# كِتَابُ الْجُمُعَةِ

# جمعہ [2] کے مسائل

باب ۵۵۷ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَاسْعَوْا فَامْضُوْا

۵۵۷ ـ جمعہ کی فرضیت

خداوند تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ "جمعہ کے دن جب نماز کے لیے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو' اور خرید و فروخت چھوڑ دو کہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے ہو" (آیت میں) فاسعوا فامضوا کے معنی میں ہے۔

---

[1] چونکہ نماز ختم ہوتے ہی عورتیں واپس ہو جاتی تھیں اور مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرتی نہیں تھیں اس لیے ان کی واپسی کے وقت بھی اتنا اندھیرا رہتا تھا کہ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتی تھیں لیکن مردوں کا حال اس سے مختلف تھا اور وہ فجر کے بعد عام طور پر نماز کے بعد مسجد میں کچھ دیر کے لیے ٹھہرتے تھے اس سے پہلے متعدد احادیث میں عورتوں کا نماز ختم ہوتے ہی مسجد سے چل پڑنے کا ذکر آچکا ہے۔

[2] "جمعہ" اس مجلس کی یاد ہے جو آخرت میں ہوا کرے گی اور جس میں مؤمنین، انبیاء اور صدیقین اپنی منزلوں میں جمع ہوا کریں گے اس دن خداوند قدوس کی رویت بھی انھیں حاصل ہوگی۔ شنبہ کا دن یہودیوں کا اور دوشنبہ نصاریٰ کا "جمعہ" ہے۔ دنوں کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے جمعہ جس دن پڑتا ہے. ایک ہفتہ میں یہی دن ان اہل کتاب کی تعظیم کا بھی دن تھا لیکن ان کی تحریف کے بعد یہ دن شنبہ اور دوشنبہ ہو گئے "سبت" جس کے معنی (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

۸۲۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربیعہ بن حارث کے مولیٰ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں تمام امتوں کے بعد ہونے کے باوجود قیامت میں سب سے مقدم رہیں گے فرق صرف یہ ہے کہ انھیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی تھی۔ یہی (جمعہ) ان کا بھی دن تھا جو تم پر فرض ہوا ہے؂ لیکن ان کا اس بارے میں اختلاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن بتا دیا اس لیے لوگ اس میں ہمارے تابع ہوں گے۔ یہود دوسرے دن ہوں گے اور نصاریٰ تیسرے دن؂۔

## باب ۵۵۸ فَضْلُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ۔

## ۵۵۸۔ جمعہ کے دن غسل کی فضیلت، کیا بچے اور عورتیں بھی جمعہ میں آئیں گی؟

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۸۳۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۸۳۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جویریہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے زہری

---

(بقیہ صفحہ گذشتہ) عربی میں شنبہ کے ہوتے ہیں۔ عبرانی زبان میں یہ لفظ تعطیل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ توراۃ کے مطالعہ کے بعد میں نے یہی فیصلہ کیا کہ سبت جمعہ ہی کو کہتے تھے۔ اس میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کو جمعہ کے دن نصیحت کرتے تھے اور انھیں "بنی سبتی" کی بشارت دیا کرتے تھے۔ انجیل میں ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک شخص کو جمعرات کے دن سولی پر چڑھایا اور انھیں جلدی مارنے کی اس وجہ سے کوشش کی کہ "سبت" کا دن نہ آجائے۔ ظاہر ہے کہ جمعرات کے بعد جمعہ ہی ہوتا ہے جس کی تقدیس کو توڑنے سے بنی اسرائیل ڈر رہے تھے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سبت ان کے یہاں موجودہ جمعہ کے لیے ہی استعمال ہوتا تھا۔

(متعلق صفحہ ہذا) اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ بعینہٖ یہی جمعہ ان پر فرض ہوا تھا اور پھر انھوں نے اپنی طبیعت کے مطابق تعظیم اور عبادت کا دن خداوند تعالیٰ کی مرضی کے خلاف اختیار کیا۔ لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس کی ہدایات دے کر تعیین خود ان کے اجتہاد پر چھوڑ دی گئی تھی۔ لیکن وہ صحیح تعیین نہیں کر سکے۔

؂ محشر میں دنوں اور سمتوں کا حساب دنیا کے حساب سے مختلف ہوگا دنیا میں پہلا دن شنبہ کا ہے اور آخری دن جمعہ ہے لیکن محشر میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوگا وہاں پہلا دن جمعہ کا ہوگا۔ اس لیے امت محمدیہ کے حساب سب سے پہلے ہوگا اور بقیہ امتوں سے اس کے بعد۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بینما ھو قائم فی الخطبۃ یوم الجمعۃ اذ جاء رجل من المھاجرین الاولین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فناداہ عمر ایۃ ساعۃ ھذہ قال انی شغلت فلم انقلب الی اھلی حتی سمعت التاذین فلم ازد ان توضات قال والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بالغسل ۔

نے ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اولین میں سے ایک بزرگ تشریف لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ جناب وقت بہت گذر چکا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں مشغول ہو گیا تھا اور گھر واپس آتے ہی اذان کی آواز سنی اس لیے میں وضو سے زیادہ اور کچھ (غسل) نہ کر سکا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اچھا وضو بھی۔ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے لیے فرماتے تھے[1]

۸۳۲ ۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ۔

۸۳۲ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے صفوان بن سلیم کے واسطہ سے خبر دی انھیں عطاء ابن یسار نے انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل ضروری ہے۔

## باب ۵۵۹ الطیب للجمعۃ

## ۵۵۹ ۔ جمعہ کے دن خوشبو کا استعمال

۸۳۳ ۔ حدثنا علی قال اخبرنا حرمی بن عمارۃ قال حدثنا شعبۃ عن ابی بکر بن المنکدر قال حدثنی عمرو بن سلیم الانصاری قال اشھد علی ابی سعید قال اشھد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد قال عمرو اما الغسل فاشھد انہ

۸۳۳ ۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں حرمی بن عمارہ نے خبر دی کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابوبکر منکدر کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن سلیم انصاری نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ میں شاہد ہوں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں شاہد ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا، اگر میسر آسکے ضروری ہے۔ عمرو بن سلیم نے کہا کہ غسل کے متعلق تو میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ

[1] یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں تاخیر میں آنے پر ٹوکا۔ آپ نے عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں غسل بھی نہ کر سکا بلکہ صرف وضو کر کے چلا آیا ہوں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ گویا آپ نے صرف دیر میں آنے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ایک دوسری فضیلت غسل کو بھی چھوڑ آئے ہیں۔ اس موقعہ پر قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے غسل کے لیے پھر نہیں کہا۔ ورنہ اگر جمعہ کے دن غسل فرض یا واجب ہوتا تو حضرت عمرؓ کو ضرور کہنا چاہیئے تھا اور یہی وجہ تھی کہ دوسرے بزرگ صحابی جن کا نام دوسری روایتوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آتا ہے نے بھی غسل کو ضروری نہ سمجھ کر صرف وضو پر اکتفا کیا تھا۔ ہم اس سے پہلے بھی جمعہ کے دن کے غسل پر ایک نوٹ لکھ آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرز عمل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کے دوران امام امر و نہی کر سکتا ہے لیکن عام لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ انھیں خاموشی اور اطمینان کے ساتھ خطبہ سننا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَاجِبٌ وَّ اَمَّا الْاِسْتِنَانُ وَالطِّيْبُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَوَاجِبٌ هُوَ اَمْ لَا وَلٰكِنْ هٰكَذَا فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ اَبُوْبَكْرٍ هٰذَا رَوٰى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنٰى بِاَبِيْ بَكْرٍ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ۔

واجب ہے۔ لیکن مسواک اور خوشبو کا علم اللہ تعالیٰ کو زیادہ ہے کہ وہ بھی واجب ہیں یا نہیں، لیکن حدیث میں اسی طرح ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ ابوبکر بن منکدر محمد بن منکدر کے بھائی ہیں۔ ان ابوبکر کا نام معلوم نہیں (ابوبکر ان کی کنیت تھی) بکیر بن اشج۔ سعید بن ابی ہلال اور متعدد دوسرے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوبکر بھی ہے اور ابوعبداللہ بھی۔

## بَاب ۵۶۰ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

## ۵۶۰۔ جمعہ کی فضیلت

۸۳۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ۔

۸۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا ہمیں مالک نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے مولیٰ سمی کے واسطہ سے خبر دی انھیں ابوصالح سمان نے انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کر کے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی (اگر اول وقت جامع مسجد میں پہنچا) اور اگر دوسرے وقت گیا تو ایک گائے کی قربانی دی اور جو تیسرے وقت گیا تو گویا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھے وقت گیا تو ایک مرغی کی قربانی دی اور اگر پانچویں وقت گیا تو ایک انڈے کی قربانی دی۔ لیکن جب امام خطبہ کے لیے باہر آجاتا ہے تو ملائکہ ذکر اللہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں [1]

## بَاب ۵۶۱

## ۵۶۱۔

۸۳۵ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ

۸۳۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک بزرگ داخل ہوئے۔ عمر بن خطاب نے فرمایا کہ

---

[1] اس حدیث میں ثواب کے پانچ درجے بیان کئے گئے ہیں۔ جمعہ میں حاضری کا وقت صبح ہی سے شروع ہوجاتا ہے اور سب سے پہلا ثواب اسی کو ملے گا جو صبح کے وقت جمعہ کے لیے مسجد میں آجائے۔ سلف کا اسی پر عمل تھا کہ وہ جمعہ کے دن صبح سویرے مسجد میں چلے جاتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر جاتے تو پھر کھانا کھاتے اور قیلولہ وغیرہ کرتے۔ دوسری احادیث میں ہے کہ جب امام خطبہ کے لیے ممبر پر آجاتا ہے تو ثواب لکھنے والے فرشتے اپنے رجسٹروں کو بند کر دیتے ہیں اور ذکر اللہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

آپ لوگ نماز کے لیے آنے میں کیوں دیر کرتے ہیں۔ آنے والے بزرگ نے فرمایا کہ دیر صرف اتنی ہوئی کہ اذان سنتے ہی میں نے وضو کیا اور پھر حاضر ہوا) آپ نے فرمایا کہ کیا آپ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہیں سنی ہے کہ جب کوئی جمعہ کے لیے جائے تو غسل کر لینا چاہیئے۔

## باب ۵۶۲ اَلدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

## ۵۶۲۔ جمعہ کے دن تیل کا استعمال

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

۸۳۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے ابن ابی ودیعہ کے واسطہ سے خبر دی ان سے سلمان فارسی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک شخص جمعہ کے دن غسل کرے، خوب مقدور بھر پاکی حاصل کرے، تیل استعمال کرے[1] یا گھر میں جو خوشبو ہو اسے استعمال کرے اور پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر جتنی ہو سکے نماز پڑھے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاؤُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَّاَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّيْبُ فَلَا اَدْرِيْ۔

۸۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہ طاؤس نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اگرچہ جنابت نہ ہو لیکن غسل کیا کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو اور خوشبو لگایا کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ غسل تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے علم نہیں۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ہشام نے خبر دی کہ انھیں ابن جریج نے خبر دی انھوں نے فرمایا کہ مجھے ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس کے واسطہ سے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے جمعہ کے دن غسل کے متعلق

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ بالوں کو سنوارے اور ان کی پراگندگی کو دور کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن زیادہ سے زیادہ صفائی اور پاکیزگی مطلوب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا ذکر کیا تو میں نے دریافت کیا کہ کیا تیل اور خوشبو کا استعمال بھی ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

## باب ۵۶۳ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

## ۵۶۳۔ استطاعت کے مطابق اچھا کپڑا پہننا چاہیئے۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِى الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِى حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّى لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

۸۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی۔ انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ریشم کا) دھاری دار حلہ مسجد نبوی کے دروازے پر فروخت ہوتے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور وفود جب آتے تو ان کی پذیرائی کے لیے آپ اسے پہنا کرتے[1] اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی طرح کے کچھ حلے آئے تو اس میں سے ایک حلہ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ حلہ پہنا رہے ہیں حالانکہ اس سے پہلے عطارد کے حلوں کے بارے میں آپ کو جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دے رہا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں رہتا تھا۔

## باب ۵۶۴ السِّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ۔

## ۵۶۴۔ جمعہ کے دن مسواک

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے کہ مسواک کرنی چاہیئے۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۸۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے ابو الزناد کے واسطہ سے خبر دی ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ گذرتا یا یہ فرمایا کہ اگر لوگوں پر شاق نہ گذرتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا انہیں حکم دے دیتا۔

[1] آپ کے پاس ایک عامہ تھا جب وفود آتے تو آپ اسے پہنا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ ۔

۸۴۱ - ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعیب بن حبحاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

۸۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

۸۴۲ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے منصور اور حصین کے واسطہ سے خبر دی انھیں ابو وائل نے انھیں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

## بَابٌ ۵۶۵ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

## ۵۶۵ - دوسرے کی مسواک کا استعمال

۸۴۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى صَدْرِي ۔

۸۴۳ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی کہ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی انھوں نے فرمایا کہ عبد الرحمٰن بن ابی بکر (ایک مرتبہ) آئے ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی جسے وہ استعمال کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر اٹھائی۔ میں نے ان سے کہا عبد الرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ انھوں نے دے دی۔ میں نے اس کے سرے کو پہلے توڑا۔ پھر اسے چبا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دانت صاف کیا اور آپ اس وقت میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے[1]۔

## بَابٌ ۵۶۶ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## ۵۶۶ - جمعہ کے دن نماز فجر میں کون سی سورہ پڑھی جائے؟

۸۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ ۔

۸۴۴ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمٰن بن ہرمز نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الٓمّٓ تنزیل۔ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے۔

---

[1] یہ آپ کے مرض الوفات کا واقعہ ہے اور آئندہ مرض الوفات کے ذکر میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۶۷ الجمعة في القرى والمدن

**۸۴۵** ۔ حدثني محمد بن المثنى قال حدثنا أبو عامر العقدي قال حدثنا إبراهيم بن طهمان عن أبي جمرة الضبعي عن ابن عباس قال إن أول جمعة جمعت بعد جمعة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجد عبد القيس بجواثى من البحرين ؛

**۸۴۶** ۔ حدثني بشر بن محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الزهري أخبرني سالم عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كلكم راع وزاد الليث قال يونس كتب رزيق بن حكيم إلى ابن شهاب وأنا معه يومئذ بوادي القرى هل ترى أن أجمع ورزيق عامل على أرض يعملها وفيها جماعة من السودان وغيرهم ورزيق يومئذ على أيلة فكتب ابن شهاب وأنا أسمع يأمره أن يجمع يخبره أن سالما حدثه أن عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

## ۵۶۷ ۔ دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ

**۸۴۵** ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابوعامر عقدی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابراہیم بن طہمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو جمرہ ضبعی نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد سب سے پہلا جمعہ جواثی کے بنو عبد القیس کی مسجد میں ہوا۔ جواثی بحرین میں ہے[1]

**۸۴۶** ۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھیں سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ تم میں کا ہر فرد نگران ہے اور لیث نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ یونس نے بیان کیا کہ رزیق بن حکیم نے ابن شہاب کو لکھا، ان دنوں میں بھی وادی القریٰ میں ان کے ساتھ تھا، کہ کیا میں جمعہ پڑھا سکتا ہوں؟ رزیق (ایلہ کے اطراف میں) ایک زمین کی کاشت کروا رہے تھے۔ وہاں حبشہ وغیرہ کے بہت سے لوگ رہتے تھے۔ اس زمانہ میں رزیق ایلہ میں (حضرت عمر بن عبد العزیز کی طرف سے) حاکم تھے۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں لکھوایا میں وہیں سن رہا تھا کہ رزیق جمعہ پڑھائیں[2]۔ ابن شہاب رزیق کو یہ خبر دے رہے تھے کہ سالم نے ان سے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے

---

[1] بعض روایتوں میں ہے کہ جواثی بحرین کا ایک قریہ ہے اور قریہ گاؤں کو کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ عربی میں قریہ شہر کو کہتے ہیں۔ خود قرآن مجید میں مکہ اور طائف جیسے بڑے شہروں کو قریہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عرب کے اشعار اور دوسرے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جواثی بحرین کا نہ صرف ایک بڑا شہر تھا بلکہ وہاں ایک قلعہ بھی تھا۔ امرؤ القیس کے ایک شعر میں اس بات کی طرف صاف اشارہ ہے کہ جواثی ایک تجارتی مرکز ہے۔ اس حدیث میں قابل غور یہ تصریح ہے کہ جواثی میں مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ قائم ہوا۔ بنو عبد القیس یہیں کے رہنے والے تھے۔ بنو عبد القیس کا وفد بارگاہِ نبوت میں دو مرتبہ حاضر ہوا تھا۔ پہلے ۵ھ ہجری میں اور دوبارہ ۸ھ میں۔ ظاہر ہے کہ وہاں جمعہ اس کے بعد ہی شروع ہوا ہوگا لیکن اسلام اس دوران میں مدینہ کے اطراف و جوانب میں پھیل چکا تھا اور کہیں بھی جمعہ نہیں ہوتا تھا بلکہ سب سے پہلا جمعہ مسجد نبوی کے بعد یہیں ہوا۔ صاف ظاہر ہے کہ جمعہ عہد نبوی میں دیہاتوں میں نہیں ہوتا تھا۔ اور جواثی جو ایک شہر تھا اس کے باشندے جب اسلام لائے تو وہاں سب سے پہلا جمعہ ہوا۔

[2] یعنی ایلہ تو ایک مرکزی جگہ تھی۔ وہاں جمعہ پڑھانے کے لیے پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہو سکتی تھی لیکن رزیق ایلہ کے عامل ان دنوں ایلہ کے اطراف میں تھے اور وہاں انھیں جمعہ پڑھانے کی اجازت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے دی۔ لیکن اس کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایلہ سے کہیں قریب ہی جگہ رزیق رہے ہوں۔ جو فناء مصر میں شامل رہی ہو۔ اور فناء مصر مصر کے حکم میں داخل ہے۔ لیکن یہاں اصل بات یہ ہے کہ رزیق نے شہر اور دیہات میں جمعہ قائم کرنے کے متعلق پوچھا

www.sirat-e-mustaqeem.com



فقال كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته الإمام راع ومسئول عن رعيته والرجل راع في أهله وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية في بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها والخادم راع في مال سيده ومسئول عن رعيته قال وحسبت أن قد قال والرجل راع في مال أبيه وهو مسئول عن رعيته وكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ تم میں کا ہر فرد نگران ہے اور اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا امام نگران ہے اور اس سے سوال اس کی رعیت کے بارے میں ہوگا انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ انسان اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا اور تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

### باب ۵۶۸ هل على من لا يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم

وقال ابن عمر إنما الغسل على من تجب عليه الجمعة

### ۵۶۸۔ عورتیں اور بچے وغیرہ جن کے لیے جمعہ کی شرکت ضروری نہیں کیا انہیں بھی غسل کرنا ہوگا؟

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل انہیں پر ہے جن کے لیے جمعہ میں شرکت ضروری ہے[1]

۸۴۷۔ حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني سالم بن عبد الله أنه سمع عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من جاء منكم الجمعة فليغتسل

۸۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص جمعہ پڑھنے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیئے۔

۸۴۸۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم

۸۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے صفوان بن سلیم نے ان سے عطاء بن یسار نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ کے لیے جمعہ کے دن غسل ضروری ہے۔

۸۴۹۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم قال

۸۴۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے

---

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ہی نہیں تھا بلکہ ان کے سوال کا منشاء یہ تھا کہ امیر المومنین نے مجھے ایلہ کا عامل بنایا ہے اور ان کی طرف سے جمعہ پڑھانے کی اجازت صرف اس کے لیے ہے تو کیا میں ان کی اجازت کے بغیر ایلہ کے اطراف میں بھی جمعہ پڑھا سکتا ہوں۔ اس کا جواب ابن شہاب نے یہ دیا کہ پڑھا سکتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں بھی جو ابن شہاب نے لکھی تھی شہر اور دیہات کی کوئی بحث نہیں بلکہ امیر کے فرائض کا ذکر ہے۔

(صفحہ ہذا) [1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اس طرف ہے کہ غسل جمعہ کے دن کے لیے مسنون ہے یا جمعہ کی نماز کے لیے۔ مشہور یہی ہے کہ نماز کے لیے مسنون ہے یعنی غسل ایسے وقت کیا جائے کہ اسی غسل کی وضوء سے جمعہ کی نماز پڑھی جا سکے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ لَهُ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ. رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا.

**۸۵۰** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ.

**۸۵۱** - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ

وہیب نے حدیث بیان کی. کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم (دنیا میں) آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے مقدم ہوں گے۔ فرق صرف یہ ہے کہ انھیں کتاب ہم سے پہلے عطا کی گئی تھی اور ہمیں بعد میں[1]۔ یہ دن (جمعہ) جس کے بارے میں اہل کتاب کا اختلاف ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی (اس کے) دوسرے دن (شنبہ) یہود کی تعظیم کا دن ہے اور تیسرے دن (یکشنبہ) نصاریٰ کی۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے (اللہ تعالیٰ کا) ہر سات دن میں ایک دن (جمعہ) غسل کرے جس میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے۔ اس حدیث کی روایت ابان بن صالح نے مجاہد کے واسطے سے کی ان سے طاؤس نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر سات دن میں ایک دن (جمعہ) غسل کر لے۔

**۸۵۰** - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ورقاء نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو بن دینار نے ان سے مجاہد نے ان سے ابن عمر نے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں آنے کی اجازت دے دیا کرو۔

**۸۵۱** - ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انھوں نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لیے مسجد میں آیا کرتی تھیں۔ ان سے کہا گیا کہ باوجود اس علم کے کہ حضرت عمرؓ اس بات کو پسند نہیں کرتے اور وہ غیرت محسوس کرتے ہیں آپ مسجد میں کیوں جاتی ہیں۔ اس پر انھوں نے جواب دیا۔

[1] نحن الآخرون الخ حدیث کا ٹکڑا مصنف اپنی کتاب میں بار بار لائے ہیں اور کہیں جب بات بے جوڑ ہو گئی تو شارحین نے عنوان سے اس کی مطابقت میں بڑی موشگافیاں کی ہیں۔ اس ٹکڑے کو بار بار ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مصنف کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں تقریباً سو احادیث لکھی ہوئی تھیں۔ اس صحیفہ کی سب سے پہلی حدیث یہی تھی جب مصنف رح کبھی اس صحیفہ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو علامت کے طور پر اس کی یہ پہلی حدیث بھی ضرور لکھ دیتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ۔

## بَابُ ۵۶۹ الرُّخْصَةِ إِنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

۸۵۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيْرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوْا فِي بُيُوْتِكُمْ فَكَانَ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا فَقَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالدَّحْضِ ۔

## بَابُ ۵۷۰ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلٰى مَنْ تَجِبُ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ ۔

کر پھر مجھے منع کر دیتے ہیں ان کے لیے کیا مانع ہے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ کی بندیوں کو اس کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔

## ۵۶۹ ۔ بارش میں جمعہ پڑھنے کے لیے نہ آنے کی اجازت ۔

۸۵۲ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں صاحب زیادی عبدالحمید نے خبر دی کہا کہ ہم سے محمد بن سیرین کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن حارث نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن سے بارش کے دن کہا کہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے بعد حی علی الصلوٰۃ (نماز کی طرف آؤ) نہ کہنا بلکہ یہ کہنا کہ صلوا فی بیوتکم (اپنی قیام گاہوں پر نماز پڑھ لو) لوگوں نے اس بات میں اجنبیت محسوس کی تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے بہتر انسان (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نے کیا تھا اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تمہیں باہر نکال کر مٹی اور کیچڑ میں چلاؤں ۔

## ۵۷۰ ۔ جمعہ کے لیے کتنی دور سے آنا چاہیے اور کن لوگوں پر جمعہ واجب ہے[۵۱]؟

کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے "جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جاتے (تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے بڑھ چلو)" عطاء نے فرمایا کہ جب تم اس شہر میں موجود ہو جہاں جمعہ ہو رہا ہے اور جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو تمہارے لیے جمعہ کی نماز پڑھنے آنا ضروری ہے اذان سنی ہو یا نہ سنی ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ (بصرہ سے دو فرسخ (تقریباً سولہ کلومیٹر) دور مقام زاویہ میں رہتے تھے آپ یہاں کبھی اپنے قصر میں جمعہ پڑھتے تھے اور کبھی یہاں جمعہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ بصرہ میں جمعہ کیلئے تشریف لاتے تھے)

---

۵۱ اس عنوان سے یہ مسئلہ بتایا گیا ہے کہ جب کسی جگہ جمعہ کی شرائط پائی گئیں اور وہاں جمعہ شروع ہو گیا تو لوگوں کے لیے جمعہ کی نماز ضروری ہو گی اور کتنی دور سے جمعہ کے لیے آنا چاہیئے۔ حنفیہ کا ایک قول اس سلسلے میں یہ ہے کہ صرف اسی شہر کے لوگوں پر جمعہ واجب ہوگا اس کے آس پاس جو دیہات ہیں خواہ وہ قریب ہوں یا دور ان پر جمعہ واجب نہیں لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ شہر کے تمام لوگوں پر جمعہ واجب ہو اور آس پاس کے دیہاتوں میں جہاں سے اذان کی آواز پہنچ سکے ان پر بھی واجب ہو (فیض الباری جلد ۲)۔ غالباً مصنف نے جو آیت پیش کی ہے اس کا منشا بھی یہی ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا۔

۸۵۳۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہ محمد بن جعفر بن زبیر نے ان سے بیان کیا۔ ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور عوالی مدینہ (تقریباً مدینہ سے چار میل دور) سے (مسجد نبوی میں) آیا کرتے تھے۔ لوگ گرد و غبار میں چلے آتے تھے۔ گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور۔ پسینہ ہے کہ تھمتا نہیں جاتا۔ اسی حالت میں ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ میرے ہی یہاں تھے۔ آپ نے اس کی حالت کو دیکھ کر فرمایا کہ کاش تم لوگ اس دن (جمعہ) غسل کر لیا کرتے۔

## بَابٌ ۵۷۱ وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

## ۵۷۱۔ جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد[1]

حضرت عمر، علی، نعمان بن بشیر اور عمرو بن حریث رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اسی طرح منقول ہے۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

۸۵۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں یحیٰی بن سعید نے خبر دی کہ انھوں نے عمرہ سے جمعہ کے دن غسل کے متعلق دریافت کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول رہتے تھے اور جمعہ کے لیے اسی حالت میں چلے آتے تھے اس لیے ان سے کہا گیا کہ کاش تم لوگ غسل کر لیا کرتے۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ۔

۸۵۵۔ ہم سے سریج بن نعمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عبدالرحمن بن عثمان تیمی نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی جمعہ کی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

[1] عام علمائے امت کے نزدیک جمعہ اور ظہر کا وقت ایک ہی ہے۔ البتہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ عید کے وقت بھی پڑھا جا سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ جمعہ بھی ایک عید ہے اس لیے چاشت کے وقت پڑھنے میں کوئی حرج نہ ہونا چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۵۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَ نَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؏

۸۵۶ ـ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں حمید نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم جمعہ پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور قیلولہ جمعہ کے بعد کرتے تھے۔

## بَابٌ ۵۷۲ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## ۵۷۲ ـ جمعہ کے دن اگر گرمی زیادہ ہو جاتے ؟[1]

۸۵۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَلْدَةَ صَلّٰى بِنَا اَمِيْرُ الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ ؏

۸۵۷ ـ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو خلدہ جن کا نام خالد بن دینار ہے، نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اگر سردی زیادہ پڑتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہلے پڑھ لیتے تھے لیکن جب گرمی زیادہ ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے۔ آپ کی مراد جمعہ کی نماز سے تھی۔ یونس بن بکیر نے کہا کہ ہمیں ابو خلدہ نے خبر دی انھوں نے صرف نماز کہا۔ جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور بشر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابو خلدہ نے حدیث بیان کی کہ امیر نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پھر انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کس وقت پڑھتے تھے ؟

## بَابٌ ۵۷۳ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ

## ۵۷۳ ـ جمعہ کے لیے چلنا

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِيْنَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ اَنْ يَشْهَدَ ـ

اور خدا وند تعالیٰ کا ارشاد کہ "اللہ کے ذکر کی طرف تیزی کے ساتھ چلو" اور جس نے یہ کہا ہے کہ "سعی" عمل اور (جمعہ کے لئے) جانے کے معنی میں ہے۔ خدا وند تعالیٰ کے قول "سعی لہا سعیہا" میں سعی کے یہی معنی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خرید و فروخت اس وقت (اذان کے بعد) حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمام کاروبار اس وقت حرام ہو جاتے ہیں[2]۔ ابراہیم ابن سعد نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن جب موذن اذان دے تو مسافر کو بھی شرکت کرنی چاہیئے۔

---

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ غالباً اس طرف میلان رکھتے ہیں کہ گرمیوں میں جمعہ بھی ظہر کی طرح ٹھنڈے وقت پڑھنا چاہیئے لیکن یقین کے ساتھ کوئی فیصلہ وہ بھی نہ کر سکے کیونکہ حدیث میں یعنی الجمعۃ کے متعلق پتہ نہیں چلتا کہ یہ کس کا قول ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ راوی کا الحاق ہے ورنہ حدیث ظہر کے متعلق تھی۔

[2] ہدایہ میں بھی ہے کہ اس وقت تمام کاروبار حرام ہو جاتے ہیں۔ اذان سنتے ہی جمعہ کے لیے چل پڑنا چاہیئے لیکن مسافر پر جمعہ واجب نہیں۔ مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ "سعی" سے مراد دوڑنا نہیں ہے بلکہ خدا کے حکم کی اطاعت میں جمعہ کے لیے بلا تاخیر چل پڑنا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ ۔

۸۵۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یزید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبایہ بن رفاعہ نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ میں جمعہ کے لیے جا رہا تھا کہ ابوعبس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کے قدم خدا کی راہ میں گرد آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دیتا ہے[١]۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔

۸۵۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زہری نے سعید اور ابوسلمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ح اور ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہ ہمیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ (اپنی رفتار سے) چلتے ہوئے آؤ۔ پورے وقار کے ساتھ۔ پھر نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ) پا لو اسے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے (بعد میں) پورا کرو۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ ۔

۸۶۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوقتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے.... (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) مجھے یقین ہے کہ عبداللہ نے اپنے والد ابوقتادہ سے روایت کی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تک مجھے دیکھ نہ لو (صف بندی کے لیے) کھڑے نہ ہوا کرو اور وقار کو بہرحال ملحوظ رکھو۔

## بَابٌ ۵۷۴ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## ۵۷۴۔ جمعہ میں دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرنی چاہیے[٢]

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

۸۶۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی۔

[١] ”سبیل اللہ“ کا لفظ جب حدیث میں آتا ہے تو اکثر حدیث اس سے جہاد مراد لیتے ہیں چنانچہ عام محدثین حدیث کے اس حصے کو جہاد ہی سے متعلق سمجھتے ہیں۔ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں تعمیم ہے اسی لیے انھوں نے جمعہ کے باب میں اس کا ذکر کیا۔ [٢] (اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى

کہا کہ ہمیں ابن ابی ذئب نے خبر دی انھیں سعید مقبری نے انھیں ان کے والد نے انھیں ابن ودیعہ نے انھیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا۔ خوب پاکی حاصل کی اور تیل اور خوشبو استعمال کی پھر جمعہ کے لیے چلا اور دو آدمیوں میں تفریق نہ کی اور جہاں تک ہو سکا نماز پڑھی پھر جب امام باہر آیا تو خاموش ہو گیا اس کے آج سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

٭ ٭ ٭ ٭

## باب ۵۷۵ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ۔

۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ اَلْجُمُعَةَ قَالَ اَلْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا۔

## ۵۷۵ - کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے

۸۶۲ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مخلد بن یزید نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے نافع سے سنا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ کیا یہ جمعہ کے لیے ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ تمام دنوں کے لیے یہ حکم ہے۔

## باب ۵۷۶ الْاَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۶۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوقِ بِالْمَدِينَةِ۔

## ۵۷۶ - جمعہ کے دن اذان

۸۶۳ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے سائب بن یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر فروکش ہوتے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب مسلمانوں کی کثرت ہو گئی تو وہ مقام زوراء سے ایک اور اذان دلوانے لگے ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ ہے[1]

(صفحہ گذشتہ ۲) یعنی دو شخص بیٹھے ہیں۔ بیچ میں کسی تیسرے کے لیے کوئی جگہ نہیں لیکن کوئی صاحب درمیان میں اپنے لیے جگہ بنانے کی کوشش کرنے لگیں تو یہ بہت بڑی بد تہذیبی ہے۔ اسلام میں یہ بات قطعاً پسند نہیں کیونکہ اس سے دو آدمیوں کو تکلیف پہنچتی ہے عبادت اس طرح کرنی چاہیے کہ کسی کو تکلیف اور اذیت نہ پہنچنے پائے۔ (صفحہ ہذا ۱) جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۷۷ المُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ۔

## باب ۵۷۸ يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

۸۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

## ۵۷۷ - جمعہ کے لیے ایک مؤذن

۸۶۴ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابو سلمہ ماجشون نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے ان سے سائب بن یزید نے کہ جمعہ میں تیسری اذان کی زیادتی کرنے والے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں جب کہ مدینہ میں لوگ بہت زیادہ ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صرف ایک مؤذن تھے اور جمعہ کی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پہ فروکش ہوتے۔

## ۵۷۸ - امام منبر پہ اذان کا جواب دے۔

۸۶۵ - ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبر دی۔ انھیں ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے۔ کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ مؤذن نے اذان شروع کی "اللہ اکبر اللہ اکبر" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ "اللہ اکبر اللہ اکبر" مؤذن نے کہا "اشھد ان لا الہ الا اللہ" معاویہ نے جواب دیا "وانا" اور میں بھی خدا کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہوں۔ مؤذن نے کہا "اشھد ان محمدا رسول اللہ" معاویہ نے فرمایا "وانا" اور میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتا ہوں۔ جب مؤذن نے اذان پوری کر لی تو آپ نے فرمایا۔ حاضرین! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی مجلس میں مؤذن

---

(متعلقہ گزشتہ صفحہ) اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے عہد میں اذان جمعہ کے لیے بھی ایک ہی تھی۔ یہ اذان مسجد سے باہر دی جاتی تھی۔ ابو داؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو زوراء سے ایک اور اذان دی جانے لگی اور مقصد اس سے یہ تھا کہ لوگ خرید و فروخت بند کر دیں۔ بظاہر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسری اذان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عہد میں پہلی تھی بجائے مسجد سے باہر کے اب مسجد ہی میں امام کے سامنے دی جانے لگی اور حضرت عثمان رض کی اذان اس کے بجائے باہر دی جانے لگی تھی۔ اس کے بعد امت کا برابر اس پر عمل رہا اور حالات کے پیش نظر مناسب بھی تھا۔ اس لیے بعد میں ائمہ نے بھی اسی کے مطابق عمل کیا۔ اس حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کی زیادتی کی تھی۔ راوی نے اس میں اقامت کو بھی اذان میں شمار کیا ہے ورنہ جمعہ میں واقعی اذان دو ہیں۔ اور تیسری اقامت۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



هٰذَا الْمَجْلِسِ حِيْنَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّيْ مِنْ مَقَالَتِيْ ؕ

کے اذان دیتے وقت اسی طرح اذان کا جواب دیتے سنا جیسے تم نے مجھ سے سنا۔

## بَابُ ۵۷۹ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِيْنِ

## ۵۷۹۔ اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّأْذِيْنَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّأْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ ؕ

۸۶۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ سائب بن یزید نے انھیں خبر دی کہ جمعہ کی دوسری اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس وقت دیا تھا جب نمازی بہت زیادہ ہو گئے تھے ورنہ پہلے اذان (صرف اسی وقت) ہوتی تھی جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتے تھے[1]

## بَابُ ۵۸۰ التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

## ۵۸۰۔ خطبہ کے وقت اذان

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوْا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ؕ

۸۶۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں یونس نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ کہا کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے یہ سنا تھا کہ جمعہ کی اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں پہلی اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر تشریف رکھتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا جب دور آیا اور نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ نے جمعہ کے دن ایک تیسری اذان کا حکم دیا (اقامت کے ساتھ تین اذانیں) یہ اذان زوراء سے دی جاتی تھی اور بعد میں امت کا برابر اسی پر عمل رہا۔

## بَابُ ۵۸۱ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

## ۵۸۱۔ منبر پر خطبہ

وَقَالَ أَنَسٌ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر خطبہ دیا۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ

۸۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبد القاری قرشی اسکندرانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوحازم بن دینار

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کا طریقہ پنجوقتہ اذان سے مختلف تھا اور دونوں میں اذان نماز سے کچھ پہلے دی جاتی تھی لیکن جمعہ کی اذان کے ساتھ ہی خطبہ شروع ہو جاتا تھا اور اس کے بعد فوراً نماز شروع کر دی جاتی۔ یہ یاد رہے کہ جمعہ کی یہ اذان مسجد سے باہر دی جاتی تھی، ایک انصاری کے گھر کی چھت پر۔ یہ اذان نماز کے لیے تھی۔ خطبہ کے لیے کوئی اذان نہیں دی جاتی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي۔

٭ ٭ ٭

٨٦٩۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا۔

٭ ٭ ٭

نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان لوگوں کا آپس میں اس بات پر اختلاف رائے تھا کہ منبر نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی لکڑی کس چیز کی ہے اس لیے سعد رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ خدا گواہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ممبر کس لکڑی کا ہے۔ پہلے دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے تو میں وہاں موجود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت کے پاس جن کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتایا تھا۔ آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے میرے لیے لکڑیاں جوڑ دینے کے لیے کہیں۔ تاکہ جب مجھے لوگوں سے کہنا ہوا کرے تو اس پر بیٹھا کروں چنانچہ انھوں نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غابہ کے جھاؤ سے اسے بنا کر لائے۔ انصاری خاتون نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آں حضور نے اسے یہاں رکھوایا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ اسی پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی۔ اسی پر رکوع کیا پھر الٹے پاؤں لوٹے اور ممبر سے بالکل متصل سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کو خطاب فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کا طریقہ سیکھ لو (یعنی پچھلی صف والے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیں۔

۸۶۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے ابن انس نے خبر دی۔ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک تنا تھا جس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بن گیا (اور آپ نے تنے پر ٹیک نہیں لگایا) تو ہم نے اس سے قریب الولادت اونٹنی کی طرح رونے کی آواز سنی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر دستِ مبارک اس پر رکھا' اور سلیمان نے یحییٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ انھیں حفص بن عبیداللہ بن انس نے خبر دی اور انھوں نے جابر سے حدیث سنی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٨٧٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

۸۷۰ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ان کے والد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے لیے آنے سے پہلے غسل کر لیا کرو۔

## بَاب ۵۸۲ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

وَقَالَ أَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

## ۵۸۲ - کھڑے ہو کر خطبہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔

٨٧١ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ

۸۷۱ - ہم سے عبید اللہ بن عمر قواریری نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن عمر نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے اور پھر کھڑے ہوتے تھے جیسے تم لوگ بھی آجکل کرتے ہو۔

## بَاب ۵۸۳ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ

وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الْإِمَامَ

## ۵۸۳ - امام جب خطبہ دے تو سامعین رخ امام کی طرف کر لیں۔

ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم امام کی طرف (خطبہ کے وقت) رخ کرتے تھے۔

٨٧٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ

۸۷۲ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے یحیٰی کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن ابی میمونہ نے۔ کہا کہ ہم سے عطاء بن یسار نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم صحابہ آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے[1]

## بَاب ۵۸۴ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ۵۸۴ - جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا۔

اس کی روایت عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی اور آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] سلف کے دور میں بھی خطبہ سننے کا یہ طریقہ تھا کہ وہ خطبہ سننے کے لیے اس طرح بیٹھ جایا کرتے تھے جیسے آجکل تقریر اور وعظ وغیرہ سنے جاتے ہیں یعنی صف بندی کے بغیر بیٹھتے تھے۔ راوی کی مراد بھی اسی طریقہ کو بیان کرنا ہے لیکن بعد میں صف بندی کا رواج ہو گیا یہ بدعت نہیں ہے نہ اس میں کوئی برائی ہے بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ خطبہ سنتے وقت رخ امام کی طرف ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۷۳ - وَقَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ شَكَّ هِشَامٌ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ غَيْرَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ ؛

۸۷۳ - ہم سے اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے فاطمہ بنت منذر نے خبر دی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے (اس بے وقت نماز پر حیرت سے) پوچھا کہ کیا بات ہے؟ حضرت عائشہ رض نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا۔ کیا کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا (کیونکہ سورج گہن ہو گیا تھا) اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک نماز پڑھتے رہے اسی دوران میں مجھ پر غشی طاری ہو گئی۔ قریب ہی ایک مشک میں پانی رکھا ہوا تھا۔ میں اسے کھول کر اپنے سر پر ڈالنے لگی پھر جب سورج صاف ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر دی اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مناسب حمد بیان کی اس کے بعد فرمایا۔ اما بعد۔ اسماء رض نے فرمایا کہ کچھ انصاری خواتین شور کرنے لگیں اس لیے میں ان کی طرف بڑھی کہ انھیں چپ کر دوں (تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اچھی طرح سن سکوں) میں نے عائشہ رض سے پوچھا کہ (جب میں انصاری خواتین کو چپ کرا رہی تھی تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انھوں نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ بہت سی چیزیں جو میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں آج اپنی اس جگہ سے میں نے انھیں دیکھ لیا۔ جنت اور دوزخ تک میں نے دیکھی۔ مجھے وحی کے ذریعہ بھی بتایا گیا ہے کہ قبر کا امتحان دجال کے ذریعہ تمھارے امتحان کی طرح ہو گا۔ تمھارے پاس ایک شخص کو لایا جائیگا (یعنی خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور پوچھا جائیگا کہ اس شخص کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ مومن یا یہ کہا کہ یقین کرنے والا (راوی ہشام کو شک تھا۔ کہے گا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہمارے پاس ہدایت اور واضح دلائل لے کر آئے اس لیے ہم ان پر ایمان لائے ان کی دعوت قبول کی ان کی اتباع کی اور ان کی تصدیق کی۔ اب اس سے کہا جائیگا کہ صالح ہو، سو جاؤ۔ ہم پہلے سے جانتے تھے کہ تمھارا ان پر ایمان ہے۔ ہشام نے شک کے اظہار کے ساتھ کہا کہ رہا منافق یا مرتاب۔ تو اس سے جب کہا جائیگا کہ اس شخص کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے تو وہ جواب دیگا کہ مجھے معلوم نہیں میں نے لوگوں کو ایک کہتے سنا اسی کے مطابق میں نے بھی کہا۔ ہشام نے بیان کیا کہ فاطمہ نے جو کچھ کہا تھا اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com



میں نے یاد رکھا۔ البتہ انھوں نے قبر میں منافقوں پر سخت عذاب کی بھی تفصیل بیان کی تھی (اور وہ مجھے یاد نہیں)

* بٹ * بٹ * بٹ *

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطٰى رِجَالًا وَّتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ أَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ أُعْطِيْ وَلٰكِنْ أُعْطِيْ أَقْوَامًا لِمَا أَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ ؕ

۸۷۴۔ ہم سے محمد بن معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعاصم نے جریر بن حازم کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حسن سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال یا قیدی لائے گئے۔ آپؐ نے بعض صحابہ کو اس میں سے عطا کیا اور بعض کو کچھ نہیں دیا۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو آپؐ نے نہیں دیا تھا انھیں اس کا رنج ہوا اس لیے آپؐ نے اللہ کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا۔ اما بعد۔ بخدا میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا لیکن میں جس کو نہیں دیتا وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جسے میں دیتا ہوں میں تو ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے صبری اور لالچ محسوس کرتا ہوں لیکن جن کے دل اللہ تعالیٰ نے خیر اور بے نیاز بنائے ہیں میں ان پر اعتماد کرتا ہوں۔ عمرو بن تغلب بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ہے بخدا میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے[۱]۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ

۸۷۵۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے۔ کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت اٹھ کر مسجد میں نماز پڑھی اور چند صحابہ بھی آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ صبح کو ان صحابہ رضوان اللہ علیہم نے دوسرے لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا چنانچہ دوسرے دن اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور آپؐ کی

(متعلقہ صفحہ گذشتہ [۱]) یہ طویل حدیث اس عنوان کے تحت اس لیے لائی گئی ہے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں اما بعد فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ اما بعد کہنا سنت کے مطابق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ کہا تھا۔ آپؑ کا "فصل خطاب" بھی یہی ہے۔ پہلے خداوند قدوس کی حمد و تعریف پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجا گیا اور "اما بعد" نے اس تمہید کو اصل خطاب سے جدا کر دیا۔ اما بعد کا مطلب یہ ہے کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد اب اصل خطاب شروع ہوگا۔ اس حدیث میں بعض اہم مباحث ہیں جن کا ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا۔ حدیث پھر دوبارہ بھی آئے گی۔ ؎۔ (متعلقہ صفحہ ہذا) [۱] سرخ اونٹ عرب میں نہایت قیمتی ہوتے تھے اور وہ لوگ عموماً کسی چیز کی عظمت اور اس کے عزیز ہونے کو تمثیلاً اس کے ذریعہ واضح کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا تَابَعَهُ يُونُسُ ؎

اقتداء میں نماز پڑھی۔ دوسری صبح کو اس کا اور زیادہ چرچا ہوا۔ پھر کیا تھا تیسری رات بڑی تعداد میں نمازی جمع ہو گئے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو ان صحابہؓ نے بھی آپؐ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ چوتھی رات جو آئی تو مسجد میں نمازیوں کی کثرت سے تل رکھنے کی بھی جگہ نہیں تھی لیکن آج رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی اور فجر کے بعد لوگوں سے خطاب فرمایا پہلے آپؐ نے کلمۂ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا۔ اما بعد مجھے تمہاری اس حاضری سے کوئی اندیشہ نہیں لیکن میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں تمہارے اس شدتِ اشتیاق کو دیکھ کر یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔ اس روایت کی متابعت یونس نے کی ہے۔

۸۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَتَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا بَعْدُ ؎

۸۷۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھے عروہ نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں کھڑے ہوئے۔ پہلے آپؐ نے کلمۂ شہادت پڑھا، پھر اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب اس کی تعریف کی اور پھر فرمایا۔ اما بعد۔ اس روایت کی متابعت ابومعاویہ اور ابواسامہ نے ہشام کے واسطہ سے کی انھوں نے اپنے والد سے اس کی روایت کی انھوں نے ابوحمید سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اما بعد۔ اور اس کی متابعت عدنی نے سفیان کے واسطہ سے اما بعد کے ذکر میں کی۔

۸۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؎

۸۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے علی بن حسین نے مسور بن مخرمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میں نے سنا کہ کلمۂ شہادت کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ اما بعد۔ اس روایت کی متابعت زبیدی نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

۸۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ

۸۷۸۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن غسیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر

؎ جماعت کی خصوصیات میں ایک وجہ یہ بھی ہے۔ اسی وجہ سے رات کی اس نماز کو آپ نے گھروں میں تنہا پڑھنے کا حکم دیا اور اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے تنہا پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔ یہ تو آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ یہ تہجد کی نماز کا ذکر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَكَانَ اٰخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَيَّ فَثَابُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

پر تشریف لائے۔ منبر پر یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ دونوں شانوں سے چادر لپیٹے ہوئے آپ بیٹھے تھے اور سر مبارک پر ایک پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو! میری بات سنو۔ چنانچہ لوگ آپ کی طرف کلام مبارک سننے کے لیے متوجہ ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اما بعد۔ یہ قبیلہ انصار کے لوگ (آنے والے دور میں) تعداد میں بہت کم ہو جائیں گے اور دوسرے لوگ بہت زیادہ ہو جائیں گے پس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کا جو شخص بھی حاکم ہو اور اسے نفع اور نقصان پہنچانے کی طاقت ہو تو انصار کے صالح لوگوں کی پذیرائی کرے اور بُرے ول سے درگذر کرے۔[1]

باب ۵۸۵ الْقَعْدَةُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۸۵۔ جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا۔

۸۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ میں) دو خطبے دیتے تھے۔ اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔

باب ۵۸۶ الْاِسْتِمَاعُ اِلَى الْخُطْبَةِ

۵۸۶۔ خطبہ پوری توجہ سے سنا جائے۔[2]

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى

۸۸۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے۔ ان سے ابو عبد اللہ اغر نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے آنے والوں کے نام لکھتے جاتے ہیں۔ ترتیب وار سب

---

[1] یہ آپ کا مسجد نبوی میں سب سے آخری خطبہ تھا آپ کی یہ پیشین گوئی واقعات کی روشنی میں کس قدر صحیح ہے۔ انصار اب دنیا میں کہیں خال خال ہی ملتے ہیں اور مہاجرین اور دوسرے شیوخ عرب کی نسلیں تمام عالم اسلامی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس شان کریمی پر قربان جائیے اس احسان کے بدلہ میں کہ انصار نے آپ کی اور اسلام کی کس مپرسی اور مصیبت کے وقت مدد کی تھی آپ اپنی تمام امت کو اس کی تلقین فرما رہے ہیں کہ انصار کو اپنا محسن سمجھیں۔ ان میں جو اچھے ہوں ان کے ساتھ حسن معاملت بڑھ چڑھ کر کریں اور بروں سے درگذر کریں کہ ان کے آباء نے اسلام کی بڑی کس مپرسی کے عالم میں مدد کی تھی۔

اس باب میں جتنی حدیثیں آئی ہیں وہ مختلف موضوع سے متعلق ہیں اور یہاں ان کا ذکر صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ کسی خطبہ وغیرہ کے موقعہ پہ اما بعد کا اس میں ذکر ہے۔ ان میں سے بعض احادیث پہلے بھی گذر چکی ہیں اور کچھ آئندہ آئیں گی۔ ان میں جو بحث طلب ہوں گی ان پر موقعہ سے بحث کی جائے گی۔

[2] عام نمازیوں پر خطبہ سننا واجب ہے۔ البتہ امام ضرورت کے وقت خطبہ کے دوران امر و نہی کر سکتا ہے۔ اگر نمازیوں میں سے کوئی شور و شغب کرے تو کوئی بھی نمازی انھیں صرف اشاروں سے منع کر سکے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب المسجد يكتبون الأول فالأول ومثل المهجر كمثل الذي يهدي بدنة ثم كالذي يهدي بقرة ثم كبشا ثم دجاجة ثم بيضة فإذا خرج الإمام طووا صحفهم ويستمعون الذكر.

سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح ہے، پھر مینڈھے کی قربانی کا ثواب رہتا ہے۔ اس کے بعد مرغی کا اس کے بعد انڈے کا۔ لیکن جب امام (خطبہ دینے کے لیے) باہر آجاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

## باب ۵۸۷ إذا رأى الإمام رجلا جاء وهو يخطب أمره أن يصلي ركعتين.

۵۸۷ - امام نے خطبہ دیتے وقت دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور پھر اس سے دو رکعت پڑھنے کے لیے کہا

۸۸۱ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله قال جاء رجل والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم الجمعة فقال أصليت يا فلان قال لا قال قم فاركع.

۸۸۱ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص آیا، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ اے فلاں کیا تم نے نماز پڑھ لی اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو[1]

## باب ۵۸۸ من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين

۵۸۸ - خطبہ کے وقت مسجد آنے والے کو صرف دو ہلکی رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔

۸۸۲ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن عمرو سمع جابرا قال دخل رجل يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال أصليت قال لا قال قم فصل ركعتين.

۸۸۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے آنے والے نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھ لو۔ (تحیۃ المسجد)۔

## باب ۵۸۹ رفع اليدين في الخطبة

۵۸۹ - خطبہ میں ہاتھ اٹھانا

۸۸۳ - حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زيد عن عبد العزيز عن أنس ح وعن يونس عن ثابت عن أنس قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة إذ قام رجل فقال يا رسول الله هلك الكراع

۸۸۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ح اور یونس سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مویشی اور بکریاں ہلاک ہو گئیں

[1] اس حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابھی منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ شخص مذکور آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی آپ نے خطبہ شروع نہیں کیا تھا۔ احناف کے نزدیک خطبہ جب شروع ہو چکا ہو تو سنتیں یا تحیۃ المسجد نہ پڑھنی چاہیئے بلکہ خطبہ سننا چاہیئے کہ یہ واجب ہے، اور وہ صرف سنت۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا ‏.‏

## بَابُ ۵۹۰ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ـ

۸۸۴ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ ‏.‏

## بَابُ ۵۹۱ الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

(بارش نہ ہونے کی وجہ سے) آپؐ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائیں چنانچہ آپؐ نے ہاتھ اٹھایا اور دعا کی۔[1]

## ۵۹۰ ـ جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لیے دعا۔

۸۸۴ ـ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عمرو نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قحط پڑا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! مال تباہ ہو گیا اور اہل وعیال دانوں کو ترس گئے۔ آپؐ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے ہاتھ اٹھائے۔ اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے ابھی آپؐ نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا امڈ آئی اور ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپؐ کی ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا۔ اس دن، اس کے بعد اور پھر متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی (دوسرے جمعہ کو) یہی اعرابی پھر کھڑا ہوا یا کہا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہدم ہو گئیں اور مال واسباب ڈوب گئے۔ آپؐ ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپؐ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ اب دوسری طرف بارش برسائیے اور ہم سے روک دیجئے۔ آپؐ ہاتھ سے بادل کے جس طرف بھی اشارہ کرتے ادھر مطلع صاف ہو جاتا سارا مدینہ تالاب کی طرح بن گیا تھا۔ وادیاں مہینہ بھر برابر بہتی رہیں اور اطراف وجوانب سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھرپور بارش کی خبر دیتے تھے۔

## ۵۹۱ ـ جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنا چاہیئے۔

---

[1] عام طور پر علماء اس حدیث پر لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی طرح ہاتھ نہیں اٹھائے تھے بلکہ جیسے آج کل مقررین خطاب کے وقت ہاتھوں سے اشارے کرتے ہیں آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا اور یہاں راوی کے طرز بیان سے مغالطہ ہوا ہے کیونکہ خطبہ میں ہاتھوں کو دعا کی طرح اٹھانے پر ناپسندیدگی ثابت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَاِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ ؛

اور یہ بھی لغو حرکت ہے کہ اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے کوئی کہے کہ چپ رہو" سلمان رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے کہ امام جب خطبہ شروع کرے تو خاموش ہو جانا چاہیے۔

۸۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ؛

۸۸۵ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے کہو کہ "چپ رہو" تو یہ بھی لغو حرکت ہے۔

## بَابٌ ۵۹۲ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

## ۵۹۲ - جمعہ کے دن دعا رقبول ہونے کی گھڑی

۸۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا ؛

۸۸۶ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے ذکر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلم بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز خداوند قدوس سے مانگ رہا ہو تو خداوندا سے وہ چیز ضرور دیتا ہے۔ ہاتھ کے اشارے سے آپ نے اس وقت کی کمی ظاہر کی[1]

## بَابٌ ۵۹۳ اِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَصَلٰوةُ الْاِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

## ۵۹۳ - اگر جمعہ کی نماز میں لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں تو امام اور باقیماندہ نمازیوں کی نماز جائز ہے۔

۸۸۷ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا

۸۸۷ - ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے حصین کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم بن ابی جعد نے کہا کہ ہم سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں غلہ لیے ہوئے چند تجارتی اونٹ ادھر سے گذرے اور حاضرین اسی طرف متوجہ ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کل بارہ آدمی باقی رہ گئے

---

[1] یہ ساعت اجابت ہے اکثر احادیث میں جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان کی تعیین بھی ملتی ہے کہ انہی نمازوں کے درمیان میں تھوڑی دیر کے لیے یہ ساعت آتی ہے۔ امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم سے بھی یہی منقول ہے کہ یہ ساعت عصر کے بعد ہے۔ اس کی تعیین میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔

اس پر یہ آیت اتری۔ (ترجمہ) اور جب یہ لوگ تجارت اور کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ [1]

## باب ۵۹۴ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

## ۵۹۴۔ جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۸۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع کے واسطہ سے خبر دی۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔ اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں جب واپس ہوتے تب پڑھتے۔ [2]

## باب ۵۹۵ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

## ۵۹۵۔ اللہ عزوجل کے اس فرمان سے متعلق کہ جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل (روزی و معاش) کی تلاش کرو۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهٗ فِيْ قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَهٗ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ

۸۸۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو غسان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے سہل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بتایا کہ ہمارے یہاں ایک خاتون تھیں نالوں کے پاس ایک کھیت میں انھوں نے چقندر بو رکھے تھے۔ جمعہ کا دن آتا تو وہ چقندر اکھاڑ لاتیں اور اسے ایک ہانڈی میں پکاتیں پھر اوپر سے ایک مٹھی آٹا چھڑک دیتیں۔ اس طرح یہ چقندر گوشت کی طرح ہو جاتے۔ جمعہ سے واپسی میں ہم انھیں سلام کرنے

---

۱ یہ واقعہ اسلام کے ابتدائی دور کا ہے۔ دوسری صحیح روایتوں میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ابتداءِ اسلام میں جمعہ کے خطبہ کا بھی وہی طریقہ تھا جو آج کل عیدین کا ہے یعنی نماز کے بعد خطبہ ہوتا تھا۔ نسائی کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے بعد فرما دیتے تھے کہ جس کا جی چاہے وہ ٹھہر جائے اور جس کا جی چاہے چلا جائے غالباً ابتداء میں عیدین کے خطبہ کی اتنی اہمیت نہیں تھی اور اسی بناء پر صحابہؓ نے جمعہ کے خطبے کو بھی سمجھا ہو گا کہ اس کا سننا ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ جب سامان تجارت دیکھا تو ضرورت مند صحابہؓ خرید و فروخت کے لیے چلے گئے لیکن اس پر بھی سخت تنبیہ کی گئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عنوان میں "نماز" ہی کا ذکر کیا ہے لیکن یہ صرف حدیث کے الفاظ کے تتبع میں یعنی چونکہ حدیث میں متعلقاتِ نماز پر نماز کا اطلاق ہوا ہے امام صاحبؒ نے بھی وہ تعبیر باقی رکھی۔

۲ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق انھیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس میں یہ ذکر ہو کہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سنتیں پڑھتے تھے اسی لیے انھوں نے عنوان تو جمعہ کا لگایا لیکن حدیث میں صرف ظہر سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا ذکر ہے اور جمعہ کی صرف بعد والی سنتوں کا ذکر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جمعہ ظہر ہی کا قائم مقام ہے۔ دوسری احادیث میں جمعہ سے پہلے اور بعد کی دونوں سنتوں کا ذکر ہے۔ ممکن ہے عنوان میں انھیں احادیث سے فائدہ اٹھایا ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ ؎

کے لیے حاضر ہوتے تو وہی پکوان ہمارے آگے کر دیتیں اور ہم خوب مزے لے کر کھاتے۔ ہم لوگ ہر جمعہ کو ان کے اس کھانے کے خواہشمند رہتے تھے۔

۸۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؎

۸۹۰ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی اپنے والد کے واسطہ سے اور ان سے سہل بن سعد نے یہی حدیث بیان کی اور فرمایا کہ قیلولہ اور دوپہر کا کھانا ہم جمعہ کے بعد کھاتے تھے۔

## بَابٌ ۵۹۶ اَلْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

## ۵۹۶ - قیلولہ جمعہ کے بعد

۸۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ ؎

۸۹۱ - ہم سے محمد بن عقبہ شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسحٰق فزاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ ہم جمعہ پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

۸۹۲ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ ؎

۸۹۲ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو غسان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے سہل رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور قیلولہ اس کے بعد ہوتا تھا۔

# أَبْوَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

# صلوٰۃ خوف کی تفصیلات ؎

## بَابٌ ۵۹۷ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِلٰى قَوْلِهِ عَذَابًا مُّهِينًا

## ۵۹۷ - اللہ عزوجل کے ارشاد وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ سے عَذَابًا مُّهِينًا تک

(اسی سے متعلق تصریحات ہیں)

؎ ذیل کی احادیث میں اس نماز کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں جو خوف اور دشمن سے مقابلہ کے وقت کے لیے خاص طور سے مشروع ہوئی تھی۔ غزوات میں نماز کے اوقات بھی آتے تھے۔ ادھر دشمن مقابل میں کھڑے ہوتے۔ تمام مسلمانوں کی یہ خواہش ہوتی کہ نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اقتداء میں پڑھیں لیکن جس طرح کی صورت حال سامنے ہے اگر بیک وقت تمام مسلمان نماز میں مشغول ہو جائیں تو ہر وقت دشمن کے اچانک حملہ کا خطرہ! امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ صلوٰۃ خوف صرف آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک کے لیے مشروع تھی۔ اور وجہ یہ تھی کہ تمام مسلمان آپ ہی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے خواہشمند ہوتے تھے لیکن آپ کے بعد اس نماز کی مشروعیت منسوخ ہوگئی کیونکہ اب کوئی ایسی مرکزی شخصیت، پیغمبر جیسی، مسلمانوں میں نہیں ہے جس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی اس درجہ تڑپ اور خواہش ہو اس لیے خوف اور دشمن کے مقابلہ کے اوقات میں اب نماز اس مخصوص طریقہ سے نہیں پڑھی جا سکتی بلکہ متعدد جماعتیں کر لی جائیں گی اور ان کے امام بھی علیحدہ ہوں گے اور عام طریقہ کے مطابق نماز پڑھیں گے۔ لیکن عام علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلوٰۃ خوف اپنے اسی مخصوص طریقہ کے ساتھ (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ سَأَلْتُهٗ ھَلْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَھُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَی الْعَدُوِّ فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَآءُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِھِمْ رَکْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ فَرَکَعَ لِنَفْسِهٖ رَکْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

۸۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی۔ انھوں نے زہری سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ خوف پڑھی تھی؟ اس پر انھوں نے فرمایا کہ ہمیں سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نجد کے اطراف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا۔ مقابلہ کے وقت ہم صف بستہ ہوگئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی (مسلمانوں میں سے) ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز پڑھنے میں شریک ہوگئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی رہی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر یہ لوگ اس جماعت کی جگہ واپس آگئے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ اب دوسری جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ ان کے ساتھ بھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔ پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد دونوں جماعتوں نے (باری باری) اسی سابقہ جگہ آکر ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کئے۔

---

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اب بھی باقی ہے اور اس کی مشروعیت منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اس کی تفصیلات ہیں اور نسخ کے لیے کوئی اشارہ تک موجود نہیں پھر اگرچہ پیغمبر جیسی مرکزی شخصیت اب کوئی نہیں لیکن مسلمانوں میں ایسے مقتدا تو بہرحال ہو سکتے ہیں جن کی اقتدا میں نماز پڑھنے کے عام مسلمان خواہشمند ہوں۔ اس لیے جب شریعت نے مسلمانوں کی ایک خواہش کی رعایت کی ہے اور خود اپنی حکمت بالغہ کے پیش نظر خوف کی نماز کا ایک مخصوص طریقہ بتایا ہے تو اسے اب بھی رکھنے میں کیا چیز مانع بن سکتی ہے۔ اسی سبب علماء نے لکھا ہے کہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی اس کے خلاف قول کی نسبت صحیح نہیں معلوم ہوتی۔

قرآن مجید میں کسی بھی نماز کی تفصیلات بیان نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ صرف اشاروں پر اکتفا کیا گیا ہے۔ نماز کے جملہ تفصیلات خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ واضح کی تھیں۔ البتہ صرف صلوٰۃ خوف کے طریقے کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان ہوتے ہیں جیسا کہ اس باب میں دی ہوئی آیت سے واضح ہے۔ گو پوری تفصیل یہاں بھی نہیں ہے۔

صلوٰۃ خوف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ ابوداؤد و نسائی میں ان طریقوں کی تفصیلات زیادہ وضاحت کے ساتھ ملتی ہیں۔ ابن قیم نے زاد المعاد میں ان تمام روایتوں کا تجزیہ کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اگر ان تمام روایتوں پر غور کیا جائے تو چھ طریقے ان سے سمجھ میں آتے ہیں۔ چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود یہ نماز مختلف طریقوں سے منقول ہے۔ اس لیے ائمہ کا اس سلسلے میں اختلاف بھی ناگزیر تھا۔ حضرت علامہ انورشاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ قرآن نے قصداً صلوٰۃ خوف کے طریقہ میں اجمال سے کام لیا۔ تاکہ توسع، جو شریعت کا مقصود ہے، باقی رہے اور کسی قسم کی تنگی نہ پیدا ہونے پائے۔ اگر قرآن میں صرف کسی ایک طریقہ کی تعیین ہو جاتی تو اس کے خلاف ممکن نہیں تھا۔ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۹۸ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّ رُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِيَامًا وَّزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّرُكْبَانًا۔

باب ۵۹۸۔ صلوٰۃ خوف پیدل اور سواری پر، راجل (پیدل چلنے والا) یہاں (کھڑے ہونے والے کے معنی میں ہے۔

۸۹۴۔ ہم سے سعید بن یحیٰی قرشی نے حدیث بیان کی. کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجاہد کی روایت کی طرح بیان کیا کہ جب جنگ میں لوگ ایک دوسرے سے گتھ جائیں تو کھڑے کھڑے (سر کے اشارہ سے نماز پڑھیں) اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی روایت میں اضافہ یہ کیا ہے کہ اگر لوگ اس سے بھی زیادہ ہوں تو پیدل اور سوار (جس طرح بھی ہو سکے) نماز پڑھیں [1]۔

---

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حنفی فقہ کی کتابوں میں عام طور سے صلوٰۃ خوف کا یہ طریقہ لکھا ہے کہ فوج کے دو حصے کر لیے جائیں۔ ایک حصہ محاذ پر کھڑا رہے اور دوسرا نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ امام اس جماعت کو ایک رکعت جب پڑھا چکے تو یہ امام کے پیچھے سے ہٹ جائے اور محاذ پر جا کر کھڑا ہو جائے۔ اب وہ لوگ نماز پڑھنے کے لیے آئیں گے جو ابھی محاذ پر تھے۔ یہ بھی صرف ایک رکعت امام کی اقتداء میں پڑھیں گے۔ امام کی نماز اب پوری ہو چکی لیکن مقتدیوں میں سے کسی کی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اس لیے امام تو فارغ ہو گیا البتہ مقتدی اپنی سابقہ جگہ پر آ کر نماز پوری کریں۔ اس کی صورت یہ ہو گی کہ جن لوگوں نے پہلے امام کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھی تھی اب وہ پھر اسی سابقہ جگہ پر آئیں گے۔ اسی دوران میں دوسری جماعت محاذ پر جا چکی ہو گی اور یہ پہلی جماعت اپنی باقیماندہ ایک رکعت پوری کر کے جب محاذ پر جائے گی تو دوسری جماعت بھی اسی جگہ آ کر باقیماندہ رکعت پڑھے گی۔ یہ صورت صرف اس لیے اختیار کی جائے گی تاکہ دشمن کے اچانک حملہ کا تحفظ کیا جا سکے۔ اس نماز میں بہت سی رعایتیں ایسی ہیں جو عام حالات میں نہیں ہوتیں۔ مثلاً نماز پڑھنے ہی میں لوگ آجا بھی سکتے ہیں۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ نماز کی حالت میں چلنا ہے (المشی فی الصلوٰۃ) اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ نماز چلتے ہوئے پڑھنے (الصلوٰۃ ماشیا) سے فاسد ہوتی ہے۔ یہ ایک نکتہ ضرور ہے لیکن بہرحال عام حالات میں تو اس حد تک "المشی فی الصلوٰۃ" کی بھی اجازت نہیں! البتہ اگر جنگ دست بدست ہو رہی ہو تو نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب میں جنگ کی وجہ سے نماز قضا کی تھی اور عصر مغرب بعد پڑھی تھی۔ دوسرے ائمہ کے یہاں اس نماز کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔ حنفیہ کے بیان کردہ طریقہ سے تھوڑے بہت مختلف۔ غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حنفیہ کے ہی طریقہ کو پسند فرمایا ہے۔ حدیث میں جتنے طریقے بیان ہوئے جائز سب ہیں۔ اختلاف صرف استحباب میں ہے۔

(متعلقہ صفحہ ہذا) [1] اس روایت میں بڑا اشکال یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل نہیں کیا ہے۔ کہیں اور بھی امام بخاریؒ نے یہ نہیں لکھا کہ پتہ چل سکتا کہ ابن عمرؓ نے کیا فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ کہنا یہ چاہیئے تھا کہ مجاہد نے ابن عمر کی طرح روایت کی ہے لیکن کہہ رہے اس کے برعکس۔ حالانکہ مجاہد تابعی ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ صحابی اس لیے مدار قاعدہ کے لحاظ سے ابن عمرؓ کو بنانا چاہیئے تھا۔ پھر اس کے بعد جو قول نقل کیا ہے اس کا کچھ مطلب صاف نہیں سمجھ میں آتا کہ کہنا کیا چاہتے ہیں اور اسی وجہ سے شارحین کا اس عبارت کے مفہوم متعین کرنے میں بڑا اختلاف ہے۔ اس عبارت میں شرط تو موجود ہے لیکن جزاء کا کچھ پتہ نہیں۔ ہم نے ترجمہ میں عبارت کے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ جنگ دست بدست ہو رہی ہو اور نماز پڑھنی مشکل ہو جائے تو اشارہ ول سے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ ہمارے یہاں بھی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۵۹۹ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ

۸۹۵ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلٰوةٍ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

٭ ٭ ٭

## باب ۶۰۰ الصَّلٰوةُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا إِيمَاءً كُلُّ امْرِئٍ بِنَفْسِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا فَلَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُوهَا حَتّٰى يَأْمَنُوا وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ

## ۵۹۹- صلوٰۃ خوف میں ایک دوسرے کی حفاظت کرے۔

۸۹۵- ہم سے حیوۃ بن شریح نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن حرب نے زبیدی کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبیداللہ بن عتبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دوسرے لوگ بھی آپؐ کی اقتدار میں کھڑے ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ آپؐ نے رکوع کیا تو لوگوں نے بھی کیا۔ جب آپؐ سجدہ میں گئے تو آپ کے مقتدی بھی سجدہ میں گئے۔ پھر جب آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ جنھوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی اٹھ آئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اب دوسری جماعت آئی (جو اب تک حفاظت کے لیے دشمن کے سامنے کھڑی تھی) اور اس نے بھی رکوع اور سجدے کئے۔ سب لوگ نماز میں تھے۔ لیکن لوگ ایک دوسرے کی حفاظت کر رہے تھے۔

## ۶۰۰- نماز اس وقت (جب دشمن کے) قلعوں کی فتح کے امکانات زیادہ روشن ہو جائیں اور جنگ دست بدست ہو رہی ہو۔

اوزاعی نے فرمایا کہ جب فتح سامنے ہو، اور نماز پڑھنی ممکن نہ رہے تو ہر شخص تنہا اشاروں سے نماز پڑھے اور اگر اشاروں سے نماز پڑھنے کا بھی امکان نہ رہے تو قضا کرے اور جب جنگ بند ہو جائے یا حفاظت و امن کی کوئی صورت پیدا ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھے اگر دو رکعت پڑھنی ممکن نہ ہو تو ایک رکوع اور دو سجدے پر اکتفا کرے اور اگر اس کا بھی امکان نہ رہے تو صرف تکبیر سے کام نہیں چلے گا بلکہ نماز قضا کی جائے گی اور پھر امن کے بعد پڑھی جائے گی۔ مکحول کا بھی یہی مسلک تھا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبح صادق تک تستر کے قلعہ کی فتح کے امکانات روشن ہو گئے تھے (حضرت عمر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سوار کے لیے اشارے سے نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسٰى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) اور جنگ انتہائی شدت کے ساتھ ہونے لگی تھی کہ مسلمانوں کے لیے نماز پڑھنا ممکن نہ رہا اس لیے دن چڑھنے پر نماز پڑھی گئی۔ ہم نے نماز ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں پڑھی اور قلعہ فتح ہو چکا تھا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نماز کے بدلہ میں ہمیں دنیا اور اس کی تمام نعمتوں کو حاصل کر کے بھی کوئی خوشی نہیں ہو سکتی تھی[1]۔

۸۹۶ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا۔

۸۹۶ ـ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وکیع نے علی بن مبارک کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابوسلمہ نے ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایک دن کفار کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! سورج ڈوبنے والا ہے اور میں نے اب تک نماز نہیں پڑھی۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ بخدا میں نے بھی اب تک نہیں پڑھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ بطحان کی طرف گئے اور وضو کر کے آپ نے وہاں سورج غروب ہونے کے بعد عصر پڑھی۔ پھر اس کے بعد مغرب پڑھی۔

## بَابُ صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً۔

## ۶۰۱ ـ دشمن کی تلاش میں نکلنے والے اور جن کی تلاش میں دشمن ہوں، ان کی نماز سواری پر اور اشاروں سے۔

وَقَالَ الْوَلِيدُ ذَكَرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ صَلٰوةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهِ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ۔

ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی سواری پر نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نماز چھوٹ جانے کا خوف ہو تو ہمارا مسلک بھی یہی ہے[2]۔ اور ولید نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو دلیل میں پیش کرتے ہیں، کہ بنی قریظہ پہنچنے سے پہلے کوئی شخص عصر نہ پڑھے۔

[1] یعنی اگرچہ قلعہ فتح ہو گیا۔ اور یہ خدا کی ایک بہت بڑی نعمت تھی لیکن نماز کے چھوڑنے کا جو افسوس ہمیں ہوا قلعہ کی فتح کی خوشی اسے دور نہیں کر سکتی تھی درحقیقت قلعہ کی فتح کی کوشش بھی دینی مقصد کے ہی تحت تھی لیکن نماز چھوٹنے کا المیہ بہت بڑا تھا۔ ہم اس سے پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ عین حالت جنگ میں حنفیہ کے یہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے بلکہ نماز چھوڑ دینی ضروری ہے اور پھر بعد میں قضا کی جائے گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۸۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَاَدْرَکَ بَعْضُھُمُ الْعَصْرَ فِی الطَّرِیْقِ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا نُصَلِّیْ حَتّٰی نَاْتِیَھَا وَقَالَ بَعْضُھُمْ بَلْ نُصَلِّیْ لَمْ یُرِدْ مِنَّا ذٰلِکَ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُعَنِّفْ اَحَدًا مِّنْھُمْ -

۸۹۷ - ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب سے فارغ ہوتے ہی ہم سے یہ فرمایا تھا کہ کوئی شخص بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے عصر نہ پڑھے۔ لیکن جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہؓ نے راستے ہی میں نماز پڑھ لی اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے ہم نماز نہیں پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ تھا کہ ہمیں نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ کیونکہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ نہیں تھا کہ نماز ہی نہ پڑھی جائے۔ بلکہ صرف جلدی پہنچنے کی کوشش کرنے کے لیے آپؐ نے فرمایا تھا پھر جب آپؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے کسی پر بھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا[۱]

## باب ۶۰۲ التَّبْکِیْرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ وَالصَّلٰوۃِ عِنْدَ الْاِغَارَۃِ وَالْحَرْبِ

۶۰۲ - فجر طلوع صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں پڑھ لینا اور حملہ اور جنگ کے وقت نماز

۸۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُھَیْبٍ وَّثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ

۸۹۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب اور ثابت بنانی نے ان سے

---

(بقیہ صفحہ گزشتہ) نے خود غزوۂ احزاب میں لڑائی کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تھی۔

ؒ۲ طالب یعنی دشمن کی تلاش میں نکلنے والے کی نماز احناف کے یہاں اشاروں سے صحیح نہیں البتہ مطلوب یعنی جس کی تلاش میں دشمن ہو، سواری پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص ممکنہ جلدی کے ساتھ اپنی جان بچانے کی تدابیر کرتا ہے۔ شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھی خطرہ کی حالت میں تھے، فجر کا وقت قریب تھا اس لیے انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ فجر کی نماز سواری پر ہی پڑھ لیں لیکن اشتر نخعی نے اتر کر نماز پڑھی۔ اس پر شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اشتر نے اللہ کی اپنے اس عمل سے مخالفت کی ہے۔

(صفحہ ہذا) ۱ غزوۂ احزاب جب ختم ہو گیا اور کفار ناکام ہو کر چلے گئے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی مجاہدین کو حکم دیا کہ اسی حالت میں خیبر چلیں جہاں مدینہ کے یہودی رہتے تھے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان یہودیوں نے ایک معاہدہ کے تحت ایک دوسرے کے خلاف کسی جنگی کارروائی میں حصہ نہ لینے کا عہد کیا تھا۔ خفیہ طور پر یہودی پہلے بھی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے تھے لیکن اس موقع پر انھوں نے کھل کر کفار کا ساتھ دیا۔ کیونکہ کفار کی طرف سے یہ بہت بڑی کارروائی تھی اور اگر اس میں انھیں کامیابی ہو جاتی تو مسلمانوں کی ہمیشہ کے لیے پسپائی یقینی تھی۔ یہود نے بھی یہ سمجھ کر اس میں شرکت کی تھی کہ یہ آخری اور فیصلہ کن لڑائی ہو گی۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کی اس میں شکست یقینی ہے۔ معاہدہ کی رو سے یہودیوں کی اس کارروائی میں شرکت ایک سنگین جرم تھا اس لیے آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ بغیر کسی مہلت کے انھیں جا لیا جائے اور اسی وجہ سے آپؐ نے فرمایا تھا کہ عصر بنو قریظہ میں جا کر پڑھی جائے۔ کیونکہ راستے میں اگر کہیں لشکر نماز کے لیے ٹھہرتا تو بہت دیر ہو جاتی۔ چنانچہ بعض صحابہؓ نے بھی اس سے یہی سمجھا کہ آپؐ کا مقصد صرف بعجلت بنو قریظہ پہنچنا تھا۔ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ انھوں نے سواری پر ہی نماز پڑھی تھی یا نیچے اتر کر، اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہو سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُولُونَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ الْخَمِيسُ الْجَيْشُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسًا مَا أَمْهَرَهَا فَقَالَ أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھا دی پھر سواری پر بیٹھ کر فرمایا کہ خیبر پر بربادی آگئی۔ ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خوفناک ہو جاتی ہے۔ اس وقت خیبر کے یہودی گلیوں میں یہ کہتے ہوئے بھاگ رہے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لشکر لے کر آگئے۔ راوی نے کہا کہ (روایت میں) خمیس لشکر کے معنی میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح ہوئی۔ جنگ کے قابل لوگ قتل کر دیئے گئے۔ عورتیں اور بچے قید ہوئے۔ صفیہ، دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملیں اور آپ نے ان سے نکاح کیا۔ آزادی آپ کی مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز نے ثابت سے پوچھا ابو محمد! کیا انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ حضرت صفیہ کا مہر آپ نے کیا مقرر کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ خود انھیں کو مہر کے طور پر انھیں دے دیا تھا (یعنی غلام تھیں اور انھیں آزاد کر دیا تھا یہی مہر تھا) کہا کہ ابو محمد اس پر مسکرا دیئے۔

# كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

# عیدین کے مسائل

## بَابُ ۶۰۳ مَا جَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِمَا

## ۶۰۳۔ عیدین اور ان میں آراستگی اور زینت کے متعلق روایتیں۔

۸۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ

۸۹۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک استبرق (ریشم) کا جبہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ بازار میں بکتا تھا۔ آپ نے فرمایا، یا رسول اللہ! اسے خرید لیجئے اور عید اور وفود کی پذیرائی کے لیے اسے پہنا کیجئے اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد جب تک خدا نے چاہا عمر رہے۔ پھر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا (جب آپ کے پاس وہ پہنچ گیا تو) اسے لیے آں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ!

www.sirat-e-mustaqeem.com



دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ قُلْتَ هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ

## بَابُ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

٩٠٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي

آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور پھر آپ نے یہی میرے پاس بھیجا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس لیے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اسے بیچ کر اپنی ضروریات پوری کرو۔[1]

## ۶۰۴ - حراب (چھوٹے نیزے) اور ڈھال عید کے دن[2]

۹۰۰ - ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی کہ محمد بن عبدالرحمن اسدی نے ان سے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے ۔ اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بعاث[3] کی نظمیں پڑھ رہی تھیں آپ بستر پر لیٹ گئے اور چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے ، آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ یہ شیطانی حرکت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہو رہی ہے ۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انھیں پڑھنے دو پھر جب آپ نے توجہ ہٹائی تو میں نے انھیں اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں[4] اور عید کا دن تھا ۔ حبشہ کے کچھ لوگ ڈھال اور حراب (چھوٹے نیزے) سے کھیل رہے تھے ۔ اب یا خود میں نے کہا یا آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کھیل دیکھو گی ؟ میں نے کہا جی ہاں ۔ پھر آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا ۔ میرا چہرہ آپ کے چہرہ کے اوپر تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ خوب بنی ارفدہ (حبشہ کے لوگوں کا لقب) خوب ! پھر جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا "بس!" میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔

---

[1] اس حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جبہ آپ عید کے دن پہنا کیجئے ۔ اسی طرح وفود آتے رہتے ہیں ان سے ملاقات کے لیے بھی آپ اس کا استعمال کیجئے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عید کے دن زیبائش و آرائش کرنی چاہیئے اس سلسلے میں دوسری احادیث بھی آئی ہیں ۔

[2] اس عنوان کے تحت جو حدیث بیان ہوئی ہے اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ عید کے دن ایسا کرنا مسنون ہے چونکہ مسلمانوں کے اس زمانہ میں کفار کے ساتھ جنگ کے حالات چل رہے تھے اس لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چاہا کہ کفار پر مسلمانوں کی طاقت کا اظہار ہو جائے ۔ پھر حدیث میں یہ بھی نہیں ہے کہ اصحاب حراب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ تک گئے تھے ۔ نہ آپ نے صحابہؓ کو ہتھیار بند ہو کر عیدگاہ جانے کا کبھی حکم دیا ۔ بلکہ حدیث سے بظاہر (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۶۰۵ سُنَّةِ الْعِيدِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ**

۹۰۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ۔

۹۰۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا ۔

**۶۰۵ ۔ مسلمانوں کے لیے عید کی سنت**

۹۰۱ ۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ۔ انھیں زبید نے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نے شعبی سے سنا ۔ ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلا کام جس سے ہم آج کے دن (عید الضحیٰ) کی ابتداء کریں گے یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں اور پھر واپس آکر قربانی کریں ۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا ۔

۹۰۲ ۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے ، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی لڑائی کے موقعہ پر کہے تھے ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں یہ شیطانی حرکت ہو رہی ہے ۔ یہ عید کا دن تھا ۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ابوبکرؓ! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے ۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) یہ سمجھ میں آتا ہے کہ عید گاہ سے واپسی کے بعد "اصحاب حراب" نے مظاہرہ کیا تھا ۔ ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اس عنوان سے مقصد یہ ہے کہ عید کے دن عام دنوں سے زیادہ خوشی اور انبساط کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ۔

۵۳ مدینہ سے دو دن کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا نام ہے ۔ انصار کے قبیلہ اوس کا یہاں ایک قلعہ بھی تھا ۔ انصار کے دو قبیلوں اوس و خزرج کے درمیان عرب کی مشہور لڑائی یہیں ہوئی تھی ۔ کہتے ہیں کہ ایک سو بیس سال تک اس لڑائی کا سلسلہ قائم رہا اوس نے خزرج کے بہت سے ممتاز سرداروں کو اس لڑائی میں مارا تھا ۔ مطلب یہ ہے کہ اس جنگ کے موقعہ پر جو نظمیں کہی گئی تھیں انھیں وہ لڑکیاں پڑھ رہی تھیں ۔

۵۴ ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر! انھیں پڑھنے دو ۔ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے ۔ بخاری ہی میں یہ حدیث دوبارہ بھی آئے گی اس میں ہے کہ وہ لڑکیاں گانے والیاں نہیں تھیں ۔ قرطبی نے اس پر لکھا ہے کہ عام طور سے گانے والی عورتیں جس طرح ہوتی ہیں یہ ان میں سے نہیں تھیں بلکہ عید کی خوشی میں پڑھ رہی تھیں ۔ یہ یاد رہے کہ اجنبیہ کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے لیکن جب حالات خراب ہو گئے تو سد باب ذریعہ کے طور پر اس کی بھی ممانعت کر دی گئی ۔ یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ آپ نے اگرچہ روکا نہیں لیکن خود اس میں شرکت بھی نہیں کی بلکہ چہرہ دوسری طرف کر لیا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ چیز جائز ہے لیکن کچھ شریعت کی نظر میں پسندیدہ بھی نہیں اور اس سے اشتغال تو ہرگز پسندیدہ نہیں ہو سکتا ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بعض مباح ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر اصرار گناہ صغیرہ بن جاتا ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۶۰۶ الأكل يوم الفطر قبل الخروج

۹۰۳ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم أخبرنا سعيد بن سليمان أخبرنا هشيم قال أخبرنا عبيد الله بن أبي بكر بن أنس عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات وقال مرجى بن رجاء حدثني عبيد الله بن أبي بكر قال حدثني أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم ويأكلهن وترا۔

۶۰۶ - عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کھانا

۹۰۳ - ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی۔ انھیں سعید بن سلیمان نے خبر دی انھیں ہشیم نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لیتے تھے۔ مرجی بن رجاء نے کہا کہ مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ طاق عدد کھجوروں کی کھاتے تھے۔

باب ۶۰۷ الأكل يوم النحر

۹۰۴ - حدثنا مسدد قال حدثنا إسمعيل عن أيوب عن محمد بن سيرين عن أنس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة فليعد فقام رجل فقال هذا يوم يشتهى فيه اللحم وذكر من جيرانه فكأن النبي صلى الله عليه وسلم صدقه قال وعندي جذعة أحب إلي من شاتي لحم فرخص له النبي صلى الله عليه وسلم فلا أدري أبلغت الرخصة من سواه أم لا۔

۶۰۷ - قربانی کے دن کھانا

۹۰۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے محمد بن سیرین کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر دے اسے دوبارہ کرنی چاہیئے اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور اس نے اپنے پڑوسیوں کے متعلق بھی کہا۔ پھر شاید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی۔ اس شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک چار مہینے کا جانور ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بھی مجھے زیادہ محبوب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسے رخصت دے دی تھی۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ رخصت دوسروں کے لیے بھی تھی یا صرف اسی کے لیے تھی[۱]

۹۰۵ - حدثنا عثمان قال حدثنا جرير عن منصور عن الشعبي عن البراء بن عازب قال

۹۰۵ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے شعبی نے ان سے براء بن عازب

---

[۱] اس سے پہلے جو عید الفطر کے سلسلے میں حدیث بیان ہوئی اس میں تھا کہ عید گاہ جانے سے پہلے آپ کچھ کھا لیتے تھے اس لیے عنوان میں بھی اس کی قید لگا دی لیکن عید الضحیٰ سے متعلق حدیث میں اس طرح کا کوئی لفظ نہیں اس لیے یہاں بھی مطلق رکھا۔ عید الضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ قربانی کا گوشت سب سے پہلے کھائے۔ اسی حدیث کی بعض روایتوں میں ہے کہ اس شخص نے کہا تھا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے بھی یہ دن خوشی منانے اور کھانے پینے ہی کا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو چار مہینے کے جانور کی قربانی کی اجازت دے دی تھی۔ اس کے بعد راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت اس کے لیے خاص تھی یا تمام امت کے لیے۔ اس حدیث کی بعض روایتوں میں صاف ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے علاوہ اور کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ دِيْنَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ نَسَكْتُ شَاتِيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ شَاتِيْ اَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِيْ بَيْتِيْ فَذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا

جَذَعَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ

شَاتَيْنِ اَفَتَجْزِيْ عَنِّيْ

قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ

عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ؂

رضی اللہ عنہ۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحٰی کی نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی ٹھیک طرح کی لیکن جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے گا وہ نماز سے پہلے کی قربانی ہے اور وہ کوئی قربانی نہیں۔ براء کے ماموں ابوبردہ بن دینار یہ سن کر بولے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری کی قربانی نماز سے پہلے کر دی ہے۔ میں نے سوچا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ میری بکری اگر گھر کا پہلا ذبیحہ بنے تو بہت اچھا ہو۔ اس خیال سے میں نے بکری ذبح کر دی اور نماز کے لیے آنے سے پہلے ہی اس کا گوشت بھی کھا لیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر تمہاری بکری گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی نہیں ہوئی) ابوبردہ بن دینار نے کہا کہ میرے پاس ایک چار مہینہ کا بکری کا بچہ ہے اور مجھے وہ دو بکریوں کے بدلہ میں بھی زیادہ عزیز ہے۔ کیا اس سے میری قربانی ہو جائے گی آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن تمہارے بعد کسی کی قربانی اس عمر کے بچے سے نہیں ہوگی۔

## بَابٌ ۶۰۸ الْخُرُوْجُ اِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

## ۶۰۸۔ بغیر منبر کی عیدگاہ میں نماز پڑھنے جانا

۹۰۷۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ

۹۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی۔ انھیں عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح نے انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحٰی کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے۔ سب سے پہلے آپ نماز پڑھاتے نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے تھے۔ آپ انھیں وعظ و نصیحت کرتے۔ اچھی باتوں کا حکم دیتے اگر جہاد کے لیے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لیے تیار ہو جانے کے لیے فرماتے کسی بات کا حکم دینا ہوتا تو حکم دیتے۔ اس کے بعد واپس تشریف لاتے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن پھر میں مروان کے ساتھ عید الفطر یا عید الضحٰی کے دن عیدگاہ آیا جب یہ مدینہ کا امیر تھا۔ ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَاِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْتَقِيَهُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِيْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ ۔

جب عید گاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنایا ہوا ایک منبر دیکھا جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے خطبہ دینے کے لیے چڑھے اس لیے میں نے اس کا دامن پکڑ کر کھینچا لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا میں نے اس سے کہا کہ واللہ تم نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو) بدل دیا۔ اس نے کہا کہ اے ابو سعید جو تم سمجھتے ہو وہ بات ختم ہو گئی میں نے کہا کہ بخدا۔ جو میں جانتا ہوں اس سے بہتر ہے جو نہیں جانتا۔ اس نے کہا کہ ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد (خطبہ سننے کے لیے) نہیں بیٹھتے اس لیے میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔[1]

## بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوْبِ اِلَى الْعِيْدِ وَالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

## ۶۰۹۔ عید کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور نماز خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ۔

۹۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عید الضحیٰ یا عید الفطر کی نماز پڑھتے تو خطبہ نماز کے بعد دیتے تھے۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ

۹۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام نے خبر دی کہ ابن جریج نے انھیں خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے عطاء نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ آپ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں تشریف لائے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ ابن جریج نے کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عید گاہ میں منبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ آپ کے دور میں عید گاہ کے لیے کوئی خاص عمارت بھی نہیں تھی۔ بلکہ میدان میں عید اور بقر عید کی نماز پڑھی جاتی تھی۔ مروان جب مدینہ کا امیر ہوا تو اس نے عید گاہ میں خطبہ کے لیے منبر بھجوایا۔ لیکن عام طور سے اس طرز عمل کو جب لوگوں نے پسند نہیں کیا تو اس نے منبر بھجوانا بند کر دیا تھا اور اس کے بجائے کچی اینٹوں کا منبر خود عید گاہ میں بنوا دیا تھا۔ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد دینا چاہیئے تھا لیکن مروان نے سنت کے خلاف پہلے ہی خطبہ شروع کر دیا اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مروان کو اس خلاف سنت عمل پر بار بار تنبیہ کی گئی۔ مروان نے اس کی جو وجہ بیان کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے خود اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ کیا تھا روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی نماز سے پہلے عید کا خطبہ دیا تھا لیکن انھوں نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يَفْعَلُوا.

شخص کو اس زمانہ میں بھیجا جب آپ کے ہاتھوں پر (خلافت کے لیے) بیعت کی گئی تھی (آپ نے کہلایا کہ) عید الفطر کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔ اور مجھے عطاء نے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے خبر دی کہ عید الفطر یا عید الضحیٰ کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں) اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے آپؐ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ اس سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف گئے اور انھیں نصیحت کی۔ آپؐ بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے تھے اور بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ میں نے اس پر عطاء سے پوچھا کہ کیا اس زمانہ میں بھی آپ امام پر یہ حق سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے پاس آکر انھیں نصیحت کرے۔ فارغ ہونے کے بعد انھوں نے فرمایا کہ ہاں یہ ان پر حق ہے اور انھیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے!

## بَاب ٦١٠ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

## ۶۱۰- عید کے بعد خطبہ

٩٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۹۰۹- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے حسن بن مسلم نے خبر دی انھیں طاؤس نے، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں عید کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ گیا ہوں یہ لوگ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

٩١٠- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۹۱۰- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

٩١١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا

۹۱۱- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے عدی بن ثابت کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی۔ نماز نہ اس سے پہلے آپؐ

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا۔

نے دن نکلنے کے بعد، پڑھی اور نہ اس کے بعد پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کی طرف آئے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ ان سے آپ نے صدقہ کے لیے کہا چنانچہ وہ ڈالنے لگیں اور اپنی بالیاں اور ہار تک ڈال دیئے۔

۹۱۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ دِينَارٍ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

۹۱۲ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زبید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس دن سب سے پہلے نماز پڑھیں گے اور پھر واپس ہو کر قربانی کریں گے جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کے مطابق عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو اس ذبیحہ کا گوشت گویا وہ اپنے گھر والوں کے لیے لایا ہے قربانی کا اس سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ ایک انصاریؓ جن کا نام ابو بردہ بن دینار تھا بولے کہ یا رسول اللہ! میں نے تو (نماز سے پہلے ہی) ذبح کر دیا۔ لیکن میرے پاس ایک چار مہینہ کا بچہ ہے جو سال بھر کے جانور سے بھی اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں اسی کی قربانی کر لو۔ تمہارے بعد یہ کسی اور کے لئے کافی نہیں ہوگا۔

## بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ

وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا۔

## ۶۱۱ - عید اور حرم میں ہتھیار لے جانے پر ناپسندیدگی کا اظہار

حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عید کے دن ہتھیار لے جانے کی ممانعت تھی۔ اگر دشمن کا خوف ہو تو یہ صورت اس سے مستثنیٰ ہے۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذٰلِكَ بِمِنًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَاءَ يَعُودُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ

۹۱۳ - ہم سے ذکریا بن یحییٰ ابو السکین نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محاربی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن سوقہ نے سعید بن جبیر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ میں اس دن ابن عمرؓ کے ساتھ تھا جب نیزے کی انی آپ کے پاؤں کے تلوے میں چبھ گئی تھی جس کی وجہ سے آپ کا پاؤں رکاب سے چپک گیا۔ پھر میں نے اتر کر اسے نکالا۔ یہ واقعہ منیٰ میں پیش آیا تھا جب حجاج کو معلوم ہوا (جو اس زمانہ میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد حجاز کا امیر تھا) تو وہ عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کس نے آپ کو زخمی کیا ہے (تو ہم اسے سزا دیتے)

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِیْ یَوْمٍ لَمْ یَکُنْ یُحْمَلُ فِیْہِ وَاَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ یَکُنِ السِّلَاحُ یُدْخَلُ فِی الْحَرَمِ

اس پر ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ تو تمہارا ہی کارنامہ ہے۔ حجاج نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس دن ہتھیار اپنے ساتھ لائے جس دن پہلے کبھی ہتھیار ساتھ نہیں لایا جاتا تھا (عیدین کے دن) تم ہتھیار حرم میں لائے حالانکہ حرم میں ہتھیار نہیں لایا جاتا تھا۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ وَاَنَا عِنْدَہٗ قَالَ کَیْفَ ھُوَ قَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ اَصَابَکَ قَالَ اَصَابَنِیْ مَنْ اَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِیْ یَوْمٍ لَّا یَحِلُّ فِیْہِ حَمْلُہٗ یَعْنِی الْحَجَّاجَ ۔

۹۱۴۔ ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسحٰق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ حجاج، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا۔ میں بھی آپ کی خدمت میں موجود تھا۔ حجاج نے مزاج پوچھا، ابن عمر نے فرمایا کہ اچھا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ آپ کو زخمی کس نے کیا؟ ابن عمر نے فرمایا کہ مجھے اس شخص نے زخمی کیا جس نے اس دن ہتھیار ساتھ لے جانے کی اجازت دی جس دن ہتھیار ساتھ نہیں لے جایا جاتا تھا۔ آپ کی مراد حجاج ہی سے تھی ۔[1]

## بَابُ ۶۱۲ التَّبْکِیْرُ لِلْعِیْدِ

## ۶۱۲۔ عید کی نماز سویرے پڑھنا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُسْرٍ اِنْ کُنَّا فَرَغْنَا فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَذٰلِکَ حِیْنَ التَّسْبِیْحِ

عبداللہ بن بسر نے فرمایا کہ ہم نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے تھے جب آپ نے یہ فرمایا تو نماز تسبیح کا وقت تھا۔[2]

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ زُبَیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَاِنَّمَا ھُوَ لَحْمٌ عَجَّلَہٗ

۹۱۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے زبید کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبی نے ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس دن سب سے پہلے ہمیں نماز پڑھنی چاہیئے۔ پھر واپس آکر قربانی کرنی چاہیئے۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کے مطابق کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو یہ ذبیحہ ایک ایسا گوشت ہوگا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے حرم میں یا عید کے دن ہتھیار لے کر کوئی نہیں نکلتا تھا لیکن تم نے اس کی اجازت دی۔ عید کا دن خوشی اور انبساط کا دن ہے اس میں ہتھیار لگا کر کیوں جایا جائے۔ پھر ازدحام اور لوگوں کے ہجوم میں ہتھیار سے زخمی ہو جانے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے اس لیے اگر تم نے ایسے موقع پر ہتھیار ساتھ لے جانے کی اجازت دی اور ایک شخص کے ہتھیار سے میں زخمی ہو گیا تو بالواسطہ تم ہی اس زخم کا سبب ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ خود حجاج نے ابن عمرؓ کے خلاف یہ سازش کی تھی۔ عام لوگوں کو رجحان آپ کی طرف بہت زیادہ تھا حجاج اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ اس نے ایک شخص کو تیار کیا جس نے زہر میں بجھے ہوتے نیزے سے آپ کو زخمی کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس زخم سے جانبر نہ ہو سکے اور اسی میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ شاید آپ نے اسی طرف اشارہ کیا ہو۔

[2] صلوٰۃ تسبیح سورج نکلنے کے بعد جب مکروہ وقت نکل جائے تو پڑھی جاتی ہے۔ عید کی نماز میں سنت بھی یہی ہے کہ وقت مکروہ نکل جانے کے بعد ہی پڑھی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَّا هٰذِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا أَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی سے تیار کر لیا ہے قربانی قطعاً یہ نہیں ہو سکتی۔ اس پر میرے ماموں بردہ بن دینار نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ میں نے تو نماز پڑھنے سے پہلے ہی ذبح کر دیا البتہ میرے پاس ایک چار مہینے کا بچہ ہے جو ایک سال کے جانور سے بھی زیادہ بہتر ہے، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں اسے ذبح کر لو یا یہ فرمایا کہ اسے ذبح کر لو اور تمھارے بعد چار مہینے کے جانور کسی کے لیے کافی نہیں ہوں گے۔

## باب ۶۱۳ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ أَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ

## ۶۱۳ - ایام تشریق میں عمل کی فضیلت

ابن عباس رضی اللہ عنہ (اس آیت) "اور (اللہ تعالیٰ کا ذکر) معلوم دنوں میں کرو" میں ایام معلومات سے مراد ذی الحجہ کے دس دن لیتے تھے اور ایام معدودات سے مراد ایام تشریق لیتے تھے۔ ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما ان دس دنوں میں بازار کی طرف نکل جاتے اور لوگ ان بزرگوں کی تکبیر سن کر تکبیر کہتے، اور محمد بن علی نفل نمازوں کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔[1]

۹۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهٖ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ۔

۹۱۶ - ہم سے محمد بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے سلیمان کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے مسلم البطین نے ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں۔ سوا اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر (جہاد کے لیے) نکلا اور واپس آیا تو سب کچھ کھو چکا تھا۔

## باب ۶۱۴ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهٖ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ

## ۶۱۴ - تکبیر، منیٰ کے دنوں میں، اور جب عرفہ جائے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ، منیٰ میں اپنے خیمہ کے اندر تکبیر کہتے تو مسجد میں موجود لوگ اسے سنتے تھے اور وہ بھی تکبیر کہنے لگتے،

---

[1] ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں عبادت سال کے تمام دنوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ کہا گیا ہے کہ ذی الحجہ کے دس دن تمام دنوں میں سب سے زیادہ افضل ہیں اور رمضان کی راتیں تمام راتوں میں سب سے افضل ہیں۔ ذی الحجہ کے ان دس دنوں کی خاص عبادت جس پر سلف کا عمل تھا تکبیر کہنا اور روزہ رکھنا ہے۔ اس عنوان کی تشریحات میں ہے کہ ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم جب تکبیر کہتے تو عام لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اور تکبیر میں مطلوب بھی یہی ہے کہ جب کسی کو کہتے ہوئے سنیں تو اگرچہ جتنے بھی آدمی ہوں سب بلند آواز سے تکبیر کہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَيُكَبِّرُوْنَ وَيُكَبِّرُ اَهْلُ الْاَسْوَاقِ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيْرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْاَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰى فِرَاشِهٖ وَفِيْ فُسْطَاطِهٖ وَمَجْلِسِهٖ وَمَمْشَاهُ وَتِلْكَ الْاَيَّامَ جَمِيْعًا وَكَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ۔

پھر بازار میں موجود لوگ بھی تکبیر کہنے لگتے اور منیٰ تکبیر سے گونج اٹھتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ منیٰ میں ان دنوں میں نماز کے بعد بستر پر، خیمہ میں، مجلس میں، راستے میں اور دن کے تمام ہی حصوں میں تکبیر کہتے تھے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا دسویں تاریخ میں تکبیر کہتی تھیں اور عورتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہا کرتی تھیں[1]

٭ ٭ ٭ ٭

۹۱۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ نِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّيْ لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

۹۱۷ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے محمد بن ابی بکر ثقفی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تلبیہ کے متعلق دریافت کیا کہ آپ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسے کس طرح کہتے تھے۔ اس وقت ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے انھوں نے فرمایا کہ تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہتے اور تکبیر کہنے والے تکبیر۔ اس میں کوئی اجنبیت محسوس نہیں کی جاتی تھی۔

۹۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهٗ۔

۹۱۸ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے عاصم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے حفصہ نے ان سے ام عطیہ نے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں عید کے دن عیدگاہ میں جانے کا حکم تھا۔ کنواری لڑکیاں اور حائضہ عورتیں بھی پردہ کرکے باہر آتی تھیں۔ یہ سب مردوں کے پیچھے پردہ میں رہتیں۔ جب مرد تکبیر کہتے تو یہ بھی کہتیں اور جب وہ دعا کرتے تو یہ بھی کرتیں۔ اس دن کی برکت و طہارت سے ان کی توقعات بھی وابستہ تھیں۔

## بَابٌ ۶۱۵ الصَّلٰوةِ اِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

## ۶۱۵ - عید کے دن حربہ کی طرف (سترہ بنا کر) نماز

۹۱۹ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

۹۱۹ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی ان سے

[1] تکبیر ان دنوں کا شعار ہے اور تلبیہ سے بھی زیادہ اسے اہمیت حاصل ہے۔ عورتوں کی تکبیر سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بھی بلند آواز سے کہتی ہوں گی۔ ترمذی کی حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي ؏

نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الضحٰی کی نماز کے لیے حربہ (چھوٹا نیزہ) گاڑ دیا جاتا تھا پھر آپ اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے[له]۔

## باب ۶۱۶ حَمْلِ الْعَنَزَةِ وَالْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

## ۶۱۶۔ امام کے سامنے عید کے دن عنزہ یا حربہ گاڑنا

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا ؏

۹۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو عمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ جاتے تو عنزہ (وہ ڈنڈا جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہو) آپؐ کے ساتھ لے جایا جاتا تھا۔ پھر یہ عیدگاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپؐ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

## باب ۶۱۷ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ إِلَى الْمُصَلَّى

## ۶۱۷۔ عورتیں اور حیض والیاں عیدگاہ میں

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ أَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى ؏

۹۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد نے ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ پردہ والی دوشیزاؤں کو عیدگاہ لے جائیں اور ایوب نے حفصہ کے واسطہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ حفصہ کی حدیث میں یہ زیادتی ہے کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں (عیدگاہ) جائیں اور حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

## باب ۶۱۸ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلَّى

## ۶۱۸۔ بچے عیدگاہ میں

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ

۹۲۲۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبدالرحمٰن بن عابس کے واسطہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے

---

له کیونکہ عید میدان میں پڑھی جاتی تھی اور میدان میں نماز پڑھنے کے لیے سترہ ضروری ہے اس لیے چھوٹا سا نیزہ لے لیتے تھے جو سترہ کے لیے کافی ہو سکے اور اسے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیتے تھے۔ نیزہ اس لیے لیتے تھے کہ اسے گاڑنے میں آسانی ہوتی تھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس سے پہلے لکھ آئے ہیں کہ عیدگاہ میں ہتھیار نہ لے جانا چاہئے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ضرورت ہو تو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سترہ کے لیے لے جایا جاتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ.

## بَابُ ۶۱۹ اِسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ

۹۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

## بَابُ ۶۲۰ الْعَلَمِ بِالْمُصَلّٰى

۹۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتّٰى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الضحیٰ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ آپؐ نے نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی طرف آئے اور انھیں وعظ و تذکیر کی اور صدقہ کے لیے فرمایا۔

## ۶۱۹ - عید کے خطبہ میں امام کا رخ حاضرین کی طرف ہونا چاہیئے۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف رخ کرکے کھڑے ہوتے تھے۔

۹۲۳ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے زبید نے، ان سے شعبی نے ان سے براء رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ کے دن بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر ہماری طرف چہرۂ مبارک کرکے فرمایا کہ سب سے مقدم عبادت ہمارے اس دن کی یہ ہے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں اور پھر واپس ہوکر قربانی کریں اس لیے جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقہ کے مطابق کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو وہ ایسی چیز ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی مہیا کر دیا ہے اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے تو پہلے ہی ذبح کر دیا لیکن میرے پاس ایک چار مہینے کا جانور ہے اور وہ سال بھر کے جانور سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ خیر تم ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد کسی کی قربانی اس سے نہیں ہوگی۔

## ۶۲۰ - عیدگاہ کے لیے نشان

۹۲۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے سفیان کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبد الرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ گئے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہاں اور اگر باوجود کم عمری کے میری قدر و منزلت آپ کے یہاں نہ ہوتی تو

www.sirat-e-mustaqeem.com



دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ ؎

میں نہیں جا سکتا تھا۔ آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے قریب ہے۔ وہاں آپ نے نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا۔ اس کے بعد عورتوں کی طرف آئے۔ آپ کے ساتھ بلال ؓ بھی تھے۔ آپ نے انھیں وعظ و تذکیر کی اور صدقہ کے لیے کہا چنانچہ میں نے دیکھا کہ عورتیں اپنے ہاتھوں سے بلال ؓ کے کپڑے میں ڈالے جا رہی تھیں۔ پھر آں حضور ؐ اور بلال ؓ گھر واپس ہوئے۔

## بَاب ۶۲۱ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ

## ۶۲۱ - عید کے دن امام کی عورتوں کو نصیحت

۹۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتُرَى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ قَالَ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ

۹۲۵ - ہم سے اسحٰق بن ابراہیم بن نصر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو میں نے یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی نماز پڑھی۔ پہلے آپ ؐ نے نماز پڑھی تھی پھر اس کے بعد خطبہ دیا۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو اترے اور عورتوں کی طرف آئے پھر انھیں نصیحت کی۔ آپ ؐ اس وقت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے تھے بلال ؓ نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں ڈالے جا رہی تھیں میں نے عطاء سے پوچھا کیا یہ عید الفطر کے دن کی زکوٰۃ تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ وہ صدقہ کے طور پر دے رہی تھیں۔ اس وقت عورتیں اپنے چھلے (وغیرہ) برابر ڈال رہی تھیں۔ پھر میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ کیا آپ امام پر اس کا حق سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ انھوں نے فرمایا ہاں ان پر یہ حق ہے اور کیا وجہ ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے! ابن جریج نے کہا کہ حسن بن مسلم نے مجھے خبر دی انھیں طاؤس نے انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھنے گیا ہوں۔ یہ سب حضرات خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور خطبہ بعد میں دیتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے جب آپ ؐ لوگوں

---

؎ اگرچہ عہد نبوی میں عیدگاہ کے لیے کوئی عمارت نہیں تھی اور جہاں عیدین کی نماز پڑھی جاتی تھی وہاں کوئی منبر بھی نہیں تھا لیکن اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بلند جگہ تھی جس پر چڑھ کر آپ ؐ خطبہ دیتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ. الْآيَةَ. ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِيْمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

کو ہاتھ کے اشارہ سے بٹھا رہے تھے۔[1] پھر آپ صفوں سے گزرتے ہوئے عورتوں کی طرف آئے۔ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اے نبی جب تمہارے پاس مومنات بیعت کے لیے آئیں" الآیہ۔ پھر جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم اس پر قائم ہو، ایک عورت نے جواب دیا کہ ہاں۔ ان کے علاوہ کوئی عورت بھی نہ بولی حسن کو معلوم نہیں کہ بولنے والی خاتون کون تھیں۔[2] آپ نے صدقہ کے لیے فرمایا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ لاؤ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ چنانچہ عورتیں چھلے اور انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ "فتخ" بڑی انگوٹھی (چھلے) کو کہتے ہیں جس کا جاہلیت کے زمانہ میں استعمال تھا۔

## بَابٌ ۶۲۲ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيْدِ

## ۶۲۲۔ اگر کسی عورت کے پاس عید کے دن چادر نہ ہو۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَّخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَأَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ فَكُنَّا نَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى وَنُدَاوِي الْكَلْمٰى فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَلَّا تَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ

۹۲۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے حفصہ بنت سیرین کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم اپنی لڑکیوں کو عیدگاہ جانے سے روکتے تھے۔ پھر ایک خاتون آئیں اور قصر بنو خلف میں انھوں نے قیام کیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انھوں نے بیان کیا کہ ان کی بہن کے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک رہے تھے اور خود ان کی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ غزوات میں شریک ہوئی تھیں۔ ان کا بیان تھا کہ ہم مریضوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے تھے انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو اور اس وجہ سے وہ (عید کے دن عیدگاہ) نہ جائے تو کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنی

---

[1] یعنی جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے سامنے خطبہ دے چکے تو لوگوں نے سمجھا کہ اب خطبہ ختم ہو گیا ہے اور انھیں واپس جانا چاہیئے۔ چنانچہ لوگ واپسی کے لیے اٹھنے لگے لیکن آنحضور نے انھیں ہاتھ کے اشارہ سے روکا کہ ابھی بیٹھے رہیں کیونکہ آں حضور عورتوں کو خطبہ دینے جا رہے تھے۔

[2] دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاتون اسماء بنت یزید تھیں جو اپنی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے "خطیبۃ النساء" کے نام سے مشہور تھیں انھیں کی ایک روایت میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف آئے تو میں بھی ان میں موجود تھی۔ آپ نے فرمایا کہ عورتو! تم جہنم کے ایندھن زیادہ بنو گی۔ میں نے آپ کو پکار کر کہا کیونکہ میں آپ کے ساتھ بہت ڈھیٹھ تھی۔ کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ تم لوگ لعن طعن بہت زیادہ کرتی ہو۔ اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ الحدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ شَكَّ أَيُّوبُ وَالْحُيَّضُ فَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُيَّضُ قَالَتْ نَعَمْ أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

چادر کا ایک حصہ اسے اڑھا دے اور پھر وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ حفصہ نے بیان کیا کہ پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو میں ان کی خدمت میں بھی حاضر ہوئی اور دریافت کیا کہ آپ نے فلاں فلاں بات سنی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہاں میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ ام عطیہؓ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو یہ ضرور کہتیں کہ میرے باپ آپ پر فدا ہوں وہاں تو آپ نے بیان کیا کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ والی دوشیزائیں باہر نکلیں (عید کے دن عیدگاہ جانے کے لیے) یا آں حضورؐ نے فرمایا کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں (عیدگاہ جائیں) شبہ ایوب کو تھا۔ البتہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ ہو کر بیٹھیں انھیں خیر اور مسلمانوں کی دعا میں ضرور شریک ہونا چاہیئے۔ حفصہ نے کہا کہ میں نے ام عطیہ سے دریافت کیا کہ حائضہ عورتیں بھی؟ انھوں نے فرمایا کیا حائضہ عورتیں عرفات نہیں جاتیں اور فلاں فلاں جگہوں میں شریک نہیں ہوتیں۔[1]

## بَابُ ۶۲۳ اِعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلَّى

۹۲۷ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ۔

## ۶۲۳ ۔ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہیں

۹۲۷ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ حائضہ عورتوں، دوشیزاؤں اور پردہ والیوں کو عیدگاہ لے جائیں۔ ابن عون نے کہا کہ یا (حدیث میں) پردہ والی دوشیزائیں ہے۔ البتہ حائضہ عورتیں مسلمانوں کی جماعت اور دعاؤں میں شریک ہوں اور عیدگاہ سے علیحدہ رہیں۔

## بَابُ ۶۲۴ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلَّى

۹۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى۔

## ۶۲۴ ۔ عیدگاہ میں دسویں تاریخ کو قربانی

۹۲۸ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے کثیر بن فرقد نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی کرتے تھے۔

---

[1] اس حدیث پر نوٹ اس سے پہلے گذر چکا ہے۔ پہلے بھی لکھا گیا تھا کہ حفصہ کے سوال کی وجہ یہ تھی کہ جب حائضہ پر نماز ہی فرض نہیں اور نہ وہ نماز پڑھ سکتی ہے تو عیدگاہ میں اس کی شرکت سے کیا فائدہ ہوگا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود حائضہ عورتوں کی شرکت اس وجہ سے مناسب سمجھی گئی ہے کہ مسلمانوں کی شان و شوکت کا اظہار ہو سکے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۶۲۵ کلام الامام والناس فی خطبۃ العید واذا سئل الامام عن شیئ وھو یخطب

## ۶۲۵۔ عید کے خطبہ میں امام اور عام لوگوں کی گفتگو، اور خطبہ کے وقت امام سے سوال

۹۲۹۔ حدثنا مسدد قال حدثنا ابو الاحوص قال حدثنا منصور بن المعتمر عن الشعبی عن البراء ابن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوٰۃ فقال من صلی صلوتنا ونسک نسکنا فقد اصاب النسک ومن نسک قبل الصلوٰۃ فتلک شاۃ لحم فقام ابو بردۃ بن دینار فقال یا رسول اللہ واللہ لقد نسکت قبل ان اخرج الی الصلوٰۃ وعرفت ان الیوم یوم اکل وشرب فتعجلت واکلت واطعمت اھلی وجیرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم قال فان عندی عناق جذعۃ لھی خیر من شاتی لحم فھل تجزی عنی قال نعم ولن تجزی عن احد بعدک ۔

۹۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے منصور بن معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی۔ اس کی قربانی درست ہے لیکن جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ ذبیحہ صرف گوشت کے لیے ہوگا۔ اس پر ابو بردہ بن دینار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بخدا میں نے تو نماز کے لئے آنے سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ میں یہ سمجھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اسی لیے میں نے جلدی کی اور خود بھی کھایا اور گھر والوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہرحال یہ ذبیحہ صرف گوشت کے لیے ہوگا۔ انھوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک بکری کا چار مہینے کا بچہ ہے۔ وہ چھوٹا سا بچہ دو بکریوں کے گوشت سے بھی زیادہ بہتر ہے کیا میری قربانی اس سے ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں لیکن تمھارے علاوہ کسی کی قربانی ایسے بچے سے صحیح نہیں ہوگی۔

۹۳۰۔ حدثنا حامد بن عمر عن حماد بن زید عن ایوب عن محمد ان انس بن مالک قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوٰۃ ان یعید ذبحہ فقام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ جیران لی اما قال بھم خصاصۃ واما قال بھم فقر وانی ذبحت قبل الصلوٰۃ وعندی عناق لی احب من شاتی لحم فرخص لہ فیھا ۔

۹۳۰۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے ایوب نے ان سے محمد نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن نماز پڑھ کر خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا اسے دوبارہ قربانی کرنی چاہیئے۔ اس پر انصار میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ غریب پڑوسی ہیں (انھوں نے خصاصہ کا لفظ استعمال کیا یا فقر کا، راوی کو شبہ ہے) اس لیے میں نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا البتہ میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بھی زیادہ مجھے عزیز ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دے دی تھی۔

۹۳۱۔ حدثنا مسلم قال حدثنا شعبۃ عن

۹۳۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْأَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ ۔

ان سے اسود نے ان سے جندب نے ۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیا اور پھر قربانی کی ۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو تو اسے دوسرا جانور بدلہ میں ذبح کرنا چاہیئے اور جس نے نماز سے پہلے ذبح نہ کیا ہو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔[1]

## بَابٌ ۶۲۶ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيْقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيْدِ

## ۶۲۶ ۔ عید کے دن جو راستہ بدل کر آیا ۔

**۹۳۲ ۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ تَابَعَهُ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ أَصَحُّ ۔

**۹۳۲ ۔** ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابوتمیلہ یحییٰ بن واضح نے خبر دی انہیں فلیح بن سلیمان نے انہیں سعید بن حارث نے انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (عیدگاہ سے) راستہ بدل کر آتے تھے ۔ اس روایت کی متابعت یونس بن محمد نے فلیح کے واسطہ سے کی ۔ ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ۔ لیکن جابر کی حدیث زیادہ صحیح ہے ۔

## بَابٌ ۶۲۷ إِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

## ۶۲۷ ۔ عید کی نماز نہ ملے تو دو رکعت (تنہا) پڑھ لے ۔

وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوْتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيْدُنَا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِيْ عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

اور یہی عورتیں بھی کریں اور وہ لوگ بھی جو گھروں اور دیہاتوں میں رہتے ہیں ۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اسلام والو ! یہ ہماری عید ہے ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مولا ابن ابی عتبہ زاویہ میں رہتے تھے ۔ انہیں آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں اور بچوں کو جمع کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھیں اور تکبیر کہیں ، عکرمہ نے شہر کے قرب وجوار میں آباد لوگوں کے متعلق فرمایا کہ جس طرح امام کرتا ہے یہ لوگ بھی عید کے دن جمع ہو کر دو رکعت نماز پڑھیں ۔ عطاء نے فرمایا کہ عید کی نماز چھوٹ جائے تو دو رکعت تنہا پڑھنی چاہیئے ۔[2]

**۹۳۳ ۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

**۹۳۳ ۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث نے

---

[1] اس باب کی احادیث کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عیدین کے خطبہ میں جمعہ کے خطبہ کی بہ نسبت زیادہ توسع ہے اور عیدین کے خطبہ کے دوران عام لوگ امام سے سوال بھی کر سکتے ہیں اور باہم گفتگو بھی کر سکتے ہیں ۔ [2] حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے کہ عید کی نماز (بقیہ صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ ؏

حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے یہاں تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چہرۂ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے تشریف فرما تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ ابوبکر! انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو کہ یہ عید کے دن ہیں۔ یہ قربانی کے دن تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے مجھے چھپا رکھا تھا اور میں حبشہ کے لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (نیزوں کا) کھیل دکھا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں کھیلنے دو۔ بنو ارفدہ! تم اطمینان سے کھیل دکھاؤ۔

## بَابُ ۶۲۸ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

وَقَالَ أَبُو الْمُعَلَّى سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ

## ۶۲۸۔ عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنا؟

ابو معلیٰ نے فرمایا کہ میں نے سعید سے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ آپ عید سے پہلے نماز پسند نہیں کرتے تھے

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ ؏

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عیدگاہ میں تشریف لے گئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ نے نہ اس سے پہلے نماز پڑھی تھی اور نہ اس کے بعد۔ آپؐ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے [1]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا دو یا چار رکعتیں گھر میں پڑھی جائیں گی۔ چونکہ عید کی نماز خود سنت ہے اس لیے یہ سنت کی قضا ہوگی۔ فرض نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضا واجب ہوتی ہے اور سنت کی بھی قضا ہوتی ہے لیکن صرف استحباب کے درجہ میں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سنتیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عمل پر استمرار سے ثابت ہوتی ہیں یعنی کوئی عمل آں حضورؐ کسی خاص وقت میں ہمیشہ کرتے تھے تو اس دوام سے اس عمل کی سنیت کا استنباط ہوگا اس لیے سنتوں میں وقت کی خصوصیت بھی ہوتی ہے اور جب وہ چھوٹ جاتی ہیں تو وقت نکل جانے کے بعد اس کا کوئی دوسرا داعیہ باقی نہیں رہتا لیکن فرض اور واجب شارع کے حکم سے ثابت ہوتے ہیں اور وقت نکل جانے کے بعد بھی سابق حکم باقی رہتا ہے۔

(متعلقہ صفحہ ہذا) [1] عید کے دن فجر کی نماز کے بعد نماز مکروہ ہے۔ اس دن اشراق کی نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔ البتہ عید کی نماز کے بعد گھر میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ عیدگاہ میں اس وقت بھی اجازت نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# اَبْوَابُ الْوِتْرِ

بَابُ ۶۲۹ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ

۹۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ يَأْمُرُ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ

۹۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِّنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي

# نماز وتر کے مسائل

۶۲۹ - وتر سے متعلق احادیث

۹۳۵ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے نافع اور عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات میں نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ رات میں دو دو رکعت کرکے نماز پڑھنی چاہیئے اور جب طلوعِ صادق کا وقت قریب ہو جائے تو ایک رکعت اس کے ساتھ ملا لینی چاہیئے جو ساری نماز کو طاق بنا دے اور نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر وتر کی دو رکعت اور ایک آخری رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے اور کسی اپنی ضرورت کے متعلق حکم بھی دیتے تھے۔

۹۳۶ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے مخرمہ بن سلیمان نے ان سے کریب نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سوئے (آپ نے فرمایا کہ) میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہل طول میں لیٹیں پھر آپ سو گئے۔ تقریباً نصف شب میں آپ بیدار ہوئے۔ نیند کے اثر کو چہرۂ مبارک سے آپ نے دور کیا۔ اس کے بعد آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں پھر ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کے پاس گئے اور وضو کی۔ تمام آداب و مستحبات کے ساتھ۔ اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر کان پکڑ لیا اور اسے ملنے لگے ؎

؎ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بچے تھے اس لیے لاعلمی کی وجہ سے بائیں طرف کھڑے ہو گئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا کان بائیں طرف سے دائیں طرف کرنے کے لیے پکڑا تھا۔ اس تفصیل کے ساتھ بھی روایتوں میں ذکر ہے لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ میرا کان پکڑ کر آپؐ اس لیے ملنے لگے تھے تاکہ رات کی تاریکی میں آپ کے دستِ مبارک سے میں مانوس ہو جاؤں اور گھبراہٹ نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں روایتیں الگ ہیں۔
آپ نے ابن عباس کا کان بائیں سے دائیں طرف کرنے کے لیے بھی پکڑا تھا اور پھر تاریکی میں انھیں مانوس کرنے کے لیے آپؐ ان کا کان ملنے بھی لگے تھے۔ آپ کو آپ کے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سونے کے لئے بھیجا تھا تاکہ آپ کی رات کے وقت کی عبادت کی تفصیل ایک عینی شاہد کے ذریعہ معلوم کریں۔ چونکہ آپ بچے تھے اور پھر آنحضورؐ سے آپ کی قرابت تھی۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی خالہ تھیں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَعْدَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ‎

آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو دو رکعت پڑھی۔ پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی۔ پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد انھیں طاق بنا یا پھر لیٹ گئے۔ جب مؤذن (طلوع صبح صادق کی اطلاع دینے) آیا تو آپ نے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھی۔

۹۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ وَإِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ ‎

۹۳۷ - ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کی نمازیں دو دو رکعت کر کے پڑھو اور جب ختم کرنے کا ارادہ ہو تو ایک رکعت اور ملا لو جو ساری نماز کو طاق بنا دے۔ قاسم نے بیان کیا کہ ہم نے بہت سوں کو تین رکعت وتر پڑھتے بھی پایا ہے۔ سب ہی کی اجازت ہے اور مجھے امید ہے کہ ان میں سے کسی طریقہ میں بھی کوئی حرج نہ ہوگا۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتَهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ ‎

۹۳۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ کی یہی نماز تھی مراد ان کی رات کی نماز سے تھی۔ آپ کا سجدہ ان رکعتوں میں اتنا طویل ہوتا تھا کہ سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی شخص بھی پچاس آیتیں پڑھ سکتا ہے اور فجر کی نماز سے پہلے آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد داہنے پہلو پر لیٹ رہتے۔ آخر مؤذن نماز کی اطلاع دینے آتا۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اس لیے جس دن ان حضورؐ کی ان کے یہاں سونے کی باری تھی۔ آپ بے تکلفی کے ساتھ چلے گئے اور وہیں رات بھر رہے بچپنے کے باوجود انتہائی ذکی و فہیم تھے اس لیے ساری تفصیلات یاد رکھیں۔

(متعلقہ صفحہ ہذا) لہ وتر کی نماز سے متعلق علماء کا اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت؟ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں گی، یا دو سلاموں سے۔ رات کی نماز (صلاۃ اللیل) سے یہاں مراد مغرب اور عشاء کے علاوہ ہے اور جسے نماز تہجد کہتے ہیں۔ محدثین عام طور سے صلاۃ لیل اور وتر کو علیحدہ ذکر کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر اور صلاۃ لیل ان کے یہاں دو نمازیں ہیں لیکن چونکہ دونوں میں باہم ربط قوی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی تہجد پڑھنا چاہے تو مستحب یہی ہے کہ وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھے اور یہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی معمول تھا۔ اس لیے صلاۃ لیل (تہجد) کو وتر کے ابواب میں اور وتر کو صلاۃ لیل کے ابواب میں بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ حنفیہ کا بھی نقطۂ نظر بالکل یہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وتر (بقیہ برصفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۶۲۳ ساعاتِ الوِتْرِ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْصَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

۹۳۹ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَيْهِ قَالَ حَمَّادٌ اَيْ يُسْرِعَةٍ

## ۶۲۳ - وتر کے اوقات

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر سونے سے پہلے پڑھ لینے کی ہدایت کی تھی۔

۹۳۹ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نماز صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا میں ان میں طویل قرأت کر سکتا ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں دو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت سے (آخر میں) وتر بنا لیتے تھے اور صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں (سنت فجر) اس طرح پڑھتے گویا اذان (اقامت) اب ہونے ہی والی ہے۔ حماد نے بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جلدی پڑھ لیتے تھے[2]

---

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بھی صلاۃ لیل ہی کا ایک حصہ ہے اور اس کے باوجود اپنی قرأت۔ رکعات اور صفات کی تعیین کی وجہ سے ایک مستقل نماز بن گئی ہے لیکن شوافع رحمہم اللہ کے نزدیک ان میں کوئی فرق نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وتر کی کم سے کم ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں بعض شوافع نے تیرہ رکعتیں بھی بتائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک وتر واجب بھی نہیں۔ احناف چونکہ صلاۃ لیل اور وتر میں فرق کرتے ہیں اور دونوں کی صفات میں بھی فرق کرتے ہیں اس لیے انھوں نے کہا کہ وتر صرف تین رکعت ہے اور واجب ہے۔ لیکن جو لوگ نماز وتر اور صلاۃ لیل میں کوئی فرق ہی نہیں کرتے ان کے نزدیک یہ واجب بھی نہیں۔ احادیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو وتر کے لیے جگاتے تھے لیکن صلاۃ لیل کے لیے نہیں جگاتے تھے۔ اسی طرح آپ کا عام حکم اس کے متعلق یہ تھا کہ آخر شب میں پڑھی جائے لیکن جو صحابہ رضی اللہ عنہم آخر شب میں بیدار ہونے کا پوری طرح اعتماد و یقین نہ رکھتے ہوں انھیں حکم تھا کہ اول شب ہی میں اسے پڑھ لیں پھر اگر وتر چھوٹ جائے تو اس کی قضا بھی ضروری ہے۔ یہ عام سنن کے خلاف اس کی رکعتیں اور وقت بھی متعین ہیں اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اس کا ترک جائز نہیں ہے پھر ہمارا اور شوافع کا اس میں اور کیا اختلاف باقی رہا سوا اس کے کہ ہم لفظ "واجب" اس کے لیے استعمال کرتے ہیں اور وہ اس لفظ کا استعمال نہیں کرتے تیسرا اختلاف یہ ہے کہ ان کے یہاں افضل وتر کو دو مرتبہ سلاموں کے ساتھ پڑھنا ہے۔ لیکن ہمارے یہاں اس کے لیے صرف ایک مرتبہ سلام پھیرنا چاہیئے۔ حدیث میں جو طریقے بیان ہوئے ہیں ان میں دونوں طرح گنجائش ہے۔ اختلاف صرف افضلیت کا ہے۔

صفحہ ہذا:- [1] اس سلسلے کی احادیث کا حاصل یہ ہے کہ عشاء کے بعد ساری رات وتر کے لیے ہے طلوع صبح صادق سے پہلے جس وقت بھی چاہے پڑھ سکتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول آخر شب میں صلوٰۃ لیل کے بعد اسے پڑھنے کا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آخر شب میں اٹھنے کا پوری طرح یقین نہیں ہوتا تھا اس لیے وہ عشاء کے بعد ہی پڑھ لیتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کا معمول آخر شب میں پڑھنے کا تھا۔

[2] اس حدیث میں "اذان" سے مراد اقامت ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں آپ قرأت طویل نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں ہلکی قرأت کرتے تھے اور جس طرح اقامت کی آواز سنتے ہی سنتیں جلدی ختم کر کے نمازی فرض نماز میں شرکت کی کوشش کرتا ہے اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی فجر کی سنتیں جلدی پڑھ لیتے تھے۔ گویا سائل کا جواب ہو گیا کہ فجر کی سنتوں میں قرأت طویل نہ کرنی چاہیئے لیکن یہ ان کے لیے ہے جنھوں نے رات میں تہجد پڑھی ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۹۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ ۔

۹۴۰ ۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے مسلم نے حدیث بیان کی ۔ ان سے مسروق نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں ہی وتر پڑھی ہے اور آپؐ کی وتر کا آخری وقت صبح صادق سے پہلے تک تھا۔ؐ[1]

## باب ۶۳۱ إِيقَاظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ بِالْوِتْرِ

۶۳۱ ۔ وتر کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کو جگاتے تھے ۔

۹۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ ۔

۹۴۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے (رات میں) اور میں آپ کے بستر پر عرض میں لیٹی رہتی تھی ۔ جب آپ کو وتر شروع کرنی ہوتی تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی ۔

## باب ۶۳۲ لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا

۶۳۲ ۔ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھی جاتے ۔

۹۴۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا ۔

۹۴۲ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ۔ ان سے عبید اللہ نے ۔ ان سے نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کرو۔[2]

## باب ۶۳۳ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

۶۳۳ ۔ نماز وتر سواری پر

۹۴۳ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۹۴۳ ۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ابوبکر بن عمر بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب کے

---

[1] دوسری روایتوں میں ہے کہ آپ نے وتر اول شب میں بھی پڑھی، درمیان شب میں بھی اور آخر شب میں بھی ۔ گویا عشاء کے بعد سے صبح صادق کے پہلے تک وتر پڑھنا آپؐ سے ثابت ہے ۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مختلف حالات میں آپؐ نے وتر مختلف اوقات میں پڑھی ۔ غالباً تکلیف اور مرض وغیرہ میں اول شب میں پڑھتے تھے اور مسافرت کی حالت میں درمیان شب میں ۔ لیکن عام معمول آپ کا اسے آخری شب ہی میں پڑھنے کا تھا ۔

[2] یعنی اگر تہجد پڑھنا ہے تو وتر تہجد کے بعد پڑھی جائے ۔ شریعت میں مطلوب یہ ہے کہ رات کی سب سے آخری نماز وتر ہو ۔ یہی وجہ ہے کہ وتر کے بعد بھی رات کی نماز میں جو دو دو رکعت سنتوں کا ذکر آتا ہے انھیں بیٹھ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ ۔

واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے سعید بن یسار نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستہ میں تھا سعید نے فرمایا کہ جب (راستے میں) مجھے طلوع صبح صادق کا خطرہ ہوا تو سواری سے اتر کر میں نے وتر پڑھ لی اور پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جا ملا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کہاں رُک گئے تھے؟ میں نے کہا کہ اب صبح کا وقت ہونے ہی والا ہے۔ اس لیے میں سواری سے اتر کر وتر پڑھنے لگا تھا۔ اس پر عبداللہ بن عمر بولے کہ کیا تمہارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسوۂ حسنہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یقیناً ہے آپ نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ ہی پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔[۵۱]

## بَابُ ۶۳۴ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

## ۶۳۴ ۔ نمازِ وتر سفر میں

۹۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ۔

۹۴۴ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری ہی پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا آپ اشاروں سے نماز پڑھتے تھے۔ صلاۃ لیل میں آپ ایسا کرتے تھے۔ فرائض اس طرح نہیں پڑھتے تھے اور وتر سواری پر پڑھ لیتے تھے۔

## بَابُ ۶۳۵ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

## ۶۳۵ ۔ قنوت رکوع سے پہلے اور اس کے بعد

۹۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ

۹۴۵ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد بن سیرین نے انھوں نے فرمایا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے آپ نے اس دعا کو

---

[۵۱] دوسری متعدد روایتوں میں ہے کہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی نماز کے لیے سواری سے اترتے ہیں اور آپ نے یہ نماز سواری پر نہیں پڑھی دونوں حدیثوں کے تعارض کو محدثین نے اس طرح ختم کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان صحابہ میں تھے جو وتر اور صلوٰۃ لیل میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے اور سب پر ہی وتر کا اطلاق کرتے تھے۔ اس لیے بخاری کی اس حدیث کے متعلق کہا جائے گا کہ صلوٰۃ لیل کے متعلق آپ نے یہ ہدایت وتر کے عنوان سے دی تھی لیکن جن دوسری روایتوں میں ہے کہ وتر پڑھنے کے لیے آپ سواری سے اتر جاتے تھے اور زمین پر پڑھتے تھے وہ حقیقی وتر ہے۔ احناف کا مسلک بھی یہی ہے کہ وتر سواری پر نہ پڑھی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الرُّكُوعِ يَسِيرًا ؛

۹۴۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ ؛

۹۴۷ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ ؛

۹۴۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ ؛

پڑھا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ رکوع کے تھوڑی دیر بعد۔

۹۴۶ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عاصم نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ دعائے قنوت (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں) پڑھی جاتی تھی۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ عاصم نے کہا کہ آپ ہی کے حوالہ سے فلاں شخص نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد فرمایا تھا۔ اس کا جواب حضرت انس نے یہ دیا کہ انھوں نے غلط سمجھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ دعاء قنوت پڑھی تھی۔ غالباً (اس وقت) جب آپ نے قاریوں کی ایک جماعت کو جس میں تقریباً ستر صحابہ تھے مشرکوں کے قبیلہ میں بھیجا تھا۔ بدعہدی کرنے والوں کے یہاں آپ نے انھیں نہیں بھیجا تھا۔ بدعہدی کرنے والوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں معاہدہ تھا (لیکن انھوں نے عہد شکنی کی) تو آنحضور نے ایک مہینہ تک ان کے حق میں بد دعا کی (یہ حدیث اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ کتاب المغازی میں آئے گی۔

۹۴۷ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے تیمی نے ان سے ابومجلز نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک دعاء قنوت پڑھی تھی۔ اور اس میں قبائل رعل و ذکوان پر بد دعا کی تھی۔

۹۴۸ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں اسمٰعیل نے خبر دی کہا کہ ہمیں خالد نے خبر دی انھیں ابوقلابہ نے انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ آں حضورؐ کے عہد میں قنوت مغرب اور فجر میں تھی [1]

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس "قنوت وتر" سے متعلق کوئی حدیث نہیں تھی۔ اسی لیے انھوں نے اس عنوان کے تحت جتنی احادیث لکھی ہیں وہ سب "قنوت نازلہ" سے متعلق ہیں جو کسی آفت یا افتاد کے وقت کے لیے مشروع ہے۔ ایسے مواقع پر اب بھی یہ قنوت پڑھی جاتی ہے "قنوت وتر" حنفیہ کے مسلک میں سال بھر پڑھی جائے گی۔ وتر کی آخری رکعت میں رکوع سے پہلے، لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قنوت فجر میں ہمیشہ پڑھی جائے گی اور وتر میں صرف رمضان کے آخری دنوں میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

# استسقاء کے مسائل

**بَابُ ۶۳۶** الْاِسْتِسْقَاءِ وَخُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

**۶۳۶۔** استسقاء۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

**۹۴۹۔ حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ ؎

**۹۴۹۔** ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے ان کے چچا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی چادر کو پلٹا۔

**بَابُ ۶۳۷** دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ

**۶۳۷۔** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ کفار کو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سے قحط میں مبتلا کر دے۔

**۹۵۰۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**۹۵۰۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سر مبارک آخری

---

؎ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ استسقاء نام ہے دعاء اور استغفار کا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ استسقاء کے موقع پر نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ بعض مرتبہ بغیر نماز بھی دعاء استسقاء کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً استسقاء دعاء اور استغفار ہی کا نام ہے اور اس دعاء کے لیے اس سے پہلے نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے کہ یہ دعاء کو قبول کروانے کا ایک ذریعہ ہے۔ دعاء استسقاء کے مختلف طریقے ہیں عام حالات میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء کی جاتی ہے۔ نماز کے بعد کی جاتی ہے اور شہر سے باہر عیدگاہ میں جا کر کی جاتی ہے۔ صلوٰۃ استسقاء کے لیے خطبہ مسنون نہیں ہے لیکن صاحبین اس سے اختلاف کرتے ہیں اور عمل بھی صاحبین ہی کے مسلک پر ہے۔ اس عنوان کی بعض احادیث میں اس کا ذکر ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ردائے مبارک بھی اس موقعہ پر پلٹ دی تھی۔ یہ صرف امام کے لیے مستحب ہے۔ رداء کا اب استعمال نہیں ہے اس لیے اگر امام کے پاس بڑا اسا رومال ہو تو اسی کو پلٹ لے۔ عیدین اور کسوف کی نماز اسی طرح استسقاء واجب نہیں ہیں۔ لیکن شیخ شمس الدین سروجی نے ہدایہ کی شرح میں نقل کیا ہے کہ امام وقت کے حکم سے یہ چیزیں واجب ہو جاتی ہیں۔ حموی نے الاشباہ والنظائر کے حاشیہ میں اس کی تصریح کی ہے کہ قاضی کے حکم سے روزہ واجب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح استسقاء کے لیے اگر امام حکم عام جاری کر دے تو یہ بھی واجب اور ضروری ہو جاتے گا۔ اسلام میں امیرالمومنین کو وقتی اور انتظامی امور میں اسی طرح کے اختیارات ہوتے ہیں اور ان کے حکم پر وجوب صرف انھیں کے دور تک رہے گا۔ ان کے بعد خود بخود یہ وجوب ختم ہو جاتے گا۔ یہ یاد رہے کہ امیرالمومنین کے حکم کو شرعی احکام میں کوئی دخل نہیں ہے۔ خلفاء راشدین کا درجہ دوسرے امراء مومنین کے مقابلہ میں اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ انھیں شارع کی حیثیت و اختیارات اگرچہ حاصل نہیں ہیں لیکن بعض امور میں امت نے ان کے عمل کو شرعی حیثیت بھی دی ہے مثلاً تراویح کے لیے جماعت وغیرہ۔ اس کے علاوہ بہت سے امور انتظامیہ جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جاری کیا تھا۔ بعد میں فقہاء نے انھیں ایک مذہب کی حیثیت دے دی اور ان پر احکام شرعیہ کی طرح عمل کیا۔ اس طرز عمل کی بنیاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفائے راشدین کا منصب شارع اور عام خلفاء مسلمین کے درمیان ایک الگ منصب ہے جس کا درجہ شارع سے کم اور عام خلفاء سے بڑھ کر ہے۔ (فیض الباری صفحہ ۲۷۸۔ ۲۷۷، جلد دوم)

www.sirat-e-mustaqeem.com



كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هَذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ.

رکعت (کے رکوع) سے اٹھاتے تو فرماتے کہ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دلائیے۔ اے اللہ! کمزور اور ناتواں مسلمانوں کو نجات دلائیے (کفار سے)۔ اے اللہ! مضر کو سختی کے ساتھ پامال کر دیجئے، اے اللہ انھیں یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سے قحط میں مبتلا کر دیجئے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ مغفرت کرے۔ قبیلہ اسلم کو اللہ محفوظ رکھے۔ ابن ابی الزناد نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ یہ ساری دعائیں آپ صبح کی نماز میں کرتے تھے۔

**۹۵۱** - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ

**۹۵۱** - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابو الضحیٰ نے ان سے مسروق نے ان سے عبداللہ نے ح ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریر نے منصور کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابو الضحیٰ نے ان سے مسروق نے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ انھیں یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سے قحط میں مبتلا کر دیجئے چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھانے شروع کر دیئے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آخر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ لوگوں کو اللہ کی طاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے اس لیے آپ خدا سے ان کے حق میں دعا کیجئے[1] اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس دن کا انتظار کرو جب آسمان پر صاف دھواں آئے گا۔ آیت "انکم عائدون" تک (نیز) جب ہم سختی کے ساتھ ان کی گرفت کریں گے (کفار کی) سخت گرفت بدر کی

[1] یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف رکھتے تھے قحط کی شدت کا یہ عالم تھا کہ قحط زدہ علاقے ویرانے بن گئے تھے۔ ابوسفیان نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور صلہ رحمی کا واسطہ دے کر رحم کی درخواست کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا۔ اس عنوان کے تحت ان احادیث کا ذکر ہے جن میں آپ کی بد دعا کے نتیجہ میں قحط پڑ جانے کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں ان احادیث کے بعض مباحث آئندہ اپنے موقعہ پر آئیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ ۔

لڑائی میں ہوئی تھی ۔ دھوئیں کا معاملہ بھی گذر چکا ، جب سخت قحط پڑا تھا ۔ اخذ و بطش اور آیت روم ساری پیشین گوئیاں پوری ہو چکیں ۔

## بَابُ ۶۳۸ سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ اِذَا قَحَطُوْا

## باب ۶۳۸ ۔ قحط میں لوگوں کی امام سے دعاء استسقاء کی درخواست

۹۵۲ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِيْ طَالِبٍ ؎ وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۞ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ ۞ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۞ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ ۞ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ طَالِبٍ ۞

۹۵۲ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے سنا تھا (ترجمہ) سفید رو ، جن کے واسطہ سے بارش کی دعا کی جاتی ہے ۔ یتیموں کے ماویٰ اور بیواؤں کے ملجا ۔ اور عمر بن حمزہ نے بیان کیا کہ ہم سے سالم نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ اکثر مجھے شاعر کا شعر یاد آ جاتا ہے ۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ دعاء استسقاء (منبر پر) کر رہے ہیں اور ابھی (دعاء سے فارغ ہو کر) اترے بھی نہیں تھے کہ تمام نالے لبریز ہو گئے ۔ وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ۞ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ ۔ ابو طالب کا شعر ہے (ترجمہ گذر چکا)

۹۵۳ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۞

۹۵۳ ۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے ابو عبد اللہ بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب کبھی قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعاء استغفار کرتے ۔ آپ فرماتے کہ اے اللہ! ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتے تھے (اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے) آپ بارش برساتے تھے اب ہم اپنے نبی کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں ۔ آپ بارش برسائیے (انس رضی اللہ عنہ) نے بیان فرمایا کہ چنانچہ بارش خوب برستی [۱]

---

[۱] خیر القرون میں دعاء کا یہی طریقہ تھا اور سلف کا عمل بھی اسی پر رہا کہ مردوں کو وسیلہ بنا کر وہ دعا نہیں کرتے تھے کہ انھیں تو عام حالات میں دعا کا شعور بھی نہیں ہوتا بلکہ کسی زندہ مقرب بارگاہ ایزدی کو آگے بڑھا دیتے تھے ۔ آگے بڑھ کر وہ دعا کرتے جاتے اور لوگ ان کی دعاء پر آمین کہتے جاتے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسی طرح توسل کیا گیا تھا ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر موجود یا مردوں کو وسیلہ بنانے کی کوئی صورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے نہیں تھی ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بڑھ کر وسیلہ بنانے کے لیے اور کونسی ذات ہو سکتی تھی ۔ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابٌ ۶۳۹ تَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

**۹۵۴ - حَدَّثَنِيْ** اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَاءَهٗ ؛

**۹۵۵ - حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبَاهُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْاَذَانِ وَلٰكِنَّهٗ وَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيُّ مَازِنِ الْاَنْصَارِ ؛

بَابٌ ؛ بَابٌ ؛ بَابٌ ؛

## ۶۳۹ - استسقاء میں چادر پلٹنا

**۹۵۴** - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی انھیں محمد بن ابی بکر نے انھیں عباد بن تمیم نے انھیں عبداللہ بن زید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاءِ استسقاء کی تو اپنی چادر بھی پلٹی۔

**۹۵۵** - ہم سے علی بن زید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی انھوں نے عباد بن تمیم سے سنا وہ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے ان کے چچا عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف گئے۔ آپ نے وہاں دعاءِ استسقاء کی قبلہ رو ہوکر۔ آپ نے چادر بھی پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ ابن عیینہ کہتے تھے کہ (حدیث کے راوی عبداللہ بن زید) وہ ہیں جنھوں نے طریقۂ اذان خواب میں دیکھا تھا۔ لیکن ان سے غلطی ہوئی کیونکہ یہ عبداللہ ابن زید بن عاصم مازنی ہیں۔ انصار کی شاخ بنو مازن سے ان کا تعلق ہے۔ (عرب کے بہت سے قبائل میں مازن نام کی شاخیں تھیں۔ اس لیے مازن انصار کے ذریعہ تعیین کر دی)۔

## بَابٌ ۶۴۰ اِنْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهٗ

## ۶۴۰ - جب اللہ رب العزت کے قائم کردہ حدود کو توڑ دیا جاتا ہے تو اس کا انتقام قحط کی صورت میں نازل ہوتا ہے[1]۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) مردے یا غیر موجود سے توسل کے جواز کا فتویٰ متاخرین کا ہے لیکن حافظ ابن تیمیہؒ نے اسے ناجائز قرار دیا ہے بہرحال اگر حافظ ابن تیمیہؒ کی طرح اس مسئلہ میں شدت نہ بھی اختیار کی جائے پھر بھی مردوں سے توسل نہ کرنا ہی بہتر ہوگا کہ سلف کا یہی معمول تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل اس مسئلہ میں بہت زیادہ واضح ہے۔ اور کچھ نہیں تو اس بدعت و فساد کے دور میں سدباب ذریعہ کے طور پر ہی اس طرح کے توسل سے لوگوں کو روکنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس کی دعا بھی نقل کی ہے آپ نے استسقاء کی دعا اس طرح کی تھی "اے اللہ! آفت اور مصیبت بغیر گناہ کے نازل نہیں ہوتی اور توبہ کے بغیر نہیں چھٹتی۔ آپ کے نبی کے یہاں میری قدر و منزلت تھی اس لیے قوم مجھے آگے بڑھا کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوئی ہے۔ یہ ہمارے ہاتھ ہیں جن سے ہم نے گناہ کیے تھے اور توبہ کے لیے ہماری پیشانیاں سجدہ ریز ہیں۔ بارانِ رحمت سے ہمیں سیراب کیجئے"۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا معاملہ تھا جیسے بیٹے کا باپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرو اور خدا کی بارگاہ میں ان کے چچا کو وسیلہ بناؤ۔ چنانچہ دعاءِ استسقاء کے بعد اس زور کی بارش ہوئی کہ تاحدِ نظر پانی ہی پانی تھا۔

(صفحہ ہذا) [1] اس عنوان کے تحت نہ کوئی حدیث بیان ہوئی ہے اور نہ کسی صحابیؓ کا قول۔ ابن رشید نے کہا ہے کہ غالباً یہ عنوان کسی خالی صفحہ پر تھا۔ مصنفؒ کا ارادہ رہا ہوگا کہ اس کے تحت کوئی حدیث لکھیں گے لیکن پھر یاد نہیں رہا ہوگا اور بعد کے علماء نے بھی اسے صحیح بخاری میں بغیر کسی تصرف کے شامل کر لیا۔ بخاری میں بعض ایسی احادیث ہیں جو اس عنوان کے تحت آسکتی تھیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ٦٤١ الاستسقاء في المسجد الجامع

٩٥٦ - حدثنا محمد قال حدثنا أبو ضمرة أنس بن عياض قال حدثنا شريك بن عبد الله بن أبي نمر أنه سمع أنس بن مالك يذكر أن رجلا دخل يوم الجمعة من باب كان وجاه المنبر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما فقال يا رسول الله هلكت الأموال وانقطعت السبل فادع الله أن يغيثنا قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم اسقنا اللهم اسقنا قال أنس ولا والله ما نرى في السماء من سحاب ولا قزعة ولا شيئا ولا بيننا وبين سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم أمطرت فوالله ما رأينا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت الأموال وانقطعت السبل فادع الله أن يمسكها فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والجبال والظراب والأودية ومنابت الشجر قال فانقطعت وخرجنا نمشي في الشمس قال شريك فسألت أنسا أهو الرجل الأول قال لا أدري۔

## باب ٦٤٢ الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة

## ۶۴۱ - جامع مسجد میں استسقاء

۹۵۶ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو منبر کے سامنے والے دروازہ سے جمعہ کے دن مسجد نبوی میں آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے بھی کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا۔ یا رسول اللہ! اموال واسباب تباہ ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ (یعنی انسان اور سواریاں بھوک کی وجہ سے کہیں آنے جانے کے قابل نہیں رہیں) آپ اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمایئے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا دیئے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں سیراب کیجئے۔ اے اللہ ہمیں سیراب کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا کہیں دور دور تک بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آتا تھا۔ ہمارے اور سلع پہاڑی کے درمیان کوئی مکان بھی نہیں تھا کہ ہم بادل ہونے کے باوجود نہ دیکھ سکتے) انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ سلع پہاڑی کے پیچھے سے ڈھال کی طرح بادل نمودار ہوا اور بیچ آسمان تک پہنچ کر چاروں طرف پھیل گیا اور بارش شروع ہو گئی۔ بخدا ہم نے سورج ایک ہفتہ تک نہیں دیکھا۔ پھر ایک شخص دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے اور اس شخص نے کھڑے کھڑے آپ کو مخاطب کیا۔ یا رسول اللہ! مال ومنال پر تباہی آگئی اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش روک دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے اور دعا کی کہ اب ہمارے اردگرد بارش برسایئے ہم سے اسے روک دیجئے۔ ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیراب کیجئے (یعنی مدینہ کے چاروں طرف جہاں بارش نہیں ہوتی ہے وہاں برسایئے) انھوں نے بیان کیا کہ اس دعا سے بارش کا سلسلہ بند ہو گیا اور ہم نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔ شریک نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہ وہی پہلا شخص تھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

## ۶۴۲ - قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر جمعہ کے خطبہ کے دوران استسقاء کی دعاء۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيثُنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ انْتَشَرَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ فَقَالَ مَا أَدْرِي۔

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شریک نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا۔ اب جہاں دارالقضاء ہے۔ اسی طرف کے دروازے سے وہ آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے بھی کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا۔ کہا کہ یا رسول اللہ! اموال ومنال تباہ ہوگئے اور راستے بند ہوگئے اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کیجئے، اے اللہ! ہمیں سیراب کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ بخدا آسمان پر بادل کا کہیں نام ونشان بھی نہیں تھا۔ ہمارے اور سلع[۱] پہاڑی کے درمیان مکانات بھی نہیں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ پہاڑی کے پیچھے سے بادل نمودار ہوا، ڈھال کی طرح، اور آسمان کے بیچ میں پہنچ کر چاروں طرف پھیل گیا۔ بخدا ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازہ سے داخل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے اس لیے اس نے کھڑے کھڑے کہا یا رسول اللہ! مال واسباب برباد ہوگئے اور راستے بند! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند ہوجائے۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش برسائیے جہاں ضرورت ہے ہم پر نہ برسائیے۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیراب کیجئے چنانچہ بارش کا سلسلہ بند ہوگیا اور ہم باہر آئے تو دھوپ نکل چکی تھی۔ شریک نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ پہلا ہی شخص تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔

## باب ۶۴۳۔ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

## ۶۴۳۔ منبر پر دعاء استسقاء

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَهُ

۹۵۸۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا

۱؎ سلع مدینہ کی مشہور پہاڑی ہے ادھر ہی سمندر تھا۔ راوی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بادل کا کہیں نام ونشان بھی نہیں تھا۔ سلع کی طرف بادل کا امکان ہوسکتا تھا لیکن اس طرف بھی بادل نہیں تھا کیونکہ پہاڑی صاف نظر آرہی تھی۔ درمیان میں مکانات وغیرہ بھی نہیں تھے۔ اگر بادل ہوتے تو ضرور نظر آتے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد بادل ادھر ہی سے آسکتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُونَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ۔

## باب ۶۴۴ مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَامَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ۔

## باب ۶۴۵ الدُّعَاءِ إِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ یا رسول اللہ! پانی کا قحط پڑ گیا ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے چنانچہ آپ نے دعا کی اور بارش اس طرح شروع ہوئی، کہ گھروں تک پہنچنا مشکل ہو گیا، دوسرے جمعہ تک بارش کی جھڑی بندھی رہی۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بارش کا رخ کسی اور طرف موڑ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اطراف و جوانب میں بارش برسائیے ہم پر نہ برسائیے۔ انھوں نے بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دائیں بائیں طرف چلے گئے پھر وہاں بارش شروع ہو گئی اور مدینہ میں اس کا سلسلہ بند ہوا۔

## ۶۴۴۔ جس نے دعاءِ استسقاء کے لیے صرف جمعہ کی نماز کافی سمجھی۔

۹۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے شریک بن عبداللہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور راستے بند ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور ایک ہفتہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ گھر گر گئے راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے پھر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ! بارش ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں میں برسائیے (دعا کے نتیجہ میں) بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

## ۶۴۵۔ دعا اس وقت جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں۔

۹۶۰۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو ایک ہفتہ تک برابر بارش ہوتی رہی۔ پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! مکانات منہدم ہو گئے راستے بند ہو گئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ ۞

**باب ۶۴۶** مَا قِيْلَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهٗ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

**۹۶۱ - حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۞

**باب ۶۴۷** اِذَا اسْتَشْفَعُوْا اِلَى الْاِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

**۹۶۲ - حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ ۞

**باب ۶۴۸** اِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ ۞

اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور باغات کی طرف بارش کا رخ کر دیجئے (جہاں بارش کی کمی ہے) چنانچہ بادل اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جایا کرتا ہے۔

**۶۴۶** - اس روایت سے متعلق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کی دعاء استسقاء میں چادر پلٹی تھی۔

**۹۶۱** - ہم سے حسن بن بشیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معافی بن عمران نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے ان سے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مال کی بربادی اور اہل عیال کی بھوک کی شکایت کی (قحط کی وجہ سے) چنانچہ آپ نے دعاء استسقاء کی۔ راوی نے اس موقعہ پر نہ چادر پلٹنے کا ذکر کیا تھا اور نہ قبلہ کی طرف رخ کرنے کا۔

**۶۴۷** - جب لوگ امام سے دعاء استسقاء کی درخواست کریں تو رد نہ کرنی چاہیئے۔

**۹۶۲** - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمیر کے واسطہ سے خبر دی اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند۔ آپ اللہ سے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور ایک ہفتہ تک برابر بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ بارش کا رخ پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور باغات کی طرف موڑ دیجئے چنانچہ بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جایا کرتا ہے۔

**۶۴۸** - اگر قحط میں مشرکین مسلمانوں سے دعا کی درخواست کریں؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



۹۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ الْآيَةَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ ۞

۹۶۳ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے مسروق نے، آپ نے فرمایا کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ قریش کا اسلام سے اعراض بڑھتا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بددعا کی۔ اس بددعا کے نتیجہ میں ایسا قحط پڑا کہ کفار مرنے لگے اور مردار اور ہڈیاں تک کھانے لگے۔ پھر ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلہ رحمی کا درس دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ ہو رہی ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) اس دن کا انتظار کرو جب آسمان پر صاف دھواں آئے گا" الآیہ لیکن وہ پھر بھی کفر کرتے رہے۔ اس پر خداوند تعالیٰ کا یہ فرمان ان کے متعلق نازل ہوا۔ ترجمہ "جس دن ہم ان کی سختی کے ساتھ گرفت کریں گے" اور یہ گرفت بدر کی لڑائی میں وقوع پذیر ہوئی [1] اور اسباط نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعاء استسقاء کی (مدینہ میں) جس کے نتیجہ میں خوب بارش ہوئی کہ سات دن تک اس کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ آخر لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی تو حضور اکرم نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے اطراف وجوانب میں بارش برسایئے۔ مدینہ میں بارش کا سلسلہ ختم کر دیجئے۔ چنانچہ بادل آسمان سے چھٹ گیا اور مدینہ کے اطراف وجوانب میں بارش ہوئی [1]

[1] یہاں تک جو واقعہ بیان ہوا اس کا تعلق مکہ سے ہے۔ کفار کی سرکشی اور نافرمانی سے عاجز آ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بددعا کی اور اس کے نتیجہ میں سخت قحط پڑا تو ابوسفیان جو ابھی تک کافر تھے حاضر خدمت ہوئے اور کہا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن خود اپنی قوم کے حق میں اتنی سخت بددعا کر دی۔ اب کم از کم آپ کو دعا کرنی چاہیئے کہ قوم کی یہ پریشانی دور ہو۔ حدیث میں اس کی تصریح نہیں ہے کہ آپ نے ان کے حق میں دوبارہ دعا فرمائی لیکن حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دعا کی تھی جبھی تو قحط کا سلسلہ ختم ہوا لیکن قوم کی سرکشی برابر جاری رہی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى، یہ "بطش کبریٰ" بدر کی لڑائی میں وقوع پذیر ہوئی۔ جب قریش کے بہترین افراد لڑائی میں کام آئے اور انھیں بری طرح پسپا ہونا پڑا۔ دمیاطی نے لکھا ہے کہ سب سے پہلی بددعا حضور اکرم نے اس وقت کی تھی جب کفار نے حرم میں سجدہ کی حالت میں آپ پر اوجھڑی ڈال دی تھی اور پھر خوب اس "کارنامے" پر خوش ہوئے اور قہقہے لگائے تھے۔ قوم کی سرکشی اور فساد اس درجہ بڑھ گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے حلیم الطبع، بردبار اور صابر نبی کی زبان سے بھی بددعا نکل گئی۔ جب ایمان لانے کی کسی درجہ میں بھی امید نہیں ہوتی۔ بلکہ قوم کا وجود دنیا میں صرف شر و فساد کا باعث بن کر رہ جاتا ہے تو اس شر کو ختم کرنے کی آخری تدبیر بددعا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ (بقیہ برصفحہ آئندہ)

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۶۴۹ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

۹۶۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسُهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَتَكَشَّطَتِ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ

## ۶۴۹ - جب بارش کی زیادتی ہو جائے تو اس بات کی دعا، کہ ہمارے یہاں بارش بند ہو جائے اور اطراف وجوانب میں برسے

۹۶۴ - مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ لوگوں نے کھڑے ہو کر فریاد شروع کر دی۔ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! بارش کے نام ایک بوند بھی نہیں۔ درخت سرخ ہو چکے ہیں (یعنی تمام پتے خشک ہو گئے) اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کرے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کیجئے۔ دو مرتبہ آپ نے اسی طرح کہا۔ خدا گواہ ہے۔ اس وقت آسمان پر بادل کہیں کہیں دور دور منظر نہیں آتا تھا لیکن اچانک ایک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی۔ آپ منبر سے اتر گئے اور نماز پڑھی جب آپ واپس ہوئے تو بارش ہو رہی تھی) اور اگلے جمعہ تک برابر ہوتی رہی۔ پھر جب حضور اکرم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی کہ مکانات منہدم ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش بند کر دے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور دعا کی اے اللہ! ہمارے اطراف میں اب بارش برسائیے۔ مدینہ میں اس کا سلسلہ بند کر دیجئے۔ مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور بارش ہمارے اطراف میں ہونے لگی۔ اس شان سے کہ اب مدینہ میں ایک بوند بھی نہیں پڑتی تھی۔ میں نے مدینہ کو دیکھا کہ وہ تاج کی طرح (صاف اور روشن) تھا۔

---

(بقیہ صفحہ گزشتہ) علیہ وسلم کی زبان مبارک سے پھر بھی کبھی ایسی بد دعا نہیں نکلی جو ساری قوم کی تباہی کا باعث ہوتی کیونکہ عرب کے اکثر افراد کا ایمان مقدر تھا۔ اس روایت میں اسباط کے واسطہ سے جو حصہ بیان ہوا ہے اس کا تعلق مکہ سے نہیں بلکہ مدینہ سے ہے۔

[۲] اسباط نے منصور کے واسطہ سے جو حدیث نقل کی ہے اس کی تفصیل اس سے پہلے متعدد ابواب میں گذر چکی ہے۔ مصنف نے دو حدیثوں کو ملا کر ایک جگہ بیان کر دیا یہ خلط کسی راوی کا نہیں بلکہ جیسا کہ دمیاطی نے کہا ہے خود مصنف کا ہے۔

(صفحہ ہذا) [۱] یہ حدیث اس سے پہلے متعدد روایتوں میں گذر چکی ہے اس میں کچھ اضافے اور نئی باتیں ہیں مثلاً یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دے رہے تھے تو عام لوگوں نے فریاد کی۔ ظاہر ہے کہ سب لوگ پریشان حال تھے جب ایک شخص نے آپ سے دعا کی درخواست کی ہوگی تو دوسرے صحابہ نے بھی اس کی تائید کی ہوگی کسی واقعہ سے متعلق راوی واقعہ کی ساری تفصیلات بیان نہیں کرسکتا اسی لئے اس طرح کی بعض روایتوں میں بظاہر اختلاف سا معلوم ہوتا ہے ورنہ بات سب صحیح کہتے ہیں۔ مدینہ میں اتنی بارش ہو چکی تھی کہ لوگوں کو اب سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا اطراف میں بارش کی ابھی کمی تھی اس لئے آپ نے دعا کی کہ اب اطراف مدینہ میں جہاں بارش کی کمی ہے بارش برسے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابُ ٦٥٠ الدُّعَاءِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ لَهُمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَرَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## ۶۵۰۔ استسقاء کی دعا کھڑے ہو کر

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا ان سے زہیر نے اور ان سے ابو اسحٰق نے کہ عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے ان کے ساتھ براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم بھی تھے ۔ حضرت عبداللہ نے دعاء شروع کی منبر پر نہیں بلکہ آپ زمین پر کھڑے تھے اور اسی طرح آپ نے دعاءِ استسقاء کی ۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جس میں قرأت بلند آواز سے کی، نہ اذان ہوئی تھی اور نہ اقامت ۔ ابو اسحٰق نے کہا کہ عبداللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا [۱]

۹۶۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا۔

۹۶۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عباد بن تمیم نے حدیث بیان کی کہ ان کے چچا نے جو صحابی تھے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر دعاءِ استسقاء کے لیے نکلے اور آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی چادر پلٹی چنانچہ بارش خوب ہوئی ۔

## بَابُ ٦٥١ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

۹۶۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

## ۶۵۱۔ استسقاء کی نماز میں قرآن مجید بلند آواز سے

۹۶۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے ان کے چچا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے باہر نکلے اور قبلہ رو ہو کر دعا کی پھر اپنی چادر پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی نماز میں آپ نے قرأت قرآن بلند آواز سے کی ۔

## بَابُ ٦٥٢ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

## ۶۵۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پشتِ مبارک صحابہؓ کی طرف کس طرح کی تھی؟

۹۶۷ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ

۹۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے ان کے چچا نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، جب آپ استسقاء کے لئے باہر نکلے تھے، دیکھا تھا ۔ انھوں نے بیان کیا کہ آپ نے

---

۱؎ یعنی آپ صحابی تھے اور جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے دعاءِ استسقاء کرتے دیکھا ہوگا آپ نے بھی دعا اسی طرح کی ہوگی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ۔

## بَابُ ۶۵۳ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ

۹۶۸ - حَدَّثَنِیْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ ۔

## بَابُ ۶۵۴ الْاِسْتِسْقَاءِ فِی الْمُصَلّٰى

۹۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِیْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَخْبَرَنِی الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ ۔

## بَابُ ۶۵۵ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ

۹۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّیْ وَاَنَّهُ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِیٌّ وَالْاَوَّلُ كُوْفِیٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ۔

## بَابُ ۶۵۶ رَفْعِ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ مَعَ الْاِمَامِ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ

وَقَالَ اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِیْ

پشتِ مبارک صحابہؓ کی طرف کردی اور قبلہ رُو ہوکر دعا کی پھر چادر پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی جس کی قرأتِ قرآن میں آپ نے جہر کیا تھا۔

## ۶۵۳ - استسقاء کی نماز، دو رکعتیں ہیں۔

۹۶۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے ان سے ان کے چچا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء استسقاء کی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور ردا مبارک پلٹی۔

## ۶۵۴ - استسقاء عیدگاہ میں

۹۶۹ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے عباد بن تمیم سے سنا اور عباد اپنے چچا کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعاء استسقاء کے لیے عیدگاہ تک گئے اور قبلہ رو ہوکر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر چادر مبارک پلٹی۔ سفیان نے بیان کیا کہ مجھے مسعودی نے ابوبکر کے حوالہ سے خبر دی تھی کہ آپ نے چادر کے دائیں کنارے کو بائیں طرف ڈال لیا تھا۔

## ۶۵۵ - استسقاء میں قبلہ کی طرف رخ کرنا

۹۷۰ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبدالوہاب نے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد نے خبر دی کہ عباد بن تمیم نے انھیں خبر دی اور انھیں عبداللہ بن زید انصاری نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تک گئے نماز استسقاء پڑھنے کے لیے۔ اور جب آپؐ نے دعا کی یا راوی نے یہ کہا کہ دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہوکر چادر مبارک پلٹی۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ اس سند کے راوی عبداللہ بن زید مازنی ہیں اور اس سے پہلی سند کے کوفی تھے۔ ان کے والد کا نام یزید تھا۔

## ۶۵۶ - دعاء استسقاء میں امام کے ساتھ عام لوگوں کا ہاتھ اٹھانا۔

اور ابو ایوب بن سلیمان نے کہا کہ مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُو وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتَّى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيقُ بَشِقَ أَيْ مَلَّ وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ قَالَا سَمِعْنَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

نے سلیمان بن بلال کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ ایک بدوی جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہوگئے، اہل وعیال اور تمام لوگ مر رہے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ آپؐ کے ساتھ اور لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ابھی ہم مسجد سے نکلے بھی نہیں تھے کہ بارش شروع ہو گئی تھی اور اسی طرح ایک ہفتہ تک برابر بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ پھر ایک شخص آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مسافروں کے لیے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا اور راستے بند ہوگئے (بَشِقَ بمعنے مَلَّ) اویسی نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید اور شریک نے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے تھے کہ میں نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی تھی

## بَاب ٦٥٧ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

## ۶۵۷ دعاء استسقاء میں امام کا ہاتھ اٹھانا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ اور ابن عدی نے سعید کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعاء استسقاء کے سوا اور کسی دعاء کے لیے ہاتھ (زیادہ) نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء میں ہاتھ اتنا اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی[1]

[1] ابو داؤد کی مرسل روایتوں میں یہی حدیث اس طرح ہے کہ "استسقاء کے سوا پوری طرح آپؐ کسی دعا میں بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بخاری کی اس روایت میں ہاتھ اٹھانے کے انکار سے مراد یہ ہے کہ بہت زیادہ ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ اس روایت سے یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپؐ دعاؤں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ شیخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس ایسی احادیث لکھی ہیں جن سے دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ملتا ہے اس لیے یہ ایک وہم اور قطعاً غلط بات ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعاء کے لیے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۶۵۸ مَا يُقَالُ إِذَا مُطِرَتْ**
**وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَصَيِّبٍ الْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ**

**۶۵۸ ۔ بارش ہونے لگے تو کیا دعا کی جائے ؟**
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن میں) کَصَيِّبٍ (کے صیب) سے مراد بارش ہے اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ یہ صَابَ اَصَابَ یَصُوبُ سے مشتق ہے۔

**۹۷۱ ۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَافِعٍ ؛

**۹۷۱ ۔** ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی۔ کہا کہ ہمیں عبید اللہ نے نافع کے واسطہ سے خبر دی۔ انھیں قاسم بن محمد نے انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے اللہ! نفع بخش بارش برسائیے۔ اس روایت کی متابعت قاسم بن یحییٰ نے عبید اللہ کے واسطہ سے کی اور اس کی روایت اوزاعی اور عقیل نے نافع کے واسطہ سے کی ہے۔

**باب ۶۵۹ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتّٰى يَتَحَادَرَ عَلٰى لِحْيَتِهِ**

**۶۵۹ ۔ جو بارش میں قصداً اتنی دیر ٹھہرا کہ اس کی ڈاڑھی سے پانی بہنے لگا۔**

**۹۷۲ ۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ قَالَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى

**۹۷۲ ۔** ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ ہم سے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ انہی دنوں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! مال برباد ہو گیا اور اہل وعیال فاقے پر فاقے کر رہے ہیں اللہ سے دعا کیجیے کہ ہمیں سیراب کرے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دعا کے لیے اٹھا دیئے آسمان پر دور دور تک بادل کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ لیکن (آپ کی دعا سے) بادل پہاڑوں کی طرح گرجتے ہوئے آگئے۔ ابھی حضور اکرم منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ کی ڈاڑھی سے بہہ رہا تھا ۵۱ آپ نے فرمایا کہ بارش دن بھر ہوتی رہی۔ دوسرے

---

۵۱ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً خطبہ کو طول دیا تھا پھر جب بارش کا پانی جسد اطہر پر خوب اچھی طرح پڑ چکا اور اس کے قطرات آپ کی ڈاڑھی سے ٹپکنے لگے تو آپ منبر سے اترے۔ اگر پہلے ہی آپ بارش سے بچنا چاہتے تو چھت کے نیچے آسکتے تھے مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بارش میں اپنا کپڑا کھول دیا تھا تاکہ بارش کے پانی سے کپڑا بھیگ جائے اور آپ نے فرمایا تھا کہ "حدیث عہد بربہ" یعنی عالم بشریت سے ابھی یہ ملوث نہیں ہوتی ہے اور اللہ رب العزت کے حضور سے تازہ وارد ہوئی ہے۔ بخاری کی (بقیہ صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ۔

دن، تیسرے دن بھی اور برابر اسی طرح ہوتی رہی تا آنکہ دوسرا جمعہ آ گیا۔ پھر یہی بدوی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہدم ہو گئیں اور مال و اسباب ڈوب گیا۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا ئیے اور ہم پر نہ برسائیے آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم اپنے ہاتھوں سے آسمان کی جس طرف بھی اشارہ کر دیتے بادل ادھر سے پھٹ جاتا۔ اب مدینہ تالاب کی طرح بن چکا تھا اور اس کے بعد وادی قناۃ ایک مہینہ تک بہتی رہی انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد مدینہ کے اطراف سے جو بھی آیا اس نے خوب سیرابی کی خبر سنائی۔

## بَابٌ ٦٦٠ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

## ۶۶۰۔ جب ہوا چلتی

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۷۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب تیز ہوا چلتی تو اس کا اثر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پہ محسوس ہوتا تھا لے

## بَابٌ ٦٦١ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

## ۶۶۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ پروا ہوا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی ہے۔

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ۔

۹۷۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حکم کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پروا ہوا کے ذریعہ مدد پہنچائی گئی (اشارہ غزوہ احزاب کی طرف ہے) اور قوم عاد پچھوا ہوا کے ذریعہ ہلاک کر دی گئی تھی۔

## بَابٌ ٦٦٢ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

## ۶۶۲۔ زلزلے اور نشانیوں سے متعلق احادیث

(بقیہ صفحہ گذشتہ) "الادب المفرد" میں ہے کہ کسی درخت کی فصل کے سب سے پہلے پھل کو آپ اپنی آنکھوں پر رکھتے تھے۔ اسی طرح ترمذی میں ہے کہ فصل کا پہلا پھل، آپ کے پاس اگر کوئی بچہ ہوتا تو اسے دیتے تھے ان تمام احادیث سے ایک مفہوم و معنی سمجھ میں آتا ہے اور اسی کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں بیان کرنا چاہتے ہیں (صفحہ ہذا) لے یعنی دعاء استسقاء کا مقصد بارش کی طلب ہے اور بعض اوقات بارش کے ساتھ ہوا بھی ہوتی ہے اس لیے ایسے وقت حضور پر کیا کیفیت گذرتی تھی اور آپ کیا کرتے تھے اسی کو اس باب میں بیان کرنا چاہتے ہیں آندھی سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم متاثر ہوتے تھے اور دعا کرتے تھے ایک دعا یہ ہے "اللهم انی اسئلك من خیر ما امرت به واعوذ بك من شر ما امرت به"۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۹۷۵ - حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ تَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَ يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَ تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ ؕ

۹۷۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی۔ کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب علم اٹھ جائے گا، اور زلزلوں کی کثرت ہو جائے گی۔ دنوں میں برکت نہیں رہے گی۔ فتنے پھوٹ پڑیں گے اور "ہرج" کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے قتل، اور دولت و مال کی اتنی بہتات ہو گی کہ سب مالدار ہو جائیں گے۔

۹۷۶ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَ فِیْ يَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَ فِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَ فِیْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَ فِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ ؕ

۹۷۶ - مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے حسین بن حسن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے اللہ ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرمائیے۔ اس پر لوگوں نے کہا۔ اور ہمارے نجد کے لیے بھی برکت کی دعا کیجئے۔ لیکن آپ نے پھر وہی کہا "اے اللہ ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرمائیے۔ پھر لوگوں نے کہا۔ اور ہمارے نجد میں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کی سینگ وہیں سے طلوع ہوتی ہے۔[1]

## بَابٌ ۶۶۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ

۶۶۳ - اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے متعلق "تجعلون رزقکم انکم تکذبون" (یعنی تمہارے حصہ میں تکذیب کے سوا اور کچھ آیا ہی نہیں) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رزق سے مراد شکر ہے۔

۹۷۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِنِ الْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ

۹۷۷ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے صالح بن کیسان کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان سے زید بن خالد جہنی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں صبح کی نماز ہمیں پڑھائی۔ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ لوگ بولے کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا

[1] اس روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ جو کچھ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا قابسی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کتاب میں آنے سے رہ گیا ہے کیونکہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہ اس طرح کی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتے تھے۔ اس کے لیے شارع کی طرف سے کوئی نص ضروری تھی چنانچہ بعض روایتوں میں یہ حدیث مرفوعاً بھی ذکر ہوئی ہے۔ کتاب الفتن میں دوبارہ یہ حدیث آئے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ۔

**باب ۶۶۳ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ**

وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ

**۹۷۸۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ۔

کہ صبح ہوتی ہے تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے ہوئے اٹھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کئے ہوئے۔ جو یہ کہتا ہے کہ بارش اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لاتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ بارش فلاں اور فلاں نچھتر سے ہوئی تو وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان لاتا ہے۔

**۶۶۳۔ بارش کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ نقل کیا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا

**۹۷۸۔** ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے عبداللہ بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ کل کیا کرنا ہوگا اس کا کسی کو علم نہیں۔ نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ موت کس خطہ ارض میں آئے گی اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ بارش کب ہوگی۔

# اَبْوَابُ الْكُسُوْفِ

**باب ۶۶۴ اَلصَّلٰوةُ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ**

**۹۷۹۔ حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ

# سورج گرہن سے متعلق احادیث

**۶۶۴۔ سورج گرہن کی نماز**

**۹۷۹۔** ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے خالد نے یونس کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے حسن نے ان سے ابوبکرہ

ع۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن صرف ایک مرتبہ لگا تھا جب بھی اس طرح کی کوئی نشانی یا اہم چیز آپ دیکھتے تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔ سورج گرہن بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گرہن لگا تو فوراً آپ نے نماز کی طرف رجوع کیا۔ نماز دو رکعت پڑھی تھی لیکن بہت زیادہ طویل! ہر رکعت میں آپ نے دو رکوع کئے۔ ان رکعتوں کے رکوع اور سجدے بھی بہت طویل تھے جب تک گرہن رہا آپ برابر نماز میں مشغول رہے۔

سورج گرہن سے متعلق روایتیں متعدد اور مختلف ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے اس نماز میں بھی عام نمازوں کی طرح صرف ایک رکوع کیا تھا۔ بہت سی روایتوں میں ہر رکعت میں دو رکوع کا ذکر ہے اور بعض میں تین اور پانچ رکوع تک بیان ہوئے ہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب کی تمام روایتوں کا جائزہ لینے کے بعد صحیح روایت وہی معلوم ہوتی ہے جو بخاری میں موجود ہے یعنی آپ نے ہر رکعت میں دو رکوع

(بقیہ صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ.

رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورج گرہن لگنا شروع ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اٹھ کر جلدی میں) چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں گئے۔ ساتھ ہی ہم بھی گئے۔ آپؐ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ تاآنکہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا، کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا۔ لیکن جب تم گرہن دیکھو تو اس وقت تک نماز اور دعاء کرتے رہو جب تک صاف نہ ہو جائے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَقُومُوا فَصَلُّوا۔

۹۸۰۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابراہیم بن حمید نے خبر دی۔ انھیں اسمٰعیل نے انھیں قیس نے اور انھوں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند گرہن کسی شخص کی موت پر نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس لیے اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۹۸۱۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو نے عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطہ سے خبر دی انھیں ان کے والد نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے

(بقیہ صفحہ ۴۹۵) کئے تھے۔ عام نماز میں ہر رکعت کے لیے صرف ایک رکوع ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف میں خصوصیت کے ساتھ دو رکوع کئے تو بہت سے صحابہؓ نے اس سے یہ استنباط کیا کہ یہ نماز عام نمازوں سے اپنی خصوصیات کے اعتبار سے مختلف ہے اور اس میں ایک سے زیادہ رکوع کئے جا سکتے ہیں۔ بعد میں صحابہ کے اس سلسلے میں فتاویٰ کو بہت سے راویوں نے مرفوع روایت کی طرح بیان کر دیا جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف میں دو رکوع اس لیے کئے تھے کہ نماز میں آپ کو ایسے مشاہدات ہوئے اور قدرت کی وہ نشانیاں سامنے آئیں جن کا مشاہدہ دوسری نمازوں میں نہیں ہوتا۔ کسی نشانی کے مشاہدہ پر سجدہ یا رکوع میں چلا جانا شریعت میں معلوم و معروف ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر سنی تو فوراً سجدہ میں چلے گئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو اصحاب سیر لکھتے ہیں کہ آپؐ اپنی سواری پر اس طرح جھکے ہوئے تھے جیسے رکوع کرنے والوں کی ہیئت ہوتی ہے۔ اسی طرح دیارِ ثمود سے جب آپ کا گذر ہوا اس وقت بھی آپؐ کی یہی ہیئت تھی۔ رکوع اور سجدہ عبدیت کا کامل اظہار ہے اس لیے آیت اللہ کے مشاہدہ پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام ایسے کیا کرتے تھے۔ صلوٰۃ کسوف میں بھی آپؐ نے آیات اللہ کا مشاہدہ کیا ہو گا اس لیے ایک رکوع کے بعد پھر دوبارہ رکوع کیا لیکن آپ نے نماز کے بعد خود عام امتیوں کو یہ ہدایت دی تھی کہ یہ نماز بھی عام نمازوں کی طرح پڑھی جائے کیونکہ ایک مزید رکوع کی وجہ آیت اللہ کا مشاہدہ تھا جس کے مقتضاء پر نماز میں عمل کرنا صرف شارع ہی کا منصب ہے اس لیے احناف کا یہ مسلک ہے کہ کسوف کی نماز بھی عام نمازوں کی طرح پڑھی جائے۔ جن روایتوں میں متعدد رکوع کا ذکر ہے اس کے متعلق بعض احناف نے یہ کہا ہے کہ چونکہ آپ نے طویل رکوع کیا تھا اور اسی وجہ صحابہ رکوع سے سر اٹھا اٹھا کر یہ دیکھتے تھے کہ آں حضور کھڑے ہو گئے یا نہیں اور اس طرح بعض صحابہ نے جو پیچھے تھے یہ سمجھ لیا کہ کئی رکوع کئے گئے ہیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ بات انتہائی نامناسب اور متاخرین کی ایجاد ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا۔

۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ ۔

## بَابُ ۶۶۵ الصَّدَقَةِ فِى الْكُسُوْفِ

۹۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِىَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِىَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ۔

خبر دی کہ سورج اور چاند گرہن کسی کی موت و زندگی پر نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس لیے جب تم اس کا مشاہدہ کرو تو نماز شروع کر دو۔

۹۸۲ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان ابو معاویہ نے حدیث بیان کی ان سے زیاد بن علاقہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن اس دن لگا تھا جس دن (آپ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ بعض لوگ یہ کہنے لگے کہ گرہن حضرت ابراہیمؓ کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کی کہ گرہن کسی کی موت وحیات پر نہیں لگتا۔ البتہ تم جب اسے دیکھو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو۔

## ۶۶۵ - سورج گرہن میں صدقہ

۹۸۳ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے ایک طویل قیام کے بعد رکوع کیا اور رکوع میں بھی بہت دیر تک رہے پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد دیر تک دوبارہ کھڑے رہے لیکن ابتدائی قیام سے کچھ کم اور پھر رکوع کیا بہت طویل۔ لیکن پہلے سے مختصر۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ کی حالت میں رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا، جب آپ فارغ ہوئے تو گرہن صاف ہو چکا تھا اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت وحیات سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن لگا ہوا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے محمد کی امت (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) اس بات پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے، اے امت محمد! واللہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمھیں بھی معلوم ہوتا تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۶۶۶ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ

۹۸۴ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ إِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ -

## ۶۶۶ - گرہن کے وقت اس کا اعلان کہ نماز ہونے والی ہے -

۹۸۴ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں یحییٰ بن صالح نے خبر دی کہا کہ ہم سے معاویہ بن سلام بن ابی سلام حبشی دمشقی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری نے عبداللہ بن عمرو کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو یہ اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے والی ہے -

* * * *

## باب ۶۶۷ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنٰى

## ۶۶۷ - گرہن میں امام کا خطبہ

عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تھا -

۹۸۵ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ح اور مجھ سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی - کہا کہ ہم سے عنبسہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انھوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن لگا اسی وقت آپ مسجد میں گئے - آپ نے بیان کیا کہ لوگوں نے حضور اکرم کے پیچھے صف بندی کر لی - آپ نے تکبیر کہی اور بہت دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے، پھر تکبیر کہی اور بہت طویل رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا (رکوع سے اٹھنے کے بعد) پھر بہت دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن پہلی مرتبہ سے کم - پھر تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے - یہ رکوع بھی پہلے کے مقابلہ میں مختصر تھا - اب سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا و لک الحمد کہا پھر سجدہ میں گئے آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا - (ان رکعتوں میں) چار رکوع اور چار سجدے کئے تھے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی سورج صاف ہو چکا تھا - نماز کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر پہلے اللہ تعالیٰ کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَجَلْ لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ.

اس کی شان کے مطابق تعریف کی اور پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ان میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا لیکن جب تم اسے دیکھا کرو تو فوراً نماز کی طرف رجوع کیا کرو اور کثیر بن عباس حدیث اس طرح بیان کرتے تھے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس دن سورج میں گرہن لگا (بقیہ حدیث) عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی طرح تھی پھر میں نے عروہ سے پوچھا کہ آپ کے بھائی (عبداللہ بن زبیرؓ کے دور خلافت) مدینہ میں جب سورج گرہن ہوا تو فجر کی نماز کی طرح (دو رکعتوں میں) دو رکوع سے زیادہ نہیں کئے تھے اس پر انھوں نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن انھوں نے سنت کے خلاف کیا تھا[۱]

## بَابُ ۶۶۸ هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ

## ۶۶۸ - کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ سورج میں کسوف یا خسوف (گرہن) لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "وَخَسَفَ الْقَمَرُ"

۹۸۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

۹۸۶ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی تھی کہ جس دن سورج میں خسوف (گرہن) لگا تو نبی کریم

[۱] اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد خطبہ دیا تھا۔ روایت کے آخری ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ عروہ بن زبیر جب حدیث بیان کر چکے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے صلوٰۃ کسوف کی ہر رکعت میں دو رکوع کئے تھے لیکن آپ کے بڑے بھائی عبداللہ بن زبیرؓ کے دور خلافت میں جب سورج گرہن لگا تو انھوں نے فجر کی طرح نماز پڑھائی تھی اور ایک رکعت میں صرف ایک ہی رکوع کیا تھا۔ اس پر عروہ نے فرمایا کہ ان کا عمل حجت نہیں ہے۔ انھوں نے اگر ایسا کیا تو یہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف تھا لیکن حضرت عروہؓ کی یہ بات تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے جب یہ نماز پڑھی تو بہت سے صحابہؓ بھی اس وقت آپ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے کسی نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل پر اعتراض نہیں کیا۔ پھر کیا ان تمام صحابہؓ نے سنت کے خلاف کیا تھا؟ اس ٹکڑے میں خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز کو نقل کرتے ہوئے راوی نے یہ کہا کہ نماز صبح کی طرح انھوں نے کسوف کی نماز پڑھی یعنی جس طرح صبح کی ایک رکعت میں صرف ایک رکوع ہے اسی طرح اس میں بھی آپ نے ایک ہی رکوع کیا۔ گویا ابو داؤد کی روایت میں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان موجود ہے کہ نماز کسوف کے بعد آپ نے صحابہ کو ہدایت فرمائی کہ اب کبھی کسوف ہو تو تم یہ نماز صبح کی نماز کی طرح پڑھنا اس سے وہی مطلب اخذ کیا گیا تھا جو احناف نے اخذ کیا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ایک رکوع کیا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فقام فكبر فقرأ قراءة طويلة ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فقام كما هو ثم قرأ قراءة طويلة وهي أدنى من القراءة الأولى ثم ركع ركوعا طويلا وهي أدنى من الركعة الأولى ثم سجد سجودا طويلا ثم فعل في الركعة الآخرة مثل ذلك ثم سلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس فقال في كسوف الشمس والقمر إنهما آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتموهما فافزعوا إلى الصلوة ؀

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی۔ آپؐ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی پھر دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے۔ اس کے بعد ایک طویل رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ پہلے ہی کی طرح کھڑے ہو گئے اور دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن اس مرتبہ کی قرأت پہلی قرأت سے کم تھی پھر آپ سجدہ میں گئے اور بہت دیر تک رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپؐ نے اسی طرح کیا۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا نماز سے فارغ ہو کر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند کا "کسوف" (گرہن) اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے اور ان میں "خسوف" (گرہن) کسی کی موت و زندگی پر نہیں لگتا لیکن جب تم اسے دیکھو تو فوراً نماز پڑھنے میں لگ جاؤ۔

## باب ۶۶۹ قول النبي صلى الله عليه وسلم يخوف الله عباده بالكسوف

قاله أبو موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم ـ

## ۶۶۹ ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے متعلق کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سورج گرہن کے ذریعہ ڈراتا ہے۔

اس کی روایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۹۸۷ ـ حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا حماد بن زيد عن يونس عن الحسن عن أبي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت أحد ولكن الله يخوف بها عباده لم يذكر عبد الوارث وشعبة وخالد بن عبد الله وحماد بن سلمة عن يونس يخوف الله بهما عباده وتابعه موسى عن مبارك عن الحسن قال أخبرني أبو بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم يخوف الله بهما عباده وتابعه أشعث عن الحسن ؀

۹۸۷ ـ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے حسن نے ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و حیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبد الوارث شعبہ خالد بن عبد اللہ اور حماد بن سلمہ کی یونس ہی کے واسطہ سے روایتوں میں "یخوف اللہ بہما عبادہٗ" (اللہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے) کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس روایت کی متابعت موسیٰ نے، مبارک کے واسطہ سے اور انھوں نے حسن کے واسطہ سے کی ہے حسن نے بیان کیا کہ مجھے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سورج اور چاند (کے گرہن) سے ڈراتا ہے (کہ متنبہ ہو جائیں اور گناہوں سے توبہ کر لیں) اس روایت کی متابعت اشعث نے بھی حسن کے واسطہ سے کی ہے۔

## باب ۶۷۰ التعوذ من عذاب القبر في الكسوف

## ۶۷۰ ـ سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِي الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؕ

۹۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس کسی ضرورت سے آئی اس نے آپ سے کہا کہ اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ پھر عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا؟[1] اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں پھر ایک مرتبہ صبح کو کہیں جانے کے لیے آپ سوار ہوئے۔ اس کے بعد سورج گرہن لگا۔ آپ دن چڑھے واپس ہوئے۔ (ازواج مطہرات کے حجروں سے گذرتے ہوئے (مسجد میں تشریف لائے) اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے صحابہؓ نے بھی آپ کی اقتدا میں نیت باندھ لی۔ آپ نے بہت ہی طویل قیام کیا پھر رکوع بھی بہت طویل کیا اس کے بعد کھڑے ہوئے اور اب کی مرتبہ قیام پھر طویل کیا لیکن پہلے سے کم، پھر رکوع کیا اور اس دفعہ بھی دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ میں گئے اب آپ پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے مختصر۔ پھر ایک طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے مختصر۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قیام کی حالت میں اب کی دفعہ بھی بہت دیر تک رہے لیکن پہلے سے کم دیر تک (چوتھی مرتبہ) پھر رکوع کیا اور بہت دیر تک رکوع کی حالت میں رہے لیکن پہلے سے مختصر۔ رکوع سے سر اٹھایا تو سجدہ میں چلے گئے۔ آخر آپؐ نے اس طرح نماز پوری کر لی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو چاہا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسی خطبہ میں آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ عذاب قبر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔

## باب ۶۷۱ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ

۶۷۱۔ گرہن میں سجدۂ طویل

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

۹۸۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شیبان نے

[1] بعض روایتوں میں ہے کہ جب یہودیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عذاب قبر کا ذکر کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ چلو! قبر کا عذاب یہودیوں کو ہوگا مسلمانوں کا اس سے کیا تعلق۔ آپ کو عذاب قبر سے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں تھا اور غالباً اس طرف ذہن بھی نہیں گیا ہوگا لیکن اس یہودیہ کے ذکر پر آپ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اسی روایت میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی ہدایت فرمائی اور یہ نماز کسوف کے خطبہ کا واقعہ ہے سنہ ۹ھ میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا ۔

## بَابُ ۶۷۲ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً

وَصَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَعَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ

**۹۹۰۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا

یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو اعلان ہوا کہ نماز ہونے والی ہے (اس نماز میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیئے، اور پھر دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کیئے۔ اس کے بعد آپؐ بیٹھے رہے (قعدہ میں) تا آنکہ سورج صاف ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے اس سے زیادہ طویل سجدہ اور کبھی نہیں کیا تھا (جتنا طویل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں صلوٰۃ کسوف میں کیا تھا)

## ۶۷۲۔ سورج گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صفہ زمزم میں لوگوں کو یہ نماز پڑھائی تھی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے اس کے لیے لوگوں کو جمع کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نماز پڑھی تھی۔

**۹۹۰۔** ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپؐ نے نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ اتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھی جا سکتی تھی۔ پھر آپؐ نے رکوع بھی طویل کیا اور اس کے بعد کھڑے ہوئے تو اب کی مرتبہ بھی قیام بہت طویل تھا لیکن پہلے سے کم۔ پھر ایک دوسرا طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے مختصر تھا اور اب سجدہ میں گئے۔ سجدہ سے اٹھ کر پھر طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام کے مقابلہ میں کم طویل تھا۔ پھر ایک طویل رکوع کیا یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پھر آپ بہت دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ پھر (چوتھا) رکوع کیا یہ بھی بہت طویل تھا لیکن پہلے سے کم۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لیے جب تم کو معلوم ہو کہ گرہن لگ گیا ہے تو

www.sirat-e-mustaqeem.com



لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَأُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

## باب ۶۷۳ صَلٰوةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ

۹۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم نے دیکھا کہ (نماز میں) اپنی جگہ سے آپ کچھ آگے بڑھے اور پھر اس کے بعد پیچھے ہٹ گئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی اور اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہا تھا۔ اگر میں اسے توڑ سکتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے، اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی تھی میں نے اس سے زیادہ بھیانک اور خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عورتیں اس میں زیادہ ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہؐ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے (انکار) کی وجہ سے۔ پوچھا گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا کفر (انکار) کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ شوہر کا اور احسان کا کفر کرتی ہیں۔ زندگی بھر تم کسی عورت کے ساتھ حسن سلوک کرو لیکن کبھی اگر کوئی خلافِ مزاج بات پیش آگئی تو یہی کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔[1]

## ۶۷۳ ۔ سورج گرہن میں عورتوں کی نماز مردوں کے ساتھ۔

۹۹۱ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کی بیوی فاطمہ بنت منذر نے انھیں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب سورج گرہن لگا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز میں شریک تھیں۔ میں نے پوچھا کہ بات کیا پیش آئی؟ اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کرکے سبحان اللہ کہا۔ پھر میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ہے؟ اس کا آپ نے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں بھی کھڑی ہو گئی۔ لیکن مجھے چکر آگیا اس لیے میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا

---

[1] اس باب کی تمام احادیث میں قابلِ غور بات یہ ہے کہ راویوں نے اس پر خاص طور سے زور دیا ہے کہ آپؐ نے ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے تھے چنانچہ قیام پھر رکوع پھر قیام اور پھر رکوع کی کیفیت پوری تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں لیکن سجدہ کا جب ذکر آیا تو صرف اسی پر اکتفا کیا کہ آپؐ نے سجدہ کیا تھا اس کی کوئی تفصیل نہیں کہ سجدے کتنے تھے کیونکہ راویوں کے پیش نظر اس نماز کے امتیازات کو بیان کرنا ہے اس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ رکوع ہر رکعت میں آپؐ نے دو کیے تھے۔ اور جن میں ایک رکوع کا ذکر ہے ان میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مقامي هذا حتى الجنة والنار ولقد أوحي إلي أنكم تفتنون في القبور مثل أو قريبا من فتنة الدجال لا أدري أيتهما قالت أسماء يؤتى أحدكم فيقال له ما علمك بهذا الرجل فأما المؤمن أو قال الموقن لا أدري أي ذلك قالت أسماء فيقول محمد رسول الله جاءنا بالبينات والهدى فأجبنا وآمنا واتبعنا فيقال له نم صالحا فقد علمنا إن كنت لموقنا وأما المنافق أو المرتاب لا أدري أيتهما قالت أسماء فيقول لا أدري سمعت الناس يقولون شيئا فقلته۔

کر وہ چیزیں جو میں نے پہلے نہیں دیکھی تھیں اب انھیں میں نے اپنی اسی جگہ سے دیکھ لیا۔ جنت اور دوزخ تک میں نے دیکھی اور مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ تم قبر میں دجال کے فتنہ کی طرح یا (یہ کہا کہ) دجال کے فتنہ کے قریب ایک فتنہ میں مبتلا ہوگے۔ مجھے یاد نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا کہا تھا آپ نے فرمایا کہ تمھیں لایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔ مؤمن یا یہ کہا کہ یقین کرنے والا (مجھے یاد نہیں کہ ان دو باتوں میں سے حضرت اسماءؓ نے کون سی بات کہی تھی) تو کہے گا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے ہمارے سامنے صحیح راستہ اور اس کے دلائل پیش کئے تھے اور ہم نے آپ کی بات مان لی تھی۔ آپ پر ایمان لائے تھے اور آپ کا اتباع کیا تھا۔ اس پر اس سے کہا جائے گا کہ مرد صالح سو جاؤ۔ ہمیں تو پہلے ہی معلوم تھا کہ تم ایمان و یقین رکھتے ہو۔ منافق یا شک کرنے والا (مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماءؓ نے کیا کہا تھا) وہ یہ کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں میں نے بہت سے لوگوں سے ایک بات سنی تھی۔ اور وہی میں نے بھی کہی۔

## باب ٦٧٤ من أحب العتاقة في كسوف الشمس

## ۶۷۴۔ جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا پسند کیا۔

**٩٩٢ - حدثنا** ربيع بن يحيى قال حدثنا زائدة عن هشام عن فاطمة عن أسماء قالت أمر النبي صلى الله عليه وسلم بالعتاقة في كسوف الشمس۔

۹۹۲۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے ہشام کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

## باب ٦٧٥ صلاة الكسوف في المسجد

## ۶۷۵۔ صلوٰۃ کسوف، مسجد میں

**٩٩٣ - حدثنا** إسماعيل قال حدثني مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة أن يهودية جاءت تسألها فقالت أعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم أيعذب الناس في قبورهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا بالله من ذلك ثم ركب رسول

۹۹۳۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک یہودی عورت کسی ضرورت سے ان کے یہاں آئی۔ اس نے کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم نہیں تھا اس لیے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا قبر میں بھی عذاب ہوگا؟ آنحضور نے (یہ سن کر) فرمایا کہ میں خدا کی اس سے پناہ مانگتا ہوں پھر آں حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ مرکبا فکسفت الشمس فرجع ضحی فمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین ظھرانی الحجر ثم قام فصلی وقام الناس وراءہ فقام قیاما طویلا ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد سجودا طویلا ثم قام فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد وھو دون السجود الاول ثم انصرف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقول ثم امرھم ان یتعوذوا من عذاب القبر۔

## باب ۶۷۶ لا تنکسف الشمس لموت احد ولا لحیاتہ

رواہ ابوبکرۃ والمغیرۃ وابوموسی وابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہم

۹۹۴۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن اسمعیل قال حدثنی قیس عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولکنھما ایتان من ایات اللہ فاذا رایتموھا فصلوا۔

۹۹۵۔ حدثنا عبداللہ بن محمد قال حدثنا ھشام قال اخبرنا معمر عن الزھری وھشام بن عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ قالت کسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کے وقت سوار ہوئے (کہیں جانے کیلئے) ادھر سورج گرہن لگ گیا اس لیے آپ واپس آگئے۔ ابھی چاشت کا وقت تھا۔ آں حضورؐ ازواج کے حجروں کے سامنے سے گذرے اور (مسجد میں) کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی صحابہؓ بھی آپؐ کی اقتداء میں صف بستہ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے آپؐ نے قیام بہت طویل کیا۔ رکوع بھی بہت طویل کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد (دوبارہ) طویل قیام کیا لیکن پہلے سے کم اس کے بعد بہت طویل لیکن پہلے رکوع سے کم رکوع سے سر اٹھا کر آپ سجدہ میں گئے اور طویل سجدہ کیا۔ پھر طویل قیام کیا اور یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ پھر طویل رکوع کیا اگرچہ یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا لیکن یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ اب (چوتھا) رکوع کیا اور یہ بھی پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر سجدہ کیا بہت طویل لیکن پہلے سجدہ کے مقابلے میں مختصر۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہیں۔

## ۶۷۶۔ سورج میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا۔

اس کی روایت ابوبکرہ، مغیرہ، ابوموسیٰ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے کی ہے۔

۹۹۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اسمٰعیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا۔ البتہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو نماز میں مشغول ہو جاؤ۔

۹۹۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی انھیں زہری اور ہشام بن عروہ نے انھیں عروہ نے انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ کھڑے ہو کر

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَدُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَوٰةِ

## باب ۶۷۷ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

**۹۹۶ ۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

لوگوں کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئے۔ آپؐ نے طویل قرأت کی پھر رکوع کیا اور یہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر سر اٹھایا اور اس مرتبہ بھی بہت دیر تک قرأتِ قرآن کرتے رہے لیکن پہلی مرتبہ سے یہ قرأت مختصر تھی۔ اس کے بعد آپؐ نے (دوسری مرتبہ) رکوع کیا بہت طویل لیکن پہلے کے مقابلہ میں مختصر، رکوع سے سر اٹھا کر آپ سجدہ میں چلے گئے اور دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کر چکے تھے۔ اس کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا۔ البتہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے اس لیے جب تم انھیں دیکھا کرو تو فوراً نماز کی طرف رجوع کیا کرو۔

## ۶۷۷ ۔ گرہن میں ذکر

اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی کی ہے۔

**۹۹۶** ۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبداللہ نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ سورج میں گرہن لگا تو آپ بہت گھبرا کر اٹھے۔ آپ ڈرے کہ کہیں قیامت نہ برپا ہو جائے[1] آپ نے مسجد میں آ کر بہت ہی طویل قیام، طویل رکوع اور طویل سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے کبھی آپؐ کو اس طرح نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو متنبہ کرتا ہے اس لیے جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً

---

[1] قیامت کی کچھ علامات ہیں جو پہلے ظاہر ہوں گی اور پھر اس کے بعد قیامت برپا ہو گی لیکن اس حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات میں ہی قیامت ہو جانے سے ڈرے حالانکہ اس وقت قیامت کی کوئی علامت نہیں پائی جا سکتی تھی۔ اس لیے اس حدیث کے ٹکڑے کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ "آپ اس طرح کھڑے ہوئے جیسے ابھی قیامت آ جائے گی"، گویا اس سے آپ کی خشیت وخوف کی حالت کو بتانا مقصود ہے، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو دیکھ کر ایک خاشع وخاضع کی یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر کبھی گھٹا دیکھتے یا آندھی چل پڑتی تو آپ کی اس وقت بھی یہی کیفیت ہو جاتی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ قیامت کی علامتیں ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئی تھیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کی شان جلالی وقہاری میں گم ہوتا ہے وہ ایسے مواقع پر غور وفکر سے کام نہیں لے سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جنت کی بشارت دی گئی تھی لیکن آپ فرمایا کرتے تھے اگر حشر میں میرا معاملہ برابر سرابر میں ختم ہو جائے تو میں اسی پر راضی ہوں اس کی وجہ بھی یہی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَدُعَآئِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ ؕ

اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس سے دعا اور استغفار کی طرف رجوع کرو۔

## بَابُ ۶۷۸ الدُّعَآءِ فِی الْکُسُوْفِ قَالَہٗ اَبُوْمُوْسٰی وَعَآئِشَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

## ۶۷۸۔ سورج گرہن میں دعاء

اس کی روایت ابوموسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ عِلَاقَۃَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَۃَ ابْنَ شُعْبَۃَ یَقُوْلُ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھَا فَادْعُوا اللّٰہَ وَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْجَلِیَ ؕ

۹۹۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زائدہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے زیاد بن علاقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی سورج گرہن بھی اسی دن لگا تھا۔ اس پر بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ گرہن ابراہیم رضی اللہ عنہ (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ ان میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا۔ جب اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو تا آنکہ سورج صاف ہو جائے۔

## بَابُ ۶۷۹ قَوْلِ الْاِمَامِ فِیْ خُطْبَۃِ الْکُسُوْفِ اَمَّا بَعْدُ

## ۶۷۹۔ گرہن کے خطبہ میں امام کا اما بعد کہنا

وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ

ابواسامہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے فاطمہ بنت منذر نے خبر دی، ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا، کہ سورج صاف ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے۔ پھر خطبہ دیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی تعریف کی اس کے بعد فرمایا۔ "امّا بعد"

## بَابُ ۶۸۰ الصَّلٰوۃِ فِیْ کُسُوْفِ الْقَمَرِ

## ۶۸۰۔ چاند گرہن کی نماز [۱]

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ؕ

۹۹۸۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے شعبہ نے ان سے یونس نے ان سے حسن نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی۔

[۱] اس عنوان کے تحت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی دو روایتیں ذکر کی ہیں۔ ان میں اگرچہ چاند گرہن میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اس پر ہے کہ آپ نے سورج گرہن کی نماز کے بعد فرمایا کہ "چاند اور سورج" اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور جب ان میں گرہن لگے تو نماز پڑھا کرو۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چاند گرہن کے وقت بھی نماز پڑھی جائے گی۔ اس باب کی پہلی اور دوسری (بقیہ برصفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۹۹۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ ؛

۹۹۹ - ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے ان سے ابوبکرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (بڑی تیزی سے) مسجد میں پہنچے صحابہ بھی جمع ہو گئے تھے۔ پھر آپ نے انھیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ گرہن بھی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور ان میں گرہن کسی کی موت پر نہیں لگتا۔ اس لیے جب گرہن لگے تو اس وقت تک نماز اور دعا میں مشغول رہو جب تک یہ چھٹ نہ جائے۔ یہ آپ نے اس وجہ سے فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ ان کے متعلق کہنے لگے تھے (کہ گرہن ان کی موت پر لگا ہے)

## باب ۶۸۱ اَلرَّكْعَةُ الْاُوْلٰى فِي الْكُسُوْفِ اَطْوَلُ

## ۶۸۱ - گرہن کی پہلی رکعت زیادہ طویل ہوگی۔

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ سَجْدَتَيْنِ الْاُوْلٰى اَطْوَلُ ؛

۱۰۰۰ - ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابواحمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عمرہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی دو رکعتوں میں چار رکوع کئے تھے اور پہلی رکعت سب سے زیادہ طویل تھی۔

## باب ۶۸۲ اَلْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوْفِ

## ۶۸۲ - گرہن کی نماز میں قرآن مجید کی قرأت بلند آواز سے

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا

۱۰۰۱ - ہم سے محمد بن مہران نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن نمر نے حدیث بیان کی انھوں نے ابن شہاب سے سنا انھوں نے عروہ سے سنا اور عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز میں

(بقیہ صفحہ گزشتہ) دونوں روایتیں ایک ہی ہیں صرف فرق یہ ہے کہ ایک میں واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے اور دوسری میں قدرے تفصیل سے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں چاند گرہن بھی لگا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی کوئی روایت بخاری کو اپنی شرائط کے مطابق نہیں ملی اس لیے انھوں نے اس واقعہ کو نہیں لکھا۔ ابن حبان نے اپنی سیرت میں لکھا ہے کہ ۵ھ میں چاند گرہن لگا تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز بھی باجماعت پڑھی تھی۔ یہ گرہن کی اسلام میں سب سے پہلی نماز تھی لیکن ابن حبان کی روایت کے خلاف صاحب ھدی نے لکھا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند گرہن کی نماز باجماعت پڑھنا ابن حبان کے سوا اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ چاند گرہن کی نماز تنہا پڑھی جائے گی اس کے لیے جماعت نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلوٰةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلوٰةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلَّى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ إِذْ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ

## بَابُ ۶۸۳ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

**۱۰۰۲** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

قرآن مجید بلند آواز سے پڑھا تھا۔ قرآن مجید پڑھنے کے بعد آپ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے۔ جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا اور پھر (رکوع سے سر اٹھانے کے بعد) قرآن مجید دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا کسوف کی دو رکعتوں میں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ اوزاعی وغیرہ رحمہم اللہ نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا انھوں نے عروہ سے اور عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن لگا تو آپ نے منادی کے ذریعہ اعلان کرا دیا کہ نماز ہونے والی ہے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں۔ ولید نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن نمر نے خبر دی اور انھوں نے ابن شہاب سے سنا اسی حدیث کی طرح۔ زہری (ابن شہاب) نے بیان کیا کہ اس پر میں نے (عروہ سے) پوچھا کہ پھر تمھارے بھائی عبداللہ بن زبیر نے جب مدینہ میں کسوف کی نماز پڑھائی تو کیوں ایسا کیا کہ دو رکوع سے زیادہ نہیں کئے اور جس طرح صبح کی نماز پڑھی جاتی اسی طرح یہ نماز بھی انھوں نے پڑھی انھوں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے لیکن انھوں نے سنت کے خلاف کیا۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے زہری کے واسطے سے قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنے کے سلسلے میں کی ہے۔

## ۶۸۳ - قرآن کے سجدے اور اس کے طریقے سے متعلق حدیث [1]

**۱۰۰۲** - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابواسحٰق نے بیان کیا کہ میں نے اسود سے سنا انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا۔ آپ کے پاس جتنے آدمی تھے، ان سب نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ البتہ ایک بوڑھا شخص اپنے ہاتھ میں کنکری یا مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی تک لے گیا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے میں نے دیکھا کہ بعد میں کفر کی حالت میں قتل ہوا [2]۔

---

[1] سجدۂ تلاوت احناف کے یہاں واجب ہے اور دوسرے ائمہ اسے سنت بتاتے ہیں۔

[2] دوسری روایتوں میں ہے کہ آپ نے جب سورۃ النجم کی تلاوت کی تو مشرکین نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس روایت کی تاویل مختلف طرق ول

(بقیہ صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۶۸۴ سَجْدَةِ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ آلٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

## باب ۶۸۵ سَجْدَةِ صٓ

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا۔

## باب ۶۸۶ سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُوْرَةَ النَّجْمِ

### ۶۸۴۔ آلم تنزیل میں سجدہ

۱۰۰۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے سعد بن ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں آلم تنزیل السجدہ کی سورۃ اور ہل اتی علے الانسان (سورۂ دہر) پڑھتے تھے۔

### ۶۸۵۔ سورہ صٓ کا سجدہ

۱۰۰۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ صٓ کے سجدہ میں ہمارے لیے کوئی تاکید نہیں ہے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا تھا۔

### ۶۸۶۔ سورۂ نجم کا سجدہ اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے ابواسحٰق کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(بقیہ صفحہ گذشتہ) سے کی گئی ہے اور اس ضمن میں بعض علماء واہی باتیں بھی لکھ گئے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو مشرکین اس درجہ مقہور و مغلوب ہو گئے کہ آپ نے آیت سجدہ پر جب سجدہ کیا تو مسلمانوں کے ساتھ وہ بھی سجدہ میں گر گئے۔ اس باب میں یہ تاویل سب سے زیادہ مناسب اور واضح ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے کہ جب فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے مقابلہ میں آپ کا عصا سانپ ہو گیا اور ان کے شعبدہ کی حقیقت کھل گئی تو سارے جادوگر سجدہ میں پڑ گئے۔ یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے مدہوش و مغلوب ہو گئے تھے۔ اس وقت انھیں اپنے اوپر قابو نہ رہا تھا اور سب بیک زبان بول اٹھے تھے کہ "آمنا برب موسیٰ وہارون"، یہی کیفیت مشرکین مکہ کی ہو گئی تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم جب آیت سجدہ پر پہنچے تو آپؐ نے سجدہ کیا اور ہم نے اور ہمارے ساتھ دوات و قلم نے سجدہ کیا۔ دارقطنی کی روایت میں ہے کہ جن وانس اور درخت تک نے سجدہ کیا۔ اس سے بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خیال کی تائید ہوتی ہے جس بوڑھے نے سجدہ نہیں کیا تھا وہ امیہ بن خلف تھا۔

(صفحہ ہذا) [1] نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ صٓ میں سجدہ کیا اور پھر فرمایا کہ یہ سجدہ داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لیے کیا تھا۔ ہم تو محض شکر کے طور پر اس میں سجدہ کرتے ہیں۔ اس حدیث میں "لیس من عزائم السجود" کا بھی یہی مطلب ہے کہ سجدہ تو داؤد علیہ السلام کا تھا اور انھیں کی سنت پر ہم بھی شکراً یہ سجدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کر لی تھی۔

---

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

سورۃ النجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ اس وقت قوم کا کوئی فرد بھی ایسا باقی نہیں تھا جس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ البتہ ایک شخص نے ہاتھ میں کنکری یا مٹی لے کر اپنے چہرہ تک اٹھائی اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعد میں میں نے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

## باب ۶۸۷ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ

وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

۶۸۷۔ مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں کا سجدہ۔ مشرک ناپاک ہوتے ہیں ان کے وضوء کی کوئی صورت ہی نہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ بغیر وضوء کے سجدہ کیا کرتے تھے [1]

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ۔

۱۰۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں اور جن و انس نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس حدیث کی روایت ابراہیم بن طہمان نے بھی ایوب کے واسطے سے کی ہے۔

## باب ۶۸۸ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

۶۸۸۔ آیت سجدہ کی تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا۔

۱۰۰۷۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں یزید بن خصیفہ نے خبر دی انہیں ابن قسیط نے اور انہیں عطاء بن یسار نے خبر دی کہ انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے تیقن کے ساتھ اس کا اظہار کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ النجم کی تلاوت آپ نے کی تھی اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس وقت) سجدہ نہیں کیا تھا [2]

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۰۰۸۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن ابی

---

[1] غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سجدۂ تلاوت بغیر طہارت کے بھی جائز ہے۔ دلیل یہ ہے کہ مشرکین نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا تھا اور ظاہر ہے کہ ان کی طہارت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مشرکوں کے سجدہ کا اعتبار بھی ہے؟ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ اپنی پیشانیوں کے بل وہ گر پڑے تھے۔ سجدہ شرعی کا ان سے کیا تعلق۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اگر سجدہ بغیر وضو کیا ہوگا تو یہ عام صحابہ کے طریقے کے خلاف تھا اور پھر ابن عمرؓ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ وضوء کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ اس لیے ان کے متعلق روایت ہی مشکوک ہو جاتی ہے۔

[2] آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے اس وقت سجدہ نہیں کیا ہوگا۔ اس روایت سے یہ لازم نہیں آتا کہ سرے سے سجدہ آپ نے کیا ہی نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابی ذئب قال حدثنا یزید بن عبد اللہ ابن قسیط عن عطاء بن یسار عن زید بن ثابت قال قرأت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنجم فلم یسجد فیھا۔

ذئب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور آپ نے (اس وقت) سجدہ نہیں کیا۔

## باب ۶۸۹ سجدۃ اذا السماء انشقت

## ۶۸۹ - سورۂ اذا السماء انشقت میں سجدہ

۱۰۰۹ - حدثنا مسلم بن ابراھیم ومعاذ بن فضالۃ قالا حدثنا ھشام عن یحیی عن ابی سلمۃ قال رأیت ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قرأ اذا السماء انشقت فسجد بھا فقلت یا ابا ھریرۃ الم ارک تسجد قال لو لم ار النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد لم اسجد۔

۱۰۰۹ - ہم سے مسلم بن ابراہیم اور معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سورہ اذا السماء انشقت پڑھتے دیکھا، آپ نے اس میں سجدہ کیا تھا۔ میں نے کہا کہ یا ابا ہریرہ! کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے نہیں دیکھا ہے اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔

## باب ۶۹۰ من سجد لسجود القاری

## ۶۹۰ - تلاوت کرنے والے کی اقتداء میں سجدہ

وقال ابن مسعود لتمیم بن حذلم وھو غلام فقرأ علیہ سجدۃ فقال اسجد فانک امامنا فیھا۔

تمیم بن حذلم نابالغ تھے انھوں نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ (پہلے تم سجدہ کرو۔ اس سجدے میں تم ہمارے امام ہو)

۱۰۱۰ - حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی قال حدثنا عبید اللہ قال حدثنی نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا السورۃ التی فیھا السجدۃ فیسجد ونسجد حتی ما یجد احدنا موضع جبھتہ۔

۱۰۱۰ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری موجودگی میں آیت سجدہ پڑھتے اور سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ اس طرح سجدہ کرتے کہ پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہ ملتی۔

## باب ۶۹۱ ازدحام الناس اذا قرأ الامام السجدۃ

## ۶۹۱ - امام کی آیت سجدہ کی تلاوت پر لوگوں کا ازدحام

۱۰۱۱ - حدثنا بشر بن آدم قال حدثنا علی بن مسھر قال اخبرنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۱۱ - ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبیداللہ نے خبر دی انھیں نافع نے اور نافع کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵ آیت سجدہ کی تلاوت کرنے والے کی طرح سننے والوں پر بھی سجدہ واجب ہوتا ہے یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر آیت سجدہ کے سننے والے بھی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ سننے والے صف بنالیں اور تلاوت کرنے والے کو آگے کر دیں اور اس طرح اس کی اقتداء میں سجدہ کریں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ

**بَابٌ ٦٩٢ مَنْ رَأَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ**

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهَذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ طَاهِرًا فَإِذَا سَجَدْتَ وَلَا سَفَرٍ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ

آیت سجدہ کی تلاوت اگر ہماری موجودگی میں کرتے تو آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے تھے۔ اس وقت اتنا ازدحام ہو جاتا تھا کہ سجدہ کے لیے پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہ ملتی تھی۔

**۶۹۲۔ جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت ضروری نہیں قرار دیا ہے۔**

عمران بن حصین سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو آیت سجدہ سنتا ہے لیکن اٹھ کر (سجدہ کئے بغیر) چلا آتا ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اور اگر بیٹھتا (پھر بھی ضروری نہ ہوتا) گویا آپ سجدہ اس کے لیے ضروری نہیں خیال کرتے تھے۔ سلمان نے فرمایا کہ ہم سجدۂ تلاوت کیلئے نہیں آئے (بلکہ نماز کے لیے آئے تھے۔ ایک صاحب آپ کو آیت سجدہ کی تلاوت کر کے روکنا چاہتا تھا) عثمان نے فرمایا کہ سجدہ ان کیلئے ضروری ہے جنھوں نے آیت سجدہ غور سے سنی ہو۔ زہری نے فرمایا کہ سجدہ کیلئے طہارت ضروری ہے، اگر کوئی سفر کی حالت میں نہ ہو بلکہ گھر پر ہو تو سجدہ قبلہ رو ہو کر کیا جائیگا اور سوار ہو تو قبلہ رو ہونا ضروری نہیں۔ جدھر بھی رخ ہو سجدہ اسی طرف کر لینا چاہیئے۔ سائب بن یزید قصہ گو کے قصہ کہنے کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ نہیں کیا کرتے تھے۔

١٠١٢ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

۱۰۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ہشام بن یوسف نے خبر دی اور انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن ابی ملیکہ نے خبر دی انھیں عثمان بن عبدالرحمن تیمی نے اور انھیں ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی نے۔ ابوبکر بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ربیعہ صالح لوگوں میں تھے اور مجھے ایک راوی نے (عثمان کے واسطہ سے) ربیعہ کے عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضری کی خبر دی تھی کہ انھوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورہ النحل پڑھی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے اتر کر آپ نے سجدہ کیا۔ موجود لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسرے جمعہ میں پھر آپ نے یہی آیت تلاوت کی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو فرمایا کہ ہم آیت سجدہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس پر جو شخص سجدہ کرتا ہے وہ درست کرتا ہے۔ اور جو سجدہ نہیں کرتا اس پر کوئی گناہ نہیں (اس مرتبہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُوْدَ اِلَّا اَنْ نَّشَاءَ.

عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا۔ نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم پر سجدہ فرض نہیں ہے خود چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

## بَابٌ ۶۹۳ مَنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهَا.

۶۹۳۔ جس نے نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کی اور نماز ہی میں سجدہ کیا۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ.

۱۰۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ کہا کہ ہم نے بکر سے حدیث بیان کی ان سے ابو رافع نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی۔ آپ نے اذا السماء انشقت کی تلاوت کی[1] اور سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ انھوں نے اس کا جواب دیا کہ میں نے اس میں ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سجدہ کیا تھا اور ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا تاآنکہ آپ سے جاملوں۔

## بَابٌ ۶۹۴ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُوْدِ مِنَ الزِّحَامِ

۶۹۴۔ ازدحام کی وجہ سے سجدہ کی جگہ اگر کسی کو نہ ملے۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السُّوْرَةَ الَّتِي فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ.

۱۰۱۴۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی سورۃ کی تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا۔ پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تو اس وقت حال یہ ہوجاتا کہ پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہ ملتی تھی۔

# اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

# نماز قصر کرنے سے متعلق مسائل

## بَابٌ ۶۹۵ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يَقْصُرَ

۶۹۵۔ قصر کرنے کے متعلق جو احادیث آئی ہیں کتنی مدت کے قیام پر قصر کیا جائے گا[2]

---

[1] اکثر ائمہ و فقہاء اسی کے قائل ہیں کہ سجدۂ تلاوت ضروری نہیں بلکہ صرف سنت ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن احناف کے یہاں سجدہ تلاوت واجب ہے چونکہ واجب کی اصطلاح کا صرف احناف کے یہاں استعمال ہے اس لیے سب نے ہی اسے سنت کہا ہے احناف کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں سجدہ کا حکم صاف موجود ہے سجدہ نہ کرنے والوں کا ذکر معاندین اور منکرین کے ضمن میں ہے کہ جب قرآن کی آیت ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے" اور آیت میں سجدہ کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے کہ "آیت سجدہ کی جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے تو عجز و زاری کرتے سجدہ میں گر پڑتے ہیں" ان آیات سے آیت سجدہ پر سجدہ کا وجوب سمجھ میں آتا ہے

[2] مسئلہ یہ ہے کہ سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت پڑھی جائے گی۔ مغرب اور فجر کی فرض نمازیں جو علی الترتیب تین اور دو رکعت ہیں ان میں قصر نہیں ہے جس جگہ آپ کا مستقل قیام ہے وہاں سے اڑتالیس میل یا اس سے دور کہیں سفر کا ارادہ ہے تب شریعت (بقیہ صفحہ آئندہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٠١٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا.

١٠١٥ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عاصم اور حصین نے ان سے عکرمہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں فتح مکہ کے موقعہ پر) انیس دن ٹھہرے رہے اور برابر قصر کرتے رہے۔ اس لیے انیس دن کے سفر میں ہم بھی قصر کرتے ہیں اور اس سے اگر زیادہ ہو جاتے تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

١٠١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.

١٠١٦ - ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ہم مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے چلے تو برابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے رہے تا آنکہ ہم مدینہ واپس لوٹ آئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا مکہ میں کچھ دن قیام بھی رہا تھا؟ تو اس کا جواب انس رضی اللہ عنہ نے یہ دیا کہ دس دن تک ہم وہاں ٹھہرے تھے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) سفر کی یہ سہولت آپ کو دے گی۔ اڑتالیس میل سے کم مسافت کے سفر میں شریعت سفر کی مراعات نہیں دیتی سفر میں شرعی مراعات جس کی دشواریوں اور ضرورتوں کی وجہ سے ہے لیکن اڑتالیس میل سے کم کا سفر شریعت کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اب گھر سے اڑتالیس میل یا اس سے بھی زیادہ دور آپ پہنچ چکے ہیں۔ وہاں ارادہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ہو گیا تو سفر کی رعایت بھی ختم ہو جائے گی۔ اب آپ شریعت کی نظر میں مسافر نہیں ہیں۔ گھر سے اڑتالیس میل دور قیام کی ایک اور صورت ہے آپ سفر کر کے کہیں پہنچے منزل پر پہنچ کر قیام کیا۔ ارادہ تھا کہ دو چار دن میں واپسی ہوگی لیکن ضرورتیں ہیں کہ ایک سے ایک پیدا ہوتی جا رہی ہیں اور ارادہ برابر ملتوی ہوتا جاتا ہے اور اس طرح مہینہ دو مہینہ نہیں سالوں وہیں ٹھہرے رہے تو آپ اس مدت قیام میں خواہ وہ سال دو سال سے بھی تجاوز کر جائے شرعی مسافر رہیں گے۔ شریعت کی نظر میں اعتبار آپ کے ارادہ اور نیت کا ہے۔ مستقل پندرہ دن قیام کی نیت کر لیجئے تو مسافرت کی حالت خود بخود ہو جائے گی۔ اس عنوان کے تحت جو دو روایتیں بیان ہوئی ہیں ان میں پہلی روایت فتح مکہ سے متعلق ہے۔ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہے اس میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس دن مکہ میں قیام کیا تھا بعض روایتوں میں اٹھارہ اور بعض میں پندرہ دن کا بھی ذکر ہے۔ راویوں کے اطناب و اختصار سے دنوں کی کمی بیشی ہو گئی اور سب روایتیں صحیح ہیں لیکن یہ مدت قیام جتنے دن بھی رہی ہو اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنے دنوں تک قیام کی نیت نہیں تھی۔ مکہ فتح کرنے گئے تھے وہاں قیام کے ارادہ سے آپ تشریف نہیں لے گئے تھے۔ فتح و شکست کا حال کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کب ہوگی۔ اس لیے جب تک قیام کرنا پڑتا بلا کسی تعیین آپ مکہ میں قیام کرتے۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو کچھ ضرورتیں تھیں جس کی وجہ سے وہاں قیام میں کچھ دنوں کا اور اضافہ کر دیا۔ بہرحال فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ نہیں تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہاں قیام کی مجموعی مدت اس سے بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ دوسری روایت اس عنوان کے تحت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہے۔ اس کا تعلق حجۃ الوداع کے واقعہ سے ہے اس مرتبہ فتح مکہ کی سی صورت نہیں تھی لیکن اس موقعہ پر مدت قیام کل دس دن بتائی گئی ہے اور اتمام کے لیے پندرہ دن اقامت ضروری ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کوئی حدیث مرفوع صحیح ایسی نہیں ہے جس میں مدت قصر کی تحدید کی گئی ہو۔ گویا آئمہ کے یہاں اس کی تحدید زیادہ تر ان کے اجتہاد پر مبنی ہے۔ غیر مرفوع احادیث کی روشنی میں۔

## بَاب ٦٩٦ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ إِمَارَتِهٖ ثُمَّ أَتَمَّهَا ؎

## ٦٩٦ - منیٰ میں نماز

۱۰۱۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت (چار رکعت والی نمازوں میں) پڑھی ۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دورِ خلافت کی ابتدا میں دو ہی رکعت پڑھی تھیں لیکن بعد میں آپ نے پوری پڑھی تھیں۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَّهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ؎

۱۰۱۸ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابو اسحٰق نے خبر دی انھوں نے حارثہ سے سنا اور انھوں نے وہب رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں امن کی حالت میں دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ؎

۱۰۱۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے انھوں نے کہا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ میں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہمیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھائی تھی لیکن جب اس کا ذکر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعت پڑھی تھی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی تھی ۔ کاش میرے حصہ میں ان چار رکعتوں کے بجائے دو مقبول رکعتیں ہوتیں [1]

## بَاب ٦٩٧ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ

## ٦٩٧ - حج کے موقعہ پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے دن قیام کیا تھا؟

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۰۲۰ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی منیٰ میں نماز کا ذکر اس وجہ سے کیا کہ آپ حضرات حج کے ارادہ سے مکہ جاتے اور حج کے ارکان ادا کرتے ہوئے منیٰ میں بھی قیام ہوتا ۔ یہاں سفر کی حالت میں ہوتے تھے اس لیے قصر کرتے تھے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ہمیشہ یہی معمول تھا کہ منیٰ میں قصر کرتے تھے ۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ابتدائی دورِ خلافت میں قصر کیا لیکن بعد میں جب پوری چار رکعتیں آپ نے پڑھیں، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر سخت ناگواری کا اظہار فرمایا ۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی پوری چار رکعت پڑھنے کا عذر بیان کیا تھا ۔ یہ تمام احادیث بتاتی ہیں کہ سفر کی حالت میں قصر کو بہت اہمیت حاصل ہے چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں قصر واجب ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ تَابَعَهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ‌۔

نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوالعالیہ براء نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو ساتھ لے کر تلبیہ کہتے ہوئے ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو تشریف لائے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تھا کہ جن کے پاس ہدی نہیں ہے وہ بجائے حج کے عمرہ کی نیت کر لیں (اور عمرہ سے فارغ ہو کر حلال ہو جائیں۔ پھر حج کا احرام باندھیں) اس حدیث کی متابعت عطاء نے جابر کے واسطہ سے کی ہے۔

## بَابٌ ٦٩٨ فِي كَمْ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا

## ۶۹۸ - نماز قصر کرنے کے لیے کتنی مسافت ضروری ہو گی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اور ایک رات کو بھی سفر کہا تھا۔ ابنِ عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم چار برد (تقریباً اڑتالیس میل کی مسافت) پر نماز قصر کرتے تھے اور روزہ بھی افطار کرتے تھے۔ چار برد میں سولہ فرسخ ہوتے ہیں (اور ایک فرسخ میں تین میل ہوتے ہیں)۔[1]

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ ‌۔

۱۰۲۱ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے عبید اللہ نے نافع کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا تھا کہ عورتیں تین دن کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں۔

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‌۔

۱۰۲۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں نافع نے خبر دی انھیں ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا عورتیں تین دن کا سفر اس وقت تک نہ کریں جب تک ان کے ساتھ ذی رحم محرم نہ ہو۔ اس روایت کی متابعت احمد نے ابنِ مبارک کے واسطہ سے کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

---

[1] جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ اڑتالیس میل کے سفر پر نماز قصر ہو جائے گی۔ اصل مذہب یہ ہے کہ تین دن اور تین رات کی پیدل مسافت پر سفر کی مراعات حاصل ہوں گی۔ پھر دنوں کی تعیین کی گئی کہ یہ مسافت کتنے دنوں میں ختم ہو سکتی ہے اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں اور فتویٰ اسی اڑتالیس میل کے قول پر ہے۔ ایک دن اور ایک رات کے سفر کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کہا ہے لیکن اس میں قصر کرنے کے لیے نہیں فرمایا اس لیے یہ وہ سفر نہیں ہے جس میں شرعی مراعات ملتی ہیں مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق انھیں کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جس میں شرعی سفر اور اس کی مراعات کا خاص طور پر ذکر ہوتا اس لیے انھوں نے عام ضروریات کے لیے سفر سے متعلق احادیث اس باب میں نقل کر دیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَسُهَيْلٌ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ

۱۰۲۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مقبری نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خاتون کے لیے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ ایک دن رات کا سفر بغیر کسی ذی رحم محرم کے کرے۔ اس روایت کی متابعت یحییٰ بن ابی کثیر، سہیل اور مالک نے مقبری کے واسطہ سے کی مقبری اس روایت کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے[۱]

## بَابٌ ۶۹۹ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ وَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هَذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ لَا حَتَّى نَدْخُلَهَا

## ۶۹۹۔ اقامت کی جگہ سے نکلتے ہی نماز کا قصر شروع کر دینا چاہیے

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (کوفہ سے سفر کے ارادہ سے) نکلے تو نماز قصر کرنی اسی وقت سے شروع کر دی تھی جب ابھی کوفہ کے مکانات دکھائی دے رہے تھے اور پھر واپسی کے وقت بھی جب آپ کو بتایا گیا کہ یہ کوفہ سامنے ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تک شہر میں داخل نہ ہو جائیں ہم نماز پوری نہیں پڑھ سکتے[۲]

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

۱۰۲۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت پڑھی[۳]

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الصَّلٰوةُ أَوَّلُ

۱۰۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے

---

[۱] پہلی دو احادیث میں تین دن کا سفر اور تیسری حدیث میں ایک دن کا سفر بغیر ذی رحم محرم کے کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان احادیث کا قصر اور اتمام نماز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے! یہ تو عام ضروریات کے سفر سے متعلق ہدایات دینے کے لیے بیان ہوئی ہیں اور اس کے لیے مختلف احوال میں بارگاہ رسالت سے مختلف احکام صادر ہوئے ہیں۔ اس میں راویوں کے اختلاف کو دخل نہیں ہے کہ حدیث ایک ہو اور راویوں کے اختلاف کی وجہ سے صورت مختلف ہو گئی ہو۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں عام طور سے یہی مسئلہ لکھا ہوا ہے کہ عورت کے لیے بغیر ذی رحم محرم سفر جائز نہیں ہے سفر کی کسی مسافت کی تعیین کے بغیر۔ البتہ اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو ذی رحم محرم کے بغیر بھی عورت سفر کر سکتی ہے۔

[۲] روایتوں میں ہے کہ حضرت علیؓ شام کے ارادہ سے نکلے تھے۔ کوفہ چھوڑتے ہی آپ نے قصر شروع کر دیا تھا اسی طرح واپسی میں کوفہ کے مکانات دکھائی دے رہے تھے لیکن آپ نے اس وقت بھی قصر کیا۔ جب آپ سے کہا گیا کہ اب تو آپ کوفہ کے قریب آ گئے! تو فرمایا کہ پوری نماز اسی وقت پڑھی جائے گی جب ہم کوفہ میں داخل ہو جائیں ابھی کوفہ سے باہر ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے۔ [۳] آپ حج کے ارادہ سے مکہ معظمہ جا رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ ظہر کے وقت تک آپ مدینہ میں تھے اس کے بعد سفر شروع ہو گیا پھر آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو عصر کا وقت ہو چکا تھا اور وہاں آپ نے عصر چار رکعت کے بجائے صرف دو رکعت پڑھی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ ۞

## بَابٌ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ لیکن بعد میں سفر کی نماز تو اپنی اسی حالت پر باقی رہنے دی گئی البتہ اقامت کی نماز (چار رکعت) پوری کر دی گئی۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر خود عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں نماز پوری پڑھی تھی انھوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی جو تاویل کی تھی وہی انھوں نے بھی کی ہے[1]

### ۷۰۰ ۔ مغرب کی نماز سفر میں بھی تین رکعت پڑھی جائے گی

۱۰۲۶ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی زہری کے واسطہ سے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں خود شاہد ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں سرعت اور تیزی کیساتھ مسافت طے کرنی چاہتے تو مغرب کی نماز دیر سے پڑھتے اور پھر مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے (مغرب آخر وقت میں اور عشاء اول وقت میں) سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے تھے۔ لیث نے اس روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ سالم نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ سالم نے کہا کہ ابن عمرؓ نے مغرب کی نماز اس دن دیر میں پڑھی تھی جب انھیں ان کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی شدید علالت کی اطلاع ملی تھی (چلتے ہوئے) میں نے کہا کہ نماز! (یعنی وقت ختم ہوا چاہتا ہے) لیکن آپ نے فرمایا کہ چلے چلو پھر دوبارہ میں نے کہا کہ نماز! آپ نے پھر فرمایا کہ چلے چلو۔ اس طرح جب ہم دو یا تین میل دور نکل گئے تو آپ اترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا کہ میں خود شاہد ہوں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تیزی کے ساتھ چلنا چاہتے تو اسی طرح کرتے تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے خود دیکھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (منزل مقصود تک) جلدی پہنچنا چاہتے تو پہلے مغرب کی اقامت

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حج کے موقعہ پر نماز پوری پڑھی تھی اور قصر نہیں کیا تھا حالانکہ آپ مسافر تھیں اور اس لیے آپ کو نماز قصر کرنی چاہیے تھی۔ روایت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جسے عروہ نے جواب دیا تھا کہ جو عذر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا۔ وہی عذر حضرت عائشہ رضؓ نے بھی بیان کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نماز قصر نہ کرنے کی متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں مثلاً یہ کہ مکہ میں بھی آپ کا گھر تھا یا یہ کہ آپ نے اقامت کی نیت کرلی تھی۔ وہی اعذار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھی رہے ہوں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمُ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ٭

ہوتی اور اس کی آپ تین رکعت پڑھاتے اور اس کے بعد سلام پھیرتے پھر تھوڑی دیر توقف کرکے عشاء پڑھاتے اور اس کی دو ہی رکعت پر سلام پھیرتے۔ عشاء کے فرض کے بعد آپ سنتیں وغیرہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے لیے آدھی رات بعد اٹھتے تھے۔

## بَابٌ۷۰۱ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ

## ۷۰۱۔ نفل نماز سواری پر سواری کا رخ خواہ کسی طرف ہو۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ ٭

۱۰۲۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معمر نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عامر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سواری پر آپ نماز پڑھتے رہتے تھے خواہ اس کا رخ کسی طرف بھی ہوتا۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ ٭

۱۰۲۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے کہ جابر بن عبداللہ نے انہیں خبر دی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر غیر قبلہ کی طرف رخ کرکے بھی پڑھتے تھے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ

۱۰۲۹۔ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ ابن عمرؓ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے آپ وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے [1]

## بَابٌ۷۰۲ الْاِيْمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ

## ۷۰۲۔ سواری پر اشاروں سے نماز پڑھنا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ ٭

۱۰۳۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہوتا۔ نماز اشاروں سے آپ پڑھتے تھے آپ کا بیان تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

## بَابٌ۷۰۳ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوْبَةِ

## ۷۰۳۔ فرض کے لیے سواری سے اتر جائیے

[1] سواری پر نماز پڑھنے کے لیے تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ ہونا امام شافعیؒ کے یہاں شرط ہے لیکن حنفیہ کے یہاں صرف مستحب ہے پھر سواری کا رخ جدھر بھی ہو جائے نماز میں اس سے کوئی خلل نہیں ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۰۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے کہ عامر بن ربیعہ نے انھیں خبر دی کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سواری پر نفل نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ سر کے اشاروں سے پڑھ رہے تھے اس کا خیال کئے بغیر کہ سواری کا رخ کدھر ہوتا ہے لیکن فرض نمازوں میں آپ اس طرح نہیں کرتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے سالم کے واسطہ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت سواری پر اس کا خیال کیے بغیر کہ آپ کا رخ کس طرف ہے، نماز پڑھتے تھے۔ ابن عمرؓ کا بیان تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر جدھر بھی رخ ہو جاتا اسی طرف نماز پڑھتے تھے۔ وتر بھی آپ سواری پر پڑھ لیتے تھے۔ البتہ فرض اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

۱۰۳۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے حدیث بیان کی انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور جب فرض نماز کا ارادہ ہوتا تو سواری سے اتر جاتے اور پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے پڑھتے۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا چوتھا پارہ ختم ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com



# پانچواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## بَابٌ ۷۰۳ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ وَّ وَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَعَلَهٗ لَمْ اَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔

### ۷۰۳۔ نفل نماز، گدھے پر

۱۰۳۳۔ ہم سے احمد بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے انس بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ شام سے جب واپس ہوئے (حجاج کی خلیفہ سے شکایت کر کے) تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ ہماری ان سے ملاقات عین التمر (عراق سے شام جاتے ہوئے شام کے قریب ایک جگہ کا نام) میں ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا رخ قبلہ سے بائیں طرف تھا اس پر میں نے دریافت کیا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے سوا دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت انس نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔ اس کی روایت ابن طہمان نے حجاج کے واسطے سے کی ہے ان سے انس بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا۔

* * *

## بَابٌ ۷۰۴ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلٰوةِ وَ قَبْلَهَا۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ حَفْصَ ابْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهٗ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهٗ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَ قَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

### ۷۰۴۔ سفر میں جس نے فرض نمازوں سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں[۵]۔

۱۰۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی کہ حفص بن عاصم نے ان سے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں میں نے آپ کو سفر میں نفل پڑھتے کبھی نہیں دیکھا اور اللہ جل ذکرہ کا خود فرمان ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے۔

---

[۵] سفر کی مشکلات کے پیش نظر جب فرض نمازیں چار کے بجائے دو رکعتیں رہ گئیں تو فرائض کے ساتھ جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں انھیں بدرجہ اولیٰ نہ پڑھنا چاہیے؟ خود فقہاء حنفیہ کے اس سے متعلق مختلف اقوال ہیں اور دل کو لگتی بات امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسافر اگر ابھی راستے میں ہے تو سنتیں اسے نہ پڑھنی چاہئیں اور اگر منزل مقصود تک پہنچ گیا تو پھر پڑھنا ہی بہتر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٠٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذَلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۱۰۳۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن حفص بن عاصم نے انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں۔ آپ سفر میں دو رکعت (فرض) سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا بھی یہی معمول تھا

## باب ٧٠٥ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ

## ۷۰۵- جس نے سفر میں نماز کے بعد کی سنتوں کے سوا سنن و نوافل پڑھیں[ف۱]۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں (سنت) پڑھی تھیں۔

١٠٣٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

۱۰۳۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے انھوں نے فرمایا کہ ہمیں کسی نے یہ خبر انھیں دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ صرف ام ہانی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر غسل کیا تھا اور اس کے بعد آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھی تھیں میں نے آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عامر نے حدیث بیان کی کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ انھوں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نفل نمازیں سواری پر پڑھتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی طرف بھی ہوتا۔

١٠٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

۱۰۳۷- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور انھیں سالم بن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر خواہ رخ کسی طرف ہوتا، نفل نماز سر کے اشاروں سے پڑھتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

## باب ٧٠٦ الْجَمْعُ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

## سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۰۳۸- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان

ف۱ بخاری کے بعض نسخوں میں پہلے اور بعد دونوں سنتوں کا ذکر ہے لیکن زیادہ صحیح وہی نسخہ ہے جس کا ترجمہ یہاں کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفر میں نوافل و سنن کی جو نفی احادیث میں مذکور ہے اس سے مراد صرف وہی سنتیں ہیں جو فرائض کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ تہجد وغیرہ۔ وہ نمازیں جو فرائض کے اوقات کے علاوہ پڑھی جاتی ہیں یا وہ سنتیں جو فرض سے پہلے مسنون ہیں ان کی نفی حدیث میں نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر سفر میں جلدی مقصود ہوتی تو مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ ان سے حسین معلم نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اور ابن طہمان ہی نے بیان کیا کہ ان سے حسین نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے حفص بن عبید اللہ بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اس روایت کی متابعت علی بن مبارک اور حرب نے یحییٰ کے واسطے کی ہے یحییٰ حفص سے اور حفص انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مغرب اور عشاء) ایک ساتھ پڑھی تھیں[1]۔

## بَابٌ ۷۰۷ هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

## ۷۰۷۔ جب مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی جائے تو کیا ان کے لیے اذان اور اقامت بھی کہی جائے گی[2]؟

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ

۱۰۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے سالم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ میں خود شاہد ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی سفر طے کرنا ہوتا تو مغرب کی نماز مؤخر کر دیتے تھے اور پھر اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے تھے سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اگر مسافتِ سفر سرعت کے ساتھ طے کرنی چاہتے تو اسی طرح کرتے تھے مغرب کی اقامت پہلے کہی جاتی اور آپ تین رکعت مغرب کی نماز پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر معمولی سے توقف کے بعد عشاء کی اقامت کہی جاتی اور آپ اس کی ۲ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے دونوں نمازوں کے درمیان ایک رکعت

---

[1] سفر وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے لیکن شارحین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ نمازیں ایک ہی وقت پڑھی جاتی تھیں یعنی ظہر عصر کے وقت اور مغرب عشاء کے وقت یا صرف ظاہر میں یہ ایک ساتھ ہوتی تھیں ورنہ اس کا طریقہ یہ ہوتا کہ ظہر آخر وقت اور عصر ابتدائی وقت میں پڑھی جاتی تھی۔ ثانی الذکر شرح حنفیہ کی ہے۔ اس کا ذکر اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

[2] حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ دونوں کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے گی اور اگر اذان صرف ایک مرتبہ دی گئی لیکن اقامت دونوں کے لیے کہی گئی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ فِى السَّفَرِ يَعْنِى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ۔

**باب ۷۰۸** يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلَى الْعَصْرِ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ فِيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

**باب ۷۰۹** اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

**باب ۷۱۰** صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بھی سنت وغیرہ نہ پڑھتے اور اسی طرح عشاء بعد بھی نماز نہیں پڑھتے تھے البتہ درمیان شب میں (نماز کے لیے) اٹھتے تھے۔

۱۰۴۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حفص بن عبید اللہ بن انس نے حدیث بیان کی کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کو سفر میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

**۷۰۸۔ سورج ڈھلنے سے پہلے اگر سفر شروع کر دیا تو ظہر عصر کے قریب پڑھنی چاہیئے اس سلسلے میں ابن عباسؓ کی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے۔**

۱۰۴۱۔ ہم سے حسان واسطی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مفضل بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرنے تو ظہر کی نماز عصر تک نہ پڑھتے پھر ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھتے تھے اور اگر سورج ڈھل چکا ہوتا تو پہلے ظہر پڑھ لیتے پھر سفر شروع کرتے۔

**۷۰۹۔ سفر اگر سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرنا ہو تو پہلے ظہر پڑھ لینی چاہیئے۔**

۱۰۴۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے مفضل بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے اگر سفر شروع کرتے تو ظہر عصر کے قریب تک نہ پڑھتے۔ پھر کہیں (راستے میں) ٹھہرتے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھتے۔ لیکن اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو پہلے ظہر پڑھتے پھر سفر شروع کرتے۔

**۷۱۰۔ نماز، بیٹھ کر**

۱۰۴۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے اس لیے آپ نے گھر میں بیٹھ کر

www.sirat-e-mustaqeem.com


عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا۔

نماز پڑھی صحابہ (آئے اور انھوں) نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتدار کی لیکن آپ نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ رکوع کرے تو تمھیں بھی رکوع کرنا چاہیئے اور جب وہ سر اٹھائے تو تمھیں بھی اٹھانا چاہیئے۔

**۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ أَوْ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

**۱۰۴۴۔** ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے زہری کی واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تھے اور اس کی وجہ سے آپ کو چوٹ آگئی تھی یا۔ آپ کے دائیں پہلو پر زخم آئے تھے ہم عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت تھا اس لیے آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ نے اسی موقع پر فرمایا تھا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی کرو، سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم بھی ربنا لک الحمد کہو۔

**۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُورًا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔

**۱۰۴۵۔** ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی کہا ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی انھیں حسین نے خبر دی۔ انھیں عبداللہ بن بریدہ نے انھیں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ ح ہمیں اسحاق نے خبر دی کہا کہ ہمیں عبدالصمد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہا کہ ہم سے حسین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن بریدہ نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ بواسیر کے مریض تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آدمی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ افضل یہی ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے کیونکہ بیٹھ کر پڑھنے والے کو۔ کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹے لیٹے پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے[۵]۔

---

[۵] اس حدیث میں ایک اصول بتایا گیا ہے کہ کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور لیٹ کر نمازوں میں کیا تفاوت ہے۔ رہی صورت مسئلہ کہ لیٹ کر نماز جائز بھی ہے یا نہیں۔ اس سے کوئی بحث نہیں کی گئی۔ اس لیے اس حدیث پر یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ جب لیٹ کر نماز جائز ہی نہیں تو حدیث میں اس پر ثواب کا کیسے ذکر ہو رہا ہے؟ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان احادیث پر جو عنوان لگایا ہے اس کا مقصد اسی اصول کی وضاحت ہے۔ اس کی تفصیلات دوسرے مواقع پر شارع سے خود ثابت ہیں اس لیے عملی حدود میں جواز اور عدم جواز کا فیصلہ انھیں تفصیلات کے پیش نظر ہوگا۔ اس: بقیہ آئندہ صفحہ پر

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۷۱۱ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ بِالْاِيْمَاءِ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَّ كَانَ رَجُلًا مَّبْسُوْرًا۔ وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ مَّرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَائِمًا عِنْدِيْ مُضْطَجِعًا هٰهُنَا۔

## ۷۱۱۔ بیٹھ کر اشاروں سے نماز

۱۰۴۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حسین معلم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے کہ عمران بن حصین نے جنھیں بواسیر کا مرض تھا اور ایک مرتبہ ابو معمر نے عن عمران کے الفاظ کہے تھے) بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں اسے آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ ابو عبد اللہ کے نزدیک حدیث کے الفاظ میں نائم مضطجع کے معنی میں ہے [۱]

## باب ۷۱۲ اِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰى عَلٰى جَنْبٍ وَّ قَالَ عَطَاءٌ اِنْ لَّمْ يَقْدِرْ اَنْ يَّتَحَوَّلَ اِلَى الْقِبْلَةِ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ۔

## ۷۱۲۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی سکت نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھے اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر قبلہ رو ہونے کی بھی سکت نہ ہو تو جس طرف اس کا رُخ ہو ادھر ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ

۱۰۴۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے ان سے ابراہیم بن طہمان نے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حسین مکتب نے حدیث بیان کی ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا اس لیے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اگر اس کی سکت

بقیہ سابقہ حاشیہ:- باب کی پہلی دو احادیث پر بحث پہلے گزر چکی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عذر کی وجہ سے مسجد میں نہیں جا سکتے تھے اس لیے آپ نے فرض اپنی قیامگاہ پر ادا کیے، صحابہؓ نماز سے فارغ ہو کر عیادت کے لیے حاضر ہوئے اور جب آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپ کے پیچھے انھوں نے بھی اقتداء کی نیت باندھ لی صحابہؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اسلیے آپ نے انھیں منع کیا کہ نفل نماز میں امام کی حالت کے اس طرح خلاف مقتدیوں کے لیے ہونا مناسب نہیں ہے۔

[۱] حدیث میں اشاروں سے نماز پڑھنے کا کہیں ذکر نہیں۔ غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر حدیث میں بیان کردہ یہ اصول ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ بظاہر نماز پڑھنے والا صرف کھڑا نہیں ہوا ورنہ بقیہ تمام ارکان وہ کھڑے ہو کر پڑھنے والوں کی طرح ادا کرتا ہے گویا صرف اس ایک عمل کی کوتاہی کی وجہ سے ثواب آدھا ہو جائے گا، مصنفؒ یہی بتانا چاہتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے صرف قیام نہیں چھوٹتا بلکہ ہر شخص اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ قیام کے مقابلہ میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص رکوع اور سجدہ بھی پوری طرح نہیں کر پاتا۔ مصنفؒ نے اس عدم کمال ہی کی تعبیر "ایماء" سے کی ہے کہ یہ واقعی رکوع اور سجدہ نہیں بلکہ یہ تو صرف اشارے ہیں۔ فقہاء اگرچہ اب بھی اسے رکوع اور سجدہ ہی سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن مصنفؒ اصطلاحات میں ان کے تابع نہیں ہیں۔ خود احادیث میں بھی اس طرح کی تعبیرات اختیار کی گئی ہیں۔ ایک شخص تعدیل ارکان کیے بغیر نماز پڑھ رہا تھا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ۔

نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر اس کی بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر۔

**باب ۷۱۳** إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا۔

**۷۱۳** ۔ نماز بیٹھ کر شروع کی، لیکن دوران نماز ہی میں صحت یاب ہو گیا یا مرض میں کچھ خفت محسوس کی تو بقیہ نماز (کھڑے ہو کر) پوری کرے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مریض دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

**۱۰۴۸** ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ۔

**۱۰۴۸** ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کے والد نے اور انھیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ جب آپ ضعیف ہو گئے تو قرأت قرآن نماز میں بیٹھ کر کرتے تھے پھر جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور پھر تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے۔

⁂ ⁂ ⁂

**۱۰۴۹** ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَسْجُدُ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ۔

**۱۰۴۹** ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں مالک نے عبداللہ بن یزید اور عمر و بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر کے واسطہ سے خبر دی انھیں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے انھیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہتے تو قرأت بیٹھ کر کرتے پھر تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھنی باقی رہ جاتیں تو انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے اس کے بعد رکوع اور سجدہ کرتے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ نماز سے فارغ ہونے پر دیکھتے کہ میں جاگ رہی ہوں تو مجھ سے باتیں کرتے لیکن اگر میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے تھے[1]

⁂ ⁂ ⁂

[1] کھڑے ہو کر رکوع و سجود کرنے میں منجملہ بہت سے دوسرے مقاصد کے ایک یہ بھی رہا ہوگا کہ بیٹھ کر رکوع و سجدہ کھڑے ہونے کے مقابلہ میں پوری طرح ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ مصنف رحمہ اللہ نے اس سے پہلے ایک باب میں اسی وجہ سے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کی تعبیر "ایماء" سے کی ہے ہم نے وہاں ایک نوٹ بھی لکھا ہے اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے بعد یا مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے فجر کی سنتیں بھی آپ اسی وقت پڑھتے تھے۔ احناف کا اس سلسلے میں مسلک یہ ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو مکروہ ہے بعض سلف کا بھی یہ مسلک رہا ہے۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت فجر کے بعد گفتگو ثابت ہے بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو اور عام لوگوں کی گفتگو میں فرق ہے اسی طرح اس حدیث میں سنت فجر کے بعد لیٹنے کا ذکر ہے احناف کی طرف اس مسئلے کی نسبت غلط ہے کہ ان کے نزدیک سنت فجر کے بعد لیٹنا بدعت ہے۔ اس میں بدعت کا کوئی سوال ہی نہیں یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ عبادات سے اس کا کوئی تعلق بھی نہیں

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۷۱۴ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ سَمِعَهُ مِنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۷۱۵ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

## ۷۱۴۔ رات میں تہجد پڑھنا اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔ اور رات میں آپ تہجد پڑھا کیجئے۔ یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے۔

۱۰۵۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سلیمان بن ابی مسلم نے حدیث بیان کی ان سے طاؤس نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اے اللہ ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے ہے تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا قیم ہے۔ اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لیے ہے آسمان و زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیری ہی ہے اور حمد تیرے ہی لیے ہے تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور حمد تیرے ہی لیے ہے تو حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے تیرا فرمان حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے۔ انبیاء حق ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرا ہی مطیع ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں تجھی پر توکل ہے تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تیرے ہی عطا کیے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی مغفرت فرما خواہ وہ اعلانیہ ہوئی ہوں یا خفیہ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے معبود صرف تو ہی ہے یا یہ کہا کہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں[1]۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ عبدالکریم ابو امیہ نے اس دعا میں یہ زیادتی کی ہے "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" سفیان نے بیان کیا کہ سلیمان بن مسلم نے طاؤس سے یہ حدیث سنی تھی۔ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## ۷۱۵۔ رات کی نماز کی فضیلت۔

۱۰۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے معمر نے حدیث بیان کی۔ ح اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر

---

بقیہ سابقہ حاشیہ۔ البتہ ضروری سمجھ کر فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا پسندیدہ نہیں خیال کیا جا سکتا۔ اس حیثیت سے کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عادت تھی اس میں بھی اگر آپ کی اتباع کی جائے تو ضرور اجر و ثواب ملے گا۔

[1] غالباً آپ یہ دعا بیدار ہونے کے بعد وضو سے پہلے کیا کرتے تھے۔ (فیض الباری ص ۴۰۹ ج ۲)

www.sirat-e-mustaqeem.com



الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

نے خبر دی انھیں زہری نے انھیں سالم نے انھیں ان کے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب خواب دیکھتے تو آپ سے بیان کرتے۔ میرے بھی دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپ سے بیان کرتا۔ میں ابھی نوجوان تھا اور آپ کے زمانہ میں مسجد میں سوتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ کنویں کے من کی طرح بنی ہوئی تھی۔ اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے ایسے لوگ تھے جنھیں میں پہچانتا تھا۔ میں کہنے لگا دوزخ سے خدا کی پناہ! آپ نے بیان کیا کہ پھر ہمارے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ ڈرو نہ۔ یہ خواب میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ تعبیر میں آپ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت خوب لڑکا ہے۔ کاش رات میں نماز پڑھا کرتا۔ اس کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات میں بہت کم سوتے تھے۔

## بَاب ۷۱۶ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلٰوةِ۔

## ۷۱۶ - رات کی نمازوں میں طویل سجدہ کرنا۔

۱۰۵۲ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات میں) گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ کی یہی نماز تھی! لیکن اس کے سجدے اتنے طویل ہوا کرتے تھے کہ اتنی دیر میں پچاس آیتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ فجر کی نماز سے پہلے آپ دو رکعت پڑھتے تھے اس کے بعد داہنے پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔ آخر مؤذن آپ کو آکر نماز کی اطلاع دیتا تھا۔

## بَاب ۷۱۷ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ۔

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

## ۷۱۷ - مریض کا کھڑا نہ ہونا

۱۰۵۳ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوسفیان نے اسود کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات تک (نماز کے لیے) کھڑے نہیں ہوئے۔

۱۰۵۴ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے اسود

www.sirat-e-mustaqeem.com



سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

بن قیس کے واسطہ سے خبر دی ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السّلام (ایک مرتبہ کچھ دنوں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں روحی لے کر) نہیں آئے تو قریش کی ایک عورت نے کہا کہ اس کا شیطان کچھ سست پڑ گیا ہے۔ اس پر یہ آیت اتری (ترجمہ) چاشت کے وقت کی اور اندھیری رات کی قسم! تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا ہے اور نہ تم سے ناراض ہے[1]۔

## بَابُ ۷۱۸ تَحْرِيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلٰوةِ۔

## ۷۱۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز اور نوافل کی رغبت دلاتے ہیں، ضروری نہیں قرار دیتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ اور علی علیہما السّلام کے یہاں رات کی نماز کے لیے جگانے آئے تھے۔

**۱۰۵۵۔** حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ۔

**۱۰۵۵۔** ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ہند بنت حارث نے اور انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کیا کیا فتنے اترے ہیں اور ساتھ ہی کیسے خزانے نازل ہوئے ہیں۔ ان حجرے والیوں (ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن) کو کوئی جگانے والا ہے۔ افسوس کہ دنیا میں بہت سی کپڑے پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

**۱۰۵۶۔** حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ

**۱۰۵۶۔** ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے علی بن حسین نے خبر دی اور انہیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھو گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہماری روحیں خدا کے قبضہ میں ہیں جب وہ چاہتا ہے کہ وہ ہمیں اٹھاوے تو ہم اٹھ جاتے ہیں۔ ہماری اس عرض پر آپ واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن واپس جاتے

---

[1] قریش کی سوال کرنے والی عورت ابولہب کی بیوی تھی اس کی بدتہذیبانہ گفتگو سے صاف یہ بات ظاہر ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ قریش کی ایک خاتون نے جب وحی کا سلسلہ عارضی طور پر بند ہوا تو پوچھا کہ آپ کے صاحب کچھ دنوں سے کیوں نہیں آتے؟ یہ سوال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ گفتگو کے شریفانہ لب و لہجہ سے یہ بات واضح ہے۔ دوسری روایتوں میں نام بھی موجود ہیں۔ بحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں بہت پریشان اور فکرمند تھے اس لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تسلی اور ہمدردی کے طور پر یہ کہا تھا۔ لیکن ابولہب کی بیوی نے بطور شماتت یہ سوال کیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۞

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا۔

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ ۞

میں نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر کہہ رہے تھے کہ انسان بڑا حجت باز ہے۔[۵۱]

۱۰۵۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اعمال باوجود ان کے کرنے کی خواہش کے اس خیال سے ترک کر دیتے تھے کہ دوسرے صحابہ بھی اس پر آپ کو دیکھ کر عمل شروع کر دیتے اور اس طرح اس کے فرض ہو جانے کا امکان ہو جاتا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ بن زبیر نے انہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی۔ صحابہ نے بھی آپ کی اقتداء میں یہ نماز پڑھی۔ پھر دوسری رات بھی آپ نے یہ نماز پڑھی تو نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ تیسری یا چوتھی رات تو پورا اجتماع ہی ہو گیا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس رات نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ صبح کے وقت آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جتنی بڑی تعداد میں جمع ہو گئے تھے، میں نے اسے دیکھا۔ لیکن مجھے باہر آنے سے صرف یہ خیال مانع رہا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے یہ رمضان کا واقعہ تھا۔[۵۲]

---

۵۱ یعنی آپ نے حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات کی نماز کی طرف رغبت دلائی لیکن حضرت علی کا عذر سن کر آپ چپ ہو گئے۔ اگر یہ نماز ضروری ہوتی تو حضرت علی کا عذر قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ نماز نفل تھی اس لیے آپ نے بھی کچھ نہیں فرمایا۔ البتہ جاتے ہوئے تاسف کا اظہار ضرور کر دیا۔ غالباً آپ کو حضرت علی کی حاضر جوابی پر بھی تعجب ہوا ہوگا۔

۵۲ دین کا یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ جب نزول وحی کے زمانہ میں لوگ کسی نفل عبادت پر عمل کا فرائض کی طرح التزام شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اسے فرض کر دیتا ہے اس کی متعدد وجوہ ہوتی ہیں اس لیے بھی وہ عمل فرض ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتا ہے۔ مثلاً تراویح جس کے متعلق اس حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل نقل ہوا ہے کہ جب صحابہ نے اس کا التزام شروع کر دیا تو آپ نے اسے اس خیال سے ترک کر دیا کہ کہیں فرض نہ ہو جائے۔ بعض اوقات مباح امور اس لیے فرض ہو جاتے ہیں کہ مخاطب امت اس کے متعلق نامعقول رویہ اختیار کر لیتی ہے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ بطور عتاب عمل کو فرض قرار دیتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے ساتھ گائے کے معاملہ میں یہی صورت پیش آئی تھی یہ تمام امور زمانہ نزول وحی کے ساتھ خاص ہیں۔ غالباً دین کے اسی اصول کے پیش نظر احناف کا مسلک ہے کہ نفل نماز شروع کرنے کے بعد فرض ہو جاتی ہے کہ بندہ نے اس عمل کو شروع کر کے خود ہی اس کا اپنے کو مکلف بنا لیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۷۱۹** قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَتَّى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُورُ الشُّقُوقُ انْفَطَرَتْ انْشَقَّتْ۔

۷۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے فطور پھٹن کو کہتے ہیں اور انفطرت کے معنی پھٹ جانے کے ہیں۔

۱۰۵۹۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

۱۰۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے زیاد نے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک کھڑے نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے قدم یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر ورم آ جاتا تھا۔ جب آپ سے اس کے متعلق عرض کیا جاتا تو فرماتے "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں"

**باب ۷۲۰** مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

۷۲۰۔ جو شخص سحر کے وقت سو گیا۔

۱۰۶۰۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۱۰۶۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہ عمرو بن اوس نے انھیں خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز میں داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے اور روزہ میں بھی داؤد علیہ السلام ہی کے روزہ کا۔ آپ آدھی رات تک سوتے تھے اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گذارتے تھے۔ پھر باقیماندہ رات کے چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔ اسی طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۱۰۶۱۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتَى كَانَ يَقُومُ قَالَتْ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

۱۰۶۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے شعبہ کے واسطہ سے خبر دی انھیں اشعث نے۔ اشعث نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور میرے والد نے مسروق سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل پسندیدہ تھا آپ نے جواب دیا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے (خواہ وہ کوئی بھی نیک کام ہو) میں نے دریافت کیا کہ آپ (رات میں نماز کے لیے) کب کھڑے ہوتے تھے آپ نے فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے [۵۳]

۱۰۶۲۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ...

۱۰۶۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ابوالاحوص نے خبر

---

۵۱ یہ اس دور میں آپ کا عمل تھا جب سورۂ مزمل کے شروع کی آیتیں نازل ہوئی تھیں۔ ان میں رات کے اکثر حصوں میں عبادت کا آپ کو حکم ہوا تھا۔ ۵۲ سحر رات کے آخری چھٹے حصے کو کہتے ہیں۔ ۵۳ عراقی نے اپنی کتاب سیرت میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک سفید مرغ تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۷۲۱ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔

## باب ۷۲۲ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

دی ان سے اشعث نے بیان کیا کہ مرغ کی آواز سنتے ہی کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

۱۰۶۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ میرے والد نے ابوسلمہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انھوں نے اپنے یہاں سحر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ لیٹے ہوئے پایا (یعنی تہجد کے بعد فجر کی نماز سے پہلے تھوڑی دیر کے لیے لیٹا کرتے تھے)

## ۷۲۱۔ جو سحری کھانے کے بعد سویا نہیں بلکہ صبح کی نماز پڑھی[1]

۱۰۶۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے روح نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کھائی سحری سے فارغ ہو کر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سحری سے فراغت اور نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہوگا؟ آپ نے جواب دیا کہ اتنی دیر میں ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ سکتا ہے۔

## ۷۲۲۔ رات کی نماز میں طولِ قیام

۱۰۶۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا تھا ہم نے دریافت کیا کہ وہ خیال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دوں

۱۰۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس سے پہلے جو احادیث بیان ہوئی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ تہجد پڑھ کر لیٹ جاتے تھے اور پھر مؤذن صبح کی نماز کی اطلاع دینے آتا تھا لیکن یہ بھی آپ سے ثابت ہے کہ آپ اس وقت لیٹتے نہیں تھے بلکہ صبح کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ کا یہ معمول رمضان کے مہینہ میں تھا کہ سحری کے بعد تھوڑا سا توقف فرماتے پھر فجر کی نماز اندھیرے میں ہی شروع کر دیتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے مسواک کر لیتے تھے[۵۱]

## بَابُ ۷۲۳ كَيْفَ صَلَوٰةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ

## ۷۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت تھی! اور رات میں آپ کتنی دیر تک نماز پڑھتے رہتے تھے۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ صَلَوٰةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

۱۰۶۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے[۵۲]؟ آپ نے فرمایا دو دو رکعت اور جب طلوع صبح کا وقت قریب ہو جائے تو ایک رکعت کے ذریعہ اپنی نماز کو طاق بنالو۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلَوٰةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ

۱۰۶۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے کہا کہ مجھ سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی آپ کی مراد رات کی نماز سے تھی۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوٰةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۰۶۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں اسرائیل نے خبر دی انہیں ابوحصین نے انہیں یحییٰ بن وثاب نے انہیں مسروق نے آپ کے فرمایا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آپ سات، نو اور گیارہ تک رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنت اس کے سوا ہوتی۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

۱۰۷۰۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں حنظلہ نے خبر دی انہیں قاسم بن محمد اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ آپ نے

---

۵۱ مسواک سے نیند ختم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ حدیث اسی لیے لائے ہیں کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے بہت دیر تک نماز پڑھنے کے لیے پوری طرح مستعد ہو جاتے تھے۔

۵۲ یہ حدیث مختلف روایتوں سے آتی ہے قابل غور بات اس حدیث میں یہ ہے کہ پوچھنے والے نے یہ نہیں پوچھا کہ رات کی نماز کتنی رکعت پڑھنی چاہیے۔ نہ سائل نے وتر کا کوئی ذکر کیا۔ بلکہ سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے وتر اور طریقہ نماز کا پہلے سے علم ہے وہ صرف ترتیب کے متعلق سوال کرتا ہے کہ وتر کب پڑھی جائے تہجد سے پہلے یا بعد میں آپ نے اس کا جواب دیا کہ وتر بعد میں ہوگی یہ حدیث مسلم میں جس تفصیل سے موجود ہے اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے اس لیے اس حدیث سے وتر کا ایک رکعت ہونا ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ رکعات وتر کی تعیین اس حدیث میں واضح طور پہ بیان ہی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا واضح بیان دوسری احادیث میں ہے۔ رات کی نماز میں آپ کی عام عادت بشمول وتر گیارہ یا تیرہ رکعتیں پڑھنے کی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ ؞

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ وتر اور فجر کی دو سنت رکعتیں اسی میں ہوتیں۔

## بَابُ ۷۲۴ قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ وَقَوْلُهٗ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ وِطَاءً قَالَ مُوَاطَاةَ الْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَقَلْبِهٖ لِيُوَاطِئُوْا لِيُوَافِقُوْا۔

۷۲۴۔ رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور استراحت سے متعلق اور رات کی عبادت کے اس حصّے سے متعلق جو منسوخ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (ترجمہ) اے کپڑے میں لپٹنے والے! کھڑا رہ رات کو مگر کسی رات، آدھی رات یا اس میں سے کم کر دے تھوڑا سا یا اس سے زیادہ کر اس پر اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف ہم ڈالنے والے ہیں تجھ پر ایک بات وزندار البتہ اٹھنا رات کو سخت روندتا ہے اور سیدھی نکلتی ہے بات، البتہ تجھ کو دن میں شغل رہتا ہے لمبا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" اس نے جانا کہ تم اس کو پورا نہ کر سکو گے سو تم پر معافی بھیج دی اب پڑھو جتنا تم کو آسان ہو قرآن سے جانا کہ کتنے ہوں گے تم میں بیمار اور کتنے اور لوگ پھریں گے ملک میں ڈھونڈھتے اللہ کے فضل کو اور کتنے لوگ لڑتے ہوں گے اللہ کی راہ میں سو پڑھ لیا کرو جتنا آسان ہو اس میں سے اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (آیت میں ناشئۃ سے) نشاء حبشی میں قام بالحبشیۃ کے ہے اور وطاء کے متعلق فرمایا کہ مواطاۃ القرآن کا مفہوم ہے انتہائی شدت کے ساتھ کان، آنکھ اور دل قرآن سے موافقت رکھتے ہوں لیواطئوا لیوافقوا کے معنی میں ہے۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ ؞

۱۰۷۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں روزہ نہ رکھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ اس مہینہ میں روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ اور کسی مہینہ روزہ رکھنا شروع کرتے تو خیال ہوتا کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بغیر روزہ کے نہیں جائے گا نیز آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے کسی بھی حصّے میں نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اسی طرح کسی بھی حصّے میں سوتے دیکھ سکتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۷۲۵ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ.

۱۰۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

۱۰۷۳ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

## باب ۷۲۶ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ.

۱۰۷۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ

تھے[۵۱]۔ اس روایت کی متابعت سلیمان اور ابو خالد احمر نے حمید کے واسطے سے کی ہے

## ۷۲۵۔ اگر کوئی رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان سر کے پیچھے گرہ لگا دیتا ہے۔[۵۲]

۱۰۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر کے پیچھے سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر اس کے احساس کو اور خوابیدہ کرتے ہوئے ذہن میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ رات بہت طویل ہے اس لیے ابھی سوتے جاؤ۔ لیکن اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری کھل جاتی ہے نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ اسی طرح صبح کے وقت چاق و چوبند پاکیزہ خاطر اٹھتا ہے ورنہ سست اور بدباطن رہتا ہے۔

۱۰۷۳۔ ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا وہ قرآن کا حافظ تھا جو قرآن سے غافل ہو گیا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا۔ (یہ حدیث تفصیل کے ساتھ آئندہ آئے گی)۔

## ۷۲۶۔ جب کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۰۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے منصور نے ابو وائل کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس

---

۵۱ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام نفل نمازوں اور روزے کے متعلق کوئی خاص ایسا معمول نہیں تھا جس پر آپ نے مداومت اختیار کی ہو۔ نماز آپ رات کے جس حصے میں چاہتے پڑھ لیتے تھے اسی طرح روزے کسی مہینے میں رکھنے پر آتے تو خوب رکھتے ورنہ بعض مہینوں میں چھوڑ بھی دیتے تھے مقدار بھی متعین نہیں تھی اس لیے صحابہ جب آپ کی نماز اور روزے بیان کرتے ہیں تو تعبیرات ایسی ہی اختیار کرتے ہیں جیسی اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اختیار کی۔ یہ ملحوظ رہے کہ تہجد وغیرہ نمازوں کا ذکر یہاں نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ نماز روزے کے عام نوافل کا ذکر ہے۔

۵۲ اس گرہ کا تعلق عام مثال سے ہے۔ شیطان کے آدمی پر غالب آجانے کی طرف اشارہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ ۞

میں ایک شخص کا ذکر آیا تو کسی نے اس کے متعلق کہا کہ صبح تک پڑا سوتا رہتا ہے اور رات میں نماز کے لیے بھی نہیں اٹھتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

**بَابُ ۷۲۷** اَلدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ - اَيْ مَا يَنَامُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

**۷۲۷۔** آخر شب میں دعا اور نماز۔ اللہ تعالے کا ارشاد ہے کہ رات میں وہ بہت کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔

**۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ ۞

**۱۰۷۵۔** ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ اور ابو عبداللہ اغر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات اس وقت آسمانِ دنیا پر تشریف لاتے ہیں جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں، کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنیوالا ہے کہ میں اسکی مغفرت کردوں

**بَابُ ۷۲۸** مَنْ نَامَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاَحْيَا اٰخِرَهٗ وَقَالَ سَلْمَانُ لِاَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

**۷۲۸۔** جو رات کے ابتدائی حصہ میں سو رہا اور آخری حصہ بیدار ہو کر گذارا۔ حضرت سلیمان نے ابو درداء (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا کہ سو جاؤ اور آخر رات میں عبادت کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔

**۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اِغْتَسَلَ وَاِلَّا تَوَضَّاَ وَخَرَجَ ۞

**۱۰۷۶۔** ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی! انھوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا کیا دستور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ شروع میں سو رہتے اور آخر میں بیدار ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اس کے بعد بستر پر آجاتے اور جب مؤذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھ بیٹھتے۔ اگر ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

**بَابُ ۷۲۹** قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ۔

**۷۲۹۔** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات میں بیدار ہونا۔ رمضان اور دوسرے مہینوں میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ؎

۱۰۷۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انھیں سعید بن ابوسعید مقبری نے انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان میں نماز کا کیا دستور تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور۔ پہلے آپ چار رکعت پڑھتے۔ ان کا حسن وادب اور ان کی طوالت الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ ؎

۱۰۷۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ہشام نے انھوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آخر عمر میں بیٹھ کر قرآن پڑھتے تھے۔ لیکن جب تیس چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

## باب ۷۳۰۔ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔

## ۷۳۰۔ دن رات باوضو رہنے اور وضو کے بعد نماز کی فضیلت۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ

۱۰۷۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوحیان نے ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت پوچھا کہ بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ پُر توقع عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے کیونکہ میں نے جنت

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ ۔

## بَابٌ ۷۳۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ ۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هَٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ. قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذُكِرَ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا ۔

## بَابٌ ۷۳۲ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ

میں اپنے آگے تمھارے پاؤں کی چاپ سنی ہے[ف۱]۔

## ۷۳۱۔ عبادت میں شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں۔

۱۰۸۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہیب نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لائے آپ کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان کھنچی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ زینب کی رسی ہے جب وہ (نماز پڑھتے پڑھتے) تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں! اسے کھول دو، ہر شخص کو دلجمعی اور نشاط کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے اور تھک جانے پر چھوڑ دینی چاہیئے اور عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اُن سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے یہاں بنو اسد کی ایک خاتون رہتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کے متعلق پوچھا کہ کون ہیں میں نے کہا کہ فلاں خاتون ہیں رات بھر نہیں سوتیں۔ ان کی نماز کا آپ کے سامنے ذکر کیا گیا لیکن آپ نے فرمایا کہ بس تمھیں صرف اتنا ہی عمل کرنا چاہیئے جتنے کی تم میں سکت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ (ثواب دینے سے) اس وقت تک نہیں رکتا جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ اور تمھارا نشاط باقی نہ رہے[ف۲]۔

## ۷۳۲۔ رات میں جس کا معمول عبادت کرنے کا ہے اسے اس معمول کو چھوڑنا نہ چاہیئے۔

۱۰۸۱۔ ہم سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی ان سے مبشر نے

---

ف۱ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روایت میں نماز فجر کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کو دریافت کرنے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب میں حضرت بلال کو اپنے آگے جنت میں اس طرح دیکھا تھا۔ کیونکہ خواب بھی آپ صحابہ سے صبح کی نماز کے بعد ہی بیان کرتے تھے۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ آدمی کو عبادت اتنی ہی کرنی چاہیئے جس میں اس کا نشاط اور دلجمعی باقی رہے عبادت میں تکلف سے کام نہ لینا چاہیئے۔ شریعت اس کی تحدید نہیں کرتی کہ کتنی دیر عبادت کی جائے بلکہ صرف مطلوب عبادت میں روح کی بالیدگی اور نشاط ہے اگر کوئی اپنی طاقت سے زیادہ عبادت کرے گا تو اس کے بہت سے نقصانات خود عبادت میں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ مثلاً آئندہ کے لیے ہمت ہار جائے گا۔ دوسری عبادت چھوٹ جانے کے بھی خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے نماز یا دوسری عبادات میں انسان کو اتنی ہی دیر صرف کرنی چاہیئے جتنی طاقت ہو اور جس پر ہمیشہ مداومت ہو سکے، اب ہر شخص کی طاقت اور شوقِ عبادت جدا ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ مِثْلَهٗ وَتَابَعَهٗ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ اِنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَاِنَّ لِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِاَهْلِكَ حَقٌّ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ۔

## باب ۷۳۳ - فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ فَاِنْ تَوَضَّاَ قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ۔

---

اوزاعی کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی انہیں اوزاعی نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔ ہشام نے کہا کہ ہم سے ابوالعشرین نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن حکم بن ثوبان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی اور اس روایت کی متابعت عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی کے واسطہ سے کی ہے۔

۱۰۸۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے عمرو نے ان سے ابوالعباس نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور پھر دن میں روزے رکھتے ہو میں نے کہا کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا لیکن اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں (بیداری کی وجہ سے) کمزور ہو جائیں گی اور تم خود ست پڑ جاؤ گے تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی۔ اس لیے روزہ بھی رکھو اور بلا روزے کے بھی رہو۔ عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔

## ۷۳۳ - رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے والے کی فضیلت

۱۰۸۳ - ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں ولید نے اوزاعی کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث بیان کی ان سے عبادہ بن صامت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ اس کا کوئی شریک۔ ملک اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور طاقت وقوت اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔" پھر یہ پڑھے (ترجمہ) اے اللہ میری مغفرت کیجئے"، یا ربیہ کہا کہ کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ ؎ وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ ؎ أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ ؎ يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ ۔ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لَا أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

پھر اگر اس نے وضو کی (اور نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے[1]۔

۱۰۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے انھیں ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ اپنے مواعظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمھارے بھائی نے یہ کوئی غلط بات نہیں کہی ہے آپ کی مراد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔ (عبداللہ بن رواحہ کے کہے ہوئے اشعار کا ترجمہ) ہم میں اللہ کے رسول موجود ہیں جو اس کی کتاب اس وقت تلاوت کرتے ہیں جب فجر طلوع ہوتی ہے آپ نے ہمیں گمراہی سے نکال کر صحیح راستہ دکھایا ہے اس لیے ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ ضرور واقع ہوگا آپ رات بستر سے اپنے کو الگ کرکے گذارتے ہیں جبکہ مشرکوں سے ان کے بستر بوجھل ہو رہے ہوتے ہیں اس روایت کی متابعت عقیل نے کی ہے اور زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے سعید اور اعرج کے واسطے سے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۸۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی اُن سے ایوب نے اُن سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خواب دیکھا کہ گویا استبرق (دبیز زرتار ریشمی کپڑا) کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے جیسے میں جنت میں جس جگہ کا بھی ارادہ کرتا ہوں تو یہ ادھر اڑ کے چلا جاتا ہے اور میں نے دیکھا کہ جیسے دو آدمی میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے دوزخ کی طرف لے جانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک فرشتہ اُن سے آکر ملا اور (مجھ سے) کہا کہ ڈرو نہیں (اور ان سے کہا کہ اسے چھوڑ دو) حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا ایک خواب بیان کیا (آخر) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بڑا ہی اچھا آدمی ہے۔ کاش رات میں بھی نماز پڑھا کرتا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں نماز پڑھا کرتے تھے بہت سے

---

[1] ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر یہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو مسلمان بھی رات میں اس طرح بیدار ہو کہ اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی توحید، اس پر ایمان ویقین۔ اس کی کبریائی اور سلطنت کے سامنے تسلیم اور بندگی، اس کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر اس کا شکر وحمد اور اس کی ذات پاک کی تنزیہ وتقدیس سے بھرپور کلمات زبان پر جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بھی قبول کرتا ہے اور اس کی نماز بھی بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوتی ہے اس لیے جس شخص تک بھی یہ حدیث پہنچے اسے اس پر عمل کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اپنے رب کے لیے تمام اعمال میں نیت خالص پیدا کرنی چاہیے کہ سب سے پہلی شرط قبولیت یہی خلوص ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

## باب ۷۳۴ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا.

## باب ۷۳۵ الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

## باب ۷۳۶ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ.

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلَاةِ.

## باب ۷۳۷ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

وَيُذْكَرُ ذَلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِيِّ

صحابہ رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خواب بیان کیے کہ شب قدر (رمضان کے) آخری عشرہ کی سات سے دس تک ہے۔ (یعنی ستائیسویں سے آخر تک) ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سب کے خواب آخری عشرہ (میں شب قدر کے ہونے) پر متفق ہو گئے ہیں اس لیے جسے شب قدر کی تلاش ہو وہ آخری عشرہ میں اس کی تلاش کرے۔

## ۷۳۴۔ فجر کی دو رکعتوں پر مداومت۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عراک بن مالک نے ان سے ابوسلمہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان دو (سنت) رکعتیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

## ۷۳۵۔ فجر کی دو سنت رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا۔

۱۰۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنت رکعتیں پڑھنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹ رہتے تھے۔

## ۷۳۶۔ جس نے دو رکعتوں کے بعد گفتگو کی اور لیٹا نہیں۔

۱۰۸۸۔ ہم سے بشر بن حکم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سالم ابوالنضر نے ابوسلمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رات کی) نماز پڑھ چکتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو آپ مجھ سے باتیں کرتے تھے ورنہ لیٹ جاتے تھے۔ پھر جب مؤذن نماز کی اطلاع دینے آتا (تو آپ مسجد میں تشریف لے جاتے)

## ۷۳۷۔ نفل نمازوں کو دو دو رکعت کر کے پڑھنے سے

متعلق جو روایات آئی ہیں۔ عمار، ابوذر، انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ عنہ سے یہی منقول

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ مَا اَدْرَكْتُ فُقَهَآءَ اَرْضِنَا اِلَّا يُسَلِّمُوْنَ فِيْ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ۔

**۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ <u>اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ</u>

ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ اپنے شہر (مدینہ) کے جتنے فقہاء سے میری ملاقات ہوئی سب کو میں نے دیکھا کہ دن (کی نفل نمازوں) میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے۔

**۱۰۸۹۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ کی، آپ فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ سامنے ہو تو فرض کے سوا دو رکعت پڑھنے کے بعد یہ دعا کیا کرو۔[1] (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے واسطہ سے خیر طلب کرتا ہوں۔ تیری قدرت کے واسطہ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے عظیم فضل کا طلبگار رہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تیرے ہی پاس ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ معاملہ (جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے اس کا نام اس موقع پر لینا چاہیے) میرے دین، دنیا اور میرے معاملہ کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے خیر ہے) تو اسے میرے لیے مقدر فرما دیجئے اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر دیجئے اور پھر اس میں میرے لیے برکت عطا کیجئے اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ میرے دین، دنیا اور میرے معاملہ کے انجام کے اعتبار سے برا ہے یا (آپ نے یہ کہا کہ)

[1] استخارہ سے کاموں میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد کوئی خواب بھی دیکھا جائے یا کسی دوسرے ذریعہ سے یہ معلوم ہو جائے کہ پیش آمدہ معاملہ میں کون سی روش مناسب ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ طبعی رجحان ہی کی حد تک کوئی بات استخارہ سے دل میں پیدا ہو جائے حدیث میں استخارہ کے یہ فوائد کہیں بیان نہیں ہوئے ہیں اور واقعات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ استخارہ کے بعد بعض اوقات ان میں سے کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی، بلکہ استخارہ کا مقصد صرف طلب خیر ہے جس کام کا ارادہ ہے یا جس معاملہ میں آپ الجھے ہوئے ہیں۔ گویا استخارہ کے ذریعہ آپ نے اسے خدا کے علم اور قدرت پر چھوڑ دیا اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پوری طرح اس پر توکل کا وعدہ کر لیا: "میں تیرے علم کے واسطہ سے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطہ سے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا خواستگار ہوں" یہ توکل و تفویض نہیں تو اور کیا چیز ہے؛ اور پھر دعا کے آخری الفاظ "میرے لیے خیر مقدر فرما دیجیے جہاں بھی وہ ہو اور اس پر میرے قلب کو مطمئن بھی کر دیجیے" یہ ہے رضا بالقضاء کی دعا کہ اللہ کے نزدیک معاملہ کی جو نوعیت صحیح ہے کام اسی کے مطابق ہو اور پھر اس پر بندہ اپنے لیے ہر طرح اطمینان کی بھی دعا کرتا ہے کہ دل میں اللہ کے فیصلہ کے خلاف کسی قسم کا خطرہ بھی نہ پیدا ہو۔ دراصل استخارہ کی اس دعا کے ذریعہ بندہ اول تو توکل کا وعدہ کرتا ہے اور پھر ثابت قدمی اور رضا بالقضاء کی دعا کرتا ہے کہ خواہ معاملہ کا فیصلہ میری خواہش کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، ہو وہ خیر ہی۔ اور میرا دل اس سے مطمئن اور راضی ہو جائے اور اگر واقعی کوئی خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ دونوں چیزیں پیش کر دے تو اس کے کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برکت یقیناً ہو گی۔ استخارہ کا صرف یہی فائدہ ہے اور اس سے زیادہ اور کیا چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ۔ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ ۔

میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے ہٹا دیجئے پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دیجئے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت کا نام لینا چاہیئے۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ ۔

۱۰۸۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعید نے ان سے عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے اسے بیٹھنا نہ چاہیئے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

۱۰۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انھیں اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انھیں انس بن مالک رضؓ نے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ۔

۱۰۹۱۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے عقیل کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ عقیل سے ابن شہاب نے، انھوں نے کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے، آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھی ہے اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔ اور جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھی ہے اور مغرب کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔ اور عشاء کے بعد دو رکعت پڑھی ہے۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ۔

۱۰۹۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھیں عمرو بن دینار نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جو شخص بھی (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لیے آ رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیئے۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ

۱۰۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے سیف نے حدیث بیان کی کہ میں نے مجاہد سے سُنا۔ انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ان کے دولت کدہ پر حاضری دی گئی پھر آپ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں جب آگے بڑھا تو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل رہے ہیں۔ بلال رضؓ کو میں نے دروازہ پر کھڑا پایا اس لیے ان سے پوچھا کہ اے بلال رضؓ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی تھی؟ انھوں نے کہا کہ ہاں پڑھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَأَيْنَ؟ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى. وَقَالَ عِتْبَانُ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ؞

## بَابُ ٧٣٩ الْحَدِيثِ يَعْنِي بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ؞

١٠٩٤ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ ؞

## بَابُ ٧٤٠ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا ؞

١٠٩٥ ۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى

## بَابُ ٧٤١ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ؞

١٠٩٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

تھی، میں نے پوچھا کہ کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ یہاں ان دو ستونوں کے درمیان۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑھیں۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رح) نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت کی تھی اور عتبان نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح دن چڑھے تشریف لائے ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی، اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی[1]۔

### ۷۳۹ ۔ گفتگو، فجر کی دو رکعتوں کے بعد۔

۱۰۹۴ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النضر نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھتے تھے تو اس وقت اگر میں جاگتی ہوتی تو آپ مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا کہ بعض راوی فجر کی دو رکعتیں اسے بتاتے ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ ہاں یہ وہی ہیں۔

### ۷۴۰ ۔ فجر کی دو رکعتوں پر مداومت اور جس نے ان کا نام نفل رکھا۔

۱۰۹۵ ۔ ہم سے بیان بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے ان سے عبید بن عمیر نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل نماز کی، فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

### ۷۴۱ ۔ فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے؟

۱۰۹۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رض

[1] ان تمام روایتوں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفل نماز خواہ دن ہی میں کیوں نہ پڑھی جائے دو دو رکعت کرکے پڑھنا افضل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے، لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک افضل یہ ہے کہ دن کی نفل نماز چار چار رکعت کرکے پڑھی جائے۔ درحقیقت افضلیت کا سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی چار رکعت یا اس سے زیادہ پڑھنا چاہے لیکن اگر کوئی صرف دو رکعت ہی پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے تو پھر وہاں افضلیت اور مفضولیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی احادیث اس عنوان کے تحت لکھی ہیں ان میں بھی یہی صورت ہے کہ نماز ہی دو رکعت پڑھی جارہی تھی۔ اگر چار رکعت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اور پھر دو دو رکعت کرکے انھیں ادا فرماتے تو ضرور اس سے افضلیت ثابت ہوتی۔ لیکن دوسری جانب ایسی احادیث ملتی ہیں جن سے دن کے وقت آپ کا چار رکعت پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ؕ

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب صبح کی اذان سنتے تو دو خفیف رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي لَأَقُوْلُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ ؕ

۱۰۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے ان کی چچی عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ح اور ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی (فرض) نماز سے پہلے کی دو (سنت) رکعتوں کو بہت مختصر رکھتے تھے۔ کیا آپ ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھتے تھے؟ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔[1]

## بَابُ ۷۴۲ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ ؕ

## ۷۴۲۔ فرض کے بعد نفل

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِيْ بَيْتِهٖ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ أَهْلِهٖ تَابَعَهٗ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَتْنِيْ أُخْتِيْ حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا تَابَعَهٗ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ أَهْلِهٖ ؕ

۱۰۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، انھوں نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھی ہیں، اور مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ گھر میں پڑھتے تھے۔ ابوالزناد نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے نافع نے کہ عشاء کے بعد اپنے گھر میں (سنت پڑھتے تھے) ان کی روایت کی متابعت کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع کے واسطے سے کی ہے ان سے (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میری بہن حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد دو خفیف رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے تھے اور یہ ایسا وقت تھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی نہیں تھی۔ اس روایت کی متابعت کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع کے واسطے سے کی ہے، اور ابن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ سے اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عشاء کے بعد اپنے گھر میں (سنت پڑھتے تھے)۔

## بَابُ ۷۴۳ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ ؕ

## ۷۴۳۔ جس نے فرض کے بعد نفل نہیں پڑھی۔

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف ان کے اختصار کو بتانا چاہتی ہیں۔ اسی طرح کی روایتوں کی بنا پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ فجر کی سنت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی۔ لیکن عام امت کے نزدیک فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورہ کا ملانا بھی ضروری ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۰۹۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ ؕ

۱۰۹۹ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطے سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے ابو الشعثاء جابر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعت ایک ساتھ (ظہر اور عصر) اور سات رکعت ایک ساتھ (مغرب وعشاء) پڑھیں ۔ ابو الشعثاء سے میں نے کہا، میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے ظہر آخر وقت میں پڑھی ہو گی اور عصر اول وقت میں، اسی طرح مغرب آخر وقت میں پڑھی ہو گی اور عشاء اول وقت میں ۔ انھوں نے اس پر کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ

## بَابُ ۷۴۴ صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ ؕ

## ۷۴۴ ۔ سفر میں چاشت کی نماز

۱۱۰۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ ؕ

۱۱۰۰ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے توبہ نے ان سے مورق نے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ نہیں ۔ میں نے پوچھا اور عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے ؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ؟ فرمایا نہیں ۔ میں نے پوچھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ؟ فرمایا نہیں ۔ میرا یہی خیال ہے ۔

۱۱۰۱ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ؕ

۱۱۰۱ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے ۔ صرف ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ ان کے گھر تشریف لائے ۔ آپ نے غسل کیا، اور پھر آٹھ رکعت نماز پڑھی ۔ میں نے آپ کو اس سے زیادہ مختصر کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ۔ البتہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے [1]

---

[1] بہت سے محدثین نے اسے شکرانہ کی نماز کہا ہے ۔ لیکن راوی اسے چاشت کی نماز بتاتے ہیں ۔ لیکن ہے کہ چاشت کی نماز اسے لوگوں نے اس وجہ سے کہا ہو کہ اگرچہ شکرانہ کی نماز تھی لیکن پڑھی گئی تھی چاشت ہی کے وقت ۔ بہرحال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر سفر کی حالت میں تھے اور مکہ ہی میں آپ نے یہ نماز پڑھی تھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وجہ سے "سفر میں چاشت کی نماز" کے عنوان کے تحت اسے ذکر کیا ہے ۔ اگر اسے چاشت کی نماز مان لیا جائے جب بھی حضور اکرم کا معمول اس کے پڑھنے کا نہیں تھا ۔ اسی وجہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے پڑھنے کا سرے سے انکار کر دیا تھا اور دوسرے لوگوں کو اس وقت نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ نئی چیز ہے اگرچہ اس کی تعریف وتوصیف بھی آپ نے فرمائی تھی ۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں خود اس کے فضائل بیان فرمائے اور اس کی طرف صحابہ رضوان اللہ علیہم کو توجہ دلائی ۔ دین کے بعض کام ایسے ہیں جنھیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر نہیں کیا یا بہت کم آپ سے اس کا عملاً ثبوت ہے لیکن احادیث میں اس کے بہت زیادہ فضائل بیان ہوئے ہیں ۔ اذان آپ نے کبھی نہیں دی، اگرچہ اس سے بعض علماء نے اختلاف کیا ہے لیکن اکثر علماء کا یہی خیال ہے حالانکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۷۴۵ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَاٰهُ وَاسِعًا

۷۴۵ ۔ جس نے خود چاشت کی نماز نہیں پڑھی لیکن اس میں توسیع سے کام لیا۔

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَاِنِّي لَاُسَبِّحُهَا۔

۱۱۰۲ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، لیکن میں خود پڑھتی ہوں۔

## باب ۷۴۶ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۴۶ ۔ اقامت کی حالت میں چاشت کی نماز۔ یہ عتبان بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

۱۱۰۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوْخٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ۔

۱۱۰۳ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھیں شعبہ نے خبر دی ان سے عباس جریری نے جو فروخ کے بیٹے تھے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نہدی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے خلیل نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے انھیں نہ چھوڑوں ہر مہینہ میں تین دن روزے۔ چاشت کی نماز اور وتر کے بعد سونا۔

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيْرٍ بِمَاءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُوْدٍ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَ مَا رَاَيْتُهُ صَلّٰى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

۱۱۰۴ ۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی ان سے انس بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انصار میں سے ایک شخص (عتبان بن مالک) نے جو بہت موٹے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا (آپ نے انھیں گھر پڑھنے کی اجازت دے دی) تو انھوں نے اپنے گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا پکوایا اور آپ کو دعوت دی اور ایک چٹائی کے کنارے کو آپ کے لیے پانی سے صاف کیا۔ چنانچہ آپ نے اس پر دو رکعت نماز پڑھی۔ ورفلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رض سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس روز کے سوا آپ کو کبھی

(بقیہ حاشیہ) اذان کے لیے بیشمار فضائل ہیں اور اس کی عظیم فضیلتوں کی بنا پر بعض علماء نے اسے امامت سے بھی زیادہ افضل کہا ہے۔ فرض نماز کے بعد دعاء کرتے وقت آپ سے ہاتھوں کا اٹھانا بہت کم ثابت ہے لیکن صحابہ سے اس کے لیے آپ نے فرمایا اور اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی۔ اس سے آپ کے قول و عمل کا تعارض نہیں ثابت ہوتا کہ اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے بلکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام نیک اور اچھے کاموں کو آپ اپنے عمل میں لانا ضروری نہیں خیال کرتے تھے بلکہ آپ صرف وہی اعمال کرتے تھے جو شانِ نبوت کے مناسب ہوں اور بعض فضائل ورغائب کی طرف کہہ کر لوگوں کو توجہ دلانے پر اکتفا کرتے تھے۔ اگر آپ نے خود کوئی عمل نہیں کیا تو اس سے عمل کی فضیلت میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ ہمارے لیے اس کی فضیلت اسی درجہ کی ہے جیسا کہ آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔ چاشت کی نماز بھی اسی قبیل سے ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔[1]

بسم بسم

**باب ۷۴۷۔ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الظُّهْرِ**

۷۴۷۔ ظہر سے پہلے دو رکعت۔

**۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ كَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۰۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد ہیں۔ دو رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد اپنے گھر میں۔ دو رکعت عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے اور یہ وہ وقت ہوتا تھا جب آپ کے قریب کوئی نہیں جاتا تھا۔ مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مؤذن جب اذان دیتا تھا اور فجر طلوع ہوتی تھی تو آپ دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

**۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۱۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے ابراہیم بن محمد بن منتشر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی نہیں چھوڑتے تھے۔ اس روایت کی متابعت ابن عدی اور عمرو نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

**باب ۷۴۸۔ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ**

۷۴۸۔ مغرب سے پہلے نماز[2]

**۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

۱۱۰۷۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے ان سے بریدہ نے انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کے فرض سے پہلے نماز پڑھا کرو، دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے کیونکہ آپ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ لوگ اسے ضروری سمجھ بیٹھیں (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے)

**۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۱۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن ایوب

---

[1] یہ حدیث اس سے پہلے کئی مرتبہ قدرے تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے۔ ان میں یہ بھی ہے کہ آپ ان کے یہاں دن چڑھے گئے تھے اور یہی چاشت کا وقت ہوتا ہے۔

[2] یہ مسئلہ پہلے گذر چکا ہے کہ مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان کوئی سنت ہے یا نہیں؟ ابتداء اسلام میں کچھ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا عمل اس پر ضرور تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف بھی یہ بات نہیں تھی۔ لیکن بعد میں آپ کے عہد میں ہی اس پر عمل ترک کر دیا گیا تھا اور آپ کے بعد بھی اس پر عمل نہیں تھا۔ اس لیے جیسا کہ شیخ ابن ہمام رحمہ نے لکھا ہے یہ نماز جس کا اس حدیث کے تحت ذکر ہے جائز تو ضرور ہوگی۔ لیکن مستحب وغیرہ نہیں کہی جا سکتی۔ اس باب کی دوسری حدیث سے بھی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ صحابہؓ کے دور میں بھی اس پر عمل ترک ہو چکا تھا اور ابوتمیم کو اسے پڑھتے دیکھ کر عقبہ کو حیرت ہوئی!

www.sirat-e-mustaqeem.com



سعید بن ابی ایوب قال حدثنی یزید بن ابی حبیب قال سمعت مرثد بن عبد اللہ الیزنی قال اتیت عقبۃ بن عامر الجھنی فقلت الا اعجبک من ابی تمیم یرکع رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب فقال عقبۃ انا کنا نفعلہ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت فما یمنعک الآن قال الشغل ؛

نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے مرثد بن عبد اللہ یزنی کو یہ کہتے سُنا کہ میں عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا ابو تمیم کی یہ بات آپ کو عجیب نہیں معلوم ہوتی کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں اس پر عقبہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسے پڑھتے تھے۔ میں نے کہا پھر اب اس کے ترک کی کیا وجہ ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ مشغولیتیں۔

## باب ۷۴۹ صلوٰۃ النوافل جماعۃ۔ ذکرہ انس وعائشۃ رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؛

## ۷۴۹۔ نفل نماز با جماعت۔ اس کا ذکر انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا ہے۔

۱۱۰۹۔ حدثنا اسحٰق حدثنا یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابی عن ابن شھاب قال اخبرنی محمود بن الربیع الانصاری انہ عقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعقل مجۃ مجھا فی وجھہ من بئر کانت فی دارھم فزعم محمود انہ سمع عتبان بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ وکان ممن شھد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت اصلی لقومی ببنی سالم وکان یحول بینی وبینھم واد اذا جاءت الامطار فیشق علی اجتیازہ قبل مسجدھم فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ انی انکرت بصری وان الوادی الذی بینی وبین قومی یسیل اذا جاءت الامطار فیشق علی اجتیازہ فوددت انک تاتی فتصلی من بیتی مکانا اتخذہ مصلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سافعل فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رضی اللہ عنہ بعد ما اشتد النھار فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت لہ فلم یجلس حتی قال این تحب ان اصلی من بیتک فاشرت لہ الی المکان الذی احب ان اصلی فیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر وصففنا وراءہ فصلی رکعتین ثم سلم وسلمنا

۱۱۰۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور آپ کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپؐ نے ان کے گھر کے کنوئیں کے پانی سے کی تھی۔ محمود پورے یقین کے ساتھ بتاتے تھے کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے فرمایا کہ میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا میرے (گھر) اور قوم کی مسجد کے درمیان ایک وادی تھی اور بارش ہوتی تو اسے پار کر کے مسجد تک پہنچنا میرے لیے دشوار ہو جاتا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے عرض کیا کہ میری آنکھ خراب ہو گئی ہے اور وادی جو میرے اور قوم کے درمیان حائل ہے بارش کے دنوں میں بھر جاتی ہے اور میرے لیے اس کا پار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ تشریف لا کر میرے گھر کسی جگہ نماز پڑھ دیں تاکہ میں اسے اپنے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری یہ خواہش جلدی پوری کر دوں گا۔ چنانچہ آپؐ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر دن چڑھے تشریف لائے آپؐ نے اجازت چاہی اور میں نے اجازت دے دی۔ آپؐ بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ میرے لیے نماز پڑھنا پسند کرو گے۔ میں جس جگہ کو نماز پڑھنے کے لیے منتخب کر چکا تھا، اس کی طرف میں نے اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھ لی، آپؐ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا ہم نے بھی آپؐ کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيْرٍ يُّصْنَعُ لَهٗ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَّا اَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاكَ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهٗ وَلَا حَدِيْثَهٗ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ وَّجَدْتُّهٗ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ اَعْمٰى يُصَلِّيْ لِقَوْمِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ سَلَّمْتُ

ساتھ سلام پھیرا[1] میں نے خزیر (عرب کا ایک کھانا) پر آپ کو روک لیا۔ یہ آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ قبیلہ والوں نے جب سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما ہیں تو لوگ بڑی تیزی سے آنے شروع ہو گئے اور گھر میں ایک مجمع لگ گیا۔ ایک شخص بولا، مالک کو کیا ہو گیا ہے! یہاں دکھائی نہیں دیتا۔ دوسرے نے اس پر لقمہ دیا۔ منافق ہے۔ خدا اور رسول سے محبت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، ایسا نہ کہو۔ دیکھتے نہیں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ اور اس سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ اس نے کہا کہ (حقیقت حال) تو اللہ اور رسول ہی کو معلوم ہے لیکن ہم اس کی دلچسپیاں اور میل جول منافقوں ہی سے دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر آگ حرام کر دی ہے جس نے لا الٰہ الا اللہ خدا کی رضا اور خوشنودی کے لیے کہہ لیا۔ محمود نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث ایک مجلس میں بیان کی جس کے شرکاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ روم کے اس غزوہ کا واقعہ ہے جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی[3] فوج کے سردار یزید بن معاویہ تھے۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے انکار کیا اور فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات کبھی بھی کہی ہو گی[2] آپ کی اس گفتگو کا مجھ پر بہت اثر ہوا اور میں نے اللہ تعالیٰ کو اس پر شاہد بنایا کہ اگر میں محفوظ رہا تو غزوہ سے واپسی پر اس حدیث کے متعلق عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے ضرور پوچھوں گا، اگر میں نے انھیں ان کی قوم کی مسجد میں باحیات پایا، چنانچہ میں غزوہ سے واپس ہوا پہلے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور پھر (اس سے فارغ ہو کر) جب مدینہ واپسی ہوئی تو قبیلہ بنو سالم میں آیا، عتبان رضی اللہ عنہ بوڑھے اور نابینا اپنی قوم کو نماز پڑھاتے ہوئے ملے۔ سلام پھیرنے کے بعد میں نے حاضر ہو کر آپ کو سلام

[1] جماعت فرض نمازوں کی خصوصیت ہے، احناف کے یہاں سنن و نوافل میں جماعت نہیں اور لوگوں کو اس کے لیے بلانا مکروہ ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے جب ہمیں نوافل کے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا ہے تو ایک انسان کے لیے کیونکر مناسب ہو سکتا ہے کہ اس کے لیے لوگوں کو پکڑے اور باندھے۔ جو صورت حدیث میں ہے اگر نفل کی جماعت اس صورت سے ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کچھ لوگ خود بخود شریک جماعت ہو جائیں۔

[2] اس حدیث میں ہے کہ جس شخص نے صدق دل سے کلمۂ توحید پڑھ لیا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا، حالانکہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث میں ایمان کے بعد بھی گناہوں پر عذاب کی تصریح موجود ہے۔ اس تعارض کی وجہ سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا تھا۔ علماء نے اس کی بہت سی تاویلات کی ہیں ایک یہ بھی ہے کہ دوزخ میں نہ جانے سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس میں نہیں رہے گا کیونکہ مومن کو بہر حال ایک نہ ایک دن دوزخ سے نکلنا ہے۔

[3] جب حضرت ابو ایوب انصاری کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے وصیت کی کہ مجھے گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے دفن کیا جائے۔ چنانچہ قسطنطنیہ کی شہر پناہ کے ایک طرف آپ کو دفن کیا گیا۔ اس غزوہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم شریک تھے۔ ترک کی خلافت عثمانیہ کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی نئے خلیفہ منتخب ہوتے تو ان کی دستار بندی ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے مزار پر ہوتی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيَّ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ؛

کیا اور اپنا تعارف کرانے کے بعد اسی حدیث کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے مجھ سے اس مرتبہ بھی وہی حدیث بیان کی جو پہلے بیان کی تھی ۔

## باب ۵۰ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ ؛

## ۵۰ ۔ نفل نماز گھر میں

۱۱۱۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا، تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ ؛

۱۱۱۰ ۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی ۔ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ایوب اور عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ۔ اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انھیں بالکل قبر نہ بنالو کہ جہاں نماز ہی نہ پڑھی جاتی ہو ، اس روایت کی متابعت وہاب ایوب کے حوالہ سے کی ہے ۔

## باب ۵۱ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ ؛

## ۵۱ ۔ مکہ اور مدینہ کی مساجد میں نماز کی فضیلت ۔

۱۱۱۱ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ح حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى ؛

۱۱۱۱ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ۔ انھوں نے کہا کہ مجھے عبد الملک بن قزعہ نے خبر دی کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے چار باتیں سنیں اور آپ نے فرمایا کہ میں نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات کیے تھے ح ہم سے علی نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے زہری نے ، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے شد رحال نہ کرو ۔ مسجد حرام ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور مسجد اقصیٰ [1]

۱۱۱۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ

۱۱۱۲ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، کہا کہ ہمیں مالک نے زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابی عبد اللہ اغر کے واسطہ سے خبر دی ، انھیں ابو عبد اللہ اغر نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا تمام مسجدوں میں نماز سے

---

[1] اس حدیث میں صرف ان تین مساجد کی فضیلت بیان کی گئی ہے ۔ اس سے یہ سمجھنا صحیح نہیں ہو سکتا کہ ان کے سوا کسی مقدس جگہ کے لیے سفر جائز ہی نہیں ہو سکتا امام ابن تیمیہ رحمہ نے اس حدیث کی وجہ سے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی نیت سے بھی سفر (شد رحال) جائز نہیں البتہ مسجد نبوی کی زیارت کے لیے سفر مستحب ہے اور پھر جب آدمی مدینہ پہنچ گیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت اب مستحب ہوگی ۔ لیکن ان کا یہ مسلک جمہور امت کے یہاں مقبول نہیں ہوا ۔ ہزاروں سلف نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی نیت سے شد رحال کیا ہے اور امت نے کبھی اس میں کوئی نکارت نہیں محسوس کی ۔ جمہور امت کے نزدیک زیارت قبر نبی مستحب ہے ۔ در اصل اس حدیث کا زیارت قبور سے کوئی تعلق بھی نہیں ۔ یہ تو صرف ان مساجد کی فضیلت بیان کرتی ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؁

## بَابُ ۷۵۲ مَسْجِدِ قُبَاءَ ؁

۱۱۱۳ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّيْ مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِيْ يَصْنَعُوْنَ وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِيْ أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ؁

## بَابُ ۷۵۳ مَنْ أَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ ؁

۱۱۱۴ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ ؁

## بَابُ ۷۵۴ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا ؁

ایکہزار درجہ زیادہ بہتر ہے ۔

## ۷۵۲ ۔ مسجد قباء

۱۱۱۳ ۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، اور انھیں نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چاشت کی نماز صرف دو دن پڑھتے تھے جب مکہ آتے۔ کیونکہ آپ مکہ مکرمہ چاشت ہی کے وقت آتے تھے۔ اس وقت پہلے آپ طواف کرتے اور پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھتے تھے اور جس دن آپ مسجد قباء میں تشریف لاتے آپ کا یہاں ہر شنبہ کو آنے کا معمول تھا۔ جب آپ مسجد کے اندر آتے تو نماز پڑھے بغیر باہر نکلنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سوار ہو کر اور پیدل دونوں طرح آتے تھے۔ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے دیکھا لیکن تمھیں رات یا دن کے کسی بھی حصے میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتا۔ صرف سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھا کرو۔

## ۷۵۳ ۔ جو مسجد قباء میں ہر سنیچر کو آیا۔

۱۱۱۴ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سنیچر کو مسجد قباء آتے تھے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول رہا۔[1]

## ۷۵۴ ۔ مسجد قباء آنا، کبھی پیدل اور کبھی سواری

پھر ـــ !

[1] قباء کے لوگ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لیے مدینہ آیا کرتے تھے لیکن بعض حضرات اپنی مجبوریوں کی وجہ سے نہیں آسکتے تھے۔ اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قباء میں ہر سنیچر کو تشریف لانے کی یہی وجہ تھی کہ جو لوگ مدینہ نہیں آسکے ہوں، ان سے ملاقات کی جائے مسجد قباء میں نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ بیت المقدس تک کا دو مرتبہ سفر کرنے سے مجھے مسجد قباء میں دو رکعت نماز پڑھنا زیادہ عزیز ہے۔ اگر لوگوں کو مسجد قباء کا شرف اور اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو یہیں ڈیرا ڈال دیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر سنیچر کو مسجد قباء جانا آپ کے اتفاقیات میں سے ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اتفاقیات میں بھی آپ کی اتباع کیا کرتے تھے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتفاقیات کی اتباع اگر اتفاقی طور پر ہو جائے تو سنت ہے ورنہ اس پر استمرار و دوام درست نہیں ہے لیکن عام علماء امت نے ان کے اس فیصلہ کو مستحسن نہیں سمجھا ہے اسی طرح کا ایک نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قباء آتے تھے کبھی پیدل اور کبھی سواری پر۔ ابن نمیر نے اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ پھر آپ مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

## بَابُ ۷۵۵ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

## ۷۵۵۔ قبر اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۱۱۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبد اللہ بن ابی بکر نے انہیں عباد بن تمیم نے اور انہیں عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر (جہاں آپ کی قبر ہے) اور میرے اس منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

۱۱۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے منبر کے درمیان ایک جنت کا ٹکڑا ہے اور میرا منبر میری حوض پر ہے۔[۱]

## بَابُ ۷۵۶ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

## ۷۵۶۔ مسجد بیت المقدس

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ

۱۱۱۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، انھوں نے زیاد کے مولیٰ قزعہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے چار باتیں بیان کرتے سُنا وہ مجھے بہت پسند آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ عورت اپنے شوہر یا کسی ذی رحم محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے عید الفطر

---

۱؎ چونکہ آپ اپنے گھر یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں مدفون ہیں اس لیے مصنف نے اس حدیث پر عنوان "قبر اور منبر کے درمیان" لگایا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت کی تخریج کی ہے جس میں (بیت) گھر کے بجائے قبر ہی کا لفظ ہے گویا عالم تقدیر میں جو کچھ تھا اُس کی آپ نے پہلے ہی خبر دیدی تھی اس حدیث کی مختلف شرحیں ہیں اور سب سے مناسب یہ ہے کہ یہ حصہ جنت ہی کا ہے اور دنیا کے فنا ہونے کے بعد جنت ہی کا ایک حصہ بن جائے گا۔ اس لیے کسی تاویل کے بغیر جنت کا ایک باغ ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ "میرا منبر میرے حوض پر ہے" مطلب یہ ہے کہ حوض یہیں پر ہوگا۔ منبر سے شام تک اس کی پہنائی ہوگی، اس لیے وہ منبر اب بھی حوض ہی پر ہے اور قیامت کے دن مشاہدہ میں آجائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ ۔

اور عید الضحیٰ کے دونوں دن روزے نہ رکھے جائیں۔ نماز صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب ہونے تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے شد رحال (سفر) نہ کیا جائے۔ مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری مسجد۔

**باب ۷۵:** اِسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَآءَ وَوَضَعَ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلٰى رُصْغِهِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ يَحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا ۔

**۷۵۔** نماز میں، نماز کے کسی کام کے لیے اپنا ہاتھ استعمال کرنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں آدمی اپنے جسم کے جس حصے سے بھی چاہے مدد لے سکتا ہے۔ ابو اسحاق نے اپنی ٹوپی نماز پڑھتے ہوئے رکھی اور پھر اٹھالی، علی رضی اللہ عنہ اپنی ہتھیلی بائیں پہنچے پر رکھتے تھے البتہ اگر کھجلانا ہوتا یا کپڑا درست کرنا ہوتا تو (کر لیتے تھے)۔

**١١١٩۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۔

**١١١٩۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں مخرمہ بن سلیمان نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے خبر دی کہ آپ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سوئے۔ ام المؤمنین آپ کی خالہ تھیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اہل طول میں لیٹیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور جب آدھی رات ہوئی یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا بعد، تو آپ بیدار ہو کر بیٹھ گئے اور چہرے پر نیند کے اثرات کو ہاتھوں سے دور کرنے کی کوشش کی۔ پھر سورہ آل عمران کے آخر کی دس آیتیں پڑھیں اس کے بعد مشکیزہ کے پاس گئے جو لٹکا ہوا تھا۔ اس سے آپ نے وضو کی، اس کے تمام آداب و محاسن کے ساتھ۔ پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں بھی اٹھا اور جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں نے بھی کیا اور پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پہ رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر اسے اپنے ہاتھ سے ملنے لگے۔ اس وقت آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت پڑھی پھر دو رکعت پڑھی پھر دو رکعت پڑھی پھر دو رکعت پڑھی پھر دو رکعت پڑھی اس کے بعد وتر پڑھے اور لیٹ گئے۔ جب مؤذن آیا تو آپ دوبارہ اٹھے اور دو مختصر رکعتیں پڑھ کر باہر نماز (فجر) کے لیے تشریف لے گئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بابٌ ۷۵۸ مَا يُنْهٰى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ ؏

۱۱۲۰ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ؏

۱۱۲۱ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ؏

۱۱۲۲ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهٗ بِحَاجَتِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ الْاٰيَةَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ؏

## بابٌ ۷۵۹ مَا يَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ ؏

۱۱۲۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتُمْ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا التَّصْفِيْحُ هُوَ

## ۷۵۸ ۔ نماز میں بولنے کی ممانعت ۔

۱۱۲۰ ۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پہلے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور ہم سلام کرتے تو آپ اس کا جواب دیتے تھے۔ اس لئے جب ہم نجاشی کے یہاں سے واپس ہوئے (حبشہ سے) تو ہم نے (پہلے کی طرح نماز ہی میں) سلام کیا لیکن اس وقت آپ نے جواب نہیں دیا بلکہ (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے ۔

۱۱۲۱ ۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ہریم بن سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، سابقہ حدیث کی طرح ۔

۱۱۲۲ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی انھیں اسمٰعیل نے خبر دی، انھیں حارث بن شبیل نے، انھیں ابن عمر شیبانی نے بتایا کہ مجھ سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نماز پڑھنے میں گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ کوئی بھی اپنے قریب کے نمازی سے اپنی ضرورت بیان کر دیتا تھا۔ پھر آیت "حافظوا علی الصلوات الخ" اتری اور ہمیں (نماز میں) خاموش رہنے کا حکم ہوا ۔

## ۷۵۹ ۔ نماز میں مردوں کے لیے کیا تسبیح اور حمد جائز ہیں ؟

۱۱۲۳ ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف (قبا) تشریف لائے پھر جب نماز کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب تک نہیں تشریف لائے اس لیے آپ نماز پڑھا دیجئے۔ انھوں نے فرمایا اگر تمھاری خواہش ہے تو میں پڑھا دیتا ہوں۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نماز شروع کی اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صفوں سے گذرتے ہوئے پہلی صف تک گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ بجانا شروع کیا (سہل نے کہا جانتے ہو تسبیح کیا ہے ؟ یہ تصفیق ہے) ابو بکر

www.sirat-e-mustaqeem.com



التَّصْفِيقُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ٭

رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرح بھی توجہ نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب لوگوں نے زیادہ ہاتھ پر ہاتھ مارے تو آپ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں موجود ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے انھیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور الٹے پاؤں پیچھے آگئے۔ بقیہ نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر پڑھائی (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے)

## بَابٌ ۷۶۰ مَنْ سَمَّى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ٭

## ۷۶۰۔ جس نے کسی قوم کا نام لیا، یا نماز میں کسی کو سلام کیا جو اس کے سامنے نہیں ہے اور وہ اسے جانتا ہے۔[1]

٭٭٭

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ التَّحِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ وَنُسَمِّي وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ٭

۱۱۲۴۔ ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نماز میں التحیات پڑھتے تھے اور نام لیتے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو سلام بھی کر لیتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اس طرح کہا کرو (ترجمہ) تحیات۔ صلوٰت اور طیبات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام ہو۔ اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے صالح (نیک) بندوں پہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اگر تم نے یہ پڑھ لیا تو گویا اللہ کے ان تمام بندوں کو تم نے سلام پہنچا دیا جو آسمان اور زمین میں ہیں (حدیث گذر چکی ہے)

## بَابٌ ۷۶۱ التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ٭

## ۷۶۱۔ ہاتھ پہ ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ٭

۱۱۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نماز میں اگر کوئی بات پیش آجائے تو) مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے بلکن عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مار کر (اطلاع دینی چاہیے)۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ

۱۱۲۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں سفیان

---

[1] سامنے نہ ہونے کی قید اس لیے لگائی کہ اگر شخص مذکور جسے نماز پڑھنے والے نے سلام کیا، سامنے ہو تو عام گفتگو کے ضمن میں اس کا حکم آتا ہے مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک ایسی صورت بتانا چاہتے ہیں جو عام گفتگو سے علاوہ ہو۔ عنوان کے آخری ٹکڑے سے متعلق پہلے بھی نوٹ گذر چکا ہے کہ اگر دعاء کے ضمن میں کسی کا نام نماز میں آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

نے انھیں ابو حازم نے اور انھیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مارنا چاہیے۔

## باب ۷۶۲ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی فِیْ صَلَاتِهٖ اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍ يَّنْزِلُ بِهٖ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۶۲۔ جو شخص نماز میں الٹے پاؤں پیچھے کی طرف آیا یا کسی وجہ سے آگے بڑھا، اس کی روایت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَا هُمْ فِی الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّیْ بِهِمْ فَفَجَاَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی عَقِبَيْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِیْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَی السِّتْرَ وَتُوُفِّیَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

۱۱۲۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ مسلمان پیر کے دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹائے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپ نے دیکھا کہ صحابہ صف بستہ کھڑے ہیں یہ دیکھ کر آپ کھل کر مسکرا دیئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے الٹے پاؤں پیچھے ہٹنا چاہا انھوں نے یہ سمجھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائیں گے مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اس درجہ خوش ہوئے کہ نماز میں فتنہ میں پڑ جانے کا انھوں نے ارادہ کر لیا۔ لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے ہدایت کی کہ نماز پوری کر لیں۔ پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اور حجرہ کے اندر چلے گئے۔ اسی دن آپ کی وفات ہوئی (صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

## باب ۷۶۳ اِذَا دَعَتِ الْاُمُّ وَلَدَهَا فِی الصَّلٰوةِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَاَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِیْ صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ! قَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّیْ وَصَلَاتِیْ

۷۶۳۔ جب ماں اپنے لڑکے کو نماز میں پکارے لیث نے بتایا کہ مجھ سے جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہرمز نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک خاتون نے اپنے بیٹے کو پکارا اس وقت وہ عبادت خانے میں تھے۔ ماں نے پکار کر اے جریج! جریج [1] (ریب و پیش میں پڑ گئے اور دل میں) کہنے لگے اے اللہ! میری ماں اور

---

[1] یعنی وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ والدہ نے پکارا، تو کیا اس صورت میں لڑکے کو جواب دینا چاہیے یا نہیں؟ فقہا کا یہ فیصلہ ہے کہ نماز کے اندر جواب سے بہرحال نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ البتہ اگر نماز نفل پڑھ رہا ہو اور اس وقت ماں پکارے تو یہ جائز ہے کہ نماز توڑ کر ماں کا جواب دے لیکن فرض نماز پڑھتے وقت نماز توڑنا اور جواب دینا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ ماں نے بیٹے کو نماز پڑھنے میں بلایا اور جب بیٹے نے جواب نہیں دیا تو انھوں نے بددعا کی جو قبول بھی ہو گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض اور نفل کی تمیز کے بغیر ماں کا جواب دینا چاہیے اور نہ دینا غلطی ہے ورنہ ماں کی دعا قبول نہ ہوتی لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ تشریع اور دعا، دونوں کے باب الگ الگ ہیں اور کبھی دعا شرعی مسئلہ کے خلاف کی صورت میں بھی قبول ہو جاتی ہے۔ ابن بطال نے اس کی الگ ہی توجیہ کی ہے کہ ان کی شریعت میں گفتگو نماز کے اندر جائز تھی اس لیے جب انھوں نے ماں کے بلانے پر کوئی جواب نہیں دیا اور برابر نماز اور مناجات میں مشغول رہے تو انھوں نے بددعا کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا يَمُوْتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِيْ وَجْهِ الْمَيَامِيْسِ وَكَانَتْ تَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ قَالَ جُرَيْجٌ اَيْنَ هٰذِهِ الَّتِيْ تَزْعَمُ اَنَّ وَلَدَهَا لِيْ قَالَ يَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ ؛

میری نماز، ماں نے پھر پکارا۔ اے جریج! وہ (اب بھی یہی) سوچ جا رہے تھے۔ اے اللہ! میری ماں! اور میری نماز (آخر) ماں نے بد دعا کی۔ اے اللہ! جریج کو موت نہ آئے، جب تک وہ زانیہ کا چہرہ نہ دیکھ لے! جریج کی عبادت گاہ کے قریب ایک چرانے والی آیا کرتی تھی وہ بکریاں چراتی تھی۔ اتفاق سے اسے بچہ پیدا ہوا۔ لوگوں نے پوچھا، کہ یہ کس کا بچہ ہے؟ اس نے کہا کہ جریج کا ہے، وہ ایک مرتبہ اپنی عبادت گاہ سے نکلے تھے۔ جریج نے پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے جس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے کہ اس کا بچہ مجھ سے ہے (عورت بچے کو لے کر آئی) تو انھوں نے بچے سے پوچھا کہ بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ بول پڑا کہ ایک بکریاں چرانے والا (گویا ماں کی بد دعا بھی پوری ہوئی اور تہمت سے بھی براءت ہوئی۔ یہ حدیث آئندہ تفصیل کے ساتھ آئے گی)۔

## باب ۷۶۴ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ ؛

۱۱۲۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ؛

## ۷۶۴ - نماز میں کنکری ہٹانا۔

۱۱۲۸ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے معیقیب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جو ہر مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے کنکریاں برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر کرنا ہو تو صرف ایک مرتبہ کیا کرو۔

## باب ۷۶۵ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ ؛

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ؛

## ۷۶۵ - نماز میں سجدہ کے لیے کپڑا بچھانا۔

۱۱۲۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بشر نے حدیث بیان کی، ہم سے غالب نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عبداللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سخت گرمیوں میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور چہرہ کو زمین پر پوری طرح رکھنا مشکل ہو جاتا تو اپنا کپڑا بچھا لیتے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

## باب ۷۶۶ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ ؛

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلِيْ فِيْ قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى

## ۷۶۶ - نماز میں کس طرح کے عمل جائز ہیں؟

۱۱۳۰ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالنضر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اپنا پاؤں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پھیلا لیتی تھی اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهُمَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهُمَا ۔

آپ نماز پڑھتے ہوتے، پھر جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو ہلکے سے اسے دبا دیتے تھے۔ میں پاؤں ہٹالیتی اور پھر جب آپ کھڑے ہوجاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی (حدیث گذر چکی)۔

١١٣١ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةً قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِيًا ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَذَعَتُّهُ بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ وَفَدَعَتُّهُ مِنْ قَوْلِ اللهِ يَوْمَ يُدَعُّونَ أَيْ يُدْفَعُونَ وَالصَّوَابُ الْأَوَّلُ إِلَّا أَنَّهُ كَذَا قَالَ بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ وَالتَّاءِ ۔

١١٣١ ۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے کہ آپ نے ایک مرتبہ نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ میرے پاس اچانک ایک شیطان آگیا اور کوشش کرنے لگا کہ میری نماز خراب کردے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی، میں نے اسے پوری طرح مغلوب کرلیا تھا، آخر میں میرا ارادہ تھا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دوں اور جب صبح ہو تو تم بھی دیکھو، لیکن مجھے سلیمان علیہ السلام کی دُعا یاد آگئی "اے اللہ! مجھے ایسی سلطنت عطا کیجیے جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے"۔ (اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا) اور اللہ تعالیٰ نے اسے نامراد واپس کیا۔ اس کے بعد نضر بن شمیل نے بیان کیا کہ ذعتہ ذال سے ہے، معنی ہیں میں نے گلا گھونٹ دیا اور دعتہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے لیا گیا ہے "یوم یدعون" معنی میں ے جائے جاتے ہیں۔ درست پہلا ہی لفظ ہے۔ البتہ شعبہ نے اسی طرح عین اور تاء کی تشدید کے ساتھ بیان کیا ہے۔

## بَابٌ إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ قَتَادَةُ إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ ۔

## ۷۶۷ ۔ اگر نماز پڑھتے میں کسی کا جانور بھاگ پڑے

قتادہ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی کا کپڑا چور اٹھائے گیا تو نماز چھوڑ کر چور کا پیچھا کرنا چاہیے۔

١١٣٢ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُورِيَّةَ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهَرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ ثَمَانَ غَزَوَاتٍ

١١٣٢ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازرق بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم اہواز میں خارجیوں سے جنگ کر رہے تھے۔ اسی دوران نہر کے کنارے سے میری نظر ایک صاحب پر پڑی جو نماز پڑھ رہے تھے کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے گھوڑے کی لگام ان کے ہاتھ میں ہے اس وقت سواری ان سے چھوٹ کر بھاگ جانے کی کوشش کرنے لگی تو وہ بھی اس کا پیچھا کرنے لگے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ یہ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر خوارج میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے اللہ! اس شیخ کو برا دن دکھا۔ جب شیخ واپس ہوئے تو فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ غزووں میں شریک رہا ہوں اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ.

میں نے آپ کی سہولتوں کا خود مشاہدہ کیا ہے، اس لیے اس بات سے کہ وہ چھوڑ کر اپنے اصطبل میں چلی جائے اور میرے لیے دشواری ہو، میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر تھا کہ میں اسے واپس لوٹا لاؤں۔

١١٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ.

۱۱۳۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورج گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز کے لیے) اور ایک طویل سورۃ پڑھی۔ پھر رکوع کیا، اور بہت دیر تک رکوع میں رہے۔ پھر سر مبارک اٹھایا اس کے بعد دوسری سورۃ پڑھنی شروع کی اور پھر رکوع کیا اور رکوع پورا کر کے سجدہ میں گئے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا، نماز سے فارغ ہو کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، اس لیے جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز شروع کر دو تا آنکہ یہ صاف ہو جائے۔ میں نے ابھی اسی جگہ سے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ کر لیا ہے جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، ایک مرتبہ میرا ارادہ ہوا کہ جنت سے ایک خوشہ توڑ لوں، ابھی تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ میں آگے بڑھا تھا اور میں نے جہنم بھی دیکھی (اس کی شدت کا یہ عالم تھا کہ) بعض بعض کو کھائے جا رہی تھی۔ تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ میں پیچھے ہٹ گیا تھا (جہنم کے اس ہولناک منظر کو دیکھ کر) میں نے جہنم کے اندر عمرو بن لحی کو بھی دیکھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے سائبہ[1] کی رسم عرب میں رائج کی تھی۔

## باب ۷۶۸ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ.

## ۷۶۸۔ نماز میں کس حد تک تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز میں سجدہ کے اندر پھونک ماری تھی۔[2]

١١٣٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ

۱۱۳۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف رینٹ دیکھی۔ آپ مسجد میں موجود لوگوں کے سامنے بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے، اس لیے نماز میں تھوکا نہ کرو۔ یا یہ فرمایا کہ،

---

[1] سائبہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو جاہلیت میں نذر مان کر چھوڑ دی جاتی تھی نہ اس پر سوار ہوتے اور نہ اس کا دودھ پیتے۔ یہی عمرو بن لحی عرب میں بت پرستی اور دوسری بہت سی منکرات کا بانی ہے۔

[2] بحر الرائق میں ہے کہ اگر نماز میں کوئی پھونک مارے اور قریب کے لوگ اس کی آواز کو بھی سن لیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن اگر پھونک کی آواز نہ سنائی دے تو نہیں ٹوٹتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَلَا يَبْزُقَنَّ اَوْقَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا بَزَقَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلٰى يَسَارِهِ ؛

۱۱۳۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ؛

## بَابٌ ۷۶۹ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِّنَ الرِّجَالِ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ فِيْهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

## بَابٌ ۷۷۰ اِذَا قِيْلَ لِلْمُصَلِّيْ تَقَدَّمْ اَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ ؛

۱۱۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا اُزْرِهِمْ مِّنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَاۗءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا ؛

## بَابٌ ۷۷۱ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ ؛

۱۱۳۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ؛

ریٹ نہ نکالا کرو۔ پھر آپ اترے اور خود ہی اسے صاف کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب کسی کو تھوکنا ہی ہو تو بائیں طرف تھوک لے۔

۱۱۳۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سُنا وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ نماز میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اس لیے سامنے نہ تھوکنا چاہیئے اور نہ دائیں طرف تھوکنا چاہیئے البتہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

## ۷۶۹۔ اگر کوئی مرد ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں ہاتھ پر ہاتھ مارے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

## ۷۷۰۔ نماز پڑھنے والے سے آگے بڑھنے یا انتظار کرنے کے لیے کہا گیا اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں۔

۱۱۳۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ تہبند چھوٹے ہونے کی وجہ سے انھیں اپنی گردنوں سے باندھے رکھتے تھے اور عورتوں کو (جو مردوں کے پیچھے نماز میں شریک رہتی تھیں) یہ حکم تھا کہ جب تک مرد پوری طرح بیٹھ نہ جائیں، وہ اپنے سر نہ اُٹھائیں۔

## ۷۷۱۔ نماز میں سلام کا جواب نہ دیا جائے۔

۱۱۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ابتداء اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نماز پڑھتے ہوتے، میں سلام کرتا تو آپ اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم (حبشہ سے جہاں ہجرت کی تھی) واپس ہوئے تو میں نے (حسب معمول اسی طرح نماز میں) پھر سلام کیا۔ لیکن آپ نے جواب نہیں دیا (کیونکہ اب نماز میں بات چیت وغیرہ کی ممانعت ہو گئی تھی) اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

بنبنبن

www.sirat-e-mustaqeem.com



١١٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ ؛

١١٣٨۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن شنظیر نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن ابی رباح نے ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ایک ضرورت کے لیے بھیجا۔ میں جاکر واپس آیا۔ میں نے کام انجام دیدیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس سے مجھے اتنا رنج ہوا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے میں نے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اس لیے خفا ہیں کہ میں نے تاخیر کی۔ میں نے پھر دوبارہ سلام کیا اور جب اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو پہلے سے بھی زیادہ رنج ہوا پھر میں نے (تیسری مرتبہ) سلام کیا اور اب آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ جواب دینے سے مانع یہ تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اس وقت سواری پر تھے اور رخ آپ کا قبلہ کے سوا کسی اور طرف تھا (غالباً نفل پڑھ رہے ہوں گے)۔

## بَابُ ٢٧٧ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

## کسی اہم بات کے پیش آنے پر نماز میں ہاتھ اٹھانا

١١٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١٣٩۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قباء کے بنو عمرو بن عوف میں کوئی نزاع پیدا ہوگیا ہے اس لئے آپ چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر اصلاح کے لیے وہاں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح صفائی میں مصروف رہے اور نماز کا وقت ہوگیا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئے اور نماز کا وقت ہوگیا ہے (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی اس سے متعلق ہدایت کر دی تھی) کیا آپ نماز پڑھائیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو تو پڑھا دوں گا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نیت باندھ لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔ (سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تصفیح کے معنی تصفیق کے ہیں) آپ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے لیکن جب لوگوں نے زیادتی کر دی تو آپ نے توجہ کی کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ حضور اکرم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اشارہ سے آپ کو نماز پڑھاتے رہنے کے لیے کہا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر الٹے پاؤں پیچھے کی طرف چلے آئے اور صف میں کھڑے ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ لوگو! یہ کیا بات ہے کہ جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگتے ہو۔ یہ تو عورتوں کے لیے ہے تمہیں اگر نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو۔ اس کے بعد آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر! میرے کہنے کے باوجود آپ نے نماز کیوں نہ پڑھائی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھانے کی جرأت کرتا۔[1]

## بَاب ۷۷۳ الْخَصْرُ فِي الصَّلٰوةِ

## ۷۷۳۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۴۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا تھا۔ ہشام اور ابوہلال نے ابن سیرین کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

۱۱۴۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے روکا گیا تھا۔

## بَاب ۷۷۴ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ۔

## ۷۷۴۔ نماز میں کسی چیز کا خیال۔

اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھتا رہتا ہوں اور ادھر فوج کو مسلح کرنے کی تدابیر سامنے آتی رہتی ہیں۔

---

[1] یہ حدیث اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔ اس پر نوٹ بھی لکھا گیا تھا۔ یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کسی خاص بات کے پیش آنے پر نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہاتھ اٹھا کر کی جا سکتی ہے۔ اس سے پہلے ہم نے لکھا تھا کہ دوسری روایتوں میں یہ بھی ہے کہ اس پر بھی آپ نے سوال کیا تھا کہ ہاتھ کیوں نماز میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھایا۔ بہرحال حدیث واضح ہے اور اس سلسلے میں اس حد تک عمل بہتر کہا جا سکتا ہے جس حد تک حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ نماز میں طمانیت وسکون مطلوب ہے۔ یہ ایک واقعہ ضرور ہے لیکن اس سے کوئی ضابطہ اور قاعدہ بنا لینا مناسب نہیں ہو سکتا۔ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابتداء ہجرت کا شاید واقعہ ہے کیونکہ اس میں ہے کہ صحابہ نے ہاتھ پر ہاتھ مارا حالانکہ یہ صرف عورتوں کے لیے ہے۔ ابتداء میں نماز کے اندر اتنی طمانیت وسکون کا لحاظ نہیں تھا بعد میں اس کا بہت اہتمام ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۴۲ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُوْ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا وَدَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاٰى مَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يُّمْسِيَ اَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ ؞

۱۱۴۲ ۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے جو سعد کے بیٹے تھے، حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے خبر دی عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی، آپ سلام پھیرتے ہی بڑی تیزی سے اٹھے اور بعض ازواج کے حجرہ میں تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنی اس سرعت پر اس تعجب و حیرت کو محسوس کیا جو صحابہ رض کے چہروں سے ظاہر ہو رہا تھا اس لیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں مجھے سونے کا ایک ڈلا یاد آیا جو ہمارے پاس باقی رہ گیا تھا میں نے پسند نہیں کیا کہ ہمارے پاس وہ شام یا رات تک رہ جائے اس لیے میں نے اسے تقسیم کرنے کے لیے کہہ دیا ہے۔

۱۱۴۳ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُوْلُ لَهٗ اُذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؞

۱۱۴۳ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر نے اور ان سے اعرج نے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ریاح خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے۔ جب مؤذن چپ ہو جاتا ہے تو پھر آجاتا ہے اور جب صف بندی ہونے لگتی ہے (اور اقامت کہی جاتی ہے) تو پھر بھاگ جاتا ہے لیکن جب مؤذن چپ ہو جاتا ہے تو پھر آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں برابر وساوس پیدا کرتا رہتا ہے کہ (فلاں فلاں بات) یاد کرو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو مسلمان کے ذہن میں بھی نہیں تھیں۔ اس طرح مصلی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ جب کوئی یہ بھول جائے (کہ کتنی رکعتیں پڑھیں) تو بیٹھ کر دو سجدے کرنے چاہئیں ابوسلمہ نے یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔

۱۱۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا فَقَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِيْ

۱۱۴۴ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن ابی ذئب نے خبر دی، انھیں سعید مقبری نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ میں ایک شخص سے ایک مرتبہ ملا اور اس سے دریافت کیا کہ گذشتہ رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں کون سی سورتیں پڑھی تھیں۔ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم! میں نے پوچھا کہ تم نماز میں شریک تھے؟ کہا کہ ہاں میں شریک تھا۔ میں نے کہا لیکن مجھے یاد ہیں آپ نے فلاں فلاں

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَرَأَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا ؛

## بَابٌ ۵ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيْضَةِ ؛

۱۱۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ؛

۱۱۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ؛

## بَابٌ ۶ إِذَا صَلّٰى خَمْسًا ؛

۱۱۴۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ أَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ؛

## بَابٌ ۷ إِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ فِي ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِ الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ ؛

سورتیں پڑھی تھیں۔[1]

## ۷۷۵ ۔ فرض کی دو رکعتوں کے بعد تشہد کے بغیر کھڑے ہو جانے پر سجدۂ سہو سے متعلق احادیث۔

۱۱۴۵ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک بن انس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبد الرحمٰن اعرج نے اور ان سے عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز کی دو رکعت پڑھانے کے بعد (قعدۂ تشہد کے بغیر) کھڑے ہو گئے۔ آپؐ بیٹھے نہیں۔ اس لیے مقتدی بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ نماز جب آپؐ پوری کر چکے تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے، لیکن آپؐ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۱۴۶ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحیٰی بن سعید نے، انہیں عبد الرحمٰن اعرج نے اور ان سے عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ اس لیے نماز جب پوری پڑھ چکے تو آپؐ نے دو سجدے کیے اور سلام اس کے بعد پھیرا۔

## ۷۷۶ ۔ اگر پانچ رکعت نماز پڑھ لی۔

۱۱۴۷ ۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر میں پانچ رکعت پڑھ لیں۔ اس لیے آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز کی رکعتیں بڑھ گئی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کہنے والے نے کہا کہ آپؐ نے پانچ رکعت پڑھی ہیں، اس پر آپؐ نے دو سجدے کیے، حالانکہ آپؐ سلام پھیر چکے تھے۔

## ۷۷۷ ۔ جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر نماز ہی کی طرح یا اس سے بھی طویل دو سجدے کیے۔

[1] سب کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ نماز میں بات چیت کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے۔ پہلے کئی بار ہم لکھ چکے ہیں کہ ابتداءِ اسلام میں نماز میں بڑا توسع تھا۔ سلام و کلام سب کچھ جائز تھا لیکن پھر منسوخ ہو گیا۔ ان روایتوں سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلام سے پہلے آپؐ نے سجدۂ سہو کیا تھا۔ حنفیہ کے یہاں اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک سلام کیا جائے پھر سجدۂ سہو اور آخری سلام اس کے بعد کیا جائے گا۔ احادیث میں اس طرح بھی سجدہ سہو کا ذکر ملتا ہے۔ احناف کا دوسرے ائمہ سے اس باب میں اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١١٤٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَحَقٌّ مَا يَقُولُ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، جب آپؐ نے سلام پھیرا تو ذوالیدین نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کی رکعتیں کم ہوگئیں (کیونکہ بھول کر آپؐ نے صرف دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تھا) اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ صحیح کہتے ہیں؟ صحابہ رضؓ نے کہا کہ جی ہاں، صحیح کہا ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت اور پڑھیں، پھر دو سجدے کئے۔ سعد نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر کو میں نے دیکھا کہ آپ نے مغرب کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور گفتگو کی پھر باقی نماز پوری کی اور دو سجدے کئے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

## بَابٌ ٧٧٨ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

وَسَلَّمَ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَتَشَهَّدُ.

۷۷۸۔ اگر کسی نے سجدۂ سہو کے بعد تشہد نہیں پڑھا۔

انس رضی اللہ عنہ اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے تشہد پڑھے بغیر سلام پھیر دیا تھا۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہیں پڑھا جائے گا۔

١١٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ.

۱۱۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک بن انس نے خبر دی، انہیں ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی نے، انہیں محمد بن سیرین نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھ کر نماز ختم کر دی تھی۔ اس پر ذوالیدین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپؐ بھول گئے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا کہ کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں، لوگوں نے کہا جی ہاں، صحیح کہتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر پہلے ہی جیسا یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

---

لہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے معانی الآثار میں قوی سند سے اور امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ ایسی روایتیں نقل کی ہیں جن میں واضح طور پر یہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھا تھا۔ طحاوی کی روایت میں آپؐ کا فرمان نقل ہوا ہے اور ترمذی میں خود آپ کا عمل اور حنفیہ کے یہاں عمل انہیں احادیث کے مطابق ہے۔ صورت یہ ہوگی کہ تشہد پڑھنے کے بعد ایک سلام پھیرا جائے پھر دو سجدے کئے جائیں۔ اس کے بعد بیٹھ کر تشہد اور آگے کی درود اور دعا پڑھی جائے اور پھر سلام پھیرا جائے۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہاں جو قول نقل کیا ہے اس میں ہے کہ آپ نے تشہد نہ پڑھنے کے لیے کہا لیکن حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عبدالرزاق نے قتادہ رضی اللہ عنہ کے تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا نقل کیا ہے کہ شاید "لا" بخاری کی روایت میں زائد ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ؞

۱۱۵۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کہ کیا سجدہ سہو میں تشہد ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے[1]۔

## بَابٌ مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ؞

## ۷۹۷۔ سجدہ سہو میں جس نے تکبیر کہی۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلَى قَدْ نَسِيتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ؞

۱۱۵۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی کوئی نماز پڑھی۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ اس میں آپ نے صرف دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ایک درخت کے تنے سے جو مسجد کی اگلی صف میں تھا ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ اپنا ہاتھ اس پر رکھے ہوئے تھے۔ حاضرین میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے لیکن انھیں بھی کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہی مسجد سے نکل جانے کے عادی تھے وہ باہر جا چکے تھے۔ لوگوں نے کہا کیا نماز کی رکعتیں کم ہو گئیں؟ ایک شخص جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہتے تھے، وہ بولے آپ بھول گئے یا نماز میں کمی ہو گئی؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئیں، ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں، آپ بھول گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعت اور پڑھی اور سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا جب سجدہ سے سر اٹھایا تو پھر تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں گئے، یہ سجدہ بھی معمول کی طرح یا اس سے طویل تھا۔ اس کے بعد آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی[2]

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ

۱۱۵۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی جو سعید کے بیٹے تھے، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بحینہ اسدی نے حدیث بیان کی جو بنو عبدالمطلب

---

[1] ابوداؤد نے سجدہ سہو کے باب میں ص ۱۴۵ پر اسی روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ سلمہ بن علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن سیرین سے پوچھا اور تشہد؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے تشہد کے بارے میں کچھ سنا نہیں ہے لیکن میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تشہد پڑھا جائے۔

[2] یہ حدیث اس سے پہلے بھی آ چکی ہے لیکن اس روایت میں سجدہ سہو کی تکبیرات کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مناسب عنوان کے تحت اسے بیان کیا، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سجدہ سہو کے لیے مستقل تکبیر تحریمہ کے قائل ہیں۔ گویا ان کے نزدیک یہ دونوں سجدے بھی ایک طرح کی نماز ہیں کہ ان کے لیے تکبیر تحریمہ کی ضرورت ہے لیکن جمہور اس کے قائل نہیں، بعض احادیث میں کچھ اس طرح کا ذکر ہے جس سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بھی تائید ہوتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيْرِ۔

کے حلیف تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہو گئے حالانکہ اس وقت آپ کو بیٹھنا چاہیئے تھا (قعدۂ اولیٰ میں) اس لیے جب آپ نے نماز پوری کی تو دو سجدے کیے اور ہر سجدے میں بیٹھے ہی بیٹھے سلام سے پہلے تکبیر کہی مقتدیوں نے بھی آپ کے ساتھ یہ دو سجدے کیے۔ آپ بیٹھنا بھول گئے تھے اس لیے یہ سجدے اسی کے بدلہ میں کیے گئے تھے۔ اس روایت کی متابعت ابن جریج نے ابن شہاب کے واسطہ سے تکبیر کے ذکر میں کی ہے۔

**باب ۸۰ اِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ**

**۸۰ - جب یہ یاد نہ رہے کہ کتنی نماز پڑھی، تین رکعت یا چار رکعت، تو بیٹھ کر دو سجدے کرنے چاہئیں۔**

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِيَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ وَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَّدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۱۵۳ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ریاح خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے (بھاگنے کی تیزی کو بتانا مقصود ہے) تاکہ اذان نہ سنے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے پھر جب اقامت شروع ہوتی ہے تو پھر بھاگ پڑتا ہے۔ لیکن اقامت ختم ہوتے ہی پھر آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں فلاں چیز یاد کرو۔ اس طرح اسے وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس کے ذہن میں نہیں تھیں لیکن دوسری طرف نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں اس نے پڑھی ہیں۔ اس لیے اگر کسی کو یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھیں یا چار تو بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کرنے چاہئیں۔

**باب ۸۱ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ ـ وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهٖ**

**۸۱ - فرض اور نفل میں سہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وتر میں بھی دو سجدے (سہو کے) کیے تھے[1]**

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَ الشَّيْطٰنُ

۱۱۵۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آکر التباس پیدا کرتا ہے

[1] جمہور امت کا مسلک یہی ہے کہ فرائض اور نوافل سہو کے احکام میں برابر ہیں کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں فرق بھی کیا ہے اور نفل میں سہو پر سجدۂ سہو ضروری نہیں قرار دیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَلْيَسْ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

## بَابٌ ٨٢ إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ وَاسْتَمَعَ ۔

١١٥٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهٗ أَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ

پھر یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس لیے جب ایسا ہو تو دو سجدے بیٹھ کر کرنے چاہئیں۔

## ۸۲ے۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی نے اس سے گفتگو کرنی چاہی، مصلی نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کی بات سن لی (تو نماز نہیں ٹوٹے گی)۔

۱۱۵۵۔ ہم سے یحییٰ ابن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، انہیں بکیر نے انہیں کریب نے کہ ابن عباس مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن ازہر نے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا، ان حضرات نے ان سے یہ کہا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہم سب کا سلام کہنے کے بعد عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق دریافت کرنا، انھیں یہ بھی بتا دینا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں حالانکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں سے منع کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس نماز کے پڑھنے پر بہت سے لوگوں کو مارا بھی تھا۔ کریب نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیغام پہنچایا۔ اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کرو۔ چنانچہ میں ان حضرات کی خدمت میں واپس ہوا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو نقل کر دی، انھوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا انھیں پیغامات کے ساتھ جن کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھیجا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ان نمازوں سے روکتے تھے لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپ خود یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ میرے گھر تشریف لائے۔ میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں اس لیے میں نے ایک باندی کو آپ کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے اسے ہدایت کر دی تھی کہ وہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر یہ کہے کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے کہ یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع کرتے تھے حالانکہ میں دیکھ رہی تھی کہ آپ خود انھیں پڑھ رہے ہیں۔ اگر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ جانا۔ باندی نے اسی طرح کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ۔

## باب ۷۸۳ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

**۱۱۵۶ ۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِيْنَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ

گئی۔ پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے متعلق پوچھا تھا۔ میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آگئے تھے اور ان کے ساتھ مصروفیت میں میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا۔ اس لیے انھیں اس وقت پڑھا (یہ حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے)۔

**۷۸۳۔ نماز میں اشارہ۔** کریب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

**۱۱۵۶۔** ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ بنو عمرو بن عوف میں باہم کوئی نزاع پیدا ہو گیا ہے تو آپ چند صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ صلح کرانے کے ارادہ سے ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مشغول ہی تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ اس لیے بلال رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ ادھر نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ کیا آپ نماز پڑھا دیں گے۔ انھوں نے کہا ہاں اگر تم چاہو۔ چنانچہ حضرت بلال رض نے اقامت کہی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صفوں سے گذرتے ہوئے پہلی صف میں آگئے۔ لوگوں نے (ابو بکر رضی اللہ عنہ کو متنبہ کرنے کے لیے) ہاتھ پر ہاتھ بجائے ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے لیکن جب لوگوں نے زیادتی کر دی تو آپ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ آں حضور نے اشارہ سے انھیں نماز پڑھاتے رہنے کے لیے کہا۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور الٹے پاؤں پیچھے کی طرف آکر صف میں کھڑے ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا لوگو! نماز میں ایک بات پیش آگئی تو تم لوگ ہاتھ پر ہاتھ کیوں مارنے لگے تھے۔ یہ طریقہ (نماز میں) صرف عورتوں کے لیے ہے اور اگر تمھیں نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو۔ کیونکہ جب بھی کوئی سبحان اللہ سنے گا تو متوجہ ہو گا اور اے ابو بکر! میرے اشارے کے باوجود آپ لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابو قحافہ کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بیٹے کی کیا مجال تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز پڑھاتا۔

١١٥٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي قَائِمَةً وَالنَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ.

١١٥٧ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثوری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی۔ اس وقت وہ کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں، لوگ بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ تو انھوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کیا کوئی نشانی ہے؟ تو انھوں نے سر کے اشارے سے کہا کہ ہاں۔

١١٥٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا.

١١٥٨ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے اس لیے گھر ہی میں بیٹھ کر نماز پڑھی لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی نیت باندھی تھی لیکن آپ نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ اس لیے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ۔

بَابُ (٧٨٤) فِي الْجَنَائِزِ وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَقِيلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ.

٧٨٤ - میت کے احکام اور جس کی آخری ہچکی کلمہ لا الٰہ الا اللہ پر ٹوٹی۔ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ضرور ہے لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں دندانے نہ ہوں۔ اس لیے یہاں بھی تمہارے پاس دندانہ والی کنجی ہے تو جنت والا دروازہ کھلے گا ورنہ نہیں کھلے گا[1]

[1] اس موضوع پر اصل جگہ بحث کی تو کتاب الایمان تھی لیکن جب میت اور جنازوں کا ذکر آیا تو مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں بھی کچھ لکھنا ہی پڑا۔ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کی مثال سے اس باب کے تمام مسائل بڑی سہولت کے ساتھ حل ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ کلمہ شہادت جس نے بھی پڑھ لیا وہ جنتی ہے لیکن دوسری طرف احادیث میں مختلف برے اعمال پر سزا اور عذاب کی بھی وعید ہے جس سے صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے باوجود برے اعمال کی موجودگی میں آدمی سزا سے نہیں بچ سکتا اور شریعت کا بھی یہی منشا ہے کہ کلمہ شہادت کی اصل تاثیر تو یہی ہے کہ وہ آدمی کو جہنم سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



**۱۱۵۹۔** حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ۔

**۱۱۵۹۔** ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے واصل احدب نے حدیث بیان کی، ان سے معرور بن سوید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کا ایک قاصد آیا تھا۔ اس نے مجھے خبر دی یا آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے بشارت دی کہ میری امت کا جو فرد بھی مرے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا۔ اس پر میں نے پوچھا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ زنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو۔ [1]

**۱۱۶۰۔** حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

**۱۱۶۰۔** ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ [2]

## بَابُ ۷۸۵ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

## ۷۸۵۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کا حکم۔

**۱۱۶۱۔** حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ

**۱۱۶۱۔** ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے معاویہ

---

بقیہ حاشیہ: ۔ صاف نکال سے جائے لیکن یہ اس کی اصل تاثیر اسی وقت ظاہر ہو سکتی ہے جب کوئی کلمہ گو اس کے مقتضیات پر پوری طرح عمل کرے۔ یہ کلمہ جنت کی کنجی یقیناً ہے لیکن اس کنجی کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اگر آپ نے اس کی حفاظت نہ کی اور دندانے جو تالہ کھولنے کا اصل ذریعہ تھے آپ نے توڑ دیئے تو ظاہر ہے یا آپ تالا نہیں کھول سکیں گے یا پھر دندانے جوڑنے کے بعد کھولنا ممکن ہوگا مسلمان یا اپنے اعمال اسی دنیا میں درست کرے اور اس طرح اپنی کنجی کے دندانوں کو محفوظ رکھے ورنہ آخرت میں اللہ تعالیٰ خود اس کی کنجی کو اس طرح کھولنے کے قابل بنائیں گے کہ جہنم میں اس کے برے اعمال کا بدلہ دیں گے پھر "نہر حیات" میں اسے ڈالیں گے جس کا ذکر احادیث میں تفصیل کے ساتھ آتا ہے اور اس طرح اسے اس قابل بنائیں گے کہ جنت کا تالا وہ کھول سکے۔

صفحہ ھذا: [1] مطلب یہ ہے کہ جاہلیت میں اسلام لانے سے پہلے چوری یا زنا کیا ہو۔ صحابہ کو یہ اشکال اکثر ہوتا تھا کہ ہم نے جاہلیت میں بہت سے برے اعمال کئے تھے تو کیا اسلام لانے کے بعد وہ سب معاف ہو جائیں گے؟ اس حدیث میں بھی اسی طرف اشارہ ہے اور معافی کا اعلان ہے۔

[2] صحیحین میں یہ روایت مختلف طریقوں سے آئی ہے اور سب میں یہی ہے کہ یہ آخری ٹکڑا جس میں مومن کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو جابر رضی اللہ عنہ یا ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم نہیں تھی جس میں اس آخری ٹکڑے کی نسبت بھی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ ۔

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ۔

## باب ۷۸۶ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ اِذَا اُدْرِجَ فِيْ كَفَنِهٖ ۔

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بن سوید بن مقرن سے سُنا وہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا۔ اور سات باتوں سے روکا تھا۔ ہمیں آپ نے حکم دیا تھا جنازے کے پیچھے چلنے کا۔ مریض کی عیادت کا۔ دعوت قبول کرنے کا۔ مظلوم کی مدد کرنیکا۔ قسم پوری کرنے کا۔ سلام کے جواب دینے کا۔ چھینک پر یرحمک اللہ کہنے کا۔ اور آپ نے ہمیں منع کیا تھا، چاندی کے برتن سے۔ سونے کی انگوٹھی سے۔ ریشم سے۔ دیبا سے۔ قسی سے۔ استبرق سے۔ (ساتویں کا ذکر یہاں چھوٹ گیا۔ یا مصنف سے سہو ہوا یا ان کے شیخ سے ورنہ دوسری روایتوں میں اس کا ذکر ہے)۔

۱۱۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سُنا ہے مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازے کے پیچھے چلنا۔ دعوت قبول کرنا اور چھینک پر یرحمک اللہ کہنا۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے کی ہے انھوں نے کہا کہ مجھے معمر نے خبر دی تھی اور اس کی روایت سلامہ نے بھی عقیل کے واسطہ سے کی ہے۔

## ۷۸۶۔ میت کو جب کفن میں لپیٹا جا چکا ہو تو اس کے پاس جانا [1]

۱۱۶۳۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے معمر اور یونس نے خبر دی۔ انھیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ

[1] عام طور سے چونکہ موت کے بعد آدمی کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور اسی وجہ سے مردہ کو چادر وغیرہ سے چھپا دینے کا حکم ہے۔ اس لیے یہ سوال قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے کہ موت کے بعد کسی کو دیکھنا مناسب ہے یا نہیں۔ نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ غسل دینے والوں کے سوا نعش کوئی نہ دیکھے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواز کو بتانا چاہتے ہیں۔ اس باب کی پہلی حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے متعلق ہے اور باب الوفات میں دوبارہ آئے گی۔ اس حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موت طاری نہیں کرے گا۔ اس کا مفہوم بعض محدثین نے یہ لکھا ہے کہ چونکہ آپ کی وفات کا حادثہ صحابہ کے لیے بڑا جانگسل اور عظیم تھا اس لیے صحابہ جن کی توازن اور اعتدال خصوصیت تھی وہ بھی اس موقع پر اپنی اس خصوصیت کو باقی نہ رکھ سکے تھے چنانچہ بعض صحابہ نے یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اسی کی تردید فرمائی۔ اس باب کی دوسری احادیث بھی بعد میں آئیں گی اور مناسب موقع پر ان پر نوٹ بھی لکھے جائیں گے یہاں صرف ان سے ایک مسئلہ کی وضاحت کرنی مقصود ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی فَرَسِهٖ مِنْ مَسْکَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰی نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ یُکَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَیَمَّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّی بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَکَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ اَکَبَّ عَلَیْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَا یَجْمَعُ عَلَیْکَ مَوْتَتَیْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِیْ کُتِبَتْ عَلَیْکَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰی فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰی فَتَشَهَّدَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ اِلَیْهِ النَّاسُ وَتَرَکُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ .... اِلَی الشّٰکِرِیْنَ وَاللّٰهِ لَکَاَنَّ النَّاسَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ حَتّٰی تَلَاهَا اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا یُسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا یَتْلُوْهَا۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ بَایَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً

نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جو سنح میں تھا سواری پر آئے اتر کر پہلے مسجد میں تشریف لے گئے پھر آپ کسی سے گفتگو کئے بغیر عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے (جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر رکھا ہوا تھا) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے۔ حضور اکرم کو برد حبرہ (یمن کی بنی ہوئی دھاریدار اور قیمتی چادر) سے ڈھک دیا گیا تھا۔ پھر آپ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک کھولا اور جھک کر اس کا بوسہ لیا اور پھوٹ پڑے۔ آپ نے فرمایا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی، اللہ تعالیٰ دو موتیں آپ پر کبھی جمع نہیں کرے گا، سوا ایک موت کے جو آپ کے مقدر میں تھی، سو آپ وفات پا چکے۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب باہر تشریف لائے تو عمر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے صدیق اکبر رض نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نہیں مانتے۔ پھر دوبارہ آپ نے بیٹھنے کے لیے کہا لیکن حضرت عمر رض نہیں مانتے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کیا تو تمام مجمع آپ کی طرف متوجہ ہو گیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا۔ اما بعد! اگر کوئی شخص تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہے لیکن اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اللہ باقی رہنے والا ہے کبھی اس پر موت طاری نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور محمد صرف رسول ہیں اور رسول اس سے پہلے بھی گزر چکے ہیں" الشاکرین تک (آپ نے آیت کی تلاوت کی)، بخدا ایسا معلوم ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آیت کی تلاوت سے پہلے جیسے لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ آیت بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل فرمائی ہے۔ اب تمام صحابہؓ نے یہ آیت آپ سے سیکھ لی اور ہر شخص کی زبان پر یہی آیت تھی۔

۱۱۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے۔ انھوں نے فرمایا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی کہ ام علاء، انصار کی ایک خاتون نے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انھیں خبر دی کہ مہاجرین کے لیے قرعہ ڈالی ہوئی۔ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصے میں آئے۔ چنانچہ ہم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا

انھیں اپنے گھر خوش آمدید کہا۔ آخر وہ بیمار ہوئے اور اسی میں وفات پا گئے۔ وفات کے بعد غسل دیا گیا اور کفن میں لپیٹ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا ابو سائب آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری آپ کے متعلق شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکریم اور پذیرائی کی ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکریم اور پذیرائی کی ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں پھر کس کی اللہ تعالیٰ کے یہاں پذیرائی ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں شبہ نہیں کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے اور خدا گواہ ہے کہ میں بھی ان کے لیے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں لیکن بخدا مجھے اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، میں اللہ کا رسول ہوں۔ ام علاء نے کہا کہ خدا کی قسم اب میں کسی کے متعلق کبھی شہادت (اس طرح کی) نہیں دوں گی۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهِ وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ

۱۱۶۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی اور ان سے لیث نے سابقہ روایت کی طرح حدیث بیان کی۔ نافع بن یزید نے عقیل کے واسطہ سے ما یفعل بہ کے الفاظ بیان کئے (ما یفعل بی کے بجائے) اور اس روایت کی متابعت شعیب، عمرو بن دینار اور معمر نے کی ہے۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۱۶۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے محمد بن منکدر سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ جب میرے والد قتل کر دیئے گئے تو میں ان کے چہرہ پر پڑا ہوا کپڑا کھول کھول کر روتا تھا۔ دوسرے لوگ تو مجھے اس سے روکتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں کہہ رہے تھے آخر میری چچی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی رونے لگیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روؤ یا چپ رہو۔ جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں ملائکہ تو برابر اس پر اپنے پروں کا سایہ کئے رہیں گے۔ اس روایت کی متابعت ابن جریج نے کی انھیں ابن منکدر نے خبر دی تھی اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔

## بَاب ۷۸۷ الرَّجُلُ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

## ۷۸۷۔ ایک شخص میت کے عزیزوں کو خود موت کی خبر دیتا ہے۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

۱۱۶۷۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نجاشی (شاہ حبش) کی جس دن وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن اس کی موت کی خبر دی تھی۔ پھر آپ عیدگاہ کی طرف گئے۔ صحابہ صف بستہ ہوگئے اور آپ نے چار تکبیریں کہیں (نماز جنازہ پڑھائی)

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَاِنَّ عَیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ ۔

۱۱۶۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید (رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا سنبھالا لیکن وہ قتل ہوگئے پھر جعفر (رضی اللہ عنہ) نے سنبھالا اور وہ بھی قتل ہوگئے۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) نے سنبھالا اور وہ بھی قتل ہوئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (آپ نے فرمایا) اور پھر خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) نے خود اپنے طور پر جھنڈا اٹھا لیا اور ان کی سرکردگی میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی (یہ غزوہ موتہ کا واقعہ ہے حدیث آئندہ کتاب مغازی میں آئے گی)۔

**باب ۷۸۸** الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ ۔ وَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ ۔

۷۸۸۔ جنازہ کی اطلاع دینا۔ ابو رافع نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَمَاتَ بِاللَّیْلِ فَدَفَنُوْهُ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنِیْ قَالُوْا كَانَ اللَّیْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ اَنْ نَشُقَّ عَلَیْكَ فَاَتٰی قَبْرَهٗ فَصَلّٰی عَلَیْهِ ۔

۱۱۶۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انھیں ابو معاویہ نے خبر دی، انھیں ابو اسحاق شیبانی نے انھیں شعبی نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص کی وفات ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو جایا کرتے تھے لیکن چونکہ ان کی وفات رات میں ہوئی تھی اس لیے رات ہی میں لوگوں نے انھیں دفن کر دیا اور جب صبح ہوئی تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ نے فرمایا (دفن کرتے وقت) مجھے بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آگئی تھی؟ صحابہ رض نے کہا کہ رات تھی تاریکی بھی تھی۔ اس لیے ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ کہیں آنحضور کو تکلیف ہو۔ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔

**باب ۷۸۹** فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ ۔ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ ۔

۷۸۹۔ فضیلت، اس شخص کی جس کی کوئی اولاد مر جائے اور وہ اجر کی نیت سے صبر کرے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ ۔

۱۱۷۰ - ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے اگر تین نابالغ بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کے نتیجے میں جو ان بچوں سے وہ رکھتا ہے، مسلمان (بچے کے ماں باپ) کو بھی جگہ دے گا۔

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ؛

۱۱۷۱ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اصبہانی نے حدیث بیان کی، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ عورتوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں بھی نصیحت کرنے کے لیے آپؐ ایک دن منتخب فرما لیجیے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں نصیحت کی اور فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے مرجائیں تو وہ جہنم سے آڑ بن جاتے ہیں۔ اس پر ایک عورت نے پوچھا اور اگر کسی کے دو ہی بچے مریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ دو بچوں پر بھی۔ شریک نے ابن اصبہانی کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ "وہ بچے نابالغ ہوں"۔

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ؛

۱۱۷۲ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا۔ انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے اگر تین بچے مرجائیں تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور اگر جائے گا بھی تو صرف قسم پوری کرنے کے لیے۔ ابو عبداللہ کہتا ہے (قرآن کی آیت ہے، تم میں سے ہر ایک کو جہنم تک جانا ہوگا)[1]

---

[1] نابالغ بچوں کی وفات پر اگر ماں باپ صبر کریں تو اس پر ثواب ملتا ہے قدرتی طور پر اولاد کی موت انسان کے لیے بہت بڑا حادثہ ہے اور اسی لیے اگر کوئی اس پر یہ سمجھ کر صبر کر جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا تھا اور اب اسی نے اٹھا لیا تو اس حادثہ کی سنگینی کے مطابق اس پر ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور آخرت میں اس کی قیام گاہ جنت ہوگی۔ آخر میں یہ بتایا ہے کہ جہنم سے یوں تو ہر مسلمان کو گزرنا ہوگا لیکن جو مومن بندے اس کے مستحق نہیں ہوں گے ان کا گزرنا بس ایسا ہی ہوگا جیسے قسم پوری کی جارہی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر قرآن مجید کی آیت بھی لکھی ہے، اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے گزر گئے تھے مومن صادق بھی اسی طرح آگ سے گزر جائیں گے۔ بعض علماء نے اس کی یہ توجیہہ بیان کی ہے کہ پل صراط چونکہ جہنم ہی پر ہے اور اس سے ہر انسان کو گزرنا ہوگا اب جو نیک ہے وہ اس سے باسانی گزر جائے گا لیکن بدعمل یا کافر اس سے گزر نہ سکیں گے اور جہنم میں چلے جائیں گے تو جہنم سے گزرنے سے یہاں یہی مراد ہے بعض نے کہا ہے کہ مومنین کو جہنم دکھائی جائے گی۔ دوسری احادیث میں بھی اس کا ذکر ہے اور یہاں بھی یہی مراد ہے۔ یہاں اس بات کا بھی لحاظ رہے کہ حدیث میں نابالغ اولاد کے مرنے پر اس اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے۔ بالغ کا ذکر نہیں ہے حالانکہ بالغ اور خصوصاً جوان اولاد کی موت کا سانحہ بہت بڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے ماں باپ کی اللہ تعالیٰ سے سفارش کرتے ہیں بعض روایتوں میں ایک بچے کی موت پر بھی یہی وعدہ موجود ہے۔ جہاں تک صبر پر ثواب کا تعلق ہے وہ بہرحال بالغ کی موت پر بھی ملے گا ــــــــــــــــ

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۹۰ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اِصْبِرِیْ

۷۹۰ - کسی مرد کا کسی عورت سے قبر کے پاس یہ کہنا کہ صبر کرو۔

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَّهِیَ تَبْكِیْ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ۔

۱۱۷۳ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب سے گذرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور صبر کرو۔

## باب ۹۱ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوْئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِّسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلّٰی وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَّلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعْدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ۔

۷۹۱ - میّت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور وضو کرانا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے (عبدالرحمٰن) کے حنوط لگایا پھر انھیں اُٹھا کر لے گئے اور نماز پڑھی۔ پھر وضو نہیں کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا زندہ ہو یا مردہ۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر (سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی نعش) نجس ہوتی تو میں اسے چھوتا ہی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن نجس نہیں [1]

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ تَعْنِیْ اِزَارَهٗ۔

۱۱۷۴ - ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب سختیانی نے ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (زینب یا ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کی وفات ہوئی تھی۔ آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو۔ غسل پانی اور بیری کے پتوں سے ہونا چاہیے اور آخر میں کافور یا (یہ کہا کہ) کچھ کافور کا استعمال کر لینا چاہیے اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ ہم جب غسل دے چکے تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنا ازار دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنا دو۔ آپ کی مراد اپنے ازار سے تھی۔

## باب ۹۲ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّغْسَلَ وِتْرًا

۷۹۲ - طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے۔

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

۱۱۷۵ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب ثقفی نے

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ مردہ نجس نہیں ہوتا اور اسے غسل صرف تعبد اور تنظیف کے لیے دیا جاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک معلول روایت میں ہے کہ غسل میت کے بعد غسل کرنا چاہیے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے جس سے اس روایت میں مراد غسل صغیر یعنی وضو لینا بھی درست نہیں۔

الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيْهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيْهِ اَنَّهُ قَالَ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيْهِ اَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ؛

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے کہ آپؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو، یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور کا بھی استعمال کر لینا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دے دینا۔ چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے تو اطلاع دی۔ آپ نے اپنا ازار عنایت فرمایا کہ اس کی قمیص بنا لو۔ ایوب نے کہا کہ مجھ سے حفصہ نے بھی محمد کی حدیث کی طرح بیان کیا تھا۔ حفصہ کی حدیث میں تھا کہ طاق مرتبہ غسل دینا۔ اس میں یہ تھا کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ (غسل دینا) اور اس میں یہ بھی تھا کہ میت کے دائیں طرف سے اور اعضاءِ وضوء سے غسل کی ابتداء کی جائے۔ یہ بھی اسی حدیث میں تھا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔[1]

## بَابٌ ۷۹۳ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ ؛

## ۷۹۳۔ (غسل) میت کی دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا ؛

۱۱۷۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا تھا کہ دائیں طرف سے اور اعضاء وضوء سے غسل شروع کیا۔

## بَابٌ ۷۹۴ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَيِّتِ ؛

## ۷۹۴۔ میت کے اعضاءِ وضوء۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَأُوْا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ ؛

۱۱۷۷۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے خالد حذاء نے، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہم غسل دے رہے تھے۔ جب ہم نے غسل شروع کر دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ غسل دائیں طرف سے اور اعضاء وضوء سے شروع کرو۔

## بَابٌ ۷۹۵ هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِيْ إِزَارِ الرَّجُلِ ؛

## ۷۹۵۔ کیا عورت کو مرد کے ازار کا کفن دیا جا سکتا ہے؟

---

[1] احناف کے مسلک کی بناء پر میت کے کنگھا کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں اس سے ممانعت موجود ہے اس کے علاوہ یہاں کنگھا کرنے کا ذکر مرفوع نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہاں "امشاط" کے حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ ہاتھوں سے بال برابر کرنا مراد ہے۔ اگرچہ عبارت میں اس مبحث کے لیے گنجائش کم ہے لیکن بہرحال کسی نہ کسی درجہ میں اس کی گنجائش نکل آتی ہے اور جب ایک مرفوع حدیث میں ممانعت موجود ہے تو مسئلہ بہرحال اس کے مطابق ہی رہے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حَقْوِهٖ اِزَارَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

۱۱۷۸ - ہم سے عبد الرحمٰن بن حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عون نے خبر دی انھیں محمد نے ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی وفات پاگئی تھیں۔ اس موقعہ پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ تم تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بھی غسل دے سکتی ہو۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا چنانچہ جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو اطلاع دی اور آپ نے اپنا ازار عنایت فرمایا اور فرمایا کہ اسے قمیص کی جگہ استعمال کرلو۔

## باب ۷۹۶ يَجْعَلُ الْكَافُوْرَ فِيْ اٰخِرِهٖ

## ۷۹۶ - کافور کا استعمال آخر میں کیا جائے۔

۱۱۷۹ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِهٖ وَقَالَتْ اِنَّهٗ قَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ۔ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

۱۱۷۹ - ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تھا، اس لیے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دیدو اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بھی دے سکتی ہو۔ آخر میں کافور (یا یہ کہا) کہ کچھ کافور کا استعمال بھی کر لینا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے اطلاع دینا۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے کہلا بھیجا۔ آپ نے اپنا ازار اتار کر ہمیں دیا اور فرمایا کہ اسے قمیص کے طور پر استعمال کر لینا۔ ایوب نے حفصہ کے واسطے سے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس روایت میں یوں بیان فرمایا کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا تم اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دے سکتی ہو۔ حفصہ نے بیان کیا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے ان کے سر کے بال تین حصوں میں تقسیم کر دیے تھے۔

## باب ۷۹۷ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْاَةِ۔ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ۔

## ۷۹۷ - عورت کے سر کے بال کھولنا۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میت کے سر کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۱۸۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَيُّوْبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيْرِيْنَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَاْسَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ نَقَضْنَهٗ ثُمَّ غَسَلْنَهٗ ثُمَّ جَعَلْنَهٗ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

۱۱۸۰ - ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا، انھوں نے کہا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا پہلے بال کھولے گئے پھر انھیں دھو کر ان کے تین حصے کر دیے گئے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۷۹۸** كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ ۔

**۱۱۸۱** ۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ لَفِفْنَهَا فِيهِ وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ ۔

**باب ۷۹۹** هَلْ يُجْعَلُ شَعَرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ۔

**۱۱۸۲** ۔ **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَقَالَ وَكِيعٌ قَالَ سُفْيَانُ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا ۔

**۷۹۸** ۔ میت کو قمیص کس طرح پہنائی جائے؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قمیص کے نیچے ایک پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سرین باندھ دیئے جائیں ۔

**۱۱۸۱** ۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں ایوب نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن سیرین سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں انصار کی ان خواتین میں سے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ایک خاتون آئیں بصرہ میں انھیں اپنے ایک بیٹے کی تلاش تھی، لیکن وہ نہ ملے۔ پھر انھوں نے ہم سے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے کہ آپ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو غسل پانی اور بیری کے پتوں سے ہونا چاہیے۔ اور آخر میں کافور کا بھی استعمال کر لینا۔ غسل سے فارغ ہو کر مجھے اطلاع کرا دینا۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب ہم غسل دے چکے (تو اطلاع دی) اور آپ نے اپنا ازار عنایت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے قمیص کی جگہ استعمال کر لینا۔ اس سے زیادہ آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ آپ کی کونسی صاحبزادی تھیں (یہ ایوب نے کہا) اور انھوں نے بتایا کہ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ قمیص میں نعش لپیٹ دی جائے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے کہ عورت کو قمیص میں لپیٹ دینا چاہیے اسے ازار کے طور پر نہیں باندھنا چاہیے۔

**۷۹۹** ۔ کیا عورت کے بال تین حصوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے؟

**۱۱۸۲** ۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ام ہذیل نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بال گوندھ دیئے تھے۔ ان کی مراد تین حصوں میں تقسیم کر دینے سے تھی۔ وکیع نے بیان کیا کہ سفیان نے کہا کہ ایک حصہ پیشانی کی طرف اور دو حصے سر کے دونوں طرف[1]

---

[1] حنفیہ کے یہاں بالوں کے صرف دو حصے کرنا بہتر ہے) اس کا طریقہ معروف و مشہور ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں وہی طریقہ افضل ہے جس کا حدیث میں ذکر ہے۔ حدیث دونوں طرح ہیں اور اختلاف صرف افضلیت کی حد تک ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۸۰۰ يُلْقَى شَعَرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا ؛

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا ؛

## باب ۸۰۱ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ ؛

۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ ؛

## باب ۸۰۲ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ ؛

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ؛

## باب ۸۰۳ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ ؛

### ۸۰۰ - عورت کے بال پیچھے کی طرف کر دیئے جائیں گے

۱۱۸۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حفصہ نے حدیث بیان کی، ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ غسل دے لو اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو اور آخر میں کافور یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) تھوڑی سی کافور کا استعمال کر لینا۔ پھر جب غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ فارغ ہو کر ہم نے اطلاع دی تو آپ نے اپنا ازار عنایت کیا۔ ہم نے میت کے بالوں کے تین حصے کر کے انھیں پیچھے کی طرف کر دیا تھا۔

### ۸۰۱ - کفن کے لیے سفید کپڑے

۱۱۸۴ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے سحولی (یمن میں ایک جگہ) کے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ۔

### ۸۰۲ - دو کپڑوں میں کفن۔

۱۱۸۵ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ایک شخص میدان عرفہ میں (حج کے موقع پر) وقوف کیے ہوئے تھے کہ اپنی سواری سے گر پڑے اور سواری نے انھیں کچل دیا (وقصتہ کے بجائے یہ لفظ اوقصتہ کہا)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ارشاد فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں انھیں کفن دیا جائے۔ یہ بھی ہدایت زبانی کہ نہ انھیں خوشبو لگائی جائے اور نہ سر چھپایا جائے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھیں گے[1]

### ۸۰۳ - میت کے لیے خوشبو۔

---

[1] حنفیہ کے نزدیک کفن تین قسم کے ہوتے ہیں۔ کفن سنت، کفن کفایت اور کفن ضرورت۔ حدیث میں جو صورت ہے وہ کفن کفایت کی ہے۔ کفن سنت کا ذکر گزر چکا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

۱۱۸۶ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان عرفہ میں وقوف کئے ہوئے تھے کہ اپنی سواری سے گر پڑے اور سواری نے انہیں کچل دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں کا کفن دو، خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھکو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں انہیں تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔ لہ

## بَابٌ ۸۰۴ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ ۔

## ۸۰۴ - محرم کو کس طرح کفن دیا جائے؟

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

۱۱۸۷ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انہیں ابو عوانہ نے خبر دی انہیں ابو بشر نے، انہیں سعید بن جبیر نے، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ دو کپڑوں کا کفن دو اور نہ خوشبو لگاؤ اور نہ ان کے سر کو ڈھکو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَأَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَيُّوبُ مُلَبِّي وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا ۔

۱۱۸۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے عمرو اور ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان عرفہ میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اسے کچل دیا اس کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے انہیں غسل دو۔ اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اور نہ خوشبو لگاؤ، نہ سر ڈھکو کیونکہ قیامت میں یہ اٹھائے جائیں گے۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہتے ہوئے (اٹھائے جائیں گے) اور عمرو نے (اپنی روایت میں ملبی کے بجائے) ملبیاً کہا۔

## بَابٌ ۸۰۵ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ ۔

## ۸۰۵ - تُرپی ہوئی یا بغیر تُرپی ہوئی قمیص کا کفن اور جس کے کفن میں قمیص نہیں دی گئی۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

۱۱۸۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

لہ مصنف کا اس حدیث کو بطور دلیل استعمال کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ نے صرف انہیں محرم کے لیے یہ حکم دیا تھا۔ آپ کا حکم عام نہیں تھا، اس لیے کہا یہ جائے گا کہ ان محرم کے متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تھا اور اسی لیے آپ نے ان کے لیے ایک خاص حکم فرمایا۔ احناف کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ محرم کو بھی عام مردوں کی طرح کفن دیا جائے گا اور خوشبو لگائی جائے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهُ فَقَالَ اٰذِنِّيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَاٰذَنَهُ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا ۔

۱۱۹۰ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَاَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ ۔

## بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ ۔

۱۱۹۱ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ ۔

۱۱۹۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ ۔

## بَابُ الْكَفَنِ وَلَا عِمَامَةَ ۔

کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) کا جب انتقال ہوا تو اس کے بیٹے (صحابی رض) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! والد کے کفن کے لیے آپ اپنی قمیص عنایت فرمائیے اور ان کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا کیجئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص (غایت مروت کی وجہ سے) عنایت کی اور فرمایا کہ مجھے بتانا میں نماز جنازہ پڑھوں گا۔ انھوں نے اطلاع بھجوائی لیکن جب آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "آپ ان کے لیے استغفار کیجئے یا نہ کیجئے اور اگر آپ چاہیں تو ستر مرتبہ استغفار کر لیجئے۔ اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کر سکتا"۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ آیت اتری۔ "کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھائیے"۔

۱۱۹۰ ـ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عبد اللہ بن ابی کو دفن کیا جا رہا تھا آپ نے اسے قبر سے نکلوایا اور آپ نے اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی (اس سے معلوم ہوا کہ کفن میں ترپی یا سلی ہوئی قمیص دی جا سکتی ہے)

## ۷۰۶ ـ قمیص کے بغیر کفن ۔

۱۱۹۱ ـ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحول کے تین سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا۔ آپ کے کفن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔

۱۱۹۲ ـ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے میرے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا جن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔

## ۷۰۷ ـ کفن عمامہ کے بغیر ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۱۹۳۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلاثة أثواب بيض سحولية ليس فيها قميص ولا عمامة

۱۱۹۳۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سحول کے تین سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا، ان میں قمیص اور عمامہ نہیں تھے۔[1]

## باب ۸۰۸ الكفن من جميع المال

وبه قال عطاء والزهري وعمرو بن دينار وقتادة وقال عمرو بن دينار الحنوط من جميع المال وقال إبراهيم يبدأ بالكفن ثم بالدين ثم بالوصية وقال سفيان أجر القبر والغسل هو من الكفن۔

۸۰۸۔ سارا ترکہ کفن میں۔ عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ خوشبو (میت کے) تمام ترکہ سے (لی جائے گی) ابراہیم نے فرمایا کہ (میت کے متروکہ مال سے) پہلے کفن کا بندوبست کیا جائے گا پھر قرض کی ادائیگی کا پھر وصیت کا۔ سفیان نے فرمایا کہ قبر اور غسل کی اجرت بھی کفن ہی میں شامل ہے۔[2]

۱۱۹۴۔ حدثنا أحمد بن محمد المكي حدثنا إبراهيم بن سعد عن سعد عن أبيه قال أتي عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه يوما بطعامه فقال قتل مصعب بن عمير وكان خيرا مني فلم يوجد له ما يكفن فيه إلا بردة وقتل حمزة أو رجل آخر خير مني فلم يوجد له ما يكفن فيه إلا بردة لقد خشيت أن يكون قد عجلت لنا طيباتنا في حياتنا الدنيا ثم جعل يبكي۔

۱۱۹۴۔ ہم سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے ان سے سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن ان کے گھر سے کھانا آیا تو آپ نے فرمایا کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (غزوۂ احد میں) جب شہید ہوئے حالانکہ وہ مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لیے ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز مہیا نہ کی جا سکی، اسی طرح جب حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یا کسی دوسرے صحابی کا آپ نے نام لیا، وہ بھی مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لیے بھی صرف ایک چادر مل سکی تھی۔ مجھے تو ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں ان آسائشوں کی صورت میں ہمیں نہ دیا جا رہا ہو! پھر آپ رونے لگے۔

## باب ۸۰۹ إذا لم يوجد إلا ثوب واحد

۸۰۹۔ جب ایک کپڑے کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

۱۱۹۵۔ حدثنا ابن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه

۱۱۹۵۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں سعد بن ابراہیم نے انھیں ان کے والد ابراہیم

[1] ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں تین کپڑے تھے اور انھیں میں آپ کی وہ قمیص بھی تھی جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ غالباً جن روایتوں میں آپ کے کفن میں قمیص کا نہ ہونا بیان ہوا ہے اس سے مراد سلی ہوئی قمیص یا کرتا وغیرہ ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں کفن کی قمیص کا دوسرا مفہوم ہے۔ یہ قمیص بھی چادر ہی ہوتی ہے صرف اسے پھاڑ کر اس کی کسی قدر صورت بدل دی جاتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن سے متعلق ممکن ہے راویوں کی تعبیر کا فرق ہو ورنہ حقیقت میں آپ کے کفن میں قمیص بھی تھی۔ عمامہ البتہ نہیں تھا، اس لیے اس کا ترک بہتر ہوگا۔ حنفیہ کے یہاں اشراف معززین کے کفن میں عمامہ دینا جائز لکھا ہے [2] مطلب یہ ہے کہ کفن کا انتظام مقدم ہے۔ اگر میت مقروض ہو جب بھی پہلے اس کے متروکہ مال سے کفن کا انتظام کیا جائے اور جو کچھ بچے اسے دوسری ضروریات میں استعمال کیا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ ۔

**باب ۸۱۰** إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غُطِّيَ رَأْسُهُ ۔

**۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ ۔

**باب ۸۱۱** مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ ۔

**۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ روزہ سے تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے وہ مجھ سے افضل تھے لیکن ان کے کفن کے لیے صرف ایک ایسی چادر میسر آسکی تھی کہ اگر اس سے آپ کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ مجھے یاد آتا ہے کہ انھوں نے یہ بھی فرمایا اور حمزہ رضی اللہ عنہ بھی (اسی طرح) شہید ہوئے تھے وہ بھی مجھ سے اچھے تھے۔ اس کے بعد دنیا کی بساط ہمارے سامنے پوری طرح پھیلا دی گئی یا یہ فرمایا کہ دنیا ہمیں خوب دی گئی اور ہمیں تو اس کا ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیاں کا بدلہ اسی دنیا میں تو نہیں دیا جا رہا ہے پھر آپ اس طرح رونے لگے کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔

**۸۱۰ ۔ جب کفن صرف اس قدر ہو کہ سر یا پاؤں میں سے کوئی ایک چھپایا جا سکے تو سر چھپانا چاہیئے۔**

**۱۱۹۶** - ہم سے عمر بن حفص ابن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی تھی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ سے اجر ملنا ہی تھا چنانچہ ہمارے بعض ساتھی انتقال کر گئے اور (اس دنیا میں) انھوں نے اپنے کیے کا کوئی پھل نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انھیں لوگوں میں تھے اور اور ہمارے بہت سے ساتھی ایسے ہیں جو اسی دنیا میں اس کے ثمرات دیکھ رہے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں (مصعب بن عمیر رض) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے۔ کفن میں ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھی اور وہ بھی ایسی کہ اگر اس سے سر ڈھکتے ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور اگر پاؤں ڈھکتے ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سر ڈھک دو اور پاؤں پر سبز گھاس ڈال دو۔

**۸۱۱ ۔ جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا**

**۱۱۹۷** - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بُنی

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ ؛

ہوئی "بردہ" لائیں اس کے حاشیے ابھی جوں کے توں باقی تھے (یعنی نئی تھی) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ "بردہ" بھی جانتے ہو تو لوگوں نے کہا جی ہاں چادر کو کہتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ ٹھیک بتایا۔ تو اس عورت نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اُسے بُنا ہے اور آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا قبول کر لیا جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو۔ پھر اُسے ازار کے طور پر باندھ کر باہر تشریف لائے تو ایک صاحب نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ بڑی اچھی چادر ہے آپ مجھے عنایت فرما دیجیے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ آپ نے (مانگ کر) کچھ اچھا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ضرورت کی وجہ سے پہنا تھا اور آپ نے مانگ لیا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سوال کو رد نہیں کرتے۔ ان صاحب نے جواب دیا کہ خدا گواہ ہے میں نے پہننے کے لیے آپ سے چادر نہیں مانگی تھی بلکہ اپنا کفن بنانے کے لیے مانگی تھی۔ سہل نے بیان کیا کہ وہی چادر ان کا کفن بنی۔

***

## باب ۸۱۲ اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ ؛

## ۸۱۲ ۔ عورتیں جنازے کے ساتھ ؛

۱۱۹۸ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ؛

۱۱۹۸ ۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ام ہذیل نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ چلنے کی ممانعت تھی لیکن بہت زیادہ شدید نہیں۔

## باب ۸۱۳ حَدِّ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا ؛

## ۸۱۳ ۔ شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر عورت کا سوگ ؛

۱۱۹۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ ؛

۱۱۹۹ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہو گیا تھا انتقال کے تیسرے دن انھوں نے صفرہ خلوق (ایک قسم کی خوشبو) منگوائی اور اسے اپنے بدن پر لگایا۔ آپ نے فرمایا کہ شوہر کے سوا کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے ہمیں روکا گیا تھا۔

۱۲۰۰ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ

۱۲۰۰ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ کے واسطے سے خبر دی کہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب شام سے آئی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ابو سفیان کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۔

**۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ

صاحبزادی اور ام المومنین) نے تیسرے دن صفرہ (خوشبو) منگوا کر اپنے دونوں رخساروں اور بازوؤں پر اسے ملا۔ پھر فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے، کہ شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن منانا چاہیے تو مجھے اس وقت اس خوشبو کے استعمال کی بھی ضرورت نہیں تھی[۱]

**۱۲۰۱۔** ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے ان سے محمد بن عمرو بن حزم نے ان سے حمید بن نافع نے اور ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور یوم آخر پر یقین رکھتی ہو اس کے لیے شوہر کے سوا کسی کی موت پر بھی تین دن سے زیادہ کا سوگ منانا جائز نہیں ہے۔ ہاں، شوہر پر چار مہینے دس دن تک غم منائے گی۔ پھر میں زینب بنت جحش کے یہاں جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو گئی۔ انھوں نے خوشبو منگوائی اور اسے لگایا پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی کریم

---

[۱] روایات سے یہ متیقن طریقہ پر ثابت ہے کہ ابوسفیان کی وفات شام میں نہیں بلکہ مدینہ میں ہوئی تھی۔ البتہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی یزید بن ابی سفیان کی وفات شام میں ضرور ہوئی تھی اور ان کی وفات کی خبر جب شام سے آئی تھی تو آپ نے تین دن تک ان کے لیے بھی سوگ منایا تھا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایات کی روشنی میں لکھا ہے کہ اس روایت میں شام سے ابوسفیان کی وفات کی اطلاع آنے کا ذکر سہواً ہو گیا ہے۔ کیونکہ دوسری روایتوں میں یہی حدیث شام کے ذکر کے بغیر ہے اور جب یہ پوری طرح ثابت ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ میں ہوا تھا تو اس روایت میں اس زیادتی کو سہو ہی پر محمول کیا جا سکتا ہے پھر اسی طرح کی روایت میں ایک دوسرا واقعہ بھی ہے کہ آپ کے بھائی یزید بن ابوسفیان کے انتقال کی خبر شام سے آئی تھی اور اس میں بھی آپ نے تین دن تک سوگ منایا تھا۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ واقعات ہیں اور دونوں میں آپ نے تین دن کے بعد خوشبو استعمال کی تھی۔

[۲] اس سے دین میں زناشوئی کے تعلق کی اہمیت اور اس کی تقدیس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اسلام میں اس طرح کے رسوم و رواج عام حالات میں پسند نہیں کیے گئے ہیں لیکن سوگ منانے کے اہتمام کو باقی رہنے دیا گیا کیونکہ اس سے بیوی کی وفاداری۔ شوہر کے ساتھ اس کا تعلق اور اس رشتہ کی محکمیت اور تقدیس کا مظاہرہ مقصود تھا جو اسلام میں مطلوب ہیں عرب جاہلیت میں بھی اس کے بہت سے طریقے رائج تھے اور بعض نہایت تکلیف دہ تھے اس لیے اسلام نے اس کی تحدید کر دی چنانچہ عورت شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن تک منائے گی۔ اس طویل مدت تک اپنے غم کا اظہار اسے اس طرح کرنا چاہیے کہ نہ خوشبو کا استعمال کرے، نہ تیل اور سرمہ کا نہ کسی قسم کی زیب و زینت کرے۔ اس کا نام شریعت کی اصطلاح میں "عدت" ہے اس کی تفصیلات مختلف حالات میں الگ الگ ہیں اور فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ورنہ شوہر کے سوا کسی پر خواہ ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ؎

صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ کہتے سنا ہے کہ کسی بھی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخر پر یقین رکھتی ہو، جائز نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے۔ لیکن شوہر کا غم (عدت) چار مہینے دس دن تک منانا ہوگا۔

## باب ۸۱۴ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ؎

## ۸۱۴۔ قبر کی زیارت ؎

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى ؎

۱۲۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ وہ عورت بولی جاؤ بھی، یہ مصیبت تم پر پڑی ہوتی تو پتہ چلتا۔ وہ آپ کو پہچان نہیں سکی تھی۔ پھر جب اسے بتایا گیا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو اب وہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر پہنچی۔ وہاں اسے کوئی دربان بھی نہ ملا۔ پھر اس نے عرض کی کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی تو آپ نے فرمایا کہ صبر کی قیمت تو صدمہ کے شروع میں ہوتی ہے۔

## باب ۸۱۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ۔ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

## ۸۱۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بعض اوقات عذاب ہوتا ہے۔ یہ اس وقت جب نوحہ و ماتم اس کی عادت رہی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "خود کو اور اپنے خاندان کو دوزخ سے بچاؤ" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: "تم میں سے ہر شخص نگران (راعی) ہے اور اس کی رعیت سے متعلق اس سے سوال ہوگا"۔ لیکن اگر نوحہ اس کی عادت نہ رہی ہو تو حکم وہی ہوگا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ "کوئی شخص کسی دوسرے

؎ مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ "میں نے تمھیں قبر کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب کر سکتے ہو"۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابتداء اسلام میں ممانعت تھی اور پھر بعد میں اس کی اجازت مل گئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو غالباً کوئی حدیث اس طرح کی نہیں ملی جو ان کی شرائط کے مطابق ہو اسی لیے وہ ایسی حدیث لائے جس جواز اور عدم جواز کا کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ اس باب میں صاف اور واضح احادیث موجود تھیں۔ احادیث میں یہ بھی ہے کہ قبروں پر جایا کرو کہ اس سے موت یاد آتی ہے یعنی اس سے آدمی کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی قبروں پر جانے کا صحیح مقصد رکھتا ہو تو نیکی اور تقویٰ کی تحریک کا یہ باعث ہے۔ قبروں پر جانے کی اجازت میں شریعت کے وہی مصالح اور مقاصد ہیں جن کی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تصریح صاف الفاظ میں کر دی ہے۔ عرب جاہلیت میں بھی بت پرستی اور شرک کا محرک تھی اس لیے عربوں کے دل و دماغ سے اس پرانے تخیل کو پوری طرح مٹا دینے کے لیے شروع میں قبروں پر جانے ہی سے روک دیا گیا لیکن بہرحال اگر انسان نیک طبیعت ہو تو وہاں جا کر عبرت بھی حاصل کر سکتا ہے کہ اس دنیا میں یہ قبریں انسان کے لیے سب سے بڑا عبرت کدہ ہیں اور اس دنیا کی حقیقت اور اس کی بے ثباتی پر شاہد! اس لیے قبروں کی زیارت کے مقاصد اسی طرح کے ہونے چاہئیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أُخْرٰى - وَهُوَ كَقَوْلِهِ - وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ذُنُوْبًا إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِيْ غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ؕ

کا بوجھ نہیں اٹھائے گا" اس آیت کا مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے قریب ہے کہ "اگر گناہوں میں دبا ہوا کوئی شخص اپنے بوجھ (کو دوسروں پر لادنے کے لیے) کسی کو بلائے گا تو اس کی کوئی امداد نہیں کی جائے گی" پھر نوحہ و ماتم نہ ہونے کی صورت میں کہاں تک رونے کی اجازت ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ کسی شخص کا بھی ظلماً قتل اگر اس دنیا میں ہوتا ہے تو حضرت آدمؑ کے پہلے بیٹے پر اس خون کے ایک حصہ کا گناہ پڑتا ہے، کیونکہ اس نے قتل کی بنیاد ڈالی تھی لے

ے اس مسئلہ میں ابن عمرؓ اور عائشہ رضؓ کا ایک مشہور اختلاف تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا یا نہیں؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں اسی اختلاف پر یہ طویل محاکمہ کیا ہے۔ اس سے متعلق مصنف رحؒ متعدد احادیث ذکر کریں گے اور ایک طویل حدیث میں جو اس باب میں آئے گی دونوں کی اس سلسلہ میں اختلاف کی تفصیل بھی موجود ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ خیال تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ سے عذاب نہیں ہوتا کیونکہ ہر شخص صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے۔ قرآن میں خود ہے کہ کسی پر دوسرے کی کوئی ذمہ داری نہیں "لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی" اس لیے نوحہ کی وجہ سے جس گناہ کے مرتکب مردہ کے گھر والے ہوتے ہیں اس کی ذمہ داری مردے پر کیسے ڈالی جا سکتی ہے؟ لیکن ابن عمرؓ کے پیش نظر یہ حدیث تھی "میت پر اس کے گھر والوں کے نوحہ سے عذاب ہوتا ہے" حدیث صاف تھی اور خاص میت کے لیے، لیکن قرآن میں ایک عام حکم بیان ہوا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جواب یہ تھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے غلطی ہوئی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ایک خاص واقعہ سے متعلق تھا کسی یہودی عورت کا انتقال ہو گیا تھا اس پر اصل عذاب کفر کی وجہ سے ہو رہا تھا لیکن مزید اضافہ گھر والوں کے نوحہ نے بھی کر دیا تھا کہ وہ اس کے استحقاق کے خلاف اس کا ماتم کر رہے تھے اور خلاف واقعہ نیکیوں کو اس کی طرف منسوب کر رہے تھے۔ اس لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر جو کچھ فرمایا وہ مسلمانوں کے بارے میں نہیں تھا لیکن علماء نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس استدلال کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ دوسری طرف ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو بھی ہر حال میں نافذ نہیں کیا بلکہ اس کی نوک پلک دوسرے شرعی اصول و شواہد کی روشنی میں درست کئے گئے ہیں اور پھر اسے ایک اصول کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ علماء نے اس حدیث کی جو مختلف وجوہ و تفصیلات بیان کی ہیں انھیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے محاکمہ کا ماحصل یہ ہے کہ شریعت کا ایک اصول ہے حدیث میں ہے کہ "کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ" ہر شخص نگران ہے اور اس کے ماتحتوں سے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ یہ حدیث متعدد اور مختلف روایتوں سے کتب احادیث اور خود بخاری میں موجود ہے۔ یہ ایک مفصل حدیث ہے اور اس میں تفصیل کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ بادشاہ سے لے کر ایک معمولی سے معمولی خادم تک راعی اور نگران کی حیثیت رکھتا ہے اور ان سب سے ان کی رعیتوں کے متعلق سوال ہوگا۔ قرآن میں ہے کہ "قوا انفسکم واھلیکم نارًا" خود کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقعہ پر واضح کیا ہے کہ جس طرح اپنی اصلاح کا حکم شریعت نے دیا ہے اسی طرح اپنی رعیت کی اصلاح کا بھی حکم ہے اس لیے ان میں سے کسی ایک کی اصلاح سے بھی غفلت تباہ کن ہے اب اگر مردے کے گھر غیر شرعی نوحہ و ماتم کا رواج تھا لیکن اپنی زندگی میں اس نے انھیں اس سے نہیں روکا اور اپنے گھر میں ہونے والے اس منکر پر واقفیت کے باوجود اس نے تساہل سے کام لیا تو شریعت کی نظر میں وہ بھی مجرم ہے شریعت نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک اصول بنا دیا تھا ضروری تھا کہ اس اصول کے تحت اپنی زندگی میں اپنے گھر والوں کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا لیکن اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو گویا وہ خود اس عمل کا سبب بنا ہے۔ شریعت کی نظر اس سلسلے میں بہت دور تک ہے۔ اسی محاکمہ میں امام بخاریؒ

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ

۱۲۰۳۔ ہم سے عبدان اور محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں عاصم بن سلیمان نے خبر دی، انھیں ابو عثمان نے کہا کہ مجھ سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (زینب رضی اللہ عنہا) نے آپؐ کو اطلاع کرائی کہ ان کا ایک لڑکا قریب المرگ ہے اس لیے آپؐ تشریف لائیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سلام کہلوایا اور کہلوایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا تھا وہ بھی اُسی کا تھا اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقتِ مقررہ پر وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس لیے صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی توقع رکھیں۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے تاکید اپنے یہاں بلوا بھیجا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لیے اُٹھے۔ آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب زید بن ثابت اور بہت سے دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا تو بچہ کی جاں کنی کا عالم تھا انھوں نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے

---

بقیہ حاشیہ: ۔۔نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ "کوئی شخص اگر ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس قتل کی ایک حد تک ذمہ داری آدمؑ کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) پر عائد ہوتی ہے" قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ یہ روئے زمین پر سب سے پہلا ظالمانہ قتل تھا۔ اس سے پہلے دنیا اس سے ناواقف تھی۔ اب چونکہ اس طریقہ ظلم کی ایجاد سب سے پہلے آدمؑ کے بیٹے قابیل نے کی تھی۔ اس لیے قیامت تک ہونے والے ظالمانہ قتل کے گناہ کا ایک حصہ اس کے نام بھی لکھا جائے گا۔ شریعت کے اس اصول کو اگر سامنے رکھا جائے تو عذاب و ثواب کی بہت سی بنیادی گرہیں کھل جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کردہ اصول پر بھی ایک نظر ڈال لیجیے۔ انھوں نے فرمایا تھا کہ قرآن نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ "کسی انسان پر دوسرے کی کوئی ذمہ داری نہیں" حضرت عائشہ نے فرمایا تھا کہ مرنے والے کو اختیار ہے؟ اس کا تعلق اب اس عالم ناسوت سے ختم ہو چکا ہے نہ وہ کسی کو روک سکتا ہے اور نہ اسے اس پر قدرت ہے پھر اس ناکردہ گناہ کی ذمہ داری اس پر عائد کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟ اس موقعہ پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ شریعت نے ہر چیز کے لیے اگرچہ ضابطے اور قاعدے متعین کر دیے ہیں لیکن بعض اوقات کسی ایک جزئیہ میں بہت سے اصول بیک وقت جمع ہو جاتے ہیں اور یہیں سے اجتہاد کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ جزئی کس ضابطے کے تحت آ سکتی ہے؟ اور ان مختلف اصول میں اپنے مضمرات کے اعتبار سے جزئی کس اصول سے زیادہ قریب ہے؟ اس مسئلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میت پر نوحہ و ماتم کا میت سے تعلق قرآن کے بیان کردہ اس اصول سے متعلق ہے کہ "کسی انسان پر دوسرے کی ذمہ داری نہیں" جیسا کہ ہم نے تفصیل سے بتایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اجتہاد کو امت نے اس مسئلہ میں قبول نہیں کیا ہے۔ اس باب پر ہم نے یہ طویل نوٹ اس لئے لکھا کہ اس میں روزمرہ کی زندگی سے متعلق بعض بنیادی اصول سامنے آئے تھے جہاں تک نوحہ و ماتم کا سوال ہے اسے اسلام ان غیر ضروری اور لغو حرکتوں کی وجہ سے رد کرتا ہے جو اس سلسلے میں کی جاتی تھیں۔ ورنہ عزیز و قریب یا کسی بھی متعلق کی موت پر غم قدرتی چیز ہے اور اسلام نہ صرف اس کے اظہار کی اجازت دیتا ہے بلکہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض افراد کو جن کے دل میں اپنے عزیز و قریب کی موت سے کوئی ٹیس نہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سخت دل کہا۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کئی ایسے واقعات پیش آئے جب آپ کے کسی عزیز و قریب کی وفات پر آپؐ کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور آنسو آنکھوں سے چھلک پڑے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


كَأَنَّهَا شَنٌّ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

۱۲۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: فَانْزِلْ، قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا.

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا، أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا

مشکیزہ ہوتا ہے (اور پانی کے ٹکرانے کی اندر سے آواز آتی ہے۔ اسی طرح جانکنی کے وقت بچہ کے اندر سے آواز آرہی تھی) یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بھر آئیں۔ سعد رضی اللہ عنہ بول اُٹھے کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

۱۲۰۴ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کے جنازہ میں شریک تھے۔ حضور اکرمؐ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے بیان کیا میں نے دیکھا کہ آپؐ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کوئی ایسا شخص ہے جس نے رات کوئی ناشایاں کام (نہ) کیا ہو؟ اس پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے کہ میں ہوں آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر قبر میں اترو۔ چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

۱۲۰۵ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی (ام ابان) کا مکہ میں انتقال ہو گیا تھا ہم بھی تعزیت کے لیے حاضر تھے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما تھے اور میں دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھا تھا یا یہ کہ میں ایک بزرگ کے قریب بیٹھ گیا دوسرے بزرگ بعد میں آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عثمان سے کہا کہ رونے سے کیوں نہیں روکتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی تائید کی عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کے قریب فرمایا تھا پھر آپؓ نے حدیث بیان کی کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے چلا جب ہم بیداء تک پہنچے تو سامنے ایک ببول کے درخت کے نیچے چند سوار نظر پڑے حضرت عمرؓ نے کہا کہ جا کر دیکھو تو سہی یہ کون لوگ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا تو صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر جب اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ انھیں بلا لاؤ۔ میں صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس دوبارہ آیا اور کہا کہ چلیے امیر المؤمنین بلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے تو صہیب روتے ہوئے اندر داخل ہوئے وہ کہہ رہے تھے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللهُ عُمَرَ وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا ۔

ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب! اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صہیب! تم مجھ پر روتے ہو۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے بعض اوقات عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت عمر پر ہوئی۔ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ بلکہ آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور زیادہ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ قرآن کی دلیل سب سے زیادہ وزنی ہے کہ "کوئی کسی کے گناہ کا ذمہ دار اور اس کے مواخذہ کا اٹھانے والا نہیں"، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے"۔ ابن ملیکہ نے کہا کہ بخدا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پھر کچھ نہیں کہا۔

١٢٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا ۔

۱۲۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی بکر نے انھیں ان کے والد نے اور انھیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کی موت پر اس کے گھر والے رو رہے تھے اس وقت آپؐ نے فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں حالانکہ قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

١٢٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ۔

۱۲۰۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو صہیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے آئے، ہائے میرے بھائی اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مردے پر زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

### بَابُ ٨١٦ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ

### ۸۱۶ ۔ میت پر کس طرح کے نوحہ کو ناپسند قرار دیا گیا ہے؛ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر "نقع" یا "لقلقہ" نہ ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتُ ۔

تو ابو سلیمان (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) پر اُن کے گھر کی عورتوں کو رونے دو "نقع" سر پر مٹی رکھ لینے کو کہتے ہیں اور "لقلقہ" آواز (بلند) کا نام ہے۔

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ ۔

۱۲۰۸ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن ربیعہ نے اور ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا کہ میرے متعلق کوئی جھوٹی بات کہنا عام لوگوں سے متعلق جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے (کیونکہ آپ نبی تھے اور آپ کے متعلق معمولی جھوٹ سے بھی بڑے بڑے مفاسد کا دروازہ دین میں کھل سکتا ہے) میرے متعلق جو شخص بھی قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنا لیتا ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کسی میت پر اگر نوحہ ماتم کیا جاتا ہے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے[1]

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ ۔

۱۲۰۹ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انھیں شعبہ نے انھیں سعید بن مسیب نے انھیں ابن عمر نے اپنے والد کے واسطہ سے (رضی اللہ عنہما) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو اس پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے بھی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ اس روایت کی متابعت عبد الاعلیٰ نے کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی تھی ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے قتادہ نے اور آدم نے شعبہ کے واسطے سے یہ نقل کیا کہ میت پر زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ

۱۲۱۰ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن منکدر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ میرے والد احد کے میدان سے لائے گئے تھے۔ مشرکوں نے آپ کی صورت تک بگاڑ دی تھی۔ نعش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی۔ اوپر سے ایک کپڑا ڈھکا ہوا تھا میں نے چاہا کہ کپڑے کو ہٹاؤں لیکن میرے اقربا نے مجھے روکا۔ پھر دوبارہ میں نے کپڑا ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس مرتبہ بھی روک دیا گیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نعش اٹھائی گئی۔

[1] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو میت پر نوحہ سے متعلق حدیث سنانی تھی۔ آپ نے تمہید کے طور پر ایک حدیث پہلے سنا دی جس کا مقصد یہ تھا کہ جو حدیث میں بیان کرنا چاہتا ہوں اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ بیان کروں گا اور اس میں کسی قسم کی غلط بیانی کا شائبہ بھی نہیں ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ

اس وقت کسی رونے والی کی آواز سنائی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عمرو کی بیٹی (یا یہ کہا کہ) عمرو کی بہن ہیں (نام میں شک سفین کو ہوا تھا) آپ نے فرمایا کہ روتی کیوں ہیں؟ یا یہ فرمایا کہ روئیں نہیں کہ ملائکہ برابر ان پر اپنے پروں کا سایہ کئے رہے لیکن جب اٹھایا گیا (تو اس پر شرعی آہ و بکا کی وجہ سے سایہ کرنے سے رک گئے تھے۔

***

## باب ۸۱۸ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

## ۸۱۸ - گریبان چاک کرنے والے ہم میں سے نہیں ہیں۔

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

۱۲۱۱ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زبید یامی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورتیں اپنے چہروں کو پیٹتی ہیں، گریبان چاک کر لیتی ہیں اور جاہلیت کا طرز عمل اختیار کرتی ہیں (کسی کی موت پر) وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

## باب ۸۱۹ رَثَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

## ۸۱۹ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اظہار غم کرتے ہیں۔

۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ

۱۲۱۲ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں سخت بیمار تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے۔ میرے پاس مال و اسباب بہت ہیں اور صرف ایک لڑکی ہے جو وارث ہوگی تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک تہائی کر دو اور یہ بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ محتاجی میں انھیں اس طرح چھوڑ کر جاؤ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی نیت سے کرو گے تو اس پر تمھیں اجر ملے گا حتی کہ اس لقمہ پر بھی تمھیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو[1]۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ!

---

[1] اس موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا وہ زریں اصول بیان کیا ہے جو اجتماعی زندگی کی جان ہے۔ احادیث کے ذخیرہ میں اس طرح کی احادیث کی کمی نہیں اور اس سے ہماری شریعت کے مزاج کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی اتباع کرنے والوں سے کس طرح کی زندگی کا مطالبہ کرتی ہے خداوند تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ ۔

میرے ساتھی مجھے چھوڑ کر (حج الوداع کے بعد) چلے جا رہے ہیں؟[1] اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے مدارج بلند ہوں گے اور شاید تم ابھی زندہ رہو گے اور بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) تم سے فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو (کفار و مرتدین کو) نقصان! (پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ لوٹا لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا۔[2]

بقیہ حاشیہ:۔ خود شارع ہیں اور انھیں نے اپنی تمام دوسری مخلوقات کے ساتھ انسانوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس لیے انسان کی طبیعت میں فطری طور پر جو رجحانات اور صلاحیتیں موجود ہیں خداوند تعالیٰ اپنے احکام و اوامر میں انھیں نظر انداز نہیں کرتے۔ شریعت میں معاد و معاش سے متعلق جن احکام پر عمل کرنے کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی عبادت اس کی رضا کے مطابق ہو سکے اور زمین میں شر و فساد نہ پھیلے۔ اہل و عیال پر خرچ کرنے کی اہمیت اور اس پر اجر و ثواب کا استحقاق، صلہ رحمی اور خاندانی نظام کی اہمیت کے پیش نظر ہے کہ جن پر معاشرہ کی صلاح و بقاء کا مدار ہے۔ حدیث کا یہ حصہ کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دے تو اس پر بھی اجر و ثواب ملے گا، اسی بنیاد پر ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس میں حظ نفس بھی ہے لیکن اگر ازدواجی زندگی کے ذریعہ مسلمان اس خاندانی نظام کو پروان چڑھاتا ہے جس کی ترتیب اسلام نے دی اور اس کے مقتضیات پر عمل کی کوشش کرتا ہے تو قضاء شہوت بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ شیخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حظ نفس اگر حق کے مطابق ہو تو اجر و ثواب میں اس کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔ مسلم میں اس سلسلے کی ایک حدیث بہت واضح ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری شرمگاہ میں صدقہ ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنی شہوت بھی پوری کریں گے اور اجر بھی پائیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ اگر حرام میں مبتلا ہو گئے تو پھر کیا ہو گا؟ اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ شریعت ہمیں کن حدود میں رکھنا چاہتی ہے اور اس کے لیے اس نے کیا کیا جتن کئے ہیں اور ہمارے بعض فطری رجحانات کی وجہ سے جو بڑی خرابیاں پیدا ہو سکتی تھیں ان کے سدباب کی کس طرح کوشش کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود کہ بیوی کے منہ میں لقمہ دینے اور دوسرے طریقوں سے خرچ کرنے کا داعیہ نفسانی اور شہوانی بھی ہے، خود یہ لقمہ جس جسم کا جزء بنے گا شوہر اسی سے منتفع ہوتا ہے لیکن شریعت کی طرف سے پھر بھی اجر و ثواب کا وعدہ ہے اس لیے اگر دوسروں پر خرچ کیا جائے جن سے کوئی نسبت و قرابت نہیں اور جہاں خرچ کرنے کے لیے کچھ زیادہ مجاہدہ کی بھی ضرورت ہو گی تو اس پر اجر و ثواب کس قدر مل سکتا ہے۔ تاہم یہ یاد رہے کہ ہر طرح کے خرچ اخراجات میں مقدم اعزہ و اقرباء ہیں اور پھر دوسرے لوگ کہ اعزہ پر خرچ کر کے آدمی شریعت کے کئی مطالبوں کو ایک ساتھ پورا کرتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ھذا [1] کیونکہ آپ بیمار تھے اور ساتھ جا نہیں سکتے تھے اس لیے اس کار خیر میں اپنی عدم شرکت پر رنج و غم کا اظہار کر رہے ہیں بعض روایتوں میں ہے کہ یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے [2] سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے لیکن آپ کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ یہ بات پسند نہیں کی جاتی تھی کہ جن لوگوں نے اللہ اور رسول سے تعلق کی وجہ سے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی تھی وہ بلا کسی سخت ضرورت کے مکہ میں قیام کریں چنانچہ سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو وہاں سے جلد نکل جانا چاہا کہ کہیں وہیں وفات نہ ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر اس لیے اظہار غم کیا تھا کہ مہاجر ہونے کے باوجود ان کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ اسی کے ساتھ آپ نے اس کی بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کو ہجرت پر استقلال عطا فرمائے تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ نقصان کس طرح کا ہو گا کیونکہ یہ تکوینیات سے متعلق ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۸۲۰** مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَجِعَ اَبُوْمُوْسٰى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَاْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ۔

**باب ۸۲۱** لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ۔

**۱۲۱۳** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

**باب ۸۲۲** مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ۔

**۱۲۱۴** - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

**۸۲۰**۔ مصیبت کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت۔

حکم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن جابر نے کہ قاسم بن مخیمرہ نے ان سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابوبردہ بن ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے، ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر اُن کی ایک بیوی (ام عبداللہ بنت ابی رومہ) کی گود میں تھا (انھوں نے ایک زور کی چیخ ماری) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہیں سکتے تھے لیکن جب افاقہ ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ میں بھی ان چیزوں سے بری ہوں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برأت کا اظہار فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی مصیبت کے وقت) چلّا کر رونے والی، سر منڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی برأت کا اظہار فرمایا تھا۔

**۸۲۱**۔ رخسار پیٹنے والے ہم میں سے نہیں ہیں۔

**۱۲۱۳**۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے عبداللہ بن مرہ نے ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی میت پر) اپنے رخسار پیٹے، گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

**۸۲۲**۔ مصیبت کے وقت جاہلیت کی باتیں اور واویلا کرنے کی ممانعت۔

**۱۲۱۴**۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے رخسار پیٹے لے، گریبان چاک کرلے اور جاہلیت کی باتیں کرے (مصیبت کے وقت) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۸۲۳ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

۱۲۱۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ۔

۱۲۱۶ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ ۔

## ۸۲۳ ۔ جو مصیبت کے وقت غمگین دکھائی دے ۔

ہ ہ ہ ہ

۱۲۱۵ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ سے سُنا ۔ انھوں نے کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سُنا ۔ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ، جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت (غزوہ موتہ میں) کی اطلاع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس طرح تشریف فرما تھے کہ غم کے آثار آپ کے چہرے پر نمایاں تھے ۔ میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی ۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتوں کے رونے کا ذکر کیا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انھیں رونے سے منع کر دو چنانچہ وہ گئے لیکن واپس آکر کہا کہ وہ تو نہیں مانتیں ۔ آپ نے پھر فرمایا کہ انھیں منع کر دو ۔ اب وہ تیسری مرتبہ واپس ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ تو بہت چڑھ گئی ہیں (عمرہ نے کہا کہ) عائشہ رضی اللہ عنہا کو یقین تھا کہ (ان کے اس کہنے پر) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو اس پر میرے منہ سے نکلا کہ تیرا برا ہو ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب جس کا حکم دے رہے ہیں وہ تو کر و گے نہیں لیکن آپ کو تعب میں ڈال دیا[1]

۱۲۱۶ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب قاریوں کی جماعت شہید کر دی گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک قنوت پڑھتے رہے تھے ۔ میں نے ان دنوں سے زیادہ غمگین آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا ۔

[1] "فاحث فی افواہھن التراب" "ان کے منہ میں مٹی جھونک دو" ایک محاورہ ہے اور اس سے مراد صرف کسی بات کی ناپسندیدگی کا اظہار ہوتا ہے ۔ واقعی اور حقیقی اس کا مفہوم مراد نہیں ہے ۔ اس طرح کے محاورے اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس موقع پر آپ کے طرز عمل سے یہ سمجھا کہ اس وقت کا نوحہ جو جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں کر رہی تھیں ۔ شریعت کی نظر میں اگرچہ پسندیدہ نہیں تھا لیکن مباح ضرور تھا اسی لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی زیادہ سخت کلمہ ارشاد نہیں فرمایا ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا منشا یہ ہے کہ اگر اس قسم کے واقعہ کا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار ان کے رونے پیٹنے کا ذکر نہ کیا جاتا تو بہتر تھا ۔ کہ آپ کو بھی اس سے رنج ہوا اور وہ عورتیں باز بھی نہ آئیں یعنی کہنے والے نے اپنے دل کی ایک بات کہہ دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری خاطر کا لحاظ نہیں کیا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۸۲۴** مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ

**۱۲۱۷** ـ **حَدَّثَنَا** بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ؏

**۸۲۴** ـ جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ ہونے دے۔ محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع (ممنوع) بدزبانی اور بدظنی کا نام ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں اپنے غم والم کا شکوہ اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں۔

**۱۲۱۷** ـ ہم سے بشر بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے سفین بن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے خبر دی کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکے کی طبیعت خراب تھی۔ انھوں نے بتایا کہ ان کا انتقال بھی ہوگیا۔ اس وقت ابوطلحہ گھر میں موجود نہیں تھے ان کی بیوی نے جب دیکھا کہ بچے کا انتقال ہوگیا تو انھوں نے بچے کو نہلا دھلا، کفنا کے گھر کے ایک طرف رکھ دیا پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب تشریف لائے تو پوچھا کہ بچہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انھوں نے کہا کہ اسے سکون ہوگیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب آرام کر رہا ہوگا[1]۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رات گذاری اور جب صبح ہوئی تو غسل کیا، لیکن جب پھر باہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی نے واقعہ کی اطلاع دی کہ بچے کا انتقال ہوچکا ہے پھر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور اپنے تمام حالات سے آپ کو مطلع کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی اس رات میں برکت عطا فرمائے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ انصار کے ایک فرد نے بتایا کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی انھیں بیوی سے نو اولادیں دیکھیں، سب کے سب قرآن کے عالم تھے۔

[1] ان کا مطلب تو یہ تھا کہ بچے کا انتقال ہوگیا ہے جس طرح مرض سے افاقہ سکون کا باعث ہوتا ہے، بظاہر موت سے بھی سکون نظر آتا ہے کہ بیماری اور تکلیف کی وجہ سے جس پریشانی کا اظہار مریض سے ہوتا ہے موت کے بعد وہ کیفیت ختم ہوجاتی ہے۔ دوسرے جملہ کا مطلب اس توقع کا اظہار ہے کہ بچہ کے ساتھ اللہ کی بارگاہ سے بھی اچھا معاملہ ہوا ہوگا۔ لیکن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو چونکہ صورت حال کا علم نہ تھا اس لیے اپنی بیوی کے اس پر اطمینان جواب سے انھوں نے یہ سمجھا کہ بچہ کو افاقہ ہوگیا ہے اور اب وہ آرام کر رہا ہے یعنی سو رہا ہے۔ اس لیے انھوں نے مزید رد و کد اس سلسلے میں مناسب نہیں سمجھی اور آرام سے سوئے، ضروریات سے فارغ ہوئے اور بیوی کے ساتھ قرب بھی ہوا۔ اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی بشارت دی۔ یہ ان کے غیر معمولی صبر و ضبط اور خداوند تعالیٰ کی حکمت پر کامل یقین کا ثمرہ تھا۔ بیوی کی اس ادا شناسی پر قربان جائیے کہ کس طرح انھوں نے اپنے شوہر کو ایک ذہنی کوفت سے بچا لیا جس کے نتائج اس وقت بہت سنگین نکل سکتے تھے۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھکے ماندے اور پہلے ہی سے نڈھال آئے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ٨٢٥** الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى
وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۔

**٨٢٥** ۔ صبر، صدمہ کے شروع میں ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ دو ایک طرح کی چیزیں (اللہ کی طرف سے صلاۃ اور رحمت، صبر کرنے والوں کے لیے) کتنی اچھی ہیں اور ہدایت بھی کتنی اچھی چیز ہے[1] (قرآن مجید میں ہے) وہ لوگ جن پر اگر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو پڑھتے ہیں "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" (ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف جانا ہے) یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ راہ یاب ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے ۔ "اور اللہ سے صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، یہ بہت گراں ہے لیکن اللہ سے ڈرنے والوں پر نہیں"

**١٢١٨** ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى ۔

**١٢١٨** ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا ۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ آپ فرماتے تھے صبر کی قیمت تو صدمہ کے شروع میں ہوتی ہے ۔

**باب ٨٢٦** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ ۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ۔

**٨٢٦** ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ "ہم تمہاری جدائی پر غمگین ہیں" ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا کہ (آپ نے فرمایا) آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے ۔

**١٢٢٠** ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

**١٢٢٠** ۔ ہم سے حسن بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے قریش نے حدیث بیان کی یہ حسان کے بیٹے ہیں ۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے یہاں گئے یہ ابراہیم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے رضی اللہ عنہ) کو دودھ پلانے والی خاتون کے شوہر تھے ۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصیبت کے وقت صبر و ضبط کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس سے صابر بندے پر اللہ کی نوازشیں اور رحمتیں ہوتی ہیں ۔ اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ملتی ہے ۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کو ایک ایسی چیز دے رہا ہوں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی تھی اور وہ مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا ہے آپ نے بتایا کہ جب بندہ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور انا للہ پڑھتا ہے تو اسے تین چیزیں ملتی ہیں ۔ (اللہ کی صلاۃ (کرم و نوازش) اس کی رحمت اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ۔ حضرت عمرؓ بھی یہی بتانا چاہتے ہیں ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ. رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**بَاب ۸۲۷** اَلْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ.

**۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا** اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةِ اَهْلِهٖ فَقَالَ قَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيْهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِيْ بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِيْ بِالتُّرَابِ.

**بَاب ۸۲۸** مَا يُنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ.

ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور پیار کیا۔ پھر اس کے بعد ہم ان کے یہاں گئے اس وقت ابراہیم کی جاں کنی کا عالم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بھر آئیں تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ یا رسول اللہ اور آپ بھی! حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ابن عوف! یہ تو رحمت ہے، پھر آپؐ نے یہی بات اور تفصیل سے واضح کی۔ آپؐ نے فرمایا، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے، پھر بھی ہم کہیں گے وہی جس میں ہمارے رب کی رضا ہو۔ اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی پر غمناک ہیں۔ اس کی روایت موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ کے واسطے کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی۔

**۸۲۷۔** مریض کے پاس رونا۔

**۱۲۲۰۔** ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انہیں سعید بن حارث انصاری نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی مرض میں مبتلا تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔ جب آپ اندر گئے تو تیمارداروں کے ہجوم میں انہیں پایا۔ اس لیے آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا وفات ہو گئی؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے مرض کی شدت کو دیکھ کر) رو پڑے۔ لوگوں نے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو سب رونے لگے، پھر آپؐ نے فرمایا کہ سنو! اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو پر بھی عذاب نہیں دے گا اور نہ دل کے غم پر۔ ہاں اس کا عذاب اس کی وجہ سے ہوتا ہے، آپؐ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (اور اگر اس زبان سے اچھی بات نکلے تو) یہ اس کی رحمت کا باعث بھی بنتی ہے۔ اور میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ میت پر ماتم کرنے پر ڈنڈے سے مارتے تھے۔ پتھر پھینکتے تھے اور منہ میں مٹی جھونک دیتے تھے۔

**۸۲۸۔** کس طرح کے نوحہ و بکا کی ممانعت ہے؟ اور اس پر مواخذہ؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِي أَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۲۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بیٹھے کہ غم کے آثار آپ پر نمایاں تھے۔ میں دروازے کے ایک سوراخ سے آپ کو دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! جعفر کے گھر کی عورتیں نوحہ و ماتم کر رہی ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روکنے کے لیے کہا۔ وہ صاحب گئے لیکن پھر واپس آگئے اور کہا کہ وہ مانتیں نہیں! آپ نے دوبارہ روکنے کے لیے بھیجا، وہ گئے اور پھر واپس چلے آئے کہا کہ بخدا وہ تو مجھ پر چڑھی جارہی ہیں یا یہ کہا کہ ہم پر چڑھی جارہی ہیں۔ شک محمد بن حوشب کو تھا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میرا یقین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ اس پر میری زبان سے نکلا کہ اللہ تیرا برا کرے۔ بخدا یہ تو تم کرتے سے رہے (جس کا حکم آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعب میں مبتلا کرنے سے باز نہ آئے[1]۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى ۔

۱۲۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی، لیکن پانچ عورتوں کے سوا اور کسی نے وفا کا حق نہیں ادا کیا یہ عورتیں ام سُلیم، ام علاء، ابوسبرہ کی صاحبزادی جو معاذ کے گھر میں تھیں اور اس کے علاوہ دو عورتیں یا یہ کہا کہ ابوسبرہ کی صاحبزادی، معاذ کی بیوی اور ایک دوسری خاتون[2] رضی اللہ عنہن)۔

## بَابُ ۸۲۹ اَلْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ ۔

## ۸۲۹۔ جنازے کے لیے کھڑے ہو جانا۔

[1] اس حدیث پر نوٹ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ وہاں اس کی وضاحت تفصیل کے ساتھ کر دی گئی تھی کہ نوحہ و بکا ہر صورت میں حرام نہیں ہے بعض جائز اور مباح ہیں بعض مکروہ و ناپسندیدہ اور بعض حرام۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس موقع پر اس کی تشریح کرنا چاہتے ہیں۔

[2] حدیث کے راوی کو یہ شک ہے کہ یہ ابوسبرہ کی وہی صاحبزادی ہیں جو معاذ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں یا کسی دوسری صاحبزادی کا یہاں ذکر ہے اور معاذ کی جو بیوی اس عہد کا حق ادا کرنے والوں میں تھیں وہ ابوسبرہ کی صاحبزادی نہیں تھیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۲۲۳ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ۔

۱۲۲۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے ان سے ان کے والد نے، ان سے عامر بن ربیعہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تا آنکہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے۔ سفیان نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی، آپ نے فرمایا کہ ہمیں عامر بن ربیعہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے خبر دی تھی۔ حمیدی نے یہ زیادتی کی ہے "تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے"۔

## بَابُ ۸۲۹ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ ۔

## ۸۲۹۔ کوئی اگر جنازہ کے لیے کھڑا ہو تو اسے کب بیٹھنا چاہیے؟

۱۲۲۴ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ ۔

۱۲۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہیں چل رہا ہے تو کھڑا ہو جانا چاہیے تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا آگے نکل جانے کے بجائے خود جنازہ رکھ دیا جائے۔

۱۲۲۵ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ ۔

۱۲۲۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم ایک جنازہ میں تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور یہ دونوں صاحب جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابو سعید رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو! بخدا یہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) جانتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے روکا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا ہے[1]

---

[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث یاد نہیں رہی تھی اور پھر جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یاد دلائی تو آپ کو یاد آئی اور آپ نے اس کی تصدیق کی۔ جنازہ کے ساتھ یہ رکھ رکھاؤ کا معاملہ انسانی عزت و شرافت کے پیش نظر ہے اور اسی لیے آپ نے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانے کے لیے بھی فرمایا تھا۔ لیکن اس سلسلے میں حدیث آئی ہے کہ ابتداء میں یہی حکم تھا پھر اسے ترک کر دیا گیا۔ اس کی مختلف وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ بہر حال میت کے ساتھ پوری انسانی عزت و شرف کا معاملہ کرنے کی اسلام تعلیم دیتا ہے جس کی تفصیلات حدیث میں موجود ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابُ ۸۳۱ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ ۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ ۔

## بَابُ ۸۳۲ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا ۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا وَقَالَ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى

## ۸۳۱۔ جو جنازہ کے پیچھے چل رہا ہے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ لوگوں کے کاندھوں سے نیچے نہ اُتار دیا جائے اور اگر پہلے بیٹھ جائے تو اُسے کھڑے ہونے کے لیے کہا جائے۔

۱۲۲۶۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ یہ ابراہیم کے صاحبزادے ہیں، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ چل رہا ہے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔

## ۸۳۲۔ جو یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

۱۲۲۷۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے ان سے عبید اللہ بن مقسم نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۱۲۲۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سُنا انھوں نے فرمایا کہ سہل بن حُنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر نکلے تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ یہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے؟ جو کافر ہیں، اس پر انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اور آپؐ اس کے لیے کھڑے ہو گئے پھر آپؐ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا! لیکن آپؐ نے فرمایا کیا وہ آدمی نہیں ہے؟ اور ابو حمزہ نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ میں قیس اور سہل رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور زکریا نے بیان کیا۔ ان سے شعبی نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com



كَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّقَيْسٌ يَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ ؛

نے کہ ابو مسعود اور قیس رضی اللہ عنہما جنازہ کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

## بَابُ ۸۳۳ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَاءِ ؛

## ۸۳۳۔ عورتیں نہیں بلکہ مرد جنازہ اٹھائیں

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ ؛

۱۲۲۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے کہ انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور مرد اسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک تھا تو کہتا ہے مجھے لیے چلو! لیکن اگر نیک نہیں ہے تو کہتا ہے۔ ہائے بربادی! یہ مجھے کہاں لیے جا رہے ہیں۔ اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوقِ خدا سنتی ہے۔ اگر انسان کہیں سن پائے تو تڑپ جائے۔

## بَابُ ۸۳۴ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

وَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ قَرِيْبًا مِنْهَا ؛

## ۸۳۴۔ جنازہ کو تیزی سے لے چلنا۔

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (جنازہ کے ساتھ) تمہیں چلنا ہے تم اس کے سامنے بھی چل سکتے ہو پیچھے بھی۔ دائیں بھی اور بائیں بھی، اور دوسروں سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ ؛

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم نے زہری سے (سن کر) یہ حدیث یاد کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ لے کر بسرعت آگے بڑھو (وقار کے ساتھ) کیونکہ اگر وہ صالح ہے تو ایک خیر ہے جسے تم آگے پہنچا رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تمہیں اپنی گردنوں سے اتارنا ہے۔

## بَابُ ۸۳۵ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَدِّمُوْنِيْ ؛

## ۸۳۵۔ میت، تابوت میں کہتا ہے کہ مجھے آگے بڑھائے چلو۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ

۱۲۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب جنازہ تیار ہوتا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ ؛

اور لوگ اسے کاندھوں پر اٹھاتے ہیں اس وقت اگر وہ صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے آگے بڑھائے چلو۔ لیکن اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے، کہ ہائے رے بربادی! یہ کہاں لیے جا رہے ہیں۔ اس کی آواز انسان کے سوا ہر مخلوقِ خدا سنتی ہے۔ کہیں اگر انسان سن پائے تو تڑپ جائے۔

## باب ۸۳۶ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ؛

## ۸۳۶۔ امام کے پیچھے جنازہ کی نماز کے لیے دو یا تین صفیں [1]

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ ؛

۱۲۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

## باب ۸۳۷ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ ؛

## ۸۳۷۔ جنازہ کے لیے صفیں۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ؛

۱۲۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی، پھر آپ آگے بڑھ گئے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنا لیں پھر آپ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ؛

۱۲۳۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے خبر دی کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک منبوذ (وہ بچہ جس کی ماں نے اسے راستے میں پھینک دیا ہو) کی قبر پر آئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے صف بندی کی اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے، انھوں نے بتایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

بزبن بشربت

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

۱۲۳۵۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف

[1] حنفیہ کے یہاں مستحب یہ ہے کہ نماز جنازہ میں مقتدیوں کی تین صفیں ہوں۔ اگر نماز میں شریک ہونے والوں کی تعداد تھوڑی ہے پھر بھی حتی الامکان تین صفیں بنائی جائیں مثلاً اگر پانچ نمازی ہیں تو صف بندی اس طرح کی جائے کہ دو صفوں میں دو دو آدمی اور تیسری صف میں صرف ایک آدمی کھڑا کر دیا جائے۔ حالانکہ یہی صورت فرض نماز کی جماعت میں مکروہ ہے لیکن جنازہ میں چونکہ تین صفیں مطلوب ہیں۔ اس لیے حتی الامکان تین صفیں بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي ۔

نے خبر دی کہ انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج لشکر کے ایک مرد صالح کا انتقال ہو گیا ہے۔ آؤ ان کی نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ہم نے صف بندی کر لی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ہم صف بستہ کھڑے تھے۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا کہ میں دوسری صف میں تھا۔

## باب ۸۳۸ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ ۔

## ۸۳۸ ۔ جنازے کے لیے بچوں کی صفیں مردوں کے ساتھ۔

۱۲۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هٰذَا؟ قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔

۱۲۳۶ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر سے ہوا۔ میت کو ابھی رات ہی دفنایا گیا تھا۔ آں حضور نے دریافت فرمایا کہ دفن کب کیا گیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ گزشتہ رات! آپ نے فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں اطلاع کرائی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اندھیری رات میں دفن کیا گیا تھا۔ اس لیے ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی انھیں میں تھا (نابالغ تھا لیکن) نماز جنازہ میں شرکت کی لہ

ــــــــــــ

## باب ۸۳۹ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى

## ۸۳۹ ۔ نماز جنازہ کا طریقہ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے نماز جنازہ پڑھی سے فرمایا کہ اپنے ساتھی

---

سے اس عنوان کا مقصد یہ بتانا ہے کہ نماز جنازہ بھی نماز ہے اور تمام نمازوں کی طرح اس میں بھی وہی چیزیں ضروری ہیں جو نماز کے لیے ہونی چاہئیں۔ اس مقصد کے لیے حدیث اور اقوال صحابہ وتابعین کے بہت سے ٹکڑے ایسے بیان کیے ہیں جن میں نماز جنازہ کے لیے "نماز" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

لہ دفن کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھنے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ بعض صورتوں میں حنفیہ کے یہاں بھی جائز ہے۔ احادیث میں دفن کرنے کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مردہ پر جنازہ کی نماز پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور میری نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان میں نور پیدا فرما دیتا ہے۔ اس لیے ہم کہیں گے کہ ایک آدھ واقعات اس طرح کے اگر دور نبوت میں ہونے بھی تو اس کی وجہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی خصوصیات تھیں۔ اسی طرح غائب کی نماز جنازہ کا بھی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ہے۔ لیکن صرف ایک مرتبہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی پر۔ ایک اور صحابی ابن معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھی نماز غائبانہ پڑھنے کا ذکر ملتا ہے لیکن مستند محدثین نے اس واقعہ کو منکر لکھا ہے۔ بہرحال غزبت میں بہت سے صحابہ کا انتقال ہوا یا شہید ہوئے لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی بھی نماز جنازہ غائبانہ نہیں پڑھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجاشی کے ساتھ کوئی خصوصیت تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَى الْجِنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلٰوةً لَّيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّتَسْلِيْمٌ . وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ إِلَّا طَاهِرًا وَّلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَّضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَوْ عِنْدَ الْجِنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الْجِنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيْرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَفِيْهِ صُفُوْفٌ وَّإِمَامٌ .

کی نماز (جنازہ) پڑھو۔ فرمایا کہ نجاشی کی نماز (جنازہ) پڑھو، اس کا نام آپ نے نماز رکھا جس میں نہ رکوع ہے، نہ سجدہ، اور اس میں گفتگو نہیں کی جا سکتی، اس نماز میں تکبیرات ہیں اور سلام ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ وضو کے بغیر نماز (جنازہ) نہیں پڑھتے تھے۔ اسی طرح سورج طلوع ہوتے وقت۔ یا غروب کے وقت بھی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم سے ملا ہوں (ان کے نزدیک) نماز جنازہ پڑھانے کا مستحق وہی شخص تھا جسے لوگ اپنی فرض نماز کا امام بنانا پسند کرتے، جب آپ عید کے دن یا جنازہ کی موجودگی میں بے وضو ہو جاتے تو پانی طلب کرتے (وضو کے لیے) اور تیمم نہیں کرتے تھے۔ اگر نہیں نماز جنازہ کھڑی دیکھتے تو تکبیر کہہ کر اس میں شرکت کرتے۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات ہو یا دن، سفر ہو یا حضر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی جائیں گی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلی تکبیر سے نماز شروع ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ منافقوں میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس کی (آپ) ہرگز نماز (جنازہ) نہ پڑھیے اور نماز (جنازہ) میں صفیں بھی ہوتی ہیں اور امام بھی ہوتا ہے۔

**١٢٣٧** حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

**١٢٣٧۔** ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے اور ان سے شعبی نے بیان کیا کہ مجھے ان صحابی رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منبوذ (جس بچہ کی ماں نے اسے راستے میں پھینک دیا ہو) کی قبر سے گذرے تو آپ نے ہماری امامت کی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنا لیں۔ ہم نے پوچھا کہ ابو عمرو یہ آپ سے بیان کرنے والے کون صحابی ہیں؟ فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

## باب ٨٤٠ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجِنَازَةِ إِذْنًا وَّلٰكِنْ مَّنْ

## ٨٤٠۔ جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز پڑھ کر تم نے اپنا فرض پورا کر دیا۔[1] حمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہم نماز جنازہ کے لیے (ولی کی) اجازت ضروری نہیں سمجھتے جو شخص بھی نماز جنازہ پڑھے اور پھر واپس

[1] یعنی جنازہ کے ساتھ قبر تک جانا ضروری نہیں۔ نماز جنازہ پڑھنے سے آدمی فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلّٰی ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ ۔

آئے تو اُسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے ۔

**۱۲۳۸ ۔ حَدَّثَنَا** اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ فَقَالَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۔

**۱۲۳۸ ۔** ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سُنا ۔ آپ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جو جنازہ کے پیچھے چلے اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ احادیث بہت بیان کرتے ہیں (اور زیادتی کی صورت بھول جانے کا خطرہ ہوتا ہے) لیکن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی تصدیق کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد خود سُنا ہے اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر تو ہم بہت سے قیراط چھوڑ چکے ہیں [1] (روایت میں لفظ "فرطت" کے معنی ہیں کہ اللہ کی تقدیر سے میں نے ضائع کر دیا)

## باب ۸۴۱ مَنِ انْتَظَرَ حَتّٰى تُدْفَنَ ۔

## ۸۴۱ ۔ دفن کے لیے انتظار ۔

**۱۲۳۹ ۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ ۔

**۱۲۳۹ ۔** ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن ابی ذئب کے سامنے یہ حدیث پڑھی ۔ ان سے سعید بن ابو سعید مقبری نے بیان کیا ۔ ان سے ان کے والد نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا (ح) ہم سے احمد بن شبیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے فلاں نے بھی حدیث بیان کی اور مجھ سے عبد الرحمٰن اعرج نے حدیث بیان کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے پوچھا گیا کہ دو قیراط کیا چیز ہیں ؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑ ۔

---

[1] ترمذی اور مسلم کی روایتوں میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تصدیق چاہی تھی اور جب آپ نے تصدیق کر دی تو آپ کو افسوس ہوا کہ اس لاعلمی کی وجہ سے بہت سے جنازوں کے ساتھ قبر تک دفن کرنے آپ نہیں گئے تھے اور صرف نماز جنازہ پڑھنے پر اکتفا کیا تھا ۔ اسی افسوس کا اظہار آپ نے فرمایا کہ "پھر تو ہم بہت سے قیراط چھوڑ چکے ہیں ۔ شروع میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت آپ نے تسلیم نہیں کی ۔ کیونکہ آپ خود بھی صحابی تھے اور بڑے درجہ کے صحابہ میں آپ کا شمار تھا اس لیے ایک نئی بات جب سنی تو تعجب ہوا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ تنہا ان کی بات پر میں روایت تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ وہ احادیث بکثرت روایت کرتے ہیں اور اس صورت میں سہو ونسیان کے خطرہ کو رد نہیں کیا جا سکتا ۔ ابن عمر رض کو ابوہریرہ رض پر اس انکار کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھ گئے ہیں کہ اہل علم میں باہم ایک دوسرے کا انکار کوئی نئی بات نہیں ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۸۴۲** صَلٰوةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ ۔

**باب ۸۴۲۔** بڑوں کے ساتھ بچوں کی نماز جنازہ پڑھنے کا ذکر ۔

**۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوا هٰذَا دُفِنَ أَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَصَفَّنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا ۔

**۱۲۴۰۔** ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے صحابہ نے عرض کیا کہ میت کو گذشتہ رات اس میں دفن کیا گیا ہے (صاحب قبر مرد تھا یا عورت تھی) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کر لی اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی[1]

**باب ۸۴۳** الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ ۔

**باب ۸۴۳۔** نماز جنازہ عیدگاہ میں اور مسجد میں ۔

⁂

**۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ۔

**۱۲۴۱۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے اور ان دونوں حضرات سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے نجاشی کی وفات کی خبر دی۔ اسی دن جس دن ان کا انتقال ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے خدا سے مغفرت چاہو۔ اور ابن شہاب سے یوں بھی روایت ہے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں صف بندی کرائی پھر نماز جنازہ کی، چار تکبیریں کہیں

**۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ۔

**۱۲۴۲۔** ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے ہم مذہب ایک مرد اور عورت کو جنھوں نے زنا کیا تھا لے کر آئے پھر آں حضور کے حکم سے مسجد کے پاس نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ سے قریب انھیں سنگسار کر دیا گیا[2]

[1] یعنی یہ واقعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بچپن کا ہے اور اس سے بچوں کی نماز جنازہ میں شرکت کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے ابن رشید رحمہ اللہ کا فرمانا تھا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے اس عنوان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچے بڑوں کے ساتھ نماز جنازہ کی صفوں میں کھڑے ہوں گے وہ نماز کی طرح یہ نہیں ہوگا کہ پیچھے کی صف میں انھیں کھڑا کر دیا جائے
[2] اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی چاہیے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے مسلک کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۸۴۴** مَا يُكْرَهُ مِنَ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ الْآخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا ؎

**۸۴۴** - قبر پر مساجد کی تعمیر مکروہ ہے حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کا جب انتقال ہوا تو اُن کی بیوی ایک سال تک قبر پر خیمہ لگائے پڑی رہیں۔ پھر جب خیمہ اٹھایا تو لوگوں نے ایک آواز سنی "کیا گم شدہ چیز انھوں نے حاصل کر لی؟ دوسری آواز نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ مایوس ہو کر واپس ہو گئیں۔"

**۱۲۴۳** - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ؎

**۱۲۴۳** - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے ان سے ہلال وزان نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس لیے دور کر دیئے گئے کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد بنا لی تھیں[1]۔ انھوں نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی جگہ بنائی جاتی (اور حجرہ میں نہ ہوتی) کیونکہ مجھے ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنا لی جائے۔

**باب ۸۴۵** الصَّلَاةُ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا ؎

**۸۴۵** - اگر کسی عورت کا نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ

**۱۲۴۴** - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا ؎

**۱۲۴۴** - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس میں انتقال ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے تھے۔

---

بقیہ حاشیہ :- بنا پر نہیں پڑھنی چاہیئے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کی بنا پر اگرچہ افضل یہی ہے کہ مسجد سے باہر نماز جنازہ پڑھی جائے لیکن مسجد میں بھی پڑھنی جائز ہے۔ ہم پہلے بھی لکھ آئے ہیں کہ عیدگاہ کے لیے عہد نبوی میں کوئی احاطہ تک نہیں تھا بلکہ آپ ایک کھلے میدان میں نماز پڑھتے تھے۔ اس لیے اس باب کی پہلی حدیث سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے خلاف حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کو نجاشی کی وفات کی اطلاع ملی تو آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے اور نماز کے لیے آپ اُٹھ کر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ گویا آپ نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنی مناسب نہیں سمجھی۔ دوسری حدیث سے بھی مسجد میں نماز جنازہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ کئی واقعات حدیث میں ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کے لیے آپ مسجد سے اُٹھ کر باہر تشریف لے جاتے۔ اگرچہ ایک یا دو مرتبہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد نبوی میں نماز جنازہ پڑھنی بھی منقول ہے لیکن اس کے مخالف قوی دلائل کی وجہ سے آپ کے اس عمل کی توجیہ کر لینی زیادہ مناسب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

صفحہ ھذا :- [1] یاد رہے کہ یہودیوں کی طرح عیسائی بھی انبیاء بنی اسرائیل پر ایمان رکھتے ہیں اور جس طرح یہودیوں نے ان انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنا لی تھیں عیسائی بھی اس جرم میں ان کے شریک تھے۔ اس حدیث سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ ایک لمحہ کے لیے بھی ثابت نہیں ہوتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۸۴۶ اَیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الْمَرْأَۃِ وَ الرَّجُلِ ۔

## ۸۴۶ ۔ عورت اور مرد کی نماز جنازہ میں کہاں کھڑا ہوا جائے۔

۱۲۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ حَدَّثَنَا سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَآءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَأَۃٍ مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِہَا فَقَامَ عَلَیْہَا وَسْطَہَا ۔

۱۲۴۵ ۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن بریدہ نے کہ ہم سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس کی حالت میں انتقال ہوگیا تھا۔ آپؐ اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے تھے ؎۱

## باب ۸۴۷ اَلتَّکْبِیْرُ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَرْبَعًا

وَ قَالَ حُمَیْدٌ صَلّٰی بِنَا اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَکَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِیْلَ لَہٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ کَبَّرَ الرَّابِعَۃَ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

## ۸۴۷ ۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں۔

حمید نے بیان کیا کہ ہمیں انس رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں اور سلام پھیر دیا۔ اس پر انھیں یاد دلایا گیا تو دوبارہ قبلہ رُو ہوکر چوتھی تکبیر بھی کہی اور پھر سلام پھیرا۔

۱۲۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِہِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِہِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ۔

۱۲۴۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں سعید بن مسیب نے انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نجاشی کا جس دن انتقال ہوا، اسی دن رسول اللہ ؐ نے وفات کی اطلاع دی تھی۔ پھر آپؐ صحابہ رضؓ کے ساتھ عیدگاہ تشریف لے گئے، پھر صف بندی ہوئی اور آپؐ نے چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمُ بْنُ حَیَّانَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَۃَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَقَالَ یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَیْمٍ اَصْحَمَۃَ وَتَابَعَہٗ عَبْدُ الصَّمَدِ ۔

۱۲۴۷ ۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے ابن سلیم کے حوالہ سے اصحمہ نام نقل کیا ہے اور عبدالصمد نے اس کی متابعت کی ہے۔

## باب ۸۴۸ قِرَاءَۃُ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ عَلَی الْجَنَازَۃِ

## ۸۴۸ ۔ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا ؎۲

---

؎۱ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام نماز جنازہ پڑھانے کے لیے میت کے سینے کے مقابلے میں کھڑا ہوگا۔ خواہ میت مرد کی ہو یا عورت کی راوی نے اپنا ایک مشاہدہ بیان کیا ہے اور اسی طرح جس طرح عام طور سے مشاہدات بیان کیے جاتے ہیں۔ اس لیے روایت میں وسط (بیچ) کے لفظ کی زیادہ اہمیت نہ ہونی چاہیے۔ اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے شواہد کی بنا پر مرد اور عورت دونوں کے لیے سینے کے سامنے امام کے کھڑے ہونے کے لیے کہا ہے۔

؎۲ حنفیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے۔ جب دوسری دعاؤں سے اس میں جامعیت بھی زیادہ ہے تو اس کے پڑھنے میں حرج کیا ہوسکتا ہے۔ البتہ دعا اور ثناء کی نیت سے اسے پڑھنا چاہیے قرأت کی نیت سے نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا

حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بچے کی نماز جنازہ میں پہلے سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور پھر یہ دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ

۱۲۴۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے اور ان سے طلحہ نے فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں نماز (جنازہ) پڑھی تھی۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں سعد بن ابراہیم نے انھیں طلحہ بن عبد اللہ بن عوف نے، آپ نے فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی، پھر فرمایا کہ تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ سنت ہے۔

## باب ۸۴۹ الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

## ۸۴۹۔ دفن کے بعد قبر پر نماز جنازہ

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۱۲۴۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ان صحابی نے خبر دی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منبوذ کی قبر سے گذر رہے تھے۔ قبر پر آپ امام بنے اور صحابہ رضہ نے آپ کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی میں نے پوچھا کہ ابو عمرو! یہ آپ سے کن صحابی نے بیان کیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ قَالُوا مَاتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي فَقَالُوا إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتَهُ قَالَ فَحَقَرُوا شَأْنَهُ قَالَ فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

۱۲۵۰۔ ہم سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے ابو رافع نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اسود نامی ایک مرد یا عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے انتقال کی اطلاع کسی نے نہیں دی۔ ایک دن آپ نے خود یاد فرمایا کہ وہ شخص دکھائی نہیں دیتا۔ صحابہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ! ان کا تو انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ صحابہ رضہ نے عرض کیا کہ یہ یہ وجوہ تھیں (اس لئے آپ کو اطلاع نہیں دی گئی) گو یا لوگوں نے انھیں اس قابل نہیں سمجھا (یعنی جن کا جنازہ تھا اُن کو) لیکن آپ نے فرمایا کہ چلو مجھے ان کی قبر بتا دو چنانچہ آپ تشریف لائے اور قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ٨٥٠ الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

١٢٥١ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ ۔

## باب ٨٥١ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا ۔

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ

## ٨٥٠ ۔ مردے پاؤں کے چاپ کی آواز سنتے ہیں ۔

١٢٥١ ۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے ابو زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور دفن کر کے اس کے لوگ باگ رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے پاؤں کی چاپ کی آواز سنتا ہے ۔ پھر دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ اس جواب پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھو جہنم کا اپنا ایک ٹھکانا لیکن (اس یقین کی وجہ سے جس کا اظہار تم نے کیا) اللہ تعالیٰ نے جنت میں تمہارے لیے ایک مکان اس کے بجائے بنا دیا ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس بندۂ مومن کو جنت اور جہنم دونوں دکھائی جائیں گی ۔ رہا کافر یا منافق تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ مجھے معلوم نہیں ۔ میں نے لوگوں سے ایک بات کہتے سنی تھی اور وہی میں نے بھی کہی ۔ اس سے کہا جائے گا کہ نہ تم نے کچھ سمجھا اور نہ (اچھے لوگوں کی) پیروی کی ۔ اس کے بعد اس کو ایک لوہے کے ہتھوڑے سے بڑی زور سے مارا جائے گا اور وہ اتنے بھیانک طریقہ پر چیخے گا کہ انسان اور جن کے سوا قرب وجوار کی تمام مخلوق سنے گی ۔

## ٨٥١ ۔ جو شخص ارض مقدس یا ایسی ہی کسی جگہ دفن ہونے کا آرزومند ہو ۔

١٢٥٢ ۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ابن طاوس نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے گئے وہ جب آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انھیں ایک زور کا چانٹا مارا[۵]، وہ واپس اپنے رب کے حضور میں پہنچے اور عرض کیا کہ آپ

---

۵ عینی میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں شدت بہت زیادہ تھی، چنانچہ جب آپ غصہ ہوتے تو غضب کی وجہ سے آپ کی ٹوپی تک جل جاتی تھی ۔ یہ بات کوئی اتنی زیادہ قابل اعتماد اگرچہ نہیں ہے لیکن بہرحال پہلی امتیں جسم وجثہ، طاقت و قوت میں ہم سے بدرجہا بڑھ چڑھ کر تھیں اور یہ بات موجودہ دور کی تحقیقات کی روشنی میں بھی تسلیم کر لی گئی ہے تو بہرحال ہی تھے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں قبض ارواح کا طریقہ ہمارے زمانے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمَوْتَ، فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ:

نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا (موسیٰ علیہ السلام کے چپت سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پہلے کی طرح کر دی اور فرمایا کہ دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھئے اور پیٹھ کے جتنے بال آپ کے ہاتھ میں آجائیں، ان کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے (موسیٰ علیہ السلام تک جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا تو) آپ نے کہا اے اللہ پھر کیا ہوگا؟ (ان سالوں کے پورا ہونے پر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بولے تو ابھی کیوں نہ آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ انھیں اس طرح جیسے پتھر پھینکا جاتا ہے ارض مقدس سے قریب کر دیا جائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمھیں ان کی قبر دکھاتا کہ کثیب احمر کے پاس راستے کے قریب ہے[1]

## بَابُ ۸۵۲ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ. وَدُفِنَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا:

## ۸۵۲ رات میں دفن۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ رات میں دفن کیے گئے تھے۔

۱۲۵۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ:

۱۲۵۳- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے ان سے شعبی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھی تھی جن کا انتقال رات میں ہو گیا تھا (اور رات ہی میں دفن کر دیا گیا تھا) آپؐ اور آپ کے اصحاب کھڑے ہوئے (نماز جنازہ پڑھنے کے لیے) اور آپ نے ان کے متعلق پوچھا تھا کہ یہ کن کی قبر ہے تو لوگوں نے بتایا تھا کہ فلاں کی ہے۔ گذشتہ رات انھیں دفن کیا گیا تھا۔ پھر سب نے نماز جنازہ پڑھی۔

بقیہ حاشیہ: ۔۔۔سے مختلف تھا اور انبیاء کی موت سے پہلے ملک الموت کے لیے یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے ان سے بات کے متعلق بھی گفتگو کر لیں کہ ان کی موت مقدر کا دن اگرچہ آگیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں اختیار ہے۔ وہ زندگی پسند کریں تو زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن ملک الموت نے موسیٰ علیہ السلام سے اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کی بلکہ صرف وفات کی خبر دے دی اور اس پر موسیٰ علیہ السلام کو بہت غصہ آیا اور آپ نے طمانچہ مارا۔

حاشیہ صفحہ ھذا[1] معلوم نہیں کہ کثیب احمر کہاں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رہا ہوگا۔ اور اسی لیے آپ نے اس کی نشاندہی فرمائی۔ سلطان عبدالمجید نے بیت المقدس میں ایک قبہ بنوایا ہے اس نشاندہی کے ساتھ کہ یہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ غالباً اس کی بنیاد اسرائیلی روایات ہیں، کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے ان کی قبر کا پتہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کثیب احمر کی نشاندہی فرمائی تھی اس کا پتہ نہیں چلتا اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض مقدس میں دفن کی آرزو جائز ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۸۵۳ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ ؛

۱۲۵۴ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

## ۸۵۳ ۔ قبر پر مسجد کی تعمیر ۔

۱۲۵۴ ۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے تو آپ کی بعض ازواج نے اس گرجے کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ انھوں نے اس کی خوبصورتی اور اس میں رکھی ہوئی تصاویر کا بھی ذکر کیا۔ اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی صالح شخص مر جاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور پھر اسی طرح کی تصویریں اس میں آویزاں کر دیتے تھے۔ یہ لوگ اللہ کی سب سے بدترین مخلوق ہیں ۔

## باب ۸۵۴ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ ؛

۱۲۵۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا ۔ قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوا أَيْ لِيَكْتَسِبُوا ؛

## ۸۵۴ ۔ عورت کی قبر میں کون اترے [1]

۱۲۵۵ ۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازہ میں شریک تھے۔ آں حضورؐ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا آدمی بھی یہاں ہے جس نے رات کوئی ناگوار کام نہ کیا ہو۔ اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بولے کہ میں حاضر ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر قبر میں اتر جاؤ۔ چنانچہ وہ اتر گئے اور میت کو دفن کیا۔ ابن مبارک نے بیان کیا کہ فلیح نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ (مقارفت سے) مراد ناگوار کام ہے۔ ابو عبداللہ کے خیال میں لیقترفوا معنی میں لیکتسبوا کے ہے۔

## باب ۸۵۵ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيدِ ؛

۱۲۵۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ

## ۸۵۵ ۔ شہید کی نماز جنازہ ۔

۱۲۵۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دو دو شہیدوں کو ملا کر ایک کپڑے کا کفن دیا تھا، اور پھر

[1] بہتر یہ ہے کہ میت کا کوئی قریب وعزیز قبر میں اترے۔ ویسے ضرورت ہو تو اجنبی بھی اتر سکتا ہے۔ اسی طرح شوہر بھی اتر سکتا ہے ایک بات عجیب مشہور ہے کہ موت کے بعد شوہر بیوی کے لیے ایک اجنبی اور عام آدمی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ انتہائی غلو اور فاسد تصور ہے اسلام میں شوہر اور بیوی کا تعلق اتنا معمولی نہیں ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰی اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِیْ دِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَی الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ؕ

## باب ۸۵۶ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِیْ قَبْرٍ ؕ

دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کسے زیادہ یاد ہے۔ کسی ایک کی طرف اشارہ سے بتایا جاتا تو آپ لحد میں اُسی کو آگے کر دیتے اور فرماتے کہ میں قیامت میں ان کے حق میں شہادت دوں گا پھر آپؐ نے سب کو خون میں لت پت دفن کرنے کا حکم دیا۔ انھیں نہ غسل دیا گیا تھا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی۔

۱۲۵۷ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الخیر نے ان سے عقبہ بن عامر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور احد کے شہیدوں کے حق میں اس طرح دعا کی جیسے میت کے لیے دعا کی جاتی ہے۔[1] پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے پہلے جاؤں گا اور میں تم پر گواہ رہوں گا اور بخدا میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (یہ فرمایا کہ) مجھے زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور بخدا مجھے اس کا ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرو گے بلکہ اس کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا حاصل کرنے میں منافست کرو گے۔

## ۸۵۶ - دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

[1] یہ دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے کچھ ہی دن پہلے کی تھی۔ ابو داؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے حق میں آٹھ سال بعد دعا کی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ زندوں اور مردوں سب کو وداع کر رہے ہوں۔ یہ دعا آپ نے مسجد نبوی میں کی تھی اور منبر پر کھڑے ہو کر۔ بخاری کی اس روایت میں اس کا اشارہ موجود ہے "پھر آپ منبر پر تشریف لائے"۔ اگر آپؐ اس وقت احد کے میدان میں ہوتے تو وہاں منبر کہاں تھا کہ اس پر تشریف لائے۔ اس باب کی پہلی حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے احد کے شہداء پر نماز نہیں پڑھی تھی۔ علماء احناف نے اس کے متعلق کہا ہے کہ تمام شہداء پر الگ الگ نماز نہیں پڑھی تھی چونکہ نماز جنازہ کا دستور اسی طرح ہے کہ ایک ایک میت پر الگ الگ نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستور کے مطابق احد کے شہداء پر نماز نہیں پڑھی تو راوی نے اس کا سرے سے انکار کر دیا۔ صورت یہ ہوئی تھی کہ دس دس شہیدوں پر ایک ساتھ نماز جنازہ پڑھی جاتی تھی کیونکہ تعداد زیادہ تھی اور سب پر نماز پڑھنی تھی۔ البتہ چونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا درجہ اعلیٰ وارفع تھا۔ اس لیے ہر گروہ کے ساتھ نماز کے لیے انھیں شریک رکھا جاتا تھا۔ گویا نو دوسرے صحابہؓ ہوتے تھے اور دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔ غالباً حضرت حمزہ رضؓ کو ہر مرتبہ اپنی جگہ پر برکت کے خیال سے رہنے دیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں ابو داؤد کی ایک روایت بھی قابل ذکر ہے جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا احد کے کسی شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی۔ اس روایت میں بھی یہی تصور پیش نظر ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ لیکن نماز جنازہ شہید کی بھی واجب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نہ پڑھنی چاہیئے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٢٥٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ

۱۲۵۸ - ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن کعب نے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دو دو شہداء کو ایک ساتھ دفن کیا تھا۔

## بَابُ ۸۵۷ مَنْ لَمْ يَرَ غُسْلَ الشُّهَدَاءِ

## ۸۵۷ - جو شہداء کا غسل مناسب نہیں سمجھتے؟

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ

۱۲۵۹ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن کعب نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں خون سمیت دفن کر دو یعنی اُحد کی لڑائی کے موقعہ پر، انھیں غسل نہیں دیا تھا۔

## بَابُ ۸۵۸ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ وَسُمِّيَ اللَّحْدُ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ مُلْتَحَدًا مَعْدِلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا

## ۸۵۸ - لحد میں پہلے کسے رکھا جائے؟

لحد اسے اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ ایک طرف ہوتی ہے اور ہر جائر (اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی چیز) کو ملحد کہیں گے۔ ملتحد کے معنی معدل (جائے قرار، کوئی گوشہ) کے ہیں اور اگر قبر سیدھی ہو تو اسے ضریح کہیں گے۔

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ أَيُّ هٰؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي

۱۲۶۰ - ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں لیث بن سعد نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے دو دو شہیدوں کو ایک ایک کپڑے میں رکھ کر پوچھتے تھے کہ ان میں قرآن کس نے زیادہ حاصل کیا۔ پھر جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں اسی کو آپ آگے رکھتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ میں ان پر گواہ ہوں۔ آپ نے خون سمیت انھیں دفن کرنے کا حکم دیا تھا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی اور نہ انھیں غسل دیا تھا۔ پھر ہمیں اوزاعی نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے جاتے تھے کہ ان میں قرآن زیادہ کس نے حاصل کیا تھا؟ جس کی طرف اشارہ کر دیا جاتا آپ اسی کو دوسرے سے پہلے لحد میں آگے رکھتے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے والد اور چچا کو ایک کمبل کا کفن دیا گیا تھا اور سلیمان بن کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي تَمْرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؕ

## بَابٌ ٨٥٩ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ ؕ

١٢٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ ؕ

***

## بَابٌ ٨٦٠ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ ؕ

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ

زہری نے حدیث بیان کی، ان سے اس شخص نے حدیث بیان کی جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سُنی تھی۔

## ۸۵۹۔ اذخر یا کوئی اور گھاس قبر میں ڈالنا۔

۱۲۶۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی حرمت قائم کر دی ہے۔ میرے سوا کسی کے لیے بھی نہ مجھ سے پہلے (یہاں قتل وخون) حلال تھا اور نہ میرے بعد ہوگا۔ اور میرے لیے بھی دن میں تھوڑی دیر کے لیے حلال ہوا تھا۔ نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے۔ نہ اس کے درخت کاٹے جائیں نہ یہاں کے جانوروں کو بھڑکایا جائے اور سوائے اس شخص کے جو اعلان کرنا چاہتا ہو (کہ یہ گری ہوئی چیز کس کی ہے) کسی کے لیے وہاں سے کوئی گری پڑی چیز اٹھانی جائز نہیں ہے۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لیکن اس اذخر کا استثناء کر دیجئے کہ یہ ہمارے کاریگروں اور ہماری قبروں میں کام آتی ہے؟" آپ نے فرمایا کہ اذخر (ایک گھاس) کا اس سے استثناء ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے "ہماری قبروں اور گھروں کے لیے" اور ابان بن صالح نے بیان کیا، ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے صفیہ بنت شیبہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا تھا اور مجاہد نے طاؤس کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ الفاظ بیان کئے "ہمارے قین (لوہار وغیرہ) اور گھروں کے لیے (اذخر اکھاڑنا حرم سے) جائز کر دیجئے۔"

## ۸۶۰۔ کیا میت کو کسی خاص بناء پر قبر یا لحد سے باہر نکالا جا سکتا ہے؟

۱۲۶۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ عمرو نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سُنا، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عبد اللہ بن ابی (منافق) کو اس کی قبر میں ڈالا جا چکا تھا لیکن آپ کے ارشاد پر اسے قبر سے نکال لیا گیا۔ پھر آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ اب اللہ ہی

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَمِيصَهُ فَاللهُ اَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَكَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلْبِسْ اَبِیْ قَمِيْصَكَ الَّذِیْ يَلِیْ جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيُرَوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَاةً بِمَا صَنَعَ ۔

بہتر جانتا ہے (غالباً مرنے کے بعد ایک منافق کے ساتھ اس احسان کی وجہ یہ تھی کہ) انھوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص دی تھی (غزوۂ بدر میں جب عباس رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے قیدی بن کر آئے تھے) سفیان نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال میں دو قمیصیں تھیں۔ عبداللہ کے لڑکے (جو مومن مخلص تھے رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے والد کو آپ وہ قمیص پہنا دیجیے جو آپ کے جسدِ اطہر کے قریب رہتی ہے[۵]

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ عَلَیَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَّدُفِنَ مَعَهُ اٰخَرُ فِیْ قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ

۱۲۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی انھیں بشر بن مفضل نے خبر دی ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جنگ احد کا وقت قریب تھا تو مجھے میرے والد نے رات میں بلا کر فرمایا کہ مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلا مقتول (جنگ میں) میں ہی ہوں گا، اور دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسرا کوئی مجھے تم سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ میں مقروض ہوں اس لیے تم میرا قرض ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا معاملہ رکھنا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد ہی قتل ہوئے۔ قبر میں آپ کے ساتھ ایک دوسرے صحابی کو بھی دفن کیا گیا تھا میرا دل اس پر تیار نہیں ہوا کہ انھیں دوسرے صاحب کے ساتھ

---

[۵] یعنی آپ دو قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ ایک جسدِ اطہر سے قریب تھی اور دوسری اس کے اوپر۔ عبداللہ کے لڑکے جو اگرچہ صحابی تھے اور اپنے باپ کے طرزِ عمل کی بڑی شدت سے مخالفت کرتے تھے لیکن جب اس کا انتقال ہوا تو وہ قدرتی محبت اور تعلق جو بیٹے کو باپ سے ہو سکتا ہے غالب آگیا۔ اس تعلق کی اسلام بھی پوری طرح رعایت کرتا ہے اور والدین کے کفر کے باوجود اس تعلق کے تقاضوں کو پورا کرنے اور والدین سے احسان و خیر خواہی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایک طرف ابن ابی کا نفاق اور کفر کے باوجود ایک معاملہ تھا کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص دیدی تھی، دوسری طرف باپ کی سفارش ایک مخلص اور مومن کامل بیٹے کی طرف سے ہو رہی تھی۔ اس لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روکنے کے باوجود پڑھائی۔ تبرک کے لیے لعابِ دہن بھی ڈالا اور اپنی قمیص بھی اتار کر دے دی کہ دنیا میں احسان کا بدلہ احسان ہی ہونا چاہیے لیکن ظاہر ہے کہ ان ظاہری اعمال سے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ اس کے لیے ضرورت ہے ایمان اور ایقان کی جس سے ابن ابی کا دل خالی تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ نجات اس سے نہیں ہوگی۔ ستر مرتبہ بھی اگر آپ کسی منافق یا کافر کے حق میں استغفار کریں تب بھی نجات نہیں ہوگی کہ یہ خدا کا اپنا معاملہ ہے ایک بندے نے اپنے حدود سے تجاوز کیا ہے۔ خدا کی کبریائی، اس کی سطوت و قوت اور اس کی یکتائی کے منہ آیا ہے۔ اس لیے خدا کے یہاں ہر شخص کو معافی مل سکتی ہے لیکن کسی ایسے احسان کُش کے لیے معافی کا کوئی سوال نہیں جس نے اپنے پیدا کرنے والے، پالنے والے اور روزی دینے والے خداوند قادر و توانا کا انکار کیا سفیان نے بیان کیا صحابہ کا یہ خیال تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے اس لیے پہنائی تاکہ اس کے ایک احسان کا بدلہ ہو جائے جو اس نے عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص پہنا کر دیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَنْ اَتْرُكَهُ مَعَ الْاٰخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ اُذُنِهٖ ٭

یوں ہی قبر میں رہنے دوں۔ چنانچہ چھ مہینے کے بعد میں نے انھیں قبر سے نکالا (دوسری قبر میں دفن کرنے کے لیے) تو کان میں تھوڑی سی خرابی کے سوا بقیہ جسم بالکل اسی طرح تھا جیسے دفن کیا گیا تھا۔

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دُفِنَ مَعَ اَبِيْ رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ حَتّٰى اَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِيْ قَبْرٍ عَلٰى حِدَةٍ ٭

۱۲۶۴ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عامر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد کے ساتھ ایک اور صحابی (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے چچا) دفن تھے (ایک ہی قبر میں، لیکن میرا دل اس پر تیار نہیں ہوتا تھا کہ اس طرح والد کو رہنے دوں) اس لیے میں نے نعش نکال کر دوسری قبر میں دفن کی۔

## باب ۸۶۱ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ ٭

## ۸۶۱ - قبر میں لحد اور شق[1]

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ ٭

۱۲۶۴ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں لیث بن سعد نے خبر دی کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کے شہداء کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک کفن میں دو دو کو ایک ساتھ کر کے پوچھتے تھے کہ قرآن کس نے زیادہ سیکھا ہے۔ پھر جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں انھیں آگے کر دیا جاتا تھا[2] اور پھر آپ فرماتے تھے کہ میں قیامت میں ان پر گواہ رہوں گا۔ آپ نے انھیں بغیر غسل دیئے خون میں لت پت دفن کرنے کا حکم دیا۔

## باب ۸۶۲ اِذَا اَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْاِسْلَامُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَاِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ اِذَا اَسْلَمَ اَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ اُمِّهٖ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ اَبِيْهِ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهٖ وَقَالَ الْاِسْلَامُ

## ۸۶۲ - ایک بچہ اسلام لایا اور پھر اس کا انتقال ہو گیا، تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ اور کیا بچے کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی جائے گی

حسن، شریح، ابراہیم اور قتادہ رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ والدین میں سے جب کوئی اسلام لائے تو ان کا بچہ بھی مسلمان سمجھا جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اپنی والدہ کے ساتھ (مسلمان سمجھے گئے تھے اور مکہ کے) کمزور مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ اپنے والد کے ساتھ نہیں

---

[1] لحد بغلی قبر کو کہتے ہیں اور شق ایسی قبر ہے جو بغلی نہ ہو بلکہ سیدھی ہو۔ بغلی قبر ہونا زیادہ بہتر ہے۔
[2] غالباً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ دو شہیدوں کو ایک قبر میں اس طرح رکھتے تھے کہ ایک کو تو لحد میں رکھ دیتے تھے اور دوسرے کو شق میں رہنے دیتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى ؎

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ وَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے جو ابھی تک اپنی قوم کے دین پر قائم تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے، مغلوب نہیں۔

۱۲۶۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے انھیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ دوسرے اصحاب کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے آپ کو وہ بنو مغالہ کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا ملا۔ ابن صیاد قریب البلوغ تھا۔ اسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہوئی لیکن آپؐ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے معلوم ہوا پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر بولا۔ ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اُمیوں کے رسول ہو۔ پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ آپؐ نے اس سے پھر پوچھا کہ کیا چیزیں تمھیں نظر آتی ہیں۔ ابن صیاد بولا کہ میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاملہ تم پر مشتبہ ہوگیا ہے، پھر آپؐ نے فرمایا، اچھا بتاؤ میرے دل میں اس وقت کیا ہے۔ ابن صیاد بولا میرے خیال میں دھوئیں کی سی کوئی چیز ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذلیل ہو جا۔ اپنی حیثیت سے زیادہ بات نہ کر اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تمھارا کوئی زور اس پر نہیں چلے گا اور اگر یہ دجال نہیں تو اسے قتل کرنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوگا۔ اور سالم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُبی بن کعب اس نخلستان کی طرف گئے جہاں ابن صیاد موجود تھا۔ آں حضورؐ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے چاہتے تھے کہ اس کی باتیں سُنیں۔ پھر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو وہ ایک چادر میں لیٹا ہوا تھا۔ وہ کچھ

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ فَرَفَصَهُ زَمْزَمَةٌ أَوْ زَمْرَمَةٌ وَقَالَ عُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ

اشارے کر رہا تھا یا ہلکی سی آواز اس کی طرف سے سنائی دے رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درختوں کی آڑ لے کر جا رہے تھے (تاکہ کوئی آپ کو دیکھ نہ سکے اور آپ ابن صیاد کی کیفیتوں اور خود سے اس کی باتوں کو سن سکیں) لیکن اس کی ماں نے آپ کو دیکھ لیا اور اپنے بیٹے سے کہا۔ صاف! (یہ ابن صیاد کا نام تھا) یہ رہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے اپنی حالت میں رہنے دیا ہوتا تو بات صاف ہو جاتی [1]

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ

۱۲۶۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی کا لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا ایک دن وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ باپ وہیں موجود تھا اس نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں مان لو۔ چنانچہ وہ اسلام لایا پھر جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ بزرگ و برتر کا کہ اس نے اس بچہ کو جہنم سے بچا لیا۔

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ

۱۲۶۷ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا تھا کہ میں اور میری والدہ (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد مکہ میں) کمزور مسلمانوں کے ساتھ رہ گئے تھے میرا شمار بچوں میں تھا اور والدہ کا عورتوں میں۔

[1] دور نبوت میں ابن صیاد نامی یہودی کا لڑکا عجیب و غریب کیفیات رکھتا تھا تفصیلی روایات بعد میں اس سلسلے میں آئیں گی۔ اس کی کیفیتوں کا کچھ اندازہ اس روایت سے بھی ہوتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کے متعلق سنا تو آپ نے ذاتی طور پر اس کی کیفیتوں اور حرکتوں کو دیکھنا چاہا اور اس کے لیے آپ چھپ کر اس کے قریب تک گئے لیکن بعد میں جب اس کی ماں نے بتا دیا تو وہ متنبہ ہو گیا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن ماں کو خطرہ ہو گیا کہ معلوم نہیں ان کا کیا ارادہ ہے۔ اس لیے وہ آپ کے ابن صیاد کے پاس جانے سے بہت ڈرتی تھی۔ ابن صیاد اس زمانے میں ابھی نابالغ تھا۔ قریب البلوغ۔ عرب کے کاہنوں کی طرح مشتبہ انداز کی اور ذو رخی باتیں کرتا تھا۔ درحقیقت یہ فطری کاہن تھا۔ ابن خلدون نے کہانت کی ایک قسم فطری کہانت بھی لکھا ہے یعنی یہ پیدائشی ہوتی ہے کسی اکتساب کی ضرورت اس کے لیے نہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کے سامنے اسلام پیش کیا۔ عنوان سے اس کی یہی مناسبت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلِّي عَلٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ مُتَوَفًّى وَاِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ يَدَّعِيْ اَبَوَاهُ الْاِسْلَامَ اَوْ اَبُوْهُ خَاصَّةً وَّاِنْ كَانَتْ اُمُّهٗ عَلٰى غَيْرِ الْاِسْلَامِ اِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى مَنْ لَّا يَسْتَهِلُّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ سِقْطٌ فَاِنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا اَلْاٰيَةَ ۔

۱۲۶۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی انھوں نے بیان کیا کہ ابن شہاب ہر اس نومولود کی جو وفات پاگیا ہو نماز پڑھتے تھے۔ خواہ وہ زانیہ کا بچہ ہی کیوں نہ ہوتا، کیونکہ اس کی پیدائش اسلام کی فطرت پر ہوتی تھی یعنی اس صورت میں جب کہ اس کے والدین مسلمان ہونے کے دعویدار ہوں، اگر صرف باپ مسلمان ہو اور ماں کا مذہب اسلام کے سوا کوئی اور ہو جب بھی بچہ کے رونے کی پیدائش کے وقت اگر آواز سنائی دیتی تو اس پر نماز پڑھی جاتی تھی لیکن اگر پیدائش کے وقت کوئی آواز نہ آتی تو اس کی نماز نہ پڑھی جاتی تھی، بلکہ ایسے بچے کو اسقاط کے درجہ میں سمجھا جاتا تھا۔ اس کی بنیاد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مولود فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جانور صحیح سالم بچہ جنتا ہے کیا تم نے کوئی عضو کٹا ہوا بچہ دیکھا ہے؟ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی "یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے"۔ الآیہ

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۔

۱۲۶۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم جانور جنتا ہے کہ تم اس کا کوئی عضو (پیدائشی طور پر) کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو اس نے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی دین قیم ہے [1]

## بَابٌ ۸۶۳ اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

جب ایک مشرک موت کے وقت کہتا ہے "لا الٰہ الا اللہ"۔

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ

۱۲۷۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا کہ مجھے میرے والد نے صالح کے واسطہ سے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے اپنے والد

[1] فطرت سے کیا مراد ہے؟ اس پر طویل بحثیں علماء نے کی ہیں ہم بھی کسی موقع سے اس پر مختصر نوٹ ضرور لکھیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَالِبٍ يَا عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَ يَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ اَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْاٰيَةَ ٭

کے واسطہ سے خبر دی۔ ان کے والد نے انھیں یہ خبر دی تھی کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ ان کے پاس اس وقت ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ چچا! آپ ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہہ دیجیے تا کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے کہ ابو طالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر دین اسلام ان کے سامنے پیش کرتے رہے ابوجہل اور ابن ابی امیہ بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ ابو طالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبد المطلب کے دین پر ہیں۔ انھوں نے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے طلب مغفرت کرتا رہوں گا تا آنکہ مجھے منع کر دیا جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت وما کان للنبی الآیۃ نازل فرمائی (جس میں کفار و مشرکین کے لیے استغفار کی ممانعت کر دی گئی تھی)۔

بَابُ ۸۶۴ الْجَرِيْدِ عَلَى الْقَبْرِ۔ وَاَوْصٰى بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ قَبْرِهٖ جَرِيْدَانِ وَرَاٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطًا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَنْزِعْهُ يَا غُلَامُ فَاِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ وَ قَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَاَيْتُنِيْ وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اِنَّ اَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِيْ يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ اَخَذَ بِيَدِيْ خَارِجَةُ فَاَجْلَسَنِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَّاَخْبَرَنِيْ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُوْرِ ٭

۸۶۴۔ قبر پر درخت کی شاخ۔ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں گاڑ دی جائیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کی قبر پر خیمہ تنا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ اے لڑکے اکھاڑ لو۔ اب ان پر ان کے عمل کا سایہ ہوگا۔ خارجہ بن زید نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں میں جوان تھا اور چھلانگ لگانے میں سب سے زیادہ وہ سمجھا جاتا تھا جو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر چھلانگ لگا کر پار ہو جاتا۔ عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہ خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک قبر پر بٹھایا اور اپنے چچا یزید بن ثابت کے واسطہ سے یہ خبر دی کہ قبر پر بیٹھنا اس صورت میں ناپسندیدہ ہے جب پیشاب یا پاخانہ کے لیے اس پر بیٹھے۔ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قبروں پر بیٹھا کرتے تھے [1]

[1] قبر پر بیٹھنا مکروہ ہے اور اسی طرح قبر کے اوپر سے چھلانگ لگانا بھی پسندیدہ نہیں۔ ان روایتوں کی تاویل اگر اس طرح کر دی جائے تو

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٢٧١ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

۱۲۷۱۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو ایسی قبروں سے ہوا، جن پر عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ان پر عذاب کسی بہت بڑی بات پر نہیں ہو رہا ہے بلکہ ان میں ایک شخص تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغلخوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ شاید اس وقت تک کے لیے ان کے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جائے، جب تک یہ خشک ہوں۔

## بَابُ ٨٦٥ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ الْأَجْدَاثُ الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ أُثِيرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِي أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ الْإِيفَاضُ الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى نَصْبٍ إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ الْقُبُورِ يَنْسِلُونَ يَخْرُجُونَ ۔

باب ۸۶۵۔ قبر کے پاس محدث کی نصیحت اور تلامذہ کا اس کے اردگرد بیٹھنا۔ قرآن کی آیت "یخرجون من الاجداث" میں اجداث سے مراد قبریں ہیں۔ "بعثرت" کے معنی ابھارنے کے ہیں۔ بعثرت حوضی کا مطلب یہ ہوگا کہ حوض کا نچلا حصہ اوپر کر دیا۔ "ایفاض" کے معنی تیز چلنے کے ہیں۔ اعمش کی قرأت میں الی نَصْب (بفتح نون) ہے یعنی ایک منصوب کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں تاکہ اس سے بڑھ جائیں۔ نُصب (بضم نون) واحد ہے اور نصب (بفتح نون) مصدر ہے۔ یوم الخروج سے مراد مُردوں کا قبروں سے نکلنا ہے۔ ینسلون یخرجون کے معنی میں ہے۔

١٢٧٢ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ

۱۲۷۲۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر نے

---

بقیہ حاشیہ: ۔ بات بھی بن جاتی ہے اور روایت کے الفاظ کے خلاف بھی نہیں ہوتا۔ تاویل یہ ہوگی کہ چھلانگ عرض میں نہیں بلکہ طول میں لگاتے تھے ایک بالشت سے اونچی قبر بنانا مکروہ ہے۔ ظاہر ہے کہ عرض میں ایک بالشت کی اونچائی پر سے چھلانگ لگا لینا کوئی ایسی قابل تعریف بات بھی نہیں ہو سکتی کہ کودنے والے نوعمر تھے طول میں البتہ اس کی کچھ اہمیت سمجھ میں آتی ہے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے کہ آپ قبر پر بیٹھتے نہیں تھے بلکہ صرف ٹیک لگاتے تھے جس کی راوی نے تعبیر بیٹھنے سے کی ہے۔ اسلام میں مردے کے ساتھ ادب و لحاظ کے برتاؤ کی ہدایت کی ہے اس لیے ایسی کوئی بات نہ ہونی چاہیے جس سے قبر کی بے حرمتی ہو۔ اس عنوان کی حدیث میں ہے کہ قبر پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تر شاخ گاڑ کر فرمایا تھا کہ شاید اس کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ خود اس شاخ کی وجہ سے کوئی تخفیف نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے یہ تخفیف ہوئی ہو اور آپ سے وعدہ کیا گیا ہو کہ اس شاخ کے خشک ہونے تک تخفیف کا سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ بہرحال درمختار میں ہے کہ قبر پہ درخت لگانا مستحب ہے۔ البتہ پھول وغیرہ ڈالنا بالکل بے بنیاد اور نامعقول حرکت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ ...

## باب ۸۶۶ مَا جَاءَ فِيْ قَاتِلِ النَّفْسِ ؛

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِيْنَا وَمَا نَخَافُ اَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ؛

حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابو عبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپؐ کے پاس ایک چھڑی تھی جسے آپ نے زمین پر ڈال کر اس سے نشانات بنانے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ انسان کے ایک ایک فرد کو جنت اور جہنم کے لیے پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہے اور یہ بھی کہ کون شقی ہے اور کون سعید۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی تقدیر پر اعتماد کر لیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو سعید روحیں ہوں گی وہ خود بخود اہل سعادت کے انجام کو پہنچیں گی۔ اور جو شقی ہوں گی وہ اہل شقاوت کے انجام کو پہنچیں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نہیں بلکہ) سعید روحوں کے لیے اچھے کام کرنے میں ہی آسانی معلوم ہوتی ہے اور شقی روحوں کو برے کاموں میں آسانی نظر آتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الخ

## ۸۶۶۔ خودکشی سے متعلق احادیث

۱۲۷۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور ملت پر ہونے کی جھوٹی قسم قصداً کھائے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے اپنے[1] لیے کہا اور جو شخص اپنے کو دھاردار چیز سے ذبح کرلے اسے جہنم میں عذاب ہوگا۔ حجاج بن منہال نے کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے کہا کہ ہم سے جندب رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی تھی نہ ہم اس حدیث کو بھولے ہیں اور نہ یہ ڈر ہے کہ جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹ حدیث منسوب کر سکتے تھے فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے (زخم کی تکلیف کی وجہ سے) خود کو ذبح کر ڈالا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندہ نے خود بخود اپنی جان لی اس لیے

[1] اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی نے کہا کہ اگر فلاں کام نہ ہوا تو میں یہودی یا نصرانی ہو جاؤنگا۔ اب اگر وہ حانث ہو گیا تو کافر ہو جائیگا اور اگر حانث نہ ہوا تو کافر نہیں ہوگا لیکن بہرحال اس کی شناعت باقی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ.

**بَابُ ۸۶۷** مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۷۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنُ سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلَى وَهُمْ فَاسِقُونَ ٥ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

میں بھی اس پر جنت حرام کرتا ہوں۔

۱۲۷۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خود اپنا گلا گھونٹ کر جان دے ڈالتا ہے وہ جہنم میں بھی اسی طرح کرتا ہے اور جو اپنی جان اپنے ہی نیزہ سے لے لیتا ہے وہ جہنم میں بھی اسی طرح کرتا ہے۔

**۸۶۷۔** منافقوں کی نماز جنازہ اور مشرکوں کے لیے طلب مغفرت پر ناپسندیدگی۔ اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۲۷۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن ابی سلول مرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کہا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوئے تو میں نے آپؐ کی طرف بڑھ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپؐ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں دن فلاں بات کہی تھی اور فلاں دن فلاں (میں نے اس کے منافقانہ طرز عمل کے) واقعات آپؐ کے سامنے رکھ دیئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرا دیئے اور فرمایا عمر! اس وقت مجھے کچھ نہ کہو، لیکن جب میں بار بار اپنی بات دہراتا رہا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اختیار دے دیا گیا ہے (اللہ کی طرف سے نماز جنازہ پڑھانے یا نہ پڑھانے کا) چنانچہ میں نے نماز پڑھانی پسند کی (اس کی تمام اسلام دشمن سرگرمیوں کے باوجود اب جب کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے) اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ اس کے لئے مغفرت مانگنے پر اسے مغفرت مل جائیگی تو اس کے لیے اتنی ہی زیادہ مغفرت مانگوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس ہونے کے تھوڑی دیر بعد آپ پر سورہ براءۃ کی دو آیتیں نازل ہوئیں "کسی بھی منافق کی موت پر اس کی نماز جنازہ آپ ہرگز نہ پڑھائیے" آیت وہم فاسقون تک عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی اس

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ۔

باب ۸۶۸ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ ۔

۱۲۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلَى الْأَرْضِ ۔

۱۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ ۔

باب ۸۶۹ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَوْلِهِ

دن کی جرأت پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

۸۶۸ - لوگوں کی زبان پر میت کی تعریف۔

۱۲۷۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ صحابہ کا گزر ایک جنازہ سے ہوا۔ لوگ اس کی تعریف کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر دوسرے جنازہ سے گزر ہوا تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے آں حضور نے پھر فرمایا واجب ہوگئی۔ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہوئی؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم لوگ روئے ارض پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو (گویا زبانِ خلق کو نقارہ خدا کہئے)۔

۱۲۷۷ - ہم سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاسود نے بیان کیا کہ میں مدینہ حاضر ہوا۔ اس وقت وہاں ایک بیماری پھوٹ پڑی تھی۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا لوگ میت کی تعریف کرنے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر ایک جنازہ گزرا لوگ اس کی بھی تعریف کرنے لگے اس مرتبہ بھی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ نکلا۔ لوگ اس کی برائی کرنے لگے اور اس مرتبہ بھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ ابو الاسود نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا۔ امیر المؤمنین کیا چیز واجب ہوئی؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے اس وقت وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے حق میں چار شخص خیر کی شہادت دیدیں اللہ اسے جنت میں داخل کرتا ہے ہم نے کہا اور اگر تین دیں آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی۔ پھر ہم نے پوچھا اور اگر دو شہادت دیں؟ آپ نے فرمایا کہ دو پر بھی ہم نے ایک کے متعلق دریافت نہیں کیا تھا۔

۸۶۹ - عذاب قبر۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

www.sirat-e-mustaqeem.com



تعالى إذ الظالمون في غمرات الموت والملائكة باسطوا أيديهم أخرجوا أنفسكم اليوم تجزون عذاب الهون. هو الهوان والهون الرفق وقوله جل ذكره سنعذبهم مرتين ثم يردون إلى عذاب عظيم. وقوله تعالى وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار يعرضون عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة أدخلوا آل فرعون أشد العذاب.

"جب خدا کی قائم کردہ حد سے تجاوز کرنے والے موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے (کہہ رہے ہوں گے) اپنی جان دے دو۔ آج تمہارا بدلہ ذلت کا عذاب ہے۔" ہوان اور ہون کے معنی ایک ہیں "رفق" اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے "ہم بہت جلد انھیں دوہرا عذاب دیں گے، پھر انھیں عذاب عظیم میں مبتلا کر دیا جائے گا" اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "آل فرعون پر سخت عذاب کی مار پڑی، صبح اور شام انھیں جہنم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو انھیں شدید ترین عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا"[1]

۱۲۷۸۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبيدة عن البراء بن عازب رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أقعد المؤمن في قبره أتي ثم شهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت.

۱۲۷۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثد نے ان سے سعد بن عبیدہ نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے پھر وہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی تعبیر ہے کہ "اللہ تعالیٰ مومنوں کو صحیح بات کہنے کی توفیق اور اس پر استقلال بخشتا ہے"۔

۱۲۷۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة بهذا وزاد يثبت الله الذين آمنوا نزلت في عذاب القبر.

۱۲۷۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، اور ان سے شعبہ نے یہی حدیث بیان کی، ان کی روایت میں یہ زیادتی بھی ہے کہ آیت "اللہ مومنوں کو استقلال بخشتا ہے" عذاب قبر سے متعلق ہے۔

۱۲۸۰۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثني أبي عن صالح حدثني نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبره قال اطلع النبي صلى الله عليه وسلم على

۱۲۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے صالح نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنویں (جس کنویں میں بدر کے مشرک مقتولین کو ڈالا گیا تھا)

[1] یعنی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بے عمل یا کافر مردے کو قیامت قائم ہونے سے پہلے بھی عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو اس عذاب سے بھی بہت زیادہ سخت انھیں عذاب دیا جائے گا۔ گویا قیامت قائم ہونے سے پہلے کا عذاب اتنا شدید نہیں ہے جتنا شدید قیامت قائم ہونے کے بعد ہوگا۔ مصنف نے اس کی تعبیر عذاب قبر سے کی ہے۔ علماء نے عالم قبر کو عالم برزخ کا نام دیا ہے یعنی قیامت سے پہلے مردہ جہاں اپنا وقت گزارتا ہے وہ عالم برزخ ہے اور اس عالم میں بھی اگر نیک ہے تو آرام سے رہتا ہے اور اگر برا ہے تو تکلیف اور عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر قیامت کے بعد سب کا باقاعدہ فیصلہ ہوگا اور کوئی جنت میں جائے گا کوئی دوزخ میں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَدْعُوا أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ.

والوں کے قریب آئے اور فرمایا تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اسے تم لوگوں نے صحیح پا لیا۔ کسی صحابی نے عرض کیا کہ آپ مُردوں کو خطاب کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں، فرق صرف یہ ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔

١٢٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى.

۱۲۸۱- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ اب انھیں پتہ چل گیا ہوگا کہ میں نے ان سے جو کچھ کہا تھا وہ حق تھا کیوں کہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم مُردوں کو (اپنی بات) سنا نہیں سکتے [1]

١٢٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ

۱۲۸۲- ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھوں نے اشعث سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک یہودی عورت ان کے یہاں آئی، اس نے عذاب قبر کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں عذاب قبر حق ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں عذاب قبر سے خدا کی پناہ

[1] اس سے پہلے جو روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان ہوئی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت اس کی تردید کرتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ مردے زندوں کی باتیں نہیں سن سکتے " انک لاتسمع الموتی " اس لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر کے موقعہ پر ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ان کو زندگی میں اللہ تعالیٰ کے راستے کی دعوت دی تھی لیکن انھوں نے اس سے انکار کر دیا تھا اور مجھے جھٹلایا تھا۔ اب انھیں معلوم ہوا ہوگا کہ میری بات صحیح تھی لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مقابلہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو علمائے امت نے تسلیم نہیں کیا ہے کیونکہ قرآن مجید کی آیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ مردے ہر حال میں زندوں کی باتیں نہیں سنتے لیکن بعض اوقات سن بھی لیتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کی مرضی سنانے کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت متعدد دوسرے واسطوں سے بھی اسی طرح مروی ہے اور ان سب سے ایک ہی مفہوم سمجھ میں آتا ہے گویا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدر کے مشرک مقتولین کو مخاطب فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انھوں نے آپ کی آواز سن لی تھی اور اسی وجہ سے آپؐ نے فرمایا تھا کہ یہ سننے میں تم سے کچھ کم نہیں ہیں۔ عالم برزخ عالم دنیا سے ایک الگ عالم ہے جہاں آدمی موت کے بعد قیامت تک رہے گا۔ قیامت کے بعد جس عالم میں تمام مخلوقات پہنچیں گی اس کا نام عالم آخرت ہے۔ جب عالم برزخ عالم دنیا سے الگ ہے تو ظاہر ہے کہ براہ راست ایک عالم کا آدمی دوسرے عالم کے آدمی کو اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتا لیکن اگر خداوند تعالیٰ چاہے تو اس میں کوئی استبعاد بھی نہیں کہنا چاہیے کہ اس سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن و حدیث سے استنباط کو صحیح نہیں خیال کیا گیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابَ الْقَبْرِ.

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ.

نہ چاہی ہو۔

۱۲۸۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے قبر کے فتنہ کا ذکر کیا، جہاں انسان آزمائش میں ڈالا جائیگا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر کر رہے تھے تو مسلمانوں کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ غندر نے اپنی روایت میں عذاب قبر کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

۱۲۸۴۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور جنازہ میں شریک لوگ اس سے رخصت ہوتے ہیں تو ابھی وہ ان کے پاؤں کی چاپ کی آواز سنتا ہوتا ہے کہ دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو (یہ اشارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگا) مومن تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس جواب پر اس سے کہا جائے گا کہ یہ دیکھو اپنی جہنم کی قیام گاہ! لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدل میں تمہارے لیے جنت میں قیام گاہ بنائی ہے اس وقت اسے جہنم اور جنت دونوں دکھائی جائیں گی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ اس کی قبر خوب کشادہ کردی جائیگی (جس سے آرام و راحت ملے) پھر آپ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنی شروع کی۔ فرمایا اور منافق و کافر سے جب کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے تو وہ جواب دے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، میں بھی وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائیگا کہ نہ تم نے جاننے کی کوشش کی اور نہ اتباع کی۔ پھر اسے لوہے کے ہتھوڑوں سے بڑی زور سے مارا جائے گا کہ وہ چیخ پڑے گا اور اس چیخ کی آواز کو جن اور انسانوں کے سوا قرب وجوار کی تمام مخلوق سنے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۸۷۰ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؕ

۱۲۸۵ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِهَا وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ اَبِیْ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُعَلًّی حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اِبْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؕ

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ؕ

باب ۸۷۱ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِیْبَةِ وَالْبَوْلِ ؕ

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ مِنْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ یَسْعٰی بِالنَّمِیْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ

۸۷۰ - قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ

۱۲۸۵ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے براء بن عازب نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، سورج غروب ہو چکا تھا۔ اس وقت آپ کو ایک آواز سنائی دی (یہودیوں پر عذاب قبر کی) پھر آپ نے فرمایا کہ یہودی پر ان کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے اور نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، ان سے عون نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے براء سے، انھوں نے ابوایوب سے رضی اللہ عنہم اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۱۲۸۶ - ہم سے معلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد بن سعید بن عاص کی صاحبزادی نے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا۔

۱۲۸۷ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے "اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ دوزخ کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور مسیح دجال کی آزمائشوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۸۷۱ - قبر کے عذاب کا سبب غیبت اور پیشاب

۱۲۸۸ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر دو قبروں سے ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کے مُردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہاں! لیکن ایک شخص تو چغلخوری کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کا زیادہ اہتمام

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا؛

**بَاب ۸۷۲ الْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ**

۱۲۸۹ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

**بَاب ۸۷۳ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ**

۱۲۹۰ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ؛

**بَاب ۸۷۴ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ** . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ؛

۱۲۹۱ . حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ

نہیں رکھتا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

**۸۷۲ - میّت پر صبح و شام پیش کی جاتی ہے۔**

۱۲۸۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کی قیام گاہ (عالم برزخ میں) اسے صبح و شام دکھائی جاتی ہے خواہ وہ جنتی ہو یا دوزخی۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تمھاری ہونے والی قیام گاہ ہے، جب تمھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے گا۔

**۸۷۳ - جنازہ پر میّت کی باتیں**

۱۲۹۰ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کے کاندھوں پر اٹھایا جاتا ہے تو اگر وہ مُردہ نیک ہوا تو کہتا ہے کہ ہاں آگے لیے چلو، مجھے بڑھائے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے، ہائے رے بربادی! یہ مجھے کہاں لیے جا رہے ہیں۔ اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوق خدا سنتی ہے اور اگر کہیں انسان سن پائے تو بیہوش ہو جائیں۔

**۸۷۴ - مسلمانوں کی اولاد سے متعلق۔** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بیان کیا کہ جس کے تین نابالغ بچے مر جائیں تو یہ بچے اس کے لیے دوزخ سے حجاب بن جاتے ہیں، یا یہ کہا کہ پھر جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۲۹۱ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ ۔

کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بھی تین نابالغ بچے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ ان بچوں پر اپنی رحمت اور فضل کی وجہ سے۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ۔

۱۲۹۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں ایک دودھ پلانے والی جنت میں ملے گی (کیوں کہ اس کا انتقال بچپن میں ہوا تھا)۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا پانچواں پارہ پورا ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com



## چھٹا پارہ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ!

### بابٌ ۸۷۵ مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

### ۸۷۵۔ مشرکین کی نابالغ اولاد سے متعلق احادیث[1]

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

۱۲۹۳۔ ہم نے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی، کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی انہیں ابو بسر نے انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں پیدا کیا تھا اسی وقت وہ خوب جانتا تھا کہ کیا کریں گے !

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ !

۱۲۹۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے عطا بن یزید لیثی نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے نابالغ بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے علم میں یہ بات تھی کہ وہ بڑے ہو کر کیا کریں گے !

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَثَلِ الْبَهِيْمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةَ هَلْ تَرٰى فِيْهَا جَدْعَاءَ !!

۱۲۹۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر بچہ کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہے بالکل اس طرح جیسے جانور صحیح سالم جنتے ہیں کیا تم نے (پیدائشی طور) پر کوئی ان کا عضو کٹا ہوا دیکھا ہے !!

### بابٌ ۸۷۶

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ

۱۲۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل سے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (فرض) پڑھنے کے بعد (عموماً) ہماری طرف توجہ فرماتے تھے اور پوچھتے تھے کہ رات

[1] نابالغ بچے شریعت کی نظر میں معصوم اور غیر مکلف ہیں۔ اس لئے اس بات پر اجماع ہے کہ مسلمانوں کی نابالغ اولاد نجات پائے گی لیکن چونکہ بہت سے معاملات میں بچے والدین کے تابع سمجھے گئے ہیں اس لئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مسلموں کی نابالغ اولاد کے سلسلے میں توقف کیا ہے توقف کا مطلب یہ ہے کہ بعض کی نجات ہو جائے گی اور بعض کی نہیں ہو گی۔ کن کن کی نجات ہو گی اور کن کن کی نہیں ہو گی! یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ تکوینیات کے متعلق ہے کیونکہ عملی اعتبار سے وہ ابھی تک غیر مکلف تھے اب انکی تقدیر میں کیا تھا؟ فیصلہ اسی بنیاد پر ہو گا!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُّوْسٰى كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهَا رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَّعَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَّعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ وَّاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا

کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ (یہ فجر کی نماز کے بعد ہوتا تھا) انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو اسے بیان کر دیتا تھا اور آپؐ اس کی تعبیر اللہ کی مشیت کے مطابق دیتے تھے، چنانچہ آپؐ نے ہم سے معمول کے مطابق دریافت فرمایا "کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کی کہ کسی نے نہیں دیکھا، اس پر آپؐ نے فرمایا لیکن میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرے ہاتھ تھام لئے اور مجھے ارض مقدس میں لے گئے۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تو بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں (ہمارے بعض اصحاب (غالباً عباس بن فضیل اسقاطی) کی موسیٰ سے روایت میں ہے) لوہے کا آنکس تھا جسے وہ بیٹھنے والے کے منہ کے جبڑے میں لگا اس کے سر کے پیچھے تک چیر دیتا تھا۔ پھر جبڑے کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا تھا، اس دوران میں اس کا پہلا جبڑا صحیح اور اپنی اصل حالت میں آجاتا تھا اور پھر پہلے کی طرح وہ اسے دوبارہ چیرتا میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میرے ساتھ کے دونوں آدمیوں نے کہا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک شخص کے پاس آئے جو سر کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص ایک بڑا سا پتھر لئے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ اس پتھر سے وہ لیٹے ہوئے شخص کو کچل دیتا تھا جب اس کے سر پر پتھر مارتا تو سر پر لگ کر وہ دور چلا جاتا تھا لیکن وہ اسے جا کر اٹھا لاتا۔ ابھی پتھر لے کر واپس بھی نہیں آتا تھا کہ سر دوبارہ اچھا خاصا دکھائی دینے لگتا۔ بالکل ایسا ہی جیسے پہلا تھا، واپس آکر وہ پھر اسے مارتا، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے، ایک گڑھے کی طرف، جس کے اوپر کا حصہ تو تنگ تھا، لیکن نیچے کشادگی تھی، نیچے آگ جل رہی تھی، جب آگ کے شعلے بھڑک کر اوپر کو اٹھتے تو اس میں موجود لوگ بھی اٹھ آتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ اب باہر نکل جائیں گے لیکن جب شعلے دب جاتے تو وہ لوگ بھی نیچے چلے جاتے تھے۔ اس تنور میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں میں نے اس موقعہ پر بھی پوچھا کہ یہ کیا ہے لیکن اس مرتبہ بھی جواب یہی ملا کہ آگے چلو، ہم آگے چلے، اب ہم خون کی ایک نہر کے قریب تھے نہر کے اندر ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے بیچ میں (یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے جریر بن حازم کے واسطہ سے روایت ”وسط النہر“ کے بجائے ”شط النہر“ و نہر کے کنارے) کے الفاظ نقل کئے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَصَعِدَا بِىْ اِلَى الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِىْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَّنِسَآءٌ وَّصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِىْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِىْ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِىْ دَارًا هِىَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِى اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِىْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الَّذِىْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِىْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِىْ رَاَيْتَهُ فِى النَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِىْ رَاَيْتَهُ فِى النَّهَرِ اٰكِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِىْ فِىْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِىْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِىْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ فَاِذَا فَوْقِىْ مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِىْ اَدْخُلْ مَنْزِلِىْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِىَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ ‼

ہیں ) ایک شخص تھا جس کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ نہر کا آدمی جب باہر نکلنا چاہتا تو پتھر والا شخص پتھر سے اس کے منہ میں اتنی زور سے مارتا کہ وہ اپنی پہلی جگہ پر چلا جاتا اور اسی طرح جب بھی وہ نکلنے کی کوشش کرتا نگران شخص اس کے منہ میں اتنی ہی زور سے مارتا کہ وہ اپنی اصلی جگہ چلا جاتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک سبز باغ میں آئے باغ میں ایک بہت بڑا درخت تھا اس درخت کی جڑ میں ایک عمر رسیدہ بزرگ اور ان کے ساتھ کچھ بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ درخت سے قریب ہی ایک شخص اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا، دونوں میرے ساتھی مجھے لے کر درخت پر چڑھے، اس طرح وہ مجھے اپنے گھر لے گئے۔ اس سے زیادہ حسین و خوبصورت اور بابرکت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا، اس گھر میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے (سب ہی) تھے۔ میرے ساتھی مجھے اس گھر سے نکال کر ایک اور درخت پر چڑھا لے گئے اور پھر ایک دوسرے گھر میں لے گئے جو نہایت خوبصورت اور بابرکت تھا اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا تم لوگوں نے مجھے رات بھر سیر کرائی، کیا میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے متعلق بھی کچھ بتاؤ گے ؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، وہ جو تم نے دیکھا ہے کہ اس آدمی کا جبڑا پھاڑا جا رہا ہے تو وہ جھوٹا آدمی تھا اور جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا اس سے دوسرے لوگ سنتے تھے اور اس طرح ایک جھوٹی بات دور دور تک پھیل جایا کرتی تھی اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا جس شخص کو تم نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا تو وہ ایک ایسا انسان تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ رات کو پڑا سوتا تھا اور دن میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا اس کے ساتھ بھی یہ عمل قیامت تک ہوتا رہے گا اور جنہیں تم نے تنور میں دیکھا وہ زانی تھے ، اور جنہیں تم نے نہر میں دیکھا وہ سود خوار تھے اور وہ بزرگ جو درخت کی جڑ میں بیٹھے ہوئے تھے، ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد بچے، لوگوں کی نابالغ اولاد تھیں۔ جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ تھا اور وہ گھر جس میں تم پہلے داخل ہوئے عام مومنوں کا گھر تھا اور یہ گھر جس میں تم اب کھڑے ہو شہداء کا ہے اور میں جبریل ہوں اور یہ میرے ساتھ میکائیل ہیں۔ اچھا اب اپنا سر اٹھاؤ۔ میں نے جو سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے [1] میرے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارا مکان ہے اس پر میں نے کہا مجھے اپنے مکان میں جانے دو، انہوں نے جواب دیا ابھی تمہاری عمر باقی ہے جو تم نے پوری نہیں کی۔ جب پوری ہو جائے گی تو تم اپنے مکان میں آجاؤ گے !

## بَابٌ ۸۷۷ - مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ ‼

## ۸۷۷ - دوشنبہ کے دن کی موت !

[1] یعنی دکھائی دینے والا مکان بہت اوپر تھا صاف دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس لئے بادل کی طرح محسوس ہوا ‼

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَتْ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ قَالَ أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهِمَا قُلْتُ إِنَّ هَذَا خَلَقٌ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتَّى أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ !!

۱۲۹۷ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی[1] تو آپ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم لوگوں نے کتنے کپڑوں کا کفن دیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تین سفید سحولی کپڑوں کا۔ آپ کو کفن میں قمیص اور عمامہ نہیں دیا گیا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بھی پوچھا کہ آپ کی وفات کس دن ہوئی تھی انہوں نے جواب دیا کہ دوشنبہ کے دن۔ پھر پوچھا کہ کون کون سا دن ہے؟ انہوں نے بتایا کہ دوشنبہ۔ آپ نے فرمایا پھر مجھے بھی امید ہے کہ اب سے رات تک وفات ہو جائے گی اس کے بعد آپ نے اپنا کپڑا دیکھا جسے مرض کے دوران پہن رکھتے تھے اس کپڑے سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی آپ نے فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو اس کے ساتھ دو اور ملا دینا پھر مجھے کفن انہیں دینا۔ میں نے کہا یہ تو پرانا ہے۔ فرمایا کہ زندہ نئے کپڑے کا مردے سے زیادہ حقدار ہے۔ یہ تو پیپ کی نذر ہو جائے گا منگل کی رات کا کچھ حصہ گزرنے پر آپ کی وفات ہوئی اور صبح ہونے سے پہلے آپ کو دفن کیا گیا

باب ۸۷۸ - مَوْتِ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً !!

۸۷۸ - اچانک موت !

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ !!

۱۲۹۸ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں گفتگو کا موقعہ ملتا تو وہ صدقہ کرتیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو انہیں اس کا اجر ملیگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ملیگا

باب ۸۷۹ - مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَقْبَرَهُ أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ إِذَا جَعَلْتُ

۸۷۹ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کی قبر کے متعلق، اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے اقبرہ۔ اقبرت الرجل اس وقت کہیں گے جب کسی کے لئے قبر بنائیں اور قبرتہ

---

[1] ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مرض الوفات میں مبتلا تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ جاں گسل کیفیت دیکھی تو زبان سے بے اختیار نکلا ہائے ہائے !! ومن لا یزال دمعہ مقنعا۔ فانہ فی مرة مدفوق !!! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ یہ آیت پڑھو، وجاءت سکرة الموت الخ اور اس کے بعد حدیث میں مذکور باتیں پوچھیں اللہ اکبر! کیا شان تھی اور قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا لگاؤ تھا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ!

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَهُ قَبْرًا وَ قَبَرْتُهُ وَ فَنِتْرُ كِفَاتًا يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً وَ يُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا

جب اسے دفن کر دیں (قرآن مجید کی آیت میں اکفاتا کا مفہوم یہ ہے کہ) زندگی میں اسی میں رہے، اور پھر مرنے پر اسی کے اندر دفن ہوں گے!

۱۲۹۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي

۱۲۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ہشام نے کہا۔ ح اور مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو مروان بن یحییٰ بن زکریا نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں گویا اجازت لینا چاہتے تھے (فرماتے) آج میری باری کن کے یہاں ہے۔ کل کن کے یہاں ہوگی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن کے متعلق آپ خیال فرماتے تھے کہ بہت بعد میں آئے گی [1] چنانچہ جب میری باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح اس حال میں قبض کی کہ آپ میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میرے ہی گھر میں مدفون ہیں!!

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي

۱۳۰۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ہلال نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض کے موقعہ پر فرمایا تھا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد بنالیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رہنے دی جاتی لیکن ڈر اس کا ہے کہ کہیں اسے بھی لوگ سجدہ گاہ نہ بنالیں۔ اور ہلال سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے میری کنیت (ابوعوانہ یعنی عوانہ کے والد) رکھ دی تھی ورنہ میرے کوئی اولاد ہی نہ تھی۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا!!

۱۳۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابوبکر بن عیاش نے خبر دی اور ان سے سفیان تمار نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک دیکھی ہے۔ قبر مبارک کوہان نما ہے!!

---

[1] یعنی چونکہ تمام ازواج مطہرات کے یہاں قیام کی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باری مقرر کی تھی اور پوری طرح اس کی پابندی کرتے تھے اس لئے جب آپ کو مرض الوفات لاحق ہوا تو آپ کی خواہش یہ تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن جلدی آئے کیونکہ آپ کو ان کے یہاں زیادہ آرام مل سکتا تھا، لیکن دوسری طرف متعینہ باری کے بھی پابند تھے۔ اس لئے آپ اس کا ذکر کرتے تھے کہ آج کس کے یہاں باری ہے اور کل کس کے یہاں ہوگی آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا شدت سے گویا انتظار تھا!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٣٠٢ ۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا ؏

١٣٠٢ ۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے کہ ولید بن عبدالملک کے عہد امارت میں جب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کی) دیوار گری اور لوگ اسے (زیادہ اونچی) بنانے لگے تو وہاں ایک قدم باہر نکل آیا لوگ یہ سمجھ کر گھبرا گئے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو قدم کو پہچان سکتا آخر عروہ بن زبیر نے بتایا کہ نہیں، خدا گواہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں نہیں ہے یہ تو عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں ہے، ہشام اپنے والد اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم و صاحبین کے ساتھ نہ دفن کرنا بلکہ میری دوسری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا۔ میں ان کے ساتھ دفن ہونے سے پاک نہیں ہو جاؤں گی ؎

١٣٠٣ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ

١٣٠٣ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن میمون اودی نے بیان کیا۔ میں اس وقت موجود تھا جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ عبداللہ! عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ اور کہو کہ عمر بن خطاب نے آپ کو سلام کہا ہے اور پھر ان سے دریافت کرو کہ کیا مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی ان کی طرف سے اجازت ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ میں نے اس جگہ کو اپنے لئے منتخب کیا تھا لیکن آج میں اپنے اوپر عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتی ہوں، جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا پیغام لائے ہو؟ فرمایا کہ امیر المومنین! آپ کو اجازت مل گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر بولے کہ اس جگہ دفن ہونے سے زیادہ مجھے کوئی چیز پسند اور عزیز نہیں تھی، لیکن جب میری روح قبض ہو جائے

؎ مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اندر کوئی اچھائی نہیں ہے تو ان بزرگوں کے ساتھ مجھے دفن کرنے سے مجھے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ اصل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلے خواہش یہی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں، جس حجرہ میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دفن تھے وہ آپ ہی کا تھا۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے وہ جگہ مانگی تو آپ نے یہی فرمایا تھا کہ میں نے اسے اپنے لئے منتخب کر رکھا ہے۔ لیکن بہرحال عمر رضی اللہ عنہ اس کے زیادہ مستحق ہیں اس کے علاوہ آپ نے جمل کی لڑائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف مسلمانوں کی قیادت کی تھی اور پھر بعد میں آپ کو اس کا احساس ہوا تو ان واقعات پر آپ بہت شرمندہ ہوئیں، نبی کریم صلی اللہ کے مزار مبارک پر بھی اسی وجہ سے نہیں جاتی تھیں غالباً اسی وجہ سے آپ نے آں حضورؐ کے قریب دفن ہونے کی خواہش بھی چھوڑ دی تھی، دوسری ازواج مطہرات بقیع میں مدفون تھیں آپ بھی وہیں دفن ہوئیں بہرحال جو کچھ آپ نے اس موقعہ پر فرمایا وہ تواضع اور کسر نفسی کا مظہر ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوْا بَعْدِيْ وَهُوَ الْخَلِيْفَةُ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا فَسَمّٰى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ فِي الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهٖ فَقَالَ لَيْتَنِيْ يَا ابْنَ اَخِيْ وَذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ خَيْرًا اَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَاَنْ يَّحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَاُوْصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ اَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيُعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَاَنْ لَّا يُكَلَّفُوْا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ !!

تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور پھر دوبارہ میرا عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام پہنچا کر ان سے کہنا کہ عمر نے آپ سے اجازت چاہی ہے اس وقت بھی اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے وہیں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے مقبروں کے پاس لا کر دفن کرنا میں اس امر خلافت کا ان صحابہ سے زیادہ اور کسی کو مستحق نہیں سمجھتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت تک خوش اور راضی تھے۔ وہ حضرات میرے بعد جسے بھی خلیفہ بنائیں خلیفہ وہی ہوگا۔ اور تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے خلیفہ کی باتیں توجہ سے سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ آپ نے اس موقع پر (خلیفہ منتخب کرنے والی کمیٹی کے اصحاب) عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا نام لیا۔ اتنے میں ایک انصاری نوجوان داخل ہوئے اور کہا اے امیر المومنین! آپ کو بشارت ہو، اللہ عزوجل کی طرف سے آپ کا اسلام میں پہلے داخل ہونے کے وجہ سے جو مرتبہ تھا، وہ آپ کو معلوم ہے، پھر جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے انصاف کیا پھر ان تمام امتیازات پر ایک اور امتیاز یہ ہے کہ آپ نے شہادت پائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ میرے بھائی کے بیٹے! کاش ان کی وجہ سے میں برابر پر چھوٹ جاتا، نہ مجھے کوئی عذاب ہوتا اور نہ کوئی ثواب! ہاں میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اول کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے، ان کے حقوق کو پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور میں اسے انصار کے بارے میں اچھا معاملہ رکھنے کی وصیت کرتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کا مکان و مستقر ایمان تھا (میری وصیت یہ ہے کہ) ان کے اچھے لوگوں کی پذیرائی کی جائے اور ان میں جو برے ہوں ان سے حتی الامکان درگزر کیا جائے (یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وصیت تھی) اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی جو اللہ اور رسول کی ذمہ داری ہے (یعنی ان غیر مسلمانوں کی جو اسلامی حکومت کے تحت زندگی گزارتے ہیں) کہ ان سے کئے گئے وعدوں کو پورا کیا جائے انہیں بچا کر لڑا جائے اور طاقت سے زیادہ ان پر کوئی بار نہ ڈالا جائے!!

## باب ۸۸۰۔ مَا يُنْهٰى مِنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ!!

## ۸۸۰۔ مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت!!

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا تَابَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْاَعْمَشِ !!

۱۳۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی اور ان سے مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ انہوں نے جیسا بھی عمل کیا تھا اس کا بدلہ پا لیا، اس روایت کی متابعت علی بن جعد، محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے اور اس کی روایت عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش کے واسطہ سے اور محمد بن انس نے بھی اعمش کے واسطے سے کی ہے!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۸۸۱ - ذِکْرِ شِرَارِ الْمَوْتٰی !!

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْیَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ !!

۸۸۱ - بدترین مردوں کا ذکر !!

۱۳۰۵ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اعمش کے واسطے سے ۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ سارے دن تجھ پر بربادی رہے اس پر یہ آیت اتری "ٹوٹ گئے ابولہب کے ہاتھ اور برباد ہوگیا" !! [1] وہ عود !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ !!

## كِتَابُ الزَّكٰوةِ

## زکوٰۃ کے مسائل

باب ۸۸۲ - وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیٰنَ وَذَكَرَ حَدِیْثَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ !!

۸۸۲ - زکوٰۃ کا وجوب اور اللہ عزوجل کا فرمان کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق (قیصر روم سے اپنی گفتگو نقل کی کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں وہ نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور عفت کا حکم دیتے ہیں !

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِیَّاءَ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً فِیْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِهِمْ وَتُرَدُّ فِیْ فُقَرَآئِهِمْ

۱۳۰۶ - ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے زکریا بن اسحاق نے ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ان سے ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن (کا عامل بنا کر بھیجا) اور فرمایا کہ تم انہیں دعوت اس گواہی کی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ لوگ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ وقت روزانہ کی نمازیں فرض ہیں اگر وہ لوگ یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال کے کچھ صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں کو دے دیا جائے گا !!

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِیْ

۱۳۰۷ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے ابوایوب نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے ۔ اس

[1] امام بخاریؒ غالباً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عام مردوں کی برائی نہ کرنی چاہیئے لیکن جو لوگ خدا اور رسول کے ازلی دشمن ہیں یا جن کی برائی خود قرآن وحدیث میں کی گئی ہے انہیں مرنے کے بعد بھی برا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہوسکتا !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَا لَهُ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَخْشٰى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو ؀

پر لوگوں نے کہا کہ آخر یہ کیا چاہتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت اہم ضرورت ہے (پھر آپ نے جنت میں لے جانے والے عمل بتائے کہ) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو اور صلہ رحمی کرو۔ اور بہز نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن عثمان اور ان کے والد عثمان بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ ان دونوں صاحبان نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انہوں نے ابو ایوب سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح (سنا) ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ) نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ محمد سے روایت غیر محفوظ ہے اور روایت عمرو بن عثمان سے (محفوظ ہے غلطی شعبہ سے ہوگئی تھی کہ انہوں نے عمرو بن عثمان کے بجائے محمد بن عثمان کہہ دیا تھا)

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا ؀

۱۳۰۸ - ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید بن حیان نے ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر میں اگر مداومت کروں تو جنت میں جاؤں آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ فرض نماز قائم کرو۔ فرض زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اعرابی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان میں کوئی زیادتی میں نہیں کروں گا۔ جب وہ جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کے دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے جو جنت والوں میں ہو تو اسے اس شخص کو دیکھنا چاہیئے (کہ یہ جنتی ہے)

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ؀

۱۳۰۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابو حیان نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو زرعہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہی حدیث بیان کی ؀

۱۳۱۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

۱۳۱۰ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے حماد بن زید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مضر کے کافر ہمارے لئے اور آپ کے درمیان میں پڑتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت کے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



تَأْمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ہیں۔ آپ ہمیں کچھ ایسی باتوں کا حکم دیجئے جس پر ہم بھی خود عمل کرتے رہیں اور ان اپنے ہم قبیلہ لوگوں سے بھی ان پر عمل کے لئے کہیں جو ہمارے ساتھ نہیں آسکے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کے لئے حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی وحدانیت کی شہادت (یہ کہتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو آپؐ نے یوں ملایا نماز کی اقامت۔ زکوٰۃ کی ادائیگی۔ اور غنیمت سے خمس[1] ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں) اور میں تمہیں روکتا ہوں تو بڑی حنتم (سبز رنگ کا چھوٹا سا مرتبان جیسا گھڑا) نقیر (کھجور کی جڑ سے بنا ہوا ایک برتن) اور زفت لگا ہوا برتن (زفت بصرہ میں ایک قسم کا تیل ہوتا تھا) کے استعمال سے[2] سلیمان اور ابو النعمان نے حماد کے واسطہ سے یہی روایت اس طرح بیان کی ہے الایمان باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ !!

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ

۱۳۱۱ - ہم سے ابوالیمان بن نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی ان سے زہری نے کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے ادھر عرب کے بہت سے قبائل نے انکار شروع کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں کہ "مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں اور جو شخص اس کی شہادت دے دے گا تو میری طرف سے اس کا مال وجان محفوظ ہو جائے گا سوا اسی کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ بخدا میں ہر اس شخص سے لڑوں گا جو زکوٰۃ اور نماز میں تفریق کرے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا

---

[1] خمس، مال غنیمت سے حکومت کے حصے کا نام ہے، اس کی پوری تفصیلات کتاب الجہاد میں آئیں گی یہ اور اس باب کی دوسری اکثر احادیث گزر چکی ہیں اور ان پر بحث بھی ہو چکی ہے !

[2] ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ عرب شراب کے رسیا تھے جب شراب حرام ہوئی تو اس کے تصورات عربوں کے دل و دماغ سے بالکل محو کر دینے کے لئے ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا تھا جن میں شراب پی یا بنائی جاتی تھی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ان برتنوں میں نشہ جلدی آجاتا تھا۔ جن چار چیزوں سے آپ نے روکا تھا وہ چار طرح کے شراب کے استعمال کے برتن ہیں، بعد میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان برتنوں میں استعمال کی اجازت دے دی تھی۔ کیونکہ ممانعت کی وجہ صرف وقتی مصلحت تھی !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ !!

کی قسم اگر انہوں نے چار مہینے کے بچے کے دینے سے بھی انکار کیا جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور بعد میں، میں بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی حق پر تھے !!

---

ف جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو عرب کے ان تمام قبائل میں جو مدینہ سے دور تھے ایک بے چینی پھیل گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں سارا عرب حلقہ بگوش اسلام ہو چکا تھا، لیکن بہرحال پوری قوم بدویانہ اور مرکز گریز زندگی کی ہمیشہ سے عادی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے اس لئے ان کی امارت اور سرداری مسلم تھی؛ قبائلی عربوں کا کہنا یہ تھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر لی لیکن تمہاری اطاعت کیوں کریں؟ جس طرح تم نے (مدینہ والوں نے) ایک اپنا امیر منتخب کیا ہے ہم بھی ایک امیر منتخب کریں گے اور زکوٰۃ ہم نہیں دیں گے، تم ہم سے ہمارے روپے نہیں لے سکتے۔ ہم اگر زکوٰۃ دیں گے تو اپنے ہی قبیلہ کے کسی منتخب امیر کو، لیکن ابوبکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا کہنا یہ تھا کہ یہ اسلام کے احکام میں رخنہ اندازی ہے۔ زکوٰۃ بالکل اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز۔ نماز پڑھنے کا اقرار ہے اور زکوٰۃ دینے سے انکار۔ یہ کیا اسلام ہے؟ ہر مسلمان کو زکوٰۃ بھی دینی ہوگی۔ جب تم نے کلمہ شہادت پڑھ لیا تو زکوٰۃ سے انکار خدا کے حکم اور اس کے دیئے ہوئے دستور کے مطابق حکومت سے بغاوت ہے اور ہم نے تمام لوگوں سے جنگ کریں گے جو اس بغاوت میں حصہ لیں، عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا یہ تھا کہ اس بغاوت پر ان سے جنگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے احکام کے خلاف ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مقصد حضرت عمر کے نزدیک صرف یہ تھا کہ ہم جنگ صرف انہیں لوگوں سے کر سکتے ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ رکھتے ہوں لیکن جو لوگ اس کلمہ کی شہادت دے دیں ان سے جنگ جائز نہیں ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ زکوٰۃ نہ دینا اور کلمہ شہادت کا اقرار نہ کرنا دو الگ چیزیں ہیں اگر کوئی شخص کلمہ شہادت کے بعد زکوٰۃ سے انکار کر دے تو وہ کافر نہیں ہو جاتا کہ ہم ان سے جنگ کریں۔ حضرت صدیق اکبر کو اس سے انکار تھا کیونکہ کلمہ شہادت کی طرح، زکوٰۃ، حج اور دوسری تمام ضروریات دین پر یقین و ایمان مسلمان کے لئے ضروری ہے لیکن ایک اور بات تھی ان لوگوں نے نہ کلمہ شہادت سے انکار کیا تھا نہ نماز سے نہ زکوٰۃ یا کسی بھی ضروریات دین سے، بلکہ ان کا انکار صرف اس مرکزی زندگی سے تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کر گئے تھے چنانچہ انہوں نے کہا بھی یہ تھا کہ "منا" امیر و منکم امیر" یعنی انہیں زکوٰۃ دینے سے انکار نہیں تھا بلکہ اس مرکزی زندگی سے انکار تھا جو خلافت اسلامی ان کے لئے ضروری قرار دے رہی تھی گویا وہ چاہتے تھے کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح ہر قبیلہ کا ایک الگ امیر ہو اور زکوٰۃ اسی کو دی جائے اس لئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا اعلان جنگ انتظامی مصالح کی بنا پر تھا کیونکہ خلافت سے انہوں نے بغاوت کی تھی اور اسلام کے اس مرکزی اور دستوری اسٹیٹ کو ماننے سے انکار کیا تھا جسے اللہ کے رسول قائم کر گئے تھے اور جو ابھی بالکل ابتدائی مراحل سے گزر رہی تھی اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ تدبر اور سیاسی بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ جب عرب کا اکثر حصہ اس مرکزی زندگی سے انکار کر چکا تھا جو اسلام میں مطلوب تھی تو آپ نے اعلان جنگ اس طرح کیا کہ سب راہ راست پر آ گئے اس وقت سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آج جن لوگوں نے زکوٰۃ مدینہ بھیجنے سے انکار کیا تھا کیا وہ آئندہ اسلام کے دوسرے مسائل کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے شیخ نووی نے خطابی کے حوالہ سے یہ لکھا ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام قبائل عرب میں ارتداد پھیل گیا تھا۔ حالانکہ یہ ایک نہایت بے بنیاد بات ہے، خطابی نے غالباً زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں کو بھی مرتدین کی صف میں شمار کر لیا ابن حزم نے اس کی بڑی شدت کے ساتھ تردید کی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور ایمان اور یقین کے معاملہ میں بالکل صفر تھے مرتد ہو کر مسیلمہ وغیرہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۸۸۳ - اَلْبَیْعَةِ عَلٰی اِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ !!

۸۸۳ - زکوٰۃ دینے پر بیعت (قرآن مجید میں ہے کہ) اگر وہ (کفار و مشرکین) توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو پھر تمہاری دینی برادری میں وہ شامل ہیں !!

۱۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ قَالَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

۱۳۱۲ - ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے بیان کیا کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھنے پر بیعت کی تھی !!

باب ۸۸۴ - اِثْمِ مَانِعِ الزَّکٰوۃِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ !!

۸۸۴ - زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے پر گناہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یہاں سے) اپس جو کچھ تم جمع کر کے رکھتے تھے اس کا آج مزہ چکھو تک (زکوٰۃ نہ دینے والوں کی مذمت اور ان پر عذاب کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں !!)

۱۳۱۳ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ الْحَکَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ھُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاْتِی الْاِبِلُ عَلٰی صَاحِبِھَا عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ اِذَا ھُوَ لَمْ یُعْطِ فِیْھَا حَقَّھَا تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا وَتَاْتِی الْغَنَمُ عَلٰی صَاحِبِھَا عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ اِذَا لَمْ یُعْطِ فِیْھَا حَقَّھَا تَطَؤُہٗ بِاَظْلَافِھَا وَتَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا قَالَ وَمِنْ حَقِّھَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَی الْمَاءِ قَالَ وَلَا یَاْتِیْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِشَاۃٍ یَحْمِلُھَا عَلٰی رَقَبَتِہٖ لَھَا یُعَارٌ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا یَاْتِیْ بِبَعِیْرٍ یَحْمِلُہٗ عَلٰی رَقَبَتِہٖ لَہٗ رُغَاءٌ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ بَلَّغْتُ !!

۱۳۱۳ - ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا - آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ (قیامت کے دن) اپنے ان مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کا حق (زکوٰۃ) نہیں دیا تھا اس سے زیادہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے (جیسے دنیا میں) ان کے پاس تھے اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گے بکریاں بھی اپنے ان مالکوں کے پاس جنہوں نے ان کے حق نہیں دیئے تھے پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گی اور انہیں سینگ ماریں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا حق یہ بھی ہے کہ پانی پر دوہا جائے (اگر کوئی مسکین اور محتاج اس سے مانگے تو اسے دینے کے لئے) آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص قیامت کے دن اس طرح نہ آئے کہ اس کی گردن پر ایک ایسی بکری لدی ہوئی ہو جو چلا رہی ہو اور مجھ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے گروہ سے جا ملے تھے لیکن یہ لوگ بہت کم تھے، زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو زکوٰۃ مدینہ بھیجنے کے خلاف ہو گئے تھے، پھر بھی ایسے قبائل میں بہت سے مخلص مسلمان تھے اور اسلام کی روح کو سمجھتے تھے، انہوں نے اس کی سخت مخالفت کی، چنانچہ بہت جلد باغیوں پر قابو پا لیا گیا اور جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا تھا ان کا بھی استیصال ہو گیا !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



سے کہے کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عذاب سے بچائیے) اور میں اسے یہ جواب دوں کہ تمہارے لئے میں کچھ نہیں کرسکتا (میرا کام پہنچانا تھا سو میں نے پہنچا دیا، اس طرح کوئی شخص اونٹ لئے ہوئے قیامت کے دن نہ آئے۔ اس پر اونٹ کو چڑھا دیا گیا ہو۔ اونٹ چلا رہا ہو اور وہ خود مجھ سے فریاد کرے کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بچائیے) اور میں یہ جواب دیدوں کہ تمہارے لئے میں کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا تھا[1] !!

۱۳۱۴ ـ حَدَّثَنَا ـ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ !!

۱۳۱۴ ـ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبد الرحمٰن دینار نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے سانپ کی صورت اختیار کرلے گا کہ زہر کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہوں گے اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے (جیسے سانپ کے ہوتے ہیں) پھر وہ سانپ اپنے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا میں تمہارا مال اور خزانہ ہوں[2]۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی" اور وہ لوگ یہ نہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتے ہیں (یعنی زکوٰۃ و صدقات نہیں دیتے) کہ ان کا مال ان کے لئے خیر ہے بلکہ وہ شر ہے جس مال کے معاملہ میں انہوں نے بخل کیا ہے، قیامت میں اس کا طوق ان کی گردن میں پہنایا جائے گا" !!

## بَاب ۸۸۵ ـ مَا اُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ !

## ۸۸۵ ـ جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ پانچ اوقیہ سے کم مال میں صدقہ نہیں ہے[3] !!

---

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امت کو متنبہ فرما رہے ہیں کہ کسی کا مال و منال، اونٹ بکری یا کوئی چیز چوری کرنے کی سزا اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ملے گی۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ ایسے گنہگار کو میں بھی نہیں بچا سکتا اور میری طرف سے بھی اسے صاف جواب ملے گا اس لئے پہلے ہی لوگ آنے والی دنیا کی جزاء و سزاء کو سمجھ لیں تاکہ قیامت کے دن ان مذکورہ حالتوں میں انھیں نہ آنا پڑے، حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ یہ کس بات کی سزا ہوگی، ممکن ہے اونٹ یا بکری کے چور کو قیامت میں اس طرح کی سزا دی جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کی یہ سزا ہو۔ یا کسی اس سلسلے کی دوسری خیانت کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا کے گناہ قیامت میں جسم اور صورت اختیار کرلیں گے اور انہیں سب لوگ دیکھ سکیں گے !

[2] دنیا میں بھی اکثر مدفون خزانوں پر اژدھے اور سانپ کے موجود ہونے کے قصے مشہور ہیں یہ اتنی عام بات ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خزانے اور سانپ میں کوئی خاص مناسبت ہے کہ دنیا میں بھی اس کا مشاہدہ ہوتا ہے اور قیامت میں بھی مال جمع کرنے والوں کے خزانے سانپ ہی کی صورت اختیار کرلیں گے ؛ [3] ابتداء اسلام میں جب زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی تھی تو مالدار لوگوں سے ضرورت

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى "وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ" قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ !!

۱۴۱۵۔ ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے خالد بن اسلم نے انہوں نے بیان کیا ہم عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے آپ سے ایک اعرابی نے پوچھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق بتایئے "کہ جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ کرتے ہیں" (بعد میں اس پر وعید ہے) اس کا ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر کسی نے خزانہ جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہیں دی تو اس کی تباہی یقینی ہے۔ یہ حکم تو زکوٰۃ کے احکام نازل ہونے سے پہلے تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم نازل کر دیا تو اب وہی مال و دولت کو پاک کر دینے والی ہوئی !!

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ" !!

۱۴۱۶۔ ہم سے اسحٰق بن یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب بن اسحٰق نے خبر دی کہا کہ ہمیں اوزاعی نے خبر دی کہا کہ مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی کہ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے انہیں خبر دی اپنے والد یحییٰ بن عمارہ' بن ابوالحسن کے واسطہ سے اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں صدقہ نہیں ہے !!

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هَذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ

۱۴۱۷۔ ہم سے علی بن ہاشم نے بیان کی انہوں نے ہشیم سے سنا۔ کہا کہ ہمیں حصین نے خبر دی ۱۱ انہیں زید بن وہب نے کہا کہ میں زبدہ سے (جہاں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کے آخری ایام گذار رہے تھے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک غیر آباد علاقہ) گذر رہا تھا کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ دکھائی دیئے میں نے پوچھا کہ آپ یہاں کیوں آ گئے ہیں؟" انہوں نے جواب دیا کہ میں شام میں تھا تو معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے مطابق کچھ متعینہ مقدار وصول کی جاتی تھی لیکن جب زکوٰۃ فرض ہو گئی تو انہیں تفصیلات کے تحت اب مال سے "صدقہ" وصول کیا جانے لگا تھا اس سے زیادہ اگر کوئی دینا چاہتا تو یہ اس کی اپنی خوشی تھی، قرآن مجید میں اور احادیث میں کنز یعنی خزانہ جمع کرنے پر وعید آتی ہے، مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خزانہ سے مراد یہاں شریعت کی نظر میں مال جمع کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے کہ جس سے زکوٰۃ وغیرہ نہ نکالی جاتی ہو۔ لیکن اگر اس سے زکوٰۃ ادا کی جاتی رہے تو خواہ اس کی گنتی کروڑوں اور اربوں تک کیوں نہ پہنچ جائے اسے کنز (خزانہ) شریعت کی اصطلاح میں نہیں کہیں گے۔ کیونکہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ حالانکہ وہ بھی مال ہے۔ اب اگر کسی کی مالیت پانچ اوقیہ یا اس سے زیادہ ہو گئی اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اس نے اس مال کا حق ادا کر دیا، اور اب جو کچھ اس کے پاس ہے، وہ کنز نہیں کہلائے گا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے تھے کہ کنز وہ مال ہے جس سے زکوٰۃ نہ ادا کی جاتی ہو !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُونِي فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ أَنِ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتّٰى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ!!

میری گفتگو (قرآن کی آیت) "جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے" کے متعلق ہوئی۔ معاویہ کا کہنا یہ تھا کہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور میں یہ کہتا تھا کہ اہل کتاب کے ساتھ ہمارے متعلق بھی نازل ہوئی ہے۔ اس اختلاف کے نتیجہ میں میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی پیدا ہوگئی، چنانچہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو (جو ان دنوں خلیفۃ المسلمین تھے) کے یہاں میری شکایت لکھی (کہ میں اس طرح کا خیال رکھتا ہوں) عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ میں مدینہ چلا آؤں، چنانچہ میں چلا گیا (وہاں جب پہنچا) تو لوگوں کا میرے یہاں اس طرح ہجوم جمع ہونے لگا جیسے انہوں نے مجھے پہلے دیکھا ہی نہ ہو، پھر جب میں نے (لوگوں کے اس طرح اپنے پاس آنے کے متعلق عثمانؓ سے کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر مناسب سمجھو تو یہاں اپنا قیام ترک کرکے مدینہ سے قریب ہی کہیں قیام اختیار کرلو۔ یہی بات ہے جو مجھے یہاں تک لائی ہے اگر میرا امیر ایک حبشی بھی ہو جائے تو میں اس کی بھی سنوں گا اور اطاعت کروں گا![1]

---

[1] ہم نے اس سے پہلے لکھا تھا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کنز (خزانہ) جس کے جمع کرنے کی مذمت قرآن مجید میں آئی ہے اس سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو، لیکن اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو پھر باقی مال و دولت خواہ اس کی گنتی اربوں تک کیوں نہ پہنچے "کنز" کے حکم میں نہیں ہے اور کوئی بھی شخص زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد جتنا بھی مال چاہے جمع کر سکتا ہے۔ کوئی پابندی اسلام نہیں لگاتا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے "کنز" سے متعلق ایک اور بھی کہی ہے جس کی طرف ہم نے اپنے نوٹ میں اشارہ کیا ہے، بہرحال مقصد دونوں حضرات کا ایک ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مال و دولت جس قدر بھی جائز طریقے پر جمع کی جا سکے کوئی مضائقہ نہیں۔ تمام صحابہ بھی یہی سمجھتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی بہت سے صحابہ بڑے مالدار اور صاحب ثروت تھے خلفاء راشدین کے دور میں بھی تھے اور ہمیشہ رہے۔ لیکن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا خیال اس سلسلے میں کچھ جداگانہ تھا وہ زندگی میں عیش و عشرت اور مال و دولت جمع کرنے کے رجحان کو پسند نہیں کرتے تھے بہت سے لوگ آج کل ابوذر رضی عنہ کی طرف سوشلسٹ نظریات۔ کی نسبت کر دیتے ہیں جو انتہائی نامعقول ہونے کے ساتھ خلاف واقعہ بھی ہے اصل بات یہ تھی کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں بڑی فقر پسندی تھی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت دنوں تک رہے تھے اور آں حضورؐ سے آپ کو بڑی محبت اور عشق تھا حضور اکرمؐ بھی آپ سے بڑا لگاؤ رکھتے تھے۔ اور موقعہ بہ موقعہ آپ کے مزاج کے مطابق ہدایات بھی دیا کرتے تھے۔ خود حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ جب مدینہ کی عمارتیں سلع پہاڑی کے برابر پہنچ جائیں تو تم شام چلے جانا چنانچہ جب مدینہ کی عمارتیں سلع کے برابر پہنچ گئیں تو میں شام چلا آیا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشین گوئی بھی تھی کہ شام فتح ہوگیا اور وہاں اسلامی حکومت کا انتظام قائم ہوگا پھر ابوذر رضی اللہ عنہ اس دور تک زندہ بھی رہیں گے جب مدینہ میں مال و دولت کی اتنی فراوانی ہو جائے گی کہ لوگ عالی شان عمارتیں بنانے لگیں گے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کا واقعہ تھا مال و دولت کی کوئی کمی نہیں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو حالات تھے آج کے حالات ان سے بہت مختلف تھے جو لوگ اجتماعی زندگی اور انتظامی معاملات کی نزاکتوں سے واقف تھے وہ اسے حالات کی پیداوار سمجھ کر نظر انداز کر دیتے تھے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرح لوگوں کے دلوں کو بنا دینا ان کے بس کی بات نہیں تھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٣١٨۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِيْ مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِيْ قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ

١٣١٨۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریری نے ابو العلاء کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے احنف بن قیس نے انہوں نے کہا کہ میں بیٹھا۔ ح اور مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے جریری نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو العلاء بن شخیر نے حدیث بیان کی ان سے احنف بن قیس نے حدیث بیان کی کہ میں قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا۔ اتنے میں سخت، بال، موٹے کپڑے اور موٹی جھوٹی حالت میں ایک شخص آئے اور مجلس کے قریب کھڑے ہو کر سلام کیا کہا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو اس پتھر کی بشارت ہو، جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس کی چھاتی پر رکھا جائے گا (اس کی شدت کا یہ عالم ہو گا کہ سینے سے ہو کر) مونڈھے کی طرف سے نکل جائے گا اور مونڈھے کی پتلی ہڈی پر رکھا جائے گا تو سینے کی طرف نکل جائے گا اس طرح وہ پتھر برابر ہلتا رہے گا۔ پھر وہ صاحب چلے گئے اور ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ چلا اور ان کے قریب بیٹھ گیا، اب تک مجھے یہ معلوم نہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) لیکن ابوذر رضی اللہ عنہ ایک فقر پسند صحابی تھے، انہیں ان حالات سے بڑا دکھ ہوتا تھا اور وہ اس کا اظہار بھی برملا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے پوچھا کہ آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم سے بہتر ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بات یہ نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب اور محبوب وہ ہے جو اس عہد پر اپنی تمام زندگی میں قائم رہے جو اس نے مجھ سے کیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عہد کیا تھا اور میں اس پر قائم ہوں" !!

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے اور آپ کے خیالات سے بہت سے لوگوں کا دارالخلافہ میں متاثر ہو جانا ضروری تھا۔ یہ ایسی بات تھی جس سے انتظامی معاملات میں بڑا خلل پیدا ہو سکتا تھا اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں شام چلے جانے کے لئے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سے یہی کہا تھا، چنانچہ وہ فوراً شام چلے گئے۔ وہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ گورنر تھے ابوذر رضی اللہ عنہ نے جب وہاں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ مال و دولت جمع نہ کرنی چاہیئے بلکہ سب کچھ اپنی ایک دن کی ضرورت سے بچنے کے بعد اللہ کے راستے میں خرچ کر دینی چاہیئے، تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی شکایت کی اور اس پر عثمان رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے آپ مقام ربذہ چلے گئے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے، وہیں آپ کا انتقال بھی ہوا تھا۔ روایتوں میں ہے کہ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ کی بیوی جو ساتھ تھیں رو پڑیں کہ کس مسافرت اور غربت میں موت ہو رہی ہے، کفن کے لئے بھی کوئی چیز نہیں تھی! ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس وقت ایک پیشین گوئی یاد آئی اور بیوی سے فرمایا کہ میری وفات کے بعد اس ٹیلے پر جا بیٹھنا کوئی قافلہ آئے گا۔ جو میرے کفن دفن کا انتظام کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اچانک ایک قافلہ کے ساتھ ادھر سے گزرے۔ صورت حال جب معلوم ہوئی تو آپ رو پڑے اور اپنا عمامہ کفن کے لئے دے دیا، ورضی اللہ عنہم ورضوا عنہ !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتّٰى أَلْقَى اللّٰهَ ۔

کہ یہ صاحب کون ہیں ان کے قریب پہنچ کر میں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کی بات مجلس والوں نے پسند نہیں کی، انہوں نے جواب دیا کہ یہ اہل مجلس کو کچھ معلوم نہیں۔ مجھ سے میرے خلیل نے کہا تھا کہ (میں نے پوچھا کہ آپ کے خلیل کون ہیں؟) جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابوذر!) احد پہاڑ تو تم نے دیکھا ہوگا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ اس وقت میں نے سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ کتنا دن ابھی باقی ہے کیونکہ مجھے (آپ کی بات سے) یہ خیال گزرا کہ آپ کسی اپنے کام کیلئے مجھے بھیجیں گے۔ میں نے جواب دیا کہ جی ہاں (احد پہاڑ میں نے دیکھا ہے) آپ نے فرمایا اگر میرے پاس اس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میری خواہش یہی ہوگی کہ تین دینار کے سوا تمام (اللہ کے راستے میں) دے ڈالوں (ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ ان لوگوں کو کچھ معلوم نہیں۔ یہ دنیا جمع کرنیکی فکر کرتے ہیں، ہرگز نہیں! خدا کی قسم نہ میں ان کی دنیا ان سے مانگتا اور نہ دین کا کوئی مسئلہ ان سے پوچھتا تا آنکہ اللہ تعالیٰ سے جا ملوں[1] ۔

## بَاب ۸۸۶ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ ۔

## ۸۸۶۔ مال کا مناسب مواقع پر خرچ کرنا[2] ۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ فِي هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ۔

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے یحییٰ نے اسماعیل کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسد صرف دو ہی آدمیوں کے ساتھ ہو سکتا ہے (اگر جائز ہوتا) ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اسے حق اور مناسب جگہوں میں خرچ کرنیکی توفیق دی۔ دوسرا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (علم اور قوت فیصلہ وغیرہ) دی اور اس نے اپنی حکمت کے مطابق فیصلے کئے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دی ۔

## بَاب ۸۸۷ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

## ۸۸۷۔ صدقہ میں ریاکاری۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے لوگو

جو ایمان لا چکے ہو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور (جس نے تمہارا صدقہ لیا ہے اسے) اذیت دے کر برباد نہ کرو جیسے وہ شخص (اپنے صدقات برباد کر دیتا ہے) جو لوگوں کو دکھانے کیلئے مال خرچ کرتا

---

[1] اس حدیث سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا بات کہی تھی اور ان کا عمل اس پر کس وجہ سے تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حال تھا آپ کے عہد مبارک میں ہی اطراف عرب سے مدینہ میں مال و دولت کے ڈھیر لگ جاتے تھے لیکن آپ تمام مال ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے یہ خدا سے خوف وخشیت کا آخری درجہ ہے لیکن ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس معاملہ میں کچھ شدت تھی اس لئے اکابر صحابہؓ کو ان کے طرز عمل سے شکایت تھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا منشا وہ نہیں تھا جو ابوذر رضی اللہ نے سمجھا۔ اسلام نے فرائض، واجبات اور مستحبات کے مختلف مدارج امت کی آسانی کیلئے قائم کر دیئے تھے، زکوٰۃ ایک متعینہ مال کی مقدار پر فرض ہو جاتی ہے۔ جتنی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اسے نکالنے کے بعد فرض ختم ہو جاتا ہے پھر مستحبات وغیرہ کے درجے ہیں۔ شریعت نے خود ایک قانون بنا دیا ہے اس پر خلوص کے ساتھ عمل نجات کیلئے کافی ہے[2] اسلام میں مطلوب یہ ہے کہ مال کا مناسب مواقع پر خرچ ہو۔ اگر کسی کے پاس زکوٰۃ کے نصاب کی حد تک روپے ہیں تو سب سے پہلا خرچ کا موقعہ زکوٰۃ نکالنا ہے۔ یہ فرض ہے پھر اپنے پر۔ اپنی بیوی بچوں پر۔ والدین اور دوسرے اعزہ واقرباء پر خرچ کرنا۔ اور اگر اتنی وسعت ہے تو عام انسانی فائدوں کیلئے شخصی یا اجتماعی، روپے خرچ کرنے چاہئیں، بعض حالات میں یہ فرض ہو جاتا ہے۔ ورنہ عام حالات میں بقدر وسعت صرف مستحب جائز ہیں، البتہ اپنا، بیوی بچوں کا، والدین کا خیال سب سے مقدم ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْكَافِرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيْدٌ وَالطَّلُّ النَّدٰى،

ہے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا" (سے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور اللہ اپنے منکروں کی ہدایت نہیں کرتا" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) صلداً سے مراد صاف اور چکنی چیز ہے۔ عکرمہؓ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) وابل سے مراد سخت بارش ہے اور طل سے مراد نرمی ہے،

**باب ۸۸۸** ۔ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ !!

۸۸۸ ۔ اللہ تعالیٰ چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا اور پاک کمائی سے قبول کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "بھلی بات اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے نتیجہ میں (اس شخص کو جسے صدقہ دیا گیا ہے) اذیت دی جائے کہ اللہ بڑا بے نیاز، نہایت بردبار ہے [1] !!

**باب ۸۸۹** اَلصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

۸۸۹ ۔ صدقہ پاک کمائی سے! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے [2] اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے، نیک عمل کئے، نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی انہیں ان اعمال کا ان کے رب کے یہاں اجر ملے گا۔ اور نہ انہیں کوئی خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہونگے

**۱۳۲۰ ۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ وَقَالَ

۱۳۲۰ ۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوالنضر سے سنا، پھر انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف پاک کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے [3]، پھر صدقہ کرنے والے کے مال میں زیادتی کرتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو بڑھاتا ہے (کھلا پلا کر)

---

[1] یعنی سائل سے مناسب الفاظ میں حسن خلق کا مظاہرہ کے ساتھ انکار اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے نتیجہ میں اس پر احسان جتایا جائے یا اس کے ساتھ کوئی اذیت دہ معاملہ کیا جائے کیونکہ ایسے معاملہ سے نیکی برباد اور گناہ لازم آتا ہے اور اگر سائل سے مناسب الفاظ میں معذرت کر دی جائے اور کچھ نہ دیا جائے تب بھی ثواب ملتا ہے کہ کم از کم حسن اخلاق کا تو مظاہرہ کیا۔ اسلام میں کسی کے ساتھ اذیت دہ معاملہ کی اجازت کسی حال میں بھی نہیں ہوتی، بلکہ اس کا مطالبہ مسلمانوں سے زیادہ سے زیادہ اور بہر صورت حسن اخلاق اختیار کرنے کا ہے، آپ کسی پر احسان کریں اور پھر احسان جتائیں تو اگرچہ آپ کی بات واقعہ کے خلاف نہیں ہوگی لیکن بہرحال جس پر آپ اپنا احسان جتا رہے ہیں اسے تکلیف ضرور ہوگی اور ایسے احسان کی اللہ کی نظر میں کوئی قیمت نہیں جس کا نتیجہ اذیت ہے، اللہ تعالیٰ آپ سے اور آپکے احسان سے بے نیاز ہے اگر آپ کسی پر احسان کرتے ہیں تو اسی خدائے بے نیاز کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں کرتے ہیں اور آپ اس پر اکڑ نہیں سکتے جس خدا نے آپکو استطاعت دی ہے وہ چھین بھی سکتا ہے [2] یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو سود سے منع کیا ہے اور صدقہ کا حکم دیا ہے اب اگر کوئی شخص صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کرتا ہے اور اس پر اسے اجر بھی ملیگا اور اسکے مال میں برکت بھی ہوگی لیکن اگر کوئی شخص اللہ کے حکم کے خلاف سود لیتا ہے تو اسے گناہ بھی ہوگا اور سودی مال میں بھی بے برکتی بھی! [3] یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ صدقہ بڑا قیمتی ہے اور اس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تا آنکہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے اس روایت کی متابعت سلیمان نے ابن دینار کے واسطہ سے کی ہے اور ورقاء نے ابن دینار سے کہا ان سے سعید بن یسار نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت مسلم بن ابی مریم۔ زید بن اسلم، اور سہیل نے ابوصالح کے واسطہ سے کی۔ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے !!

## باب ۸۹۰ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ !!

## ۸۹۰۔ صدقہ، اس سے پہلے کہ اس کا لینے والا کوئی باقی نہ رہے[1]

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا !!

۱۳۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ صدقہ کرو، ایک ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر تلاش کرے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا (جس کے پاس صدقہ لے کر جائے گا) وہ جواب یہ دیگا کہ اگر تم کل اسے لائے ہوتے تو میں قبول کر لیتا کیونکہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی !!

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِيْ !!

۱۳۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت آنے سے پہلے مال و دولت کی بہتات ہو جائے گی اور سب مالدار ہو جائیں گے اس وقت صاحب مال کو اس کی فکر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا، اور اگر کسی کو دینا بھی چاہے گا تو جواب ملیگا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے !!

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوعاصم نبیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سعدان بن بشر نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابومجاہد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محل بن خلیفہ طائی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ دو شخص آئے۔ ایک شخص فقر اور فاقہ کی شکایت لئے ہوئے تھا اور دوسرے کو راستوں کے غیر مامون ہونے کی شکایت تھی

---

[1] زین بن منیرؒ نے فرمایا ہے کہ اس عنوان سے مصنفؒ اس بات پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ صدقہ یا زکوٰۃ نکالنے میں ٹال مٹول سے کام نہ لینا چاہیئے، بلکہ جس دن واجب ہو جائے بلا کسی تاخیر فوراً نکال دینا چاہیئے کہ کسی تاخیر کے بغیر زکوٰۃ مستحقوں کو پہنچا دینے سے وہ برکت بھی شروع ہو جاتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ کی بھی۔ اس عنوان کے تحت دی گئی تمام احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ اور زکوٰۃ دینے کی ترغیب میں یہ انداز اختیار فرمایا ہے کہ ایک زمانہ وہ بھی آنے والا ہے جب زمین اپنی دولت اگل دے گی اور صدقہ لینے والا کوئی باقی نہ رہیگا۔ یا اگر ہونگے بھی تو بہت کم تعداد میں اور صدقہ انہیں گھر بیٹھے اتنا مل جائے گا کہ پھر ضرورت باقی نہیں رہے گی [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَاَمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ وَّلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا فَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ "

(ڈاکوؤں اور اچکوں سے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے تو بہت جلد ایسا زمانہ آنے والا ہے جب ایک قافلہ مکہ سے کسی نگران یا محافظ جماعت کے بغیر نکلے گا (اور اسے کوئی راستے میں خطرہ نہیں ہوگا) اور رہا فقر و فاقہ تو قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک (مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے یہ حال نہ ہو جائے کہ) ایک شخص اپنا صدقہ لے کر تلاش کرے لیکن کوئی اسے لینے والا نہ ملے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک شخص اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نہ کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ ترجمانی کے لئے کوئی ترجمان ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ وہ کہے گا کہ آپ نے دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا میں نے تمہارے پاس اپنا پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا کہ آپ نے بھیجا تھا۔ پھر وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا اور ادھر بھی آگ ہی آگ، پس تمہیں جہنم سے ڈرنا چاہیئے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے (کا صدقہ کر کے اس کا ثبوت دے) اگر یہ بھی میسر نہ آسکے تو ایک اچھی بات کے ذریعہ (اللہ سے اپنے خوف کا ثبوت دینا چاہیئے !!)

۱۳۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ،

۱۳۲۴۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئندہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک شخص سونے کا صدقہ لے کر تلاش کرے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملیگا اور یہ بھی مشاہدہ میں آجائے گا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس چالیس عورتیں ہونگی کیونکہ مردوں کی کمی ہو جائے گی اور عورتوں کی زیادتی !!

## باب ۸۹۱ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَّالْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ !!

## ۸۹۱۔ جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا کسی معمولی سے صدقہ کے ذریعہ ہو (قرآن مجید میں ہے) وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ (ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال خرچ کرتے ہیں) سے فرمانِ باری میں مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ تک ! [1]

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ

۱۳۲۵۔ ہم سے ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو النعمان حکم بن عبد اللہ بصری نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث

[1] مطلب یہ ہے کہ انسان دوزخ میں اپنے گناہ کی وجہ سے جائیگا اور زکوٰۃ، صدقہ، اور خیرات سے گناہ جھڑتے ہیں اسلئے چاہیئے کہ ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ و خیرات کرے۔ اس سلسلے میں صدقہ کی جلنے والی چیز کی قلت و کثرت کا بھی خیال نہ ہونا چاہیئے، چیز خواہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو اسے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے۔ صدقہ کا مفہوم دینے لینے کی حدود سے بھی آگے ہے، حدیث میں ہے کہ میٹھی بات بھی صدقہ ہے اور اس صدقہ سے بھی گناہ جھڑتے ہیں اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معمولی سے معمولی حقوق کا بھی پاس و لحاظ ہونا چاہیئے۔ اگر کسی کا کسی پر تنکے برابر بھی کوئی حق ہے تو اسے بھی چکا دینے کی کوشش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنی چاہیئے کیونکہ حقوق معمولی ہوں یا بڑے، بہر حال جزا و سزا کے احکام سب پر مرتب ہوں گے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا مُرَائِي وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ الآيَةَ

بیان کی ان سے سلیمان نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو ہم بار برداری (حمالی) کیا کرتے تھے (تاکہ اس طرح جو اجرت ملے اسے صدقہ کر دیا جائے) اسی زمانہ میں ایک شخص آیا اور اس نے صدقہ کے طور پر کافی چیزیں دیں لوگوں نے اس پر یہ کہنا شروع کیا کہ یہ ریاکار ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے صرف ایک صاع کا صدقہ دیا اس کے متعلق لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کو ایک صاع صدقہ کی کیا ضرورت تھی! اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہ لوگ جو ان مومنوں پر عیب لگاتے ہیں جو صدقہ زیادہ دیتے ہیں اور ان پر بھی جو محنت سے کما کر لاتے ہیں (اور کم صدقہ کرتے ہیں) الآیۃ !!

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ !!

۱۳۲۶ - ہم سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ہم میں سے بہت سے بازار میں جا کر بار برداری کرتے اور اس طرح ایک مد حاصل کرتے (جسے صدقہ کر دیتے تھے) لیکن آج انہیں میں بہت سوں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم یا دینار) ہیں! [1]

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ !!

۱۳۲۷ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو اسحاق نے کہ میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جہنم سے بچو، کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی!

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ

۱۳۲۸ - ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہیں تھا میں نے وہی دے دی اس ایک کھجور کو اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا، پھر وہ اٹھی اور چلی گئی اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے ان بچیوں کی وجہ سے

[1] یعنی جب ابتدائے اسلام میں صدقہ نکالنے کا حکم ہوا تو لوگ بہت محتاج اور غریب تھے لیکن اللہ اور رسول کی اطاعت کا یہ عالم تھا کہ بازار میں جاتے محنت مزدوری کرتے اور جو کچھ حاصل ہوتا صدقہ کر دیتے۔ آج یہ عالم ہے کہ انہیں غرباء کے یہاں ہزاروں اور لاکھوں کے وارے نیارے ہوتے ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ صدقہ کرنے والوں کو دنیا میں بھی بدیر یا بسویر اس کا بدلہ ملتا ہے اور آخرت میں اس کا اجر تو بہر حال متعین ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ !!

خود کو معمولی سے بھی ابتلاء میں ڈالا تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے حجاب بن جائیں گی !!

## باب ۸۹۲ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى آخِرِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ، "الآية" !!

۸۹۲ - بخیل اور تندرست کے صدقہ کی فضیلت، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ موت کا وقت آئے " الآیۃ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن (قیامت) آجائے، جب نہ خرید و فروخت ہو گی، نہ دوستی اور شفاعت، الآیۃ !!

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

۱۳۲۹ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوزرعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی، یا رسول اللہ! کس طرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس صدقہ میں جسے تم صحت کے وقت بخل کے باوجود کرو (تمہیں ایک طرف تو فقر کا ڈر ہو کہ صدقہ کیا گیا تو کہیں سارا مال ہی ختم نہ ہو جائے، اور دوسری طرف مالدار بننے کی خواہش اور امید (کہ اگر کچھ دیا لیا جائے تو مال میں خوب اضافہ ہو گا) اور (اس کام میں) تامل و توقف نہ ہونا چاہیئے کہ جب جان حلق تک آجائے (موت کے وقت)، تو اس وقت کہنے لگے کہ فلاں کیلئے اتنا ہے اور فلاں کیلئے اتنا۔ حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا ہے[1] !!

## باب ۸۹۳

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ إِنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى

۱۳۳۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے فراس نے ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپؐ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آپ سے کون جا ملے گا (یعنی آپ کی وفات کے بعد) آپؐ نے فرمایا کہ جس کا ہاتھ سب سے زیادہ طویل (کھلا ہوا) ہو گا۔ اب ہم نے ایک لکڑی سے پیمائش شروع کر دی تو سودہ رضی اللہ عنہ سب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں۔ لیکن بعد میں ہم نے سمجھا کہ لمبے ہاتھ

---

[1] اگر عقل کے پیمانہ پر تولا جائے تو موت کے وقت وصیت پر اعتبار نہ ہونا چاہیئے تھا کیونکہ موت کا وقت جب بالکل قریب آگیا تو گویا اب اس کا مال ملکیت سے نکل کر دوسرے ورثاء کی ملکیت میں چلا جاتا ہے لیکن شریعت کا یہ احسان ہے کہ تہائی مال میں وصیت کی اجازت دے دی ہے حدیث اسی طرف اشارہ ہے کہ موت کا وقت آنے سے پہلے صدقہ اور خیرات کرلینی چاہیئے۔ یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ جب موت کا وقت آجائے تو آپ وصیتیں کرنے بیٹھ جائیں۔ یہ صرف شریعت کا احسان ہے کہ تہائی مال میں وصیت کی اس نے اجازت دی ہے، ورنہ وہ مال تو اب کسی اور کا ہو چکا ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَۃَ !!

**باب ۸۹۴** - صَدَقَۃِ الْعَلَانِیَۃِ، وَقَوْلِہٖ، اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ !!

**باب ۸۹۵** - صَدَقَۃِ السِّرِّ، وَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَقَوْلِہٖ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِیَ وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَآءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَیُکَفِّرُ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ !!

**باب ۸۹۶** - اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰی غَنِیٍّ وَّھُوَ لَا یَعْلَمُ

**۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا** - اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ

والی ہونے سے آپ کی مراد صدقہ زیادہ کرنے سے تھی اور سودہ رضی اللہ عنہا ہی سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں صدقہ کرنا آپ کا محبوب[1] مشغلہ تھا۔

**۸۹۴** - سب کے سامنے صدقہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں، پوشیدہ طور پر اور علانیہ، ان سب کا ان کے رب کے پاس اجر متعین ہے انہیں کوئی خوف اور ڈر نہیں اور نہ انہیں کسی قسم کا غم ہو گا

**۸۹۵** - پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صدقہ کرتا ہے اور اسے اس طرح چھپاتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر تم صدقہ کو ظاہر کر دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر اسے پوشیدہ طور پر دو اور دو فقرا کو تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور تمہارے گناہ ختم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے پوری طرح باخبر ہے[2]

**۸۹۶** - اگر لاعلمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا؟

**۱۳۳۱** - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا "ایک شخص نے (بنی اسرائیل کے) کہا کہ مجھے صدقہ دینا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر چرچا تھا کہ کسی نے چور کو صدقہ دے دیا اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے! میں پھر صدقہ کروں گا چنانچہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور اس مرتبہ ایک زانیہ کے ہاتھ میں دے آیا اور

---

[1] یعنی بظاہر ہاتھ بھی آپ کے طویل تھے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سمجھنے میں ابتداءً ہم سے غلطی ہوئی اس لئے اس وقت بھی آپ کے متعلق خیال ہوا کہ آپ ہی سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں گی لیکن بعد میں جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس وقت بھی آپ ہی کو اولیت حاصل رہی، کیونکہ سخاوت میں بھی سب سے بڑھ کر آپ ہی تھیں۔ چنانچہ آپ ہی کا سب سے پہلے انتقال ہوا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا تھا اور وہ بھی بڑی سخیہ تھیں اور بعض نے دوسری ازواج کا نام لیا ہے لیکن اسی کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور آپ ہی سب سے زیادہ سخیہ تھیں!

[2] علماء نے ضابطہ تو یہ لکھا ہے کہ زکوٰۃ یا وہ صدقات جو واجب ہیں انہیں علانیہ طور پر سب کے سامنے دینا چاہیئے لیکن نفلی یا اپنے طور پر جو صدقات کئے جائیں وہ پوشیدہ طور پر ہونے چاہئیں۔ لیکن حالات کا اس میں لحاظ ضروری ہے، بعض اوقات زکوٰۃ میں اگر موزوں ہے تو چھپے طور پر دینا بہتر ہے اور بعض اوقات نفلی صدقات بھی علانیہ دیئے جا سکتے ہیں، بہرحال دکھاوا اور ریاکاری کسی صورت میں بھی نہ ہونی چاہیئے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



الحمد على زانية لأتصدقن بصدقة فخرج بصدقته
فوضعها في يد غني فأصبحوا يتحدثون تصدق على غني
فقال اللهم لك الحمد على سارق وعلى زانية وعلى
غني فأتي فقيل له أما صدقتك على سارق فلعله أن
يستعف عن سرقته وأما الزانية فلعلها أن تستعف
عن زناها وأما الغني فلعله يعتبر فينفق مما أعطاه الله
عز وجل !!

جب صبح[1] ہوئی تو پھر چرچا تھا کہ رات کسی نے زانیہ عورت کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا، اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا! اچھا پھر صدقہ نکالوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لئے ہوئے نکلا، اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ لگا صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے اپنا صدقہ دیدیا ہے اس شخص نے کہا کہ اللہ! حمد تیرے لئے ہی ہے! میں اپنا صدقہ (چور زانیہ اور مالدار کو دے آیا (جو سب کے سب غیر مستحق تھے) لیکن اسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے تو اس میں اس کا امکان ہے وہ چوری سے باز آجائے اسی طرح زانیہ کو صدقہ کا مال مل جانے پر اس کا امکان ہے کہ وہ زنا سے باز آجائے اور مالدار کے ہاتھ میں پڑنے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو اور پھر جو اللہ عزوجل نے اسے دیا ہے وہ خرچ کرے[2]

## باب ۸۹۷ ۔ إذا تصدق على ابنه وهو لا يشعر !!

## ۸۹۷ ۔ اگر لاعلمی میں اپنے بیٹے کو صدقہ دے دیا؟

**۱۳۳۲ ۔ حدثنا** محمد بن يوسف قال حدثنا
إسرائيل قال حدثنا أبو الجويرية أن معن بن يزيد
حدثه قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا و
أبي وجدي وخطب علي فأنكحني وخاصمت إليه و
كان أبي يزيد أخرج دنانير يتصدق بها فوضعها
عند رجل في المسجد فجئت فأخذتها فأتيته
بها فقال والله ما إياك أردت فخاصمته إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال لك ما نويت يا يزيد
ولك ما أخذت يا معن !!

**۱۳۳۲** ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوجویریہ نے حدیث بیان کی کہ معن بن یزید نے ان سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اور میرے والد اور میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی آپ نے میری منگنی بھی کرائی تھی اور آپ ہی نے نکاح بھی پڑھایا تھا اور میں آپ کی خدمت میں ایک جھگڑا لے کر حاضر ہوا تھا، واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے نکالے تھے اسے انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے یہاں رکھ دیا میں گیا اور میں نے اسے لے لیا، پھر جب اسے لیکر والد کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ بخدا میرا ارادہ تمہیں دینے کا نہیں تھا، یہی جھگڑا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر حاضر ہوا تھا اور آپ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ دیکھو یزید! جو تم نے نیت کی تھی اس کا ثواب تمہیں ملیگا اور معن! جو تم نے لے لیا وہ اب تمہارا ہو گیا[3]

---

[1] دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے رات میں صدقہ دیا تھا کیونکہ رات ہی میں دینے کی نذر مانی تھی (یعنی اسے کچھ پتہ نہیں چلا) اور اپنا صدقہ چور کو دیدیا۔ صبح ہوئی تو تمام لوگوں کی زبان پر اس کا چرچا تھا اس لئے اس نے دوبارہ دیا اور اسی طرح برابر ہوتا رہا غلطی اس وجہ سے ہو جاتی تھی کہ نذر کے مطابق رات کو صدقہ دیا جاتا تھا [2] دوسری روایتوں میں ہے کہ اس صدقہ کے قبول بارگاہ الٰہی ہونے کی بھی بشارت دی گئی تھی کیونکہ دینے والے کی نیت میں خلوص تھا۔ اللہ تعالیٰ بھی آزمانا چاہتے تھے۔ چنانچہ بار بار غلطی ہوئی اور پھر اس کے علم میں بھی لایا گیا۔ دینے والے نے اپنی سی ہر طرح کی کوشش کر لی کہ صدقہ مستحق کو پہنچ جائے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ لاعلمی میں اگر صدقہ مالدار کے ہاتھوں پڑ جائے اور دینے والے کی نیت میں خلوص ہو تو مقبول ہوتا ہے، حنفیہ کے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے۔ البتہ پوری طرح سوچ سمجھ کر دینا چاہیئے۔ یاد رہے کہ یہ بحث صدقہ واجب یا فرض یعنی زکوٰۃ یا نذر وغیرہ کی ہے اگر نفلی صدقہ ہو اور لاعلمی میں دے دیا جائے تو اس میں کسی مضائقہ کا سوال ہی نہیں [3] بظاہر اس حدیث سے یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ لاعلمی میں اگر بیٹا باپ کا صدقہ لے لے تو صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ مالدار والے مسئلہ کی طرح۔ غالباً مصنف کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے یعنی خواہ صدقہ واجب اور فرض ہو یا نفل باپ کا اگر لاعلمی میں بیٹے کو مل جائے تو ادا ہو جاتا ہے لیکن حدیث میں اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں کہ بہر صورت ادا ہو جاتا ہے۔ حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ٨٩٨ ۔ اَلصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ !!

١٣٣٣ ۔ حَدَّثَنَا ۔ مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ !!

## باب ٨٩٨ ۔ صدقہ داہنے ہاتھ سے !!

١٣٣٣ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی عبید اللہ کے واسطہ سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے حفص بن عاصم کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف پرور حاکم۔ وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پھلا پھولا ہو۔ وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دو ایسے شخص جو اللہ کے لئے محبت رکھتے ہیں ان کے اجتماع اور جدائی کی بنیاد یہی ہو ایسا شخص جسے خوبصورت اور باوجاہت عورت نے بلایا (برے ارادہ سے) لیکن اس کا جواب یہ تھا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ انسان جو صدقہ کرتا ہے اور اسے اس درجہ چھپاتا ہے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھیں بھر آتی ہیں!!

١٣٣٤ ۔ حَدَّثَنَا ۔ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا !!

١٣٣٤ ۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے معبد بن خالد نے خبر دی کہا کہ میں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کیا کرو۔ کیونکہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب آدمی اپنے صدقہ کو لیکر پھرے گا (کہ کوئی قبول کرے اور جب وہ کسی کو دیگا تو وہ) آدمی کہے گا کہ اگر اسے تم کل لائے ہوتے تو میں لے لیتا، کیونکہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی!!

## باب ٨٩٩ ۔ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ ، وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

## باب ٨٩٩ ۔ جس نے اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دیا اور خود نہیں دیا

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ خادم بھی صدقہ دینے والوں میں سمجھا جائے گا !!

١٣٣٥ ۔ حَدَّثَنَا ۔ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

١٣٣٥ ۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے شقیق نے ان سے مسروق نے

---

(بقیہ) کہ فرض یا واجب صدقہ یعنی زکوٰۃ وغیرہ باپ کی اگر بیٹا لاعلمی میں لے کر خرچ کردے تو وہ ادا نہیں ہوتی لیکن اگر صدقہ نفلی ہو تو ادا ہو جاتا ہے فقہاء نے مالدار اور باپ بیٹے کے فرق پر بحث کی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مالدار اور غریب میں امتیاز عام حالات میں بعض اوقات دشوار ہو جاتا ہے لیکن باپ بیٹے کا فرق تعلق بہت ظاہر اور واضح ہوتا ہے اور ہر شخص جانتا ہے۔ خصوصاً باپ اور بیٹے کو تو بہر حال معلوم ہوتا ہے البتہ نفلی صدقات میں اس سلسلے میں بھی توسع سے کام لیا گیا ہے ۔ خادم، ملازم اور وہ تمام لوگ جن کے پاس مالک کا مال امانت کی حیثیت سے ہے اگر مالک کی اجازت سے کسی کو صدقہ دیں تو اس میں صدقہ کا تھوڑا بہت ثواب انہیں ملیگا، اس حکم میں بیوی وغیرہ بھی آجاتی ہے کیونکہ یہ بھی اپنے شوہر کے مال کی امین ہوتی ہیں گویا صدقہ دینے میں جس درجہ اور جس طرح کا بھی کسی نے حصہ لیا ہے ثواب اسے ضرور ملیگا۔ کم وکیف اور نیت و اخلاص کے تفاوت کے ساتھ ثواب میں بھی تفاوت ہوگا !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے (اللہ کے راستہ میں) اور اس کی نیت شوہر کی پونجی برباد کرنی نہ ہو تو اسے اس کے خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور شوہر کو اس کا اجر ملتا ہے کہ وہی کما کے لایا تھا، خزانچی کا بھی یہی حکم ہے ایک کے ثواب سے دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی۔ [1]

## باب ۹۰۰۔ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرَ عَلٰى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذٰلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ!!

**۹۰۰۔ صدقہ اسی حد تک ہونا چاہئے کہ سرمایہ باقی رہے** [2]

اگر کوئی ایسا شخص صدقہ کرے جو محتاج ہو یا اس کے خاندان والے محتاج ہوں یا اس پر قرض ہو تو صدقہ کرنے غلام آزاد کرنے اور ہبہ کرنے سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ قرض ادا کیا جائے اور یہ دینے والے پر رد کر دیا جاتا ہے کیونکہ اسے یہ حق نہیں کہ وہ دوسروں کے مال کو ضائع کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس سے قرض اس نیت سے لیتا ہے کہ اسے ضائع کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ضائع کر دیتے ہیں [3] البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جو صبر کے لئے مشہور ہو اور احتیاج [4] کے باوجود دوسروں کیلئے ایثار سے کام لیتا ہو، جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل کہ آپ نے (ایک مرتبہ) اپنا (تمام) مال صدقہ کر دیا تھا اسی طرح انصار نے مہاجرین کے ساتھ ایثار سے کام لیا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع کیا ہے اس لئے یہ کسی کو حق نہیں کہ دوسروں کے مال کو صدقہ کرے وجہ سے ضائع کر دے، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں توبہ اس طرح کرنا چاہتا ہوں کہ اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں، لیکن آپ نے فرمایا کہ کچھ سرمایہ اپنے پاس بھی محفوظ رکھو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اس پر میں نے عرض کی کہ پھر میں اپنا وہ حصہ اپنے لئے محفوظ رکھتا ہوں جو خیبر میں ہے!!

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ

۱۳۳۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے سعید بن مسیب

---

[1] یعنی جس کا جتنا اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں متعین ہے وہ اسے ضرور ملے گا۔ یہ نہیں ہے کہ اگر کسی نے صدقہ نکالنے والے کا ہاتھ بٹایا تو اس کے اصل ثواب کمی کر کے ہاتھ بٹانے والے کو ثواب دیا جائے گا بلکہ ہر شخص کو بنیت، اخلاص اور عمل کے مطابق ثواب ملے گا۔ رہا یہ سوال کہ بیوی اپنی شوہر کے مال سے یا خزانچی سرمایہ دار کے مال سے اجازت کے بغیر تصرف کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس کی بحث آگے آئے گی!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ !!

نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین صدقہ وہ ہے جو سرمایہ بچا کر کیا جائے اور صدقہ پہلے انہیں دینا چاہیئے جو تمہاری زیر پرورش ہے !!

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا۔ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَعَنْ وُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا !!

۱۳۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے پہلے انہیں دو جو تمہارے زیر پرورش ہیں بہترین صدقہ وہ ہے جو سرمایہ کو بچا کر کیا جائے جو سوال سے بچنا چاہے اسے اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتے ہیں اور جو دوسروں (کے مال) سے بے نیازی اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بھی بے نیاز بنا دیتا ہے اور وہیب نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث بیان فرمائی !!

(گزشتہ صفحہ کا حاشیہ) ۱؎ شریعت کا مقصد یہ ہے کہ تمام سرمایہ صدقہ میں نہ ڈالنا چاہیئے، بلکہ اسی حد تک صدقہ کرنا چاہیئے کہ سرمایہ ان کے پاس بھی باقی رہے جس سے کاروبار بھی کیا جا سکے اور اپنی ضرورت، حیثیت کے مطابق پوری کی جاتی رہے ۲؎ اسکے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ مقروض کے ہبہ، غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے جیسے تمام تصرفات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتے کیونکہ دوسرے کا حق جیسے قرض ادا کرنا ہے، ضروری اور واجب ہے دوسرے انسانوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ صدقات وخیرات کو قبول نہیں کرتا، دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ مقروض کے اس طرح کے تصرفات صحیح نہیں ہو سکتے۔ یعنی مقروض اگر ہبہ، صدقہ، یا غلام آزاد کرتا ہے تو عدالت اس کے ہبہ، صدقہ یا غلام آزاد کرنے کو رد کر دیگی اور اسے قرض ادا کرنے میں لگا دے گی، پہلی صورت میں یہ مسئلہ نہیں تھا، بلکہ اس میں دنیاوی اعتبار سے مقروض کا صدقہ وغیرہ نافذ ہونا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول نہ ہوتا کہ ایک حق تلفی اس کی وجہ سے ہوئی تھی، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس سلسلہ میں تفصیل ہے اور اس کیلئے فقہ کی کتابیں دیکھنی چاہئیں !! ۳؎ مطلب یہ ہے کہ قرض کے باوجود سخاوت کے باوجود خواہ اس کی نوعیت کسی طرح ہو اس میں نہ کوئی خیر ہو سکتی ہے اور نہ اس طرز عمل کو مخلصانہ کہا جا سکتا ہے، پہلے قرض ادا کرنا چاہیئے اور صدقہ خیرات یا کسی قسم کی سخاوت اس کے بعد ہو گی۔ البتہ بعض صورتوں میں ان احکام سے استثناء بھی ہو جاتا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ڈال دیا تھا۔ کیونکہ ایک غزوہ کے لئے روپوں کی ضرورت تھی اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ ایثار پیشہ شخص سے اگر کامل صبر واخلاص اس کے اندر ہو تو اس کے تمام مال واسباب کا صدقہ قبول کیا جا سکتا ہے لیکن عام حالات میں حکم وہی رہے گا جو پہلے بیان ہوا۔ ۴؎ یعنی جب ہجرت کا حکم ہوا اور مکہ کے مسلمانوں نے مدینہ ہجرت کی تو مدینہ منورہ کے انصار نے ان کے ساتھ غیر معمولی ایثار کا مظاہرہ کیا تھا اس سلسلے کے واقعات مشہور ہیں بہت سے مواقع پر بعض انصار نے خود بھوکے رہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ قرآن مجید نے ان کی تعریف بھی کی ہے !!

۵؎ حدیث کے اس ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ دینے میں خیر ہے، نہ کہ لینے میں۔ صدقہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور لینے والے کا نیچے اسی تعبیر کو حدیث میں اختیار کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ احتیاج کے باوجود لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا چاہیئے بلکہ صبر واثبات سے کام لینا چاہیئے "ید علیا" یعنی اوپر کا ہاتھ اس کا ہے جو احتیاج کے باوجود نہیں مانگتا اور "ید سفلی" یعنی نیچے کا ہاتھ اس کا ہے جو مانگتا پھرتا ہے حدیث میں دونوں مفہوم کی گنجائش ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ ؛

۱۳۳۸ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے، ذکر صدقہ، کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے اور دوسروں سے مانگنے کا چل رہا تھا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والے کا ہے اور نیچے کا مانگنے والے کا !!

## باب ۹۰۱ - الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطَى لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى " الآیۃ "

۹۰۱ - اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتانے والا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنا سرمایہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے اسکی وجہ سے نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں۔ " الآیۃ "

## باب ۹۰۲ - مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

۹۰۲ - صدقہ وخیرات میں عجلت پسندی !!

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ !!

۱۳۳۹ - ہم سے ابو عاصم نے عمر بن سعید کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی پھر جلدی سے گھر تشریف لے گئے وہاں بھی ٹھہرے نہیں بلکہ فوراً باہر تشریف لائے اس پر میں نے پوچھا یا (روایت میں تھا) کہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے گھر کے اندر صدقہ کے سونے کا ایک ڈلا چھوڑ دیا تھا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ اسے تقسیم کئے بغیر رات گزاروں !!

## باب ۹۰۳ - التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

۹۰۳ - صدقہ کی ترغیب دلانا اور سفارش کرنا !!

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ

۱۳۴۰ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لے چلے (عیدگاہ) کو پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی نہ آپ نے اس سے پہلے نماز پڑھی تھی اور نہ اس کے (فوراً) بعد پڑھی۔ پھر عورتوں کی طرف آئے۔ بلال رضی

---

ا اس عنوان کے تحت کوئی حدیث نہیں غالباً اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ احسان جتانے والے سے بات تک نہیں کریں گے کہ جب کوئی چیز کسی کو دیتا ہے تو اس پر احسان جتاتا ہے۔ یہ حدیث مسلم میں ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل ہوئی ہے لیکن بخاری کی شرائط کے مطابق چونکہ نہیں تھی اس لئے صرف اشارہ پر اکتفا کیا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ احسان جتلانے کی بنیادی وجہ بخل اور کبر ہے، بخیل آدمی اپنے معمولی سے احسان کو بھی بہت بڑا سمجھتا ہے اور چونکہ کبر ہوتا ہے اس لئے اپنی بڑائی جتلانے کا ہر وقت شوق رہتا ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ !!

اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے انہیں آپ نے وعظ و نصیحت کی پھر اس سے صدقہ کے لئے کہا۔ چنانچہ عورتیں کنگن اور بالیاں (بلال رض کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں !!

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا۔ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ !!

۱۳۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوبردہ بن عبداللہ ابن ابی بردہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوبردہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر کوئی مانگنے والا آتا یا آپ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کی جاتی تو آپ فرماتے کہ تم سفارش کرو کہ تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو فیصلہ چاہتا ہے سناتا ہے [1]

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا۔ صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ

۱۳۴۲۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی کہ ہمیں عبدہ نے ہشام کے واسطہ سے خبر دی انہیں فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بخل کرنا کہ (کہیں اس سے) تمہارے رزق میں بھی تنگی ہو جائے !!

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا۔ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ !!

۱۳۴۳۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبدہ نے اور اس روایت میں ہے کہ گننے نہ لگ جانا کہ تمہیں بھی گن کر ملے [2] !!

## بَاب ۹۰۴۔ اَلصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ !!

## ۹۰۴۔ استطاعت بھر صدقہ !!

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ !!

۱۳۴۴۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن جریج نے۔ ح اور مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی ان سے حجاج بن محمد نے اور ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہیں عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تھیلے میں بند کر کے نہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نہیں لگا بند کر دینے لگے۔ اپنی استطاعت بھر لوگوں میں تقسیم کرو !!

[1] مطلب یہ ہے کہ جب آپؐ کی خدمت میں ضرورت پیش کی جاتی تو آپؐ صحابہ سے فرماتے کہ تم بھی اس کی سفارش کرو اور کچھ کہا کرو کہ تمہاری اس سفارش پر تمہیں اجر ملے گا، اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ اس ضرورت کے متعلق میرا فیصلہ تمہاری سفارش کے مطابق ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا ہے وہی فیصلہ کر دیتا ہوں۔ البتہ تم نے اگر سفارش کی تو بہر صورت تمہیں اپنی اس سفارش کا ثواب مل جائے گا !! [2] یہ صدقہ کے لئے ترغیب کا انداز ہے، مخاطب کے مزاج اور حالات کی رعایت کے ساتھ۔ یعنی جس قدر ہو سکے صدقہ کرو بیشمار جب عام حالات میں جب اس سے کسی مسئلہ کا استنباط ہو گا تو اس میں شرائط اور موانع کا بھی لحاظ ہو گا اور شریعت کے قانون، قاعدے کے مطابق ہی کوئی چیز اس سے مستنبط کی جائے گی اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ اپنے سارے سرمایہ کو صدقہ و خیرات میں نہ لٹا دینا چاہیئے بلکہ اپنے لئے اور اپنی اولاد اور خاندان والوں کے لئے بھی باقی نہ رکھنا چاہیئے۔ بعض صحابہؓ نے اللہ کے راستے میں اپنا تمام مال و اسباب قربان کرنا چاہا لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مذکورہ عذر کے ساتھ روک دیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ایک موقعہ پر اپنے تمام مال و اسباب کی قربانی دی آپؐ نے قبول فرمالی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام اصول اور دستور سے کچھ مستثنیات بھی ہوتے ہیں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۹۰۵ - اَلصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيْئَةَ ؕ

۱۳۴۵ - حَدَّثَنَا - قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَحْفَظُهٗ كَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيْءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوْفُ قَالَ سُلَيْمَانُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهٖ اُرِيْدُ وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَاْسٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ اَبَدًا قَالَ قُلْتُ اَجَلْ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا اَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِيْ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَّذٰلِكَ اَنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ ؕ

## ۹۰۵ - صدقہ گناہوں کا کفارہ بنتا ہے !!

۱۳۴۵ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے اعمش کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آپ لوگوں میں سے کسے یاد ہے - ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: میں اسی طرح یاد رکھتا ہوں جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا تھا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں اس پر جرأت ہے اچھا تو حضور نے کیا فرمایا تھا، میں نے کہا کہ، آنحضور نے فرمایا تھا! انسان آزمائش (فتنہ) اس کے خاندان، اولاد اور پڑوسیوں میں ہوتی ہے - اور نماز، صدقہ اور اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے منع کرنا اس کا کفارہ بن جاتی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری مراد اس سے نہیں تھی، میں اس فتنے کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ ابو حذیفہؓ نے بیان کیا میں نے کہا کہ امیر المومنین آپ اس کی فکر نہ کیجئے آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا ! انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب توڑ جائے گا تو پھر کبھی بند نہ ہو سکے گا ابو وائل نے بیان کیا کہ ہم رعب کی وجہ سے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ نہ پوچھ سکے کہ دروازہ کون ہے؟ اس لئے ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھیں گے، انہوں نے بیان کیا کہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو آپ نے فرمایا دروازہ عمر رضی اللہ عنہ تھے ہم نے پھر پوچھا، تو کیا عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ آپ کی مراد کن سے تھی انہوں نے کہا کہ ہاں (اس طرح جانتے تھے) جیسے دن کے بعد رات آنے کا (یقین ہوتا ہے) اور یہ اس لئے کہ میں نے جو حدیث بیان کی وہ غلط نہیں تھی !!

## باب ۹۰۶ - مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ ؕ

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ

## ۹۰۶ - جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا اور پھر اسلام لایا !!

۱۳۴۶ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے زہری کے واسطہ سے خبر دی انہیں عروہ نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان چیزوں سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ[1] سے صدقہ

---

۱؎ یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے - اس پر اصل بحث کا موقع وہیں تھا کفار کی عبادات کا تو بہر حال کوئی اعتبار نہیں وہ عذاب کا باعث تو بن سکتی ہے لیکن ان پر ثواب کی توقع فضول ہے - البتہ کفار کے حسن خلق، صلہ رحمی، بھائی چارہ اور معاملات سے متعلق دوسری نیکیوں کا اعتبار ہوتا ہے اگرچہ نجات اس سے بھی نہیں ہو گی، لیکن عذاب میں کچھ تخفیف ضرور ہو جائے گی، چنانچہ اس حدیث میں اسی طرح کی چیزوں کا تذکرہ ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تمام اچھی عادتوں کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو اور جو تم نے نیک اعمال کئے ہیں ان پر ثواب بھی ملے گا،

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ !!

غلام آزاد کرنے اور صلہ رحمی کے طور پر کیا کرتا تھا کیا اس کا مجھے اجر ملے گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی تمام بھلائیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو جو تم نے پہلے کی تھیں !!

## باب ۹۰۷ - أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ !!

## ۹۰۷ - خادم کا ثواب، جب وہ مالک کے حکم کے مطابق صدقہ دے اور کوئی بری نیت نہ ہو !!

۱۳۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ !!

۱۳۴۷ - ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے اعمش کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرتی ہے اور اس کی نیت بھی برباد کرنے کی نہیں ہوتی تو اسے اس کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے اسی طرح خزانچی کو اس کا اجر ملتا ہے !!

۱۳۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ !!

۱۳۴۸ - ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزانچی مسلمان اور امانتدار جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اور بعض اوقات فرمایا وہ چیز پوری طرح دیتا ہے جس کا سرمایہ کے مالک نے حکم دیا اور اس کا دل بھی اس سے خوش ہے اور اسی کو دیتا ہے جسے دینے کیلئے مالک نے کہا تھا تو وہ دینے والا بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

## باب ۹۰۸ - أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ !!

## ۹۰۸ - عورت کا اجر، جب وہ اپنے شوہر کی چیز صدقہ دے یا کسی کو کھلائے اور ارادہ گھر بگاڑنے کا نہ ہو !!

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ !!

۱۳۴۹ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی کہا کہ ہم سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر (کے مال سے) صدقہ کرے۔ ح۔ اور مجھ سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے گھر (کے مال سے) کسی کو کھلائے اور اس کا ارادہ گھر کو بگاڑنے کا نہ ہو تو اسے اس کا ثواب ملتا ہے اور شوہر کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے اور خزانچی کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے، شوہر کو کمانے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے !!

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِهَا غَیْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ !!

۱۳۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے منصور کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے شقیق نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے گھر کے کھانے کی چیز خرچ کرے (اللہ کی راہ میں) اور ارادہ گھر کو بگاڑنے کا نہ ہو تو اسے اس کا ثواب ملیگا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملیگا اسی طرح خزانچی کو ایسا ہی ثواب ملے گا !! ؎

## بَابٌ ۹۰۹۔ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی الْآیَةَ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا !!

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس نے (اللہ کے راستے میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائیوں کی تصدیق کی تو ہم اس کیلئے سہولتیں پیدا کر دیں گے۔ لیکن جس نے بخل کیا اور بے پرواہی برتی اور اچھائیوں کو جھٹلایا تو اسے ہم دشواریوں میں پھنسا دیں گے۔ اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما (یہ فرشتوں کی دعا ہے جس کا ذکر ذیل کی حدیث میں ہے !!

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ أَبِیْ مُزَرِّدٍ عَنْ أَبِی الْحُبَابِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ إِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا !!

۱۳۵۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہمارے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے معاویہ بن ابی مزرد نے ان سے ابو الحباب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے نہ اترتے ہوں۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دیجئے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! ممسک اور بخیل کو نقصان سے دوچار کیجئے،،

## بَابٌ ۹۱۰۔ مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِیْلِ !!

۹۱۰۔ صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال !!

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ

۱۳۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد اور ان

؎ ہم نے اس سے پہلے بھی لکھا تھا کہ حدیث کا مقصد سب کے ثواب کو برابر قرار دینا نہیں ہے، بلکہ مفہوم یہ ہے کہ سب کے ثواب کی نوعیت تقریباً یکساں ہے ایک شخص کے پاس آپ کا سرمایہ جمع ہے آپ اس سے ایک متعین مقدار اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کے لئے کہتے ہیں اور آپ کے کہنے کے مطابق خرچ ہوتا ہے تو گو یہ بنیادی آپ کو اس میں حاصل ہے لیکن ہاتھ بٹانے میں آپ کا خزانچی بھی شریک ہے اور اگر اس نے اخلاص کے ساتھ اپنے فرض کو انجام دیا تو یقیناً اس کے اخلاص اور عمل کا ثواب اسے ملے گا اور بھی ایک درجہ میں صدقہ دینے والا سمجھا جائے گا۔ اس ضمن میں تمام وہ لوگ آ جاتے ہیں جنہوں نے صدقہ دینے میں کسی بھی حیثیت سے باخلاص حصہ لیا۔ ہر شخص کو اس کی نیت اور اخلاص کے مطابق ثواب ملے گا اور اس میں حصہ لینے والا ہر فرد صدقہ دینے والا سمجھا جائے گا، خواہ کسی بھی حیثیت میں ہو، یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ عورت، شوہر کا مال اور اس کے گھر کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرچ کر سکتی ہے، لیکن خزانچی یا امین اجازت کے بغیر خرچ نہیں کر سکتے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ اَنْ يُّنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاؤُسٍ جُنَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ !!

سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جن کے بدن پر لوہے کا جبہ ہے۔ح اور ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابوالزناد نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن نے ان سے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی سی ہے جس کے بدن پر لوہے کا جبہ ہے، سینے سے ہنسلی تک کا۔ جب خرچ کرنے کا عادی (سخی) خرچ کرتا ہے تو اس کے تمام جسم کو (وہ جبہ) چھپا لیتا ہے، یا (راوی نے یہ کہا) کہ تمام جسم پر پھیل جاتا ہے اور اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہیں اور اس کے نشانات قدم اس میں آجاتے ہیں۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جبے کا ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے، بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہو پاتا[1] اس روایت کے متابعت حسن بن مسلم نے طاؤس کے واسطہ سے کی، جبوں کے ذکر کے سلسلہ میں۔ اور حنظلہ نے طاؤس سے جنتان (دو زرہیں کے الفاظ) نقل کئے ہیں۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے جعفر نے ابن ہرمز کے واسطہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنتان (دو زرہیں) کی روایت کرتے تھے !!

## بَاب ٩١١ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ !!

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ !!

٩١١۔ کمائی اور تجارت کے مال سے صدقہ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! اپنی کمائی کی پاک چیزوں میں سے خرچ کرو اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان غنیٌّ حمید تک !!

---

[1] یعنی صدقہ دینے کا عادی قدرتی طور پر کھلے دل کا ہی ہو سکتا ہے اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص لوہے کی زرہ پہنتا ہے، یہ زرہ پہلے سینے پر پہنچاتی ہے پھر اس کے بعد ہاتھ اس کی آستینوں میں ڈالے جاتے تھے اور اس کے دوسرے حصے اپنی جگہ پر درست کئے جاتے تھے۔ یہ لڑائی کے مواقع پر دشمن سے حفاظت کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ چونکہ صدقہ دینے کے عادی اور سخی کا دل کھلا ہوا ہوتا ہے اس لئے جب وہ صدقہ نکالتا ہے تو خلوص اور اچھی نیت سے نکالتا ہے اس لئے اس کی یہ زرہ سر سے پاؤں تک محیط ہو جاتی ہے اور اس کے دنیاوی اور اخروی دشمنوں سے محفوظ رکھتی ہے لیکن بخیل برے دل سے صدقہ نکالتا ہے اس کی طبیعت کبھی اپنی چیز کسی دوسرے کو دینے کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہوتی چنانچہ اول تو وہ صدقہ ہی نکالتا نہیں اور اگر نکالتا بھی رہے تو برے دل سے جس سے اسے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا اس کی زرہ جو اس کی محافظ بن سکتی تھی پہلے ہی مرحلہ میں سینہ سے چمٹ کر رہ جاتی ہے، اور جسم کے تمام دوسرے اعضاء غیر محفوظ پڑے رہتے ہیں اس تمثیل کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سخاوت، اور صدقہ خیرات کی عادت اتنی بڑی خوبی ہے کہ بہت سی دوسری برائیوں پر اس سے پردہ پڑ جاتا ہے گویا زرہ نے اس کے تمام حصہ کو چھپا لیا جس سے وہ محفوظ بھی ہو گیا اور کوئی اس کے جسمانی عیوب بھی نہیں دیکھ پاتا لیکن بخل اتنی بڑی برائی ہے جو اس کے کسی عیب کو چھپا نا تو کجا اور بدنامی اور رسوائی کا باعث بن جاتی ہے یعنی بخیل آدمی کبھی کچھ صدقات نکال کر چاہتا ہے کہ نیک نامی حاصل کر لے لیکن اس کی زرہ کا ایک ایک حلقہ اس کے سینہ کو جکڑ لیتا ہے پھر برے دل سے خرچ کرتا ہے اور بدنام ہوتا ہے اس تمثیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخاوت بہت بڑی نیکی ہے اور بخل بہت بڑی بدی !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۹۱۲** - عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ !!

۱۳۵۳ - **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذُو الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ !!

**۹۱۲** - ہر مسلمان پر صدقہ۔ اگر (کوئی چیز دینے کے لئے) نہ ہو تو اچھے کام کرے !!

**۱۳۵۳** - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان کے دادا کے واسطہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ کرنا ضروری ہے صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے نبیؐ !! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے خود کو بھی نفع پہنچانا چاہیئے اور صدقہ بھی کرنا چاہیئے، صحابہ بولے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو؟ فرمایا پھر کسی حاجتمند فریادی کی مدد کرنی چاہیئے، صحابہ نے عرض کی اگر اس کی بھی سکت نہ ہو فرمایا پھر اچھا کام کرنا چاہیئے اور برائیوں سے باز رہنا چاہیئے کہ اس کا صدقہ یہی ہے !!

**باب ۹۱۳** - قَدْرُ كَمْ يُعْطِي مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطٰى شَاةً !!

۱۳۵۴ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلٰی نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰی عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

**۹۱۳** - زکوٰۃ یا صدقہ کس قدر دیا جائے، اور اگر کسی نے بکری دی !

**۱۳۵۴** - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد حذاء نے، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نسیبہ انصاریہؓ کے یہاں کسی نے ایک بکری بھیجی (اس بکری کا گوشت) انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی بھیج دیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اور تو کوئی چیز نہیں البتہ اس بکری کا گوشت جو نسیبہ نے بھیجا تھا وہ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی لاؤ کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے !! ؎۲

---

؎۱ یعنی انسان کو اپنی زندگی اس طرح گزارنی چاہیئے کہ جس حد تک بھی ہو سکے وہ لوگوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو، ہر اچھائی جو انسان کرتا ہے اس کا نفع خود اسے بھی پہنچتا ہے اور دوسرے لوگ بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ اس سے نفع اندوز ہوتے ہیں۔ گویا اچھائی اور نیکی پوری انسانیت کی خدمت ہے اور پوری انسانیت کی صلاح ہے انسان کو نفع رساں ہونا چاہیئے، جس حد تک بھی ہو سکے اور اگر کسی میں نفع پہنچانے کی کوئی صلاحیت اور طاقت نہیں تو کم از کم برائیوں سے تو ضرور رک جانا چاہیئے۔ اس حدیث میں دین کے ایک بہت اہم اصول کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسلام "تنازع الابقاء" کے نظریہ کو رد کرتا ہے اس کی نظر میں ایک انسان کا کم سے کم فریضہ "بقائے باہم" کی تفصیلات پر عمل کرنا ہے اسلام اپنے ماننے والوں سے اس سے بھی زیادہ بہت کچھ چاہتا ہے، وہ تمام چیزیں جن سے اجتماعی زندگی اطمینان سکون، مسرت، نیکی اور طہارت سے بھر جائے آپ سے جتنی بھی ہو سکے اپنی استطاعت بھر دوسروں کی مدد کیجئے۔ یہ نہیں کر سکتے تو اپنی زندگی کو ٹھیک کر لیجئے اور ایک اچھے شہری کی طرح رہیئے کم از کم بری باتوں سے تو رک جایئے !! ؎۲ نسیبہ رضی اللہ عنہا کو جو بکری ملی تھی اور اسی بکری کا گوشت انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں بھیجا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت تناول فرمایا، اگرچہ آپ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ صدقہ ضرورت مند کو ملنے کے بعد اسی کا ہو جاتا ہے اسی لئے اب نسیبہ کا بھیجا ہوا گوشت یہ اب صدقہ نہیں رہا تھا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکیت بدل جانے سے اس چیز کی اصل حیثیت

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَاب ۹۱۴ ۔ زَكٰوةِ الْوَرِقِ !!

۱۳۵۵ حَدَّثَنَا ۔ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ !!

۱۳۵۶ ۔ حَدَّثَنِي ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا !!

## ۹۱۴ ۔ چاندی کی زکوٰۃ !!

۱۳۵۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں عمرو بن یحییٰ مازنی نے انہیں ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ ضروری نہیں اور پانچ اوقیہ[۱] سے کم چاندی میں زکوٰۃ ضروری نہیں اسی طرح پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ واجب نہیں[۲] !!

۱۳۵۶ ۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اسی حدیث کو !!

## بَاب ۹۱۵ ۔ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ !!

وَقَالَ طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِأَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيْصٍ أَوْ لَبِيْسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرُعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

## ۹۱۵ ۔ سامان واسباب بطورِ زکوٰۃ[۳]

طاؤس نے بیان کیا کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن والوں سے کہا تھا مجھے تم صدقہ میں جو اور مکئی کی جگہ سامان واسباب یعنی خمیصہ (یمنی چادر) یا استعمال شدہ کپڑے دے سکتے ہو جس میں تمہارے لئے بھی آسانی ہوگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے بھی بہتری ہوگی (کہ آسانی کے ساتھ یہ سامان منتقل کیا جا سکے گا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خالد (رضی اللہ عنہ) نے اپنی زرہیں

---

(بقیہ) بھی بدل جاتی ہے یعنی اگر کسی غریب اور ضرورت مند کو کسی نے صدقہ دیا تو وہ صدقہ جب اصل مالک کی ملکیت سے نکل کر اس غریب کی ملکیت میں آجائے گا تو اس کی حیثیت اب صدقہ کی نہیں رہ جائے گی بلکہ عام چیزوں کی طرح ضرورت مند اگر چاہے تو اسے فروخت بھی کر سکتا ہے اگر کوئی ایسا مہمان ہو جس کے لئے شرعاً صدقہ لینا جائز نہیں تو اسے بھی کھلا سکتا ہے کیونکہ غریب کو صدقہ دینے کا مطلب اس کی ضرورت پوری کرنا ہے اب جس طرح بھی وہ مناسب سمجھے اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کرے !

۱ ایک اوقیہ سات مثقال کے برابر ہوتا ہے اور مثقال کم و بیش ڈیڑھ درہم کا ہوتا ہے احناف کے یہاں چاندی کا نصاب چالیس تولہ ہے اس سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی نصاب کے لئے چالیس تولہ چاندی کا تعین مختلف شرعی دلائل کے پیش نظر کیا گیا ہے

۲ ایک وسق ساٹھ صاع ایک ایسا پیمانہ تھا جس میں اسی روپے کے سیر سے ساڑھے تین سیر غلہ آتا ہے غلہ کے پانچ وسق میں زکوٰۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کی بحث آئندہ آئے گی، مزید تفصیلات و تشریحات کے ساتھ !!

۳ اس باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ کسی اور چیز پر واجب ہوئی تھی اور جتنی واجب ہوئی تھی اتنی ہی قیمت کی کوئی دوسری چیز نکال دی گئی تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔ حنفیہ کے یہاں بھی یہی مسئلہ ہے اس سلسلے میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف آثار بطور دلیل بیان کئے ہیں اور اگرچہ بعض کا تعلق براہ راست زکوٰۃ سے نہیں ہے لیکن مصنف کے یہاں چونکہ استدلال میں بہت توسیع ہے اس لئے انہوں نے زکوٰۃ کو بہت سے غیر متعلق لیکن مسائل مماثل پر قیاس کیا ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com


وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرُوضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا، وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ !!

اللہ کے راستے میں رکھ چھوڑی ہیں (اس لئے ان کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہیں جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی۔ یہ جس حدیث کا ٹکڑا ہے وہ آیندہ تفصیل سے آئے گی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا (عورتوں سے) کہ صدقہ کرو خواہ تمہیں اپنے زیور ہی کیوں نہ دینے پڑ جائیں۔ آپ نے اپنے اس فرمان میں سامان واسباب کے صدقہ کو دوسری چیزوں سے الگ کرکے نہیں بیان کیا۔ چنانچہ (آپ کے اس فرمان پر) عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں، آنحضورؐ نے سونے چاندی کے سامان کی بھی کوئی تخصیص نہیں فرمائی تھی !!

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ !!

۱۳۵۷ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی (ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں (اپنے دورِ خلافت میں صدقات سے متعلق ہدایت دیتے ہوئے) اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق یہ لکھا تھا کہ جس کا صدقہ بنتِ مخاض تک پہنچ گیا اور اس کے پاس بنت نہیں تھا بلکہ بنت لبون تھا تو اس سے وہی لے لیا جائے گا اور اس کے بدلہ میں صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور اگر اس کے پاس بنت مخاض نہیں ہے بلکہ ابن لبون ہے تو یہ ابن لبون لے لیا جائے گا اور اس صورت میں کچھ دیا نہیں جائے گا [1] !!

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ

۱۳۵۸۔ ہم سے مومل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے ایوب کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عطاء بن ابی رباح نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت میں موجود تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے نماز (عید) پڑھی، پھر آپ نے محسوس کیا کہ عورتوں تک آپ کی بات نہیں پہنچی اس لئے آپ ان کے قریب بھی آئے آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے وہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو نصیحت کی اور ان سے صدقہ کرنے کے لئے فرمایا اور عورتیں ڈالنے لگیں (اپنا صدقہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) یہ کہتے وقت ایوب نے اپنے کان اور گلے کی طرف اشارہ کیا !!

## باب ۹۱۶ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

## ۹۱۶۔ متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق، نہیں کیا جائے گا، سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں

[1] یعنی اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان یہ ہے کہ زکوٰۃ میں اگر بنت مخاض واجب ہے اور بنت مخاض مالک کے پاس نہیں ہے تو اس صورت میں بنت لبون لے کر جو بنت مخاض سے زیادہ قیمت کا ہوتا ہے بقیہ قیمت جو زائد ہوگی مالک کو واپس کردی جائے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز زکوٰۃ میں واجب ہو اس کے علاوہ دوسری اتنی ہی قیمت کی چیزیں دی جاسکتی ہیں بنت مخاض اور بنت لبون وغیرہ مختلف عمر کے اونٹ کو کہتے ہیں تفصیل آیندہ آئے گی !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ !!

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح نقل کیا ہے[1] !!

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ !!

۱۳۵۹۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی چیز لکھی تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری قرار دی تھی۔ یہ کہ متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور جمع کو متفرق نہ کیا جائے، صدقہ (کی زیادتی یا کمی) کے خوف سے۔ !!

## بَاب ۹۱۷۔ مَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا، يُجْمَعُ مَالُهُمَا قَالَ سُفْيَانُ لَا تَجِبُ حَتَّى يُتِمَّ لِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً وَلِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً

۹۱۷۔ دو شریک اپنا حساب خود برابر کر لیں گے[2]۔ طاؤس اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب دو شریکوں کو اپنے سرمایہ کا علم (الگ الگ) ہو تو ان کے سرمایہ کو (زکوٰۃ لیتے وقت) جمع نہیں کیا جائے گا سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہو سکتی جب کہ دونوں شریکوں کے پاس چالیس چالیس بکریاں نہ ہو جائیں !!

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

۱۳۶۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی بات لکھی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری قرار دی تھی یہ کہ جب دو شریک ہوں تو وہ اپنا حساب برابر برابر کر لیں (اپنے سرمایہ کے مطابق)

---

[1] جمہور علماء کے یہاں چونکہ مویشی کے کسی ایک جگہ ہونے اور متفرق جگہ ہونے کی صورت میں، ملکیت سے قطع نظر، زکوٰۃ اور اس کے لینے سے متعلق اثر پڑتا ہے اس لئے اس حدیث کے ٹکڑے سے انہوں نے یہی مطلب اخذ کیا ہے کہ اگر مویشی متفرق اور متعدد جگہوں میں ہیں تو انہیں زکوٰۃ لیتے یا دیتے وقت ایک جگہ نہیں کیا جائے گا اور ایک جگہ ہیں تو انہیں متعدد جگہوں اور چراگاہوں میں تقسیم نہیں کیا جائے گا لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں مکان اور چراگاہ کے مختلف اور متعدد ہونے سے زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ ان کے یہاں صرف ملک کا اختلاف اور تعدد زکوٰۃ پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے اس حدیث کی تفریق و اجتماع سے صرف ملکیت کی حد تک تعدد اور اجتماع مراد ہے اس کی تفصیلات دقیق ہیں چونکہ بہت طوالت تھی اس لئے اسے اس مختلف نوٹ میں نہیں لایا جا سکتا، فقہ کی کتابوں کا اس کے لئے اہل علم مطالعہ کر سکتے ہیں !! [2] یعنی دو آدمی کسی کام تجارت وغیرہ میں شریک ہیں تو جب زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے والا افسر آئے گا تو وہ اس کا انتظار نہیں کرے گا کہ یہ شرکاء اپنے مال تقسیم کر لیں اور پھر ان کے سرمایہ سے الگ الگ زکوٰۃ لی جائے بلکہ پورے سرمایہ میں جو زکوٰۃ واجب ہوگی افسر اس واجب زکوٰۃ کو لے لے گا اب یہ شرکاء کا کام ہے کہ حساب کے مطابق واجب شدہ زکوٰۃ کے حصے تقسیم کر لیں" تفریق مجتمع اور جمع متفرق" کے باب میں ہم نے جس اختلاف کی طرف اشارہ کیا تھا وہی اختلاف اس صورت میں بھی اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی بھی تفصیلات بھی طویل ہیں۔ طاؤس اور عطاء رحمۃ اللہ علیہما کے اقوال میں حنفیہ کے مذہب کی حمایت واضح طور پر موجود ہے کہ اعتبار ملک کے اتحاد کا ہے نہ کہ چراہ اور مکان کے اتحاد کا، سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے دونوں کے مطابق مطلب نکلتا ہے لیکن طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موافق لکھا ہے اس لئے ان کی عبارت کے مفہوم کی تعیین بھی امام صاحب ہی کے مسلک کے مطابق کی جائے گی !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۹۱۸** زَكَاةِ الْإِبِلِ ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

**۹۱۸۔** اونٹ کی زکوٰۃ، ابوبکر، ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے !!

**۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا !!

**۱۳۶۱۔** ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یزید نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا، افسوس! اس کی تو بڑی شان ہے کیا تمہارے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ اونٹ بھی ہیں اس نے کہا کہ ہاں، اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم سات سمندر پار بھی عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو ضائع جانے نہیں دیگا،

**باب ۹۱۹** مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ !!

**۹۱۹۔** کسی پر زکوٰۃ بنت مخاض کی واجب ہوئی لیکن بنت مخاض اس کے پاس نہیں ہے !!

**۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ

**۱۳۶۲۔** ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس صدقات کے ان فریضوں کے متعلق لکھا تھا جن کا اللہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا یہ کہ جس کے اونٹوں کا صدقہ جذعہ تک پہنچ گیا اور جذعہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ حقہ ہو تو اس سے صدقہ میں حقہ ہی لے لیا جائے گا لیکن اس کے ساتھ دو بکریاں بھی لی جائیں گی اگر ان کے دینے میں اسے آسانی ہو ورنہ بیس درہم لئے جائیں گے (تاکہ حقہ کی کمی کو پورا کر لیا جائے) اور اگر کسی پر صدقہ میں حقہ واجب ہوا ہو اور حقہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے جذعہ ہی لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا (تاکہ جو زیادہ عمر کا جانور صدقہ وصول کرنے والے نے لیا ہے یہ اس میں منہا ہو جائے اور حساب برابر ہو جائے) اور اگر کسی پر صدقہ حقہ کے برابر ہو گیا اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہے تو اس سے بنت لبون لے لیا جائے گا اور صدقہ دینے والے کو دو بکریاں یا بیس درہم مزید دینے پڑیں گے اور اگر کسی پر صدقہ بنت لبون کا واجب ہو، اور ہے اس کے پاس حقہ۔ تو حقہ ہی اس سے لے لیا جائے گا اور (اس صورت میں) صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں صدقہ دینے والے کو دے گا اور اگر کسی پر صدقہ میں بنت لبون واجب ہوا اور بنت لبون اس کے پاس نہیں تھا بلکہ بنت مخاض تھا تو اس سے بنت مخاض لے لیا جائے گا لیکن زکوٰۃ دینے والا

www.sirat-e-mustaqeem.com



اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم دے گا۔ !!

## باب ۹۲۰۔ زکوٰۃ الغنم !!

۱۳۶۳۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن المثنی الانصاری قال حدثنی ابی قال حدثنی ثمامۃ بن عبد اللہ بن انس ان انسا حدثہ ان ابا بکر کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین !

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بھا رسولہ فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوقھا فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین ففیھا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستۃ وثلثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعۃ فاذا بلغت یعنی ستۃ وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون فاذا بلغت احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیھا حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا فاذا بلغت خمسا من الابل ففیھا شاۃ

## ۹۲۰۔ بکری کی زکوٰۃ !!

۱۳۶۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ انصاری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب انہیں بحرین (عامل) بنا کر بھیجا تھا تو ان کے لئے یہ احکامات لکھ بھیجے تھے !!

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ صدقہ کا وہ فریضہ (جو میں یہیں لکھ رہا ہوں) ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا تھا۔ اس لئے جو شخص مسلمانوں سے ان تفصیلات کے مطابق (جو اس حدیث میں ہیں) مانگے تو مسلمانوں کو اسے دے دینا چاہیئے ورنہ نہ دینا چاہیئے، چوبیس یا اس سے کم اونٹ میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری واجب ہوگی لیکن جب اونٹوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے گی تو پچیس سے پینتیس تک بنت مخاض واجب ہوگی جو مادہ ہوتی ہے، جب اونٹ کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے (تو چھتیس سے) پینتالیس تک بنت لبون مادہ واجب ہوگی، جب تعداد چھیالیس تک پہنچ جائے (تو چھیالیس سے) ساٹھ تک میں حقہ واجب ہوگی جو جفتی کے قابل ہوتی ہے، جب تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے (تو اکسٹھ سے) پچھتر تک جذعہ واجب ہوگا، جب تعداد چھہتر تک پہنچ جائے (تو چھہتر سے) نوے تک دو بنت لبون واجب ہونگی، جب تعداد اکیانوے تک پہنچ جائے (تو اکیانوے سے) ایک سو بیس تک دو حقہ واجب ہوں گی جو جفتی کے قابل ہوتی ہیں[6]۔ پھر جب ایک سو بیس سے بھی تعداد آگے تک پہنچ جائے تو ہر چالیس پر ایک بنت لبون واجب ہوگی اور ہر پچاس پر

---

۱ جذعہ یعنی چار سال کا اونٹ جس کا پانچواں سال چل رہا ہو! ۲ حقہ یعنی تین سال کا اونٹ جس کا چوتھا سال چل رہا ہو ۳ بنت لبون یعنی دو سال کا اونٹ جس کا تیسرا سال چل رہا ہو ۴ بنت مخاض یعنی ایک سال کا اونٹ جس کا دوسرا سال چل رہا ہو! ۵ یہ تفصیلات اونٹ کی زکوٰۃ کی ہیں تمام تفصیلات تو فقہ کی کتابوں میں ملیں گی، مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اونٹ کی زکوٰۃ میں مختلف عمر کے جو اونٹ واجب ہوتے ہیں اگر کسی کے پاس اس عمر کا اونٹ نہ ہو جس کا دینا صدقہ کے طور پر واجب ہوا تھا تو اس سے کم یا زیادہ عمر کے اونٹ بھی دے سکتا ہے البتہ کم دینے کی صورت میں خود اپنی طرف سے اور زیادہ دینے کی صورت میں صدقہ وصول کرنے والے کی طرف سے روپے یا کوئی اور چیز اتنی مالیت کی دی جائے گی جتنی کی کمی یا زیادتی ہوئی ہو، فقہ اور مسائل کی کتابوں میں ہے کہ پچیس اونٹوں پر بنت مخاض زکوٰۃ میں دینا واجب ہے چھتیس اونٹوں پر بنت لبون، چھیالیس پر حقہ اور اکسٹھ پر جذعہ آئندہ حدیث میں بھی اس کی تفصیل ہے ۶ یہاں تک تو تمام ائمہ اتفاق کرتے ہیں کہ اونٹوں کی تعداد جب ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو دو حقہ واجب ہوتے ہیں لیکن اگر اس سے بھی زیادہ اونٹوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا !!

ایک حقہ اور اگر کسی کے پاس چار اونٹ سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ لیکن جب اس کا اللہ چاہے اور اس کے پانچ ہو جائیں تو اس پر ایک بکری واجب ہو جائے گی اور ان بکریوں کی زکوٰۃ جو (سال کے اکثر حصے جنگل یا میدان وغیرہ میں) چر کر گزارتی ہیں[1] اگر ان کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی ہو (تو چالیس سے) ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہوگی اور جب ایک سو بیس سے تعداد بڑھ جائے (تو ایک سو بیس سے) دو سو تک دو بکریاں واجب ہونگی اگر دو سو سے بھی تعداد بڑھ جائے (تو دو سو سے) تین سو تک بکریاں واجب ہوں گی اور جب تین سو سے بھی تعداد آگے بڑھ جائے گی تو اب ہر ایک سو پر ایک بکری واجب ہوگی، لیکن اگر کسی شخص کے چرنے والی بکریاں چالیس سے بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی ہاں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو (اور تعداد چالیس تک پہنچ جائے تو ایک بکری واجب ہوگی) اور چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ واجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی کے پاس ایک سو نوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ ہاں جب اس کا رب چاہے (اور درہم کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی چالیسواں حصہ کے حساب سے)

## باب ۹۲۱ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

## ۹۲۱۔ زکوٰۃ میں بوڑھے اور عیب دار جانور نہ لئے جائیں اور نہ نر لیا جائے، البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے[2]

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ

۱۳۶۴۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ثمامہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ احکام کے مطابق لکھا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھے، عیبی

---

کی تعداد پہنچی ہوئی ہو تو حنیفہ کے یہاں اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہوگا کہ اب نئے سرے سے اونٹوں کی گنتی کی جائے اور جس طرح ابتدائی شمار میں اونٹوں کی تعداد کی کمی یا زیادتی پر مختلف قسم کے اونٹ واجب ہوئے تھے اسی طرح اب پھر سابقہ قاعدہ کے مطابق واجب ہوں گے دوسری مرتبہ شمار ایک سو پچاس پر آکر رک جائے گا، اس شمار میں ہر پانچ اونٹوں پر پچیس تک، یعنی مجموعی تعداد ایک سو پینتالیس ہونے تک ایک بکری زکوٰۃ کے طور پر واجب ہوگی لیکن ایک سو پینتالیس اونٹ جب پورے ہوگئے تو دو حقے اور ایک بنت مخاض واجب ہوں گے اور ایک پچاس پر تین حقے ہو جائیں گے اور پھر دوبارہ شمار کے مطابق، زکوٰۃ شروع سے واجب ہوگی، اس سلسلے میں حنیفہ کے مسلک کے لئے بھی دلائل اور احادیث ہیں، علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بڑی بے نظیر بحث کی ہے۔ اہل علم فیض الباری از صفحہ ۳ تا ۹ جلد ۳ دیکھ سکتے ہیں!

[1] یہ یاد رہے کہ بکریوں کی طرح اونٹ اور گائے وغیرہ میں بھی یہی حکم ہے کہ وہ مال کا اکثر حصہ چر کر اپنا پیٹ بھرتی ہیں تب ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ وہ مویشی جنہیں مالک گھر پر باندھ کے چارہ پانی دیتا ہو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

[2] مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں خراب اور عیب دار جانور نہیں لئے جائیں گے، کیونکہ یہ اصولاً غلط ہے کہ جانور ہر طرح کے تھے اور جب زکوٰۃ دینی ہوئی تو سب سے خراب جانور زکوٰۃ میں نکال دیا جائے۔ البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا جانور میں ایسی خوبی دیکھے جس سے اس کے عیب کو نظر انداز کیا جا سکے، تو وہ اسے لے سکتا ہے۔ اسی طرح نر اونٹ مادہ کے مقابلہ میں کم قیمت ہوتا ہے اس لئے مادہ ہی لی جائے کیونکہ ساری تفصیلات مادہ ہی کو سامنے رکھ کر طے ہوئی تھیں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ ‏!!

اور نہ لئے جائیں اگر صدقہ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو لے سکتا ہے)

## باب ۹۲۲ اٰخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ !!

## ۹۲۲۔ بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا !! [1]

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

۱۳۶۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی اور انہیں زہری نے ح اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں کے متعلق فرمایا تھا کہ خدا! اگر یہ مجھے بکری کے ایک بچے کو دینے سے بھی انکار کریں گے، جسے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس انکار پر ان سے جنگ کروں گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے سوا اور کوئی بات نہیں تھی، جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے بارے میں شرح صدر عطا فرمایا تھا اور پھر میں نے سمجھا کہ فیصلہ انہیں کا حق تھا !!

## باب ۹۲۳ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ اَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

## ۹۲۳۔ زکوٰۃ میں لوگوں کی عمدہ چیزیں نہ لی جائیں !!

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ !!

۱۳۶۶۔ ہم سے امیہ بن بسطام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے روح بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن امیہ نے ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ان سے ابومعبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ دیکھو، تم ایک ایسی قوم کے یہاں جا رہے ہو جو اہل کتاب (عیسائی، یہودی) ہیں اس لئے سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا، جب وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اسے بھی ادا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے سرمایہ سے لی جائے گی (جو صاحب نصاب ہوں گے) اور انہیں کے غریب طبقہ میں تقسیم کر دی جائے گی جب اسے بھی وہ مان لیں گے تو ان سے زکوٰۃ وصول کرنا، البتہ عمدہ چیزیں زکوٰۃ کے طور پر

---

[1] غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صدقہ وصول کرنے والا اپنی صواب دید کے مطابق بوڑھے یا عیب والے جانور لے سکتا ہے اس وقت جب کہ اس کے خیال اور تجربہ کے مطابق اس کے لینے میں بیت المال کا کوئی نقصان نہ ہو، تو بکری کا بچہ زکوٰۃ کے طور پر لینے میں بھی اگر صدقہ وصول کرنے والا مناسب سمجھے تو کوئی حرج نہ ہونا چاہیئے کیونکہ بچے میں تو پھر بھی بڑھنے اور زیادہ نفع بخش ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے اس خیال کے لئے وہ اس عنوان کے تحت دی ہوئی حدیث میں اشارہ سمجھتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اگر یہ لوگ مجھے بکری کا ایک بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں لڑوں گا۔ گویا ایسی بھی صورت نکل سکتی ہے کہ بچہ زکوٰۃ میں لیا جا سکے، یہ ملحوظ رہے کہ دینے والے کی خوشی اور رضامندی بھی اس کے لئے ضروری ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



لینے سے) پرہیز کرنا[1] !!

**باب ۹۲۴**۔ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ !!

**۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا**۔ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

**باب ۹۲۵**۔ زَكَوٰةِ الْبَقَرَةِ۔ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ تَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ !!

**۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا**۔ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

**۹۲۴۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں !!**

**۱۳۶۷**۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ مازنی نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ ضروری نہیں، اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ضروری نہیں !!

**۹۲۵۔ ابوحمید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا** ارشاد ہے، میں تمہیں (قیامت کے دن، اس حال میں) پہچان لوں گا جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک شخص گائے کے ساتھ اس طرح آئیگا کہ گائے بولتی ہوئی ہوگی، جوار (خوار کے ہم معنی) یجارون (اس وقت کہتے ہیں جب) اس طرح لوگ اپنی آواز بلند کریں جیسے گائے بولتی ہے !!

**۱۳۶۸**۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے اعمش نے معروف بن سوید کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا تھا اور آپ فرما رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (یا آپؐ نے قسم اس طرح کھائی) اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یا جن الفاظ کے ساتھ بھی آپؐ نے قسم کھائی ہو اس تاکید کے بعد فرمایا) کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس اونٹ گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق نہ ادا کرتا ہو[2] تو قیامت کے دن اسے لایا جائے گا، دنیا سے زیادہ بڑی اور موٹی تازی کر کے، پھر وہ اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگ مارے گی جب آخری جانور اس پر سے گزر جائے گا تو پہلا جانور پھر لوٹ کر آئیگا (اور اسے اپنے سینگ مارے گا اور کھروں سے روندے گا) اس وقت تک یہ سلسلہ برابر قائم رہیگا) جب تک لوگوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اس کی روایت بکیر نے ابوصالح سے کی ہے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے !!

---

[1] مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کے طور پر نہ بہت اچھی چیزیں لی جائیں نہ بہت بری، بلکہ اوسط درجہ کی چیزیں لی جائیں گی جس میں نہ دینے والا زیر بار ہو نہ لینے والا بیت المال،

[2] مسلم کی روایت میں اسی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں "اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہو" غالباً مصنفؒ کے پیش نظر یہی روایت ہے رہی ہوگی ورنہ مویشیوں کے حقوق مختلف ہیں اور کسی بھی حق تلفی پر گناہ ہوتا ہے مصنف کی شرائط کے مطابق انہیں گائے کی زکوٰۃ کی تفصیلات سے متعلق کوئی حدیث نہیں ملی جس طرح اس سے پہلے

www.sirat-e-mustaqeem.com



**بَابٌ ۹۲۶ ۔ اَلزَّكٰوةُ عَلَى الْاَقَارِبِ ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةُ !!**

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ رَّايِحٌ !!

**باب ۹۲۶۔ اقربا و قارب کو زکوٰۃ دینا! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے دو اجر ہیں ایک قرابت (کے حق کی ادائیگی کا) اور دوسرے صدقہ کا۱ ۔**

۱۳۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اپنے نخلستانوں کی وجہ سے اور اپنی تمام جائیداد میں سے سب سے زیادہ پسند انہیں بیرحاء کا باغ تھا، یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا شیریں پانی پیا کرتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "تم نیکی اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کرو، تو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک نیکی نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کرو، اور مجھے بیرحاء کی جائیداد سب سے زیادہ پسند ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں، اللہ کے حکم سے جہاں آپ اسے مناسب سمجھیں استعمال کیجئے۔ بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب! یہ بڑا ہی مفید مال ہے بہت ہی فائدہ مند ہے اور جو بات تم نے کہی میں نے بھی سن لی ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے اعزہ واقرباء کو دے ڈالو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں کو دیدیا، اس روایت کی متابعت روح نے کی ہے یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل بن مالک کے واسطہ سے (رابح کے بجائے) رایح نقل کیا ہے!!

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَاَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوْا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ

۱۳۷۰۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی انہیں عیاض بن عبداللہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ یا عید الفطر کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے گئے، پھر لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے متوجہ ہوئے اور صدقہ کا حکم دیا، فرمایا، لوگو! صدقہ دو، پھر آپ عورتوں کی طرف گئے اور ان سے بھی فرمایا۔ عورتو! صدقہ دو کہ میں نے جہنم میں اکثریت تمہاری ہی،

---

۱ لیکن زکوٰۃ کے باب میں اس سے اصول و فروع کے وہ اعزہ مستثنیٰ ہیں، جن کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



تَصَدَّقَ اِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَارَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ یَامَعْشَرَ النِّسَآءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ جَآءَتْ زَیْنَبُ امْرَاَۃُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاْذِنُ عَلَیْہِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ زَیْنَبُ فَقَالَ اَیُّ الزَّیَانِبِ فَقِیْلَ امْرَاَۃُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوْالَھَا فَاُذِنَ لَھَا قَالَتْ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّکَ اَمَرْتَ الْیَوْمَ بِالصَّدَقَۃِ وَکَانَ لِیْ حُلِیٌّ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِہٖ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ وَوَلَدَہٗ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَلَیْھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ، وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ عَلَیْھِمْ !!

دیکھی ہے عورتوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس لئے کہ تم لعن وطعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر (کے حسن معاملت) کا انکار کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو کار آزمودہ مرد کی عقل ودانش اپنی مٹھی میں لیتی ہو، ہاں اے عورتو! پھر آپ واپس تشریف لائے اور جب گھر پہنچے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور اجازت چاہی، آپؐ سے کہا گیا کہ زینب آئی ہیں، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کونسی زینب؟ کیونکہ زینب نام کی بہت سی عورتیں تھیں، کہا گیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، آپؐ نے فرمایا اچھا انہیں اجازت دے دو چنانچہ اجازت دے دی گئی انہوں نے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ آپؐ نے آج صدقہ کا حکم دیا تھا اور میرے پاس بھی ایک زیور تھا جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی لیکن ابن مسعودؓ یہ خیال کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اور ان کے لڑکے زیادہ مستحق ہیں جن پر میں صدقہ کردوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ ابن مسعود نے صحیح کہا۔ تمہارے شوہر اور تمہارے لڑکے اس صدقہ کے ان سے زیادہ مستحق ہیں جنہیں تم صدقہ کے طور پر یہ دوگی !! [1]

## باب ۹۲۷۔ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ !!

## ۹۲۷۔ مسلمان پر اس کے گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں !!

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا۔ اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ وَغُلَامِہٖ صَدَقَۃٌ

۱۳۷۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، ان سے عراک بن مالک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ واجب نہیں !! [2]

---

[1] اس حدیث میں اس کی کوئی تصریح نہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی جو صدقہ دینا چاہتی تھیں وہ نفلی تھا یا زکوٰۃ۔ احناف کے مسلک کی بناء پر بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی اور نہ کوئی ایسے شخص کو دے سکتا ہے جس کے اخراجات کی کفالت اس کے ذمہ واجب ہو اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ حدیث میں نفلی صدقہ مراد ہے زکوٰۃ نہیں! ظاہر اور سیاق عبارت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے!

[2] گھوڑے اگر سواری، بار برداری یا جہاد کے لئے رکھے گئے ہوں تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ ایسے گھوڑوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، لیکن اگر یہی گھوڑے تجارت کے لئے ہوں تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ان گھوڑوں کی زکوٰۃ جب نصاب پورا ہوجائے، واجب ہوگی اب ایک تیسری صورت یہ ہے کہ گھوڑے کوئی شخص نسل بڑھانے وغیرہ کے لئے پالتا ہے اور اس کے پاس نر، مادہ ہر طرح کے گھوڑے موجود ہیں تو حنیفہ کے مسلک کی بنا پر ایسے گھوڑوں کی زکوٰۃ بھی واجب ہوگی۔ اسی طرح غلام اگر تجارت کے لئے ہوں تو تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ زکوٰۃ واجب ہوگی اس حدیث میں کسی قید کے بغیر یہ حکم بیان ہوا ہے کہ گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ لیکن امت اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ اس عموم کے ساتھ اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا، دونوں میں کوئی نہ کوئی صورت ایسی سب کے یہاں ہے کہ نصاب پورا ہونے پر ان کی زکوٰۃ دینی پڑتی ہے اس لئے احناف یہ کہتے ہیں کہ جس طرح غلام سے اس حدیث میں سب کے نزدیک ایسے غلام مراد ہیں جو خدمت کے لئے ہوں کہ ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اسی طرح گھوڑے بھی ایسے گھوڑے مراد ہیں جو نجی ضروریات یا بار برداری کے لئے استعمال ہوتے ہیں ورنہ گھوڑوں کی زکوٰۃ خود عمر رضی اللہ عنہ نے وصول کرائی تھی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گھوڑوں کی بڑی قلت تھی! آپ واقعات یاد کیجئے! بدر کے موقع پر مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے تھے ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں نسل بڑھانے کا کوئی سوال نہیں رہ جاتا یہ بھی ملحوظ رہے کہ گھوڑے کی زکوٰۃ دوسرے جانوروں کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۹۲۸ ۔ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ !

۱۳۷۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ !!

## ۹۲۸ ۔ مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ واجب نہیں !!

۱۳۷۲ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے خثیم بن عراک بن مالک نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ح اور ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم خثیم بن عراک بن مالک نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر نہ اس کے غلام کی زکوٰۃ ضروری ہے اور نہ گھوڑے کی !!

## باب ۹۲۹ ۔ الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى !!

۱۳۷۳ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا

## ۹۲۹ ۔ یتیموں کو صدقہ دینا !!

۱۳۷۳ ۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ہشام نے یحییٰ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن ابی میمونہ نے بیان کیا کہ ہم سے عطاء بن یسار نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی خوش حالی اور اس کی زیبائش اور آرائش کے دروازے کھول دیئے جائیں گے ایک شخص نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا اچھائی برائی پیدا کرے گی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اس لئے اس شخص سے کہا جانے لگا کہ کیا بات تھی، تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات پوچھی لیکن آں حضور تم سے بات نہیں کرتے پھر ہم نے محسوس کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آں حضور نے پسینہ صاف کیا (کیونکہ وحی نازل ہونے وقت اس کی عظمت کی وجہ سے پسینہ آنے لگتا تھا) اور پھر پوچھا کہ سوال کرنے والے صاحب کہاں ہیں ہم نے محسوس کیا کہ آپ نے اس کی (سوال کی) تعریف کی پھر آپ نے فرمایا کہ اچھائی برائی نہیں پیدا کر سکتی لیکن موسم بہار میں بعض ایسی گھاس بھی اگتی ہے جو جان لیوا یا تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ہریالی چرنے والا وہ جانور بچ جاتا ہے جو خوب چرتا ہے اور پھر جب اس کی دونوں کوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کی طرف رخ

---

طرح نہیں لی جاتی بلکہ ہر گھوڑے پر ایک دینار یا اس کے برابر کوئی چیز لینے کا حکم ہے جبکہ دوسرے جانوروں کی زکوٰۃ میں شریعت نے تفصیل کر دی ہے کہ فلاں جانور تنی عمر کا لیا جائے وغیرہ، اسی طرح گھوڑے کے مالک پر اس کا بھی کوئی دباؤ نہیں کہ بیت المال کی زکوٰۃ دے لیکن دوسرے جانوروں کی زکوٰۃ بیت المال میں آئے گی، مالک کو اس کا حق نہیں کہ کسی کو اپنے طور پر اپنے جانوروں کی زکوٰۃ دیدے، بہرحال یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور چونکہ گھوڑا نہایت کارآمد جانور ہے اس لئے شریعت نے اس کے پالنے کی بے انداز ترغیب دی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ !! کرکے پاخانہ پیشاب کر دیتا ہے اور پھر چرتا ہے اسی طرح یہ مال و دولت بھی ایک خوشگوار سبزہ زار ہے اور مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے [1] یا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا [2] ہاں اگر کوئی شخص استحقاق کے بغیر زکوٰۃ لے لیتا ہے تو اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور قیامت کے دن یہ اس کے خلاف گواہ ہوگا !!

## باب ٩٣٠ الزَّكٰوةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَيْتَامِ فِي الْحِجْرِ. قَالَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٣٧٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِيْ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِيْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِيْ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِيْ عَنِّيْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰى زَوْجِيْ وَاَيْتَامٍ لِّيْ فِيْ حَجْرِيْ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ

## ٩٣٠۔ شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا اسکی روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے

١٣٧٤۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے ان سے عمرو بن حارث نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا نے (اعمش نے) کہا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے بھی مجھ سے ابوعبیدہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن حارث نے اور ان سے عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی نے زینب رضی اللہ عنہا نے بالکل اسی طرح حدیث بیان کی (جس طرح حدیث آگے آرہی ہے کہ) زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں مسجد میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا تھا کہ آپؐ یہ فرما رہے تھے، صدقہ کرو، خواہ اپنے زیور ہی کا ہو، زینب رضی اللہ عنہا عبداللہ رضی اللہ عنہ (اپنے شوہر) پر بھی خرچ کرتی تھیں اور چند یتیموں پر بھی جو ان کی پرورش میں تھے [3] اس لئے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ کیا وہ صدقہ بھی ادا ہو جائے گا جو میں آپ پر اور ان یتیموں پر خرچ کر دوں جو میری پرورش میں ہیں لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو، اس لئے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپؐ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون میری ہی جیسی ضرورت لے کر موجود تھیں، پھر ہمارے پاس سے بلال رضی اللہ عنہ گزرے تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیجئے کہ کیا وہ صدقہ ادا ہو جائے گا جسے میں اپنے شوہر اور چند اپنی زیر پرورش یتیم بچوں پر خرچ کر دوں گی ہم نے یہ بھی کہا کہ ہمارے متعلق کچھ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہنا، چنانچہ وہ اندر گئے اور دریافت کیا تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ دونوں کون، خاتون ہیں؟ انہوں نے کہہ دیا کہ زینب! آپ نے دریافت فرمایا کہ کون زینب؟ کہا کہ عبداللہؓ کی بیوی جواب آپؐ نے یہ دیا کہ ہاں (صدقہ ادا ہو جائے

---

[1] اس تمثیل کا مقصد یہ ہے کہ اچھائی کو اگر اچھی اور مناسب جگہوں میں استعمال کیا جائے یا اچھائی کو حاصل کرنے کیلئے غلط طریقے نہ اختیار کئے جائیں تو اس سے برائی نہیں پیدا ہو سکتی ہاں اگر مناسب جگہوں میں اس کا استعمال نہ ہو تو اس سے برائی پیدا ہوتی ہے [2] یعنی راوی کو شک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ ارشاد فرمائے تھے یا اسکے ہم معنی کوئی اور الفاظ۔ یہ شک حدیث کے راوی یحییٰ کو تھا [3] عبداللہ بن مسعودؓ بڑی غربت کی زندگی گزارتے تھے لیکن ان کی بیوی کے پاس ذرائع تھے جن سے وہ خرچ اخراجات کیا کرتی تھیں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



گا اور انہیں دو اجر ملیں گے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کا !!

**۱۴۷۵۔ حدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ قال حدثنا عبدۃ عن ہشام عن ابیہ عن زینب بنت ام سلمۃ قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی ابی سلمۃ انما ہم بنی فقال انفقی علیہم فلک اجر ما انفقت علیہم !!

**۱۴۷۵۔** ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدہ نے ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ نے بیان کیا کہ کیا اگر میں ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں تو مجھے ثواب ملے گا کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں ان پر خرچ کرو، تم جو کچھ بھی ان پر خرچ کروگی اس کا اجر ملے گا !!

## باب ۹۳۱۔ قول اللہ تعالیٰ وفی الرقاب والغارمین

وفی سبیل اللہ ویذکر عن ابن عباس یعتق من زکوۃ مالہ ویعطی فی الحج وقال الحسن ان اشتری اباہ من زکوۃ جاز ویعطی فی المجاہدین والذی لم یحج ثم تلا انما الصدقت للفقراء الآیۃ فی ایہا اعطیت اجزأت وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خالدا احتبس ادراعہ فی سبیل اللہ ویذکر عن ابی لاس حملنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابل الصدقۃ للحج !!

**۹۳۱۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد (زکوٰۃ کے مصارف بیان کرتے ہوئے کہ زکوٰۃ) غلام آزاد کرانے، مقروضوں کے قرض ادا کرنے اور اللہ کے راستے میں سفر کرنے والوں (وغیرہ کو دینی چاہیئے) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اپنی زکوٰۃ سے غلام آزاد کرا سکتا ہے اور حج کے لئے دے سکتا ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے والد کو خرید لیا تو جائز ہے اور مجاہدین کے اخراجات کے لئے بھی دی جاسکتی ہے اسی طرح اس شخص کو بھی دی جاسکتی ہے جس نے حج نہ کیا ہو (تاکہ اس امداد سے حج کر سکے) پھر آپ نے اس آیت "صدقات فقیروں کے لئے ہیں" کی آخر آیت تک تلاوت کی کہ (آیت میں بیان شدہ تمام مصارف زکوٰۃ میں سے) جس کو بھی زکوٰۃ دے دیجئے ادا ہو جائے گی !! اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خالد رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دی ہیں ابولاس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لئے بھیجا تھا !!

**۱۴۷۶۔ حدثنا** ابو الیمان قال انا شعیب قال ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن ولید وعباس بن عبد المطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس بن عبد المطلب فعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہی علیہ صدقۃ ومثلہا معہا تابعہ ابن ابی الزناد عن ابیہ وقال ابن اسحٰق عن ابی الزناد ہی علیہ ومثلہا معہا وقال ابن جریج حدثت عن الاعرج مثلہ !!

**۱۴۷۶۔** ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے خبر دی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم دیا (اور عمر رضی اللہ عنہ کو وصول کرنے کے لئے بھیجا) پھر آپ کو اطلاع دی گئی (عمر رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی) کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کیا انکار کرتا ہے۔ ابھی کل تک تو وہ فقیر تھا، پھر اللہ اور اس کے رسول (کی دعاء کی برکت) نے اسے مالدار بنا دیا، باقی رہے خالد، تو ان پر تم لوگ زیادتی کرتے ہو انہوں نے تو اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے رکھی ہیں اور عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اور ان سے جو صدقہ وصول کیا جاسکتا ہے وہ اور اتنا ہی اور انہیں دینا ہے اس روایت کی متابعت

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابو الزناد نے اپنے والد کے واسطہ سے کی اور ابن اسحاق نے ابو الزناد کے واسطہ سے یہ الفاظ بیان کئے، ھی علیہ ومثلھا معھا (صدقہ کے لفظ کے بغیر) اور ابن جریج نے کہا کہ مجھ سے اعرج کے واسطہ سے اسی طرح حدیث بیان کی گئی!!

## باب ۹۳۲۔ الاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ!!

## ۹۳۲۔ سوال سے دامن بچانا!!

**۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ!!

**۱۳۷۷۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی انہیں عطاء بن یزید لیثی نے اور انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا پھر انہوں نے سوال کیا اور آپ نے پھر دیا، جو چیز آپ کے پاس تھی اب وہ ختم ہو چکی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی اچھی چیز ہو تو میں اسے بچا نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کے موانع سے محفوظ رکھتے ہیں جو شخص بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیاز بنا دیتے ہیں جو شخص صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے استقلال دیتے ہیں اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں نعمت نہیں ملی!!

**۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا فَيَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ!!

**۱۳۷۸۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابو الزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ایک شخص رسی سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنی پیٹھ پر اٹھا لائے (جنگل سے اور پھر انہیں بازار میں فروخت کر کے رزق حاصل کرے) اس شخص سے (دین اور دنیا دونوں میں) بہتر ہے جو کسی کے پاس آکر سوال کرتا ہے جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اسے دے یا نہ دے!!

---

بقیہ سلہ اس حدیث میں تین اصحاب کا واقعہ ہے ابن جمیل کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پہلے منافق تھے لیکن بعد میں توبہ کی اور مخلص مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گئے تھے اپنی ابتدائی زندگی میں یہ نہایت غریب اور مفلوک الحال تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی تھی آپ کی دعا کی برکت سے مال و دولت کی ان کے پاس کوئی کمی نہیں تھی اور ایک زمانہ آگیا تھا کہ یہ لاکھوں میں تلتے تھے جب مال و دولت بے پناہ ہو گئی تو مدینہ کا قیام ترک کر کے بادیہ میں جا بسے تھے اور نماز پنجگانہ اور جمعہ کی حاضری سب کچھ چھوڑ دی تھی جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آدمی زکوٰۃ وصول کرنے ان کے پاس آیا تو انہوں نے انکار کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض ہو گئے تھے اور زکوٰۃ پھر ان سے کبھی نہیں لی انہوں نے دینی بھی چاہی جب بھی نہیں لی خلفاء راشدین کا بھی ان کے ساتھ ہمیشہ یہی طرز عمل رہا اس حدیث میں ہے کہ ابن جمیل کے انکار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار ناگواری فرمایا لیکن دو اور صاحبان کے انکار کو معقول عذر پر محمول کیا خالد رضی اللہ عنہ نے اپنا کچھ سامان اللہ کے راستے میں وقف کیا تھا اور اسی کو ان کی زکوٰۃ سمجھا گیا عباس رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ بیت المال پر ان کا قرض چلتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ان کی زکوٰۃ قرض کے طور پر لے لیتے تھے اور پھر انہیں وقتی ضروریات پر خرچ کرتے تھے جب زکوٰۃ کا مال آتا تو عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ کا جو قرض لیا تھا اتنا اس مد میں جمع کر دیتے، لہٰذا عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ ادا ہو چکی تھی، اس لئے ان سے سوال ہی غلط تھا، عباس رضی اللہ عنہ سے دو دو سال تک کی زکوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے لیا کرتے تھے حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ ۔

۱۳۷۹۔ ہم سے ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اگر (ضرورتمند ہو تو) رسی لے کر آئے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر رکھ لے اور اسے بیچے اگر اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو محفوظ رکھ لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے اسے لوگ دیں یا نہ دیں !!

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اِنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ !!

۱۳۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ نے عطا فرمایا میں نے پھر مانگا اور آپ نے پھر عطا فرمایا، اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا، حکیم! یہ دولت بڑی شاداب اور بہت ہی مرغوب ہے اس لئے جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کی دولت میں برکت نہیں ہوتی اس کی مثال اس شخص جیسی ہوتی ہے جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا، اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے (بہر حال) بہتر ہے۔ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اب اس کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا تا آنکہ اس دنیا ہی سے جدا ہو جاؤں، چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حکیم رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز دینا چاہتے تو وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے! پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں دینا چاہا تو انہوں نے اس کے لینے سے بھی انکار کر دیا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمہیں حکیم کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فئی کا حق انہیں دینا چاہا تھا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے حکیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسی طرح کسی سے بھی کوئی چیز لینے سے ہمیشہ اپنی زندگی بھر انکار کرتے رہے !! [1]

## باب ۹۳۳۔ مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ !!

۹۳۳۔ جسے اللہ تعالیٰ نے کسی سوال اور لالچ کے بغیر کوئی چیز دی، مالداروں کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہے !! [2]

---

[1] یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد میں پختگی اور استقلال کی ایک معمولی سی مثال ہے جو وعدہ کیا تھا اسے اس طرح پورا کر دکھایا کہ اب اپنا حق بھی دوسروں سے نہیں لیتے۔ فرضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین! [2] مطلب یہ ہے اگر دینے والا کسی کو دیکر خوشی محسوس کرتا ہے تو ضرورتمند کے لئے اس سے لینے میں کوئی حرج نہیں حدیث میں بھی اسی طرح کی صورت ہے اس میں دینے والا بھی دیکر خوش ہوتا ہے اور لینے والے کو بھی ذلت نہیں اٹھانی پڑتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا۔ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

۱۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجئے لیکن آنحضورؐ فرماتے کہ پکڑو بھی اگر تمہیں کوئی ایسا مال ملے جس پر تمہاری حریصانہ نظر نہ ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے قبول کر لو، اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو اس کے پیچھے بھی نہ پڑو !!

## باب ۹۳۴۔ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا !!

## ۹۳۴۔ اگر کوئی شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کرے؟

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا۔ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ فَيَشْفَعُ لِيُقْضٰى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِي حَتّٰى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْأَلَةِ !!

۱۳۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن ابی جعفر نے کہا کہ میں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص لوگوں کے سامنے ہمیشہ ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ چہرہ پر گوشت ذرا بھی نہ ہوگا ۱؎ آں حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہو جائے گا کہ پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائے گا لوگ اسی حالت میں آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے پھر موسیٰ علیہ السلام سے کریں گے، پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی کی ہے کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی جعفر نے حدیث بیان کی کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے (خداوند ذوالجلال کی بارگاہ میں) کہ مخلوق کا فیصلہ کیا جائے۔ پھر آپ آگے بڑھیں گے اور جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ لیں گے ۲؎ اور اسی دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود عطا فرمائیں گے جس کی تمام اہل حشر تعریف کریں گے اور معلی نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے نعمان بن راشد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے زہری کے بھائی عبداللہ بن راشد نے ان سے حمزہ بن عبداللہ نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سوال کے متعلق انہوں نے سنی تھی،

## باب ۹۳۵۔ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَكَمِ الْغِنٰى وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ،

## ۹۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو لوگوں سے باصرار نہیں مانگتے اور

غنا کی حد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "وہ شخص جو اتنا مال نہیں پاتا جس سے اپنی ضرورت پوری کر سکے" (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) صدقہ ان فقراء کو بھی دیا جائے جو اللہ کے راستے میں گھرے

---

۱؎ اشارہ مانگنے والے کی ذلت اور رسوائی کی طرف ہے ۲؎ اس سے یہ مقصد ہے کہ اس وقت آپ اللہ تبارک و تعالیٰ سے بہت قریب ہو جائیں گے ۳؎ مقام محمود و شفاعت عظمیٰ ہے جس سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نوازے جائیں گے، بحث آئندہ آئے گی، انشاء اللہ !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ، إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ۔

ہوئے ہیں (جہاد کرنے کے لئے اور) اسی وجہ سے وہ سفر نہیں کر سکتے (تجارت اور دوسری ضروریات کے لئے) ناواقف انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے غنی سمجھتے ہیں۔ آخر آیت فان اللہ بہ علیم تک ۔ لے !!

**۱۳۸۳** - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا !!

**۱۳۸۳** - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو لقمے در در پھراتے ہیں مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں لیکن اسے شرم آتی ہے اور وہ لوگوں سے مانگنے میں اصرار نہیں کرتا !!

**۱۳۸۴** - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُنِ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ !!

**۱۳۸۴** - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن اشوع نے ان سے شعبی نے کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہؓ کے کاتب نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ انہیں کوئی ایسی بات لکھیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہارے لئے تین چیزیں پسند نہیں کرتا ۔ بلا وجہ کی بکواس ۔ فضول خرچی اور لوگوں سے بار بار سوال کرنا !!

**۱۳۸۵** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى

**۱۳۸۵** - ہم سے محمد بن عزیز زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی انہوں

لے یعنی قرآن مجید میں جو آیا ہے کہ فقراء کو صدقہ دیا جائے تو فقیر کیسے ہیں؟ اور اس کے مقابلہ میں غنی کون کہلائے گا کہ اسے صدقہ لینا درست نہ ہوگا اس کی تشریح حدیث سے کی کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے پاس اتنا روپیہ پیسہ نہ ہو کہ وہ اس سے اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کر سکے تو وہ فقیر ہے اور اگر ضرورت کے مطابق ہے تو وہ غنی ہے اور سے صدقہ یا زکوٰۃ نہ لینی چاہیئے اس کے بعد دینے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ مانگنے والوں سے زیادہ وہ ان محتاجوں کا خیال رکھیں جو لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور صدقہ کے مال کے مستحق ہیں لیکن عزت نفس کا پاس و لحاظ رکھتے ہیں سوال کرنے والوں کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ مانگنے سے حتی الامکان بچیں اور مانگنے میں اصرار تو بہرحال نہ کریں صدقہ و خیرات وہی ہضم ہوتی ہے جو خوشی سے ملے اسلام زندگی کی تمام ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور ہر طبقہ کی رعایت کرتا ہے گداگری اسلام میں ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنی محنت کی کمائی کھانے پر اسلام نے زور دیا ہے اور دوسروں پر بار بننے سے روکا ہے لیکن دوسری طرف احادیث میں مانگنے والے کو کچھ نہ کچھ دینے کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ اگر اس نے مانگ کر اپنے آپ کو ذلیل کیا تو کم از کم تم اس کو ذلیل نہ کرو اور اسلامی عزت و شرافت کا اس کے ساتھ برتاؤ کرو، غریبوں کو اس کی تاکید کہ وہ ہاتھ پھیلانے سے بچیں اور امیروں کو اس کی تاکید کہ وہ اگر کوئی ہاتھ پھیلا دے تو اسے محروم نہ کریں۔ ہاں اور جو غریب اور محتاج عزتِ نفس کا خیال رکھتے ہیں اور مانگنے نہیں پہنچ جاتے ان کے گھر جا کر پوری عزت کے ساتھ دینا چاہیئے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيْهِمْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَعَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ اَيْ سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكُبْكِبُوْا قُلِبُوْا مُكِبًّا اَكَبَّ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ فِعْلُهٗ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلٰى اَحَدٍ فَاِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ وَكَبَبْتُهٗ اَنَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ اَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ !!

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص کو کچھ دیا، وہیں میں بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص کو چھوڑ گئے اور انہیں کچھ نہیں دیا، حالانکہ وہ میرے خیال میں زیادہ لائق توجہ تھے اس لئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جاکر چپکے سے عرض کی، فلاں شخص کو آپؐ نے کیوں نہیں؟ بخدا میں انہیں مومن خیال کرتا ہوں (یعنی وہ منافق نہیں ہیں کہ آپ انہیں نظر انداز کریں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان؟ بیان کیا کہ اس پر میں تھوڑی دیر خاموش رہا لیکن میں ان کے متعلق جو کچھ جانتا تھا اس نے مجھے پھر مجبور کیا اور میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فلاں کو کیوں نظر انداز کر رہے ہیں بخدا میں انہیں مومن سمجھتا ہوں آپ نے پھر فرمایا یا مسلمان؟ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں (اور دوسرے کو نظر انداز کر جاتا ہوں) حالانکہ دوسرا میری نظر میں پہلے سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، کیونکہ (جس کو میں دیتا ہوں اسے نہ دینے کی صورت میں) مجھے ڈر اس کا رہتا ہے کہ کہیں اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں نہ ڈال دیا جائے[1] اور (یعقوب بن ابراہیم) اپنے والد سے وہ صالح سے وہ اسماعیل بن محمد سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ یہی حدیث بیان کر رہے تھے انہوں نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ سعد (رضی اللہ عنہ) کے کاندھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک رکھ کر فرمایا، سعد! ادھر سنو، میں ایک شخص کو دیتا ہوں الخ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ (قرآن مجید) میں کبکبوا اوندھے لٹا دینے کے معنی میں ہے اکبّ الرجل اس وقت کہیں گے جب اس کے فعل کا کوئی مفعول نہ ہو (یعنی اس میں مزید، لازم استعمال ہوتا ہے) لیکن جب یہ فعل کسی مفعول پر واقع ہو تو کہتے ہیں کبّہ اللہ لوجہہ وکببتہ انا[2] (مجرد متعدی استعمال ہوتا ہے) ابوعبداللہ نے کہا کہ صالح بن کیسان زہری سے عمر میں بڑے تھے اور ان کی ملاقات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا۔ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ

۱۳۸۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے ابوالزناد کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کا چکر

[1] یعنی بعض لوگوں کی طبیعت چھوٹی ہوتی ہے اگر انہیں کچھ دیا جائے تو اسلام پر قائم ہیں ورنہ بڑی جلدی ان کے دل انکار پر آمادہ ہو جاتے ہیں یہ حدیث اس سے پہلے آچکی ہے! [2] مصنفؒ کی عادت ہے کہ جب حدیث میں کوئی لغت غریب استعمال ہوتا ہے اور قرآن میں بھی اس کا استعمال ہوا رہتا ہے تو اس حدیث کو بیان کر کے لغت غریب کی تشریح کر دیا کرتے ہیں اس حدیث میں "یکب" استعمال ہوا تھا، قرآن میں بھی کبکبوا آیا ہے، اسی کی مناسبت سے یہاں ان الفاظ کی تھوڑی سی تشریح کر دی!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنِ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ بِہٖ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ

کاٹتا پھرتا ہے تاکہ اسے دو ایک لقمہ یا دو ایک کھجور مل جائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا نہیں کہ اپنی ضروریات پوری کرلے۔ اس کا حال بھی کسی کو معلوم نہیں کہ کوئی اسے صدقہ ہی دیدے اور نہ وہ خود ہاتھ اٹھانے کیلئے اٹھتا ہے!!

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ ثُمَّ یَغْدُوَ اَحْسِبُہٗ قَالَ اِلَی الْجَبَلِ فَیَحْتَطِبَ فَیَبِیْعَ فَیَاْکُلَ وَیَتَصَدَّقَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ!!

۱۳۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص اپنی رسی لے کر (میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا) پہاڑوں میں چلا جائے پھر لکڑیاں جمع کرکے انہیں فروخت کرے اس سے کھائے اور صدقہ بھی کرے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے!!

## باب ۹۳۶۔ خَرْصِ التَّمْرِ!!

## ۹۳۶۔ کھجور کا اندازہ[1]

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا سَہْلُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ

۱۳۸۸۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث

---

[1] اس کا طریقہ یہ ہے کہ امیرالمومنین کی طرف سے جب باغوں میں پھل آجائیں، ایک دیانتدار افسر باغ کے مالکوں کے یہاں جائے اور انہیں ساتھ لے کر مناسب طریقوں سے باغ کے پھل کا اندازہ لگائے کہ کس قدر اس میں پھل آسکتا ہے اور اس میں زکوٰۃ کتنی مقدار واجب ہوگی، اس اندازہ کے بعد حکومت کے آدمی جسے اصطلاح میں "خارص" کہتے ہیں، واپس آجائے اور باغ کا مالک جس طرح پر چاہے اپنا باغ استعمال کرے، اور جب پھل پک جائیں تو اس کی زکوٰۃ بیت المال کو ادا کردے، یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا جائے گا کہ باغ کے مالک کسی قسم کی خیانت نہ کرسکیں، دوسری طرف مالکوں کو بھی سہولت رہے گی کہ وہ کسی پابندی کے بغیر پھلوں کو جس مصرف میں چاہیں صرف کریں گویا اس میں بیت المال اور باغ کے مالکان سب ہی کا فائدہ ہے بعض حضرات نے احناف کی طرف اس کی نسبت کی ہے کہ ان کے یہاں یہ صورت درست نہیں ہے حنفی فقہ کی کتابوں میں کچھ اس طرح کی عبارت بھی ہے جس سے اس طرح کا خیال ہو سکتا ہے۔ لیکن علامہ انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ نسبت صحیح نہیں۔ اس کا اعتبار احناف کے یہاں بھی ہے، البتہ ہمارے یہاں یہ "حجت ملزمہ" نہیں ہے۔ یعنی اگر اندازہ لگانے میں اسلامی حکومت کے آدمی اور باغ کے مالک کا اختلاف ہوجائے تو اس صورت میں حکومت کے آدمی کی بات ماننی ضروری نہیں ہوتی، کیونکہ صرف اندازہ اور تخمینہ کو امر فاصل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حنیفہ کے مسلک کی بناء پر اس میں فائدہ صرف اس قدر ہے کہ یہ مالکوں کے لئے یاددہانی ہوجائے گی کہ بیت المال کا اس میں کتنا حق ہے، حدیث میں یہ بھی ہے کہ اندازہ لگاتے وقت مالکوں کو کچھ چھوٹ بھی دے دینی چاہیئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "خارصین" سے فرمایا ہے کہ تہائی پھلوں کی چھوٹ دے دو اور اگر تہائی کی نہیں دے سکتے تو چوتھائی کی دے دو" کیونکہ باغ کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ وہاں مانگنے والے بھی آتے رہتے ہیں، مالکوں کے اعزہ اور اقربا اور پڑوسیوں میں بھی کچھ ضرورت مند ہوسکتے ہیں اور باغ کے پھل کی تقسیم عام طور سے خود بھی ضرورت مندوں میں لوگ کرنی چاہتے ہیں اس لئے اس پہلو کی بھی رعایت کی گئی، حدیث کے اس ٹکڑے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کی نظر میں اس کی حیثیت اندازہ اور تخمینہ سے زیادہ نہیں، ظاہر ہے کہ اندازہ لگاتے وقت یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جو اندازہ لگایا جائے وہ صحیح بھی ہوگا، کیونکہ اس طرح کے معاملات میں غلطی متوقع ہوتی ہے، غالباً تہائی یا چوتھائی کی چھوٹ میں شریعت کے پیش نظر یہ بھی ہے کہ خاص طور سے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہوجائے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خارص کا فیصلہ حجت ہے، لیکن جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرٰى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتٰى وَادِيَ الْقُرٰى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا رَأٰى أُحُدًا قَالَ هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلٰى قَالَ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَا يُقَالُ حَدِيقَةٌ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ !!

بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے عباس ساعدی نے ان سے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم غزوہ تبوک کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے جب ہم وادی قریٰ (مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک قدیم آبادی) سے گزرے تو ہماری نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے باغ میں موجود تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان علیہم اجمعین سے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ، حضور اکرمؐ نے دس وسق کا اندازہ لگایا، پھر اس عورت سے فرمایا کہ یاد رکھنا کتنی زکوٰۃ اس کی ہوگی، جب ہم تبوک پہنچے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ آج رات بڑی زور کی آندھی چلے گی اس لئے کوئی شخص باہر نہ نکلے اور جس کے پاس اونٹ ہوں تو وہ اسے باندھ دیں، چنانچہ ہم نے اونٹ باندھ دیئے اور آندھی بڑی زور کی آئی ایک شخص (کسی ضرورت کے لئے) باہر نکلے تو ہوا نے انہیں جبل طے سے گرا دیا (لیکن ان کا انتقال نہیں ہوا) اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایلہ کے حاکم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید خچر اور ایک چادر کا ہدیہ بھیجا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریری طور پر اسے اس کی حکومت پر برقرار رکھا[1] پھر جب وادی قریٰ (واپسی میں) پہنچے تو آپ نے اسی عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل آیا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ کے مطابق دس وسق آیا تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ جلد (قریب کے راستہ سے) جانا چاہتا ہوں اس لئے جو کوئی میرے ساتھ جلدی پہنچنا چاہے وہ آ جائے۔ پھر جب ابن بکار (امام بخاریؒ کے شیخ) نے ایک ایسا جملہ کہا جس کے معنی یہ تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ (مدینہ منورہ) پھر جب آپؐ نے احد دیکھا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں کیا میں انصار کے سب سے اچھے گھرانے کی نشاندہی نہ کر دوں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور کر دیجئے آپؐ نے فرمایا کہ بنو نجار کا گھرانہ۔ پھر بنو عبدالاشہل کا گھرانہ۔ پھر بنو ساعدہ کا یا (یہ فرمایا کہ) بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ۔ اور انصار کے تمام ہی گھرانوں میں خیر ہے، ابو عبداللہ (قاسم بن سلام) نے کہا کہ جس باغ کی چار دیواری ہو اسے حدیقہ کہیں گے اور جس کی چار دیواری نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہیں گے، اور سلیمان بن بلال نے کہا کہ مجھ

[1] جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو ایلہ کا حاکم یوحنا بن روبہ خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا، آں حضورؐ سے اس نے صلح کر لی تھی اور آپؐ کو جزیہ دینا منظور کر لیا تھا، اسی حاکم نے آپ کو سفید خچر کا ہدیہ دیا تھا۔ یہ خیال رہے کہ خچر کا گدھے کی سواری عرب میں معیوب نہیں تھی !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



سے عمرو نے اس طرح حدیث بیان کی کہ پھر بنی خزرج کا گھرانہ اور پھر بنو ساعدہ کا گھرانہ (انصار کے بہترین گھرانوں کی ترتیب بیان کرتے ہوئے) اور سلیمان نے سعد بن سعید کے واسطہ سے بیان کیا ان سے عمارہ بن غزیہ نے ان سے عباس نے ان سے ان کے والد (سہل) نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں !!

**باب ۹۳۷ - اَلْعُشْرُ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَّاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا !!**

**۹۳۷** - اس زمین سے دسواں حصہ لینا جس کی سیرابی بارش یا جاری نہر دریا وغیرہ) پانی سے ہوئی، عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ شہد میں کچھ ضروری نہیں سمجھتے تھے !!

**۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هٰذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ وَفِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِي هٰذَا وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبْتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ !!

**۱۳۸۹** - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس بن شہاب نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ زمین جسے آسمان (بارش کا پانی) یا چشمہ سیراب کرتا ہو، یا وہ خود بخود سیراب ہو جاتی ہو تو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور وہ زمین جسے کنویں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہو تو اس کی پیداوار سے بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ یہ (آنے والی ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت) پہلی روایت (یعنی جو چل رہی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی) کی تفسیر ہے کیونکہ پہلی یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث "جس زمین کو آسمان کا پانی سیراب کرے اس کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا" میں وقت کی کوئی تعیین نہیں ہے لیکن اس (ابو سعید رضی اللہ عنہ) کی حدیث میں وضاحت بھی ہے اور وقت کی تعیین بھی۔ اور زیادتی قبول کی جاتی ہے اس طرح جس میں ابہام ہوتا ہے اس کی وضاحت اس سے کی جاتی ہے جس میں تفسیر ہوتی ہے، بشرطیکہ روایت کے راوی قابل اعتماد ہوں، جیسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی تھی لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپؐ نے نماز (کعبہ) میں پڑھی تھی اس موقع پر بھی بلال رضی اللہ عنہ کی بات قبول کی جائے گی اور فضل رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیا جائے گا ؎ !!

---

؎ مطلب یہ ہے کہ اگر ایک سلسلے کی کئی روایتیں ہوں اور بعض روایتوں میں اختصار یا ابہام سے کام لیا گیا ہو اور دوسری روایتوں میں تفصیل اور وضاحت ہو تو مسائل کا اخذ و استنباط انہیں دوسری واضح روایات کو سامنے رکھ کر کیا جائے گا بلال رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کعبہ میں پڑھی تھی، لیکن فضل رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ آپؐ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی تھی ظاہر ہے دونوں اصحاب قابل اعتماد ہیں، چونکہ بلال رضی اللہ کی حدیث میں ایک زیادتی موجود ہے جو کسی مزید علم اور واقفیت پر مبنی ہو گی، اس لئے فضل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مقابلہ میں اسے ترجیح دی جائے گی اسی طرح ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نصاب کا بیان ہوا ہے اور وقت کی بھی تعیین کی گئی ہے لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک مطلق حدیث ہے جس میں ایک حد تک ابہام بھی ہے اس لئے فیصلہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہو گا یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور ہمارے یہاں اس کا اصول یہ ہے کہ عام اور خاص کا جب تعارض ہو جائے اور حکم خاص شارع کی طرف سے بعد میں دیا گیا ہو تو یہ عام کے حصے کو منسوخ کر دے گا جس کی اس عام حکم کے خلاف اس خاص حکم میں کوئی صراحت موجود ہے اور عام حکم کا وہ حصہ جو خاص حکم سے متعارض نہیں ہے وہ اپنی جگہ پر یوں کا توں محکم رہے گا لیکن اگر دونوں احکام کی تاریخ کا کوئی علم نہیں کہ کون مقدم تھا اور کون موخر تو اس وقت ترجیح کی کوئی صورت نکالی جائے گی، ہمارے یہاں اس اصول میں بنیادی تصور یہ ہے کہ ہر صاحب حق کو

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۹۲۸۔** لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ !

**۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ !

**۹۲۸۔** پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں !!

**۱۳۹۰۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں ہے[1]، پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم میں صدقہ نہیں ہے !!

اس کا حق دیا جائے عام کو عام کا حق اور خاص کو خاص کا۔ اور تعارض ہو جائے تو اس کے دفع کرنے کی کوئی صورت نکالی جائے یا ترجیح دی جائے اس لئے ہم مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ اصول کو ہر حال میں تسلیم نہیں کریں گے ابن عمر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں باہم کوئی تعارض نہیں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ایک الگ حکم بیان کرتی ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مختلف ہے۔ آئندہ ہم ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت پر مسئلہ کی مزید وضاحت کریں گے، بہرحال دونوں کے حکم میں کوئی تعارض نہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو حکم بیان ہوا ہے اسے اپنی اصلی صورت پر رہنے دینا چاہیئے، عشری زمین کے شہد میں حنفیہ کے یہاں دسواں حصہ واجب ہے، زیلعی نے حنفیہ کے مسلک کے مطابق ایک مرسل حدیث نقل کی ہے !!

[1] ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کا یہی ٹکڑا ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تفسیر قرار دیتے ہیں، اصل مسئلہ نصاب کا ہے امام شافعی امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی غالباً یہ مسلک رکھتے ہیں کہ غلے اور پھلوں وغیرہ میں بھی زکوٰۃ کے لئے نصاب شرط ہے اور وہ پانچ وسق ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث ان ائمہ کی سب سے بڑی دلیل ہے جس میں بصراحت ہے کہ زکوٰۃ کے لئے پانچ وسق ہونا ضروری ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زمین کی پیداوار میں خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، نصاب کی قید کے بغیر دسواں حصہ لیا جائے گا ابن عربی نے مالکی مذہب رکھنے کے باوجود تسلیم کیا ہے کہ ظاہر قرآن سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک ہی کی تائید ہوتی ہے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی پر عمل کیا تھا اسی طرح سلف میں مجاہد نخعی اور زہری رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک تھا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں ایک حدیث بہت واضح ہے حدیث میں ہے "ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر"۔ زمین کی ہر طرح کی پیداوار سے دسواں حصہ لیا جائے گا۔ اب ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وضاحت رہ جاتی ہے۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ اس حدیث میں زمین کی پیداوار ہی کا حکم بیان ہوا ہے لیکن صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ اس میں مال تجارت کا حکم بیان ہوا ہے۔ عرب غلے وغیرہ کی تجارت وسق سے کیا کرتے تھے! اور اس زمانہ میں ایک وسق کی قیمت چالیس درہم تھی اس حساب سے پانچ وسق کی قیمت دوسو درہم ہو جاتی ہے اور دوسو درہم پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس لئے اس حدیث میں زمین کی پیداوار کا نہیں بلکہ مال تجارت کا حکم بیان ہوا ہے اس کے علاوہ دوسری توجیہات بھی کی گئی ہے علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر طویل اور جامع بحث کی ہے نہایت قوی اور ناقابل انکار دلائل کی روشنی میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس حدیث کا تعلق "باب عریہ" سے ہے، اختصار اس کا یہ ہے کہ اگرچہ عشر یا زکوٰۃ بیت المال کا حق ہے لیکن عرب کے خاص ماحول کی وجہ سے پانچ وسق سے کم زمین کی پیداوار پر عشر بیت المال کے لئے وصول نہیں کیا جائے گا اسے خود مالک اپنے طور پر تقسیم کر سکتے ہیں کیونکہ اصل یہی ہے کہ عشر یا زکوٰۃ بیت المال میں جمع ہو اور اس صورت میں اسے مالک خود خرچ کرتا ہے اس لئے اس کی سرے سے نفی کر دی گئی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے یہ حکم کہ "سبزیوں میں صدقہ نہیں" مطلب یہ ہے کہ اسے بھی مالک خود دے سکتے ہیں کیونکہ یہ جلدی خراب ہو جاتی ہیں۔ یہ بحث بہت طویل ہے، نوٹ میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کی تفصیل کی جائے۔ اہل علم فیض الباری جلد ۳ صفحہ ۴۵ سے صفحہ ۴۹ تک دیکھیں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۹۳۹۔ اَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ!

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهٗ فِيْ فِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ!!

## ۹۳۹۔ پھل توڑنے کے وقت زکوٰۃ لینا۔ اور کیا اگر بچہ پھل چھونے لگے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا؟

۱۳۹۱۔ ہم سے عمر بن محمد بن حسن اسدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن طہمان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توڑنے کے وقت کھجور لائی جاتی تھی، ہر شخص اپنا حصہ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی تھی کہ کھجور کا ڈھیر لگ جاتا تھا (ایک مرتبہ) حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ایسی ہی کھجور کے پاس کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جونہی دیکھا تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد صدقہ نہیں کھا سکتی!!

## باب ۹۴۰۔ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهٗ اَوْ نَخْلَهٗ اَوْ اَرْضَهٗ اَوْ زَرْعَهٗ وَقَدْ وَجَبَ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوِ الصَّدَقَةُ فَاَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهٖ اَوْ بَاعَ ثِمَارَهٗ وَلَمْ تَجِبْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَّجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَّمْ تَجِبْ!!

## ۹۴۰۔ عشر یا زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد کسی نے اپنے پھل، نخلستان، زمین یا کھیتی بیچ دی، پھر زکوٰۃ کسی دوسری چیز سے ادا کر دی یا ایسا پھل بیچا جس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ پھلوں کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس پر کسی آفت آنے کی توقعات ختم نہ ہو جائیں" اس میں آپ نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے کسی کو پھل، اس تخصیص کے بغیر کہ زکوٰۃ واجب ہوئی یا نہیں واجب ہوئی، بیچنے کی اجازت نہیں دی!! [1]

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهٗ!!

۱۳۹۲۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو (درخت پر) اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس میں "صلاح" نہ آجائے۔ جب "صلاح" کا مفہوم پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس پر آفت آجانے کی توقع ختم ہو جائے

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ

۱۳۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن

---

[1] مطلب یہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل انتفاع یعنی کچے پھلوں کو جبکہ وہ درختوں پر ہوں بیچنے کی اجازت نہیں دی ہے حنفیہ کے یہاں اس سے یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ اگر اس شرط کے ساتھ پھل بیچے گئے کہ فوراً کسی انتظار کے بغیر توڑ لئے جائیں تو کچے پھل بھی بیچے جا سکتے ہیں! کیونکہ بہرحال کچے پھل اگر آدمی کے کھانے کے قابل نہیں تو کم از کم جانور تو کھا سکتے ہیں، ہاں اگر فوراً توڑنے کی شرط نہ ہو تو جائز ہے!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا !!

ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس میں سلاح نہ آجائے !!

۱۳۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَارَّ !!

۱۳۹۴- ہم سے قتیبہ نے مالک کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تک پھل رنگ نہ پکڑ لیں، انہیں بیچنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے بیان کیا کہ مراد یہ ہے کہ جب تک سرخ نہ ہو جائیں !!

## باب ۹۴۱- هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرٰى وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ !!

۹۴۱- کیا کوئی اپنا دیا ہوا صدقہ خرید سکتا ہے؟ ہاں دوسرے کے صدقہ کو خریدنے میں کوئی حرج نہیں! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص صدقہ دینے والے کو خریدنے سے منع فرمایا ہے دوسروں کو نہیں فرمایا! [1]

۱۳۹۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً !!

۱۳۹۵- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں صدقہ کیا پھر اسے آپ نے دیکھا کہ فروخت ہو رہا ہے اس لئے ان کی خواہش ہوئی کہ خود ہی خرید لیں اور اجازت لینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو اسی وجہ سے اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنا دیا ہوا صدقہ خریدتے تو پھر اسے صدقہ کر دیتے تھے۔

۱۳۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ !!

۱۳۹۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک بن انس نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ انہوں نے اپنا ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شخص کو دیدیا لیکن اس شخص نے گھوڑے کو خراب کر دیا اس لئے میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ اسے سستے داموں بیچنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق، پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا صدقہ واپس نہ لو، خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ہی کیوں نہ دے کیونکہ دیا ہوا صدقہ واپس لینے والے کی مثال قے کرکے چاٹنے

[1] چونکہ ایسی صورت میں صدقہ لینے والا عام حالات میں ضرور کچھ نہ کچھ رعایت کرہی دیتا ہے اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت کی گئی، ورنہ فقہ اور قانون کے اعتبار سے یہ صورت جائز ہے۔ اگرچہ مناسب اور مستحب یہی ہے کہ نہ خریدا جائے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



والے کی طرح ہے !!

## باب ۹۴۲۔ مَا یُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ !!

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا۔ آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

## باب ۹۴۳۔ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا۔ سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا !!

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا۔ آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

## ۹۴۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آل نبی پر صدقہ سے متعلق حدیث !!

۱۳۹۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہائیں ہائیں! نکالو اسے، پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے! ۱ !!

## ۹۴۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے غلاموں پر صدقہ !!

۱۳۹۸۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو جو بکری صدقہ میں کسی نے دی تھی وہ مری ہوئی پڑی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے چمڑے کو کیوں نہیں کام میں لاتے لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے لیکن آپ نے فرمایا کہ حرام تو اس کا کھانا ہے !! ۲

۱۳۹۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کا ارادہ ہوا کہ بریرہ رضی اللہ عنہ کو (جو باندی تھیں) آزاد کر دینے کے لئے خرید لیں لیکن ان کے اصل مالک یہ چاہتے تھے کہ ولاء (غلام آزاد کر دینے کے بعد مالک اور آزاد شدہ غلام میں بھائی چارہ کا تعلق) انہیں سے رہے۔ اس کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم خرید لو (اور آزاد کر دو) ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے (یعنی پہلے مالکوں سے تمہارے خرید لینے کے بعد ولاء قائم نہیں رہ سکتی) انہوں نے بیان کیا کہ

---

۱ آل نبی میں آل عباس، حمزہ، حارث، جعفر اور علی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ نفلی صدقات آل نبی کو دیئے جا سکتے ہیں۔ فرض اور واجب صدقات البتہ نہیں دیئے جائیں گے!

۲ یعنی مردہ جانور کا چمڑا دباغت کے بعد کام میں لایا جا سکتا ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ میں نے کہا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے صدقہ کے طور پر دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے صدقہ تھا لیکن اب ہمارے لئے ہدیہ ہے (نوٹ گزر چکا ہے) !!

## باب ۹۴۴ ـ اِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ !!

## ۹۴۴ ـ جب صدقہ دے دیا جائے !!

۱۴۰۰ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بُعِثَتْ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا !!

۱۴۰۰ ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ نہیں کوئی چیز نہیں۔ ہاں نسیبہ رضی اللہ عنہا کا بھیجا ہوا اس بکری کا گوشت ہے جو انہیں صدقہ کے طور پر ملی تھی تو آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے !!

۱۴۰۱ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۱۴۰۱ ـ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وکیع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی قتادہ کے واسطہ سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کے طور پر ملا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت ان پر صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی انہیں قتادہ نے کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے !!

## باب ۹۴۵ ـ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدَّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا !!

## ۹۴۵ ـ مالداروں سے صدقہ لیا جائے اور فقراء پر خرچ کر دیا جائے، خواہ وہ کہیں ہوں !!

۱۴۰۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ

۱۴۰۲ ـ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں زکریا بن اسحاق نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم ایک ایسی قوم کے یہاں جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں اس لئے جب تم وہاں پہنچو تو انہیں دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اس

---

۱؎ ہم نے اس سے پہلے اس حدیث پر نوٹ لکھا تھا کہ زکوٰۃ یا صدقہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ محتاج کو اس کا پوری طرح مالک بنا دیا جائے۔ محتاج اس صدقہ کا بالکل اسی طرح مالک ہو جاتا ہے جس طرح صدقہ دینے سے پہلے اصل مالک اس کا مالک تھا۔ اب اس صدقہ میں کوئی کراہت یا اس سے کوئی پرہیز نہیں رہا۔ محتاج جسے چاہے دے سکتا ہے۔ یہ صدقہ اب صدقہ نہیں بلکہ عام چیزوں کی طرح ہو گیا، حدیث میں بھی یہی بتایا گیا ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ !!

بات میں جب تمہاری اطاعت کرلیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس میں بھی تمہاری مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے صدقہ دینا ضروری قرار دیا ہے یہ ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں پر خرچ کیا جائے گا پھر جب وہ اس میں بھی تمہاری مان لیں تو ان کے اچھے مال لینے سے بچو (یعنی زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لیا جائے۔ عمدہ مال نہ لیا جائے) اور مظلوم کی آہ سے بچو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں !!

## باب ٩٤٦۔ صَلٰوةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهٖ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَة

٩٤٦۔ امام کی صدقہ دینے والے کے حق میں دعاء خیر و برکت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ ان کے مال سے صدقہ لیجئے جس کے ذریعہ آپ انہیں پاک کردیں اور ان کا تزکیہ کردیں اور ان کے حق میں خیر و برکت کی دعا کیجئے !!

١٤٠٣۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى !!

١٤٠٣۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ فرماتے "اے اللہ! آل فلاں کو خیر و برکت عطا فرمایئے" میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! آل ابی اوفیٰ کو خیر و برکت عطا فرمایئے !!

## باب ٩٤٧۔ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي

٩٤٧۔ جو چیزیں دریا سے نکالی جاتی ہیں !! ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنبر (ایک قسم کی مچھلی) رکاز نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی چیز ہے جسے سمندر پھینک دیتا ہے حسن نے فرمایا کہ عنبر اور موتی سے پانچواں حصہ (بیت المال) کے لئے لیا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ ضروری قرار دیا ہے لیکن جو چیزیں دریا میں پائی جاتی ہیں ان میں نہیں: لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ایک دوسرے اسرائیلی سے قرض مانگا اس نے دیدیا (قرض لے کر وہ چلا گیا اور دونوں کے درمیان ایک دریا کا فاصلہ ہوگیا پھر جب قرض ادا کرنے کا وقت قریب آیا تو مقروض دریا کی طرف آیا، لیکن اسے کوئی سواری نہیں ملی اس لئے اس نے ایک لکڑی لی

www.sirat-e-mustaqeem.com



كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشْبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا، وَجَدَ الْمَالَ !!

اس میں سوراخ کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار رکھ کر دریا میں بہا دیا، اتفاق سے وہ شخص جس نے قرض دیا تھا (سمندر کی طرف) گیا وہاں اس کی نظر ایک لکڑی پر پڑی (جو دریا کے کنارے لگی ہوئی تھی)، اس نے اپنے گھر کے ایندھن کے لئے اسے اٹھا لیا پھر پوری حدیث بیان کی، جب لکڑی کو اس نے چیرا تو اس میں سے مال نکلا !![1]

## باب ۹۴۸ ۔ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِكٌ[3]

وَابْنُ إِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكٰوةُ وَإِنْ وَجَدْتَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا فَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ الشَّيْءُ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ !!

۹۴۸ ۔ رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے[2] ! مالک اور ابن ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت (یعنی غیر مسلموں) کے دفینہ کو کہتے ہیں خواہ کم ہو یا زیادہ اس میں پانچواں حصہ واجب ہوگا معدن (کان) رکاز نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کان کا خون معاف ہو جاتا ہے اور رکاز میں پانچوں حصہ واجب ہے[3]، عمر بن عبد العزیز نے معدنیات میں ہر دو سو درہم سے پانچ درہم وصول کئے تھے حسن نے فرمایا کہ دار الحرب کی زمین کے اندر سے جتنی چیزیں نکلیں، ان میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے اور دار السلام کی زمین کے اندر سے جو چیزیں نکلیں، ان میں زکوٰۃ (چالیسواں) حصہ واجب ہوتی ہے اگر دشمنوں کے ملک میں کوئی کسی کی کھوئی ہوئی چیز ملے تو اس کا اعلان کرنا چاہیئے! اگر وہ چیز دشمنوں کی ہوئی تو اس میں سے بھی پانچواں حصہ واجب ہوگا اور بعض حضرات[4] نے یہ کہا ہے کہ کان بھی دفینۂ جاہلیت کی طرح رکاز میں داخل ہے کیونکہ عرب کے محاورہ میں " ارکز المعدن" اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب کان سے کوئی چیز نکالی جائے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ " ارکزت" اس شخص کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں جسے کوئی شخص ہبہ کر دے یا اسے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہو یا اس کے (درخت پر) پھل بکثرت آئے ہوں، پھر انہیں " بعض" نے (اپنی پہلی بات کے) خلاف بھی کہہ دیا، انہوں نے کہا کہ اسے چھپانے میں اور اس کا پانچواں حصہ نہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں !!

---

[1] یہ واقعہ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ذکر کیا کہ دریا کا اس میں ذکر ہے، ہمارے یہاں دریا سے نکلی ہوئی چیزوں میں پانچواں حصہ واجب نہیں ہوتا ہم اسے رکاز نہیں سمجھتے!

[2] ایک ہیں معدنیات یعنی جو چیزیں زمین کے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں اور دوسری چیز ہے کنز یا دفینہ یعنی جسے کسی انسان نے زمین میں دفن کیا ہو، یہ دونوں دو الگ چیزیں ہیں۔ دونوں کا مشترک نام " رکاز" ہے اور حنفیہ کے یہاں دونوں ہی میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے جو بیت المال میں جمع کیا جائے گا، البتہ مسلمانوں کے دفینے اس سے مستثنیٰ ہیں مسلمانوں کے دفینے کا حکم لقطہ کا ہے جسے حتی الامکان اصل مالک تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۳؎ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے کوئی مزدور کان میں کام کرنے کے لئے اجرت پر لگایا اور کان کے کسی حادثے کی وجہ سے وہ مزدور مر گیا تو ان کا کوئی تاوان مالک کو نہیں دینا پڑے گا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کان اور رکاز کا حکم الگ الگ بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں دو مختلف چیزیں ہیں اور پانچواں حصہ صرف رکاز میں واجب ہوتا ہے کان میں واجب نہیں ہوتا گویا رکاز مصنف کے نزدیک احناف کے مسلک کے خلاف صرف جاہلیت کے دفینہ کا نام ہے اور معدنیات سے صرف زکوٰۃ یعنی چالیسواں حصہ بیت المال کے لئے وصول کیا جائے گا لیکن احناف کی طرف سے یہ کہا جائے گا کہ حدیث میں دو مختلف حکم بیان ہوئے ہیں، دفینہ میں کسی کے مر جانے کا کوئی سوال ہی نہیں، اصل تو یہ ہے کہ کان میں مزدور کام کرتے ہیں اور بعض اوقات کسی حادثے کی وجہ سے مر جاتے ہیں تو کیا مالک اس کا ذمہ دار ہوگا؟ یہ قدرتی سوال تھا اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کا جواب دیا ہے، دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ پانچواں حصہ کن چیزوں میں واجب ہوگا؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ رکاز میں۔ اب معلوم یہ کرنا چاہیئے کہ رکاز کسے کہتے ہیں عرب میں اس کا اطلاق کن کن چیزوں پر ہوتا تھا؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ رکاز کی تعریف میں دونوں ہی چیزیں آجاتی ہیں اور یہ ایک عام لفظ ہے۔ اس مسئلہ کا بنیادی ماخذ یہ ہے کہ پانچواں حصہ بیت المال مالِ غنیمت سے لیتا ہے اور جاہلیت کے دفینے بھی ایک طرح مال غنیمت ہیں اس لئے اس میں سے بھی بیت المال پانچواں حصہ لے گا۔ حنفیہ اس میں مزید اضافہ یہ کرتے ہیں کہ معدنیات بھی اسی حکم میں ہیں کیونکہ اسلام سے پہلے حکومت غیر مسلموں ہی کی تھی اب اسلام کے بعد مسلمان روئے زمین کے جس حصہ پر بھی قبضہ کریں اس کے دفینوں کی طرح معدنیات بھی مالِ غنیمت کے حکم کے تحت آئیں گے اور اسلامی حکومت قائم ہونے کے سینکڑوں اور ہزاروں سال بعد بھی اگر جاہلیت کے دفینوں ملیں تو ان سے جس طرح پانچواں حصہ بیت المال وصول کرے گا اسی طرح معدنیات سے بھی وصول کیا جائے گا لیکن امام شافعیؒ کی طرح مصنفؒ بھی صرف دفینے ہی اس حکم کے تحت آئے ہیں!!

۴؎ یہ پہلا موقعہ ہے کہ مصنفؒ نے اپنی کتاب میں یہ لفظ "بعض الناس" کا استعمال کیا ہے۔ اس کے بعد کتاب میں متعدد مواقع پر یہ لفظ آئے گا بعض جگہ اس سے مراد ابان بن عیسیٰ ہیں بعض جگہ امام شافعی ہیں اور بعض جگہ امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس لفظ سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس سے مراد شخصیت کا استخفاف کرنا چاہتے ہیں یہ ایک بے بنیاد بات ہے بلکہ بعض اوقات تو مصنف نے اس لفظ کے ساتھ جس شخصیت کا مسلک نقل کیا ہے اسے خود انہوں نے بھی پسند کیا ہے اگرچہ اکثر مواقع پر اسے رد کر دیتے ہیں غالباً "بعض الناس" سے ان کی یہاں مراد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کیونکہ انہیں کا مسلک اس کے بعد نقل کیا ہے مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بعض حضرات جن کا مسلک یہ ہے، کہ معدنیات بھی رکاز ہیں وہ اپنا استدلال عرب کے ایک محاورہ سے کرتے ہیں لیکن اگر مسئلہ کی بنیاد محاورہ پر رکھ دی جائے تو محاورہ کا دوسرے مواقع پر بھی استعمال ہے اس لئے جن جن مواقع میں ان کا استعمال ہے ان سب پر پانچواں حصہ واجب کر دینا چاہیئے کیونکہ سب رکاز ہیں اور حدیث میں ہے کہ رکاز کا پانچواں حصہ بیت المال وصول کرے گا۔ عینی نے اس کا جواب تو یہ دیا ہے کہ ہمارے مسلک کی یہ کوئی دلیل نہیں ہے جس کی حیثیت مجروح کر کے کوئی فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ارکز المعدن نہیں بلکہ ارکز الرجل کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ سونے کے ڈلے اس کی ملکیت میں آگئے تفصیل عینی ص ۲۴۲ ج ۴ میں دیکھئے، مصنف دوسرا اعتراض یہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہی حضرات جنہوں نے کہا تھا کہ معدنیات میں بھی پانچواں حصہ وصول کیا جائے گا یہ بھی کہہ دیا کہ اگر کسی کو کان کہیں پوشیدہ جگہ مل جائے تو وہ چھپا بھی سکتا ہے اور جو پانچواں حصہ بیت المال کو دینا چاہیئے تھا وہ اپنے اوپر خرچ کر سکتا ہے لیکن احناف نے اس صورت میں بات کہی ہے جب کان اپنے گھر وغیرہ میں پاتے والا بیت المال کو دیئے جانے والے پانچویں حصے کا بھی خود مستحق ہو اور دوسری طرف اسے یقین ہو کہ اگر اس کا پانچواں حصہ بیت المال کو دیدیا تو استحقاق کے باوجود وہ اس میں سے کچھ نہیں پا سکے گا اس صورت میں وہ اپنے اخراجات میں اس پانچویں حصہ کو لا سکتا ہے حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے کہ ایسے وہ تمام اموال جن کا مصرف متعین ہے اور وہ بیت المال کو دیئے جاتے ہیں اگر کسی کو یہ معلوم ہے کہ اس کا مصرف وہ خود بھی ہے اور بیت المال کو دینے میں اسے نہ ملنے کا بھی امکان ہے تو اپنے طور پر اسے خرچ کر سکتا ہے!!

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۴۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ !!

۱۴۰۴ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، چوپایہ (اگر کسی کا خون کردے تو) معاف ہے کنویں (میں گر کر اگر کوئی مرجائے تو) معاف ہے اور کان (کے حادثہ میں اگر کوئی مرجائے تو) معاف ہے اور رکاز سے پانچواں حصہ وصول کیا جائے گا (اس حدیث پر نوٹ کتاب الدیات میں آئے گا) !!

## باب ۹۴۹ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ !!

۹۴۹ ۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق "وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا" (زکوٰۃ صدقات حکومت کی طرف سے وصول کرنے والے حکام) اور صدقہ وصول کرنیوالوں سے امام کا حساب لینا !!

۱۴۰۵ ۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعٰى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ !!

۱۴۰۵ ۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابوحمید ساعدی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک شخص ابن لتبیہ کو بنی سلیم کا صدقہ وصول کرنے پر عامل بنایا جب وہ آئے تو آپ نے ان سے حساب لیا !!

## باب ۹۵۰ ۔ اِسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ !!

۹۵۰ ۔ صدقہ کے اونٹ اور ان کے دودھ کا استعمال مسافروں کے لئے !!

۱۴۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ

۱۴۰۶ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دے دی کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جاکر ان کا دودھ اور پیشاب استعمال کرسکتے ہیں (کیونکہ وہ ایسے مرض میں مبتلا تھے جس کی دوا یہی تھی) لیکن انہوں نے (ان اونٹوں کے) چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے آخر وہ لوگ پکڑ لائے گئے۔ آں حضور نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوادیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروادیں پھر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا (جس کی شدت کی وجہ سے) وہ پتھر چبانے لگے تھے [1] ! اس روایت کی متابعت ابوقلابہ، ثابت اور حمید نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ہے !!

## باب ۹۵۱ ۔ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ !!

۹۵۱ ۔ صدقہ کے اونٹوں پر امام اپنے ہاتھ سے نشان لگاتا ہے !!

[1] یہ حدیث اس سے پہلے آچکی ہے تفصیلی روایتوں میں ہے کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کے ساتھ بعینہ اسی طرح کا معاملہ کیا، تھا جس کا بدلہ انہیں دیا گیا یہ ابتدائی واقعہ ہے پھر اس طرح کی سزا کی ممانعت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کردی تھی خواہ مجرم نے جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ کیا ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا۔ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ !!

۱۴۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ ان کی تحنیک کر دیں !! یعنی اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر ان کے منہ میں ڈال دیں! میں نے اس وقت دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں نشان لگانے کا آلہ تھا اور آپ اس سے صدقہ کے اونٹوں پر نشان لگا رہے تھے !!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ !!

## باب ۹۵۲۔ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ !! وَرَاٰى اَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيْرِيْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةً !!

۹۵۲۔ صدقہ فطر کی فرضیت !! ابو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے صدقۂ فطر کو فرض سمجھا ہے !! ؎

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا۔ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ هُوَ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ

۱۴۰۸۔ ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن جہضم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن نافع نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فطر کی زکوٰۃ" (صدقہ فطر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دی تھی، غلام، آزاد، مرد، عورت چھوٹے اور بڑے تمام مسلمانوں پر! آپ کا یہ حکم تھا کہ نماز (عید) کے لئے جانے سے پہلے یہ صدقہ (محتاجوں کو) دے دیا جائے (تاکہ جو محتاج ہیں وہ بھی دل جمعی اور خوشی کے ساتھ عید منائیں !!

## باب ۹۵۳۔ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ !!

۹۵۳۔ غلام وغیرہ تمام مسلمانوں پر صدقہ فطر !!

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

۱۴۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ آزاد یا غلام، مرد یا عورت تمام مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا جو فرض کی تھی !!

؎ امام شافعیؒ کی طرح مصنفؒ بھی اسے فرض قرار دیتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ کے یہاں یہ واجب ہے۔ امام شافعیؒ کا مذہب یہ بھی ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت کے لئے نصاب شرط نہیں ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے یہاں نصاب شرط ہے البتہ زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کے نصاب میں فرق ہے زکوٰۃ انہیں اموال میں ضروری ہے جو نمو کے قابل ہیں لیکن صدقۃ الفطر کے نصاب کے لئے یہ شرط نہیں، اس فرق کا تعلق ائمہ کے اجتہاد سے ہے بظاہر حدیث سے امام شافعیؒ کے مسلک ہی کی تائید ہوتی ہے لیکن امام حنیفہؒ کا کہنا ہے کہ احادیث میں صدقہ فطر کو زکوٰۃ کہا گیا ہے اس لئے زکوٰۃ کی شرائط یہاں بھی ملحوظ رہیں گی !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۹۵۴۔ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ !!

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا۔ قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ !!

۹۵۴۔ صدقہ فطر ایک صاع جو ہے !!

۱۴۱۰۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے زید بن اسلم کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عیاض بن عبداللہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک صاع جو کا صدقہ فطر دیا کرتے تھے !!

باب ۹۵۵۔ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ !!

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحِ نِ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ !!

۹۵۵۔ صدقہ فطر ایک صاع کھانا ہے !!

۱۴۱۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے انہیں عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری نے کہ انہوں نے سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم فطر کی زکوٰۃ ایک صاع کھانا[2] یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا انجیر) نکالا کرتے تھے (ہر شخص کی طرف سے) !!

باب ۹۵۶۔ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ !!

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا۔ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ !!

۹۵۶۔ صدقہ فطر ایک صاع کھجور ہے !!

۱۴۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کی زکوٰۃ فطر دینے کا حکم فرمایا تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر لوگوں نے اسی کے مساوی دو مد آدھا صاع، گیہوں کر لیا تھا !!

باب ۹۵۷۔ صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ !!

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَكِيْمِ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ

۹۵۷۔ ایک صاع زبیب !!

۱۴۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید بن حکیم عدنی سے سنا کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے کہا کہ ہم سے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا خشک انجیر) نکالتے تھے۔ پھر جب معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا اور گیہوں بھی میسر آنے لگا تو انہوں

---

[1] اس سے پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ ایک صاع اسی روپے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے برابر ہوتا ہے !

[2] ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خود تصریح موجود ہے کہ ان دنوں کھانے کے لئے تو زبیب، پنیر اور کھجور ہی بلکہ غلّے تھے گویا اس حدیث میں پہلے کھانے کا ایک عام لفظ استعمال کر کے خود ہی اس کی مختلف صورتوں کی تعیین کر دی گئی ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



أُرَى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ ۔

## باب ۹۵۸ ۔ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيْدِ ۔

۱۴۱۴ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ ۔

۱۴۱۵ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيْرَ وَالزَّبِيْبَ وَالْأَقِطَ وَالتَّمْرَ ۔

## باب ۹۵۹ ۔ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوْكِيْنَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكّٰى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكّٰى فِي الْفِطْرِ ۔

۱۴۱۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيْرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى إِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْهَا الَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ

نے فرمایا کہ میرے خیال میں گیہوں کا ایک مد (ان چیزوں کے) دو مد کے برابر ہو جائے گا۔

## ۹۵۸ ۔ صدقہ عید سے پہلے ۔

۱۴۱۴ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر نماز (عید) کے لئے جانے سے پہلے نکالنے کا حکم دیا تھا ۔

۱۴۱۵ ۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عیاض بن عبداللہ نے سعد نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا نکالتے تھے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا کھانا (ان دنوں) جو، زبیب، پنیر اور کھجور تھا[1] ۔

## ۹۵۹ ۔ صدقہ فطر، آزاد اور غلام پر

زہری نے تجارت کے غلاموں کے متعلق فرمایا کہ مال تجارت ہونے کی وجہ سے ان کی زکوٰۃ بھی دی جائے گی اور صدقہ فطر بھی ان کا نکالا جائے گا ۔

۱۴۱۶ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر یا یہ کہا صدقہ رمضان مرد عورت آزاد اور غلام (سب پر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ضروری قرار دیا تھا، پھر لوگوں نے آدھا صاع گیہوں اس کے برابر قرار دے لیا لیکن ابن عمر کھجور دیا کرتے تھے ایک مرتبہ مدینہ میں کھجور کا قحط پڑا تو آپ نے جو صدقہ میں نکالا۔ ابن عمر چھوٹے بڑے سب کی طرف سے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی صدقہ فطر نکالتے تھے[2] ابن عمر صدقہ وصول کرنے والوں کو (جو حکومت کی طرف سے متعین ہوتے تھے) دے دیا کرتے تھے اور لوگ صدقہ فطر ایک یا دو دن پہلے ہی دے دیا کرتے

---

[1] کھجور، جو، پنیر وغیرہ کے مقابلہ میں سب سے عمدہ سمجھی جاتی تھی، صحابہ صدقہ میں عمدہ ترین چیز پیش کر کے خدا کی رضا و رحمت کے متوقع بنتے تھے شریعت میں مطلوب بھی اپنی پسندیدہ اور عمدہ چیز صدقہ میں دینا ہے اگر کوئی شخص بے کار اور غیر ضروری چیزوں کو نکالتا بھی ہے تو کیا کمال کرتا ہے ۔

[2] نافع رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلے غلام تھے لیکن پھر آزاد ہو گئے آپ ابن عمرؓ کے مخصوص شاگرد اور علم و فضل کے اعتبار سے کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ابن عمر آپ کے بیٹوں کی طرف سے تبرعاً صدقہ فطر نکالتے ہوں ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ بَنِيَّ يَعْنِي بَنِيْ نَافِعٍ قَالَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ !!

تھے ! [1]

باب ۹۶۰ - صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ، قَالَ أَبُوعَمْرٍو وَّرَأَى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَّعَائِشَةُ وَطَاؤُسٌ وَّعَطَاءٌ وَّابْنُ سِيْرِيْنَ أَنْ يُزَكَّى مَالُ الْيَتِيْمِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُوْنِ !!

۹۶۰ - صدقہ فطر، چھوٹوں اور بڑوں پر، ابوعمرو بیان کیا کہ عمر، علی، جابر، عائشہ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم کا خیال یہ تھا کہ یتیم کے مال سے بھی زکوٰۃ دی جائے گی اور زہری مجنون کے مال سے زکوٰۃ نکالنے کے قائل تھے [2]

۱۴۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ !!

۱۴۱۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحیٰی نے عبید اللہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور کا صدقہ فطر، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام سب پر فرض قرار دیا تھا !!

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كِتَابُ الْمَنَاسِكِ !!

باب ۹۶۱ - وُجُوْبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ !!

۹۶۱ - حج کے مسائل، حج کا وجوب اور اس کی فضیلت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ان لوگوں پر جنہیں استطاعت ہو اللہ کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا ضروری ہے اور جس نے (حج کا) انکار کیا تو خداوند تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے [3]

۱۴۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ

۱۴۱۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سلیمان بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فضل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی

---

[1] یعنی امیر المومنین کی طرف سے مقرر افسر صدقہ وصول کرنے عید سے ایک دو دن پہلے ہی آجاتا ہے اور آپ اسے ہی صدقہ دے دیتے تھے پھر امیر المومنین کی طرف سے عید کی نماز سے پہلے یہ غریبوں میں تقسیم ہو جاتا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی پہلے صدقہ آپ کے پاس جمع ہو جاتا تھا پھر آپ اسے تقسیم کروایا کرتے تھے !! [2] یہ امام شافعیؒ کا مسلک ہے، ہمارے یہاں یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ نابالغ ہے اور شرعی احکام کا مکلف نہیں یتیم بالغ ہو جانے کے بعد یتیم نہیں کہلاتا، [3] حج کب فرض ہوا؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ ۵ھ میں بعض ۶ھ یا ۸ھ اور بعض نے ۹ھ کہا ہے قرآن کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حج صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے استطاعت سے مراد صرف سامان سفر یعنی زاد راحلہ ہی نہیں بلکہ صحت جسمانی اور مالی بھی ضروری ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔

فضل اس عورت کو دیکھنے لگے و عورت بھی انہیں دیکھ رہی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف کرنا چاہتے تھے[1] اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے (قاعدہ کے مطابق) ادا کرنا ضروری ہوگیا۔ لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے ۔

## بَابُ ۹۶۲ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ

۹۶۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ لوگ آپ کے پاس پیدل اور سواریوں پر دور دراز راستوں کو قطع کرکے اپنا منافع حاصل کرنے آئیں گے" فجاجا کے معنی وسیع راستوں کے ہیں ۔

۱۴۱۹ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ قَائِمَةً ۔

۱۴۱۹ ۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے کہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے انہیں خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر چڑھ رہے ہیں، پھر جب پوری طرح بیٹھ گئے تو لبیک کہا (احرام باندھا)

۱۴۲۰ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اِهْلَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ رَوَاهُ اَنَسٌ وَّابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِيْ حَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسٰى ۔

۱۴۲۰ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ولید نے خبر دی، کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی انہوں نے عطاء سے سنا وہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں اس وقت لبیک کہا (احرام باندھا) جب آپ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے ۔ یہ ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے ۔

## بَابُ ۹۶۳ ۔ اَلْحَجُّ عَلَى الرَّحْلِ

وَقَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَحَمَلَهَا عَلٰى قَتَبٍ وَّقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

۹۶۳ ۔ سفر حج سواری پر! ابان نے بیان کیا کہ ہم سے مالک بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کرایا، وہ انہیں (اپنی سواری کے پیچھے) ایک چھوٹے سے کجاوہ پر بٹھا کر لے گئے تھے

[1] عورت کیلئے چہرہ اور ہتھیلیاں چھپانا ضروری نہیں ہیں، نماز کے اندر اور نماز سے باہر عورت کے لئے پردہ کا یکساں حکم ہے اور عورت کسی اجنبی کے سامنے اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں کھلا رکھ سکتی ہے، لیکن زمانہ کے بدل جانے کی وجہ سے اب پوری طرح پردہ کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ بھی احتیاطاً پھیر دیا تھا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَجَّ اَنَسٌ عَلٰى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيْحًا وَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَّكَانَتْ زَامِلَتَهٗ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے لئے شدِ رحال (سفر) کرو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عزرہ بن ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے تھے آپ بخیل نہیں تھے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے تھے آپکی زاملہ[1] بھی وہی تھی!

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ اَعْتَمِرْ فَقَالَ يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ اذْهَبْ بِاُخْتِكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَاَحْقَبَهَا عَلٰى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ !!

۱۴۲۱- ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایمن بن نابل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے کہا، یارسول اللہ! آپ لوگوں نے تو عمرہ کر لیا لیکن میں نہ کر سکی اس پر آں حضورؐ نے فرمایا عبد الرحمٰن اپنی بہن کو لے جاؤ اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ، چنانچہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اونٹ کے پیچھے بٹھا لیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ ادا کیا[2]

## بَابُ ۹۶۴- فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ !!

## ۹۶۴- حج مقبول[3] کی فضیلت !!

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ !!

۱۴۲۲- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ حج مقبول!

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ

۱۴۲۳- ہم سے عبد الرحمٰن بن مبارک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے

---

[1] زاملہ ایسے اونٹ کو کہتے ہیں جس پر کھانا وغیرہ ضرورت کی چیزیں رکھی جاتی تھیں۔ عام طور سے اس کے لئے ایک الگ جانور ہوتا تھا۔ راوی کا مقصد یہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس اونٹ پر سوار تھے اسی پر آپ کی ضرورت کی چیزیں بھی رکھی ہوئی تھیں یعنی آپؐ نے دو اونٹ استعمال نہیں کئے بلکہ ایک ہی سے کام چل گیا!

[2] مطلب یہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پہلے تم انہیں تنعیم لے جاؤ، جو حدود حرام سے باہر ہے۔ پھر وہاں سے یہ احرام باندھیں اور آکر عمرہ ادا کریں، حنفیہ کا یہی مذہب ہے کہ مکہ میں مقیم لوگ حج کے لئے حرم کے اندر ہی سے احرام باندھیں گے لیکن عمرہ کے لئے حدود حرم سے باہر جاکر احرام باندھنا پڑے گا۔ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت سے حنفیہ کے مسلک کی تائید ہوتی ہے!

[3] یعنی وہ حج جس میں کوئی جنایت نہ ہوئی ہو اور حج ادا کرنے والے نے کوئی کام آداب حج کے خلاف نہ کیا ہو، لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن اگر حج پڑے تو حج اکبر ہوتا ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں حج اکبر کا لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے لیکن دوسرے معنی میں۔ حج سے مظالم اور بندوں کے حقوق معاف نہیں ہوتے۔ البتہ دوسرے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ صرف صغائر معاف ہو جاتے ہیں یا کبائر بھی، اکثر علماء کا خیال یہی ہے کہ کبائر اور صغائر سب حج مقبول سے معاف ہو جاتے ہیں، فیض الباری ص ۱۶۳ ج ۳ -!

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ؏

خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں حبیب بن ابی عمرہ نے خبر دی، انہیں عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! ظاہر ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل جہاد مقبول جہاد ہے ؏

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ؏

۱۴۲۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سیار ابوالحکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوحازم سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان سے حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ، تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا، جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا (حج مقبول یا مبرور یہی ہے)

## باب ۹۶۵۔ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ؏

## ۹۶۵۔ حج اور عمرہ کے میقات کی فرضیت ؏

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ اَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَلَهٗ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَاَلْتُهٗ مِنْ اَيْنَ يَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ؏

۱۴۲۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے زید بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمر کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، وہاں شامیانہ لگا ہوا تھا (زید بن جبیر نے کہا کہ) میں نے پوچھا کہ کس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہیئے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے قرن، مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ متعین کیا تھا ؏ ؎۱

## باب ۹۶۶۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ؏

## ۹۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ زادِ راہ لے لو، اور سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے ؏

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو

۱۴۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی ان سے ورقاء نے ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یمن کے لوگ زادِ راہ کے بغیر حج کے لئے آجاتے تھے۔ کہتے تو یہ تھے کہ ہم توکل کرتے ہیں لیکن جب مکہ آتے تو لوگوں سے مانگتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، اور زادِ راہ لیا کرو کہ سب

؎۱ مکہ معظمہ کے قرب وجوار میں چاروں طرف جو شہر اور ممالک تھے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کا نام لے کر اس کی تعیین کر دی تھی کہ فلاں جگہ سے آنے والوں کے لئے احرام فلاں جگہ سے باندھنا چاہیئے، جو ممالک دور دراز پڑتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ بھی انہیں راستوں سے گزر کر حرم میں داخل ہونگے اس لئے وہ جب بھی ان مقامات سے گزریں، جن کی تعیین احرام باندھنے کے لئے حدیث میں کی گئی ہے، تو احرام باندھے بغیر نہ گزریں ؏

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا !!

سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے[1] اس کی روایت ابن عیینہ نے عمرو سے بواسطہ عکرمہ مرسلاً کی ہے !!

## باب ۹۶۷ - مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ !

## ۹۶۷ - حج اور عمرہ کے لئے مکہ والوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ !

۱۴۲۷ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے احرام کے لئے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لئے جحفہ، نجد والوں کے لئے قرن منازل یمن والوں کے لئے یلملم متعین کیا تھا یہاں سے ان مقامات والے بھی احرام باندھیں گے اور ان کے علاوہ وہ لوگ بھی جو ان راستوں سے آئیں اور حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن جن کی اقامت میقات اور مکہ کے درمیان ہے تو وہ احرام اس جگہ سے باندھیں جہاں سے انہیں سفر شروع کرنا ہے چنانچہ مکہ کے لوگ مکہ سے ہی احرام باندھیں گے[2] !

## باب ۹۶۸ - مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ !!

## ۹۶۸ - مدینہ والوں کا میقات، اور انہیں ذوالحلیفہ سے پہلے احرام نہ باندھنا چاہیئے ![3]

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

۱۴۲۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

---

[1] سیوطی نے لکھا ہے کہ آیت میں تقویٰ سے مراد مانگنے سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک تقویٰ کے یہاں بھی اس کے مشہور و معروف معنی ہی مراد ہیں، مطلب یہ ہے کہ زاد سفر تو بہر حال ضروری ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم سفر تمہارے آگے ہے اس لئے اس کے زاد کی فکر سب سے زیادہ ہونی چاہیئے اور اس سفر کا "زاد" تقویٰ ہے، دوسری روایتوں میں بھی آیت کے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے !! [2] اس سے پہلے ہم نے لکھا تھا کہ حج اور عمرہ کے میقات میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کوئی فرق نہیں، لیکن احناف کے یہاں بعض صورتوں میں فرق ہے اس حدیث کی بنا پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ احرام صرف انہیں کے لئے ضروری ہے جو حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اگر کوئی تجارت کی نیت سے حرم میں جانا چاہے تو اس کے لئے احرام باندھنا ضروری نہیں، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ خواہ مقصد کچھ ہو حدود حرم میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہوا جا سکتا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام اس بقعۂ مبارکہ کی تعظیم کے لئے ضروری کہا ہے حج یا عمرہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں۔ اس سلسلے کی تفصیلات کا مطالعہ فقہ و مسائل کی کتابوں میں کیا جا سکتا ہے

[3] مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ میقات پر پہنچ کر ہی احرام باندھنا چاہیئے، کیونکہ مدینہ کا میقات سب سے قریب تھا اس کے باوجود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات پر پہنچ کر احرام باندھا، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مدینہ کی حد تک حنفیہ کو بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہونا چاہیئے اول اس وجہ سے کہ مدینہ کا میقات بالکل قریب ہے دوسرے اسلئے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں پوری طرح اتباع ہو جاتی ہے۔ لیکن مدینہ کے سوا دوسرے شہر والے اگر میقات سے پہلے احرام باندھیں تو بہتر ہے اس لئے کہ یہ عزیمت پر عمل ہے شوق حج کا بھی اس سے اظہار ہوتا ہے اور سنت کے خلاف بھی نہیں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَبَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

## بَاب ۹۶۹ - مُهَلِّ اَهْلِ الشَّامِ !!

۱۴۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا !!

## بَاب ۹۷۰ - مُهَلِّ اَهْلِ نَجْدٍ !!

۱۴۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِىَ الْجُحْفَةُ وَاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ !!

## بَاب ۹۷۱ - مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيْتِ !!

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے، عبداللہ نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں !!

## ۹۶۹ - شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۲۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات بنایا، شام والوں کے لئے جحفہ، نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے گزر کر حرم میں داخل ہوں اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت رکھتے ہوں ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر ہیں، وعلی ہذا القیاس یہاں تک کہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں !!

## ۹۷۰ - نجد والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۰ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے زہری سے (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات متعین کر دیئے تھے۔ ح اور مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ یہ فرما رہے تھے کہ مدینہ والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے، شام والوں کے لئے مہیعہ یعنی جحفہ ہے اور نجد والوں کے لئے قرن ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے، لیکن میں نے اسے آپ سے نہیں سنا تھا !!

## ۹۷۱ - میقات کے اندر لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۱ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا

اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات متعین کیا تھا، شام والوں کے لئے جحفہ، یمن والوں کے لئے یلملم اور نجد والوں کے لئے قرن، یہ ان شہروں کے لوگوں کے لئے ہیں اور دوسرے ان تمام لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے گزریں اور حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت رکھتے ہیں تو وہ اپنے شہروں سے احرام باندھیں، تاآنکہ مکہ کے لوگ مکہ ہی سے احرام باندھیں گے !!

## باب ۹۷۲۔ مُهَلِّ اَهْلِ الْيَمَنِ !!

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِاَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ !!

## باب ۹۷۲۔ یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۲۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات متعین کیا تھا شام والوں کے لئے جحفہ، نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم، یہ ان شہروں کے باشندوں کے میقات ہیں اور تمام دوسرے مسلمانوں کے بھی جو ان شہروں سے گزر کر آئیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت رکھتے ہیں تو (وہ احرام وہیں سے باندھیں) جہاں سے سفر شروع کریں تاآنکہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں گے ۱؎ !!

## باب ۹۷۳۔ ذَاتُ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ !!

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ !!

## باب ۹۷۳۔ عراق والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق ہے

۱۴۳۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ دو شہر (کوفہ اور بصرہ) فتح ہوئے تو لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا امیرالمومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے لوگوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ قرن قرار دی تھی اور وہ ہمارے راستے سے دور ہے اگر ہم قرن کی طرف جائیں تو ہمارے لئے بڑی دشواری پیدا ہو جائے گی اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تم لوگ اپنے راستے میں اس کے برابر کوئی جگہ تجویز کر لو، چنانچہ ان کے لئے ذات عرق کی تعیین کر دی !! ۲؎

---

۱؎ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت ہے کہ جب ایک حدیث کے پاس مختلف روایتوں سے موجود ہوتی ہے تو مختلف عنوانات کے تحت نئے نئے فوائد کے ساتھ ان کی تخریج کرتے ہیں !!

۲؎ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام باندھنے کے لئے جن جگہوں کی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعیین کی ہے۔ خاص طور پر انہیں سے گزرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دوسرے راستوں سے بھی گزرا جا سکتا ہے البتہ متعینہ مقام کے برابر پہنچنے تک احرام باندھنا ضروری ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ٩٧٤ - الصَّلٰوةِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ !!

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

## ۹۷۴ - ذوالحلیفہ میں نماز !!

۱۴۳۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء ذوالحلیفہ میں اپنی سواری روکی پھر وہیں آپ نے نماز پڑھی، عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے !!

## باب ٩٧٥ - خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ !!

١٤٣٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِى الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ !!

## ۹۷۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ[1] کے راستے تشریف لے چلتے ہیں !!

۱۴۳۵ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے گزرتے ہوئے "معرس" کے راستے پر آجاتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن واپسی ذوالحلیفہ کی بطن وادی میں نماز پڑھتے۔ آپ رات وہیں گزارتے تاآنکہ صبح ہوجاتی،

## باب ٩٧٦ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيْقُ وَادٍ مُبَارَكٌ !!

١٤٣٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ

## ۹۷۶ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے !!

۱۴۳۶ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید اور بشر بن بکر تنیسی نے حدیث کی انہوں نے کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کا بیان تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی عقیق میں سنا آپ نے فرمایا تھا کہ رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرستادہ آیا اور کہا کہ "اس مبارک وادی" میں نماز پڑھو اور اعلان کر دو کہ حج کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام بھی باندھ لیا ہے !!

١٤٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۱۴۳۷ - ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

---

[1] اصل مقام کا نام ذوالحلیفہ تھا لیکن اسے "شجرہ" کے نام سے بھی پکارا جانے لگا تھا اب اسی مقام کا نام "بئر علی" ہے۔ یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب نہیں، بلکہ یہ علی دوسرے ہیں، حدیث میں "معرس" کا لفظ آیا ہے۔ یہ بھی ایک جگہ ہے ذوالحلیفہ کے قریب، ان مقامات کی نشاندہی آج کل مشکل ہے کیونکہ تمام نشانات مٹ چکے ہیں۔ غالباً مدینہ سے جاتے ہوئے سب سے پہلے ذوالحلیفہ پڑتا ہے پھر معرس اور اس کے بعد وادی العقیق، سمہودی نے لکھا ہے کہ یہ تمام مقامات قریب

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُرِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ قِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَآءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخّٰى الْمُنَاخَ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ !!

## بَاب ۹۷۷ ۔ غَسْلِ الْخَلُوْقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّيَابِ !!

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ نِ النَّبِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ يَعْلٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ لِعُمَرَ اَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَآءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَاُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِيْ بِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ فَقُلْتُ لِعَطَآءٍ اَرَادَ الْاِنْقَآءَ حِيْنَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّغْسِلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ!

وسلم کے حوالہ سے کہ معرس کے قریب ذوالحلیفہ کی بطن وادی (وادی عقیق) میں آپ کو دکھایا گیا خواب۔ آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت "بطحا مبارکہ" میں ہیں۔ جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کرنے کی جگہ ٹھہرا کرتے تھے، ٹھیک اسی جگہ سالم بھی ہمارے ساتھ قیام کرتے تھے۔ یہ جگہ اس مسجد سے نیچے پڑتی ہے جو وادی عقیق کے درمیان میں ہے ان کے قیام کی جگہ راستے اور بطن وادی کے بیچ میں پڑتی ہے !!

## ۹۷۷ ۔ کپڑوں پر لگی ہوئی خلوق (ایک قسم کی خوشبو) کو تین مرتبہ دھونا !!

۱۴۳۸ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نبیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہیں صفوان بن یعلی نے خبر دی کہ یعلی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کبھی آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دکھایئے جب آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہو انہوں نے بیان کیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ قیام فرما تھے کہ شخص نے آکر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح کہ اس کے کپڑے خوشبو میں بسے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوگئے پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے یعلی رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا یعلی حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور سانس کی آواز زور زور سے آرہی ہے (وحی کی عظمت کی وجہ سے آپؐ کی یہ کیفیت تھی) پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق سوال کیا تھا، شخص مذکور حاضر کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خوشبو جو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو، میں نے عطا سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دھونے کے حکم سے مراد پوری طرح سے صفائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں !!

## بَاب ۹۷۸ ۔ اَلطِّيْبُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ !!

وَمَا يَلْبَسُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيَدَّهِنُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْاٰةِ وَيَتَدَاوٰى

## ۹۷۸ ۔ احرام کے وقت خوشبو !!

احرام کے ارادہ کے وقت کیا پہننا چاہیئے؟ اور کنگھا کرے اور خوشبو لگائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اسی طرح آئینہ دیکھ سکتا ہے اور ان چیزوں کو جو کھائی جاتی ہیں،

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بِالتُّبَّانِ بَأْسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي لِلَّذِينَ يَرْحَلُونَ هَوْدَجَهَا ۔

بطور دوا استعمال کر سکتا ہے، مثلاً زیتون کا تیل اور گھی۔ عطاؔ نے فرمایا کہ محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور پیٹی باندھ سکتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اس وقت آپ محرم تھے لیکن پیٹ پر ایک کپڑا باندھ رکھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا تے جانگیے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا ابو عبداللہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اس حکم سے ان لوگوں سے تھی جو ان کے ہودج کو اٹھاتے تھے ۔ ؎۱

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

۱۴۳۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے (احرام کے باوجود بشرطیکہ خوشبودار نہ ہوتا) میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بات نقل کرتے ہو! مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرم ہیں اور گویا میں آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں ۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ۔

۱۴۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں عبدالرحمن بن قاسم نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے تو میں آپ کے احرام کے لئے اور اسی طرح بیت اللہ کے طواف سے پہلے حلال ہونے کے لئے، خوشبو لگایا کرتی تھی

## بَابٌ ۹۷۹۔ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا ۔

## ۹۷۹۔ جس نے تلبید کر کے احرام باندھا ۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا ۔

۱۴۴۱۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلبید کی حالت میں لبیک کہتے (احرام باندھنے کے لئے) سنا ۔ ؎۲

## بَابٌ ۹۸۰۔ الْإِهْلَالِ عِنْدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ۔

## ۹۸۰۔ ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا ۔

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

۱۴۴۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے

---

؎۱ محرم کے لئے پاجامہ پہننا سب کے نزدیک مکروہ ہے مطلب یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک جانگیا پہننے میں کوئی حرج نہیں لیکن عام علمائے امت پاجامے اور جانگیے میں کوئی فرق نہیں کرتے کیونکہ دونوں سلے ہوئے ہوتے ہیں جن کا احرام کی حالت میں پہننا مکروہ ہے ۔

؎۲ یعنی کسی لیسدار چیز کا استعمال کر کے آپ نے بالوں کو اس طرح جمع کر دیا تھا کہ احرام کی حالت میں وہ پراگندہ نہ ہونے پائیں ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ !!

## باب ۹۸۱ ۔ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ !!

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَرْضِ !!

## باب ۹۸۲ ۔ الرُّكُوبُ وَالْاِرْتِدَافُ فِي الْحَجِّ !!

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ !!

## باب ۹۸۳ ۔ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ

سالم بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ح اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ کے قریب پہنچ کر ہی احرام باندھا تھا !!

## ۹۸۱ ۔ محرم کس طرح کے کپڑے پہنے ؟ !!

۱۴۴۳ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! محرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قمیص پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ پاجامے پہنے نہ ٹوپی نہ موزے۔ لیکن اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے اسے کاٹ لیا ہو۔ اور (احرام کی حالت میں) کوئی ایسا کپڑا نہ ہو جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو! ابو عبداللہ نے کہا کہ محرم کو اپنا سر دھولینا چاہیئے، لیکن کنگھا نہ کرنا چاہیئے، بدن بھی نہ کھجلانا چاہیئے (حنفیہ کے یہاں یہ جائز ہے) اور جوں سر اور بدن سے نکال کر زمین پر ڈالی جا سکتی ہے !!

## ۹۸۲ ۔ حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا

۱۴۴۴ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس ایلی نے، ان سے زہری نے اور ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے پھر مزدلفہ سے منیٰ جاتے وقت فضل رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھ گئے تھے، دونوں حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ کہتے رہے تھے

## ۹۸۳ ۔ محرم کس طرح کے کپڑے پہنے، چادریں اور تہبند پہنے

عائشہ رضی اللہ عنہا محرم تھیں لیکن کسم (کیسو کے پھول) میں رنگے کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے چہرہ پر نقاب نہ ڈالیں اور نہ ورس یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہنیں جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسم کو خوشبو نہیں سمجھتا، عائشہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ !!

رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لئے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا ہے ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے بدل لینے میں کوئی حرج نہیں !!

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَاكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بُدْنَهُ، وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ !!

۱۴۴۵۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے کریب نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنگھا کرتے تیل لگانے اور ازار اور رداء پہننے کے بعد اپنے صحابہ رضوان علیہم اجمعین کے ساتھ مدینہ سے تشریف لے چلے آپ نے اس وقت زعفران میں رنگے ہوئے ایسے کپڑے کے سوا جس کا رنگ بدن پر لگتا ہو، کسی قسم کی چادر یا تہبند پہننے سے منع نہیں کیا دن میں آپ ذو الحلیفہ پہنچ گئے (اور رات وہیں گزاری) پھر آپ سوار ہوئے اور بیداء میں آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہا اور اپنے اونٹوں کو قلادہ پہنایا ذی قعدہ کے مہینے میں ابھی پانچ دن باقی تھے۔ پھر آپ جب مکہ پہنچے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے آپ نے یہاں بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی آپ (طواف وسعی کے بعد) حلال نہیں ہوئے کیونکہ قربانی کے جانور ساتھ تھے اور آپ نے ان کی گردن میں قلادہ ڈال دیا تھا آپ حجون کے قریب مکہ کے بالائی حصہ میں اترے حج کا احرام آپ کا اب بھی باقی تھا، بیت اللہ کے طواف کے بعد پھر آپ وہاں سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک میدان عرفہ سے واپس نہ ہو لئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کریں اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں پھر اپنے سروں کے بال ترشوا کر حلال ہو جائیں یہ فرمان ان لوگوں کے لئے تھا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے (حلال ہونے کے بعد حج سے پہلے) اگر کسی کے ساتھ اس کی بیوی ہے تو وہ اس سے ہم بستر ہو سکتا تھا۔ اسی طرح خوشبو اور (سلے ہوئے) کپڑے کا استعمال بھی اب جائز تھا !!

## بَابٌ ۹۸۴۔ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۹۸۴۔ جس نے رات، صبح تک ذو الحلیفہ میں گزاری اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کی ہے !!

ے حنفیہ کے یہاں محرم کے لئے اس کی اجازت نہیں ہے یہ ملحوظ رہے کہ یہ طرز عمل عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا تھا !!

ے اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ چہرہ سے نقاب کو جدا رکھا جا سکے اور چہرہ سے کپڑا مس نہ کرے تو نقاب پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ ۔

۱۴۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھ سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں لیکن ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمائیں۔ آپ نے رات وہیں گزاری تھی۔ صبح کے وقت جب آپ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو لبیک کہا۔

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا۔ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ۔

۱۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی لیکن ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت (مسافر ہو جانے کی وجہ سے) انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ رات صبح تک آپ نے ذوالحلیفہ میں ہی گزار دی۔

## باب ۹۸۵۔ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ ۔

## ۹۸۵۔ لبیک بلند آواز سے کہنا۔

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا۔ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا ۔

۱۴۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مدینہ میں چار رکعت پڑھی، لیکن عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی۔ میں نے خود سنا کہ لوگ بآواز بلند حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہہ رہے تھے۔

## باب ۹۸۶۔ التَّلْبِيَةِ ۔

## ۹۸۶۔ تلبیہ۔

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ۔

۱۴۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا "حاضر ہوں" اے اللہ حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، تمام حمد تیرے لئے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ

۱۴۵۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے اعمش کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے ان سے ابوعطیہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں جانتی ہوں کہ کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے تھے، آپ تلبیہ یوں کہتے تھے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ

www.sirat-e-mustaqeem.com



لك تابعه أبو معاوية عن الأعمش وقال شعبة أخبرنا سليمان قال سمعت خيثمة عن أبي عطية قال سمعت عائشة !!

لک۔ (ترجمہ گزر چکا ہے) اس کی متابعت ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہمیں سلیمان نے خبر دی کہا کہ میں نے خیثمہ سے سنا اور انہوں نے ابو عطیہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ !!

## باب ۹۸۷۔ التحميد والتسبيح والتكبير قبل الإهلال عند الركوب على الدابة،

۹۸۷۔ سوار ہوتے وقت، احرام سے پہلے، اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تسبیح و تکبیر !!

۱۴۵۱۔ حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا أيوب عن أبي قلابة عن أنس قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم ونحن معه بالمدينة الظهر أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين ثم بات بها حتى أصبح ثم ركب حتى استوت به على البيداء حمد الله وسبح وكبر ثم أهل بحج وعمرة وأهل الناس بهما فلما قدمنا أمر الناس فحلوا حتى إذا كان يوم التروية أهلوا بالحج قال ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بدنات بيده قياما وذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة كبشين أملحين قال أبو عبد الله قال بعضهم هذا عن أيوب عن رجل عن أنس !!

۱۴۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذو الحلیفہ میں عصر کی دو رکعت، آپ رات کو وہیں رہے، صبح ہوئی تو مقام بیداء سے سواری پر بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی تسبیح اور تکبیر کہی، پھر حج اور عمرہ کے لئے ایک ساتھ احرام باندھا، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو آپ کے حکم سے لوگ حلال ہو گئے (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد وہ لوگ جنہوں نے تمتع کا احرام باندھا تھا) پھر یوم ترویہ میں سب نے حج کا احرام باندھا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کھڑے ہو کر بہت سے اونٹ ذبح کئے حضور اکرم نے مدینہ میں بھی دو سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے تھے، ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ روایت کا یہ ٹکڑا ایوب کے واسطہ سے ہے انہوں نے کسی شخص سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے !!

## باب ۹۸۸۔ من أهل حين استوت به راحلته

۹۸۸۔ جس نے سواری پر اس وقت احرام باندھا جب سواری انہیں لیکر پوری طرح کھڑی ہو گئی !!

۱۴۵۲۔ حدثنا أبو عاصم قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني صالح بن كيسان عن نافع عن ابن عمر قال أهل النبي صلى الله عليه وسلم حين استوت به راحلته قائمة !!

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے صالح بن کیسان نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آپ کی سواری پوری طرح کھڑی ہو گئی تو آپ نے احرام باندھا !!

## باب ۹۸۹۔ الإهلال مستقبل القبلة

وقال أبو معمر حدثنا عبد الوارث قال حدثنا أيوب عن نافع قال كان ابن عمر إذا صلى الغداة بذي الحليفة أمر براحلته

۹۸۹۔ قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا، ابو معمر نے کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم سے ایوب نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ چکے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتّٰى إِذَا جَآءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهٖ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَهٗ إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ فِي الْغُسْلِ

تو سواری تیار کرنے کے لئے فرمایا، سواری لائی گئی تو آپ اس پر سوار ہوئے اور جب آپ کو لے کر کھڑی ہوگئی تو آپ کھڑے ہو کر قبلہ رو ہوگئے اور پھر تلبیہ کہنا شروع کیا تا آنکہ حرم میں داخل ہوگئے۔ وہاں پہنچ کر آپ لبیک کہنا بند کر دیتے ہیں پھر طویٰ تشریف لا کر رات وہیں گزارتے ہیں، صبح ہوتی ہے تو نماز پڑھتے ہیں اور غسل کرتے ہیں۔ آپ یقین کے ساتھ یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے ایوب کے واسطہ سے غسل کے ذکر کے سلسلے میں کی ہے !!

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوْجَ إِلٰى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهٗ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ !!

۱۴۵۳ - ہم سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی کہ ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو پہلے ایک بے خوشبو کا تیل استعمال کرتے اس کے بعد جب مسجد ذوالحلیفہ تشریف لاتے، یہاں نماز پڑھتے اور سوار ہوتے جب سواری آپ کو لے کر پوری طرح کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے آپ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا !!

## باب ۹۹۰ - التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ

## ۹۹۰ - وادی میں اترتے وقت تلبیہ !!

۱۴۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهٗ قَالَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ أَمَّا مُوْسٰى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُلَبِّيْ

۱۴۵۴ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عدی نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے مجلس میں دجال کا ذکر چلا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہوگا " کافر" تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں سنا ہے ہاں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ کہتے ہیں !! [1] !!

## باب ۹۹۱ - كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ

## ۹۹۱ - حائضہ اور نفساء کس طرح احرام باندھیں ؟

أَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهٖ وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهٗ مِنَ الظُّهُوْرِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ

اہل زبان سے اس کو ادا کرنے کے معنی میں آتا ہے استہللنا اور اہللنا الہلال - یہ سب ظاہر ہونے کے معنی میں مستعمل ہے

[1] اس روایت کی بعض تفصیلات کتاب اللباس میں آئیں گی، غالباً موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا تھا اس لئے وفات کے بعد کے بعد عالم مثال میں حج کیا عیسیٰ السلام نے بھی حج نہیں کیا تھا، چنانچہ آپ قرب قیامت میں نزول کے بعد حج کریں گے وفات کے بعد عالم مثال میں صالح بندوں کے لئے عمل نیک احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں اور یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



السَّحَابِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَهُوَ مِنْ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ !!

کہتے ہیں کہ استہل المطر، یعنی بارش بادل سے باہر آگئی وما اہل لغیر اللہ بہ! استہلال الصبی سے ماخوذ ہے !!

۱۴۵۵ ۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا !!

۱۴۵۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ پہلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی ہو تو اسے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہیئے ایسا شخص درمیان میں حلال نہیں ہو سکتا بلکہ حج اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوگا۔ میں بھی مکہ آئی تھی اس وقت میں حائضہ ہوگئی تھی اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی اور نہ صفا اور مروہ کی سعی، میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا سر کھول لو کنگھا کر لو اور عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لو[1]۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکر (حضرت عائشہؓ کے بھائی) کے ساتھ تنعیم بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا (اور عمرہ ادا کیا) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (جسے تم نے چھوڑ دیا تھا) عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے (حجۃ الوداع میں) صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف صفا اور مروہ کی سعی کرکے حلال ہوگئے۔ پھر منیٰ سے واپس ہونے پر دوسرا طواف کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا تو انہوں نے صرف ایک طواف کیا !!

## بَابُ ۹۹۲ ۔ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۹۹۲ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جس نے آں حضورؐ کی طرح احرام باندھا، اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے !!

---

[1] احناف کے نزدیک بھی صورت حال یہی تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا جسے حیض کی وجہ سے چھوڑ نا پڑا، شوافع یہ کہتے ہیں کہ ام المومنین نے قران کا احرام باندھا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ۔ احرام اگر باقی تھا تو آں حضورؐ انہیں کنگھا کرنے کا کیوں حکم دیا، اس طرح عمرے کے احرام کو چھوڑ دینے کا کیوں حکم دیا! شوافع کی طرف سے ان اعتراضات پر جو تاویلیں کی جاتی ہیں وہ ناکافی ہیں، یہ حدیث اپنے مسلک میں بہت واضح ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا۔ الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ !!

ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے احرام کو نہ توڑیں، انہوں نے سراقہ[1] کا قول بھی ذکر کیا تھا۔ محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے سے یہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ علی آپ نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا احرام باندھا ہو (اسی کا میں نے بھی باندھا ہے) آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر قربانی کرو اور اپنی اسی حالت پر احرام باندھے رکھو

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ !!

۱۴۵۷۔ ہم نے حسن بن علی خلال ہذلی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مروان اصفر سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا کہ کس کا احرام باندھا ہے آپ نے کہا کہ جس کا آنحضورؐ نے باندھا ہو، اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ !!

۱۴۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث کی، کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق بن شہاب نے اور ان سے موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے پاس یمن میں بھیجا تھا! جب (حجۃ الوداع کے موقع پر) میں آیا تو آپ سے بطحاء میں ملاقات ہوئی آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کس کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آنحضورؐ نے جس کا باندھا ہو، آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے ساتھ ہدی ہے (قربانی کا جانور) میں نے عرض کی کہ نہیں اس لئے آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کروں۔ اس کے بعد آپؐ نے حلال ہو جانے کے لئے فرمایا، چنانچہ میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرے سر کا کنگھا کیا، یا میرا سر دھویا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا، تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہیئے کہ اس میں پورا کرنے کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "حج اور عمرہ اللہ کی رضا کے لئے پورا کرو" اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ

[1] سراقہ کا سوال اور آں حضورؐ کا جواب آئندہ موصولاً آئے گا !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہیئے کہ آپ قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے !! سلہ

**باب ۹۹۳۔** قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ !! فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّۃِ قُلْ ھِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْھُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّ ذُوالْقَعْدَۃِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِی الْحِجَّۃِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنَ السُّنَّۃِ اَنْ لَّا یُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِی اَشْھُرِ الْحَجِّ وَکَرِہَ عُثْمَانُ اَنْ یُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْکِرْمَانَ !!

**۹۹۳۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "حج کے مہینے متعین ہیں، اس لئے جو شخص ان مہینوں میں خود پر حج لازم کرے تو نہ جماع اور دواعی جماع کے قریب جائے، نہ گناہ کرے اور نہ جھگڑے کرے، آپ سے لوگ چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ بتا دیجئے کہ یہ لوگوں کے باہمی معاملات اور حج کی تعیین کے لئے ہے" ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ حج کے مہینے شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج کا احرام حج کے مہینوں ہی میں باندھا جائے، عثمان رضی اللہ عنہ خراسان یا کرمان (جیسی دور جگہوں سے) حج کا احرام باندھنا پسند نہیں فرماتے تھے !! سلہ !!

**۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا۔** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ الْحَنَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اَشْھُرِ الْحَجِّ وَلَیَالِی الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفٍ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْکُمْ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّجْعَلَھَا عُمْرَۃً فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ کَانَ مَعَہُ الْھَدْیُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِھَا وَالتَّارِکُ لَھَا،

**۱۴۵۹۔** ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابوبکر حنفی نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے افلح بن حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا تھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں اور حج کے ایام میں نکلے۔ ہم نے مقام سرف میں قیام کیا، آپ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا، کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو، اور وہ چاہتا ہو کہ اپنے احرام کو صرف عمرہ کا بنالے تو اسے ایسا کر لینا چاہیئے، لیکن جس کے ساتھ

---

سلہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایتوں کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ یہ خاتون ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بھاوج تھیں !!

سلہ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب کی ان تمام احادیث سے یہ واضح کرنے چلتے ہیں کہ آیا اگر کوئی شخص احرام اس طرح باندھے کہ فلاں شخص نے جس طرح کا احرام باندھا، اسی طرح کا میں بھی باندھتا ہوں تو اس سے وہ محرم ہو جائے گا یا نہیں ؟ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ محرم تو ہو جائے گا لیکن افعال حج کے شروع کرنے سے پہلے اسے اس کی تعیین کرنی پڑے گی کہ وہ اپنے اس احرام سے دو عبادتوں، حج اور عمرہ میں کون سی عبادت بجا لائے گا حضرت ابوموسیٰ اور حضرت علی دونوں بزرگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا، لیکن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم ہوا کہ وہ عمرہ کے بعد حلال ہو جائیں اور پھر احرام حج باندھیں، دوسری طرف علی رضی اللہ عنہ کو ایسا کوئی حکم نہیں، بلکہ انہیں اپنا احرام باقی رکھنا تھا اور حج کے بعد حلال ہونا تھا، کیونکہ ان کے ساتھ ہدی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بیچ میں حلال نہیں ہو سکتے تھے دونوں بزرگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام پر اپنا احرام باندھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود قارن تھے لیکن دونوں صحابہ کے احرام میں اختلاف ہو جاتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ اصل احرام تو اس طرح کی نیت سے ہو جاتا ہے لیکن نیت کی تعیین نہیں ہوتی اور افعال حج یا عمرہ کرنے سے پہلے تعیین کر لینا ضروری ہے اس باب میں ضمناً متعدد ایسی احادیث آگئی ہیں جو ائمہ کے مابین مختلف فیہ ہیں، نہایت طویل مباحث اس ضمن میں ہیں جو مطولات میں دیکھے جا سکتے ہیں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْ اَصْحَابِہٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَکَانُوْا اَھْلَ قُوَّۃٍ وَّکَانَ مَعَھُمُ الْھَدْیُ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلَی الْعُمْرَۃِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ یَا ھَنْتَاہُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَکَ لِاَصْحَابِکَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَۃَ قَالَ وَمَا شَاْنُکِ قُلْتُ لَا اُصَلِّیْ قَالَ فَلَا یَضُرُّکِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَۃٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْکِ مَا کَتَبَ عَلَیْھِنَّ فَکُوْنِیْ فِیْ حَجَّتِکِ فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّرْزُقَکِیْھَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِیْ حَجَّتِہٖ حَتّٰی قَدِمْنَا مِنًی فَطَھُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًی فَاَفَضْتُ بِالْبَیْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہٗ فِی النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰی نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَہٗ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِکَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُھِلَّ بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِیَا ھَا ھُنَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُکُمَا حَتّٰی تَاْتِیَانِیْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰی اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُہٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ ھَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِیْلِ فِیْ اَصْحَابِہٖ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ یَضِیْرُ مِنْ ضَارَ یَضِیْرُ ضَیْرًا وَّیُقَالُ ضَارَ یَضُوْرُ ضَوْرًا وَّضَرَّ یَضُرُّ ضَرًّا ؕ

ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ آں حضورؐ کے بعض اصحاب نے اس فرمان پر عمل کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ [۱] انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب جو استطاعت و حوصلہ والے تھے۔ ان کے ساتھ ہدی بھی تھی اس لئے وہ تنہا عمرہ نہیں کر سکتے تھے (یعنی تمتع، جس میں عمرہ کرنے کے بعد حاجی حلال ہو جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے حج کا احرام باندھتا ہے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کے اصحاب سے [۲] کو سن لیا، اب تو میں عمرہ نہیں کر سکوں گی، آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں بولی، میں نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہی (یعنی حائضہ ہو گئی) آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم بھی آدم کی بیٹیوں کی طرح ایک عورت ہو اور اللہ نے تمہارے لئے بھی وہ مقدر کیا ہے جو تمام عورتوں کے لئے کیا ہے، اس لئے (عمرہ چھوڑ کر) حج میں آجاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں جلد ہی عمرہ کی توفیق دے گا۔ عائشہ رضی اللہ نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے نکلے، جب ہم منیٰ پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر منیٰ سے جب میں نکلی تو بیت اللہ کا طواف کیا، آپ نے بیان کیا کہ اخر الامر میں آں حضورؐ کے ساتھ جب واپس ہونے لگی تو آپ نے وادی محصب میں پڑاؤ کیا، ہم بھی آپؐ کے ساتھ ٹھہرے آپؐ نے، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو بلا کر کہا کہ اپنی بہن کو لے کر حرم سے باہر جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو، عمرہ سے فارغ ہو کر تم لوگ یہیں واپس آجاؤ، میں تمہاری واپسی کا انتظار کرتا ہوں گا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم (آں حضورؐ کی ہدایت کے مطابق) چلے اور جب میں اور میرے بھائی طواف سے فارغ ہو لئے تو میں سحر کے وقت آپکی خدمت میں پہنچی آپ نے پوچھا کہ فارغ ہو لیں؟ میں نے کہا ہاں۔ تب آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے سفر شروع کر دینے کے لئے کہا، سفر شروع ہو گیا اور آپؐ (مدینہ منورہ واپس ہو رہے تھے) ابوعبداللہ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یضیر، ضار یضیر ضیرًا سے مشتق ہے ضار یضور ضورًا بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور ضر یضر ضرًا بھی!!

[۱] کیونکہ دور دراز سے احرام باندھ لینے کی صورت میں جنایات کا خطرہ رہتا ہے اس لئے آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ [۲] پہلے آپ نے رخصت دی تھی پھر جب آپ مکہ پہنچے تو افعال حج شروع کرنے سے پہلے آپ نے حکم دیا بعض روایتوں میں ہے کہ کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اس روایت میں اگرچہ بعض کا لفظ ہے لیکن اکثریت نے تامل کیا تھا اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت غصہ ہوئے، اہل عرب حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے اور تامل بھی غالبًا اسی وجہ سے ہوا تھا، آں حضورؐ کا حکم محض رخصت کے درجہ میں تھا اور آپ غصہ اس وجہ سے ہوئے تھے کہ صحابہؓ نے اللہ کی دی ہوئی ایک رخصت پر عمل کرنے میں اظہار تامل کیا تھا بہت سے مواقع پر آپؐ کا اس طرح کی وجوہ کی بنا پر غصہ ثابت ہے، سفر میں روزہ رکھنے کی وجہ سے بھی آپ نے ایک مرتبہ خفگی کا اظہار فرمایا تھا، اور فرمایا کہ "سفر میں روزہ رکھنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے" بعض امہات مومنین نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا، آپؐ نے ان کے خیموں کو دیکھا تو ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "اچھائی کرنے چلی ہیں" یہ مثال بھی اسی نوعیت کی ہے!

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۹۹۴ - التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ !!

۱۴۶۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا أَوْ قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا !!

## ۹۹۴ - حج میں تمتع، قران اور افراد اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اسے حج فسخ کرنے کی اجازت !!

۱۴۶۰ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا جو ہدی اپنے ساتھ نہ لایا ہو اسے حلال ہو جانا چاہیئے چنانچہ جن کے پاس ہدی نہیں تھی وہ حلال ہو گئے (افعال عمرہ کے بعد) آں حضورؐ کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں اس لئے وہ بھی حلال ہو گئیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہو گئی تھی اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی (یعنی عمرہ چھوٹ گیا) جب حصبہ کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں، اس پر آپؐ نے پوچھا کیا جب ہم مکہ آئے تھے تو تم طواف کر چکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں[1]؟ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو (پھر افعال عمرہ ادا کرو) ہم لوگ تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے اور صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے[2] میں آپ لوگوں کو روکنے کا سبب بن جاؤں گی آں حضورؐ نے فرمایا عقری، حلقی[3] کیا تم نے یوم نحر کا طواف نہیں کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا، پھر کوئی حرج نہیں چلی چلو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میری ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپؐ مکہ سے جاتے ہوئے بالائی حصہ پر چڑھ رہے تھے اور میں نشیب میں اتر رہی تھی، یا یہ کہا کہ میں اوپر چڑھ رہی تھی اور آنحضورؐ اس چڑھاؤ کے بعد اتر رہے تھے !!

۱۴۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۴۶۱ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے، انہیں عروہ بن

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حائضہ ہو جانے کا علم آں حضور صلی اللہ علیہ کو پہلے ہی سے تھا اور آپ کی ہدایت کے مطابق ہی انہوں نے عمرہ چھوڑ دیا تھا اس روایت میں محض راوی کی تعبیر کا فرق ہے ورنہ بات وہی ہے جو گزشتہ روایتوں میں تفصیل سے بیان ہوئی۔ [2] صفیہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ کتاب الحج کے آخر میں کسی قدر تفصیل سے آئے گا۔ [3] از راہ محبت آپؐ نے یہ الفاظ ان کے متعلق فرمائے تھے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ

زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، بہت سے لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بہتوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بہتوں نے صرف حج کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حج کا احرام باندھے ہوئے تھے[1] جن لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تو وہ یوم نحر تک حلال نہیں ہوئے تھے !!

**١۴٦٢ - حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأٰى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ !!

**١۴٦٢** - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے علی بن حسین نے اور ان سے مروان بن حکم نے بیان کیا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو میں نے دیکھا ہے عثمان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے سے روکتے تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے اس کے باوجود دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا "لبیک بعمرۃ وحجۃ" آپ نے فرمایا تھا، کہ میں کسی ایک شخص کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا !![2]

**١۴٦٣ - حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ

**١۴٦٣** - ہم سے موسیٰ ابن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عرب

[1] اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ احرام میں صرف نیت کا اعتبار ہوتا ہے الفاظ میں اپنے اس دلی ارادہ کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے، سب سے بڑی اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے خود حکم دیا تھا، جیساکہ متواتر احادیث اسی بخاری میں آرہی ہیں کہ جس کے ساتھ ہدی ہے وہ عمرہ کے بعد حلال نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپ نے بھی جب عمرہ کیا۔ جیساکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کے بعد آپ حلال نہیں ہوسکتے تھے۔ راوی اس میں آپ کے احوال مختلف اس وجہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی نظر عام طور سے محض تلبیہ کے الفاظ پر ہوتی تھی، کبھی تلبیہ میں آپ صرف حج کہتے کبھی عمرہ اور کبھی دونوں۔ جن لوگوں نے جو سنا اسی اعتبار سے آپ کے حج کے متعلق فیصلہ کیا !! [2] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی مخالفت منقول ہے ان بزرگوں کی طرف سے اس کی ممانعت کوئی اسے ناجائز سمجھ کر نہیں ہوتی تھی بلکہ محض اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک افضل حج کا طریقہ یہ تھا کہ تنہا حج کیا جائے شریعت کی نظر میں پسندیدہ یہ ہے کہ مسلمان اپنا سفر حج کے لئے کریں اور اسی طرح عمرہ کے لئے ایک علیحدہ سفر کریں، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دو مرتبہ سفر کی استطاعت رکھتے ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت پڑھی تھی " واتموا الحج والعمرۃ للہ" یعنی پوری طرح حج اور پوری طرح عمرہ اسی صورت میں ہوگا جب دونوں الگ الگ دو سفر کئے جائیں گے، لیکن جن لوگوں میں اتنی استطاعت نہ ہو ظاہر ہے، ان سے ایک عبادت، عمرہ چھوڑنے سے کیونکر کہا جاسکتا ہے، حضرت عمرؓ اور یا حضرت عثمانؓ کے ارشاد کا جو منشا تھا اس سے اختلاف کسی کو نہیں ہوسکتا لیکن ضابطہ عام حالات کیلئے ہوتا ہے اور حنیفہ کے یہاں حج کا افضل طریقہ عام حالات میں قران ہے، حضرت علیؓ یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ خود کیا تھا اسلئے حضرت عثمان کی بات پر میں کیوں آپ کے طریقہ کو چھوڑوں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ ؀

سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا روئے زمین پر سب سے بری بات ہے یہ لوگ محرم کو صفر بنا لیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ سنا لے، ان کے نشانات قدم مٹ چکیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے (یعنی حج کے ایام گزر جائیں) تو عمرہ حلال ہوتا ہے پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ چوتھی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حج کو عمرہ بنا لیں۔ یہ حکم (عرب کے سابقہ تخیل کی بنا پر) عام صحابہ پر بڑا گراں گزرا، انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا چیز حلال ہو گئی! (حج اور عمرہ کے درمیان) آپ نے فرمایا کہ تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی ؀

**١٤٦٤۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ ؀

**١٤٦٤۔** ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق بن شہاب نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حجۃ الوداع کے موقع پر) حاضر ہوا تو آپ نے (عمرہ کے بعد) حلال ہو جانے کا حکم دیا ؀

**١٤٦٥۔ حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ ؀

**١٤٦٥۔** ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ح۔ اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یا رسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے آں حضور نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید (بالوں کو جمانے کے لئے ایک لیس دار چیز کا استعمال کرنا) کی ہے اور میں اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے پہلے حلال نہیں ہو سکتا ؀

**١٤٦٦۔ حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ ؀

**١٤٦٦۔** ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے مجھے منع کیا، اس لئے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے تمتع کرنے کے لئے کہا پھر میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ "حج بھی مقبول اور عمرہ بھی"۔ میں نے خواب ابن عباس کو سنایا، تو آپ نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی، پھر آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں قیام کرو میں اپنے پاس سے تمہارے لئے کچھ مال متعین کر کے دیا کروں گا شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (ابوجمرہ سے) پوچھا کہ ابن عباس نے یہ کیوں کیا تھا (یعنی مال کس بات پر دینے کے لئے کہا انہوں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



بیان کیا کہ اسی خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا ؎

۱۴۶۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوشہاب نے کہا کہ میں مکہ عمرہ کا احرام باندھ کے، یوم ترویہ سے تین دن پہلے پہنچا، اس پر مکہ کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اب تو تمہارا حج، مکی ہوگا (یعنی ثواب کم ملے گا) پس عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا، یہی پوچھنے کے لئے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ حج کیا تھا جس میں آپ اپنے ساتھ قربانی کے اونٹ لائے تھے (یعنی حجۃ الوداع) صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا لیکن آنحضورؐ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کا احرام باندھ لو اور) بیت اللہ کے طواف اور صفامروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جاؤ اور بال ترشوا لو۔ یوم ترویہ تک برابر اسی طرح حلال رہو، پھر یوم ترویہ میں حج کا احرام باندھو اور اس سے پہلے جو احرام باندھ چکے ہیں اسے متع بناؤ، صحابہ نے عرض کیا کہ ہم متع کیسے بنا سکتے ہیں ہم تو حج کا احرام باندھ چکے ہیں، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو خود میں بھی اس طرح کرتا، جس طرح تم سے کہہ رہا ہوں اب میرے لئے کوئی چیز اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک میرے قربانی کے جانوروں کی قربانی نہ ہو جائے۔ چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ابو عبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ ابوشہاب کی، اس حدیث کی سوا اور کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے!!

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا۔ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْوَرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا!!

۱۴۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن الاعور نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ جب عثمان اور علی رضی اللہ عنہما عسفان آئے تو ان میں باہم تمتع کے سلسلے میں اختلاف ہوا، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے حال پر رہنے دو، یہ دیکھ کر علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا!!

## باب ۹۹۵۔ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ

## ۹۹۵۔ جس نے حج کا نام لے کر تلبیہ کہا!!

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا۔ مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ

۱۴۶۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم سے جابر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّیْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنٰھَا عُمْرَۃً !!

**باب ۹۹۶ ۔ اَلتَّمَتُّعِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ !!**

**۱۴۷۰ ۔ حَدَّثَنَا** ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِہٖ مَا شَآءَ !!

**باب ۹۹۷ ۔ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُہٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ**

وَقَالَ اَبُوْ کَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنِ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ مُتْعَۃِ الْحَجِّ فَقَالَ اَھَلَّ الْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَاَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَاَھْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَکَّۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا اِھْلَالَکُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ اِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْھَدْیَ طُفْنَا بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاَتَیْنَا النِّسَآءَ وَلَبِسْنَا الثِّیَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْھَدْیَ فَاِنَّہٗ لَا یَحِلُّ لَہٗ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ ثُمَّ اَمَرَنَا عَشِیَّۃَ التَّرْوِیَۃِ اَنْ نُّھِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَیْنَا الْھَدْیُ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ

کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے تو یہ کہہ رہے تھے "لبیک بالحج" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا !!

**۹۹۶ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تمتع !!**

**۱۴۷۰ ۔** ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہمام نے قتادہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مطرف نے عمران بن حصین کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم نے تمتع کیا تھا اور قرآن بھی نازل ہوا تھا (اس کے جواز میں) اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا !!

**۹۹۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یہ حکم ان کے لئے ہے جو مسجد الحرام کے رہنے والے نہ ہوں"**

ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے بیان کیا کہ ہم سے ابو معشر براء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے حج میں تمتع کے متعلق سوال کیا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مہاجرین انصار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور ہم سب نے (صرف حج کا) احرام باندھا تھا، جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے احرام کو حج اور عمرہ دونوں کیلئے کر لو۔ لیکن جو لوگ ہدی اپنے ساتھ لائے ہیں (وہ عمرہ کرنے کے بعد حلال نہیں ہونگے) چنانچہ ہم نے جب بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کر لی تو اپنی بیویوں کے پاس گئے اور کپڑے پہنے، آپ نے فرمایا تھا کہ جس کے ساتھ ہدی ہے وہ اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ لے (یعنی قربانی نہ ہو لے) ہمیں (جنہوں نے ہدی ساتھ نہیں لی تھی) آپ نے یوم ترویہ کی شام کو حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں، پھر جب ہم مناسک حج سے فارغ ہو گئے تو ہم نے آکر بیت اللہ کا طواف اور صفا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلٰى اَمْصَارِكُمْ اَلشَّاةُ تَجْزِيْ فَجَمَعُوْا نُسُكَيْنِ فِيْ عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ وَسَنَّهٗ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَاحَهٗ لِلنَّاسِ غَيْرَ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ شَوَّالٌ وَّ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحَجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِيْ وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ !!

مروہ کی سعی کی، پھر ہمارا حج پورا ہو گیا اور قربانی ہم پر واجب رہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جسے قربانی کا جانور میسر ہو تو وہ قربانی کرے) اور اگر کسی کو قربانی کی استطاعت نہ ہو تو تین دن روزے حج میں اور سات دن گھر واپس ہونے پر رکھے (قربانی میں) بکری بھی کافی ہے لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ایک ساتھ کیا تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خود عمل کر کے تمام لوگوں کے لئے مباح قرار دیا تھا البتہ مکہ کے باشندوں کا اس سے استثناء ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جو مسجد الحرام کے رہنے والے نہ ہوں[1] اور حج کے جن مہینوں کا قرآن میں ذکر ہے، وہ شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ ہیں، ان مہینوں میں جو کوئی عمرہ کرے گا تو اس پر یا ایک قربانی واجب ہو گی یا روزے (قرآن مجید میں) رفث معنیٰ میں جماع کے ہے، فسوق معنیٰ میں معاصی کے اور جدال معنیٰ میں جھگڑے کے !!

## باب ۶۹۸ - اِغْتِسَالٌ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ !!

## ۶۹۸ - مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل[2] !!

۱۴۷۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَى الْحَرَمِ اَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيْتُ بِذِيْ طُوًى ثُمَّ يُصَلِّيْ بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۱۴۷۱ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علیہ نے حدیث بیان کی انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں نافع نے انہوں نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ حرم کے قریب پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے رات ذی طویٰ میں گزارتے صبح کی نماز وہیں پڑھتے اور غسل کرتے، پھر مکہ میں داخل ہوتے) آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

## باب ۶۹۹ - دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَارًا اَوْ لَيْلًا ،

## ۶۹۹ - مکہ میں رات یا دن میں داخلہ !![3]

۱۴۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ

۱۴۷۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ابن عمر کے واسطہ سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات ذی طویٰ

---

[1] احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ مکہ کے باشندے نہ قران کریں نہ تمتع۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ارشاد میں بھی اس کی تائید موجود ہے !!

[2] حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن المنذر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا تمام علماء کے نزدیک متفقہ طور پر مستحب ہے لیکن اگر کوئی نہ کرے تو اس پر فدیہ وغیرہ بھی نہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ غسل نہیں کر سکتا تو تیمم ہی کر لے !! [3] اس عنوان کے تحت حدیث میں چونکہ اس کا ذکر ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن میں داخل ہوئے اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ "رات" کا لفظ بڑھا کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ رات میں بھی مکہ میں داخل ہونا جائز ہے اگرچہ مستحب دن ہی میں داخلہ ہے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ‼

میں گزاری تھی پھر جب صبح ہوئی تو آپ مکہ میں داخل ہوئے، ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے ‼

## بَابٌ - مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ ‼

## ۱۰۰۰ - مکہ میں کدھر سے داخل ہوا جائے !؟

۱۴۷۲ - حَدَّثَنَا - اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مَعْنٌ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ‼

۱۴۷۲ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اوران سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ثنیہ علیا کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور ثنیہ سفلی کی طرف سے نکلتے تھے

## بَابٌ ۱۰۰۱ - مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ ‼

## ۱۰۰۱ - مکہ سے کدھر کو نکلا جائے ؟

۱۴۷۳ - حَدَّثَنَا - مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ‼

۱۴۷۳ - ہم سے مسدد بن مسرہد بصری نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اوران سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ علیا یعنی کداء کی طرف سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور نکلتے ثنیہ سفلی کی طرف سے تھے ‼

۱۴۷۴ - حَدَّثَنَا - اَلْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا ‼

۱۴۷۴ - ہم سے حمیدی اور محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے تو بالائی حصہ سے شہر کے اندر داخل ہوئے اور (مکہ سے) نکلے نشیبی علاقہ کی طرف سے ‼

۱۴۷۵ - حَدَّثَنَا - مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًى مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ ‼

۱۴۷۵ - ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر شہر میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدی کی طرف سے نکلے، مکہ کے بالائی علاقہ سے[1] !

۱۴۷۶ - حَدَّثَنَا - اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۱۴۷۶ - ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عمرو نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے

---

[1] کداء مکہ کا بالائی حصہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے شہر میں داخل ہوتے تھے اور کدی نشیبی ہے، مکہ سے آپ اسی طرف سے نکلتے تھے اس روایت سے بظاہر کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کدی مکہ کا بالائی علاقہ ہے یہ راویوں کا تصرف ہے ورنہ صحیح وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا، خود بخاری کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہوتے وقت اور اس سے نکلتے وقت بیت اللہ الحرام کا پوری طرح ادب قائم رکھا تھا، راوی اس کو بیان کرنا چاہتے ہیں کداء سے داخل ہونے میں بیت اللہ بالکل سامنے پڑتا ہے اور کدی انشیبی علاقہ سے نکلنے میں پشت بیت اللہ کی طرف نہیں پڑتی، دنیا کے بڑوں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

۱۴۷۸ - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى اَقْرَبِهِمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ ‼

والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر داخل ہوتے وقت مکہ کے بالائی علاقہ کداء سے داخل ہوئے تھے ہشام نے بیان کیا کہ عروہ اگرچہ کدائی اور کدی دونوں طرف سے داخل ہوتے تھے لیکن اکثر کدی سے داخل ہوتے کیونکہ یہ راستہ انکے گھر سے زیادہ قریب تھا

۱۴۷۸ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر کداء سے داخل ہوتے تھے عروہ خود اگرچہ دونوں طرف سے (کداء اور کدی) داخل ہوتے لیکن اکثر آپ کدی کی طرف سے داخل ہونے تھے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ قریب تھا، ابو عبداللہ (مصنف) نے کہا کہ کداء اور کدی دو مقامات کے نام ہیں

## باب ۱۰۰۲ - فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ‼

۱۰۰۲ - مکہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جب کہ بنا دیا ہم نے خانہ کعبہ کو بار بار لوٹنے کی جگہ لوگوں کے لئے اور کر دیا اس کو امن کی جگہ، اور حکم دیا ہم نے (کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ دونوں پاک کردیں میرے مکان کو، طواف کرنے والوں کے لئے اعتکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں (نماز پڑھنے والوں) کے لئے اے اللہ کر دیجئے اس شہر کو امن کی جگہ اور یہاں کے رہنے والوں کے پھلوں کی روزی دیجئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (ابراہیم علیہ السلام کی اس آخری دعاء کے جواب میں) اور جس نے کفر کیا اس کو میں مختصر (دنیاوی زندگی) سے نفع اٹھانے کا موقع دوں گا، پھر اس کو کھینچ لاؤں گا، دوزخ کے عذاب کی طرف اور وہ (جہنم) برا ٹھکانہ ہے اور جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے (تو وہ یوں دعا کرتے جاتے تھے) اے ہمارے رب، ہماری اس کوشش کو قبول فرمائیے آپ ہی (دعاؤں کو) سننے والے اور (ہماری نیتوں کو) جاننے والے ہیں، اے ہمارے رب، ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لیجئے اور نسل سے ایک جماعت بنائیے جو آپ ہی کی فرمانبردار ہو، ہم کو احکام حج سکھا دیجئے، ہمارے حال پر توجہ فرمائیے کہ آپ ہی بہت توجہ فرمانے والے اور بڑے رحیم ہیں ‼

---

یہاں بھی داخلہ اور نکلنے کا یہی ادب ہے بہر حال یہ صرف ادب کے درجہ کی چیز ہے ‼

www.sirat-e-mustaqeem.com



**۱۴۷۹ ۔ حَدَّثَنَا** ۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُوْ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَرِنِيْ اِزَارِيْ فَشَدَّهُ عَلَيْهِ !!

**۱۴۷۹** ۔ ہم سے محمد ابن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی مرمت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی (آں حضور کی بعثت سے پہلے) پتھر لا رہے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند کاندھے پر رکھ لو (تاکہ پتھر اٹھانے میں زیادہ تکلیف نہ ہو) آں حضور نے ایسا کیا تو آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی پتلی چڑھ گئی، آپ کہنے لگے مجھے میرا تہبند دے دو، چنانچہ آپ نے اسے باندھ لیا !!

**۱۴۸۰ ۔ حَدَّثَنَا** ۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذِيْنَ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ !!

**۱۴۸۰** ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے انہیں خبر دی انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں معلوم ہے جب تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ پھر آپ قواعد ابراہیم کو بھی شامل کر دیجئے، لیکن آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے بالکل قریب نہ ہوتا تو میں ایسا کر دیتا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یقیناً یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں رکنوں کے استلام کو جو حجر اسود سے قریب ہیں اسی وجہ سے ترک کر دیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیاد پر پوری نہیں ہوئی تھی !!

**۱۴۸۱ ۔ حَدَّثَنَا** ۔ مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا

**۱۴۸۱** ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اشعث نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں، پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے عمارت میں کیوں نہیں شامل کیا، آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی تھی (اس لئے یہ حصہ تعمیر سے رہ گیا) پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اوپر کر

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجُدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ !!

دیا گیا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ وہ برا مانیں گے تو اس حطیم کو بھی میں بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا تاکہ ہر شخص آسانی سے اندر جا سکے !!

**۱۴۸۲ ۔ حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا !!

**۱۴۸۲** ۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا کیونکہ قریش نے اس میں کمی کر دی ہے میں اپنی نئی اور ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق تعمیر میں ایک اور پیچھے کی طرف دروازہ بناتا ، ابو معاویہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہ خلف کے معنی دروازہ کے ہیں

**۱۴۸۳ ۔ حَدَّثَنَا** بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ فَذٰلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ فَقَالَ هٰهُنَا قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا !!

**۱۴۸۳** ۔ ہم سے بیان بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن رومان نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، عائشہ ! اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا ، تاکہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں جو اس سے نکل گئی ہے ، اسے زمین کے برابر کر دیتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا ایک مشرق کا اور ایک مغرب کا اور اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا بھی کعبہ کو گرانے کا یہی مقصد تھا (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا) یزید نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا ، جب ابن زبیر نے اسے منہدم کیا تھا اور اس کی نئی تعمیر کر کے حجر اسود کو اس میں رکھا تھا ، میں نے ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے پتھر بھی دیکھے تھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے ، جریر نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا ، اس کی جگہ کہاں ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ ابھی تمہیں دکھاتا ہوں ۔ چنانچہ میں آپ کے ساتھ حجر اسود تک گیا ، اور آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے ، جریر نے کہا کہ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ جگہ حجر اسود سے تقریباً چھ ہاتھ کے فاصلہ پر تھی

**بَابُ ۱۰۰۳** ۔ فَضْلِ الْحَرَمِ ، وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي

**۱۰۰۳** ۔ حرم کی فضیلت ، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " مجھ کو یہی حکم ہے کہ بندگی کروں اس شہر کے مالک کی جس نے اس کو

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

حرمت دی اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے، ہر چیز، اور مجھے حکم ہے کہ رہوں حکم برداروں میں"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا ہم نے جگہ نہیں دی ان کو حرمت والے پناہ کے مکان میں، کھنچے چلے آتے ہیں اس کی طرف میوے ہر طرح کے۔" روزی ہماری طرف سے، لیکن بہت سے ان میں سمجھ نہیں رکھتے،

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا !!

۱۴۸۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر بن عبدالحمید نے منصور کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر (مکہ) کو حرمت والا بنایا ہے اس کے (درخت کے) کانٹے بھی نہیں کاٹے جا سکتے، یہاں کے شکار بھی بھڑ کائے نہیں جا سکتے اور نہ ان کے سوا جو اعلان کر کے (مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہوں) کوئی شخص یہاں کی گری پڑی چیز اٹھا سکتا ہے !!

بَابُ ۱۰۰۴۔ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَادِي الطَّارِي مَعْكُوفًا مَحْبُوسًا !!

۱۰۰۴۔ مکہ کی آراضی کی وراثت[1] اور اس کی بیع و شراء اور یہ کہ مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں، دلیل، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جن لوگوں نے کفر کیا اور جو لوگ اللہ کی راہ اور مسجد حرام سے لوگوں کو روکتے ہیں کہ جسے ہم نے تمام لوگوں کے لئے یکساں بنایا ہے، خواہ وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے، اور جو شخص بے راہ روی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنے کا ارادہ کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے" ابوعبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ بادی، باہر سے آنے والے کے معنی میں ہے اور معکوفا مقیم کے معنی میں ہے !!

---

[1] احناف اور شوافع کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ مکہ کی آراضی وقف ہیں یا ملک۔ شوافع کے نزدیک تو یہ ملک ہیں وقف نہیں لیکن احناف کہتے ہیں کہ وقف ہیں۔ اور یہ ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے ہی چلی آرہی ہیں ان کا کوئی مالک نہیں اس اختلاف کی اصل اس بات کے اختلاف میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر صلح کے ذریعے قبضہ کیا تھا یا لڑ کر اسے فتح کیا تھا اگر لڑائی کے بعد اس کی فتح ثابت ہو جائے تو یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مکہ کی آراضی وقف ہیں کیونکہ لڑائی کے بعد مفتوحہ ملک قانوناً غازیوں میں تقسیم ہو جانا چاہیئے تھا اور مکہ فتح ہوا لیکن اس کا ایک انچ بھی کسی کو نہیں دیا گیا، احناف یہ کہتے ہیں کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہزاروں صحابہؓ کی فوج لے کر مکہ فتح کرنے کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے اور معمولی سی ہی سہی لیکن بعض مقامات پر خون خرابہ بھی ہوا، پھر اب اس ابتداء کے بعد، مکہ کی فتح کو صلحاً فتح کس طرح کہا جا سکتا ہے؟ مغلوب قوم غالب کے مقابلہ میں انجام کار ہتھیار تو ڈالے ہی گی، مکہ میں بھی یہی صورت پیش آئی، لیکن امام شافعیؒ ابتداء کا اعتبار نہیں کرتے، بلکہ لڑائی کے بعد بھی اگر انجام کار صلح ہو جائے تو وہ اس کا نام بھی صلح ہی رکھتے ہیں، مکہ میں یہ صورت ضرور پیش آئی اور اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکہ صلحاً فتح ہوا۔ بس اس اختلاف کی بنیاد یہی ہے اور امام بخاریؒ بھی امام شافعیؒ کے ساتھ ہیں !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٤٨٥ - حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَّكَانَ عَقِيْلٌ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَّلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِّاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانُوْا يَتَاَوَّلُوْنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ الْاٰيَةَ !!

١٤٨٥ - ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، کہاکہ مجھے ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں علی بن حسین نے انہیں عمرو بن عثمان نے اور اسامہ بن زید نے کہ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ مکہ میں کہاں قیام فرمائیں گے، کیا اپنے گھر میں قیام ہوگا! اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، عقیل نے گھر ہمارے لئے چھوڑا ہی کب ہے عقیل اور طالب[1] ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، جعفر اور علی رضی اللہ عنہ کو وراثت میں کچھ نہیں ملا تھا، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہوگئے تھے اور عقیل رضی اللہ عنہ (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے اس بنیاد پر عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا ابن شہاب نے کہا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تاویل کرتے ہیں کہ "جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہ ایک دوسرے کے ولی ہیں !!

## باب ١٠٠٥ - نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ !!

## ١٠٠٥ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں نزول !!

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ قُدُوْمَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ !!

١٤٨٦ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (منیٰ سے لوٹتے ہوئے حجۃ الوداع کے موقع پر) مکہ آنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہمارا قیام اسی خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں (قریش نے) کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی۔

١٤٨٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَّكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِيْ

١٤٨٧ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا، مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یوم نحر کی صبح کو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے، جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی آپ کی مراد محصب سے تھی کیونکہ یہیں قریش اور بنو کنانہ اور بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب یا (راوی نے) بنو المطلب (کہا) کے خلاف حلف، اٹھایا تھا کہ

---

[1] یہ بھی ایک شوافع کی دلیل ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کی وراثت ملی تھی اور انہوں نے اپنے تمام گھر بیچ دیئے تھے اگر ملکیت نہ ہوتی تو بیچتے کیوں پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر کچھ نہیں فرمایا لیکن ایک بات اور ہے، ابو طالب کے گھروں میں جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کا بھی حق تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ نے سب بیچ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ فروخت ایک ایسی جائیداد کی ہوتی جس کے ایک بڑے حصے کے وہ مالک نہیں تھے اور آں حضورؐ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا اس سے کوئی تعرض نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ ایک بات ہو چکی تھی آپؐ نے کچھ اس کے متعلق مرنا نہیں کہنا چاہا حنفیہ کے حق میں بھی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَّ يَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَّ قَالَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ ۔

جب تک وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالہ نہ کردیں، نہ ان کے یہاں نکاح کریں گے اور نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے، سلامہ نے عقیل اور یحییٰ بن ضحاک کے واسطہ سے کہا ان سے اوزاعی نے کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے (اپنی روایت میں) بنو ہاشم اور بنو المطلب کہا، ابوعبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ بنو المطلب زیادہ صحیح ہے ۔

## بَاب ۱۰۰۶ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۔

۱۰۰۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ابراہیم نے کہا میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے محفوظ رکھ کہ ہم بتوں کی پرستش کریں، میرے رب! ان بتوں نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمان لعلھم یشکرون تک۔

## بَاب ۱۰۰۷ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔

۱۰۰۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے قیام کی جگہ بنایا اور حرمت کا مہینہ بنایا" اللہ تعالیٰ کے فرمان "وان اللہ بکل شئ علیم" تک ۔

۱۴۸۸ ۔ حَدَّثَنَا ۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ۔

۱۴۸۸ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زیاد بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حبشی تباہ کرے گا ۔

۱۴۸۹ ۔ حَدَّثَنَا ۔ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيْهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَّصُوْمَهٗ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ ۔

۱۴۸۹ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے ح اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں محمد بن ابی حفصہ نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رمضان (کے روزے) فرض ہونے سے پہلے مسلمان عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے عاشورا ہی کے دن (جاہلیت میں) کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان فرض کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اب جس کا جی چاہے عاشوراء کا بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے (حدیث آئندہ آئے گی) ۔

۱۴۹۰ ۔ حَدَّثَنَا ۔ اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ

۱۴۹۰ ۔ ہم سے احمد بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ تَابَعَهٗ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَا سَعِيْدٍ !!

سے حجاج بن حجاج نے ان سے قتادہ نے ان سے عبداللہ بن ابی عتبہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج اور ماجوج کے خروج کے بعد بھی ہوتا رہے گا اس روایت کی متابعت ابان اور عمران نے قتادہ کے واسطہ سے کی اور عبدالرحمٰن نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک بیت اللہ کا حج بند نہ ہو جائے، پہلی روایت بادہ راویوں نے کی ہے ابوعبداللہ نے سنا اور عبداللہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے !!

## باب ۱۰۰۸ - كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ !!

## ۱۰۰۸ - کعبہ پر غلاف !!

۱۴۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ قَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُهٗ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ اَقْتَدِيْ بِهِمَا !!

۱۴۹۱ - ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ح اور ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے واصل کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابووائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تو شیبہ نے فرمایا کہ اسی جگہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر (ایک مرتبہ) فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہو گیا ہے کہ کعبہ کے اندر سونے چاندی جیسی کوئی چیز نہ چھوڑوں (جسے زمانہ جاہلیت میں کفار نے جمع کیا تھا) اور سب (مسلمانوں میں) تقسیم کر دوں، میں نے عرض کی کہ آپ کے ساتھیوں (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) ایسا نہیں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں بھی انہیں کی اقتداء کرتا ہوں !!

## باب ۱۰۰۹ - هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ !!

## ۱۰۰۹ - کعبہ کا انہدام، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک فوج بیت اللہ پر چڑھائی کرے گی اور دھنسا دی جائے گی !! ؎

۱۴۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

۱۴۹۲ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیداللہ بن اخنس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس نے اور ان

---

؎ دوسری روایت میں ہے کہ جب فوج بیداء کے قریب پہنچے گی تو زمین کے اندر دھنسا دی جائے گی اس کے بعد کی روایت میں ہے جو پہلے گزر چکی ہے، کہ خانہ کعبہ کو ایک پتلی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا، ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ کعبہ پر حملہ آور فوج خود تباہ ہو جائے گی، اور دوسری مرتبہ کعبہ پر ایک فوج قابض ہوگی اور خانہ کعبہ کو تباہ کرے گی، غالباً پہلا واقعہ پہلے ہوگا، پھر خانہ کعبہ کی بربادی کے بعد قیامت آجائے گی، خدا تعالیٰ ان فتنوں سے مجھے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا ۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ۔

## باب ۱۰۱۰ ۔ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ۔

## باب ۱۰۱۱ ۔ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ ۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ۔

## باب ۱۰۱۲ ۔ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ ۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گویا میری نظروں کے سامنے وہ پتلی ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا ۔

۱۴۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا ۔

## ۱۰۱۰۔ حجر اسود کے متعلق روایت ۔

۱۴۹۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں ابراہیم نے انہیں عابس نے انہیں ربیعہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا، میں خوب جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہو نہ نفع۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو میں کبھی نہ دیتا۔

## ۱۰۱۱۔ بیت اللہ کو بند کرنا، اور بیت اللہ میں جس طرف بھی چاہے رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے ۔

۱۴۹۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ خانہ کعبہ کے اندر گئے، اور اندر سے دروازہ بند کر لیا پھر جب دروازہ کھولا تو میں پہلا شخص تھا جو اندر گیا میری ملاقات بلال سے ہوئی تو میں نے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں، دونوں یمنی ستونوں کے درمیان آپ نے نماز پڑھی تھی[1]

## ۱۰۱۲۔ کعبہ میں نماز ۔

۱۴۹۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بیت اللہ کے اندر داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے اور دروازہ پشت کی طرف چھوڑ دیتے آپ اسی طرح چلتے رہتے اور جب سامنے کی دیوار

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگرچہ آپ نے یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی لیکن یہ اتفاقی چیز تھی، کعبہ کے اندر جہاں بھی اور جس طرح بھی چاہے نماز پڑھی جا سکتی ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ !!

تقریباً تین ہاتھ رہ جاتی تو نماز پڑھتے تھے اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے جس کے متعلق بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز پڑھی تھی، لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں بیت اللہ میں جس جگہ بھی کوئی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے !!

## بَابٌ ١٠١٣ - مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحُجُّ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ !!

## ١٠١٣ - جو کعبہ میں نہ داخل ہوا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اکثر حج کرتے تھے اور بیت اللہ کے اندر نہیں جاتے تھے ل !

١٤٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا

١٤٩٧ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھی، آپ کے ساتھ ایک صاحب تھے جو آپ کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بنے ہوئے تھے، ان سے ایک صاحب نے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے بتایا کہ نہیں !!

## بَابٌ ١٠١٤ - مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ !!

## ١٠١٤ - جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر پڑھی !!

١٤٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ وَأَخْرَجُوا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ !

١٤٩٨ - ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ) تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے اندر جانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے، پھر آپ نے حکم دیا اور وہ نکالے گئے لوگوں نے (خانہ کعبہ سے) ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے (ان بتوں کے) ہاتھوں میں فال نکالنے کے تیر تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو برباد کرے، انہیں اچھی طرح سے معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے تیر سے فال کبھی نہیں

ل یعنی بیت اللہ کے اندر جانا کوئی ضروری نہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود حجۃ الوداع کے موقعہ پر اندر نہیں گئے تھے آپ صلح حدیبیہ کے بعد جب عمرہ قضا کرنے مکہ تشریف لے گئے تو اس موقع پر آپ بیت اللہ کے اندر نہیں گئے تھے عمرہ جعرانہ کے موقع پر بھی نہیں گئے تھے یہ دو ایسے مواقع ہیں جب بیت اللہ کے اندر بت رکھے ہوئے تھے اور غالباً آپ اسی وجہ سے اندر نہیں گئے ہوں گے، پھر جب مکہ فتح ہوا تو آپ اندر تشریف لے گئے اور بتوں سے کعبہ کی تطہیر کی، حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ کے اندر بت نہیں تھے لیکن اس مرتبہ بھی آپ اندر نہیں گئے، اس لئے مسئلہ یہ ہو گا کہ کعبہ کی تقدیس کے پورے اہتمام کے ساتھ بغیر کسی قسم کے رشوت کے اندر جانا ممکن ہو سکے تو یہ عمل مستحب ہے لیکن رشوت دے کر اندر جانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے !!

www.sirat-e-mustaqeem.com



نکالی۔ اس کے بعد آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور اس کے چاروں طرف تکبیر کہی، آپ نے اندر نماز بھی نہیں پڑھی تھی (بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کے متعلق نوٹ اس سے پہلے گزر چکا ہے !!

## باب ۱۰۱۵۔ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ !!

## ۱۰۱۵۔ رمل کی ابتداء کیوں کر ہوئی !! ؟

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا۔ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ أَنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَّهَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ !!

۱۴۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے یہاں ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ منورہ) کے بخار نے کمزور کر رکھا ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین چکروں میں رملی (تیز چلنا جس سے اظہار قوت ہو) کریں، اور دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں۔ چونکہ آپ کے پیش نظر انہیں پوری طرح انجام دینا تھا، صرف اسی وجہ سے آپ نے تمام چکروں میں رمل کا حکم نہیں دیا !!

## باب ۱۰۱۶۔ اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَ يَرْمُلُ ثَلَاثًا !!

## ۱۰۱۶۔ مکہ آتے ہی پہلے طواف میں حجر اسود کا استلام (بوسہ دینا) اور تین چکروں میں رمل کرنا چاہیئے !!

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا۔ أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ !!

۱۵۰۰۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ مکہ تشریف لاتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات چکروں میں سے تین میں رمل کرتے تھے !!

## باب ۱۰۱۷۔ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ !!

## ۱۰۱۷۔ حج اور عمرہ میں رمل !!

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَّمَشٰى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۵۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شریح بن نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین چکروں میں تو تیز چلے (رمل کیا) اور بقیہ چار چکروں میں حسب معمول چلے حج اور عمرہ دونوں میں۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے کہا کہ مجھ

---

ؔلے بہت سی مشرکانہ رسوم کے ساتھ تیر سے فال نکالنے کا طریقہ بھی عمرو بن لحی کا ایجاد کیا ہوا تھا قریش کو اس کا علم تھا تو ظاہر ہے کہ ابراہیم کے بہت بعد پیدا ہوا۔ لیکن قریش کا یہ ظلم تھا کہ انہوں نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بتوں کے ہاتھوں میں تیر دے دیئے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسی افتراء پر بددعا دی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

سے کثیر بن فرقد نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ؛

۱۵۰۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا لِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ ؕ

۱۵۰۲ - ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو خطاب کر کے فرمایا، بخدا مجھے خوب معلوم ہے کہ تم صرف پتھر ہو، نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں استلام کرتے (بوسہ دیتے) نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا، اس کے بعد آپ نے استلام کیا، پھر فرمایا، اور ہمیں رمل کی کیا ضرورت بھی تھی؟ ہم نے تو اس کے ذریعہ مشرکوں کو (اپنی قوت) دکھائی تھی، پھر فرمایا جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اسے چھوڑنا ہم پسند نہیں کرتے۔ [1]

۱۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ ؕ

۱۵۰۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکن یمانی کا استلام کرتے دیکھا، میں نے بھی اس کے استلام کو، خواہ سخت حالات ہوں یا نرم، نہیں چھوڑا، میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمرؓ ان دونوں یمنی رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ معمول کے مطابق اس لئے چلتے تھے تاکہ اس کے استلام میں آسانی رہے۔

## بَابٌ ۱۰۱۸ - اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ ؕ

## ۱۰۱۸ - حجر اسود کا استلام چھڑی کے ذریعہ۔

۱۵۰۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ ؕ

۱۵۰۴ - ہم سے احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ کر رہے تھے اس کی روایت دراوردی نے زہری کے بھتیجے کے واسطہ سے کی اور انہوں نے اپنے چچا (زہری) کے واسطہ سے۔

---

[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمل صرف ایک وقتی مصلحت تھے، یہ سنت نہیں ہے لیکن عام علماء امت اسے سنت کہتے ہیں خود جمہور صحابہ کے عمل سے بھی اور قول سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ حنفیہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ جس طواف کے بعد بھی، صفا مروہ کی سعی ہوگی، اس طواف میں رمل بھی ہوگا اس کے سوا طواف میں رمل نہیں ؕ

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَاب ۱۰۱۹۔ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا تَسْتَلِمُ هٰذَا بْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا تَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

## ۱۰۱۹۔ جس نے صرف دونوں ارکانِ یمانی کا استلام کیا!

محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی انہیں عمرو بن دینار نے خبر دی کہ ابو الشعثاء نے فرمایا، بیت اللہ کے کسی بھی حصہ سے بھلا کون پرہیز کر سکتا ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ تمام ارکان کا استلام کرتے تھے اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ہم ان دو ارکان کا استلام نہیں کرتے تو معاویہ رض نے فرمایا کہ بیت اللہ کا کوئی جزء ایسا نہیں جسے چھوڑ دیا جائے، ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا لَيْثٌ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابو ولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دونوں یمانی ارکان کا استلام کرتے دیکھا۔

## بَاب ۱۰۲۰۔ تَقْبِيلُ الْحَجَرِ۔

## ۱۰۲۰۔ حجر اسود کو بوسہ دینا!

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

۱۵۰۶۔ ہم سے احمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے خبر دی ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو کبھی نہ دیتا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔

۱۵۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن عربی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حجر اسود کے استلام (بوسہ دینے) کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کا استلام کرتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے اس پر اس شخص نے کہا کہ اگر ازدحام ہو جائے اور میں پیچھے رہ جاؤں پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس اگر وگر کو یمن چھوڑ کے آؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ حجر اسود کا استلام کر رہے تھے اسے بوسہ دے رہے تھے۔ ؎

؎ معلوم ہوتا ہے کہ سائل یمن کا رہنے والا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ناگواری اس بات پر ہوئی کہ حدیث رسول کے بعد پھر اس میں احتمالات نکالے

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۰۲۱۔** مَنْ اَشَارَ اِلَى الرُّكْنِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ...

**۱۰۲۱۔ حجر اسود کے قریب پہنچ کر اس کی طرف اشارہ**

**۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ ۔

**۱۵۰۸۔** ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے عکرمہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی پر طواف کر رہے تھے اور جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

**باب ۱۰۲۲۔** اَلتَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكْنِ ؛

**۱۰۲۲۔ حجر اسود کے قریب تکبیر کہنا۔**

**۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ نِ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهٗ وَكَبَّرَ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ ؛

**۱۵۰۹۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف ایک اونٹنی پر کیا۔ جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے[2] اس روایت کی متابعت ابراہیم بن طہمان نے خالد حذاء کے واسطہ سے کی ہے۔

**باب ۱۰۲۳۔** مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا ؛

**۱۰۲۳۔ جو مکہ آیا اور گھر واپس ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا کی طرف گیا۔**

**۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا** اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

**۱۵۱۰۔** ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا کہ مجھے عمرو نے محمد بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ سے (حج کے ایک مسئلہ کے متعلق پوچھا[3]) تو انہوں نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کی، پھر طواف کیا آپ کا یہ عمل

---

جا رہے ہیں، رسول اللہ کی سنت اور آپ کے طریقہ کے ساتھ اس درجہ لگاؤ صحابہ کو تھا، غالباً آپ نے سائل کے طرز سے یہ سمجھا ہو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے سے کام لے رہا ہے۔ اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ ازدحام وغیرہ کی صورت میں چھڑی کے ذریعہ بھی استلام کیا جا سکتا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خود ایسا کیا تھا۔ ۲؎ اس سے پہلے یہ حدیث قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے کہ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس کے ذریعہ آپ حجر اسود کا استلام کرتے تھے ۳؎ سوال کی تفصیل دوسری روایتوں میں ہے اصل میں راوی ابن عباس ؓ کے اس سلسلے میں مسلک پر تعریض کرنا چاہتے ہیں ان کا مسلک جمہور امت کی رائے کے خلاف یہ تھا کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوگا تو بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی خود بخود اس کا احرام ٹوٹ جائے گا، اس لئے اگر کوئی چاہتا ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ بیت اللہ کو نہ دیکھے اور اسے دیکھے بغیر عرفات میں جا کر قیام کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ فَاَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَهُ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِي اُمِّي اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا ؕ

عمرہ کے لئے نہیں تھا اس کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح حج کیا، پھر میں نے ابو زبیر کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف کیا، مہاجرین اور انصار کو بھی میں نے اسی طرح کرتے دیکھا تھا میری والدہ (اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا) نے بھی مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنی بہن (عائشہ رضی اللہ عنہا) اور زبیر اور فلاں فلاں رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کا احرام تھا جب ان لوگوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا تو حلال ہو گئے تھے۔[1]

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؕ

۱۵۱۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے کہ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ) آنے کے بعد سب سے پہلے حج اور عمرہ کا جو طواف کیا، اس کے تین چکروں میں آپ نے سعی (رمل) کی اور باقی چار میں حسب معمول چلے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور صفا مروہ کی سعی کی۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ يَخُبُّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَيَمْشِيْ اَرْبَعَةً وَاَنَّهُ كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۵۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور چار میں حسب معمول چلتے پھر جب صفا مروہ کی سعی کرتے تو بطن مسیل (وادی) میں دوڑ کر چلتے۔

## بَابٌ ۱۰۲۴۔ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

## ۱۰۲۴۔ عورتوں کا طواف مردوں کے ساتھ[2]

وَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ

اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا اور انہیں عطاء نے خبر دی کہ ہشام نے عورتوں کو مردوں کے

[1] اس آخری ٹکڑے کا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مسلک سے کوئی تعلق نہیں ہے اس میں ہے کہ حجر اسود کے استلام کے بعد لوگ حلال ہو جائیں گئے تھے، حالانکہ صفا مروہ سعی اس کے بعد ہے اور پھر حلال ہوا جاتا ہے۔ غالباً "مسح رکن" فراغت سے کنایہ ہے راوی کے پیش نظر تفصیل بیان کرنا نہیں ہے، بلکہ اپنی حلت کو بتانا ہے۔

[2] مطلب یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے طواف میں کوئی امتیاز نہیں تھا کہ فلاں وقت مرد کریں اور فلاں وقت عورتیں، اتنا ضرور تھا کہ عورتوں کے طواف کی جگہ مردوں سے علیحدہ تھی مرد طواف کرتے وقت بیت اللہ سے بالکل قریب ہوتے تھے اور عورتیں ان کے بعد، اس طرح عورتوں کا دائرہ مردوں کی بہ نسبت کچھ بڑا ہو جاتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ
بَعْدَ حِجَابٍ اَوْ قَبْلُ قَالَ اِيْ لَعَمْرِيْ لَقَدْ
اَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ
الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ كَانَتْ
عَائِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً مِّنَ الرِّجَالِ لَا
تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ اِنْطَلِقِيْ نَسْتَلِمْ
يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتِ انْطَلِقِيْ عَنْكِ
وَاَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ
مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ اِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ
قُمْنَ حِيْنَ يَدْخُلْنَ وَاُخْرِجَ الرِّجَالُ وَ،
كُنْتُ اٰتِيْ عَائِشَةَ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ
وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِيْ جَوْفِ ثَبِيْرٍ قُلْتُ وَمَا،
حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا،
غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ
وَرَاَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا ؕ

ساتھ طواف کرنے سے روک دیا تو اس سے انہوں نے کہا کہ تم کس بنیاد پر عورتوں کو اس سے روک رہے ہو؟ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا تھا، میں نے پوچھا یہ پردہ (کی آیت نازل ہونے) کے بعد کا واقعہ ہے یا اس سے پہلے کا، انہوں نے کہا، میری جان کی قسم، میں نے انہیں پردہ (کی آیت نازل ہونے) کے بعد دیکھا تھا، اس پر میں نے پوچھا کہ مردوں کا ان کے ساتھ اختلاط کیسے ہوتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اختلاط نہیں ہوتا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے جدا رہ کر طواف کرتی تھیں، ان کے ساتھ مل کر نہیں کرتی تھیں ایک عورت نے ان سے کہا ام المومنین! چلئے (حجر اسود) کا استلام کریں تو آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ چلو بھی! ازواج مطہرات رات میں پردہ کر کے نکلتی تھیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں، لیکن جب بیت اللہ کے اندر جانا چاہتیں تو اندر جانے سے پہلے (باہر) کھڑی ہو جاتیں اور مرد باہر آجاتے (تو وہ اندر جاتیں) میں اور عبید اللہ بن عمیر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جب آپ ثبیر (پہاڑ) کے درمیان میں مقیم تھیں۔ میں نے پوچھا کہ اس وقت پردہ کس چیز سے تھا؟ عطاء نے بتایا کہ ایک ترکی قبہ میں مقیم تھیں اس پر پردہ پڑا ہوا تھا ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی اس وقت میں نے ان کے بدن پر ایک گلابی رنگ کا کرتہ دیکھا تھا۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ثَنَا مَالِكٌ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِيْ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ
سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ
رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ
وَهُوَ يَقْرَاُ وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ؕ

۱۵۱۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے ان سے عروہ بن زبیر نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیمار ہو جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ سواری پر چڑھ کر اور لوگوں سے علیحدہ رہ کر طواف کر لو، چنانچہ میں نے عام لوگوں سے الگ رہ کر طواف کیا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے قراءت والطور وکتاب مسطور کی ہو رہی تھی۔

## بَابٌ ۱۰۲۵۔ اَلْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ ؕ

## ۱۰۲۵۔ طواف میں گفتگو ؕ

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ

۱۵۱۴ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی کہا کہ سلیمان احول نے خبر دی انہیں طاؤس نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص (کے ہاتھ) سے تسمہ یا رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور پھر فرمایا کہ (اگر ساتھ ہی چلنا ہے تو) ہاتھ پکڑ کے چلو۔ (اس روایت سے معلوم ہوا کہ طواف میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی تھی اور یہ جائز ہے)

## بَابٌ ۱۰۲۶ - إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ

## ۱۰۲۶ - جب کوئی شخص تسمہ یا کوئی اور چیز دیکھے، جو طواف میں ناپسندیدہ ہو تو اسے کاٹ دینا چاہیئے۔

۱۵۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ

۱۵۱۵ - ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا طواف رسی یا اور کسی چیز سے کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

## بَابٌ ۱۰۲۷ - لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

## ۱۰۲۷ - بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے۔

۱۵۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

۱۵۱۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقعہ پر جس کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنایا تھا، انہیں یوم نحر میں ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکتا، اور نہ کوئی شخص ننگا طواف کر سکتا ہے۔

## بَابٌ ۱۰۲۸ - إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

## ۱۰۲۸ - جب کوئی طواف کے دوران رک جائے؟ ایک شخص ایسے کے متعلق جو طواف کر رہا تھا کہ نماز کھڑی ہو گئی یا اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا گیا، عطاء یہ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں سے اس نے طواف چھوڑا تھا وہیں سے بنا کرے (دوبارہ وہیں سے شروع کرے) ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**بَابُ ۱۰۲۹** ـ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ أَنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

**۱۰۲۹** ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تو سات چکر پورے کرنے کے بعد آپؐ نے نماز پڑھی، نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سات چکر پر (طواف میں) دو رکعت پڑھتے تھے۔ اسماعیل بن امیہ نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء کہتے ہیں کہ طواف کی دو رکعت فرض نماز سے بھی ادا ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سنت پر عمل زیادہ بہتر ہے، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چکر پورے کئے ہوں اور دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو،

**۱۵۱۷** ـ **حَدَّثَنَا** ـ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

**۱۵۱۷** ـ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے کہا کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی عمرہ میں صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف سات چکروں میں پورا کیا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں بہترین اسوہ ہے عمرو نے بیان کیا عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے جابر رضی اللہ بن عبد اللہؓ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ صفا مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جائے۔

**بَابُ ۱۰۳۰** ـ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ، وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ۔

**۱۰۳۰** ـ جو کعبہ نہ جائے، نہ طواف کرے اور عرفہ چلا جائے اور طواف اوّل کے بعد جائے۔

**۱۵۱۸** ـ **حَدَّثَنَا** ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

**۱۵۱۸** ـ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے کریب نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور سات (چکروں کے ساتھ) طواف کیا۔ پھر صفا مروہ کی سعی کی، اس سعی کے بعد آپ کعبہ اس وقت تک نہیں گئے جب تک عرفہ سے واپس نہ ہو لئے۔

**بَابُ ۱۰۳۱** ـ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُمَرُ خَارِجًا

**۱۰۳۱** ـ جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد الحرام سے باہر پڑھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حرم سے باہر پڑھی تھیں،

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنَ الْحَرَامِ ؛

۱۵۱۹ ۔ حَدَّثَنَا ۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ ؛

۱۵۱۹ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں محمد بن عبدالرحمٰن نے عروہ نے انہیں زینب نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ ح۔ کہا مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابومروان یحییٰ بن ابی زکریا غسانی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سلمہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے اور وہاں سے روانگی کا ارادہ ہوا تو آپ نے فرمایا (ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور وہ بھی روانگی کا ارادہ رکھتی تھیں) آپ نے انہیں سے فرمایا کہ جب صبح کی نماز کھڑی ہو اور وہ لوگ نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائیں تو تم اپنی اونٹنی پر طواف کر لینا چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے باہر نکلنے تک نماز نہیں پڑھی۔

## باب ۱۰۳۲ ۔ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ ؛

۱۰۳۲ ۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھیں۔

۱۵۲۰ ۔ حَدَّثَنَا ۔ آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؛

۱۵۲۰ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو آپ نے خانہ کعبہ کا سات (چکروں سے) طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا کی طرف (سعی کرنے) گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

## باب ۱۰۳۳ ۔ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى ؛

۱۰۳۳ ۔ صبح اور عصر کے بعد طواف، سورج طلوع ہونے سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کی دو رکعت پڑھ لیتے تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوار ہوئے اور (طواف کی) دو رکعتیں ذی طوے میں پڑھیں

۱۵۲۲ ۔ حَدَّثَنَا ۔ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ

۱۵۲۲ ۔ ہم سے حسن بن عمر بصری نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے حبیب نے ان سے عطاء نے ان سے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّوْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلٰوةُ قَامُوا يُصَلُّوْنَ۔

عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ایک وعظ و تذکیر کرنے والے کے پاس بیٹھ گئے اور جب سورج طلوع ہونے لگا تو وہ لوگ نماز (طواف کی دو رکعت) پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ناگواری کے ساتھ) فرمایا جب سے یہ لوگ بیٹھے تھے اور جب وہ وقت آیا جس میں نماز مکروہ ہے تو نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا۔

۱۵۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے روایت بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ سورج طلوع ہوتے اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبیدہ بن حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن رفیع نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ فجر کی نماز کے بعد طواف کر رہے ہیں اور پھر آپ نے دو رکعت (طواف کی) نماز پڑھی[1]۔ عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو عصر بعد دو رکعت نماز پڑھتے بھی دیکھا تھا وہ بتلاتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کے گھر آتے (عصر کے بعد) تو یہ دو رکعت ضرور پڑھتے تھے (تفصیلی بحث گزر چکی ہے)۔

## باب ۱۰۳۴۔ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

## ۱۰۳۴۔ مریض سوار ہو کر طواف کرتا ہے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلٰى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ

۱۵۲۴۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے خالد حذاء کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا (آپ جب بھی طواف کرتے ہوئے) حجر اسود کے قریب آتے تو اپنے ہاتھ کی ایک چیز (چھڑی) سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ

۱۵۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک

[1] احناف کے یہاں فجر کی نماز کے بعد نوافل وغیرہ مکروہ ہیں، جب سورج طلوع ہو جائے اور وقت مکروہ نکل جائے تب نماز پڑھنی چاہیئے، طواف کی دو رکعت کے متعلق صحابہ کے طرز عمل میں بھی اختلاف ہے۔ بعض احناف کے مسلک کے موافق ہیں اور بعض نہیں ہیں اسی طرح احناف کے یہاں عصر بعد بھی نوافل وغیرہ دوسری نمازیں مکروہ ہیں، اس کا تفصیلی ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوْفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ نے ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہو گئی ہوں، آپ نے فرمایا پھر لوگوں کے پیچھے سے ہو کر طواف کر لو چنانچہ میں نے جب طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں (نماز کے اندر) والطور وکتاب مسطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

## باب ۱۰۳۵۔ سِقَايَةِ الْحَاجِّ۔

## ۱۰۳۵۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَأَذِنَ لَهٗ۔

۱۵۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ضمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پانی (زمزم کا حاجیوں کو) پلانے کے لئے مکہ میں منی کے دنوں میں ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِي عَاتِقَهٗ وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهٖ۔

۱۵۲۷۔ ہم سے اسحاق بن شاہین نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے خالد کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے کی جگہ (زمزم کے پاس) تشریف لائے اور پانی مانگا (حج کے موقع پر) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فضل! اپنی ماں کے یہاں جاؤ اور ان کے یہاں سے پانی مانگ لاؤ، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ چنانچہ آپ نے پانی پیا، پھر زمزم کے قریب آئے، لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے آپ نے (انہیں دیکھ کر فرمایا کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پہ لگے ہوئے ہو۔ پھر فرمایا، (اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ آئندہ لوگ تمہیں پریشان کر دیں گے تو میں بھی اترتا اور رسی اپنے اس پہ رکھ لیتا، مراد آپ کی شانہ سے تھی آپ نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا (یعنی تمہارے ساتھ ماء زمزم میں بھی نکالتا)

## باب ۱۰۳۶۔ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ،

وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا

## ۱۰۳۶۔ زمزم کے متعلق احادیث،

عبدان نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی انہیں زہری

www.sirat-e-mustaqeem.com



يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ

نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں مکہ میں تھا تو میری (جس گھر میں آپ لیٹے ہوئے تھے اس کی) چھت کھلی اور جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا، اس کے بعد ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا اسے انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیا اور پھر سینہ بند کر دیا، اب وہ مجھے ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف لے چلے، آسمانِ دنیا کے داروغہ سے جبریل نے کہا کہ دروازہ کھولو، انہوں نے دریافت کیا، کون صاحب ہیں؟ کہا: جبریل!

١٥٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ؛

۱۵۲۸- ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں فزاری نے خبر دی، انہیں شعبی نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تھا آپؐ نے پانی کھڑے ہو کر پیا تھا۔ عاصم نے بیان کیا کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اونٹ پر سوار تھے۔

## بَاب ١٠٣٧- طَوَافُ الْقَارِنِ؛

## ۱۰۳۷- قارن کا طواف۔

١٥٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا؛

۱۵۲۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہو اسے حج اور عمرہ کا دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا چاہیئے، ایسے لوگ دونوں کے احرام سے ایک ساتھ حلال ہونگے، میں بھی مکہ آئی تھی، لیکن مجھے حیض آگیا تھا، اس لئے جب ہم نے حج کے افعال پورے کر لئے تو آں حضورؐ نے مجھے عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا، آں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (جسے تم نے حیض کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا) جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ سعی کے بعد حلال ہوگئے اور دوسر

---

ؔ زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے!

www.sirat-e-mustaqeem.com


طواف منیٰ سے واپسی پر کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے صرف ایک طواف کیا۔[سلہ]

۱۵۳۰۔ حدثنی۔ یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا ابن علیة عن ایوب عن نافع ان ابن عمر دخل ابنه عبد الله بن عبد الله وظهره فی الدار فقال انی لا آمن ان یکون العام بین الناس قتال فیصدوك عن البیت فلو قمت فقال قد خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فحال کفار قریش بینه وبین البیت فان یحل بینی وبینه افعل کما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد کان لکم فی رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوة حسنة ثم قال اشهدکم انی قد اوجبت مع عمرتی حجا قال ثم قدم فطاف لهما طوافا واحدا۔

۱۵۳۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لڑکے عبداللہ بن عبداللہ کے یہاں گئے، سواری گھر میں کھڑی تھی، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سال مسلمانوں میں باہم قتل وقتال پھوٹ پڑے گا اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا جائے گا، اس لئے اگر آپ رک جاتے تو بہتر تھا۔ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے تھے (عمرہ کرنے، صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) اور کفار قریش نے آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا تھا اس لئے اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج (اپنے پر) واجب کر لیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ آئے اور دونوں کے لئے ایک طواف کیا۔

سلہ اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ قارن جو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوتا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک طواف کرے گا یا الگ الگ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قارن اور مفرد، یعنی جو صرف حج کا احرام باندھتا ہے میں عملی حیثیت سے کوئی فرق نہیں صرف نیت کا فرق ہے ان کے یہاں جس طرح مفرد صرف حج کا ایک طواف کرے گا، اسی طرح قارن بھی اور قارن کا ایک طواف حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قارن نے جب خود عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی ہے تو دونوں کے لئے الگ الگ طواف بھی کرنا پڑے گا کیونکہ اگر یہی شخص صرف حج کا یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو قاعدہ کے لحاظ سے الگ الگ طواف کرنے اور دونوں کے افعال کرنے پڑتے، اب اگر دونوں کا احرام کوئی ایک ساتھ باندھ لے تو کیا وجہ ہے کہ دونوں کے افعال حسب معمول نہ کرے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایتیں اس سلسلے میں ہیں بعض امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں۔ مثلاً یہی مذکورہ روایت اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا تھا سب جانتے ہیں کہ آں حضورؐ قارن تھے۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی سنت پر عمل نہ کیا جائے لیکن احناف یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت واضح نہیں ہے روایت میں ہے کہ آں حضورؐ نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا، حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حضورؐ نے تین طواف کئے تھے، سوال یہ ہے کہ اس روایت سے دو مزید طواف کہاں گئے؟ اس لئے بات صاف یہ معلوم ہوتی ہے کہ راوی صرف اس بات کو بتانا چاہتا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہونے کے لئے آپ نے صرف ایک طواف کیا تھا۔ یعنی راوی کے پیش نظر آں حضور کا آخری طواف ہے کیونکہ فطری طور پر یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ جب دو احرام تھے تو دونوں سے ایک ساتھ حلال ہونے کے لئے دو طواف بھی ہونے چاہئیں۔ راوی صرف اس ذہنی خلجان کو دور کر رہا ہے کہ آں حضورؐ نے دونوں سے حلال ہونے کیلئے دو نہیں صرف ایک طواف کیا۔ اس روایت کو اگر ایک مرتبہ اور غور سے پڑھ لیا جائے تو روایت کی تفصیلات میں بھی بعض ایسے مضمرات ملیں گے جس سے اس توجیہ کی تائید ہو گی جو حنفیہ کے یہاں اس کے مقابلہ میں صاف اور واضح احادیث ہیں کہ آنحضورؐ نے حج اور عمرہ کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٥٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ نَحْرٍ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۱ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی نافع کے واسطہ سے کہ جس سال حجاج، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں آیا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جب اس سال حج کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں باہم جنگ ہونے والی ہے اور یہ خطرہ بھی ہے کہ آپ کو روک دیا جائے گا اس پر آپ نے فرمایا، تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے ایسے وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے پھر آپ چلے اور بیداء کے بالائی علاقہ میں جب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی طرح کے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے آپ نے ایک ہدی بھی ساتھ لے لی تھی جسے مقام قدید سے خریدا تھا، اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا، یوم نحر سے پہلے نہ آپ نے قربانی کی نہ کسی ایسی چیز کو اپنے لئے جائز کیا جس سے (احرام کی وجہ سے) رک گئے تھے، نہ سر منڈوایا اور نہ بال ترشوائے، یوم نحر میں آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے، آپ کا یہی خیال تھا کہ اپنے ایک طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا کر لیا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

## باب ١٠٣٨ - الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ

## ۱۰۳۸ - طواف، وضو کر کے۔

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

۱۵۳۲ - ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی، انہیں محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل نے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے دریافت کیا تھا، عروہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، جیسا کہ معلوم ہے حج کیا تھا، مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق خبر دی کہ جب آپ مکہ معظمہ آئے تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ آپ نے وضو کی، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ یہ آپ کا عمرہ نہیں تھا، اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب کہ یہ آپ کا بھی عمرہ نہیں تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے دیکھا کہ سب سے پہلے آپ نے بھی بیت الحرام کا طواف کیا، آپ کا بھی یہ عمرہ نہیں تھا، پھر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا دور آیا، ابو الزبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com



فكان أول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم
لم تكن عمرة ثم رأيت المهاجرين والأنصار
يفعلون ذلك ثم لم تكن عمرة ثم آخر
من رأيت فعل ذلك ابن عمر لم ينقضها
عمرة وهذا ابن عمر عندهم فلا يسألونه
ولا أحد ممن مضى ما كانوا يبدءون بشيء
حتى يضعون أقدامهم من الطواف بالبيت
ثم لا يحلون وقد رأيت أمي وخالتي حين
تقدمان لا تبدءان بشيء أول من البيت
تطوفان به ثم انهما لا تحلان وقد أخبرتني
أمي أنها أهلت هي وأختها والزبير وفلان
وفلان بعمرة فلما مسحوا الركن حلوا۔

## باب ۱۰۳۹۔ وجوب الصفا والمروة
## وجعل من شعائر الله:

۱۵۳۳ ۔ حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب
عن الزهري قال عروة سألت عائشة فقلت
لها أرأيت قول الله تعالى إن الصفا والمروة
من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر
فلا جناح عليه أن يطوف بهما فوالله ما على
أحد جناح أن لا يطوف بالصفا والمروة قالت
بئسما قلت يا ابن أختي إن هذه لو كانت
كما أولتها كانت لا جناح عليه أن لا يطوف
بهما ولكنها أنزلت في الأنصار كانوا قبل أن
يسلموا يهلون لمناة الطاغية التي كانوا
يعبدونها عند المشلل فكان من أهل يتحرج
أن يطوف بالصفا والمروة فلما أسلموا
سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
ذلك قالوا يا رسول الله إنا كنا نتحرج أن

بھی میں نے حج کیا یہ (سارے اکابر) پہلے بیت اللہ الحرام ہی کے طواف سے ابتداء کرتے تھے جب کہ یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بعد میں نے مہاجرین وانصار کو دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے اور ان کا بھی یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ آخری شخصیت جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تھی انہوں نے بھی عمرہ نہیں کیا تھا ابن عمر ابھی موجود ہیں لیکن ان سے لوگ اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔ اسی طرح جو حضرات گزر گئے ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا قدم طواف کے لئے اٹھتا تھا۔ پھر یہ حلال بھی نہیں ہو جاتے تھے۔ میں نے اپنی والدہ (اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما) اور خالہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو بھی دیکھا کہ جب وہ آتیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں اور یہ اس کے بعد حلال نہیں ہو جاتیں تھیں۔ مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ انہوں نے اپنی بہن اور زبیر اور فلاں فلاں رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کیا ہے، یہ سب لوگ جب حجر اسود کا استلام کر لیتے تو (عمرہ سے) حلال ہوتے۔

## ۱۰۳۹ ۔ صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں۔

۱۵۳۳ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری کے واسطہ سے خبر دی کہ عروہ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا "اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا خیال ہے "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر (اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے نشان راہ) ہیں اس لئے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کا طواف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔" بخدا پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہیئے اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنی چاہیئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بھتیجے! تم نے بری بات کہی ہے۔ اگر بات وہی ہوتی جس کی تم تاویل کر رہے ہو تو واقعی ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہ ہوتا، لیکن یہ آیت تو انصار کے لئے اتری تھی، جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر، جو مشلل میں رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کرتے تھے احرام باندھتے تھے یہ لوگ جب (زمانہ جاہلیت) میں احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے متعلق دریافت کیا کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کا طواف اچھا

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَآئِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ؕ

نہیں سمجھتے تھے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت چھوڑی ہے اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اسے ترک کردے۔ پھر میں نے اس کا ذکر عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے کہ میں نے اب تک نہیں سنی تھی بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے تو یہ سنا ہے کہ اس استثناء کے ساتھ جن کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ (زمانہ جاہلیت میں) مناۃ کے نام پر احرام باندھتے تھے کہ تمام لوگ صفا اور مروہ کی سعی کیا کرتے تھے (زمانہ جاہلیت میں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیت اللہ کا ذکر کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کا ذکر نہیں کیا تو لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ہم صفا مروہ کی سعی (زمانہ جاہلیت میں) کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا ذکر کیا ہے لیکن صفا کا ذکر نہیں کیا، تو کیا اگر ہم صفا مروہ کی سعی کر لیا کریں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں الخ، ابوبکر نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت (مذکورہ) دونوں طرح کے لوگوں کے لئے نازل ہوئی تھی ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے اور ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں سعی کرتے تھے لیکن اب اسلام میں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا اور صفا کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا تھا اس میں انہیں تامل ہو گیا تھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے ذکر کے بعد اس کا بھی ذکر کر دیا[1] (تو ان کا اشکال دور ہو گیا تھا)

## باب ۱۰۴۰ - مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

وَقَالَ ابْنُ

## ۱۰۴۰ - صفا اور مروہ کی سعی سے متعلق احادیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی عباد کے گھروں

[1] اس حدیث میں آیت کے شان نزول کے متعلق جس اختلاف پر بحث کی گئی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک طویل محاکمہ کے بعد لکھا ہے کہ غالباً انصار کے زمانہ جاہلیت میں دو فرقے تھے، جن کا ذکر حدیث میں تفصیل سے ہے اور جب آیت نازل ہوئی اور اس میں حکم صرف طواف کا تھا تو دونوں کو تامل ہوا کہ صفا اور مروہ کی سعی کرنی چاہیئے یا نہیں۔ کیونکہ تھا تو وہ بہر صورت سب کے نزدیک جاہلیت کا کام آیت میں صرف ان کے اس خیال کو دور کیا گیا ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے یہاں صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے اور بہت سے ائمہ کے یہاں رکن ہے عروہ نے آیت کی جو توجیہ بیان کی اور اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ سعی واجب نہیں وہ صرف آیت کے الفاظ کی بنیاد پر تھا، لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ آیت کے شان نزول کو سمجھے بغیر اس کے حقیقی مفہوم و منشاء کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ ؛

سے ابی حسین کی گلی تک سعی کی جائے گی ۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ ؛

۱۵۳۴۔ ہم سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عمر نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کی سعی کرتے تو آپ بطن مسیل میں سعی (دوڑنا) کرتے تھے، میں نے نافع سے پوچھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ جب رکن کے پاس پہنچتے تو کیا حسب معمول چلنے لگتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر رکن پر اژدحام ہوتا (تو ایسا کرتے تھے) کیونکہ استلام آپ نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؛

۱۵۳۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف تو کرلیتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا، کیا اپنی بیوی سے ہم بستر ہوسکتا ہے انہوں نے جواب دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات چکروں کے ساتھ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا اور مروہ کی سات مرتبہ سعی کی اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے اس کے متعلق جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے بیوی کے قریب بھی نہ جاؤ۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۵۳۶۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ الحرام کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا اور مروہ کی سعی کی، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) "تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۵۳۷ـ حَدَّثَنَا۔ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِاَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَآئِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ؛

۱۵۳۷ـ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں عاصم نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کو برا سمجھتے تھے انہوں نے فرمایا، ہاں! کیونکہ یہ جاہلیت کا شعار تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی:

"صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں، اس لئے جو بھی حج یا عمرہ کرے اسے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔ (تو ہم نے پھر اس کی بھی سعی کی)

۱۵۳۸ـ حَدَّثَنَا۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ ؛

۱۵۳۸ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی اس طرح کی کہ مشرکین کو آپ کی قوت کا اندازہ ہو جائے، حمیدی نے یہ زیادتی کی ہے، ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عطاء سے سنا اور انہوں نے ابن عباس سے اسی طرح۔

---

## بَاب ۱۰۴۱ـ تَقْضِي الْحَائِضُ مَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَاِذَا سَعٰی عَلٰی غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؛

## ۱۰۴۱ـ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام مناسک بجالائے، اور اگر کسی نے صفا اور مروہ کی سعی وضوء کے بغیر کی؟

۱۵۳۹ـ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰی تَطْهُرِيْ،

۱۵۳۹ـ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں مکہ آئی تو حائضہ ہوگئی اس لئے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی، نہ صفا مروہ کی سعی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی اسی طرح (ارکان حج) ادا کر لو، لیکن ہاں بیت اللہ کا طواف پاک ہونے سے پہلے نہ کرنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ نِ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَهَلَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ بِالْحَجِّ وَلَیْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْیٌ غَیْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ وَمَعَهٗ هَدْیٌ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَّیَطُوْفُوْا ثُمَّ یُقَصِّرُوْا وَیَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ کَانَ مَعَهُ الْهَدْیُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰی مِنًی وَّذَکَرُ اَحَدِنَا یَقْطُرُ مَنِیًّا فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَیْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَآئِشَةُ فَنَسَکَتِ الْمَنَاسِکَ کُلَّهَا غَیْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَیْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَیْتِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ ؞

۱۵۷۰۔ ہم سے محمد بن مثنٰی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی۔ ح اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حبیب معلم نے حدیث بیان کی ان سے عطاءؒ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، آں حضور اور طلحہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی، علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ (سب لوگ اپنے حج کے احرام کو) عمرہ کا کر لیں پھر طواف اور سعی کے بعد بال ترشوا لیں اور حلال ہو جائیں، لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنٰی ہیں جن کے ساتھ ہدی ہو، اس پر صحابہ نے کہا کہ کیا ہم منٰی اس طرح جائیں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہم بستر ہو چکے ہوں[1] یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جب قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی (عمرہ اور حج کے درمیان) حلال ہو جاتا، عائشہ رضی اللہ عنہا (اس حج میں) حائضہ ہو گئی تھیں اس لئے انہوں نے بیت اللہ کے طواف کے سوا اور دوسرے ارکانِ حج ادا کئے پھر جب پاک ہو لیں تو طواف بھی کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تھی کہ آپ سب لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں، لیکن میں نے صرف حج کیا ہے! چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم لے جائیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھیں، اس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ کُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ یَّخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِیْ خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ اُخْتَهَا کَانَتْ

۱۵۷۱۔ ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے حفصہ نے بیان کیا کہ ہم اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے روکتے تھے۔ پھر ایک خاتون آئیں اور بنی خلف کے محل میں ٹھہریں، انہوں نے حدیث بیان کی کہ ان کی بہن

[1] صحابہ کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ دو احرام کے درمیان حلال ہو جائے اور منی جانے سے پہلے تک اپنی بیویوں سے ہم بستر ہونا جائز رہے، اس لئے انہوں نے اپنا اشکال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ صحابہ کے اشکال کی وجہ زمانہ جاہلیت کا یہ خیال تھا کہ حج کے ایام میں عمرہ بہت برا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ اُخْتِيْ فِيْ سِتِّ غَزَوَاتٍ
قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى
فَسَاَلَتْ اُخْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى اِحْدَانَا بَاْسٌ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا
جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ
جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ سَاَلْنَهَا اَوْ قَالَتْ سَاَلْنَاهَا
قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَبَدًا اِلَّا قَالَتْ بِاَبِيْ فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ
نَعَمْ بِاَبِيْ فَقَالَتْ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ
اَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ
الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى
فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ اَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ
وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے گھر میں تھیں ان کے شوہر نے آں حضور کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے اور میری بہن چھ غزووں میں ان کے ساتھ رہی تھیں۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ ہم (میدان جنگ میں) زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں، میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہمارے پاس چادر (برقعہ) نہ ہو تو کیا کوئی حرج ہے اگر ہم (مسلمانوں کے دینی اجتماعات میں شریک ہونے کے لئے) باہر نہ نکلیں؟ تو آں حضور نے فرمایا، اس کی سہیلی کو اپنی چادر اسے (جس کے پاس چادر نہ ہو) اوڑھا دینی چاہیئے اور پھر مسلمانوں کے دعاء اور مواقع خیر میں شرکت کرنی چاہیئے پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان سے بھی میں نے یہی پوچھا یا یہ کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ ام عطیہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرے باپ آپ پر فدا ہوں، ہاں تو میں نے ان سے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے باپ آپ پر فدا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں باہر نکلیں، یا یہ فرمایا کہ پردہ والی دوشیزائیں اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور مسلمانوں کی دعا اور خیر کے مواقع میں شرکت کریں لیکن حائضہ عورتیں عیدگاہ سے ہٹ کر قیام کریں میں نے کہا، اور حائضہ بھی؟ انہوں نے فرمایا، کیا حائضہ عورت عرفہ اور فلاں فلاں جگہ نہیں قیام کرتیں۔

## باب ۱۰۴۲ ـ بَابُ الْاِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مِنًى

وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ فَقَالَ كَانَ
ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّيْ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ
وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ
وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ
اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ
عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ اِذَا
كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ

۱۰۴۲ ـ مکہ کے باشندے کا احرام بطحا یا اس کے سوا کسی اور جگہ سے اور جب حاجی منیٰ جائے، عطاء سے بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والوں کے لئے حج کے تلبیہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ یوم ترویہ میں، ظہر پڑھنے کے بعد جب سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو تلبیہ کہتے، عبدالملک نے عطاء کے واسطہ سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ) آئے پھر یوم ترویہ تک کے لئے حلال ہو گئے اور اس دن مکہ سے نکلتے ہوئے) جب ہم نے مکہ کو اپنی پشت پر چھوڑا تو حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا تھا عبید بن جریج

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ رَاحِلَتُهُ ؎

نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آپ مکہ میں تھے تو میں نے دیکھا کہ اور تمام لوگوں نے تو احرام چاند دیکھتے ہی باندھ لیا تھا لیکن آپ نے یوم ترویہ سے پہلے نہیں باندھا، آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت احرام باندھتے دیکھا جب آپ کی سواری (ذوالحلیفہ سے) چلنے کے لئے تیار ہوگئی ؎۔

## بَابٌ ۱۰۷۳۔ اَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي يَوْمِ التَّرْوِيَةِ ؕ

## ۱۰۷۳۔ یوم ترویہ میں ظہر کہاں پڑھی جائے؟

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنِي۔ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ۔

۱۵۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسحاق ارزق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبدالعزیز بن رفیع کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر یوم ترویہ میں کہاں پڑھی تھی؟ اگر آپ کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عمل و قول یاد ہے تو مجھے بتایئے، انہوں نے جواب دیا کہ منیٰ میں میں نے پوچھا کہ بارھویں تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ابطح میں، پھر انہوں نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا۔ عَلِيٌّ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ لَقِيْتُ اَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي إِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ خَرَجْتُ اِلٰى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيْتُ اَنَسًا ذَاهِبًا عَلٰى حِمَارٍ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي اُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ ؕ

۱۵۴۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے سنا کہ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ح اور مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں یوم ترویہ میں منیٰ گیا تو وہاں انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی مادہ گدھے پر سوار جا رہے ؎ تھے۔ میں نے پوچھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا، دیکھو جہاں تمہارے حکام نماز پڑھیں وہیں تم بھی پڑھو۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا چھٹا پارہ مکمل ہوا

---

؎ حج کے احرام باندھنے کا آخری دن یوم ترویہ ہے اس سے زیادہ تاخیر جائز نہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ کا استنباط آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے یہ ہے کہ سفر کی ابتداء کے وقت احرام باندھنا افضل ہے اور چونکہ مکہ میں رہنے والے کے لئے یوم ترویہ ہی سفر کا دن ہے اس لئے ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں قیام کے زمانہ میں اسی دن احرام باندھنا افضل خیال کرتے تھے۔

؎ گدھے کی سواری عرب میں معیوب نہیں تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# ساتواں پارہ !!

## باب ۱۰۴۴۔ الصلوٰۃ بمنیً

## ۱۰۴۴۔ منیٰ میں نماز۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا۔ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ؛

۱۵۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے خبر دی کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی (دو ہی رکعت پڑھی) اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی خلافت کے ابتدائی دور میں (دو ہی رکعت پڑھتے تھے۔)

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا۔ اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ؛

۱۵۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ابواسحاق ہمدانی کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی ہماری تعداد اس وقت گزشتہ ادوار سے بہت زیادہ تھی، اور بہت محفوظ بھی۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا۔ قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ؛

۱۵۴۶۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (منیٰ میں) دو رکعت نماز پڑھی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت، لیکن پھر بعد میں تمہارے طریقے مختلف ہو گئے۔ کاش ان چار رکعتوں کی دو مقبول رکعتیں میرے حصہ میں ہو تیں [1]

---

[1] منیٰ میں جب حاجی قیام کرے گا تو چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھے گا، کیونکہ سفر میں دو ہی رکعت پڑھنی چاہیئے ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کا معمول یہی تھا۔ البتہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے آخری دور خلافت میں پوری چار رکعت پڑھنے لگے تھے اصل میں سفر میں چار رکعت کی دو رکعت پڑھنا احناف کے یہاں واجب ہے کیونکہ آں حضور نے ہمیشہ چار کے بجائے دو ہی رکعت پڑھائی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ابتدائی عہد خلافت میں ہمیشہ دو ہی رکعت پڑھائی اگر یہ ضروری نہیں تھا کہ چار کی بجائے دو رکعت پڑھی جائے تو پھر اس پر اس پابندی کے ساتھ عمل نہ ہوتا، اب رہ جاتا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری عہد خلافت کا معاملہ صحیح روایتوں میں ہے کہ آخر میں

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۰۴۵ ـ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ؛

۱۵۴۷ ـ حَدَّثَنَا ـ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ

### ۱۰۴۵ ـ عرفہ کے دن کا روزہ ۔

۱۵۴۷ ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے زہری کے واسطے سے اور ان سے سالم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام فضل کے مولیٰ عمیر سے سنا انہوں نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ ہوا اس لئے میں نے دودھ بھیجا جسے آپ نے پی لیا (جس سے معلوم ہوا کہ آپ روزے سے نہیں تھے)

## باب ۱۰۴۶ ـ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ اِذَا غَدٰى مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ ؛

۱۵۴۸ ـ حَدَّثَنَا ـ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ؛

### ۱۰۴۶ ـ منیٰ سے عرفہ جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر ؛

۱۵۴۸ ـ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے محمد بن ابی بکر ثقفی کے واسطے سے خبر دی کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا ، دونوں صاحبان عرفہ سے منیٰ جا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ لوگ کس طرح کرتے تھے ؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، جس کا جی چاہتا تلبیہ کہتا اور کوئی روک ٹوک نہیں تھی اور جس کا جی چاہتا تکبیر کہتا اور کوئی اعتراض نہ ہوتا ۔

## باب ۱۰۴۷ ـ التَّهْجِيْرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ ؛

۱۵۴۹ ـ حَدَّثَنَا ـ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ لَّا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاۤءَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُّعَصْفَرَةٌ

### ۱۰۴۷ ـ عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی ؛

۱۵۴۹ ـ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبدالملک نے حجاج کو لکھا کہ حج کے احکام میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف نہ کرے پھر ابن عمر عرفہ کے دن جب سورج ڈھلنے لگا تو تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ نے حجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا ۔ حجاج باہر نکلا اس کے بدن پر کسم میں رنگا ہوا ازار تھا ، اس سے پوچھا ، ابو عبدالرحمٰن !

---

آپ چار کی چار ہی پڑھنے لگے تھے لیکن یہ ثابت ہے کہ اس عمل کی انہوں نے تاویل بھی کی ، تاویلات متعدد و مختلف بیان کی گئی ہیں لیکن ہم اس سے بحث نہیں کرنی چاہیئے ، بہر حال اتنی بات تو ثابت ہے کہ چار رکعت جب انہوں نے پوری پڑھی تو تاویل و توجیہ کر کے ! اس عمل سے قصر نماز کی مزید تاکید ثابت ہوتی ہے ۔ آخری حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے آپ بھی منیٰ میں قصر ضروری قرار دیتے ہیں لیکن عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے امام ہیں اس لئے ان کا اتباع بھی ضروری ہے اور چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعت پڑھتے ہیں اس لئے وہ بھی ان کے اتباع میں چار رکعت پوری کرتے ہیں ، کیونکہ اجتہادی مسائل میں اگر اختلاف ہو تو اس میں ایک دوسرے کی اقتداء صحیح ہے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام امت کا اجماع لکھا ہے کہ ایک شافعی حنفی کی وعلیٰ ہذا القیاس اقتداء میں نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ دین ایک ہے ، نبی ایک ہے اور قبلہ ایک ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِيْ حَتّٰى اُفِيْضَ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ اَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ ؎

کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر سنت کے مطابق عمل چاہتے ہو تو یہی روانگی کا وقت ہے اس نے پوچھا، کیا اسی وقت؟ فرمایا کہ ہاں، حجاج نے کہا کہ پھر مجھے تھوڑی سی مہلت دیجئے میں نہالوں، پھر چلوں گا، اس کے بعد عمر (سواری سے) اتر گئے اور جب حجاج باہر آیا تو میرے اور والد (ابن عمرا کے درمیان چلنے لگا، میں نے کہا کہ اگر سنت پر عمل کا ارادہ ہے تو خطبہ میں اختصار اور وقوف (عرفہ) میں جلدی کرنا۔ اس بات پر وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگا، عبداللہ نے (اس کا منشاء معلوم کرکے) کہا کہ سچ کہا ہے۔

## باب ۱۰۴۸۔ اَلْوُقُوْفُ عَلَى الدَّآبَّةِ بِعَرَفَةَ

**۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَهٗ

## ۱۰۴۸۔ عرفہ میں وقوف، سواری پہ[1]،

**۱۵۵۰۔** ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابوالنضر نے ان سے عبداللہ بن عباس کے متعلق مولیٰ عمیر نے ان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں لوگوں کا عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق اختلاف ہوا بعض کا خیال تھا کہ آپ (عرفہ کے دن) روزے سے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں، اس لئے انہوں نے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، آنحضورؐ اس وقت اپنی سواری پر (عرفہ کے میدان میں تشریف رکھتے تھے) اور آپؐ نے دودھ پی لیا۔

## باب ۱۰۴۹۔ اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِعَرَفَةَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مَعَ الْاِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ

## ۱۰۴۹۔ عرفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا[2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اگر نماز امام کے ساتھ چھوٹ جاتی، پھر بھی دونوں ایک ساتھ ہی پڑھتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف حملہ آور ہوا تھا تو اس موقع پر اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عرفہ کے دن وقوف میں آپ کس طرح کرتے ہیں؟ اس پر سالم رحمۃ اللہ علیہ کہ اگر سنت کی پیروی مقصد ہے تو عرفہ کے دن نماز دن ڈھلتے ہی پڑھ لینا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ ہے، صحابہ آں حضورؐ کی سنت کے مطابق ظہر اور عصر ایک ساتھ (میدان عرفہ میں) پڑھتے تھے۔ میں نے سالم سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَّهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهُ۔

اسی طرح کیا تھا، سالم نے فرمایا آں حضورؐ کی سنت کے سوا، صحابہ ان معاملات میں اتباع کسی اور کی کرتے بھی کب تھے!

**باب ١٠٥٠۔** قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ؛

**١٠٥٠۔** میدان عرفہ میں مختصر خطبہ۔

**١٥٥١۔ حَدَّثَنَا۔** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ يَأْتَمَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ اَوْزَاغَتْ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْاٰنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْظِرْنِي اُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ اَبِي فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ؛

**١٥٥١۔** ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبداللہ نے کہ عبدالملک بن مروان (خلیفہ) نے حجاج کو لکھا کہ حج کے احکام میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کرے۔ عرفہ کا دن آیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے حجاج کے خیمہ کے قریب آکر بلند آواز سے کہا یہ حجاج کہاں ہے؟ حجاج باہر آیا تو ابن عمر نے فرمایا روانگی کا وقت ہوگیا ہے حجاج نے کہا ابھی! ابن عمر نے فرمایا کہ ہاں۔ حجاج بولا کہ پھر تھوڑی دیر انتظار کیجئے، ابھی غسل کرکے آتا ہوں، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ (اپنی سواری سے) اتر گئے، حجاج باہر نکلا اور میرے، اور میرے والد (ابن عمر) کے درمیان چلنے لگا، میں نے اس سے کہا کہ اگر آج سنت پر عمل کی خواہش ہے تو خطبہ میں اختصار اور وقوف میں جلدی کرنا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (بھی میری تائید کی) کہ صحیح کہا ہے۔

**باب ١٠٥١۔** التَّعْجِيْلِ اِلَى الْمَوْقِفِ؛

**١٠٥١۔** عرفہ پہنچنے کی جلدی کرنا۔

**باب ١٠٥٢۔** الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ؛

**١٠٥٢۔** میدان عرفہ میں ٹھہرنا۔

---

[1] عرفہ میں سواری پر وقوف کرنا افضل ہے۔ اگرچہ جائز زمین پر اپنے پاؤں سے بھی کھڑا رہنا ہے۔

[2] یہ بھی مناسک حج میں سے ہے، سفر کی ضرورت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، کیونکہ مکہ اور دوسری تمام جگہوں سے آئے ہوئے لوگ اس میں برابر ہیں۔ ذخیرۂ حدیث میں اس نام کا ایک لفظ بھی نہیں ملتا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین میں سے کسی نے بھی یہ تفریق کی ہو، یہ طرز عمل بتاتا ہے کہ یہ سفر کی وجہ سے نہیں بلکہ حج کی وجہ سے تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کے لوگوں کے ساتھ مکہ میں نماز پڑھی تو اعلان کر دیا کہ "ہم مسافر ہیں" مقیم اپنی نماز پوری کرلیں اس لئے اگر عرفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا بھی ضروریاتِ سفر کے تحت ہوتا تو آپ اس کا ضرور اعلان کرتے کہ مکہ کے لوگ اپنی نماز حسب معمول پڑھیں کیونکہ وہ مسافر نہیں تھے یہی طرز عمل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے خلفائے راشدین کا بھی تھا، یہ یاد رہے کہ عرفہ میں بھی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور مزدلفہ میں بھی، عرفہ میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ، لیکن عرفہ میں دو نمازوں کے ایک ساتھ پڑھنے کے لئے ضروری ہے، امام یا اس کے کسی قائم مقام کی اقتداء میں نماز پڑھنا، اگر امام نہیں تو ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی، لیکن مزدلفہ میں دونوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لئے امام کا ہونا ضروری نہیں، اس میں اگرچہ اختلاف ہے اور خود امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل حنیفہ کے خلاف نقل کیا ہے لیکن بہرحال احناف کے پاس بھی حدیث و سنت اور آثار صحابہ میں دلیل موجود ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٥٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا لِي ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا

۱۵۵۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ میں اپنا ایک اونٹ تلاش کر رہا تھا۔ ح۔ اور ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے انہوں نے محمد بن جبیر سے سنا کہ ان کے والد جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا، میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا اور میں اس کی تلاش کرنے گیا تھا، یہ دن عرفہ کا تھا، میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے میدان میں کھڑے ہیں میری زبان سے نکلا خدایا! یہ تو قریش ہیں پھر یہاں کیوں کھڑے ہیں[۱]؟

١٥٥٣ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا وَتُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا فَمَنْ لَمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ

۱۵۵۳ - ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے بیان کیا کہ حمس کے سوا بقیہ سب لوگ جاہلیت میں ننگے طواف کرتے تھے، حمس قریش اور اس کی آل اولاد کو کہتے ہیں "قریش لوگوں کو (کپڑے) دیا کرتے تھے (قریش کے) مرد دوسرے مردوں کو کپڑا دیتے ہیں تاآنکہ اسے پہن کر طواف کر سکیں اور (قریش کی) عورتیں دوسری عورتوں کو کپڑا دیا کرتی تھیں تاکہ وہ اسے پہن کر طواف کر سکیں۔ اب جنہیں قریش کپڑا نہ دیتے تھے وہ بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے، دوسرے لوگ تو عرفات (میں قیام کرکے) واپس ہوتے تھے لیکن قریش، مزدلفہ ہی سے (جو حرم میں تھا) واپس ہوتے۔ ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ یہ آیت قریش کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "پھر تم بھی (قریش) وہی سے واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں (یعنی عرفہ سے) انہوں نے بیان کیا کہ قریش مزدلفہ ہی سے واپس ہو جاتے تھے اس لئے انہیں عرفہ بھیجا گیا۔

## باب ۱۰۵۳ - السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

## ۱۰۵۳ - عرفہ سے کس طرح واپس ہوا جائے؟

١٥٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

۱۵۵۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان

---

[۱] جاہلیت میں مشرکین جب اپنے طریقوں کے مطابق حج کرتے تو دوسرے تمام لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے لیکن قریش کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال ہیں اس لئے وقوف کے لئے حرم سے باہر نکلیں گے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش میں سے تھے اور اسلام نے ان غلط اور نامعقول تصورات کی بنیاد ہی اکھاڑ دی تھی اس لئے آں حضورؐ اور تمام مسلمان قریش اور غیر قریش کے امتیاز کے بغیر، عرفہ میں ہی میں وقوف پذیر ہوئے، عرفہ حرم سے باہر ہے اس لئے راوی کو حیرت ہوئی کہ ایک "قریشی" اور اس دن عرفہ میں!

www.sirat-e-mustaqeem.com


أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَنَاصٌ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ

کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں بھی وہیں موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس ہونے کی (میدان) عرفہ سے کیا کیفیت تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ درمیانی چال ہوتی تھی لیکن اگر راستہ صاف ہوتا تو تیز چلتے تھے۔ ہشام نے کہا کہ نص (تیز چلنا) عنق (درمیانی چال) سے تیز چال کو کہتے ہیں۔ فجوۃ کے معنی کشادگی کے ہیں، اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے اسی طرح زکوۃ اور رکاء ہے مناص کہتے ہیں جب فرار کا موقع نہ رہے۔

## باب ۱۰۵۴۔ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

## ۱۰۵۴۔ عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان رکنا۔[ل]

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ۔

۱۵۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریب نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے روانہ ہوئے، تو آپ گھاٹی کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں قضاء حاجت کی، پھر آپ نے وضو کی تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھیں گے، آپ نے فرمایا، نماز آگے ہے۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ

۱۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے البتہ آپ اس گھاٹی سے بھی گزرتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے تھے۔ وہاں آپ قضاء حاجت کرتے پھر وضو کرتے لیکن نماز نہ پڑھتے نماز آپ مزدلفہ میں پڑھتے تھے۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي

۱۵۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرملہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریب نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، مزدلفہ کے قریب بائیں طرف جو گھاٹی پڑتی ہے، جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو اونٹ کو بٹھایا، پھر پیشاب کیا اور تشریف

[ل] یعنی عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے قضاء حاجت وغیرہ کے لئے رکنے میں کوئی مضائقہ نہیں اس طرح کے قیام کو مناسک حج سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ طبعی ضروریات ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَآءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ تَوَضَّأَ وُضُوْءً خَفِيْفًا فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ اَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ ؛

لائے تو میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا۔ آپ نے مختصر سا وضو کیا، میں نے کہا یا رسول اللہ! اور نماز! آں حضور نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھی جائے گی) پھر آپ سوار ہوئے اور جب مزدلفہ آئے تو نماز پڑھی۔ مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے فضل سوار تھے۔ کریب نے بیان کیا کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے خبر دی کہ آں حضورؐ برابر تلبیہ کہتے رہے تا آنکہ جمرہ عقبہ پہنچ گئے !!

## باب ١٠٥٥۔ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَ الْاِفَاضَةِ وَاِشَارَتِهٖ اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ ؛

## ١٠٥٥۔ روانگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کو سکون و اطمینان کی ہدایت اور کوڑے سے اشارہ کرنا ؛

١٥٥٨۔ حَدَّثَنَا۔ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلٰى وَالِبَةَ الْكُوْفِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَّضَرْبًا لِّلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ اَوْضَعُوْا اَسْرَعُوْا خِلَالَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا بَيْنَهُمَا ؛

١٥٥٨۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سوید نے حدیث بیان کی ان سے مطلب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی انہیں والبہ کوفی کے مولیٰ سعید بن جبیر نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ عرفہ کے دن (میدان عرفہ سے) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے، آنحضورؐ نے پیچھے سخت شور (اونٹ ہانکنے کا) اور اونٹوں کو مارنے کی آواز سنی تو آپ نے ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کیا، اور فرمایا، لوگو سکینت و وقار سے چلو، (اونٹوں کو) تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (مصنف کہتے ہیں کہ حدیث میں ایضاع کا) اوضعوا تیز چلنے کے معنی میں ہے (اور قرآن مجید میں) خلالکم کی اصل التخلل بینکم ہے اور فجرنا خللہما (میں خللہما)، بینہما کے معنی میں ہے۔

## باب ١٠٥٦۔ اَلْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

## ١٠٥٦۔ مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا۔

١٥٥٩۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ

١٥٥٩۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے انہیں کریب نے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میدان عرفہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو کر گھاٹی میں اترے، وہاں پیشاب کیا، پھر وضو کی، یہ وضو پوری طرح نہیں کی تھی میں نے نماز کے متعلق عرض کی تو فرمایا کہ نماز آگے ہے اب آپ مزدلفہ تشریف لائے وہاں بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

وضوء کی اور پوری طرح، پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، ہر شخص نے اپنے اونٹ اپنی قیامگاہوں پر بٹھا دیئے تھے، پھر دوبارہ نماز عشاء کے لئے اقامت کہی گئی اور آپ نے نماز پڑھی آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھی تھی۔

## باب ۱۰۵۷۔ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ ؛

## ۱۰۵۷۔ جس نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں اور سنن و نوافل نہیں پڑھیں ؛

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ؛

۱۵۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مزدلفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں تھیں ہر نماز اقامت کے ساتھ پڑھی تھی اور نہ ان دونوں کے درمیان کوئی نفل و سنت پڑھی تھی، اور نہ ان کے بعد ؛

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ؛

۱۵۶۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن یزید خطمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب کی اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھیں تھیں ؛

## باب ۱۰۵۸۔ مَنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ؛

## ۱۰۵۸۔ جس نے دونوں کے لئے اذان کہی اور اقامت بھی۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْاَذَانِ بِالْعَتَمَةِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهٖ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَمَرَ اُرٰى فَاَذَّنَ وَاَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا اَعْلَمُ الشَّكَّ اِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ

۱۵۶۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا، آپ کے ساتھ تقریباً عشاء کی اذان کے وقت ہم مزدلفہ آئے آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان و اقامت کہی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر دو رکعت (سنت) اور پڑھی اور شام کا کھانا منگوا کر تناول فرمایا، میرا خیال ہے (راوی حدیث زہیر کا) کہ پھر آپ نے حکم دیا اور اس شخص نے اذان دی اور اقامت کہی عمرو (راوی حدیث) نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شک زہیر (عمرو کے شیخ)

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرِ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ‎؛

کو تھا، اس کے بعد عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی، جب صبح صادق طلوع ہوئی تو آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز (فجر) کو اس مقام اور اس دن کے سوا اور کبھی اس وقت (طلوع فجر ہوتے ہی) نہیں پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا۔ یہ دو نمازیں (آج کے دن) اپنے وقت سے ہٹا دی جاتی ہیں، جب لوگ مزدلفہ آتے ہیں تو مغرب کی نماز (عشاء کے وقت پڑھی جاتی ہے) اور فجر کی نماز طلوع فجر کے ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔[1]

## باب ۱۰۵۹۔ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُوْنَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ ‎؛

## ۱۰۵۹۔ جو اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج دے تاکہ وہ مزدلفہ میں قیام کریں اور دعا کریں، مراد چاند غروب ہونے کے بعد بھیجنے سے ہے۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا

۱۵۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے یونس کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے کہ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے بھیج دیا کرتے تھے اور وہ رات ہی میں مزدلفہ کے مشعر حرام کے پاس آکر ٹھہرتے تھے اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرتے تھے، پھر امام کے وقوف اور واپسی سے پہلے ہی (منیٰ) آجاتے تھے، بعض تو منیٰ فجر کی نماز کے وقت پہنچتے اور بعض اس کے بعد، یہاں پہنچ کر جمرہ عقبہ کی رمی کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ

[1] اس سے پہلے معلوم ہو گیا ہے کہ عرفہ میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی جائیں گی! اب اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے کہ ان دونوں مقامات پر یہ دونوں نمازیں دو اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں گی یا نہیں۔ کیونکہ قاعدہ میں ہر فرض نماز کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت ہونی چاہیئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے کہ عرفہ اور مزدلفہ دونوں مقامات میں دونوں نمازوں کے لئے دو اذانیں اور دو اقامت ضروری ہے اگرچہ دو نمازیں ان مقامات میں خلاف معمول ایک ساتھ پڑھی جائیں گی لیکن ان سے اذان اور اقامت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا! امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بنا پر میدان عرفہ میں دو نمازوں کے لئے صرف ایک اذان دی جائے گی البتہ دو جماعتوں کے لئے اقامت دو ہوں گی، لیکن مزدلفہ میں اذان بھی ایک ہی رہے اور اقامت بھی ایک ہی، دونوں نمازوں کے لئے! اس مسئلہ میں سب کی بنیادی دلیل حجۃ الوداع کے موقعہ پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے حجۃ الوداع کے موقع پر اجتماع بہت بڑا تھا، پھر جماعتیں بھی متعدد ہوئی تھیں، اس لئے اس سلسلے کی روایات میں بڑا اضطراب اور اختلاف پیدا ہو گیا، روایت اور درایت کی روشنی میں جو حدیث جن کے نزدیک زیادہ قابل قبول نظر آئی اسی پر انہوں نے عمل کیا، چنانچہ بہت سے علماء احناف نے حنفیہ کے مذکورہ مسلک سے اختلاف بھی کیا ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ یہ اختلاف صرف سنت میں ہے جواز اور عدم جواز میں نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَدْ مُرُوا دَمَوُا الْجَمْرَةَ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

علیہ وسلم نے ان سب چیزوں کی اجازت دے دی تھی۔ لے

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ؛

۱۵۶۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ سے رات ہی میں بھیجد یا تھا۔

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ ؛

۱۵۶۵۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھرانہ کے کمزور افراد کی حیثیت سے مزدلفہ کی رات ہی کو آگے بھیج دیا تھا۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ ؛

۱۵۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ اسماء کے مولیٰ عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے اسماء رضی اللہ عنہما نے کہ وہ مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ پہنچ گئیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، کچھ دیر تک نماز پڑھنے کے بعد پوچھا بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں اس لئے وہ دوبارہ نماز پڑھنے لگیں، کچھ دیر بعد دریافت فرمایا کہ کیا اب چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اب آگے چلو (منیٰ میں) چنانچہ ہم ان کے ساتھ آگے چلے، وہ (منیٰ میں) رمی جمرہ کرنے کے بعد پھر واپس آگئیں اور صبح کی نماز اپنی قیامگاہ پر پڑھی۔ میں نے کہا، جناب! یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے اندھیرے ہی میں نماز پڑھ لی؟ انہوں نے فرمایا، بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دے دی۔

لے مزدلفہ میں ٹھہرنا بھی واجب ہے لیکن اگر کوئی کسی عارضی وجہ سے نہ ٹھہر سکے تو معاف ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے کوئی قربانی واجب نہیں ہوتی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر ایک الگ مسئلہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وقت آنے سے پہلے ہی وہاں موقوف کر دے تو اس کا کیا حکم ہے۔ مرفوع احادیث میں اس طرح کا کوئی حکم نہیں ملتا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جو عمل اس سلسلے میں اس حدیث میں ہے وہ خود ان کا اپنا اجتہاد ہے اب ایک مسئلہ یہ رہ جاتا ہے کہ جب رات کے وقت منیٰ چلا آئے گا کیا اب رات ہی میں رمی جمرہ کریں گے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں آدھی رات کے بعد رمی کی سکتی ہے لیکن احناف کے یہاں طلوع فجر سے پہلے نہیں جا سکتی کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ رات میں رمی نہ کریں، اس سلسلے میں دوسرے بہت سے آثار سے بھی احناف کے مسلک کی تائید ہوتی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٥٦٧۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبْطَةً فَأَذِنَ لَهَا

١٥٦٧۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عبد الرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات (عام لوگوں سے پہلے روانہ ہونے کی) اجازت چاہی، آپ بھاری بدن ہونے کی وجہ سے حرکت وعمل میں سست تھیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی اجازت دیدی تھی

١٥٦٨۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ ؛

١٥٦٨۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے افلح بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم نے مزدلفہ میں قیام کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے اژدحام سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت دے دی تھی، وہ بھاری بدن کی خاتون تھیں اس لئے آپؐ نے اجازت دیدی تھی چنانچہ وہ اژدحام سے پہلے روانہ ہوگئیں لیکن ہم لوگ وہیں ٹھہرے رہے اور صبح کو آپؐ کے ساتھ گئے میرے لئے ہر خوش کن چیز سے بہتر تھا، اگر میں بھی سودہ کی طرح آں حضورؐ سے اجازت لے لیتی،

## باب ١٠٦٠۔ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ ؛

## ١٠٦٠۔ جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی ؛

١٥٦٩۔ حَدَّثَنَا۔ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا ؛

١٥٦٩۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمارہ نے عبد الرحمٰن کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو نمازوں کے سوا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز وقت کے خلاف نہیں پڑھتے دیکھا، آپؐ نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں اور فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی (مزدلفہ میں)

١٥٧٠۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ إِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ

١٥٧٠۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عبد الرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گئے پھر جب مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں (اس طرح ایک ساتھ) پڑھیں کہ ہر نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ تھی اور رات کا کھانا دونوں کے درمیان تناول فرمایا۔ پھر طلوع صبح کے ساتھ ہی آپ نے نماز فجر پڑھی۔ کیفیت یہ تھی کہ کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ صبح صادق ابھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ؛

طلوع نہیں ہوئی اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ طلوع ہو گئی اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ دونوں نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹا دی گئی یعنی مغرب اور عشاء پس لوگ مزدلفہ عشاء سے پہلے نہ آئیں اور فجر کی نماز اس وقت ادا کر دی گئی، پھر آپ اجالا ہوجانے تک وہیں ٹھہرے رہے اور کہا کہ اگر امیر المومنین اس وقت چلیں تو یہ سنت کے مطابق ہو (حدیث کے راوی عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا) میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ الفاظ ان کی زبان سے پہلے نکلے یا عثمان رضی اللہ عنہ کی روانگی پہلے شروع ہوئی آپ قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ کہتے رہے تھے۔

## باب ۱۰۶۱ ۔ مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ ؛

## ۱۰۶۱ ۔ مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی ؟

۱۵۷۱ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ؛

۱۵۷۱ ۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے انہوں نے عمرو بن میمون کو یہ کہتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھی تو میں بھی موجود تھا، نماز کے بعد آپ ٹھہرے اور فرمایا، مشرکین (جاہلیت میں یہاں سے) سورج نکلنے سے پہلے نہیں جاتے تھے، کہتے تھے ثبیر (منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں طرف مکہ کا ایک بہت بڑا پہاڑ) چمک اور روشن ہو جا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔

## باب ۱۰۶۲ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْإِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ ؛

## ۱۰۶۲ ۔ یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تلبیہ اور تکبیر اور چلتے ہوئے (سواری پر کسی کو) اپنے پیچھے بٹھا لینا۔

۱۵۷۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ؛

۱۵۷۲ ۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عطاء نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل (ابن عباس کے بھائی) کو اپنے پیچھے سوار کرایا تھا، فضل نے خبر دی کہ آں حضور رمی جمرہ تک برابر تلبیہ کہتے رہے

۱۵۷۳ ۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ

۱۵۷۳ ۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس ایلی نے ان سے زہری نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ؕ

اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، مزدلفہ سے منی جاتے وقت آں حضور نے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تکبیر کہتے رہے۔

## باب ۱۰۶۳۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

۱۰۶۳۔ پس جو شخص تمتع کرے حج کے ساتھ عمرہ کا تو اس پر ہے جو کچھ میسر ہو قربانی سے اگر اتنی استطاعت نہ ہو تو تین دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپس ہونے پر (رکھنا چاہیئے) یہ پورے دس دن (کے روزے) ہوئے، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر والے مسجد الحرام کے جوار میں نہ رہتے ہوں (یہ قرآن مجید کی آیات ہیں)

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتْعَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ قَالَ وَكَانَ نَاسًا كَرِهُوهَا فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ ؕ

۱۵۷۴۔ ہم سے اسحق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں نضر نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے اس کے کرنے کا حکم دیا، پھر میں نے ہدی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تمتع میں اونٹ، گائے، یا بکری (کی قربانی واجب ہے) یا کسی قربانی میں (اونٹ یا گائے بھینس کی) شریک ہونا چاہیئے لیکن بعض لوگ اسے ناپسندیدہ قرار دیتے تھے، پھر میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اعلان کر رہا ہے، مبرور حج اور مقبول تمتع! اب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا، اللہ اکبر! یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہا کہ آدم، وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ کے حوالہ سے یوں نقل کیا ہے، عمرۃ المتقبلۃ و حج مبرور۔

## باب ۱۰۶۴۔ رُكُوبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهِ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ

۱۰۶۴۔ کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے "ہم نے قربانی کے جانور کو تمہارے لئے اللہ کے نام کی نشانی بنایا ہے تمہارے واسطے اس میں بھلائی ہے، سو پڑھو ان پر نام اللہ کا قطار باندھ کر، پھر جب گر پڑے ان کی کروٹ (یعنی ذبح ہو جائیں) تو کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھنے والے کو اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِيْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ وَشَعَائِرُ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ؛

بے قرار کو، اسی طرح تمہارے بس میں کر دیا ہم نے ان جانوروں کو تاکہ تم احسان مانو۔ اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا گوشت اور نہ ان کا خون، لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے دل کا ادب، اس طرح ان کو بس میں کر دیا تمہارے کہ اللہ کی بڑائی پڑھو اس بات پر کہ تم کو راہ دکھائی۔ اور بشارت سنا دے نیکی کرنے والوں کو۔ مجاہد نے کہا کہ (قربانی کے جانور کو) بدنہ اس کے فربہ ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے قانع سائل کو کہتے ہیں اور معتر جو قربانی کے جانور کے سامنے (صورت سوال بن کر) آ جائے خواہ غنی ہو، یا فقیر، شعائر، قربانی کے جانور کی عظمت کو ملحوظ رکھنا اور اسے فربہ بنانا ہے۔ عتیق (خانہ کعبہ کو کہتے ہیں) بوجہ ظالموں اور جابروں سے آزاد ہونے کے۔ جب کوئی چیز زمین پر گر جائے تو کہتے ہیں وجبت، اسی سے وجبت الشمس آتا ہے۔

۱۵۷۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الثَّانِيَةِ ؛

۱۵۷۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابو الزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور لے جاتے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ[1] اس شخص نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپؐ نے پھر فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپؐ نے پھر فرمایا، افسوس سوار بھی ہو جاؤ (ویلک آپ نے) دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔

۱۵۷۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا

۱۵۷۶ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام اور شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا جانور لئے جا رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس

[1] زمانہ جاہلیت میں سائبہ وغیرہ ایسے جانور جو مذہبی نذر کے طور پر چھوڑ دیئے جاتے تھے عرب ان پر سوار ہونا بہت معیوب سمجھتے تھے، غالباً اسی تصور کی بنیاد پر یہ صحابی بھی قربانی کے جانور پر سوار نہیں ہوتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جب سوار ہونے کے لئے کہا تو عذر بھی انہوں نے یہی کیا کہ قربانی کا جانور ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں تھی اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بااصرار انہیں سوار ہونے کے لئے فرمایا، تاکہ جاہلیت کا ایک غلط تصور ذہن سے نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تھکے ہوئے ہوں اور ضرورت کے باوجود نہ سوار ہوتے ہوں۔ جس کی وجہ سے آں حضورؐ نے اصرار فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا ؎

## باب ۱۰۶۵ ـ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ ؎

۱۵۷۷ ـ حَدَّثَنَا ـ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ

نے پھر عرض کی کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے لیکن آپؐ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔

## ۱۰۶۵ ـ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے ؎

۱۵۷۷ ـ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا اور ہدی اپنے ساتھ لے گئے تھے آپ ہدی ذوالحلیفہ سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ آں حضور نے پہلے عمرہ کے لئے لبیک کہا، پھر حج کے لئے۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ساتھ عمرے کا بھی احرام باندھا، لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے پھر جب آں حضورؐ مکہ تشریف لائے تو لوگوں نے کہا کہ جو شخص ہدی ساتھ لایا ہے اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز حلال نہیں ہو سکتی جسے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے، لیکن جن کے ساتھ ہدی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں۔ پھر حج کے لئے (از سرنو) احرام باندھیں ایسا شخص اگر ہدی نہ پائے تو تین دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپسی پر رکھے، جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تو سب سے پہلے طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، تین چکروں میں آپؐ نے رمل کیا اور باقی چار میں حسب معمول چلے، پھر بیت اللہ کا طواف پورا ہونے پر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اسلام پھیر کر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور صفا اور مروہ کی سعی بھی سات چکروں میں کی، جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے اپنے پر) حرام کر لیا تھا ان سے اس وقت تک آپ حلال نہیں ہوئے جب تک حج بھی پورا نہ کر لیا، اور یوم نحر میں قربانی کا جانور بھی ذبح نہ کر لیا، پھر آپ آئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا، تو وہ ہر چیز آپ کے لئے حلال ہو گئی جو احرام کی وجہ سے حرام تھی۔ جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے کر گئے تھے۔ انہوں نے بھی اسی طرح کیا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، عروہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حج اور عمرہ کے ایک ساتھ کرنے کے سلسلے میں خبر دی کہ اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا بالکل اسی طرح جیسے مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے خبر دی تھی۔

## باب ۱۰۶۶ ۔ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ ۔

## ۱۰۶۶ ۔ جس نے ہدی راستے میں خریدی ۔

۱۵۷۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِاَبِيهِ اَقِمْ فَاِنِّي لَا اٰمَنُهَا اَنْ سَتُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ اِذًا اَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَاَنَا اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى اِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا ۔

۱۵۷۸ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے والد سے کہا (جب وہ حج کے لئے تیار ہو رہے تھے) کہ آپ نہ جائیے کیونکہ میرا خیال ہے کہ آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ پھر میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ بھی فرما چکا ہے "تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے" میں اب تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ میں نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے، چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ نکلے اور جب بیداء پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا اور فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اس کے بعد قدید پہنچ کر ہدی خریدی۔ پھر مکہ آکر دونوں کے لئے ایک طواف کیا اور درمیان میں نہیں بلکہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوئے۔

## باب ۱۰۶۷ ۔ مَنْ اَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ اَحْرَمَ،

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَاَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْاَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً

## ۱۰۶۷ ۔ جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ پہنایا پھر احرام باندھا!

نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مدینہ سے ہدی اپنے ساتھ لے جاتے تو ذوالحلیفہ سے اسے قلادہ پہنا دیتے اور اشعار کر دیتے، اس طرح کہ جب اونٹ اپنا منہ قبلہ کی طرف کئے بیٹھا ہوتا تو اس کے داہنے کوہان میں نیزے سے زخم لگا دیتے۔

---

لہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا، قارن تھے لیکن راوی آپ کے لبیک کو دیکھ کر کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ مفرد ہیں اور کبھی یہ کہ آپ نے تمتع کیا تھا، صحیح یہ ہے کہ آپ نے قران کیا تھا لیکن لبیک میں آزادی ہے "قارن بھی مفرد کی طرح لبیک کہہ سکتا ہے، یا صرف عمرہ کا کہہ سکتا ہے قران یا تمتع وغیرہ کے لئے صرف نیت شرط ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا۔ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَۃَ وَ مَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فِیْ بِضْعَ عَشَرَۃَ مِائَۃً مِّنْ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِذِی الْحُلَیْفَۃِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھَدْیَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ ؛

۱۵۷۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے مسور بن مخرمہ اور مروان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے تقریباً اپنے ایک ہزار اصحاب کے ساتھ نکلے ، جب ذی الحلیفہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو قلاوہ پہنایا اور اشعار کیا پھر عمرہ کا احرام باندھا۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا وَاَشْعَرَھَا وَاَھْدَاھَا فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَہٗ ؛

۱۵۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے افلح نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلاوے میں نے اپنے ہاتھ سے بٹے تھے۔ پھر آپؐ نے انہیں قلاوہ پہنایا ، اشعار کیا اور ہدی بنایا پھر بھی آپ کے لئے جو چیزیں حلال تھیں وہ (احرام سے پہلے صرف ہدی سے) حرام نہیں ہوئیں ؛

## باب ۱۰۶۸۔ فَتْلِ الْقَلَآئِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ ؛

## ۱۰۶۸۔ گائے وغیرہ قربانی کے جانوروں کے قلادے بٹنا ؛

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ ؛

۱۵۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے بیان کیا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے کہا ، یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوئی اور لوگ تو حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جما لیا تھا اور اپنی ہدی کو قلاوہ پہنا دیا تھا اس لئے جب تک حج سے بھی حلال نہ ہو جاؤں میں (درمیان

ے بیت اللہ کی تعظیم و تکریم مشرکوں کے دلوں میں بھی ، زمانہ جاہلیت میں لوٹ مار عام تھی لیکن جن جانوروں کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ بیت اللہ کے لئے ہیں اس سے کوئی تعارض نہیں کیا جاتا تھا اس لئے اس طرح کے جانوروں کو یا تو قلاوہ پہنا دیا جاتا تھا یا اونٹ وغیرہ کے کوہان پر تیر وغیرہ سے زخم کر دیا جاتا تھا۔ تاکہ کوئی ان کی بیت اللہ کی نذر سمجھ کر تعارض نہ کرے اس آخری صورت کو اشعار کہتے تھے۔ مشرکین میں یہ بات عام تھی اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ آپ نے اشعار کیا تھا ، لیکن آں حضور کے ساتھ سو قربانی کے جانور تھے۔ اور آپؐ نے صرف ایک کا شعار کیا تھا اس لئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اشعار نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ شرعی اشعار کی صورت ایسی ہے کہ جس سے جانور کو کوئی خاص تکلیف نہ ہو اور اگر اس کی عام اجازت اب بھی دے دی جائے تو عام طور سے اس میں بے احتیاطی ہونے لگے گی ، پھر یہ کوئی واجب فرض نہیں ہے آں حضورؐ نے بھی صرف ایک کا اشعار کیا تھا اور اس میں بھی یہ مصلحت پیش نظر ہو سکتی تھی کہ نئے نئے لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں کہیں ان جانوروں کے ساتھ بے احتیاطی نہ کریں اور اگر شعار کر دیا جائے تو اس سے حسب معمول پرہیز کریں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



میں؛ حلال نہیں ہو سکتا۔

۱۵۸۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ وَعَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِہٖ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِّمَّا یَجْتَنِبُہُ الْمُحْرِمُ ؛

۱۵۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی ساتھ لے کر چلتے تھے اور میں نے ان کے قلادے بٹا کرتی تھی۔ پھر بھی آپ (احرام باندھنے سے پہلے) ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے تھے جن سے ایک محرم پرہیز کرتا ہے۔

## باب ۱۰۶۹۔ اِشْعَارِ الْبُدْنِ، وَقَالَ عُرْوَۃُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھَدْیَ وَاَشْعَرَہٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ ؛

۱۰۶۹۔ قربانی کے جانور کا اشعار، عروہ نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا۔ پھر عمرہ کے لئے احرام باندھا

۱۵۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَشْعَرَھَا وَقَلَّدَھَا اَوْ قَلَّدْتُّھَا ثُمَّ بَعَثَ بِھَا اِلَی الْبَیْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ لَہٗ حِلٌّ ؛

۱۵۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے افلح بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے قلادے بٹے تھے، پھر آپ نے انہیں اشعار کیا اور قلادہ پہنایا، یا میں نے قلادہ پہنایا پھر آپ نے بیت اللہ کے لئے انہیں بھیج دیا اور خود مدینہ میں ٹھہر گئے لیکن کوئی بھی ایسی چیز آپ کے لئے حرام نہیں ہوئی تھی جو آپ کے لئے حلال تھی۔

## باب ۱۰۷۰۔ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِیَدِہٖ ؛

۱۰۷۰۔ جس نے اپنے ہاتھ سے قلادہ پہنایا۔

۱۵۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ زِیَادَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَھْدٰی ھَدْیًا حَرُمَ عَلَیْہِ مَا یَحْرُمُ عَلَی الْحَاجِّ حَتّٰی یُنْحَرَ ھَدْیُہٗ قَالَتْ عَمْرَۃُ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا لَیْسَ کَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۱۵۸۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ زیاد بن ابی سفیان نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جس نے ہدی بھیج دی ہے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں تاآنکہ اپنے ہدی کی قربانی کر دے، عمرہ نے بیان کیا کہ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ابن عباس نے جو کچھ فرمایا بات وہ نہیں ہے، میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے ہیں، پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کو قلادہ پہنایا اور میرے والد کے ساتھ انہیں بھیج دیا، لیکن اس کے باوجود آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ ؛

نے کسی بھی ایسی چیز کو اپنے پر حرام نہیں کیا جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی تھی۔ اور بالآخر قربانی بھی کر دی گئی[1]۔

## بَاب ۱۰۷۱۔ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ ؛

## ۱۰۷۱۔ بکریوں کو قلادہ پہنانا۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا ؛

۱۵۸۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لئے (بیت اللہ) بکریاں بھیجی تھیں۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيْمُ فِيْ اَهْلِهٖ حَلَالًا ؛

۱۵۸۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (قربانی کے جانوروں کے) قلادے بٹا کرتی تھی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو بھی قلادہ پہنایا ہے اور خود حلال اپنے اہل وعیال کے ساتھ مقیم تھے (کیونکہ آپ نے اس سال حج نہیں کیا تھا۔)

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا ؛

۱۵۸۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن معتمر نے ح اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی انہیں منصور نے انہیں ابراہیم نے انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکریوں (قربانی کی) کے لئے قلادے بٹا کرتی تھی، آں حضور انہیں (بیت اللہ کے لئے) بھیج دیتے اور خود حلال رہتے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ؛

۱۵۸۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے (قلادے) بٹے بلیں ان کی مراد احرام سے پہلے کے قلادوں سے تھی۔

## بَاب ۱۰۷۲۔ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ ؛

## ۱۰۷۲۔ روئی کے قلادے ؛

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا۔ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ

۱۵۸۹۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ

---

[1] یہ سنہ ۹ھ کا واقعہ ہے، جس سال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کے حیثیت سے حج کیا تھا، آں حضور کا حج جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے اس کے بعد ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ؛

انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس جو روئی تھی اس کے قلادے میں نے قربانی کے جانوروں کے لئے بٹے تھے۔

## باب ۱۰۷۳۔ تَقْلِيْدِ النَّعْلِ ؛

۱۰۷۳۔ جوتوں کا قلادہ ؛

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِيْ عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ؛

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدالاعلیٰ نے خبر دی انہیں معمر نے، انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے انہیں عکرمہ نے انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا جانور لئے جا رہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے آپ نے پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ وہ اس جانور پر سوار، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا ہے اور جوتے (کا قلادہ) اس جانور کی گردن میں ہے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی ہے۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۵۹۱۔ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی انہیں علی بن مبارک نے خبر دی انہیں یحییٰ نے انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

## باب ۱۰۷۴۔ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ اِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَاِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ اَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا ؛

۱۰۷۴۔ قربانی کے جانوروں کے لئے جھول، ابن عمر رضی اللہ عنہ صرف کوہان کی جگہ کے جھول کو پھاڑتے تھے، جب قربانی کرنا ہوتی تو اس ڈر سے کہ کہیں خون سے خراب نہ ہو جائے اسے اتار دیتے اور پھر صدقہ کر دیتے۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا ؛

۱۵۹۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قربانی کے جانوروں کے جھول اور ان کے چمڑے کے صدقہ کا حکم دیا تھا جن کی قربانی میں نے کر دی تھی۔

## باب ۱۰۷۵۔ مَنِ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيْقِ وَقَلَّدَهَا ؛

۱۰۷۵۔ جس نے اپنی ہدی راستہ میں خریدی اور اسے قلادہ پہنایا۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ

۱۵۹۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُوْرِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتّٰى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَأَهْدٰى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتّٰى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں حجۃ الحروریہ[1] کے سال حج کا ارادہ کیا تو ان سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں باہم قتل وخون ہونے والا ہے اور خطرہ اس کا ہے کہ آپ کو (حرم سے) روک دیا جائے گا آپ نے جواب دیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے ہونی چاہیئے اس وقت میں بھی وہی کروں گا، جو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے پر عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب آپ بیداء کے بالائی حصہ تک پہنچے تو فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہے، اب میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے، پھر آپ نے ایک بدی بھی اپنے ساتھ لی جسے قلادہ پہنایا گیا تھا آپ نے اسے خرید لیا تھا، جب مکہ آئے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا کی سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) اپنے پر احرام کیا تھا ان میں سے کسی سے قربانی کے دن تک حلال نہیں ہوئے، پھر سر منڈوایا اور قربانی کی، وہ سمجھتے تھے کہ اپنا پہلا طواف کر کے انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے طواف کو ادا کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

## بَاب ۱۰۷۶۔ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

## ۱۰۷۶۔ کسی کا اپنی بیویوں کی طرف سے، ان کی اجازت کے بغیر، گائے ذبح کرنا۔

۱۵۹۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ

۱۵۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں یحیٰی نے بن سعید نے ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے، ہم صرف حج کا ارادہ لے کر نکلے تھے، جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو، وہ جب طواف کر لے اور صفا مروہ کی سعی کر لے تو حلال ہو جائے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لانے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے یحیٰی نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر قاسم سے کیا تو انہوں

[1] حروریہ خوارج کو کہتے ہیں، یہاں حجۃ الحروریہ سے مراد امت کے ظالم حجاج کی ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف فوج کشی سے ہے جس میں اس نے حرم اور اسلام دونوں کی حرمت پر تاخت کی تھی، حجاج خارجی نہیں تھا لیکن خارجیوں کی طرح اس نے بھی مسلمانی کے دعوے کے باوجود اسلام کو نقصان پہنچایا اور امام حق کے خلاف جنگ کی۔ حجۃ الحروریہ کہنے سے صرف ہجو اور خوارج کے سے عمل کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَحْيَىٰ فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَىٰ وَجْهِهِ ؛

نے فرمایا کہ حدیث تمہیں صحیح طریقے پر معلوم ہوئی ہے۔

## باب ۱۰۷۷ ـ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى ؛

## ۱۰۷۷ ـ منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی جگہ قربانی کرنا۔

۱۵۹۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ مَنْحَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۵۹۵ ـ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے خالد بن حارث سے سنا ان سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ قربانی کی جگہ قربانی کرتے تھے، عبیداللہ نے بتایا کہ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی جگہ سے تھی۔

۱۵۹۶ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوكُ ؛

۱۵۹۶ ـ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہدی مزدلفہ سے آخری رات تک بس بھیجتے تھے اور پھر حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کرنے کی جگہ جاتے، حاجیوں میں غلام آزاد سب ہی ہوتے تھے۔

## باب ۱۰۷۸ ـ مَنْ نَحَرَ بِيَدِهِ ؛

## ۱۰۷۸ ـ جس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی۔

۱۵۹۷ ـ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا ؛

۱۵۹۷ ـ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی کہ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابوقلابہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ، اور پھر پوری حدیث بیان کی، انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے کھڑے کرکے ذبح کئے اور مدینہ میں دو ابلق سینگ والے مینڈھوں کی قربانی کی،

## باب ۱۰۷۹ ـ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً ؛

## ۱۰۷۹ ـ اونٹ باندھ کر قربانی کرنا؛

۱۵۹۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ ؛

۱۵۹۸ ـ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس آئے جو اپنا قربانی کا جانور بٹھا کر ذبح کر رہا تھا انہوں نے فرمایا کہ اسے کھڑا کر دو اور باندھ دو (پھر قربانی کرو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے شعبہ نے یونس کے واسطہ سے بیان کیا کہ مجھے زیاد نے خبر دی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**بَاب ۱۰۸۰ ۔** نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً ،، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا صَوَافَّ قِيَامًا ۔

**۱۰۸۰ ۔** قربانی کے جانور کھڑے کرکے ذبح کرنا ،۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صف بستہ کھڑے ہو کر ،۔

**۱۵۹۹ ۔ حَدَّثَنَا** سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ۔

**۱۵۹۹ ۔** ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، مدینہ میں چار رکعت پڑھی اور عصر (اسی دن کی) ذوالحلیفہ میں دو رکعت! رات آپ نے وہیں گزاری، پھر جب صبح ہوئی تو آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر تہلیل و تسبیح کرنے لگے، جب بیداء پہنچے تو دونوں (حج اور عمرہ) کے لئے ایک ساتھ تلبیہ کہا، جب مکہ پہنچے (اور عمرہ ادا کر لیا) تو صحابہ کو حکم دیا کہ حلال ہو جائیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے سات قربانی کے جانور کھڑے کرکے ذبح کئے اور مدینہ دو ابلق سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے۔

**۱۶۰۰ ۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ۔

**۱۶۰۰ ۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مدینہ میں چار رکعت اور عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی تھی۔ ایوب نے ایک شخص کے واسطہ سے بروایت انس رضی اللہ عنہ (یہ بیان کیا کہ) پھر آپ نے وہیں رات گزاری، صبح ہوئی تو فجر کی نماز پڑھی اور سواری پر سوار ہو گئے، پھر جب بیداء پہنچے تو عمرہ اور حج دونوں کے لئے ایک ساتھ لبیک کہا۔

**بَاب ۱۰۸۱ ۔** لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا ۔

**۱۰۸۱ ۔** قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے ، (بطور اجرت)

**۱۶۰۱ ۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا

**۱۶۰۱ ۔** ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی کہا کہ مجھے ابن نجیح نے خبر دی، انہیں مجاہد نے انہیں عبدالرحمن بن ابی لیلی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے) بھیجا۔ اس لئے میں نے ان کی دیکھ بھال کی، پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے گوشت تقسیم کئے

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا ۔

پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے جھول اور چمڑے تقسیم کئے، سفیان نے کہا اور مجھ سے عبد الکریم نے بھی حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے ان سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ میں قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کروں اور ان کے ذبح کرنے کی اجرت کے طور پر ان میں سے کوئی چیز نہ دوں ۔

## باب ۱۰۸۲ ۔ يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ ۔

## ۱۰۸۲ ۔ ہدی کے چمڑے صدقہ کر دیئے جائیں ۔

۱۶۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ جِزَارَتِهَا شَيْئًا ۔

۱۶۰۲ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری نے خبر دی کہ مجاہد نے ان دونوں کو خبر دی انہیں عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی انہیں علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی نگرانی کریں اور یہ کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی ہر چیز گوشت، چمڑے، اور جھول، تقسیم کر دیں لیکن ذبح کرنے کی اجرت اس میں سے قطعاً نہ دیں۔

## باب ۱۰۸۳ ۔ يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ ۔

## ۱۰۸۳ ۔ قربانی کے جانوروں کے جھول صدقہ کر دیئے جائیں

۱۶۰۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا

۱۶۰۳ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے موقع پر) سو جانور قربانی کے لئے لے گئے تھے، میں نے آپ کے حکم کے مطابق ان کے گوشت تقسیم کر دیئے پھر آپ نے ان کے جھول تقسیم کرنے کا حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا پھر چمڑے کے لئے حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا۔

## باب ۱۰۸۴ ۔ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ

۱۰۸۴ ۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) اور جب ہم نے ٹھیک کر دیا ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نہ کر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والوں کے واسطے اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع و سجدہ والوں کے اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آویں تیری طرف پاؤں چلتے اور سوار ہو کر، دبلے دبلے اونٹوں پر، چلے آتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ

راہوں دور سے کہ پہنچیں اپنے بھلے کی جگہوں پر اور پڑھیں اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہیں ذبح پر چوپایہ مواشی کے، جو اس نے دیئے ہیں، سو ان کو کھاؤ اور کھلاؤ برے حال فقیر کو، پھر چاہیئے نبیڑیں اپنا میل کچیل اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس قدیم گھر کا، یہ سن چکے۔ اور جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی، سو وہ بہتر ہے اس کو اپنے رب کے پاس (ترجمہ از شاہ عبدالقادر صاحبؒ)

## باب ۱۰۸۵۔ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يُتَصَدَّقُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوَى ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ ؛

۱۰۸۵۔ کس طرح کی قربانی کے جانوروں کا گوشت خود کھا سکتا ہے اور کس طرح کا صدقہ کر دیا جائے گا، عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ شکار کی جزاء اور نذر (کے طور پر جو قربانی واجب ہوگی) اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا اس طرح کے سوا ہر طرح کی قربانی کا گوشت کھایا جائے گا عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا ۔

۱۶۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے حدیث بیان کی انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت منیٰ کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے، پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دیدی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور ساتھ بھی لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ لائے، میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا، یہاں تک ہم مدینہ پہنچ گئے، انہوں نے فرمایا کہ نہیں (حدیث آئندہ بھی آئے گی)

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا۔ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ

۱۶۰۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں

---

۱؎ احناف کے مسلک میں بھی نفلی قربانی اور قران کی قربانی کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ قربانی ادائیگی شکر کے طور پر ہے لیکن جو قربانی جبر یا جزاء کے طور پر ہو اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا، شکار کی جزاء میں جو قربانی واجب ہوگی وہ دم شکر نہیں بلکہ دم جزاء وجبر ہے اس لئے اس کا گوشت نہ کھانا چاہیئے ابن عمر کے فرمودات اس سلسلے میں احناف کے خلاف نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ

نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے۔ ہمیں صرف حج کی لگن تھی، پھر جب مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے حلال ہو جائے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس وقت معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ذبح کیا ہے یحیٰی نے کہا کہ میں نے اس حدیث کا قاسم سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث صحیح طرح تمہیں معلوم ہوئی ہے

## باب ۱۰۸۶۔ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ ؛

## ۱۰۸۶۔ سر منڈانے سے پہلے ذبح۔

**۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ وَنَحْوِهٖ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ ؛

۱۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں منصور نے خبر دی انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو ذبح سے پہلے سر منڈا لے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

**۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ اُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی انہیں ابوبکر نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن رفیع نے انہیں عطاء نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا رمی سے پہلے میں نے طواف کر لیا، آں حضور نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں پھر اس نے کہا، اور ذبح کرنے سے پہلے میں سر منڈوا لیا، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس نے کہا، اور اس نے ذبح رمی سے بھی پہلے کر لیا، آں حضور نے پھر اس سے کہا کوئی حرج نہیں، عبدالرحیم رازی نے ابن خثیم کے واسطہ سے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور قاسم بن یحیٰی نے کہا کہ مجھ سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، عفان نے، میرا خیال ہے وہیب کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور حماد نے قیس بن سعد اور عباد بن منصور کے واسطہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



سے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے۔

١٦٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَمَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ ؏

۱۶۰۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کیا گیا، سائل نے پوچھا کہ شام ہونے کے بعد میں نے رمی کی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں سائل نے کہا کہ ذبح کرنے سے پہلے میں نے سر منڈا لیا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ ؎

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ

۱۶۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں قیس بن مسلم نے انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے (حج کے لئے مکہ جاتے ہوئے) آپ نے دریافت فرمایا کہ حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں! آپ نے دریافت فرمایا کہ احرام کس چیز کا باندھا ہے؟ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا، اب چلو، چنانچہ (مکہ پہنچ کر) میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس آیا اور انہوں نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے عہد

---

؎ قربانی کے دن حاجی کو چار کام کرنے پڑتے ہیں، رمی، قربانی، سر منڈوانا، اور طواف کرنا، قارن کے لئے ان افعال میں ترتیب ضروری ہے لیکن مفرد کے لئے نہیں کیونکہ مفرد پر سرے سے قربانی ہی ضروری نہیں ان چار افعال میں طواف کی حیثیت صرف ایک عبادت کی ہے اس لئے اگر اس سے پہلے کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن مفرد کے لئے رمی اور بال ترشوانے میں ترتیب ضروری ہے اور قارن کے لئے رمی، قربانی اور بال ترشوانے میں ترتیب ضروری ہے یہ اس لئے کہ مفرد کے لئے قربانی ضروری نہیں اور قارن کے لئے ضروری ہے، سائل نے ترتیب غلط ہو جانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوالات کئے تھے، تفصیلی احادیث میں ان کی تعداد چھ تک ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کا جواب یہی دیا کہ کوئی حرج نہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی، ایک صورت کو چھوڑ کر، ترتیب غلط ہو جانے کی صورت میں یہی مسئلہ ہے احناف اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں حج دوسری عبادات سے اپنی خصوصیات میں کچھ مختلف ہے بعض اوقات شریعت حاجی کو ممنوع کے ارتکاب کی اجازت دے دیتی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر تاوان لگا کر کفارہ کی ایک صورت پیدا کر دیتی ہے اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لا حرج سے صرف گناہ کی نفی کی گئی ہے۔ جزاء اور تاوان کی نفی مقصود نہیں ہے لیکن یہ بات دل کو نہیں لگتی، سیاق یہی بتاتا ہے کہ جزاء اور تاوان ہی کی نفی مقصود تھی، گویا یہ واقعہ آپ کی آخری عمر کا ہے لیکن حج پہلا تھا، اس لئے اس میں شریعت نے ناواقفیت کا اعتبار کر کے تاوان کو ساقط کر دیا، بعض حالات میں ناواقفیت عذر بن جاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

**باب ۱۰۷۸۔** مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

**۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا۔** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

**باب ۱۰۸۸۔** الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

**۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا۔** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ۔

**۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا۔** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ۔

**۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا۔** عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

خلافت تک اسی کا فتویٰ دیتا رہا (جس طرح میں نے آنحضورؐ کے ساتھ حج کیا تھا) پھر جب میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب اللہ پر عمل کرنا چاہیئے اور اس میں پورا کرنے کا حکم ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا چاہیئے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قربانی سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے۔ (حدیث گزر چکی ہے)

**۱۰۷۸۔** جس نے احرام کے وقت سر کے بالوں کو جما لیا اور پھر منڈوایا۔

**۱۶۱۰۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے انہیں ابن عمر نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا وجہ ہوئی کہ اور تو لوگ عمرہ کر کے حلال ہو گئے اور آپ نے عمرہ کر لیا اور حلال نہ ہوئے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بال جما لئے تھے اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا کر (اپنے ساتھ) لایا تھا، اس لئے جب تک قربانی نہ ہو جائے میں حلال نہ ہوں گا۔

**۱۰۸۸۔** حلال ہوتے وقت بال منڈانا یا ترشوانا۔

**۱۶۱۱۔** ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنا سر منڈوایا تھا۔

**۱۶۱۲۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کی اور ترشوانے والوں پر؟ یا رسول اللہ! اب آں حضورؐ نے اب بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے پر رحم فرما، صحابہ نے پھر عرض کی اور ترشوانے والوں پر؟ یا رسول اللہ! اب آں حضورؐ نے فرمایا اور ترشوانے والوں پر بھی۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اللہ نے منڈوانے والوں پر رحم کیا، ایک یا دو مرتبہ انہوں نے بیان کیا کہ عبیداللہ نے کہا، مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ چوتھی مرتبہ آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ ترشوانے والوں پر بھی،

**۱۶۱۳۔** ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ:

نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی ان سے ابوزرعہ نے اور ان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمایئے صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کے لئے (بھی دعا فرمایئے) لیکن آں حضورؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمایئے، صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آں حضورؐ نے فرمایا، اور ترشوانے والوں کی بھی (مغفرت فرمایئے)

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ:

۱۶۱۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بہت سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض حضرات نے ترشوایا بھی تھا۔ (حلال ہونے وقت)

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ:

۱۶۱۵۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہم نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قینچی سے تراشے تھے ۔[۲]

بَاب ۱۰۸۹۔ تَقْصِيرُ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ:

۱۰۸۹۔ تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد بال ترشواتا ہے

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا وَيُقَصِّرُوا:

۱۶۱۶۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی انہیں کریب نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلال ہو جائیں پھر سر منڈوالیں یا ترشوالیں۔

[۱] اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کو سر کے بال منڈوانے یا ترشوانے چاہیئیں۔ دونوں صورتوں جائز ہیں اور کسی ایک کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈوانے والوں کو زیادہ دعا اس لئے دی کہ انہوں نے شریعت کے حکم کی بجاآوری بڑھ چڑھ کر کی، ایک حدیث میں بھی آپ نے اپنی دعا کی وجہ یہی بیان فرمائی ہے۔

[۲] یہ حجۃ الوداع کا واقعہ نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ پھر کب کا واقعہ ہے؟ کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے بال تراشنے کی روایت کر رہے ہیں، شارحین حدیث کو وقت کی تعیین میں بڑے اشکال پیش آئے ہیں یہ بھی ممکن ہے ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو، کیونکہ سیر کی روایات سے یہ ثابت ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پہلے بھی حج کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۰۹۰۔** الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ؛

**۱۰۹۰۔** قربانی کے طواف (افاضہ) ابو الزبیر نے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ (یوم نحر کی) رات کو کیا تھا[۱]، ابو حسان سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف ایام منیٰ میں کیا کرتے تھے[۲] ہم سے ابو نعیم سے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صرف ایک طواف کیا، پھر قیلولہ کیا اور منیٰ آئے ان کی مراد یوم نحر سے تھی، عبد الرزاق نے اس حدیث کا رفع (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک) بھی کیا ہے، انہیں عبید اللہ نے خبر دی تھی۔

**۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ ؛

**۱۶۱۷۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو قربانی کے دن طواف افاضہ کیا لیکن صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں پھر آں حضور نے ان سے وہی چاہا جو شوہر اپنی بیوی سے چاہتا ہے تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ حائضہ ہو گئی ہیں، آں حضور نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے تو ہمیں روک لیا پھر جب لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ پھر چلے چلو قاسم، عروہ اور اسود سے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا۔

---

[۱] قربانی کے دن (یوم نحر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف ہے، بعض روایتوں میں ہے کہ دن ہی میں آپ نے طواف کر لیا تھا اور بعض میں رات میں طواف کرنے کا ذکر ہے علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ زیادہ واضح یہ بات ہے کہ آپ نے ظہر کے بعد طواف کیا تھا۔ جیسے بعض راویوں کے تصرف نے رات کو دیا، عربی کے بعض الفاظ ظہر کے بعد رات تک کے لئے بولے جاتے ہیں، غالباً راویوں کے اشتباہ کی یہی وجہ ہوئی،

[۲] یہ طواف یوم نحر کے بعد، نفلی تھا، طواف قدوم اور طواف افاضہ کے درمیان طواف کے ثبوت کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ انکار کرتے ہیں لیکن بیہقی نے اس کا اثبات کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۰۹۱** ۔ اِذَا رَمٰی بَعْدَ مَا اَمْسٰی اَوْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ یَّذْبَحَ نَاسِیًا اَوْ جَاهِلًا۔

۱۶۱۸ ۔ **حَدَّثَنَا** مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لَهٗ فِی الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْیِ وَالتَّقْدِیْمِ وَالتَّاْخِیْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ ؛

**۱۰۹۱** ۔ شام ہونے کے بعد جس نے رمی کی یا ذبح کرنے سے پہلے سر منڈایا بھول کر یا ناواقفیت کی وجہ سے ۔

**۱۶۱۸** ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح ، سر منڈانے ، رمی کرنے اور ان میں بعض کو بعض پر شرعی ترتیب کے خلاف ( مقدم اور مؤخر کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ۔

۱۶۱۹ ۔ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْئَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَیَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ ؛

**۱۶۱۹** ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ میں پوچھا جاتا تھا اور آپ فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں ایک شخص نے پوچھا تھا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ نے ( اس کے جواب میں یہی ) فرمایا تھا کہ ذبح کر لو ، کوئی حرج نہیں اور اس نے یہ بھی پوچھا تھا کہ میں نے رمی شام ہونے سے پہلے ہی کر لی ، تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ۔

**باب ۱۰۹۲** ۔ اَلْفُتْیَا عَلَی الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ ؛

۱۶۲۰ ۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوْا یَسْاَلُوْنَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ؛

**۱۰۹۲** ۔ جمرہ کے پاس سواری پر بیٹھ کر مسئلہ بتانا ؛

**۱۶۲۰** ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، انہیں مالک نے خبر دی ، انہیں ابن شہاب نے ، انہیں عیسیٰ بن طلحہ نے انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر ( اپنی سواری ) پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ سے سوال کئے جا رہے تھے ایک شخص نے کہا ، میری سمجھ میں نہ آیا اور میں نے ذبح کرنے سے پہلے ہی سر منڈایا ، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ذبح کر لو ، دوسرا شخص آیا اور پوچھا ، مجھے خیال نہ رہا اور رمی سے پہلے ہی میں نے قربانی کر دی ، آپ نے فرمایا ، اب رمی کر لو ، کوئی حرج نہیں ، اس دن آپ سے جس چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق بھی سوال ہوا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں[1]

---

[1] اس عبارت سے صاف اور واضح طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسائل سے ناواقفیت اور عموم بلویٰ کی وجہ سے ان کی بعض جنایات معاف ہو گئی تھیں ۔ اگرچہ عام حالات میں شریعت نے مسائل سے جہل اور ناواقفیت کا اعتبار نہیں کیا ہے ، لیکن بعض حالات ایسے بھی ہیں جن میں ان کا اعتبار کیا گیا ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٦٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ؛

۱۶۲۱۔ ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن (حجۃ الوداع میں) خطبہ دے رہے تھے تو آپ وہاں موجود تھے، ایک شخص نے اس وقت کھڑے ہو کر پوچھا، میں اس خیال میں تھا کہ فلاں چیز فلاں سے پہلے ہے، پھر دوسرا کھڑا ہوا اور کہا کہ میرا خیال تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہے چنانچہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا، رمی سے پہلے قربانی کر لی اور اسی طرح کے دوسرے سوالات آپ سے کئے گئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے جواب میں یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کر لو، آپؐ سے اس دن جو بھی سوال ہوا سب کا جواب یہی تھا آپؐ کی طرف سے! کہ کر لو کوئی حرج نہیں۔

١٦٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۶۲۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھے پھر پوری حدیث بیان کی اس کی متابعت معمر نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

## بَاب ١٠٩٣ - الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى

## ۱۰۹۳۔ ایام منیٰ میں خطبہ۔

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فَأَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ

۱۶۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ خطبہ میں آپؐ سے پوچھا، لوگو! آج کونسا دن ہے؟ لوگ بولے، حرمت کا دن۔ آپؐ نے پوچھا اور شہر کونسا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ حرمت کا شہر۔ آپؐ نے پوچھا، یہ مہینہ کونسا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت کا مہینہ، پھر آپؐ نے اس کے بعد فرمایا، بس تمہارا خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینہ میں ہے، اس بات کو آپ نے بار بار فرمایا، پھر سر (آسمان کی طرف) اٹھا کر کہا، اے اللہ! کیا میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَاْسَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهٗ اِلٰى اُمَّتِهٖ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(تیرا پیغام) پہنچا دیا، اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت اپنی تمام امت کے لئے ہے کہ موجود (اور جاننے والے) غیر موجود (اور ناواقف لوگوں کو خدا کا پیغام) پہنچا دیں میرے بعد تم پھر منکر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

**۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو۔

**۱۶۲۴۔** ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں اپنا خطبہ دے رہے تھے تو میں نے سنا تھا، اس کی متابعت ابن عیینہ نے عمرو کے واسطہ سے کی ہے

**۱۶۲۵۔ حَدَّثَنِيْ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ وَرَجُلٌ اَفْضَلُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا

**۱۶۲۵۔** ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے کہا کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اور ایک اور شخص نے جو میرے نزدیک (عبدالرحمن سے بھی افضل ہے یعنی حمید بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (حجۃ الوداع میں) خطبہ دیا۔ آپ نے پوچھا، معلوم ہے آج کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، اس پر آپ خاموش ہو گئے، اور ہم نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا کہ کیا یہ یوم نحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم بولے ضرور ہے پھر آپ نے پوچھا اور مہینہ کونسا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ اس مرتبہ بھی خاموش ہو گئے اور ہمیں خیال ہوا کہ آپ مہینہ کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے کہا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کیوں نہیں، پھر آپ نے پوچھا، اور یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں اس مرتبہ بھی آپ اس طرح خاموش ہو گئے کہ ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ شہر حرام (البلدۃ الحرام) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں؟ ضرور ہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا، بس تمہارا خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینہ اور اس شہر میں ہے، تا آنکہ تم اپنے رب سے جا ملو، کیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ،

نے فرمایا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ اور ہاں! یہاں موجود، غائب کو پہنچا دیں کیونکہ بہت سے لوگ جن تک یہ پیغام پہنچے گا، سننے والوں سے زیادہ (پیغام کو محفوظ رکھنے والے ثابت ہوں گے، اور میرے بعد منکر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ فَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَذَا وَقَالَ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ

۱۶۲۶ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا، معلوم ہے، آج کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں آں حضورؐ نے فرمایا، یہ حرمت کا دن ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ حرمت کا شہر ہے اور معلوم ہے، یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ حرمت کا مہینہ ہے، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا خون، تمہارا مال اور عزت ایک دوسرے پر (ناحق) اس طرح حرام کر دی ہے جیسے اس دن کی حرمت اس مہینہ اور شہر میں ہے ہشام بن غاز نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں قربانی کے دن (یوم نحر) جمرات کے درمیان کھڑے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ (قربانی کا دن) حج اکبر کا دن ہے[1]۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے کہ اے اللہ گواہ رہنا، آں حضورؐ نے لوگوں کو اس موقعہ پر چونکہ وداع کیا تھا اس لئے لوگوں نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

## باب ١٠٩٧ - هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

## ۱۰۹۷ - کیا پانی پلانے والے یا ان کے علاوہ کوئی منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہ سکتا ہے۔؟

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

۱۶۲۷ - ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت کیا۔ ح اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبید اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن

[1] ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو علماء یہ کہتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے، ان کی دلیل حدیث کا یہ ٹکڑا بھی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ فَاَذِنَ لَهٗ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَاَبُوْ ضَمْرَةَ ؛

عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ ح اور ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں دحاجیوں کو) پانی پلانے کے لئے مکہ میں قیام کی اجازت چاہی تو آں حضورؐ نے اس کی اجازت دے دی تھی[1] اس روایت کی متابعت ابو اسامہ، عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے کی ہے۔

## بَاب ۱۰۹۵۔ رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ

۱۰۹۵۔ رمی جمار، جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت رمی کی تھی اور پھر زوال کے بعد بقیہ رمی کی ؛

۱۶۲۸۔ اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهْ فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا ؛

۱۶۲۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے وبرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں ؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا امام کرے تو تم بھی کرو، لیکن میں نے دوبارہ ان سے یہی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم انتظار کرتے رہتے اور جب زوال شمس ہو جاتا تو رمی کرتے۔

## بَاب ۱۰۹۶۔ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ؛

۱۰۹۶۔ رمی جمار، وادی کے نشیب سے ؛

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا ؛

۱۶۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے خبر دی انہیں ابراہیم نے اور ان سے عبدالرحمٰن بن زید نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیب (بطن وادی) میں کھڑے ہو کر رمی کی تو میں نے کہا، یا ابا عبدالرحمٰن! کچھ لوگ تو وادی کے بالائی علاقہ سے رمی کرتے ہیں اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی (بطن وادی) ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے (رمی کرتے وقت) جن پر سورۂ بقرہ[2] نازل ہوئی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ عبداللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے یہی حدیث بیان کی۔

---

[1] منیٰ میں رات گزارنا صرف سنت ہے البتہ رمی جمار واجب ہے، یہ حنفیہ کا مسلک ہے [2] سورۂ بقرہ کا خاص اس لئے ذکر کیا کہ اس کہ اس میں بہت سے افعال حج کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں گویا مقصد یہ ہے کہ ان کا مقام ہے کہ جن پر حج کے احکام نازل ہوئے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۰۹۷۔** رَمْيُ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

**۱۰۹۷۔** رمی جمار سات کنکریوں سے اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے ؛

**۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

**۱۶۳۰۔** ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کے پاس عقبہ پہنچے تو بیت اللہ آپ کے بائیں طرف تھا اور منی دائیں طرف، پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور فرمایا کہ ذات پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی اس نے بھی اسی طرح رمی کی تھی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

**باب ۱۰۹۸۔** مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ ؛

**۱۰۹۸۔** جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو بیت اللہ اس کی دائیں طرف تھا ؛

**۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا** آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَآهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ؛

**۱۶۳۱۔** ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے کہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے دیکھا کہ جمرہ عقبہ کی سات کنکریوں کے ساتھ رمی کے وقت آپ نے بیت اللہ کو تو اپنی بائیں طرف کر لیا اور منیٰ کو دائیں طرف، پھر فرمایا کہ یہی ان کا بھی مقام تھا جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

**باب ۱۰۹۹۔** يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

**۱۰۹۹۔** ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنی چاہیئے، اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

**۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ قَالَ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتَّى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ

**۱۶۳۲۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حجاج سے سنا وہ منبر پر کہہ رہا تھا، وہ سورہ جس میں بقرہ (گائے) کا ذکر آیا ہے، وہ سورہ جس میں آل عمران کا ذکر آیا ہے وہ سورہ جس میں نساء (عورتوں کا ذکر آیا ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی کہ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو وہ ان کے ساتھ تھے اس وقت وہ وادی کے نشیب میں اتر گئے اور جب درخت کے (جو اس زمانہ میں وہاں پر تھا) مقابل ہو گئے تو اس کے سامنے ہو کر سات

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کنکریوں سے رمی کی، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے تھے، پھر فرمایا جس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں یہیں وہ ذات بھی کھڑی ہوئی تھی (رمی عقبہ کے لئے) جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم

## باب ۱۱۰۰ - مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## ۱۱۰۰ - جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں

اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۶۳۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

۱۶۳۳ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے طلحہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے سالم نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قریب[۲] کے جمرہ کی رمی سات کنکریوں کے ساتھ کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اسی طرح دیر تک کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے پھر جمرہ وسطیٰ (درمیان یا دوسرے نمبر پر) کی رمی کرتے، پھر بائیں طرف بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے، یہاں بھی دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے رہتے اس کے بعد بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرتے۔ اس کے بعد آپ کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس چلے آتے تھے، آپ فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

## باب ۱۱۰۲ - رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى.

## ۱۱۰۲ - پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ہاتھ اٹھانا۔

۱۶۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ

۱۶۳۴ - ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے ان سے یونس بن یزید نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے جمرہ کی رمی سات کنکریوں کے ساتھ کرتے تھے

---

[۱] یہ ظالم حجاج بن یوسف کا واقعہ ہے۔ اس کے خیال میں سورتوں کی نسبت کسی نام وغیرہ کی طرف، جیسے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران وغیرہ صحیح نہیں تھی۔ اعمش نے اس سے حدیث کی روایت نہیں کی بلکہ اس کے ایک غلط خیال کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں، جب انہوں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو آپ نے اس کی تردید کی کہ خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ بقرہ کے نام کے ساتھ روایت کی اور اس کی مثالیں تو بہت ہیں۔

[۲] یعنی جو مسجد خیف کی طرف سے قریب ہے۔ یوم نحر کے دوسرے دن یہ سب سے پہلے رمی جمرہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

اور کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اس کے بعد آگے بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر دیر تک قبلہ رو کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے رہتے پھر جمرہ وسطی کی رمی بھی اسی طرح کرتے اور بائیں طرف آگے بڑھ کر ایک نرم زمین پر قبلہ رو کھڑے ہوجاتے، بہت دیر تک اسی طرح کھڑے، ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے رہتے۔ پھر جمرہ عقبہ کی رمی بطن وادی سے کرتے لیکن یہاں ٹھہرتے نہیں تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

## باب ۱۱۰۳ ۔ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۱۱۰۳۔ دو جمروں کے پاس دعاء، محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی اور انہیں زہری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس جمرہ کی رمی کرتے جو منیٰ کی مسجد کے قریب ہے تو سات کنکریوں سے رمی کرتے تھے اور، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے، پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے، دعائیں کرتے تھے۔ یہاں آپ بہت دیر تک ٹھہرتے تھے، پھر جمرہ ثانیہ (وسطی) کے پاس آتے، یہاں بھی سات کنکریوں سے رمی کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے، پھر بائیں طرف وادی کے قریب اترتے اور وہاں بھی قبلہ رو کھڑے ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے اب جمرہ عقبہ کے پاس آتے اور یہاں بھی سات کنکریوں سے رمی کرتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اس کے بعد واپس ہو جاتے، یہاں آپ ٹھہرتے نہیں تھے زہری نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے کہا سنا وہ بھی اسی طرح اپنے والدین (ابن عمر) کے واسطہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ خود بھی اسی طرح کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۱۰۴۔ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ ؛

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقٰسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِيْنَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا ؛

### ۱۱۰۴۔ رمی جمار کے بعد خوشبو، اور طواف افاضہ سے پہلے سر منڈانا ؛

۱۶۳۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ اپنے دور میں سب سے زیادہ صاحب فضیلت تھے، ان کا بیان تھا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، جب آپ نے احرام باندھنا چاہا، خوشبو لگائی تھی اسی طرح حلال ہونے کے لئے بھی جب آپ نے طواف سے پہلے حلال ہونا چاہا تھا آپ نے ہاتھ پھیلا کر (خوشبو لگانے کی کیفیت بتائی)

## باب ۱۱۰۵۔ طَوَافُ الْوَدَاعِ ؛

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ ؛

### ۱۱۰۵۔ طواف وداع ؛

۱۶۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو (یعنی طواف کریں) البتہ حائضہ سے یہ معاف ہو گیا تھا[1] ؛

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۶۳۷۔ ہم سے اصبغ بن فرج نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی انہیں عمرو بن حارث نے انہیں قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھی پھر تھوڑی دیر کے لئے محصب میں سو رہے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے، اور طواف کیا اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

## باب ۱۱۰۶۔ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ ؛

### ۱۱۰۶۔ طواف افاضہ کے بعد اگر عورت حائضہ ہو گئی ؟

[1] طواف وداع احناف کے یہاں واجب ہے لیکن حائضہ اور نفساء پر واجب نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ فتوی تھا کہ حائضہ اور نفساء کو انتظار کرنا چاہیئے، پھر جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو طواف کرنے کے بعد واپس ہونا چاہیئے لیکن جب انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث معلوم ہوئی تو اپنے مسلک سے انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذًا۔

۱۶۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) حائضہ ہوگئیں تو میں نے اس کا ذکر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا کہ پھر تو یہ ہمیں روکیں گی لیکن لوگوں نے کہا انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر نہیں[۱]۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوا لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُوا فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمُّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

۱۶۳۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ مدینہ کے لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جو طواف کرنے کے بعد حائضہ ہوگئی تھیں، آپ نے انہیں بتایا کہ (انہیں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں بلکہ) چلی جائیں لیکن پوچھنے والوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کریں گے کہ آپ کی بات پر عمل تو کریں اور زید رضی اللہ عنہ کی بات چھوڑ دیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مدینہ واپس جاؤ تو اس کے متعلق (اکابر صحابہ سے) پوچھنا، چنانچہ جب یہ لوگ آئے تو پوچھا، جن اکابر سے پوچھا گیا تھا ان میں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور انہوں نے (ان کے جواب میں وہی) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اس حدیث کی روایت خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ کے واسطہ سے کی ہے۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا۔ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

۱۶۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عورت کو اس کی اجازت ہے کہ اگر وہ طواف افاضہ (طواف زیارت) کر چکی ہو اور پھر طواف وداع سے پہلے حیض آجائے تو (اپنے گھر) واپس چلی جائے اس کے بعد میں نے ان سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی تھی۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا

۱۶۴۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے

[۱] چونکہ آپ طواف افاضہ کر چکی تھیں اور صرف طواف وداع باقی تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر رکنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَاءِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا تَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا ؛

ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کی لیکن (ان افعال کے بعد) آپ حلال نہیں ہوئے کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی آپ کے ساتھ آپ کی ازواج اور اصحاب نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی وہ (اس طواف وسعی کے بعد) حلال ہو گئے لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئی تھیں سب نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کر لئے تھے پھر جب لیلۃ حصبہ یعنی روانگی کی رات آئی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے تمام اصحاب حج اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں صرف میں اس سے محروم ہوں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا جب ہم آئے تھے تو تم (حیض کی وجہ سے) بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جانا اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا، اور عمرہ کرنا (ہم تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے، چنانچہ میں عبدالرحمٰن (اپنے بھائی) کے ساتھ تنعیم چلی گئی اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا۔ اسی طرح صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بھی حائضہ ہو گئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (از راہ محبت) فرمایا عقری حلقی، تم تو ہمیں روک لو گی، کیا قربانی کے دن طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ کیا تھا، اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔ چلی چلو، میں جب آنحضورؐ تک پہنچی تو آپ مکہ کے بالائی علاقہ پر چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا (یہ کہا کہ) میں چڑھ رہی تھی اور حضورؐ اتر رہے تھے، مسدد نے روایت کی (میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر، ہاں کے بجائے) نہیں ہے اس کی متابعت جریر نے منصور کے واسطہ سے "نہیں" کے ذکر میں کی ہے۔

## باب ۱۱۰۷۔ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ ؛

۱۱۰۷۔ جس نے روانگی کے دن عصر کی نماز بطحے میں پڑھی؛

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ

۱۶۴۲۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ مجھے وہ حدیث سنایئے جو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ ترویہ کے دن ظہر کی نماز آں حضورؐ نے کہاں پڑھی تھی انہوں نے کہا کہ منی میں۔ میں نے پوچھا، اور روانگی کے دن عصر کہاں پڑھی تھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ بِالْاَبْطَحِ اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ ؕ

انہوں نے فرمایا کہ ابطح میں، اور تم اسی طرح کرو جس طرح تم تمہارے احکام کرتے ہیں۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ ؕ

۱۶۴۳۔ ہم سے عبدالمتعال بن طالب نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اور تھوڑی دیر کے لئے محصب میں سو رہے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور طواف کیا۔

## باب ۱۱۰۸۔ اَلْمُحَصَّبُ ؕ

## ۱۱۰۸۔ محصب ؛

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَّنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ تَعْنِيْ بِالْاَبْطَحِ ؕ

۱۶۴۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اس لئے اترے تھے تاکہ آسانی کے ساتھ وہاں سے نکل سکیں، آپ کی مراد ابطح میں اترنے سے تھی ؛

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۱۶۴۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے عطاء کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ محصب میں اترنے کی کوئی حقیقت نہیں[1]، یہ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی جگہ تھی ؛

## باب ۱۱۰۹۔ اَلنُّزُوْلِ بِذِيْ طُوًى قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُوْلِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

## ۱۱۰۹۔ مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام اور مکہ سے واپسی میں ذی الحلیفہ کے بطحاء میں قیام ؛

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيْتُ بِذِيْ طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِـ

۱۶۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ذی طوی کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان رات گزارتے تھے اور پھر اس پہاڑی سے ہو کر گزرتے تھے جو مکہ کے بالائی

[1] یعنی محصب میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وقتی آسانیوں کے خیال سے قیام کیا تھا ورنہ یہاں کا قیام نہ ضروری ہے اور نہ اس کا افعال حج سے کوئی تعلق ہے ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



التَّثْنِيَةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا

حصہ میں ہے۔ جب مکہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے آتے تو اپنا اونٹ صرف مسجد کے دروازہ پر جاکر بٹھاتے۔ پھر حجر اسود کے پاس آتے اور یہیں سے طواف شروع کرتے، طواف سات چکروں میں ختم ہوتا جس کے تین میں رمل ہوتا اور چار میں معمول کے مطابق چلتے۔ طواف کے خاتمہ پر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنی قیامگاہ پر واپس ہونے سے پہلے صفا اور مروہ کی سعی کرتے۔ جب حج یا عمرہ (کر کے مدینہ) واپس ہوتے تو ذوالحلیفہ کے بطحاء میں سواری بٹھاتے، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی (مکہ سے مدینہ واپس ہوتے ہوئے) اپنی سواری بٹھایا کرتے تھے۔

**۱۶۷۷ ـ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

**۱۶۷۷۔** ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ عبیداللہ سے محصب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ہم سے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے محصب میں قیام کیا تھا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما محصب میں ظہر اور عصر پڑھتے تھے، میرا خیال ہے کہ انہوں نے مغرب (پڑھنے کا بھی) ذکر کیا۔ خالد نے بیان کیا کہ عشاء میں مجھے کوئی شک نہیں (اس کے پڑھنے کا ذکر ضرور کیا) پھر تھوڑی دیر کے لئے وہاں سو رہتے یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

## باب ۱۱۱۰ ـ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ؛

**۱۱۱۰۔** جس نے مکہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طوی میں قیام کیا محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ آتے تو ذی طوی میں رات گزارتے تھے اور جب صبح ہوتی تو شہر میں داخل ہوتے اسی طرح واپسی میں بھی ذی طوی سے گزرتے اور وہیں رات گزارتے، فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

## باب ۱۱۱۱ ـ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ ؛

**۱۱۱۱۔** زمانہ حج میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید فروخت ؛

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٦٧٨۔ **حَدَّثَنَا**۔ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذَلِكَ حَتَّى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

١٦٧٨۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت کے بازار تھے، جب اسلام آیا تو لوگوں نے (جاہلیت کے ان بازاروں میں) خرید وفروخت کو برا خیال کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "تمہارے لئے کوئی حرج نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو"۔ یہ حج کے زمانہ کے لئے تھا۔

## بَابٌ ١١١٢۔ الْإِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ۔

## ١١١٢۔ محصب سے آخر رات میں چلنا۔

١٦٧٩۔ **حَدَّثَنَا**۔ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَى عَقْرَى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ قَالَ فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

١٦٧٩۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ روانگی کی رات صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ تھیں انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے، میں ان لوگوں کے روکنے کا باعث بن جاؤں گی، پھر آنحضور نے کہا حلقی عقری، کیا قربانی کے دن کا طواف کیا تھا؟ آپ سے کہا گیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر چلو، ابوعبداللہ نے کہا محمد نے (اپنی روایت میں) یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے محاضر نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حجۃ الوداع میں) نکلے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا (مکہ) جب ہم پہنچ گئے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا (افعال عمرہ کے بعد جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی) روانگی کے دن صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہوگئیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، عقری حلقی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیں روکنے کا باعث ہوگی، پھر آپ نے پوچھا کہ کیا قربانی کے دن تم نے طواف کر لیا تھا انہوں نے کہا کہ ہاں اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر چلو (عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے متعلق کہا کہ) میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں حلال نہیں ہوئی، آپ نے فرمایا کہ تم تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ لو (اور عمرہ کر لو) چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے بھائی گئے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ) ہم رات کے آخر میں چل رہے تھے کہ آپ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا تھا کہ ہم تمہارا انتظار فلاں جگہ کریں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

## عمرہ کے مسائل!!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

**باب ۱۱۱۳۔** وُجُوْبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّهَا لَقَرِيْنَتُهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔

**۱۱۱۳۔** عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر صاحب استطاعت پر حج اور عمرہ واجب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں عمرہ، حج کے ساتھ آیا ہے "اور پورا کرو حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے"۔

**۱۶۵۰۔** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

**۱۶۵۰۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے مولیٰ سمی نے خبر دی، انہیں ابوصالح سمان نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

**باب ۱۱۱۴۔** مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ۔

**۱۱۱۴۔** جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔

**۱۶۵۱۔** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

**۱۶۵۱۔** ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا، ابراہیم بن سعد نے اسحٰق کے واسطہ سے بیان کیا ان سے عکرمہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ سابقہ روایت کی طرح۔

**۱۶۵۲۔** حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ۔

**۱۶۵۲۔** ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سابقہ روایت کی طرح

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۱۱۵ ـ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۱۱۱۵ ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟

۱۶۵۳ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا اُمَّاهُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرَاتٍ اِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللهُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

۱۶۵۳ ـ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے ابن عمر سے ان لوگوں کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بدعت ہے[1]۔ پھر ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ چار۔ اور ایک رجب میں کیا تھا، لیکن ہم نے پسند نہیں کیا کہ اس کی تردید کریں[2]۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے ان کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے پوچھا کہ اے میری ماں[3] اے ام المومنین! ابوعبدالرحمن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابوعبدالرحمن پر رحم کرے، آں حضور نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ خود موجود نہ رہے ہوں۔ آپ نے رجب میں تو کبھی عمرہ نہیں کیا تھا۔

۱۶۵۴ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ

۱۶۵۴ ـ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا تھا۔

۱۶۵۵ ـ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللهُ

۱۶۵۵ ـ ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا

---

۱ اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔ مسجد میں لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے جسے آپ نے بدعت کہا۔ عام امت کے نزدیک مسجد میں پڑھنا بھی بدعت نہیں ہے۔

۲ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ ثابت نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی سے اس مہینہ کا نام لے لیا اسی کے متعلق راوی نے کہا کہ اس کی تردید ہم نے مناسب نہیں سمجھی۔

۳ عائشہ رضی اللہ عنہا عروہ رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں، اس لئے انہیں ماں کہہ کے پکارا، اور ام المومنین تو تھیں ہی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذَا قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً ؕ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے ؟ تو آپ نے فرمایا کہ چار عمرہ حدیبیہ، ذی قعدہ میں جب مشرکین نے آپؐ کو روک دیا تھا پھر ذی قعدہ ہی میں ایک عمرہ، دوسرے سال[1] جس کے متعلق آپ نے مشرکین سے صلح کی تھی اور عمرہ جعرانہ، جس موقعہ پر آپ نے غنیمت، غالباً حنین کی، تقسیم کی تھی، میں نے پوچھا، اور آنحضورؐ نے حج کتنے کئے ؟ فرمایا کہ ایک۔

۱۶۵۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ ؕ

۱۶۵۶ ـ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے (آں حضورؐ کے عمرہ کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عمرہ کرنے نکلے تھے، جس میں آپ کو مشرکین نے واپس کر دیا تھا اور دوسرے سال (اسی) عمرہ حدیبیہ (کی قضا) کی تھی اور ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک اپنے حج کے ساتھ کیا۔

۱۶۵۷ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ ؕ

۱۶۵۷ ـ ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی اور انہوں نے بیان کیا کہ جو عمرہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا، اس کے سوا تمام عمرے ذی قعدہ میں کئے تھے۔ حدیبیہ کا عمرہ اور دوسرے سال اور جعرانہ کا جب آپؐ نے حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی، پھر ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

۱۶۵۸ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ

۱۶۵۸ ـ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو ان سب حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے ذی قعدہ ہی میں عمرے کئے تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں حج کرنے سے پہلے دو عمرے کئے تھے[2]

---

[1] یہ راوی کا سہو ہے کیونکہ دوسرے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرہ قضا کا تھا، حدیبیہ کے موقعہ پر مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے آپؐ نے عمرہ نہیں کیا اور چونکہ نیت کر کے نکلے تھے، اس لئے اس کی قضا آئندہ سال کی، معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی ترتیب غلط ہونے کی وجہ سے مفہوم بدل گیا ہے ورنہ اسی کی دوسری روایتوں میں ترتیب واقعہ کے مطابق ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۱۱۶ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

۱۶۵۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّينَ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ:

## ۱۱۱۶ - عمرہ، رمضان میں۔

۱۶۵۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیی نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے ہمیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نام بتایا تھا لیکن مجھے یاد نہ رہا، پوچھا کہ ہمارے ساتھ حج کرنے سے تمہارے لئے کیا مانع ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ابو فلاں اور اس کا بیٹا ..... سوار ہوئے (حج کے لئے امراد خود اپنے شوہر اور بیٹے سے تھی) اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے جس سے پانی لایا جاتا ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، کیونکہ رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے یا اسی جیسی کوئی بات آپؐ نے فرمائی۔

## باب ۱۱۱۷ الْعُمْرَةُ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا:

۱۶۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

## ۱۱۱۷ - محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عمرہ[۳]

۱۶۶۰ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ذی الحجہ کا چاند نکلنے والا تھا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی حج کا احرام باندھنا چاہتا ہے تو وہ حج کا باندھ لے اور اگر کوئی عمرہ کا باندھنا چاہتا ہے تو وہ عمرہ کا باندھ لے۔ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں بعض نے تو عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام تھا لیکن عرفہ کا دن آیا تو میں حائضہ تھی، چنانچہ اس کی میں نے آں حضورؐ سے شکایت کی آں حضورؐ نے پھر فرمایا کہ پھر عمرہ چھوڑ دو

[۲] - اصل یہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمروں کی نیت کی تھی، لیکن راوی اس کے شمار کرنے میں مختلف ہو گئے بعض نے عمرہ حدیبیہ کو شمار کیا کہ اگرچہ آپ عمرہ کی نیت کرکے چلے تھے لیکن مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے پوری نہ ہو سکا پھر آئندہ سال اس کی قضا کی۔ بعض نے عمرہ جعرانہ کو شمار نہیں کیا، کیونکہ یہ عمرہ آپؐ نے رات میں کیا تھا اور بعض نے حج کے عمرہ کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ حج کے افعال سے اس عمرہ کو جو آپؐ نے قارن کی حیثیت سے کیا تھا، جدا نہ کر سکے انہیں اعتباری اور اضافی وجوہ سے راویوں کی روایتیں مختلف ہو گئیں۔

[۳] حنفیہ کے یہاں عمرہ، سال کے تمام دنوں میں جائز ہے البتہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں نہ کرنا چاہیئے، یہ پانچ دن یوم عرفہ سے یوم نفر تک ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفُضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي۔

## باب ۱۱۱۸ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرًا وَكَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَ

میرے سر کو اس میں کنگھا کرو پھر حج کا احرام باندھ لینا جب محصب کے قیام کی رات آئی تو میرے ساتھ آں حضورؐ نے عبدالرحمٰن کو تنعیم بھیجا، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام، اپنے اس عمرہ کے بدلے[1] میں باندھ

## ۱۱۱۸۔ تنعیم سے عمرہ

۱۶۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انہوں نے عمرو بن اوس سے سنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں، اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرا لائیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ تو کہا "سمعت عمروًا" اور بعض مرتبہ کہا "سمعتہ من عمرو"۔

۱۶۶۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ان سے حبیب معلم نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا اور آں حضور صلی اللہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو ان کے ساتھ بھی ہدی تھی انہوں نے کہا کہ جس چیز کا احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے میرا بھی احرام وہی ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس کی اجازت دیدی تھی کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کر دیں اور بیت اللہ کا طواف کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں لیکن وہ لوگ ایسا نہ کریں جن کے ساتھ ہدی ہو، صحابہ نے کہا، کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہمبستر ہو چکے ہوں گے، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ جو بات اب ہوئی ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد) عائشہ رضی اللہ عنہا اس حج میں حائضہ ہو گئیں تھیں اس لئے انہوں نے اگرچہ تمام مناسک کئے

---

[1] ابھی اوپر کے نوٹ میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں عمرہ درست نہیں ہے لیکن اگر کسی کا عمرہ چھوٹ گیا ہو تو اس کی قضاء ان ایام میں درست ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



طَافَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحَجَّةِ وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ:

## باب ۱۱۱۹۔ الاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ،

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ هَدْيٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَا صَوْمٍ:

لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب وہ پاک ہوگئیں اور طواف کر لیا تو عرض کی، یارسول اللہ! سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کرکے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ انہیں لے کر تنعیم جائیں اور عمرہ کرا لائیں یہ حج کے بعد ذی الحجہ کے مہینے میں ہوا تھا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے تو مالک بن جعشم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، یارسول اللہ! کیا یہ (عمرہ حج کے درمیان حلال ہونا) صرف آپ ہی کے لئے ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے؛

## ۱۱۱۹۔ حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا؛

۱۶۶۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ ذی الحجہ کا چاند نکلنے والا تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لئے) جا رہے تھے آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا باندھ لے اور جو حج کا باندھنا چاہے وہ حج کا باندھ لے اگر میں ساتھ ہدی[1] نہ لاتا تو میں بھی عمرے کا ہی احرام باندھتا، چنانچہ بہت سے لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بہتوں نے حج کا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حائضہ ہوگئی عرفہ کا دن آگیا اور ابھی میں حائضہ ہی تھی اس کا رونا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو، سر کھول لو اور کنگھا کر لو پھر حج کا احرام باندھنا، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد جب محصب کے قیام کی رات آئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عبدالرحمن کو تنعیم بھیجا، وہ مجھے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر لے گئے وہاں سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے (چھوڑے ہوئے) عمرہ کے بجائے دوسرے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کا بھی حج اور عمرہ دونوں ہی پورے کر دیئے، نہ تو اس کے لئے انہیں ہدی لانی پڑی نہ صدقہ دینا پڑا اور نہ روزہ رکھنا پڑا۔

[1] ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو حاجی اپنے گھر سے قربانی کے لئے مکہ معظمہ لے جاتا ہے اگر راستے سے یا مکہ معظمہ پہنچ کر کوئی قربانی کا جانور خرید لے تو اسے ہدی نہیں کہیں گے وہ صرف قربانی کا جانور یا بدنہ ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے ساتھ مدینہ سے کوئی قربانی کا جانور، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنے ساتھ نہیں لائی تھی، حدیث میں اسی کی نفی ہے ورنہ اصل قربانی تو انہیں بہرحال کرنی پڑی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۱۲۰۔** اَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلٰى قَدْرِ النَّصَبِ:

**۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا۔** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَا: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيْلَ لَهَا انْتَظِرِيْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ ثُمَّ ائْتِيْنَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ اَوْ نَصَبِكِ

**۱۱۲۰۔ عمرہ کا ثواب، بقدر مشقت:**

**۱۶۶۴۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے اور (دوسری روایت میں) ابن عون، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسود سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ! لوگ تو دو نسک (حج اور عمرہ) کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں نے صرف ایک نسک (حج) کیا ہے اس پر ان سے کہا گیا کہ پھر انتظار کریں اور جب پاک ہو جائیں تو تنعیم جا کر وہاں سے (عمرہ کا) احرام باندھیں پھر ہم سے فلاں جگہ آملیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور مشقت کے مطابق ملے گا۔ ؎۱

**باب ۱۱۲۱۔** اَلْمُعْتَمِرُ اِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ؛

**۱۱۲۱۔ عمرہ کرنے والے نے جب عمرہ کا طواف کر لیا اور پھر چلا گیا تو کیا اس سے طواف وداع ہو جاتا ہے۔؟**

**۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا۔** اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ ذَوِيْ قُوَّةٍ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ لِاَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتّٰى نَفَرْنَا مِنْ مِّنًى

**۱۶۶۵۔** ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے افلح بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حج کے مہینوں اور اس کی حرمتوں میں ہم حج کا احرام باندھ کر چلے اور مقام سرف میں پڑاؤ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، لیکن جس کے ساتھ ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض صاحب استطاعت اصحاب کے ساتھ ہدی تھی اس لئے ان کا (احرام صرف) عمرہ کا نہیں رہا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں آئے تو میں رو رہی تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب سے جو کچھ فرمایا میں سن رہی تھی، اب تو میرا عمرہ گیا، آپ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھ سکتی (حیض کی وجہ سے) آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، تم بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو اور جو ان سب کے مقدر میں لکھا ہے وہی مقدر تمہارا بھی ہے اب احرام کا باندھ لو، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ کی بھی توفیق دے دے

؎۱ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمرہ اور تمام اصحاب کے عمرہ سے افضل تھا کیونکہ انہوں نے اس کے لئے انتظار کی تکلیف برداشت کی اور ایک قدرتی مجبوری کی وجہ سے مشقت بھی زیادہ اٹھائی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا انْتَظِرْكُمَا هٰهُنَا فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادَى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھ لیا، پھر جب ہم منیٰ سے نکل کر محصب میں ٹھہرے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ، (تنعیم) تاکہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لیں۔ پھر طواف وسعی کرو ہم تمہارا یہیں انتظار کریں گے، ہم آدھی رات کو آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا، کیا فارغ ہوگئے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آں حضورؐ نے اس کے بعد اپنے اصحاب سے کوچ کا اعلان کرا دیا، بیت اللہ کا طواف کرنے والے اصحاب میں صبح کی نماز سے پہلے روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چلے۔

## بَاب ۱۱۲۲۔ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

## ۱۱۲۲۔ جو حج میں کیا جاتا ہے وہی عمرہ میں کیا جائے!

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ ابْنُ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ۔

۱۶۶۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے صفوان بن یعلی بن امیہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے تو آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جبہ پہنے ہوئے اور اس پر خلوق یا زردی کا اثر تھا اس نے پوچھا مجھے اپنے عمرہ میں آپ کس طرح کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا، میری بڑی آرزو تھی کہ جب آں حضورؐ پر وحی نازل ہو رہی ہو تو میں آپ کو دیکھوں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہو رہی ہو اس وقت تم آں حضورؐ کو دیکھنے کے آرزومند ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے کپڑے کا کنارہ اٹھایا اور میں نے اس میں سے آپ کو دیکھا، زور زور سے سانس کی آواز آ رہی تھی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے بیان کیا "جیسے اونٹ کے سانس کی آواز ہوتی ہے" پھر جب وحی اترنی بند ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اپنا جبہ اتار دو خلوق کے اثر کو دھو دو زردی کو صاف کرلو، جس طرح حج میں کرتے ہو (یعنی جن افعال سے بچتے ہو) اسی طرح عمرہ میں بھی کرو۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ

۱۶۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا

www.sirat-e-mustaqeem.com



النبي صلى الله عليه وسلم وانا يومئذ حديث السن ارايت قول الله تبارك وتعالى إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما إنما أنزلت هذه الآية في الأنصار كانوا يهلون لمناة وكانت مناة حذو قديد وكانوا يتحرجون ان يطوفوا بين الصفا والمروة فلما جاء الإسلام سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأنزل الله تعالى إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما زاد سفيان وابو معاوية عن هشام ما اتم الله حج امرئ ولا عمرته لم يطف بين الصفا والمروة ؛

ابھی میں نو عمر تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہونا چاہیئے لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اگر حقیقت وہی ہوتی جیسا تم بتا رہے ہو پھر ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج واقعی نہیں ہوتا تھا لیکن یہ آیت تو انصار کے لئے نازل ہوئی تھی جو منات بت کا احرام باندھتے تھے یہ منات، قدید کے مقابل میں تھا، انصار، صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، پھر جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "صفا اور مروہ" اللہ کے شعائر ہیں اس کے لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی نہیں" سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطے سے یہ زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی ایسے شخص کے حج یا عمرہ کو پورا نہیں کیا جس نے صفا اور مروہ کی سعی نہ کی ہو۔

## باب ۱۱۲۳۔ متى يحل المعتمر

وقال عطاء عن جابر رضي الله عنه امر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه ان يجعلوها عمرة ويطوفوا ثم يقصروا ويحلوا ؛

**۱۱۲۳۔ عمرہ کرنے والا کب حلال ہوگا؟** عطاء رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کہ حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دیں اور طواف (بیت اللہ اور صفا۔مروہ) کریں پھر بال ترشوا کر حلال ہو جائیں۔

**۱۶۶۸۔ حدثنا** اسحٰق بن ابراهيم عن جرير عن اسماعيل عن عبد الله بن ابي اوفى قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم واعتمرنا معه فلما دخل مكة طاف وطفنا معه واتى الصفا والمروة واتيناها معه وكنا نستره من اهل مكة ان يرميه احد فقال له صاحب لي اكان دخل الكعبة قال لا قال فحدثنا ما قال لخديجة قال بشروا خديجة ببيت من الجنة من قصب

**۱۶۶۸۔** ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے ان سے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا چنانچہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے (بیت اللہ کا) طواف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی طواف کیا پھر صفا اور مروہ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ آئے ہم آپ کی مکہ والوں سے حفاظت کر رہے تھے کہ کہیں کوئی تیر نہ چلا دے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آں حضور کعبہ میں داخل ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے پھر پوچھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ ؛

متعلق جو فرمایا تھا وہ ہم سے بیان کیجئے انہوں نے بیان کیا کہ آں حضورؐ نے فرمایا تھا "خدیجہ کو جنت میں ایک موتی کے گھر بشارت ہو جس میں نہ کسی کا شور و غل ہوگا نہ تکلیف۔

١٦٦٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؛

۱۶۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے کہا کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو عمرہ کے لئے بیت اللہ کا طواف تو کرتا ہے لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا کیا وہ (صرف بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکتا ہے؟ انہوں نے اس کا جواب یہ دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے اور آپ نے بیت اللہ کا سات چکروں کے ساتھ طواف کیا، پھر مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد صفا اور مروہ کی سات مرتبہ سعی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے۔

١٦٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ .

۱۶۷۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے طارق بن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطحاء میں حاضر ہوا، آپ وہاں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے (حج کے لئے مکہ جاتے ہوئے) آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا حج ہی کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے پوچھا کیا اور احرام کس چیز کا باندھا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہو آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا، اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کی سعی پھر حلال ہو جانا، چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس آیا اور انہوں نے میرا سر صاف کیا اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا۔ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) اسی کے مطابق لوگوں کو مسئلہ بتایا کرتا تھا جب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب اللہ پر بھی عمل کرنا چاہیئے کہ اس میں ہمیں (حج اور عمرہ) پورا کرنے کا حکم ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہیئے کہ آپ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے تھے جب تک ہدی کی قربانی نہیں ہوگئی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٦٧١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ

۱۶۷۱ - ہم سے احمد بن عیسٰی نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی انہیں ابو الاسود نے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے مولیٰ عبداللہ نے ان سے حدیث بیان کی انہوں نے اسماء رضی اللہ عنہا سے سنا تھا وہ جب بھی حجون پہاڑ سے ہو کر گزرتیں تو یہ کہتیں "رحمتیں نازل ہوں اللہ کی محمد پر، ہم نے آپ کے ساتھ یہیں قیام کیا ان دنوں ہمارے پاس (سامان) بہت ہلکے پھلکے تھے سواریاں بھی کم تھیں اور زاد راہ کی بھی کمی تھی میں نے، میری بہن عائشہ نے زبیر اور فلاں فلاں رضی اللہ عنہم نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

## بَابُ ١٢٢٤ - مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ.

## ۱۲۲۴ - حج، عمرہ، یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟

١٦٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

۱۶۷۲ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ کا چڑھاؤ ہوتا تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم واپس ہو رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اسی کی حمد کرتے ہوئے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور سارے لشکر کو تنہا شکست دے دی۔"

## بَابُ ١٢٢٥ - اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ.

## ۱۲۲۵ - آنے والے حاجیوں کا استقبال اور تین آدمی ایک سواری پر۔

١٦٧٣ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

۱۶۷۳ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو عبدالمطلب کے چند بچوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ نے ایک بچے کو (اپنی سواری کے) آگے بٹھا لیا اور دوسرے کو پیچھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۱۲۶۔** اَلْقُدُوْمِ بِالْغَدَاۃِ ؛

**۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ ؛

**باب ۱۱۲۷۔** الدُّخُوْلِ بِالْعَشِيِّ ؛

**۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً ؛

**باب ۱۱۲۸۔** لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ ؛

**۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا ؛

**باب ۱۱۲۹۔** مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ ؛

**۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا** سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ الْحٰرِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا ؛

**۱۱۲۶۔ صبح کے وقت آنا**

**۱۶۷۴۔** ہم سے حجاج بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے، آپ صبح تک ساری رات وہیں رہتے، (پھر مدینہ تشریف لاتے)

**۱۱۲۷۔ دوپہر بعد گھر آنا۔**

**۱۶۷۵۔** ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے۔ یا صبح کے وقت پہنچ جاتے تھے یا دوپہر بعد؛

**۱۱۲۸۔ جب شہر پہنچے تو گھر رات کے وقت نہ جائے؛**

**۱۶۷۶۔** ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محارب نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر رات کے وقت اترنے سے منع کیا تھا (مطلب یہ ہے کہ سفر سے گھر رات میں آنے کا معمول نہ بنانا چاہیئے۔ اتفاق اور ضرورت کی بات الگ ہے)؛

**۱۱۲۹۔ جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری تیز کر دی۔**

**۱۶۷۷۔** ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کے بالائی علاقوں پر نظر پڑتی تو اپنا اونٹ تیز کر دیتے اگر کوئی دوسرا جانور بھی ہوتا تو اسے بھی تیز کر دیتے تھے۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ حارث بن عمیر نے حمید کے واسطہ سے یہ زیادتی کی ہے کہ "مدینہ سے محبت لگاؤ کی وجہ سے سواری تیز کر دیتے تھے۔"

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحٰرِثُ بْنُ عُمَيْرٍ ؛

۱۶۷۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے (درجات کے بجائے) جدرات کہا، اس کی متابعت حارث بن عمیر نے کی ؛

## باب ۱۱۳۰۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ؛

۱۱۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ گھروں میں دروازوں[۲] سے داخل ہوا کرو ؛

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاءُوا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَلٰكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ؛

۱۶۷۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براءؓ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی انصار جب حج کے لئے آتے تھے تو (احرام کے بعد) گھروں میں دروازوں سے نہیں جاتے تھے بلکہ دیواروں سے کود کر (گھر کے اندر) داخل ہوتے تھے پھر (اسلام کے بعد) ایک انصاری شخص آیا اور دروازے سے گھر میں داخل ہوا، اس پر جیسے اسے لوگوں نے عار دلائی تو وحی نازل ہوئی کہ "یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ گھروں میں پشت سے (دیواروں پر چڑھ کر) آؤ بلکہ نیک شخص وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے ہو کر آئے۔"

## باب ۱۱۳۱۔ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ ؛

۱۱۳۱۔ سفر عذاب کا ایک "ٹکڑا" ہے۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ ؛

۱۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سمی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر تو ایک عذاب ہے، آدمی کو کھانے پینے اور سونے (ہر ایک چیز) سے روک دیتا ہے اس لئے جب اپنی ضرورت پوری کر لو تو فوراً گھر واپس آجایا کرو۔

## باب ۱۱۳۲۔ اَلْمُسَافِرُ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَتَعَجَّلَ إِلٰى أَهْلِهِ ؛

۱۱۳۲۔ جب مسافر گھر جلدی پہنچنا چاہے ؛

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ

۱۶۸۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے بیان

---

۱؎ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے وطن سے مشروعیت، سفر میں وطن کا اشتیاق اور اس کی طرف لگن کا ثبوت ہوتا ہے وطن سے محبت ایک فطری بات ہے اور اسلام نے بھی اسے سراہا ہے۔

۲؎ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سوا عام عرب جب احرام باندھ لیتے تو گھروں میں دروازوں سے آنے کو برا سمجھتے تھے ان کے خیال میں دروازے کا سایہ اسر کسی چیز سے چھپا لینے کے مرادف تھا۔ اس لئے وہ اس سے بچتے تھے قرآن نے اسی کی تردید کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا کہ انہیں صفیہ بنت ابی عبید کی سخت علالت کی اطلاع ملی اور وہ نہایت تیزی سے چلنے لگے، پھر جب شفق غروب ہوگئی تو اترے اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں (عشاء اور مغرب) ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

**باب ۱۱۳۳۔** اَلْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ قَالَ عَطَاءٌ اَلْاِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ۔

**۱۱۳۳۔** محصر[1] اور شکار کی جزاء! اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس تم اگر روک دیئے جاؤ تو قربانی میسر ہو، اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈاؤ، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے (یعنی قربانی نہ ہو جائے)" عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احصار ہر چیز کی وجہ سے متحقق ہو جاتا ہے جو روکنے کا سبب بن جائے۔

**باب ۱۱۳۴۔** اِذَا اُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ۔

**۱۱۳۴۔** اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا؟

**۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

**۱۶۸۲۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فتنہ کے زمانہ میں مکہ عمرہ کے لئے جانے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ الحرام پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا چنانچہ آپ نے بھی صرف عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

**۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ

**۱۶۸۳۔** ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہیں عبید اللہ بن عبداللہ

---

[1] محصر، احصار سے اسم مفعول ہے احصار لغت میں بھی مرض یا دشمن دونوں کی وجہ سے رکاوٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور حج کی شرعی اصطلاح میں احناف کے یہاں بھی اس سے یہی مراد ہے اور بعض اسلاف نے بھی اس کے یہی معنی شرعی اصطلاح میں مراد لئے ہیں، عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اس عنوان کے تحت ذیل میں جو مصنف نے بیان کیا وہ اس سے بھی عام ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس سے صرف دشمن کی رکاوٹ مراد لیتے ہیں اگرچہ آیت جس میں احصار کا ذکر ہوا ہے وہ دشمنوں ہی سے متعلق نازل ہوئی تھی لیکن بہرحال لفظ عام ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے صرف دشمن کی رکاوٹ سے خاص کر دیا جائے اور پھر بیماری تو بعض اوقات جان لیوا دشمن ثابت ہوتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى وَكَانَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافًا وَّاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

اور سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ جن دنوں ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر لشکر کشی ہوئی تھی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں نے کہا (کیونکہ آپ مکہ جانا چاہتے تھے) کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کو بیت اللہ پہنچنے سے روک نہ دیا جائے اس پر آپ نے جواب دیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی گئے تھے اور کفار قریش بیت اللہ پہنچنے میں حائل ہوگئے تھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور سر منڈا لیا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے بھی، انشاء اللہ، عمرہ اپنے پر ضروری قرار دے لیا ہے میں جاؤں گا اور اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے کا راستہ مل گیا تو طواف کروں گا لیکن اگر مجھے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ تھا، چنانچہ ذوالحلیفہ سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا پھر تھوڑی دور چل کر فرمایا حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اب میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی اپنے پر ضروری قرار دے لیا ہے آپ حج اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ قربانی کے دن حلال ہوئے اور قربانی کی آپ فرماتے تھے کہ جب تک مکہ پہنچ کر ایک طواف نہ کرلے حلال نہ ہونا چاہیئے۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ لَوْ اَقَمْتَ بِهٰذَا۔

۱۶۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ رضی اللہ کے کسی بیٹے نے ان سے کہا تھا کاش اس سال رک جاتے۔

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَآءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

۱۶۸۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روک دیئے گئے تو آپ نے اپنا سر منڈایا، ازواج مطہرات کے پاس گئے اور قربانی کی پھر آئندہ سال ایک عمرہ کیا۔

## بَابُ ۱۱۳۵۔ الْاِحْصَارِ فِي الْحَجِّ۔

## ۱۱۳۵۔ حج سے روکنا۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا

۱۶۸۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْ يَصُوْمُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ ؕ

دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، کیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے، اگر کسی کو حج سے روک دیا جائے تو (اگر ممکن ہو سکے) اسے بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیئے اور صفا اور مروہ کی سعی۔ پھر ہر اس چیز سے حلال ہو جانا چاہیئے (جو اس کے لئے (حج کی وجہ سے) احرام تھیں اور (اس کے بدلہ میں) دوسرے سال حج کرنا چاہیئے، پھر قربانی کرنی چاہیئے یا اگر قربانی نہ ملے تو روزے رکھنے چاہییں، عبداللہ سے روایت ہے کہ ہمیں معمر نے حدیث کی خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہمانے اسی طرح۔

## باب ۱۱۳۶ ۔ اَلنَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ ؕ

### ۱۱۳۶۔ حصر میں سر منڈانے سے پہلے قربانی:

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ ؕ

۱۶۸۷۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور انہیں مسورہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) قربانی، سر منڈانے سے پہلے کی تھی اور اپنے اصحاب کو بھی اسی کا حکم دیا تھا۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِيْنَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَاْسَهُ ؕ

۱۶۸۸۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی انہیں ابو بدر شجاع بن ولید نے خبر دی ان سے معمر بن محمد عمری نے بیان کیا اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ اور سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی (کہ وہ اس سال مکہ نہ جائیں) تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھ کر گئے تھے اور کفار قریش نے ہمیں بیت اللہ سے روک دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھ کر گئے تھے اور کفار قریش نے ہمیں بیت اللہ سے روک دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور سر منڈایا۔

## باب ۱۱۳۷ ۔ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

### ۱۱۳۷۔ جس نے کہا کہ محصر پر قضا ضروری نہیں ہے۔

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ

روح نے بیان کیا، ان سے شبل نے ان سے ابن ابی نجیح نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قضا اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب کوئی حج کو اپنی بیوی سے ہم بستر ہونے کی وجہ سے توڑ دے لیکن اگر کوئی عذر پیش

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَبَسَهُ عُذْرٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَاِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَّهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهُ اِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّبْعَثَ وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّبْعَثَ بِهٖ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَّغَيْرُهُ يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ يَّصِلَ الْهَدْيُ اِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يُذْكَرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ يَّقْضُوْا شَيْئًا وَّلَا يَعُوْدُوْا لَهُ وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ۔

آگیا یا اس کے علاوہ کوئی بات ہوئی تو وہ حلال ہو جائے، قضا اس پر ضروری نہیں اور ساتھ قربانی کا جانور تھا اور محصر ہوا تو قربانی ذبح کر دے (جہاں پر بھی اس کا قیام ہو) یہ اس صورت میں جب قربانی کا جانور (قربانی کی جگہ) بھیجنے کی اسے استطاعت نہ ہو لیکن اگر اس کی استطاعت ہے تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے، حلال نہ ہو، مالک وغیرہ رحمہم اللہ نے کہا کہ (محصر) خواہ کہیں بھی ہو اپنی قربانی ذبح کر دے اور سر منڈائے اس پر قضا ضروری نہیں[1]، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے حدیبیہ میں بغیر طواف اور بغیر قربانی کے بیت اللہ تک پہنچے ہوئے، قربانی کی، سر منڈایا، اور ہر چیز سے حلال ہو گئے تھے پھر کوئی نہیں کہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی قضا کا یا کسی بھی چیز کے اعادہ کا حکم دیا اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔[2]

باب ۱۱۳۸۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ وَهُوَ مُخَيَّرٌ فَاَمَّا الصَّوْمُ فَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ

۱۱۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگر تم میں سے کوئی مریض ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اسے روزے، یا صدقے، یا قربانی کا فدیہ دینا چاہیئے، یعنی اسے اس کا اختیار ہے اور اگر روزہ رکھنا ہے تو تین دن رکھے[3]

[1] امام ابوحنیفہ رحمۃ علیہ اس مسلک کے خلاف ہیں ان کے نزدیک محصر پر قضا بہر صورت واجب ہے، عمرہ ہو یا حج اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حج سے اگر کسی کو روک دیا گیا تو اس کی قضا واجب ہے اختلاف صرف عمرہ کی صورت میں ہے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے یہاں قضا اور عدم قضا کی دوسری صورتیں ہیں یعنی اگر کسی کو غیر اختیاری اور قدرتی عذر پیش آیا تو قضا نہیں ہے لیکن اختیاری عذر کی صورت میں قضا ہے۔ [2] امام طحاوی نے محمد اسحاق کی روایت نقل کی ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حرم میں داخل ہے صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حدود حرم میں داخل ہے اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ تمام حدیبیہ حدود حرم سے باہر ہے حنفیہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ حاجی حدود حرم میں ہی قربانی ذبح کر سکتا ہے اور اگر محصر ہے تو اسے حرم میں قربانی بھیجنی چاہیئے اور جب قربانی اپنی جگہ پہنچ کر ذبح ہو جائے پھر حلال ہونا چاہیئے۔

[3] یہ فدیہ بیماری یا سر کی تکلیف کی وجہ سے نہیں دینا پڑے گا بلکہ جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے یا سر منڈانے پر فدیہ ہے، یا جوؤں کے مارنے پر جو سر منڈانے کا لازمی نتیجہ ہے، جب کہ سر میں جوئیں ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٦٨٩ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ " فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدَى ؛

١٦٨٩ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے حدیث بیان کی کہ فتنہ کے زمانہ میں جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عمرہ کے ارادے سے چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ ہی کا احرام باندھا تھا پھر آپ نے کچھ سوچا اور فرمایا کہ عمرہ اور حج تو ایک ہی ہیں اس کے بعد اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوکے بھی یہی فرمایا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ اب حج بھی اپنے لئے ضروری قرار دے لیا ہے پھر (مکہ پہنچ کر) آپ نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا آپ کا خیال تھا کہ یہ کافی ہے آپ کے ساتھ قربانی کا جانور بھی تھا۔

١٦٩٠ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ ؛

١٦٩٠ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں حمید بن قیس نے انہیں مجاہد نے انہیں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور انہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا غالباً جوؤں سے تم کو تکلیف محسوس کر رہے ہو، انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنا سر منڈا لو اور تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ، مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔

## بَابٌ ١١٣٩ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ ؛

## ١١٣٩ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا صدقہ" (دیا جائے) یہ صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے (کی صورت میں ہوگا)

١٦٩١ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ

١٦٩١ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس آکر کھڑے ہوئے تو جوئیں میرے سر سے برابر گرری جا رہی تھی آپ نے فرمایا یہ جوئیں تمہارے لئے تکلیف دہ ہیں میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، پھر سر منڈا لو یا آپ نے صرف

www.sirat-e-mustaqeem.com



آخْلِقْ قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ اَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ ؛

## باب ۱۱۴۰ - اَلطَّعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ ؛

۱۶۹۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى اَوْ مَا كُنْتُ اُرٰى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ ؛

## باب ۱۱۴۱ - اَلنُّسُكُ شَاةٌ ؛

۱۶۹۳ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَاَنَّهٗ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى وَجْهِهٖ طَمَعٍ اَنْ يَدْخُلُوْا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

یہ فرمایا کہ منڈ لو، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی کہ، اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو،، آخر آیت تک۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین دن کے روزے رکھ لو، یا ایک فرق بیں چھ مسکینوں کو کھانا دے دو یا جو میسر ہو اس کی قربانی کر دو،

## ۱۱۴۰۔ فدیہ کے طور پر نصف صاع کھانا کھلانا۔

۱۶۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے ان سے عبداللہ بن معقل نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت) اگرچہ خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن حکم اس کا سب کے لئے ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جوئیں میرے چہرہ پر (سر سے) گر رہی تھیں آں حضورؐ نے فرمایا (یہ دیکھ کر) میں نہیں سمجھتا تھا کہ تمہیں اتنی زیادہ تکلیف ہوگی یا (آپ نے فرمایا) میں نہیں سمجھتا تھا کہ جہد (مشقت) تمہیں اس حد تک ہوگی، کیا تمہارے پاس کوئی بکری ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو آدھا صاع؛

## ۱۱۴۱۔ نسک سے مراد بکری ہے۔

۱۶۹۳۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے شبل نے حدیث بیان کی ان سے ابن نجیح نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے پوچھا، کیا ان جوؤں سے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اس لئے آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنا سر منڈا لیں وہ اس وقت حدیبیہ میں تھے (صلح حدیبیہ کے سال) اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں انہیں حلال ہونا پڑے گا بلکہ سب کی خواہش یہ تھی کہ مکہ میں داخل ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ چھ مسکینوں کو ایک فرق تقسیم کر دیا جائے یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ مِثْلَهُ ؛

روزے رکھیں۔ محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ ہم سے ورقاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی نجیح نے ان سے مجاہد نے انہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی اور انہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو جوئیں ان کے چہرہ پر سے گر رہی تھیں۔ سابقہ حدیث کی طرح۔

## باب ۱۱۴۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا رَفَثَ ؛

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ؛

### ۱۱۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " فلا رفث "؛

۱۶۹۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور اس میں نہ (رفث) محرکات جماع کئے اور نہ حد سے بڑھا تو اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا (یعنی تمام گناہوں سے پاک و طاہر۔

## باب ۱۱۴۳۔ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؛

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ؛

### ۱۱۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حج میں حد سے نہ بڑھنا ہو اور نہ لڑائی جھگڑا ہو ؛

۱۶۹۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور نہ محرکات جماع کئے نہ حد سے بڑھا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

## باب ۱۱۴۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ، وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ ، وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا

### ۱۱۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور نہ مارو شکار جس وقت تم احرام میں ہو، اور جو کوئی تم میں اس کو جان کر مارے تو اس پر اس مارے ہوئے کے برابر بدلہ ہے، مویشیوں میں سے جو تجویز کریں تم میں سے دو معتبر آدمی، اس طرح سے کہ وہ جانور بدلہ کا بطور نیاز پہنچایا جائے کعبہ تک، یا اس پر کفارہ ہے چند محتاجوں کو کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ چکھے سزا اپنے کام کی، اللہ تعالیٰ نے معاف کیا، جو کچھ ہو چکا اور جو کوئی پھر کرے گا اس سے بدلہ لے گا، اللہ، اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے، حلال ہوا تمہارے لئے دریا کا شکار اور دریا کا کھانا، تمہارے فائدہ کے واسطے اور سب مسافروں کے۔ اور حرام ہوا تم پر جنگل کا شکار جب

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ؏

تک تم احرام میں رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ جس کے پاس تم جمع ہوگے؛

**باب ۱۱۴۵** ۔ اِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَاَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ اَكَلَهٗ وَلَمْ يَرَى ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَاْسًا وَّهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ مِثْلُ فَاِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُوْنَ يَجْعَلُوْنَ عَدْلًا ؏

**۱۱۴۵** ۔ شکار اس نے کیا جو محرم نہیں تھا پھر اسے محرم کو ہدیہ کیا تو محرم اسے کھا سکتا ہے انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (محرم کے لئے) شکار کے سوا دوسرے جانور اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ عدل (بفتح عین) مثل کے معنی میں بولا جاتا ہے اور عِدل (عین کو اجب زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو وزن کے معنی میں ہو جاتا ہے، قیاما، قواما (کے معنی میں ہے، قیم) یعدلون کے معنی ہیں مثل بنانے کے[۲]۔

**۱۶۹۶** ۔ **حَدَّثَنَا** مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوْهُ بِغَيْقَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا اَبِيْ مَعَ اَصْحَابِهٖ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

**۱۶۹۶** ۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد صلح حدیبیہ کے موقعہ پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن (خود انہوں نے ابھی) نہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ مقام غیقہ میں دشمن ان کی تاک میں ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو قتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا، میرے والد (ابو قتادہؓ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگے (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گورخر سامنے تھا، میں اس پر جھپٹا اور نیزے سے اسے ٹھنڈا کر دیا، میں نے

---

[۱] اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہے کہ وجوب جزاء میں قصد و نسیان کو کوئی دخل نہیں، کیونکہ جزاء فعل کی وجہ سے نہیں محل کی خصوصیت کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اس لئے قصد یا نسیان سے اس میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ آیت میں جان کر یعنی قصداً مارنے کی جو قید ہے وہ صرف اس کی قباحت و شناعت کے بیان کرنے کے لئے لگائی گئی ہے آیت میں جزاء کا جو حکم ہوا ہے اس میں احناف کا باہم ایک مشہور اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تو یہ کہتے ہیں کہ آیت میں حکم اصلاً قیمت کے ادا کرنے کا ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اصحاب یہ کہتے ہیں کہ آیت میں اصلاً حکم اس شکار جیسے ہی کسی جانور کی جزاء کا ہے، البتہ اگر یہ نہ مل سکے تو اس وقت مثل معنوی یعنی قیمت سے جزاء دی جائے گی، اختلاف اگرچہ مشہور ہے لیکن معمولی ہے اور اسی آیت سے دونوں استدلال کرتے ہیں۔

[۲] حج اور اس کی جزاء کے سلسلے میں قرآنی آیات کے چند الفاظ کی مصنف رحمۃ اللہ علیہ تشریح کر رہے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عادت ہے کہ جب کسی مسئلہ میں قرآن کی آیات بھی ہوتی ہیں تو اس کے غریب اور مشکل الفاظ کی تشریح اس مسئلہ سے متعلق باب میں کر دیتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ اَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَاَسِيرُ شَاوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ اِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا اَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

اپنے ساتھیوں کی مدد چاہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا، اب ہمیں یہ ڈر ہوا کہ کہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) دور نہ رہ جائیں۔ چنانچہ میں نے آنحضورؐ کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ کبھی اپنے گھوڑے کو تیز کر دیتا اور کبھی آہستہ۔ آخر رات گئے بنو غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جب میں آپ سے جدا ہوا تو آپ مقام تعہن میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ مقام سقیا میں پہنچ کر آرام کریں گے (آں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتے ہیں، انہیں ڈر ہے کہ کہیں وہ بہت پیچھے نہ رہ جائیں اس لئے آپ ان کا انتظار کریں، پھر میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے ایک گورخر مارا تھا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت اب بھی میرے پاس ہے آپؐ نے لوگوں سے کھانے لئے فرمایا، حالانکہ سب محرم تھے۔[1]

## باب ۱۱۴۶۔ اِذَا رَاَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ ۔

## ۱۱۴۶۔ محرم شکار دیکھ کر ہنسنے لگے اور جو محرم نہیں تھا، وہ سمجھ گیا؟

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ فَاُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ اَصْحَابِي بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ اِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَاَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَاَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِينُونِي فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا اَنْ نُقْتَطَعَ اَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَاَسِيرُ عَلَيْهِ شَاوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ

۱۶۹۷۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا تھا (لیکن ان کا بیان تھا) کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا ہمیں غیقہ میں دشمنوں کے موجود ہونے کی اطلاع ملی اس لئے ہم ان کی تلاش میں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق) نکلے۔ پھر میرے ساتھیوں نے گورخر دیکھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے جو نظر اٹھائی تو اسے دیکھ لیا، گھوڑے پر (سوار ہو کر) میں اس پر جھپٹا اور اس کے بعد اسے زخمی کر کے ٹھنڈا کر دیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے کچھ امداد چاہی لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ہم نے اسے کھایا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (پہلے) ہمیں ڈر ہوا

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم شکار کا گوشت کھا سکتا ہے۔ بعض اسلاف کا یہ مسلک ہے کہ جس طرح محرم کے لئے شکار کرنا جائز نہیں اسی طرح اس کا گوشت بھی کھانا جائز نہیں ہے، خواہ اس نے خود شکار کیا ہو یا اس کے لئے شکار کسی نے کیا ہو اور اگر اس کے لئے شکار نہ بھی کیا ہو پھر بھی جائز نہیں، احناف کا اس سلسلے میں مسلک یہ ہے کہ اگر محرم نے خود نہ شکار کیا نہ کسی قسم کی اعانت کی تو وہ شکار کا گوشت کھا سکتا ہے حدیث میں بھی یہی صورت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے ابو قتادہؓ کی کوئی مدد نہیں کی لیکن خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ چونکہ محرم نہیں تھے اس لئے انہوں نے شکار کیا تو سب نے اس کا گوشت کھایا ان کے ساتھیوں نے بھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں نے بھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَکْتُہٗ بِتَعْہِنَ وَھُوَ قَائِلٌ السُّقْیَا فَلَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اِنَّ اَصْحَابَکَ اَرْسَلُوْا یَقْرَءُوْنَ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَرَحْمَۃَ اللّٰہِ وَبَرَکَاتِہٖ وَاِنَّھُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ یَقْتَطِعَھُمُ الْعَدُوُّ دُوْنَکَ فَانْظُرْھُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَاِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَۃً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْا وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ؛

کہ کہیں ہم آنحضورؐ سے دور رہ جائیں اس لئے میں بھی اپنا گھوڑا تیز کر دیتا اور کبھی آہستہ۔ آخر میری ملاقات ایک بنی غفار کے آدمی سے آدھی رات میں ہوئی، میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں آپؐ سے تعہن میں جدا ہوا تھا اور آپ کا ارادہ یہ تھا کہ مقام سقیا میں آرام کریں گے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ کے اصحاب نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا ہے اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں آپؐ کے اور ان کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے اس لئے آپؐ ان کا انتظار کیجئے، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا میں نے یہ بھی عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا ہے اور ہمارے پاس کچھ بچا ہوا ہے اب بھی موجود ہے اس پر آنحضورؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ، حالانکہ وہ لوگ محرم تھے[1]

## باب ۱۱۴۷۔ لَا یُعِیْنُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِیْ قَتْلِ الصَّیْدِ ؛

## ۱۱۴۷۔ شکار کرنے میں محرم، غیر محرم کی اعانت نہ کرے

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ سَمِعَ اَبَا قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَۃِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی ثَلٰثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَۃِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَیْرُ الْمُحْرِمِ فَرَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یَتَرَاءَوْنَ شَیْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ یَعْنِیْ وَقَعَ سَوْطُہٗ فَقَالُوْا لَا نُعِیْنُکَ عَلَیْہِ بِشَیْءٍ اِنَّا مُحْرِمُوْنَ فَتَنَاوَلْتُہٗ فَاَخَذْتُہٗ ثُمَّ اَتَیْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَّرَاءِ اَکَمَۃٍ فَعَقَرْتُہٗ فَاَتَیْتُ بِہٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ کُلُوْا وَقَالَ

۱۶۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے ان سے ابوقتادہ کے مولیٰ نافع نے، انہوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے تین منزل دور مقام قاحہ میں تھے۔ ح اور ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام قاحہ میں تھے۔ بعض اصحاب تو محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں، میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گورخر سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا کوڑا گر گیا اور اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا لیکن ساتھیوں نے کہا ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے کیونکہ محرم تھے اس لئے میں نے خود اٹھا لیا اس کے بعد اس گورخر کے پاس ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے مار لیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لایا۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ شکار سامنے ہو اور محرم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگیں ادھر ایک شخص جو محرم نہیں ہے ان کا مطلب سمجھ جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ کسی اعانت، یا اشارہ کے ضمن میں نہیں آتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَعْضُهُمْ تَأْكُلُوا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلُوهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو وَاذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هٰذَا أَوْ غَيْرِهِ وَقَدِمَ عَلَيْنَا هٰهُنَا۔

بعضوں نے تو یہ کہا کہ ہمیں بھی کھا لینا چاہیئے لیکن بعضوں نے کہا کہ نہ کھانا چاہیئے، پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، آپ ہم سے آگے تھے، میں نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے بتایا کہ کھاؤ، یہ حلال ہے ہم سے عمرو بن دینار نے کہا کہ صالح بن کیسان کی خدمت میں حاضر ہو کر اس حدیث اور اس کے علاوہ کے متعلق پوچھ سکتے ہو، وہ ہمارے پاس یہاں آئے تھے۔

## باب ۱۱۷۸۔ لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ۔

## ۱۱۷۸۔ غیر محرم کے شکار کرنے کے لئے، محرم شکار کی طرف اشارہ نہ کرے۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

۱۶۹۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عمرہ کا) ارادہ کر کے نکلے، صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی آپ کے ساتھ تھے آں حضورؐ نے صحابہ کی ایک جماعت کو جن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ہدایت دے کر بھیجا کہ دریا کے کنارے ہو کر جاؤ (اور دشمن کا پتہ لگاؤ) پھر ہم سے آملو، چنانچہ یہ جماعت دریا کے کنارے سے ہو کر چلی واپسی میں سب نے احرام باندھ لیا تھا لیکن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا یہ قافلہ چل رہا تھا کہ چند گورخر دکھائی دیئے، ابوقتادہ ان پر جھپٹ پڑے اور ایک مادہ کو شکار کر لیا پھر ایک جگہ ٹھہر کر اس کا گوشت کھایا اب یہ خیال آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ چنانچہ جو گوشت باقی بچا وہ ہم ساتھ لائے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، تو عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب لوگ تو محرم تھے، لیکن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا، پھر ہم نے کچھ گورخر دیکھے اور ابوقتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کا شکار کر لیا، اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھایا، پھر خیال آیا کہ ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لئے جو کچھ باقی بچا وہ ہم ساتھ لائے ہیں، آپ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے شکار کرنے کے لئے کہا تھا؟ یا کسی نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا کہ نہیں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر باقی ماندہ گوشت بھی کھالو۔

## باب ۱۱۷۹۔ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ

## ۱۱۷۹۔ اگر کسی نے محرم کے لئے زندہ گورخر بھیجا ہو تو

www.sirat-e-mustaqeem.com



حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ؛

قبول نہ کرنا چاہیئے ؛

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ؛

۱۷۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ ابواء یا ودان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر کا ہدیہ دیا تو آں حضورؐ نے اسے واپس کر دیا تھا پھر جب آپ نے ان کے چہرے کا رنگ دیکھا (کہ واپس کرنے کی وجہ سے وہ ملول ہوگئے ہیں) تو آپؐ نے فرمایا کہ واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم محرم ہیں[1]۔

## بَابُ ۱۱۵۰۔ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ؛

## ۱۱۵۰۔ کون سے جانور محرم مار سکتا ہے ؟

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ؛

۱۷۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں، جنہیں مارنے میں محرم کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ ح اور عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ إِحْدٰى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ؛

۱۷۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے زید بن جبیر نے بیان کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محرم مار سکتا ہے

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ

۱۷۰۳۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں کوئی حرج نہیں، کوا، چیل، چوہا، بچھو، اور کاٹ

---

[1] عنوان کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس شکار کو واپس کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شکار زندہ تھا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات دوسرے قرائن کی روشنی میں کہی ہے ورنہ خود اس حدیث میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، مصنف اس مسئلہ میں احناف کے مسلک کے موافق ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


اَلْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ .

کھانے والا کتا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلُهُنَّ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ .

۱۷۰۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ طرح کے جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موذی ہیں اور انہیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کاٹنے والا کتا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهَذَا أَنَّ مِنًى مِنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا .

۱۷۰۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے اسود کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے غار میں تھا کہ آپ پر سورۂ المرسلات نازل ہونی شروع ہوئی، پھر آپ اس کی تلاوت کرنے لگے اور میں آپ کی زبان سے اسے سیکھنے لگا، ابھی آپ نے تلاوت ختم بھی نہیں کی تھی کہ ہم پر ایک سانپ گرا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو، چنانچہ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ ہو گئے وہ بھی تمہارے شر سے محفوظ چلا گیا۔ ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ اس حدیث سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ منیٰ حرم میں داخل ہے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں سانپ مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ .

۱۷۰۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو موذی کہا تھا لیکن میں نے آپ سے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا بھی حکم دیا تھا[1]

---

[1] پہلے آچکا ہے کہ محرم کے لئے شکار وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے، لیکن بعض موذی جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، جیساکہ ان احادیث سے ان کی تفصیل معلوم ہوتی ہے اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک، تمام وہ حیوانات جن کا گوشت کھانا شریعت میں منع ہے، محرم انہیں مار سکتا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تمام موذی جانوروں کو مارنا جائز ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۱۵۱۔** لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ۔

**۱۱۵۱۔** حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حرم کے کانٹے نہ کاٹے جائیں۔

**۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ بِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ نِ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيْرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْدِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدُ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ إِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ خَرْبَةٌ بَلِيَّةٌ۔

**۱۷۰۶۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے ان سے ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے کہ جب عمرو بن سعید مکہ لشکر بھیج رہا تھا تو انہوں نے اس سے کہا امیر اگر اجازت دیں تو میں ایک ایسی حدیث بیان کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمائی تھی اس حدیث مبارک کو میرے ان کانوں نے سنا تھا اور میرے دل نے پوری طرح اسے محفوظ کر لیا تھا جب آپ تکلم فرما رہے تھے تو میری یہ آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں آپ نے اللہ کی حمد اور اس کی ثنا کی پھر فرمایا کہ مکہ کی حرمت اللہ نے قائم کی ہے لوگوں نے نہیں! اس لئے کسی ایسے شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ حلال نہیں کہ یہاں خون بہائے اور کوئی یہاں کا ایک درخت بھی نہ کاٹے، لیکن اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال (فتح مکہ کے موقعہ پر) سے اس کی اجازت نکالے تو اس سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں ہے اور مجھے بھی تھوڑی سی دیر کے لئے اجازت ملی تھی، پھر دوبارہ آج اس کی حرمت ایسی ہی ہو گئی جیسے پہلے تھی اور ہاں موجود، غائب کو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیں۔ ابو شریح سے کسی نے پوچھا کہ پھر عمرو بن سعید نے (یہ حدیث سن کر) آپ کو کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ عمرو نے کہا ابو شریح! میں یہ حدیث تم سے بھی زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے اور چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ دیتا ہے، خربہ سے مراد خربہ بلیہ ہے[۲]۔

---

کہا ہے کہ جن کے مارنے کی خود احادیث میں اجازت دی گئی ہے، صرف انہیں جانوروں کو محرم مار سکتا ہے اب مثلاً بچھو مارنے کی اجازت حدیث میں ہے تو بچھو جیسے تمام حشرات الارض اسی ضمن میں آجائیں گے، بعض حالات میں درندوں کا مارنا بھی جائز ہے بہر حال احادیث میں چند مخصوص جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، کوئی حکم عام اس سلسلے میں نہیں۔ اب آئمہ کا یہ اجتہاد ہے کہ انہوں نے اس باب کی تمام احادیث کو سامنے رکھ کر اس کا اصل مقصد کیا سمجھا ہے۔

۲۔ اس سلسلے کی احادیث بخاری میں بکثرت گزر چکی ہیں، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف اموی خلافت، کی لشکر کشی کا یہ واقعہ ہے، ابن زبیر

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۱۵۲۔ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِي وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ اَنْ يُّنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ؛

## ۱۱۵۲۔ حرم کے شکار بھڑکائے نہ جائیں :

۱۷۰۷۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت عطا فرمائی ہے اس لئے میرے بعد بھی وہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا میرے لئے صرف ایک دن تھوڑی دیر کے لئے حلال ہوا تھا اس لئے اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور نہ وہاں گری ہوئی کوئی چیز اٹھائی جائے، البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے (تاکہ اصل مالک تک پہنچ جائے) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اذخر کی اجازت ہمارے کاریگروں اور ہماری قبروں کے لئے دے دیجئے تو آپ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے خالد نے روایت کی کہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، معلوم ہے، شکار کو نہ بھڑکانے سے کیا مراد ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ (اگر کہیں کوئی جانور سایہ میں بیٹھا ہوا ہو تو) اسے سایہ سے بھگا کر خود وہاں قیام نہ کرلینا چاہیئے

## باب ۱۱۵۳۔ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

وَقَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا؛

## ۱۱۵۳۔ مکہ میں جنگ جائز نہیں۔

ابو شریح رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ وہاں خون نہ بہانا؛

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَاِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

۱۷۰۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے [۲] اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا فرمائی تھی

---

مکہ میں قیام رکھتے تھے اور عمرو بن سعید خلافت اموی کا امیر، ان کے خلاف فوج بھیج رہا تھا ابن شریح رضی اللہ عنہ صحابی ہیں انہوں نے اس حکم کی وجہ سے کہ جو موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچا دیں، یہ ضروری سمجھا کہ عمرو کو اس خلاف شریعت فعل پر متنبہ کر دیں، عمرو نے حدیث سن کر جو یہ کہا کہ میں آپ سے زیادہ ..... اس سلسلے میں جانتا ہوں، یہ اس کی جسارت تھی، عمرو نے جواب میں جو کچھ کہا وہ اس کا اپنی ذاتی خیال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں تھی،

[۲] یعنی جب مکہ دارالاسلام ہوگیا تو ظاہر ہے کہ وہاں سے ہجرت کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا، اس لئے آپؐ نے اعلان فرمایا کہ ہجرت کا سلسلہ تو ختم ہوگیا لیکن ..... جہاد کا ثواب اچھی اور نیک نیت کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَالْاَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے اس لئے یہ اللہ کی دی ہوئی حرمت کی وجہ سے حرام ہے یہاں کسی کے لئے بھی مجھ سے پہلے جنگ جائز نہیں تھی اور مجھے بھی ایک دن تھوڑی دیر کے لئے اجازت ملی تھی اس لئے یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ اس کے شکار بھڑکائے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے عباس رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ! اذخر (ایک گھاس) کی اجازت دے دیجئے کیونکہ یہ کاریگروں کو گھروں کے لئے ضروری ہے تو آپ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے۔

**باب ۱۱۵۴۔** اَلْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ۔

**۱۱۵۴۔** محرم کا پچھنا لگوانا، محرم ہونے کے باوجود ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کے داغ لگایا تھا[1] ایسی دوا جس میں خوشبو نہ ہو اسے محرم استعمال کر سکتا ہے۔

**۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُمَا۔

**۱۷۰۹۔** ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا پہلی بات جو میں نے عطاء سے یہ سنی تھی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم تھے اس وقت آپ نے پچھنا لگوایا تھا، پھر میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے طاؤس نے حدیث بیان کی تھی اس سے میں یہ سمجھا کہ شاید انہوں نے ان دونوں حضرات سے حدیث سنی ہوگی۔

**۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ۔

**۱۷۱۰۔** ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ بن ابی علقمہ نے ان سے عبدالرحمٰن بن اعرج نے اور ان سے ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آپ محرم تھے، اپنے سر کے بیچ میں، مقام لحی جمل میں پچھنا لگوایا تھا۔

**باب ۱۱۵۵۔** تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ۔

**۱۱۵۵۔** محرم کا نکاح کرنا۔

**۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا** اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ

**۱۷۱۱۔** ہم سے ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ جا رہے تھے، ان کے صاحبزادے واقد بن عبداللہ ساتھ تھے، راستے میں بیمار ہو گئے اور عرب میں اس کا علاج تھا داغ لگانا اس لئے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ علاج کرایا، پچھنا لگوانے کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس کے لئے بال کاٹنے پڑیں تب تو صدقہ دینا پڑتا ہے اور اگر بال کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو صرف پچھنا لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم تھے[1]

**بَابُ ۱۱۵۶ ۔ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ ۔**

**۱۱۵۶ ۔ محرم مرد اور عورت کے لئے کس طرح کی خوشبو کے استعمال کی ممانعت ہے[2]** ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محرم عورت ورس یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے ۔

**۱۷۱۲ ۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَلَا وَرْسٌ وَكَانَ يَقُولُ لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ ۔

**۱۷۱۲ ۔** ہم سے عبداللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا: یا رسول اللہ! حالتِ احرام میں ہمیں کس طرح کے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ نہ قمیص پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے نہ برنس، اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو دچرمے کے، موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے اسی طرح کوئی ایسا لباس نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں عورتیں نقاب نہ ڈالیں، اور دستانے بھی نہ پہنو، اس اس روایت کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ، جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے ذکر کے سلسلے میں کی ہے عبیداللہ نے "ولا ورس" بیان کیا، وہ بیان کرتے تھے کہ احرام کی حالت میں عورت نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے استعمال کرے، مالک نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ احرام کی حالت میں عورت نقاب نہ ڈالے اس کی متابعت لیث بن ابی سلیم نے کی ہے

**۱۷۱۳ ۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

**۱۷۱۳ ۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان

[1] اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح کیا جا سکتا ہے یا نہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح میں کوئی حرج نہیں، ممنوع صرف عورت کے پاس جانا ہے امام بخاری کی یہ حدیث صاف ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے باوجود میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا، لیکن بعض احادیث سے اس کے خلاف مفہوم ہوتا ہے اور وہ دوسرے ائمہ کی دلیل ہے۔

[2] احرام باندھنے سے پہلے احناف کے یہاں بھی خوشبو کا استعمال جائز ہے اور جو خوشبو احرام سے پہلے استعمال کی گئی تھی اگر اس کی خوشبو یا دھبہ وغیرہ احرام کے بعد بھی باقی رہ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح احرام کے بعد دوا کے طور پر خوشبو استعمال کی جا سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

کی ان سے منصور نے ان سے حکم نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک محرم شخص کے اونٹ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) اس کی گردن (گرا کر) توڑ دی اور اسے جان سے مار دیا۔ اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں غسل اور کفن دیدو، لیکن اس کا سر نہ ڈھکو اور نہ خوشبو لگاؤ، کیونکہ (قیامت میں) یہ لبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے۔

**باب ۱۱۵۷۔** الِاغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا۔

**۱۱۵۷۔** محرم کا غسل کرنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محرم (غسل کے لئے) حمام میں جا سکتا ہے، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کھجانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

**۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ مِسْوَرٌ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

**۱۷۱۴۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے انہیں ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے انہیں ان کے والد نے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کا مقام ابواء میں (ایک مسئلہ پر) اختلاف ہوا، عبداللہ بن عباس تو یہ کہتے تھے کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن مسور کا کہنا ہے کہ محرم کو سر نہ دھونا چاہیئے پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں (مسئلہ پوچھنے کے لئے) بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کنویں کے کنارے غسل کر رہے تھے ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کر رکھا تھا میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں آپ کی خدمت میں مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے، یہ دریافت کرنے کے لئے کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کس طرح دھوتے تھے انہوں نے کپڑے (جس پر پردہ تھا) پر ہاتھ رکھ کر اسے نیچا کیا، اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا، جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے، اور پھر پیچھے لائے، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے (احرام کی حالت میں)

**باب ۱۱۵۸۔** لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ۔

**۱۱۵۸۔** جب محرم کو چپل نہ ملیں تو چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ لِلْمُحْرِمِ۔

۱۷۱۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے بن دینار نے خبر دی، انہوں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا تھا کہ جس کے پاس چپل نہ ہوں وہ موزے (چمڑے کے، ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر) پہن سکتا ہے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن سکتا ہے (یہ حکم) محرم کے لئے تھا۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۱۷۱۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، محرم کس طرح کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قمیص، عمامہ، پاجامہ، اور برنس (ایک خاص قسم کی ٹوپی) نہ پہنے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو، اور اگر چپل نہ ہوں تو چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے البتہ انہیں اس طرح کاٹ لینا چاہیئے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

## بَاب ۱۱۵۹۔ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ،

## ۱۱۵۹۔ تہبند نہ ہو تو پاجامہ پہن سکتا ہے۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ،

۱۷۱۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں خطبہ دیا، اس میں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پاجامہ پہن سکتا ہے اور اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو وہ چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے۔

## بَاب ۱۱۶۰۔ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ

وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ وَلَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدَى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ،

۱۱۶۰۔ محرم کا ہتھیار بند ہونا، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر دشمن کا خوف ہو اور کوئی ہتھیار باندھے تو اسے فدیہ دینا چاہیئے، فدیہ کے متعلق کوئی حدیث متابع نہیں ہے۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي

۱۷۱۸۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذی قعدہ میں عمرہ کے ارادہ سے نکلے تو مکہ والوں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ اَنْ يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا اِلَّا فِي الْقِرَابِ ؛

آپ کو مکہ میں داخل ہونے نہیں دیا، پھر ان سے صلح اس شرط پر ہوئی کہ (آئندہ سال) تلوار نیام میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں۔

## بَاب ۱۱۶۱ ۔ دُخُوْلِ الْحَرَمِ وَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَ دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَ اِنَّمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِهْلَالِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِيْنَ وَغَيْرِهِمْ ؛

۱۱۶۱۔ حرم اور مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا ابن عمر رضی اللہ عنہ احرام کے بغیر داخل ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کا ان لوگوں کو حکم دیا تھا جو حج اور عمرہ کا ارادہ کریں، اس کے لئے لکڑی بیچنے والوں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا[1]

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ؛

۱۷۱۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا تھا نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں اور دوسرے ان تمام لوگوں کے لئے تھی جو ان شہروں سے ہو کر مکہ آئیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ بھی رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ ان حدود کے اندر ہوں تو ان کی میقات وہ ہو گی، جہاں سے وہ اپنا سفر شروع کریں گے، مکہ والوں کی میقات مکہ ہو گی،

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ

۱۷۲۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جس وقت آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص

---

[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلیں انہیں احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہونا چاہیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر وہی حدیث ہے کہ اس میں صرف حج اور عمرہ کا نام لیا گیا ہے بہت سے لوگ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے حرم میں جا سکتے ہیں ان کا حدیث میں کوئی ذکر بھی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام، مکہ میں داخل ہونے کے لئے صرف انہیں لوگوں کے لئے ضروری ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور حدیث میں صرف انہیں لوگوں کو احرام کا حکم ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو حدود حرم میں داخل ہو، خواہ حج اور عمرہ کے ارادہ سے یا کسی بھی دوسری ضرورت سے گویا احرام، حرم کی حرمت کی وجہ سے واجب ہوا ہے اس میں حج یا عمرہ کی خصوصیت نہیں ہے ابن عباس کی حدیث میں حج اور عمرہ کا خاص طور سے اس لئے ذکر ہے کہ جب آپ نے وہ کلمات فرمائے تھے تو آپ حج ہی کے ارادہ سے جا رہے تھے اس لئے خاص طور سے انہیں کا ذکر بھی کیا۔ حدیث میں ہے کہ "حرم نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے میرے لئے بھی ایک دن تھوڑی دیر کے لئے حلال ہوا تھا" حنفیہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قتال کی حلت نہیں، بلکہ احرام کے بغیر داخل ہونے کی اجازت سے آپ کی مراد ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

نے آکر اطلاع دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے اگر چمٹ گیا ہے آپ نے فرمایا پھر بھی اسے قتل کر دو۔

**بَاب ۱۱۶۲**۔ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ۔

**۱۱۶۲**۔ اگر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی قمیص پہنے ہوئے احرام باندھے؟ عطاء نے بیان کیا کہ ناواقفیت میں یا بھول کر اگر کوئی شخص خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔

**۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**۱۷۲۱**۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے صفوان بن یعلی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا جو جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر زردی یا اس طرح کی کسی چیز کا اثر تھا، اس نے سوال کیا پھر آپ پر وحی نازل ہوئی (عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے کہا کرتے تھے، کیا تم چاہتے ہو کہ جب آں حضور پر وحی نازل ہونے لگے تو تم آنحضور کو دیکھ سکو؟ اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی اور پھر سلسلہ ختم ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا کہ جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو اسی طرح عمرہ بھی کرو، ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا تھا دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دلوایا۔

**بَاب ۱۱۶۳**۔ الْمُحْرِمُ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ۔

**۱۱۶۳**۔ محرم میدان عرفہ میں مرگیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے بقیہ مناسک اس کی طرف سے ادا کرنے کے لئے نہیں فرمایا تھا۔

**۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ

**۱۷۲۲**۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میدان عرفہ میں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقیم تھا کہ اپنی سواری پر سے گر پڑا اور جانور نے اسکی گردن توڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہوگئی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی اور بیر کے پتوں سے اسے غسل دو، اور دو کپڑوں کا کفن دو، لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ حنوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

لہ یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ میرے لئے حرم ایک دن تھوڑی دیر کے لئے حلال کر دیا گیا تھا اسی وجہ سے آپ سر پر خود پہنے ہوئے تھے، ورنہ محرم اسے نہیں پہن سکتا، ابن خطل اسلام کا ازلی دشمن تھا اور ان چند دشمنان اسلام میں سے جنہیں اس وقت بھی معاف نہیں کیا گیا جب اسلام کے خلاف ہر جنگ آزما کی معافی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّي ۔

۱۷۲۳ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا ۔

۱۷۲۳ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا، اور جانور نے اس کی گردن توڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہو گئی) تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفنا دو لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ حنوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

## باب ۱۱۶۴ ۔ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ ۔

## ۱۱۶۴ ۔ اگر محرم کا انتقال ہو جائے تو اس کا کفن دفن کس طرح کیا جائے؟

۱۷۲۴ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا ۔

۱۷۲۴ ۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں ابوبشر نے خبر دی انہیں سعید بن جبیر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (میدان عرفہ میں) تھا کہ اس کے اونٹ نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی، وہ شخص محرم تھا اور مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی کہ اسے پانی اور بیر کا غسل اور دو کپڑوں کا کفن دیا جائے، البتہ خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر نہ چھپایا جائے، کیونکہ قیامت کے دن وہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔ (نوٹ پہلے گزر چکا ہے)

## باب ۱۱۶۵ ۔ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ ۔

## ۱۱۶۵ ۔ میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا، مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے۔

۱۷۲۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ

۱۷۲۵ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوبشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے بتایا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، ان کی طرف سے تم حج کرو، کیا اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



دِيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهٗ اِقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ؛

اللہ کا قرضہ تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے نہیں اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا چاہیئے[1]

## باب ۱۱۶۶۔ اَلْحَجِّ عَمَّنْ لَّا يَسْتَطِيْعُ الثُّبُوْتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ؛

## ۱۱۶۶۔ اس کی طرف سے حج، جس میں سواری پر بیٹھے کی سکت نہ ہو۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ امْرَاَةً ح حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ؛

۱۷۲۶۔ ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے ابن عباس نے اور ان سے فضل رضی اللہ عنہم نے کہ ایک خاتون۔ ح ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کا جو فریضہ اس کے بندوں پر ہے اسے میرے بوڑھے باپ نے بھی پا لیا ہے لیکن ان میں اتنی سکت بھی نہیں کہ سواری پر بیٹھ بھی سکیں تو کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ہو جائے گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

## باب ۱۱۶۷۔ حَجِّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

## ۱۱۶۷۔ عورت کا حج، مرد کے بدلہ میں،

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۷۲۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضلؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک

[1] عبادات تین طرح کی ہوتی ہیں، یا ان کا تعلق انسان کے صرف جسم و جان سے ہوتا ہے، جیسے نماز، روزہ یا انسان کے بدن اور جسم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ صرف روپیہ، مال و دولت خرچ کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، اس کی مثال ہے زکوٰۃ۔ تیسری قسم عبادت کی وہ ہے جس میں جسم اور جان کے ساتھ مال و دولت بھی لگانی پڑتی ہے اور اس کی مثال ہے حج، پہلی قسم جس میں نماز اور روزہ آتے ہیں وہی شخص اسے ادا کر سکتا ہے جس پر یہ فرض یا واجب وغیرہ ہوئے تھے اس میں نیابت اور وکالت کا کوئی سوال ہی نہیں اس لئے ان کا مقصد اتعاب نفس ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب خود وہ شخص ان کی ادائیگی کرے جس پر یہ فرض یا واجب تھے، دوسری قسم یعنی زکوٰۃ میں نیابت و وکالت بہر صورت چل سکتی ہے کیونکہ اس کا مقصد ایک حق کو مستحق تک پہنچانا ہوتا ہے اور وہ حق مستحق تک نیابت و وکالت کے ذریعہ بھی پہنچ سکتا ہے تیسری قسم یعنی حج میں نیابت عذر کے وقت چل سکتی ہے، کیونکہ یہ عبادت مالی ہونے کے ساتھ فی الجملہ بدنی بھی ہے اور اس لئے عذر کے وقت شریعت نے اس میں نیابت کی اجازت دی ہے مصنف نے اس حدیث کے عنوان میں لکھا ہے کہ مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے حدیث میں اگرچہ اس کا کوئی ذکر نہیں لیکن مسئلہ صاف ہے اگرچہ دونوں کے احرام میں معمولی سا فرق ہوتا ہے پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

خاتون آئیں فضل رضی اللہ عنہ ان کو دیکھنے لگے اور وہ فضل رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیرنے لگے، خاتون نے کہا کہ اللہ کا فریضہ (حج) میرے بوڑھے والد نے پا لیا ہے۔ لیکن وہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

(اس حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے)

## بَابٌ ۱۱۶۸۔ حَجِّ الصِّبْيَانِ۔

## ۱۱۶۸۔ بچوں کا حج۔[1]

**۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

**۱۷۲۸۔** ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ کی رات، سامان کے ساتھ آگے بھیج دیا تھا۔

**۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلَى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى حَتَّى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

**۱۷۲۹۔** ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے ان کے بھتیجے، ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے چچا نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی ایک گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوا (منیٰ میں) اس وقت قریب البلوغ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں پہلی صف کے ایک حصہ کے سامنے سے ہو کر گزرا، پھر سواری سے نیچے اتر آیا، اور اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا۔ یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان فرمایا کہ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ کا واقعہ ہے۔

**۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

**۱۷۳۰۔** ہم سے عبد الرحمن بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن یوسف نے اور ان سے

[1] بچوں کی تمام عبادات کا شریعت نے اعتبار کیا ہے۔ البتہ چونکہ شریعت نے خود انہیں عبادت کا، بالغ ہونے سے پہلے، مکلف نہیں قرار دیا ہے اس لئے تمام فرائض، بچوں کی طرف سے نفل رہیں گے۔ حج میں بھی یہی صورت ہے بچپن میں اگر کوئی حج کرے تو شریعت کی نظر میں اس کا اعتبار ضرور ہے، لیکن بڑے اور بالغ ہونے کے بعد اگر حج کی شرائط پائی گئیں تو پھر دوبارہ حج فرض ہو جائے گا۔ کیونکہ پہلا حج نفلی ہوا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ ؛

سائب بن یزید نے کہ مجھے ساتھ لے کر (میرے والد نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا تھا میں اس وقت سات سال کا تھا۔

**۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ لِلسَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِيْ ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

**۱۷۳۱۔** ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں قاسم بن مالک نے خبر دی انہیں جعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا، انہوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، سائب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کرایا گیا تھا۔[۱]

**باب ۱۱۶۹۔** حَجِّ النِّسَاءِ ، وَقَالَ لِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ؛

**۱۱۶۹۔** عورتوں کا حج ، مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ، ان سے ان کے دادا نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو حج کی اجازت دی تھی ، اور ان کے ساتھ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔

**۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَغْزُوْ اَوْ نُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُنَّ اَحْسَنُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا اَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

**۱۷۳۲۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمرہ نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے عائشہ بنت طلحہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم بھی کیوں نہ آپ کے ساتھ جہاد اور غزوں میں شریک ہوں؟ آنحضور نے فرمایا تم لوگوں کے لئے سب سے عمدہ اور سب سے مناسب جہاد حج ہے ، حج مقبول عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا ہے ، حج میں کبھی نہیں چھوڑتی ۔

**۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا** اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا

**۱۷۳۳۔** ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس کے مولیٰ معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس وقت تک نہ جائے جب تک

[۱] یعنی وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ تھے ، دوسری روایتوں میں ہے کہ اس وقت وہ نابالغ تھے روایت تفصیل کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز کے سوال اور سائب کے جواب کے ساتھ آئندہ آئے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي تُرِيْدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيْبٌ مُعَلِّمٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ وَغَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ أَرْبَعًا سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

وہاں ذی رحم محرم موجود نہ ہو، ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میں تو فلاں لشکر میں شریک ہونا چاہتا ہوں، لیکن میری بیوی کا ارادہ حج کا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ۔

۱۷۳۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن زریع نے خبر دی انہیں حبیب معلم نے خبر دی انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ تمہیں حج کرنے سے کیا چیز مانع رہی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ابو فلاں! ان کے اپنے شوہر سے تھی، ان کے پاس دو اونٹ تھے، ایک پر تو وہ خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کی قضا بن جائے گا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میرے ساتھ حج[1] کی قضا بن جائے گا) اس کی روایت ابن جریج نے عطاء کے واسطہ سے کی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور عبید اللہ نے عبد الکریم کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عطاء نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۷۳۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے عبد الملک بن عمیر نے، ان سے زیاد کے مولیٰ قزعہ نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں، یا یہ کہ چار باتیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے (آپ نے فرمایا کہ) یہ باتیں مجھے انتہائی پسند بھی ہیں، یہ کہ کوئی عورت، دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذو رحم محرم نہ ہو، نہ عید الفطر اور عید الضحیٰ کے روزے رکھے جائیں، نہ عصر کی نماز کے بعد غروب ہونے سے پہلے اور نہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے

۱؎ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی بہت بڑی فضیلت تھی، جس سے ام سنان محروم رہ گئی تھیں، حج ان پر فرض نہیں تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلداری کے لئے فرمایا کہ رمضان میں اگر وہ عمرہ کر لیں تو اسی محرومی کا کفارہ بن جائے گا اس سے رمضان میں عمرہ کی فضیلت بھی سمجھ میں آتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

سے پہلے کوئی نماز پڑھی جائے اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے شد رحال (سفر) کیا جائے، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

## باب ۱۱۷۰۔ مَنْ نَذَرَ الْمَشْیَ اِلَی الْکَعْبَةِ

۱۱۷۰۔ جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی؟

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی شَیْخًا یُهَادٰی بَیْنَ ابْنَیْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِیْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِیٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّرْکَبَ

۱۷۳۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا تھا آپ نے پوچھا، ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو اذیت میں ڈالیں، پھر آپ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْخَیْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِیْ اَنْ تَمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اَسْتَفْتِیَ لَهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَیْتُهٗ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِتَمْشِ وَلْتَرْکَبْ قَالَ وَکَانَ اَبُو الْخَیْرِ لَا یُفَارِقُ عُقْبَةَ۔

۱۷۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن ابی ایوب نے خبر دی، انہیں یزید بن ابی حبیب نے خبر دی، انہیں ابوالخیر نے خبر دی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ وہ پیدل جائیں گی، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھ لوں چنانچہ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پیدل چلیں اور سوار بھی ہو جائیں، ابوالخیر ہمیشہ عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے تھے۔

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ۔

۱۷۳۸۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے یحییٰ بن ایوب نے، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ نے، پھر حدیث بیان کیا۔

## باب ۱۱۷۱۔ حَرَمِ الْمَدِیْنَةِ

۱۱۷۱۔ مدینہ کا حرم

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مِّنْ کَذَا اِلٰی کَذَا لَا یُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا یُحْدَثُ

۱۷۳۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عبدالرحمن احول عاصم نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ حرم ہے، فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، اس حد میں نہ کوئی درخت کاٹا جائے نہ کوئی جنابت کی جائے اور جس نے بھی کوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِيهَا حَدَثًا مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ؛

جنابت کی، اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے ؛

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ ؛

۱۷۴۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا آپ نے فرمایا، اے بنو نجار تم (اپنی اس زمین کی) مجھ سے قیمت لے لو، لیکن انہوں نے عرض کی کہ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں، پھر آنحضورؐ نے مشرکوں کی قبروں کے متعلق فرمایا اور وہ اکھاڑ دی گئیں، ویرانہ کے متعلق حکم دیا اور وہ برابر کر دیا گیا کھجور کے درختوں کے متعلق حکم دیا اور وہ کاٹ دیئے گئے پھر کھجور کے درخت مسجد کے قبلہ کی طرف بچھا دیئے گئے ؛

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ ؛

۱۷۴۱۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے عبداللہ نے ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری زبان سے مدینہ کے دونوں پتھریلے علاقہ کے درمیان کے حصے کی حرمت قائم کر دی گئی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو حارثہ کے یہاں آئے اور فرمایا، بنو حارثہ! میرا خیال ہے کہ تم لوگ حرم سے باہر ہوگئے ہو، پھر آپؐ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ حرم کے اندر ہی ہو ؛

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ

۱۷۴۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صحیفہ کے سوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے اور کوئی چیز (شرعی احکام کے متعلق لکھی ہوئی صورت میں) نہیں ہے، مدینہ، عائر سے فلاں مقام تک حرم ہے جس نے اس حد میں جنابت کی یا کسی جنابت کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل، فرمایا کہ تمام مسلمان کی امان ایک ہے اس لئے اگر کسی مسلمان کی دی ہوئی امان میں دوسرے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

مسلمان نے) بدعہدی[2] کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل[3]

## باب ۱۱۷۲۔ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ۔

## ۱۱۷۲۔ مدینہ کی فضیلت، مدینہ (برے) آدمیوں کو نکال دیتا ہے۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي

۱۷۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایک ایسے شہر (میں ہجرت کا) حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو مغلوب کرے گا (کفار و منافقین) اسے یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے (برے) لوگوں

---

[1] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث قلمبند کر لی تھیں، اسی صحیح بخاری کی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کا لکھا ہوا مجموعۂ حدیث، جو صحیفۂ علی سے مشہور ہے، کافی ضخیم تھا اس میں زکوٰۃ، حرمت مدینہ، خطبہ حجۃ الوداع اور اسلامی دستور کے نکات، جو انہوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے لکھ لئے تھے اس حدیث میں کتاب اللہ کے ساتھ، جس صحیفہ کا ذکر ہے یہ وہی صحیفۂ علی ہے حضرت علیؓ اس صحیفہ کا اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔

[2] یعنی کفار کے ساتھ حالت جنگ میں اگر کسی بھی مسلمان نے کسی دشمن کافر کو امان دے دی تو تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مسلمان کی دی ہوئی امان کا پاس و لحاظ رکھیں اور اس کافر کو کسی قسم کا نقصان یا اذیت نہ پہنچنے دیں اگر اس عہد و امان کا کسی مسلمان نے لحاظ نہ کیا اور بدعہدی کی تو اس پر لعنت ہے۔

[3] مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح مکہ حرم ہے اسی طرح مدینہ بھی حرم ہے کیونکہ ان احادیث میں بصراحت مدینہ کو حرم کہا گیا ہے حنفی فقہ کی بعض کتابوں میں یہ تصریح کر دی گئی ہے کہ مدینہ کے لئے کوئی حرم نہیں علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب احادیث سے بصراحت اس کا ثبوت ملتا ہے تو اس طرح کی تعبیر کی گنجائش نہیں رہ جاتی جیسے بعض حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ان فقہا نے جس نقطۂ نظر کی بنیاد پر لکھا ہے وہ بنیاد تو صحیح ہے البتہ قصور تعبیر کا ہے اگر اس تعبیر کی بجائے یہ لکھ دیا جائے کہ حرم اگرچہ مدینہ کا بھی ہے لیکن مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے کیونکہ مکہ کے حرم کے جو احکام ہیں وہ مدینہ کے حرم کے نہیں اس لئے حرمت مدینہ کی بھی ثابت ہے لیکن مکہ کی حرمت سے مختلف تو بات صاف تھی کیونکہ تمام امت کا اسی کے مطابق عمل ہے مکہ کے حرم سے اگر درخت کاٹ لئے جائیں تو اس پر جزاء واجب ہو جاتی ہے لیکن مدینہ کے حرم سے درخت کاٹنے پر کسی نے جزاء واجب نہیں قرار پائی، اسی عنوان کی ایک حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے اور مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو آپ نے درخت کاٹنے کا حکم دیا تھا اور اس حکم کے مطابق کھجور کے جو درخت تھے وہ کاٹ دئے گئے تھے اس طرح کے واقعات خود دور نبوت میں ملتے ہیں، درحقیقت مدینہ کو حرم قرار دے کر اس حرم کے درخت کاٹنے کی جو آپ نے ممانعت فرمائی تھی اس سے مقصد صرف یہ تھا کہ مدینہ سے ایسے درخت نہ کاٹے جائیں جن سے حرم کی رونق اور اس کی ہریالی کو نقصان نہ پہنچے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ؛

کو اس طرح باہر کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

## باب ١١٧٣ - الْمَدِينَةُ طَابَةٌ ؛

١٧٤٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ ؛

### ۱۱۷۳ - مدینہ کا نام طابہ ؛

۱۷۴۴ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہل بن سعد نے اور ان سے ابوحمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوۂ تبوک سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس ہوتے ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ۔

## باب ١١٧٤ - لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ؛

١٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ ؛

### ۱۱۷۴ - مدینہ کے دو پتھریلے علاقے ؛

۱۷۴۵ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں مدینہ میں ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں کبھی نہ بھڑکاؤں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ کے دو پتھریلے علاقے کے درمیان حرم ہے۔

## باب ١١٧٥ - مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ ؛

١٧٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا ؛

### ۱۱۷۵ - جس نے مدینہ سے اعراض کیا ؛

۱۷۴۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑ دیں گے، پھر وہاں ایسے حیوانات کی ریل پیل ہو جائے گی جو چارے کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں، آپ کی مراد درندے جانوروں اور پرندوں سے تھی، پھر آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریوں کو ہانک لے جائیں، لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے، آخر ثنیۃ الوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے (یہ قرب قیامت کا واقعہ ہے۔)

١٧٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي

۱۷۴۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے، انہیں عبداللہ بن زبیر نے اور ان سے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؏

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضور نے فرمایا کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی بات مان جائیں گے، سوار ہو کر لے جائیں گے (یمن میں قیام کے لئے) کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں اور تمام ان لوگوں کو جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے، اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔[1]

## باب ۱۱۷۶۔ الْاِيْمَانُ يَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ؏

## ۱۱۷۶۔ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا ؏

۱۷۴۸۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا، جیسے سانپ اپنے بل میں آجایا کرتا ہے۔

## باب ۱۱۷۷۔ اِثْمُ مَنْ كَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ؏

## ۱۱۷۷۔ اہل مدینہ سے فریب کرنے کا گناہ۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ ؏

۱۷۴۹۔ ہم سے حسین بن حریث نے حدیث بیان کی انہیں فضل نے خبر دی انہیں جعید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آں حضور نے فرمایا تھا کہ اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا، جیسے نمک پانی میں گھل جایا کرتا ہے۔

## باب ۱۱۷۸۔ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ؏

## ۱۱۷۸۔ مدینہ کے محلات۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۷۵۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان

[1] ان احادیث میں جو پیشین گوئی کی گئی ہے وہ حرف بحرف صحیح نکلی اور یہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر شاہد عدل ہے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات میں ملتا ہے کہ جب ممالک فتح ہوئے تو وہ لوگ دور دراز علاقوں میں پھیل گئے، لیکن اپنے آخری وقت مدینہ پہنچ گئے اور وفات اسی مقدس شہر میں ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ سَمِعْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلند مقام سے مدینہ کے محلات میں سے ایک محل دیکھا اور فرمایا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نظر آرہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی جگہ کی طرح، تمہارے گھروں میں فتنوں کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں اس روایت کی متابعت معمر اور سلیمان بن کثیر کے واسطے سے کی ہے

## باب ۱۱۷۹۔ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

## ۱۱۷۹۔ دجال مدینہ میں نہیں آسکے گا

**۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

**۱۷۵۱۔** ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے دادا نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا اس دور میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

**۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ

**۱۷۵۲۔** ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نعیم بن عبداللہ مجمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں نہ اس میں طاعون آسکتا ہے نہ دجال۔

**۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

**۱۷۵۳۔** ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ولید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے اسحٰق نے حدیث بیان کی انس سے انس بن مالک نے رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال نے پامال نہ کر دیا ہو، سوا مکہ اور مدینہ کے کہ ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ایک ایک کافر اور منافق کو اللہ تعالیٰ (حرمین شریفین سے) باہر کر دے گا

**۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ

**۱۷۵۴۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ دجال مدینہ کی ایک ویران زمین تک پہنچے گا، حالانکہ مدینہ میں داخلہ اس کے لئے

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ

ممکن نہیں ہوگا اس دن ایک شخص اس کی طرف نکل کر بڑھیں گے یہ لوگوں میں ایک بہترین فرد ہوں گے یا (یہ فرمایا کہ) بہترین لوگوں میں ہوں گے، وہ شخص کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، دجال کہے گا کیا اگر میں اسے قتل کرکے پھر زندہ کر ڈالوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا اس کے حواری کہیں گے کہ نہیں چنانچہ دجال انہیں قتل کرکے پھر زندہ کردے گا جب دجال انہیں زندہ کردے گا تو وہ کہیں گے، بخدا جس درجہ مجھے آج تمہارے متعلق بصیرت حاصل ہوئی اتنی کبھی نہ تھی دجال کہے گا، لاؤ تو اسے قتل کروں لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پاسکے گا۔

## بَابُ ۱۱۸۰ - الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

## ۱۱۸۰ - مدینہ برائی کو دور کرتا ہے۔

۱۷۵۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

۱۷۵۵ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام پر بیعت کی، دوسرے دن آیا تو اسے بخار چڑھا ہوا تھا کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کردیجئے آپ نے تین مرتبہ تو انکار کیا، پھر فرمایا مدینہ کی مثال بھٹی کی ہے کہ میل کچیل کو دور کرکے خالص جوہر کو نکھار دیتی ہے

۱۷۵۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

۱۷۵۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن ثابت نے ان سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد تشریف لے گئے (جنگ احد کے موقعہ پر) تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے، ان میں سے کچھ لوگ واپس آگئے (یہ منافقین تھے) ان میں سے ایک جماعت نے تو یہ کہا کہ ہم انہیں قتل کردیں گے اور ایک جماعت نے کہا کہ قتل نہ کرنا چاہیئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی " فما لکم فی المنافقین فئتین الخ" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ (برے) لوگوں کو اس طرح دور کردیتا ہے جس طرح آگ لوہے کا میل کچیل دور کردیتی ہے۔

## بَابُ ۱۱۸۱

۱۷۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

۱۷۵۷ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے یونس بن شہاب سے سنا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ تَابَعَہٗ عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ یُوْنُسَ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جتنی آپ نے مکہ میں برکت عطا فرمائی ہے مدینہ میں اس سے دوگنی برکت نازل فرمایئے اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر نے یونس کے واسطے سے کی۔

**۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا** قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَآبَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا ۔

۱۷۵۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، اسماعیل بن جعفر، حمید اور ان سے انس رضی نے کہ نبی کریمؐ جب کبھی سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے اور اپنی سواری تیز کر دیتے اور اگر کسی جانور کی پشت پر ہوتے تو مدینہ کی محبت میں اسے ایڑ لگاتے۔

## بَابٌ ۱۱۸۲ کَرَاھِیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَی الْمَدِیْنَۃُ

۱۱۸۲۔ اس بات پر نبی کریمؐ کا اظہار ناپسندیدگی کہ مدینہ سے ترک اقامت کی جائے۔

**۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا** ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدِ نِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَکَرِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَی الْمَدِیْنَۃُ وَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ فَاَقَامُوْا ۔

۱۷۵۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے خبر دی انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد نبوی سے قریب اقامت اختیار کرلیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند نہیں کیا کہ مدینہ (کے کسی حصہ سے بھی) ترک اقامت کی جائے، آپؐ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے آثار قدم کو کیوں نہیں شمار کرتے؛ چنانچہ بنو سلمہ نے (اپنی اصلی اقامت گاہ میں ہی)

## بَابٌ ۱۱۸۳

۱۱۸۳۔

**۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ ۔

۱۷۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان، جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر، میرے حوض (کوثر) پر ہے۔

**۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا** عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْبَکْرٍ وَّبِلَالٌ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اِذَا اَخَذَتْہُ الْحُمّٰی یَقُوْلُ کُلُّ امْرِیٍٔ مُّصَبَّحٌ فِیْ اَھْلِہٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَکَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْہُ الْحُمّٰی یَرْفَعُ عَقِیْرَتَہٗ یَقُوْلُ اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً بِوَادٍ وَّحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَّجَلِیْلٌ وَھَلْ اَرِدَنْ یَوْمًا مِّیَاہَ مَجَنَّۃٍ وَھَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَۃٌ وَّطَفِیْلٌ قَالَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ شَیْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَعُتْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ کَمَا اَخْرَجُوْنَا مِنْ اَرْضِنَا اِلٰی اَرْضِ

۱۷۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہوگئے ابوبکر رضی اللہ عنہ جب بخار میں مبتلا ہوتے تو یہ شعر پڑھتے، ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے چپل کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کا بخار اترتا تو آپ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے، کاش! ایک رات، میں مکہ کی وادی میں گزر سکتا اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل (گھاس) ہوتیں۔ کاش! ایک دن میں مجنہ کے پانی پر پہنچتا اور کاش میں شامہ اور طفیل (پہاڑوں) کو دیکھ سکتا۔ کہا کہ اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کو اپنی رحمتوں سے دور کر دے جس طرح انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس بیماری کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



الوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا، وَ صَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْبَأُ اَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِيْ نَجْلًا تَعْنِيْ مَاءً اٰجِنًا۔

زمین میں نکالا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ! اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور اسے ہمارے مناسب کر دے، یہاں کے بخار کو جحفہ منتقل کر دے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو یہ خدا کی سب سے زیادہ وبا والی سرزمین تھی[1]، انہوں نے (اس کی وجہ) بتائی کہ وادی بطحان (مدینہ کی ایک وادی) سے متعفن اور بدبودار پانی بہا کرتا تھا۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۱۷۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کیجئے اور میری موت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مقدر کیجئے، ابن زریع نے، روح بن قاسم کے واسطے سے انہوں نے زید بن اسلم کے واسطے سے، انہوں نے اپنی والدہ کے واسطہ سے انہوں نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا تھا، ہشام نے بیان کیا، ان سے زید نے ان سے ان کے والد نے، ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

# كِتَابُ الصَّوْمِ !!!! روزہ کے مسائل !!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،

## بَابُ ۱۱۸۴۔ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ،

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ،

۱۱۸۴۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اے ایمان والو! تم پر بھی روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے گزر چکے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو" !!

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى

۱۷۶۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو سہیل نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے یہاں کی بیماریاں یکسر ختم ہو گئی تھیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ مَا فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنَ الصِّیَامِ فَقَالَ شَھْرَ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا اَخْبِرْنِیْ بِمَا فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیَّ مِنَ الزَّکٰوۃِ فَقَالَ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِیْ اَکْرَمَکَ لَا اَتَطَوَّعُ شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیَّ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ اِنْ صَدَقَ ؕ

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس نے پوچھا ، یا رسول اللہ ! بتایئے ۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں ؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ، یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے نفل پڑھ لو (کہ یہ مزید قربت خداوندی کا باعث ہے ) پھر اس نے کہا ، بتایئے ، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر روزے کتنے فرض کئے ہیں ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے یہ دوسری بات ہے کہ تم خود اپنے طور پر کچھ نفلی روزے رکھ لو پھر اس نے پوچھا ، اور بتایئے ، زکوٰۃ کس طرح مجھ پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کا نصاب (جو زکوٰۃ سے متعلق ہے ) بتا دیا اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کی تکریم کی ہے ، نہ میں اس میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کر دیا ہے اپنی طرف سے کچھ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہو گا ۔ یا (آپؐ نے یہ فرمایا کہ ) اگر سچ کہا ہے تو جنت میں جائے گا ۔

۱۷۶۴ ۔ حَدَّثَنَا ۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ صَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِکَ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَصُوْمُہٗ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ صَوْمَہٗ

۱۷۶۴ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ہے ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا تھا اور آپ نے اس کے رکھنے کا (صحابہ کو ابتداء اسلام میں ) حکم دیا تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ صرف اس لئے عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے تاکہ آنحضورؐ کے روزے کی اتباع ہو جائے ۔

۱۷۶۵ ۔ حَدَّثَنَا ۔ قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ عِرَاکَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ عُرْوَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ اَنَّ قُرَیْشًا کَانَتْ تَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصِیَامِہٖ حَتّٰی فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ ؕ

۱۷۶۵ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے اور ان سے عراق بن مالک نے حدیث بیان کی انہیں عروہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ، تاآنکہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے (تو یوم عاشوراء کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہو گئی ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے یوم عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ۔

## بَابٌ ۱۱۸۵ ۔ فَضْلِ الصَّوْمِ ؕ

## ۱۱۸۵ ۔ روزہ کی فضیلت ؕ

۱۷۶۶ ۔ حَدَّثَنَا ۔ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ

۱۷۶۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِيْ الصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا :

ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روزہ ایک ڈھال[1] ہے اس لئے (روزہ دار) نہ بےہودہ گوئی کرے، اور نہ جاہلانہ افعال! اور اگر کوئی شخص اس سے لڑنے مرنے کے لئے کھڑا ہوجائے یا اسے گالی دے تو جواب صرف یہ ہونا چاہیئے کہ میں روزہ دار ہوں (یہ الفاظ) دومرتبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا، پینا اور اپنی شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے، روزہ میرے[2] لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں اور (دوسری) نیکیوں (کا ثواب بھی) اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔

## باب ۱۱۸۶۔ اَلصَّوْمُ كَفَّارَةٌ :

## ۱۱۸۶۔ روزہ کفارہ بنتا ہے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ يَحْفَظُ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ لَيْسَ اَسْاَلُ عَنْ ذِهٖ اِنَّمَا اَسْاَلُ عَنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ وَاِنَّ دُوْنَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ اَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ

۱۷۶۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے جامع نے حدیث بیان کی ان سے ابووائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسے یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ انسان کے لئے اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کے پڑوسی فتنہ (آزمائش وامتحان) ہیں جس کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا، میری مراد تو اس فتنہ سے تھی جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا، اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے اور

---

[1] دنیا میں شہوات نفسانی وغیرہ سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب، عذاب اور دوزخ سے۔

[2] یعنی دوسری تمام عبادات آدمی دکھاوے کے لئے کر سکتا ہے، صرف روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہوتا ہے کوئی شخص اگر چاہے تو چھپ کر کھا پی سکتا ہے لیکن اگر وہ روزہ پورے آداب کے ساتھ رکھتا ہے تو گویا اس کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی رضا کے حصول کی خواہش اور قلب کا تقویٰ ہی ہو سکتا ہے پس جب روزے کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا خوف وخشیت ٹھہرا تو اللہ تعالیٰ ہی براہ راست اس کا بدلہ دیں گے اب ایک آدمی غور کرے کہ جب انعام دینے والے اللہ تعالیٰ ہوں اور انعام بھی دیں خاص اس وجہ سے کہ ایک عمل صرف انہیں کے لئے کیا گیا ہے تو وہ انعام کس قدر بے پایاں ہو گا اگرچہ دوسرے اعمال کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دیا جائے گا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں کوئی بہت بڑی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو بھی خاص اپنے لئے قرار دے رہے ہیں اور اس کا بدلہ بھی خود ہی دیں گے۔ غنیوں کے غنی انعام دینے پر آئیں، بے حساب اور لامحدود، رحمت، مغفرت اور جود سے متصف ہو، اور انعام اور اکرام کا اندازہ کون لگا سکتا ہے تحدید و تعیین کس کی قدرت میں ہے ورنہ عام قاعدہ یہی ہے کہ نیکی کا بدلہ اصل سے دس گنا مل جائے،

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَجْدَرُ اَنْ لَّا یُغْلَقَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْہُ اَکَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ نَعَمْ کَمَا یَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّیْلَۃَ ؕ

اس کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے (یعنی آپ کے دور میں وہ فتنہ شروع نہیں ہوگا) عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو قیامت تک کبھی نہ بند ہو پائے گا، ہم نے مسروق سے کہا آپ حذیفہ سے پوچھئے کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے چنانچہ مسروق نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! بالکل اس طرح (انہیں اس کا علم تھا) جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے۔

## باب ۱۱۸۷۔ اَلرَّیَّانُ لِلصَّائِمِیْنَ ؕ

۱۱۸۷۔ روزہ داروں کے لئے ریان۔

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُّقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ اَحَدٌ ؕ

۱۷۶۸۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کا ایک دروازہ ہے "ریّان"[1] قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف وہی روزہ دار ہی داخل ہو سکتے ہیں ان کے سوا اور کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکتا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں اور روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے (جنت میں اس دروازہ سے جانے کے لئے) ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ

۱۷۶۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اللہ کے راستے میں دو مرتبہ خرچ کیا، اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے، جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوگا، اسے "باب الریان" سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والا ہوگا، اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں، آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا

---

[1] "ریان" ری سے مشتق ہے، جس کے معنی سیرابی کے ہیں، گویا اس دروازہ کا نام روزہ داروں کی خصوصیت کے پیش نظر رکھا گیا ہے، اور قیامت میں صرف روزہ داروں کو اس دروازہ سے جنت کے اندر جانے کا امتیاز حاصل ہو سکے گا، حدیث میں ہے کہ جو شخص اس دروازہ سے داخل ہوگا، وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ۔

جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں ہوں گے۔

**باب ۱۱۸۸۔** هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ ۔

**۱۱۸۸۔** رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ اور جن کے خیال میں دونوں کی گنجائش ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور آپ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخ کا) روزہ نہ رکھو۔

**۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ۔

**۱۷۷۰۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو سہیل نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

**۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَبَاهُ حَدَّثَهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ۔

**۱۷۷۱۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے بنو تیم کے مولیٰ ابن ابی انس نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

**۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ ۔

**۱۷۷۲۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب چاند (رمضان کے مہینہ کا) دیکھو تو روزہ شروع کر دو اور جب چاند (شوال کا) دیکھو تو افطار شروع کر دو اور اگر بدلی ہو تو اندازہ سے کام کرو، اور بعض نے لیث کے واسطہ سے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل اور یونس نے حدیث بیان کی "رمضان کا چاند"۔

**باب ۱۱۸۹۔** مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

**۱۱۸۹۔** جس نے رمضان کے روزے، ایمان کے ساتھ، حصول ثواب کے ارادہ سے اور نیت کر کے رکھے، عائشہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔

رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے فرمایا کہ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائیگا۔ (قیامت میں)

**۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۱۷۷۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے ارادہ سے عبادت کرتا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے ارادہ سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

## باب ۱۱۹۰۔ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ۔

۱۱۹۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہو جاتے تھے۔

**۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

۱۷۷۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ جواد تھے، اور آپ کا جود اور زیادہ بڑھ جاتا تھا جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے رمضان میں ملتے تھے، جبرائیل علیہ السلام آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے تاآنکہ رمضان گزر جاتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے، جب جبریل آپ سے ملنے لگتے تو آپ نہایت تیز ہوائے رحمت سے بھی زیادہ سخی اور جواد ہو جاتے تھے،

## باب ۱۱۹۱۔ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ۔

۱۱۹۱۔ جس نے رمضان میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا۔

**۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

۱۷۷۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا (روزے رکھ کر) نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۱۹۲ ۔ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ

۱۷۷۶ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ ۔

### ۱۱۹۲ ۔ کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو اسے یہ کہنا چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں ۔

۱۷۷۶ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہیں ابو صالح زیات نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل خود اس کا اپنا ہے، سوا روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ایک ڈھال ہے اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے بیہودہ گوئی نہ کرنی چاہیئے اور نہ شور مچانا چاہیئے، اگر کوئی شخص اس سے گالم گلوچ کرنا یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو) جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے (اور دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملیگا تو اپنے روزے کا (بدلہ پاکر) خوش ہوگا)

## باب ۱۱۹۳ ۔ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزُوبَةَ ۔

۱۷۷۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ۔

### ۱۱۹۳ ۔ روزہ، اس شخص کے لئے جو مجرد ہونے کی وجہ سے (زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جانے کا) خوف رکھتا ہو ۔

۱۷۷۷ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا، اسی دوران میں آپ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا اگر کوئی صاحب استطاعت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہیئے، کیونکہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا یہ باعث ہے اور اگر کسی میں اتنی استطاعت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہیئں کیونکہ اس سے شہوت ختم ہو جاتی ہے ۔

## باب ۱۱۹۴ ۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ

### ۱۱۹۴ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جب چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھو اور جب (عید کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو، صلہ نے عمار رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ جس نے شک کے دن کا

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔[1]

**۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

**۱۷۷۸۔** ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا، پھر فرمایا جب تک چاند نہ دیکھ لو (انتیس کا یا تیس تاریخ پوری ہو جائے) روزہ شروع نہ کرو، اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو افطار بھی نہ شروع کرو، اور اگر چاند چھپ جائے تو اندازہ کر لو۔

**۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

**۱۷۷۹۔** ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مہینہ کی (کم از کم) انتیس راتیں ہوتی ہیں اس لئے (انتیس پوری ہو جانے پر) جب تک چاند نہ دیکھ لو، روزہ نہ شروع کرو اور اگر چاند چھپ جائے تو پوری تیس[3] کر لو۔

**۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ۔

**۱۷۸۰۔** ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے جبلہ بن سحیم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ یوں اور یوں ہے تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آپ نے انگوٹھی کو دبا لیا۔[2]

**۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا** اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

**۱۷۸۱۔** ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاند ہی دیکھ کر

---

[1] یعنی شعبان کی انتیس تاریخ ہے کسی وجہ سے اس میں شبہ ہو گیا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے احناف کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خواص اور فقہاء اس دن روزہ رکھیں تو کوئی حرج نہیں۔

[2] یعنی انگلیوں کے اشارے سے آپ نے ایک مہینہ کے دنوں کی تعیین کی ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں اور دو میں دس دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے آپ نے ہاتھوں کو تین مرتبہ اٹھا کر بتایا کہ مہینہ میں اتنے دن ہوتے ہیں روایت کے مطابق آں حضور نے تیسری مرتبہ انگوٹھے کو دبا لیا تھا، جس سے انتیس دن کی تعیین مقصود تھی، ایک مہینے میں تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتے، قمری حساب سے، اور انتیس دن پر بھی ختم ہو جاتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ ۔

روزے بھی شروع کرو اور چاند ہی دیکھ کر افطار بھی! اور اگر چاند چھپ جائے تو تیس دن پورے کر لو۔

**۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا** اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا اَوْرَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا ۔

**۱۷۸۲۔** ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے ان سے عکرمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک جدا رہے پھر جب انتیس دن پورے ہو گئے تو صبح کے وقت یا شام کے وقت آپؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اس پر کسی نے کہا کہ آپؐ نے تو عہد کیا تھا کہ آپ ایک مہینہ تک ان کے یہاں تشریف نہیں لے جائیں گے۔ (حالانکہ ابھی انتیس دن ہوئے تھے کہ آپؐ تشریف لے گئے) تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (ایلاء کا واقعہ اور اس پر نوٹ گزر چکا ہے اور آئندہ باعث آئے گی)

**۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ۔

**۱۷۸۳۔** ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے جدا رہے تھے اور (ایک مرتبہ) آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی تو آپؐ نے مشربہ میں انتیس دن قیام کیا تھا پھر اترے تھے اور فرمایا تھا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (یعنی جس مہینہ کا واقعہ نقل کیا جا رہا ہے وہ انتیس دن کا تھا۔

## بَابٌ ۱۱۹۵ شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ ۔

**۱۱۹۵۔** عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں رہتے، ابو عبداللہ (مصنفؒ) نے کہا کہ اسحاق نے (اس کی تشریح میں) یہ فرمایا کہ اگر یہ ناقص ہوں، پھر بھی (اجر کے اعتبار سے) پورے ہوتے ہیں۔ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (مطلب یہ ہے) کہ دونوں ایک سال میں ناقص (انتیس دن کے) نہیں ہو سکتے[۱]۔

**۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ

**۱۷۸۴۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسحق سے سنا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ

---

۱؎ عنوان، ایک حدیث سے لیا گیا جو اسی عنوان کے تحت آ رہی ہے اس حدیث کے مفہوم کو متعین کرنے میں علماء امت کا اختلاف ہے ایک مفہوم، اور زیادہ قرین قیاس وہی ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسحٰق رحمہ سے نقل کیا ہے کہ حدیث میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ دو مہینے پہلے اگر ناقص، یعنی، انتیس کے ہوں پھر بھی ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی یعنی اجر تیس دنوں ہی کا ملے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ نِ الْحَذَّاءِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَ ذُوالْحَجَّةِ ؛

سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ح۔ اور مجھے مسدد نے خبر دی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی ان سے خالد حذاء نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو مہینے ناقص نہیں رہتے، مراد عید رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے ہیں،

## باب ۱۱۹۶۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ ؛

۱۱۹۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے ؛

**۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا** اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ ؛

۱۷۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عمرو نے حدیث بیان کی اور انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں، نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا، مہینہ یوں ہے اور یوں ہے، آپ کی مراد ایک مرتبہ انتیس (دونوں سے) تھی اور مرتبہ تیس سے۔

## باب ۱۱۹۷۔ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ ؛

۱۱۹۷۔ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں ؛

**۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ؛

۱۷۸۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے، البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے[1]

---

[1] اس طرح کی احادیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہیں کہ شک کے دن روزہ نہ رکھا جائے، یعنی انتیس تاریخ کو اگر چاند نہ دکھائی دیا، بادل یا غبار کی وجہ سے اور یہ متعین نہ ہو سکا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن روزہ نہ رکھنا چاہئے اس حدیث میں ہے کہ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں۔ مقصد ان احادیث سے آپ کا یہ تھا کہ اس طرح روزہ رکھنے سے رمضان کا غیر رمضان سے التباس پیدا ہو سکتا تھا اور شریعت اس طریقہ کو پسند نہیں کرتی اسی وجہ سے آپ نے بار بار یہ فرمایا کہ چاند دیکھ کر ہی روزے شروع کئے جائیں اور چاند دیکھ کر ہی روزوں کا سلسلہ ختم کر دیا جائے لیکن اس سلسلے میں ایک اور حدیث بھی ہے جس کی تخریج ترمذی نے کی ہے کہ جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو پھر روزے نہ رکھو، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں روزے رکھنے سے ممانعت امت

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۱۹۸۔** قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ذِکْرُہٗ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ۔

**۱۱۹۸۔** اللہ عزوجل کا ارشاد حلال کر دیا گیا ہے تمہارے لئے رمضان کی راتوں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا، وہ تمہارا لباس ہیں تم ان کا لباس ہو اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری چوری کرتے تھے، سو معاف کر دیا تم کو، اور درگزر کی تم سے پھر اب ملو ان سے اور چاہو جو لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے۔

**۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا** عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ یُّفْطِرَ لَمْ یَاْکُلْ لَیْلَتَہٗ وَلَا یَوْمَہٗ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنَّ قَیْسَ بْنَ صِرْمَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰی امْرَاَتَہٗ فَقَالَ لَھَا اَعِنْدَکِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰکِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَکَ وَکَانَ یَوْمَہٗ یَعْمَلُ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ فَجَآءَتْہُ امْرَاَتُہٗ قَالَتْ خَیْبَۃً لَّکَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّھَارُ غُشِیَ عَلَیْہِ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ فَفَرِحُوْا بِھَا فَرَحًا شَدِیْدًا وَنَزَلَتْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ۔

**۱۷۸۷۔** ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء میں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جب روزہ سے ہوتے (رمضان میں) اور افطار کا وقت آتا تو روزہ دار اگر افطار سے بھی پہلے سو جاتے تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی انہیں کھانے پینے کی اجازت نہیں تھی تاآنکہ پھر شام ہو جاتی (تو روزہ افطار کر سکتے تھے) قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی روزے سے تھے، جب افطار کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ (اس وقت تو کچھ) نہیں ہے، لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے لاؤں گی، دن بھر انہوں نے کام کیا تھا، اس لئے آنکھ لگ گئی، جب بیوی واپس ہوئی اور انہیں (سوتے ہوئے) دیکھا تو فرمایا، افسوس تم محروم ہی رہے۔ لیکن آدھے دن تک انہیں غشی آگئی، جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی "حلال کر دیا گیا، تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا، اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی "کھاؤ پیو، یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے"

پر شفقت کی وجہ سے ہے یعنی جب رمضان مبارک سامنے آرہا ہے تو اب اس کی تیاریوں میں لگ جانا چاہئے اور روزے نہ رکھنے چاہئیں تاکہ رمضان سے پہلے ہی کہیں کمزور نہ ہو جائیں کہ یہ مہینہ عبادت اور رحمت کا مہینہ ہے، لیکن جس حدیث میں ایک دن یا دو دن کے روزوں کی ممانعت ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کی قائم کردہ حدود میں کسی قسم کی دخل اندازی نہ ہونے پائے اور امت کہیں احتیاط اور تقشف میں نفل اور فرض کی تمیز نہ کھو بیٹھے اس لئے بعض فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ خاص خاص اہل علم کے لئے یوم شک کے روزے میں کوئی کراہت نہیں، کیونکہ ان سے حدود شریعت کے قائم رکھنے کی توقع ہے۔ حدیث کے آخری ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعض خاص دنوں میں روزہ رکھنے کا عادی تھا اور اتفاق سے وہ دن انتیس یا اٹھائیس شعبان کو پڑ گئے تو ایسا شخص اس دن روزہ رکھ لے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ فِيْهِ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری سے (صبح کاذب) پھر پورے کرو اپنے روزے غروبِ شمس تک، اس سلسلے میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۱۷۸۸ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِيْ فَغَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

۱۷۸۸ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے شعبی نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی " تا آنکہ ممتاز ہو جائے تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے" تو میں نے ایک سیاہ رسی لی اور ایک سفید دونوں کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا پھر انہیں میں رات دیکھتا رہا (کہ جب دونوں ایک دوسرے سے ممتاز ہوں تو کھانے پینے کا وقت ختم سمجھوں) لیکن (رات میں) ان کا رنگ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوا، جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد تو رات کی تاریکی (صبح کاذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) سے تھی۔

۱۷۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْاَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ اِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔

۱۷۸۹ - ہم سے سعید بن ابی مریم سے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد نے۔ ح اور مجھ سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو غسان محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت نازل ہوئی "کھاؤ پیو، تا آنکہ تمہارے لئے سفید دھاری، سیاہ دھاری سے ممتاز ہو جائے" لیکن "من الفجر" (صبح کی) کے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے، اس پر کچھ لوگ نے یہ کیا کہ جب روزے کا ارادہ ہوتا تو سیاہ اور سفید دھاگے کر پاؤں میں باندھ لیتے تھے اور جب تک دونوں دھاگے پوری طرح دکھائی نہ دینے لگتے، کھانا پینا بند نہ کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ نازل فرمائے پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس سے مراد رات اور دن سے تھی۔

---

سے۔ ان آیات کے شان نزول میں بعض دوسرے واقعات کا ذکر احادیث میں آتا ہے، بہرحال اس میں کوئی استبعاد نہیں کسی آیت کے نازل ہونے کی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۲۰۰۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ ؛

۱۲۰۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد" بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہیں روکتی ؛

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا ؛

۱۷۹۰۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور (عبیداللہ بن عمر نے یہی روایت) قاسم بن محمد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیا کرتے تھے (رمضان کے مہینہ میں) اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں تم کھاتے پیتے رہو، کیونکہ وہ صبح صادق کی طلوع سے پہلے اذان نہیں دیتے، قاسم نے بیان کیا کہ دونوں کی اذان کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ ایک چڑھتے (اذان دینے کے لئے) تو دوسرے اترتے ہوئے ہوتے[1] (اذان دے کر)

باب ۱۲۰۱۔ تَاخِيرِ السَّحُورِ ؛

۱۲۰۱۔ سحری میں تاخیر ؛

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۷۹۱۔ ہم سے محمد بن عبیداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سحری اپنے گھر کھاتا، پھر جلدی کرتا تاکہ نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جائے[2]۔

باب ۱۲۰۲۔ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ؛

۱۲۰۲۔ سحری اور فجر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے ؟

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ

۱۷۹۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ سحری ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے اور پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے میں نے پوچھا

---

[1] یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی۔ اس حدیث کو کتاب الصوم میں ذکر کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس باب کی احادیث میں ایک اذان کو سحری کا وقت بتانے کے لئے تسلیم کرتے ہیں حنفیہ کی طرح ۔

[2] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری آخر وقت میں کھاتے تھے جب سحری سے فارغ ہوتے تو صبح صادق کا طلوع بالکل قریب ہوتا، اور رمضان میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر طلوع صبح صادق کے ساتھ ہی اندھیرے میں پڑھا دیتے تھے اس لئے انہیں نماز میں شرکت کے لئے فوراً ہی مسجد نبوی میں حاضری دینی پڑتی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَیْنَ الْاَذَانِ وَالسُّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً ؛

**باب ۱۲۰۳** ۔ بَرَكَةِ السُّحُوْرِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ وَاصَلُوْا وَلَمْ يُذْكَرِ السُّحُوْرُ ؛

**۱۷۹۳ ۔ حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى ؛

**۱۷۹۴ ۔ حَدَّثَنَا** اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً ؛

**باب ۱۲۰۴** ۔ اِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ يَوْمِيْ هٰذَا وَفَعَلَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ

**۱۷۹۵ ۔ حَدَّثَنَا** اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَنْ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَاْكُلْ فَلَا يَاْكُلْ ؛

کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر۔

**۱۲۰۳** ۔ سحری کی برکت، جب کہ وہ واجب نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے نے برابر روزے رکھے اور ان میں سحری کا ذکر نہیں کیا جاتا

**۱۷۹۳** ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ نے "صوم وصال[1]" رکھا تو صحابہ نے بھی رکھا لیکن صحابہ کے لئے اس میں دشواری ہوگئی، اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا، صحابہ نے اس پر عرض کی کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے (اللہ کی طرف سے)

**۱۷۹۴** ۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے۔

**۱۲۰۴** ۔ اگر روزے کی نیت دن میں کی؟ ام درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ پوچھتے، کیا کچھ کھانا تمہارے پاس ہے؟ اگر ہم جواب نفی میں دیتے تو فرماتے کہ پھر آج میرا روزہ رہے گا، اسی طرح ابوطلحہ، ابوہریرہ، ابن عباس اور حذیفہ رضی اللہ عنہم نے بھی کیا؛

**۱۷۹۵** ۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن، ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے کھانا کھا لیا ہے، وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا یہ فرمایا کہ (روزہ رکھے، اور جس نے نہ کھایا ہو وہ (تو بہرحال روزہ رکھے) نہ کھائے[2]۔

---

[1] متواتر کئی دن کے روزے جب کہ افطار وسحری درمیان میں نہ ہو تو اسے صوم وصال کہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تو اس طرح روزے رکھتے تھے لیکن عام امت کو آپ نے منع فرما دیا تھا، تاکہ شاق نہ گزرے۔

[2] یہ یاد رہے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے، فرض تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رمضان کے روزے

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۲۰۵۔ الصَّائِمُ يُصْبِحُ جُنُبًا:

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ حِيْنَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَ مَرْوَانَ اَنَّ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا اَنْ نَّجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ اَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكَ اَمْرًا وَّلَوْ لَا مَرْوَانُ اَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ اَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْاَوَّلُ اَسْنَدُ

### ۱۲۰۵۔ روزہ دار، صبح کو اٹھا تو جنبی تھا،

۱۷۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولیٰ سُمی نے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ح اور ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، انہیں ان کے والد عبدالرحمٰن نے خبر دی انہیں مروان نے خبر دی اور انہیں عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے۔ پھر آپ غسل کرتے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ سے خوف دلاؤ (کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس اس کے خلاف تھا) ان دنوں مروان (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے) مدینہ کے حاکم تھے۔ ابوبکر نے کہا کہ عبدالرحمٰن نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ اتفاق سے ہم سب ایک مرتبہ ذوالحلیفہ میں جمع ہوگئے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہاں کوئی زمین تھی، عبدالرحمٰن نے ان سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کہوں گا، اور اگر مروان نے اس کی مجھے تاکید نہ کی ہوتی تو میں کبھی آپ کے سامنے اسے نہ چھیڑتا (کیونکہ مروان خلیفہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے واجب الاطاعت تھے) پھر انہوں نے عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی اور کہا کہ فضل بن عباس جو بہت زیادہ جاننے والے تھے، انہوں نے بھی اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی تھی، ہمام اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایسے شخص کو جو صبح کے وقت جنبی ہونے کی حالت میں اٹھا ہو) روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن پہلی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

## باب ۱۲۰۶۔ اَلْمُبَاشَرَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا:

### ۱۲۰۶۔ روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ روزہ دار پر بیوی کی شرمگاہ حرام ہے۔

---

عاشوراء کے بجائے متعین اور فرض ہوتے تو ان میں بھی یہ ضروری نہیں کہ رات ہی سے روزے کی نیت ہو، کیونکہ جب عاشوراء کا روزہ فرض تھا، تو خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اس حدیث میں ہے دن میں ان لوگوں کے لئے باقی رکھنے کا اعلان فرمایا جنہوں نے کھانا نہ کھایا ہو معلوم ہوتا ہے کہ اس روزہ کی مشروعیت بھی خاص اسی دن ہوئی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ وَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَآرِبُ حَاجَةٌ قَالَ طَاوُسٌ أُولِي الْإِرْبَةِ الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ۔

۱۷۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے تھے، لیکن (اپنی ازواج کے ساتھ) تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے (آں حضور تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے، بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مآرب، حاجت ضرورت کے معنی میں ہے، طاؤس نے فرمایا کہ اولی الاربۃ، اس احمق کو کہیں گے جسے عورتوں کی کوئی ضرورت نہ ہو۔

## باب ۱۲۰۷۔ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ، وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَظَرَ فَأَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهُ

۱۲۰۷۔ روزہ دار کا بوسہ لینا، جابر بن زید نے فرمایا کہ اگر کسی (عورت) کو دیکھنے سے انزال ہو گیا تو (روزہ دار کو) اپنا روزہ پورا کرنا چاہیئے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ۔

۱۷۹۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج کا روزے سے ہونے کے باوجود بوسہ لیا کرتے تھے، پھر آپ ہنسیں۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

۱۷۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن ابی عبداللہ نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے، ان سے ام سلمہ کی صاحبزادی زینب نے اور ان سے ان کی والدہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں (لیٹی ہوئی) تھی کہ مجھے حیض آ گیا، اس لئے میں آہستہ سے نکل آئی اور اپنا حیض کا کپڑا پہن لیا، آں حضور نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ حیض آ گیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں، پھر میں آپ کے ساتھ اسی چادر میں چلی گئی ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل (جنابت) کیا کرتے تھے۔ اور آں حضور روزے سے ہونے کے باوجود ان کا بوسہ لے لیتے تھے۔

## باب ۱۲۰۸۔ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ وَبَلَّ

۱۲۰۸۔ روزہ دار کا غسل کرنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

www.sirat-e-mustaqeem.com


ابن عمر ثوبا فالقاه عليه وهو صائم ودخل الشعبي الحمام وهو صائم وقال ابن عباس لا باس ان يتطعم القدر او الشيء وقال الحسن لا باس بالمضمضة والتبرد للصائم وقال ابن مسعود اذا كان صوم احدكم فليصبح دهينا مترجلا وقال انس ان لي ابزن اتقحم فيه وانا صائم ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه استاك وهو صائم وقال ابن عمر يستاك اول النهار واخره ولا يبلع ريقه وقال عطاء ان ازدرد ريقه لا اقول يفطر وقال ابن سيرين لا باس بالسواك الرطب قيل له طعم قال والماء له طعم وانت تمضمض به ولم ير انس والحسن وابراهيم بالكحل للصائم باسا۔

نے ایک کپڑا تر کرکے اپنے جسم پر ڈال لیا، حالانکہ آپ روزے سے تھے۔ شعبی، روزے سے تھے لیکن حمام میں (غسل کے لئے) گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی چیز کا مزہ معلوم کرنے میں (زبان پر رکھ کر) تو کوئی حرج نہیں، حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے کلی اور ٹھنڈ حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی کو روزہ رکھنا ہو تو وہ صبح کو اس طرح اٹھے کہ تیل لگا ہوا ہو اور کنگھا کیا ہوا ہو، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ابزن (حوض کی طرح پتھر کا بنا ہوا) ہے جس میں روزے سے ہونے کے باوجود میں داخل ہو جاتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ہے کہ آپ نے روزہ میں مسواک کی تھی، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دن کی ابتداء اور انتہا (ہر وقت) مسواک کرنی چاہیئے، البتہ اس کا تھوک نہ نگلے، عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تھوک نگل لیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ روزہ ٹوٹ گیا ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کسی نے کہا کہ اس کا تو ایک مزا ہوتا ہے اس پر آپ نے فرمایا، کیا پانی کا مزا نہیں ہوتا؟ حالانکہ تم اس سے کلی کرتے ہو، انس، اور حسن اور ابراہیم روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔

١٨٠٠ - حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن وهب حدثنا يونس عن ابن شهاب عن ابن شهاب عن عروة وابي بكر قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يدركه الفجر في رمضان من غير حلم فيغتسل ويصوم۔

۱۸۰۰۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ اور ابو بکرہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رمضان میں فجر کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احتلام سے نہیں (بلکہ اپنی ازواج کے ساتھ ہم بستری کی وجہ سے) غسل کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

١٨٠١ - حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن سمي مولى ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام بن المغيرة انه سمع ابا بكر بن عبد الرحمن كنت انا وابي فذهبت معه حتى دخلنا على عائشة قالت اشهد

۱۸۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولی سمی نے، انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمن سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد مجھے ساتھ لے کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

صبح جنبی ہونے کی حالت میں کرتے، احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع کی وجہ سے! پھر آپ روزہ سے رہتے (یعنی غسل فجر کی نماز سے پہلے، سحری کے وقت کے نکل جانے کے بعد کرتے تھے) اس کے بعد ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی،

**باب ۱۲۰۹۔** الصَّائِمِ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا وَقَالَ عَطَاءٌ اِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِيْ حَلْقِهٖ لَا بَاسَ اِنْ لَّمْ يَمْلِكْ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ اِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔

**۱۲۰۹۔** روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے؟ عطاء نے فرمایا کہ اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا، اور (وہ پانی (غیر اختیاری طور پر) حلق کے اندر چلا گیا، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ (اسے روکنے کی) قدرت اس میں نہ رہی ہو حسن نے فرمایا کہ اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی چلی گئی تو اس پر قضا ضروری نہیں، حسن اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر بھول کر جماع کر لی ہو تو اس پر قضا واجب نہیں ہوتی۔

**۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِيَ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

**۱۸۰۲۔** ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں یزید بن زریع نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی نے بھول کر کھا پی لیا ہو تو اپنا روزہ جاری رکھنا چاہیئے کہ یہ اسے اللہ نے کھلایا اور سیراب کیا ہے۔

**باب ۱۲۱۰۔** سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا اُحْصِيْ اَوْ اَعُدُّ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ وَيُرْوٰى نَحْوُهٗ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهٖ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيْقَهٗ۔

**۱۲۱۰۔** روزہ دار کے لئے تر یا خشک مسواک، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ انہوں نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا، جسے میں شمار میں نہیں لا سکتا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ اگر میری امت پر یہ شاق نہ گزرتا تو میں ہر وضو کے لئے مسواک کا حکم دے دیتا۔ اسی طرح کی حدیث جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی بھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے اس میں آں حضورؐ نے روزہ دار وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا کہ (مسواک) منہ کو پاک رکھنے والی اور رب کی رضا کا سبب ہے۔ عطاء اور قتادہ نے فرمایا کہ اس کا

www.sirat-e-mustaqeem.com



تھوک بھی نگل سکتا ہے۔[1]

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؀

۱۸۰۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن زید نے ان سے حمران نے، انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، آپ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر مضمضہ کیا اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر ہاتھ بایاں کہنی تک دھویا تین تین مرتبہ، اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ داہنا پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھویا، آخر میں فرمایا کہ جس طرح میں نے وضو کی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا اور پھر فرمایا تھا جس نے میری طرح وضو کی، پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات و وساوس گزرنے نہیں دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

باب ۱۲۱۱۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ بِالسَّعُوْطِ لِلصَّائِمِ اِنْ لَّمْ يَصِلْ اِلٰى حَلْقِهٖ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيْرُهٗ اِنْ لَّمْ يَزْدَرِدْ رِيْقَهٗ وَمَاذَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُّنْهٰى عَنْهُ فَاِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهٗ لَا بَاْسَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَمْلِكْ

۱۲۱۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جب کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالنا چاہیئے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں کی حسن نے فرمایا کہ ناک میں (دوا وغیرہ) چڑھانے میں اگر وہ حلق تک نہ پہنچے، کوئی حرج نہیں ہے اور روزہ دار سرمہ بھی لگا سکتا ہے، عطاء نے فرمایا کہ اگر مضمضہ کیا اور پھر اپنے منہ کے پانی کی کلی کر دی تو کوئی حرج نہیں لیکن اس کا تھوک نہ نگلنا چاہیئے اور اب اس کے منہ میں باقی ہی کیا رہ گیا؟ اور مصطگی نہ چبانی چاہیئے اگر کوئی مصطگی کا تھوک نگل گیا، تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا البتہ اس سے روکنا چاہیئے اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا اور پانی (غیر اختیاری طور پر) حلق کے اندر چلا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ چیز اس کے اختیار سے باہر تھی۔

باب ۱۲۱۲۔ اِذَا جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ وَ يُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّلَا مَرَضٍ

۱۲۱۲۔ اگر رمضان میں کسی نے جماع کیا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ اگر کسی شخص نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر روزہ

[1] شیخ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی تھوک منہ میں جمع کرکے اور پھر ایک ساتھ نگلے تو مکروہ ہے ورنہ معمول کے مطابق تھوک نگلنے میں کوئی کراہت نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ثُمَّ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَ إِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ ؛

نہیں رکھا، تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ نہیں بن سکتے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا سعید بن مسیب، شعبی، ابن جبیر، ابراہیم، قتادہ اور حماد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں ایک دن روزہ رکھنا چاہئیے ؛

**۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَالَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا ؛

**۱۸۰۴۔** ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا، ان سے یحییٰ نے ابو سعید کے صاحبزادے ہیں حدیث بیان کی، انہیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی، انہیں محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام بن خویلد نے اور انہیں عباد بن عبداللہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں تو برباد ہو گیا، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ رمضان میں میں نے (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی، تھوڑی دیر بعد آں حضورؐ کی خدمت میں (کھجور کا) ایک ٹوکرا جس کا نام عرق تھا، پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ برباد ہونے والا شخص کہاں ہے اس نے کہا کہ حاضر ہوں تو آپ نے فرمایا کہ لو اسے صدقہ کر دو،

## بَابُ ۱۲۱۳۔ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ ؛

## ۱۲۱۳۔ اگر کسی نے رمضان میں جماع کیا؟ اور اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی، پھر اسے صدقہ دیا گیا تو اس کا کفارہ دیدینا چاہئیے

**۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ

**۱۸۰۵۔** ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا! آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ اس نے کہا کہ نہیں، پھر آپ نے دریافت فرمایا، کیا پے بہ پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں، آخر آپ نے پوچھا کیا تمہارے اندر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے؟ اس نے اس کا جواب بھی نفی میں دیا، راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے، ہم بھی اپنی اسی حالت

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ ؎

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک بڑا ٹوکرا (عرق نامی) پیش کیا گیا، جس میں کھجوریں تھیں عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا کہ اسے لو اور صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں گا؟ بخدا ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے آگے کے دانت دیکھے جا سکے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔ [2]

## بَابٌ ۱۲۱۴۔ الْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوْا مَحَاوِيْجَ ۔

## ۱۲۱۴۔ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر ہونیوالا شخص کیا اس کے گھر والے محتاج ہوں تو وہ انہیں کفارہ کا کھانا کھلا سکتا ہے [3]

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْاٰخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ اَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهٖ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيْلُ قَالَ اَطْعِمْ

۱۸۰۶ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زہری نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ بدنصیب رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہے، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اتنی استطاعت ہے کہ ایک غلام آزاد کر سکو؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیا تم پے بہ پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی استطاعت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ اب اس کا جواب

---

[1] روزے کے کفارے کا اصول جمہور امت کے یہاں یہ ہے کہ اگر غلام اس کے پاس ہو تو اسے آزاد کر دے۔ اسلام نے غلامی کی رسم کو پسند نہیں کیا ہے لیکن اس کی اتنی مختلف اور متنوع شکلیں دنیا میں موجود تھیں کہ یک دم ان کا مٹانا بھی ممکن نہیں تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس سلسلے میں اصلاحات کر دیں اور غلام کے ساتھ جو ایک مظلومیت کا تصور قائم تھا اس کی تمام صورتوں کو آپ نے ختم کرنے کا اعلان کر دیا پھر غلام آزاد کرنے پر آپ نے اتنا زور دیا اور بہت سی صورتوں میں اسے ضروری قرار دیا کہ آہستہ آہستہ دنیائے اسلام سے غلامی کا رواج بالآخر ختم ہی ہو گیا۔ تو کفارہ میں ترتیب کے اعتبار سے پہلے تو غلام آزاد کرنا ضروری ہے لیکن اب غلامی کا رواج ختم ہو گیا ہے اس لئے اس کا سوال ہی نہیں رہتا۔ دوسرے درجہ میں اسلام نے یہ بتایا کہ اگر غلام نہ ملیں یا کسی کے پاس غلام نہ ہوں تو دو مہینے کے روزے رکھنا ضروری ہیں اگر اتنے روزے رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری ہے اب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو اور صدقہ میں کہیں سے کوئی چیز ملے تو اس کو کفارہ میں دے دینا چاہیئے۔ [2] دوسری احادیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تمہارے لئے جائز ہے اس کے بعد پھر کسی کے لئے صدقہ کا یہ طریقہ جائز نہ ہو گا۔

[3] یہ کسی بھی امام کا مسلک نہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان صرف اس لئے قائم کیا کہ اس طرح کی ایک حدیث موجود تھی، اسی وجہ سے جملہ سوالیہ رکھا گویا اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے، بلکہ ناظرین کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



هذا اعنك قال على اخوج منا ما بين لابتيها اهل بيت اخوج منا قال فاطعمه اهلك ؛

نفی میں تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا، جس میں کھجوریں تھیں، "عرق زنبیل کو کہتے ہیں" آں حضورؐ نے فرمایا کہ لے جاؤ اور اسے اپنی طرف سے (محتاجوں کو) کھلا دو، اس شخص نے کہا، اپنے سے بھی زیادہ محتاج کو؟ حالانکہ ان دو میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں، آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو،

## باب ۱۲۱۵۔ الحجامة والقيء للصائم

وقال لي يحيى بن صالح حدثنا معوية بن سلام حدثنا يحيى عن عمرو بن الحكم بن ثوبان سمع اباهريرة اذا قاء فلا يفطر انما يخرج ولا يولج ويذكر عن ابي هريرة انه يفطر والاول اصح وقال ابن عباس وعكرمة الصوم مما دخل وليس مما خرج وكان ابن عمر يحتجم وهو صائم ثم تركه فكان يحتجم بالليل واحتجم ابو موسى ليلا ويذكر عن سعد وزيد بن ارقم وام سلمة احتجموا صياما وقال بكير عن ام علقمة كنا نحتجم عند عائشة فلا تنهى ويروى عن الحسن عن غير واحد مرفوعا فقال افطر الحاجم والمحجوم وقال لي عياش حدثنا عبد الاعلى حدثنا يونس عن الحسن مثله قيل له عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم ثم قال الله اعلم ؛

۱۲۱۵۔ روزہ دار کا پچھنا لگوانا اور قے کرنا۔ [1] مجھ سے یحییٰ بن سالم نے بیان کیا ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حکم بن ثوبان نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب کوئی قے کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے تو چیز باہر آتی ہے اور اندر نہیں جاتی اور ابو ہریرہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے ابن عباس اور عکرمہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ روزہ (ٹوٹتا ہے ان چیزوں سے جو اندر جاتی ہیں ان سے نہیں جو باہر آتی ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی روزہ کی حالت میں پچھنا لگواتے تھے لیکن بعد میں اسے ترک کر دیا تھا اور رات میں پچھنا لگواتے تھے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی رات میں پچھنا لگوایا تھا بکیر نے ام علقمہ سے کہا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں (روزہ کی حالت میں) پچھنا لگواتے تھے اور آپ ہمیں روکتی نہیں تھیں، حسن رحمۃ اللہ علیہ سے متعدد افراد مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پچھنا لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں کا) روزہ ٹوٹ گیا مجھ سے عیاش نے بیان کیا ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے حسن نے سابقہ حدیث کی طرح۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں، پھر فرمایا کہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

---

[1] مصنفؒ نے اس باب میں دو مسئلے ایک ساتھ رکھ دیئے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک بنیادی اصول روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا یہ ہے کہ اگر کوئی چیز پیٹ میں جائے یا انسان کا جزو بدن بنے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن پیٹ یا جسم انسان سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، قدیم زمانہ میں خراب خون نکالنے کی ایک صورت تھی جس کا نام پچھنا لگوانا تھا اس صورت میں نکالنے والے کو بھی اپنے منہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے، حدیث میں ہے کہ پچھنا لگوانے والا اور لگانے والا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس حدیث کو جمہور علماء امت حقیقت پر محمول نہیں کرتے بلکہ اس کی تاویل کرتے ہیں اسی طرح قے کے سلسلہ میں بھی مصنف کا مسلک اپنے اسی اصول پر ہے کہ اندر سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن جمہور امت کے یہاں روزہ ٹوٹنے

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ؛

۱۸۰۷۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں بھی پچھنا لگوایا اور، روزہ کی حالت میں بھی پچھنا لگوایا۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ؛

۱۸۰۸۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ نِ الْبُنَانِيَّ يَسْاَلُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ شُعْبَةُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۸۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ لوگ روزہ کی حالت میں پچھنا لگوانا پسند نہیں کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں! البتہ کمزوری کے خیال سے (روزہ میں نہیں لگواتے تھے) شبابہ نے یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ (ایسا ہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں (کرتے تھے)

## باب ۱۲۱۶۔ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَالْاِفْطَارِ ؛

## ۱۲۱۶ سفر میں روزہ اور افطار ؛

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ نِ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهٗ جَرِيْرٌ وَّ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ ؛

۱۸۱۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق شیبانی نے، انہوں نے ابن ابی اوفی سے سنا کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) آں حضورؐ نے ایک صاحب سے فرمایا کہ اتر کر میرے ستو گھول لو، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ابھی تو سورج باقی ہے، لیکن آپؐ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا، پھر آپؐ نے ایک طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے (یعنی اس وقت سورج ڈوب جاتا ہے) اس کی متابعت جریر اور ابوبکر بن عیاش نے شیبانی کے واسطہ سے کی ہے اور اس سے ابو اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے،

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

۱۸۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی،

---

یہ اصول نہیں ہے۔ قے میں بھی بعض صورتوں میں جمہور کے یہاں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ۔

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر میں بھی ہمیشہ روزے رکھتا ہوں۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں سفر میں بھی روزے رکھتا ہوں، وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے (رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں) آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو روزہ رکھو، اور جی چاہے، بے روزے رہو۔

## باب ۱۲۱۷۔ اِذَا صَامَ اَيَّامًا مِّنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ۔

## ۱۲۱۷۔ رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد کسی نے اگر سفر کیا؟

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْكَدِيْدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ۔

۱۸۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقعہ پر) مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا، ابو عبداللہ نے کہا کہ عسفان اور قدید کے درمیان کدید ایک تالاب ہے[1]۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

۱۸۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے دن انتہائی گرم تھا، گرمی کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ پکڑ لیتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ کے سوا، اور کوئی شخص، شرکاء سفر میں روزہ سے نہیں تھا۔

## باب ۱۲۱۸۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

## ۱۲۱۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، اس شخص

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں، جس دن سفر شروع ہوا اس دن کا روزہ رکھنا بہتر ہے لیکن پھر سفر کے باقی ایام میں روزہ نہ رکھنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ؕ

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ ؕ

باب ۱۲۱۹۔ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ ؕ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ رح عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ؕ

باب ۱۲۲۰۔ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ ؕ

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ؕ

باب ۱۲۲۱۔ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ ؕ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ

کے متعلق، جس پر شدّتِ گرمی کی وجہ سے سایہ کر دیا گیا تھا، کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۱۸۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک مجمع دیکھا جس میں ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۱۲۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (سفر میں) روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۸۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے۔ (سفر میں بہت سے روزہ سے ہوتے اور بہت سے چھوڑ دیتے) لیکن، روزہ دار بے روزہ دار پر اور روزہ دار پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہیں کرتے تھے

۱۲۲۰۔ جس نے سفر میں اسلئے روزہ چھوڑا تاکہ لوگ دیکھ سکیں۔

۱۸۱۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے مکہ کے لئے سفر شروع کیا تو آپؐ روزے سے تھے پھر جب آپؐ عسفان پہنچے تو پانی منگوایا اور اسے اپنے ہاتھوں سے (منہ تک) اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر آپؐ نے روزہ چھوڑ دیا تاآنکہ مکہ پہنچے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی اور نہیں بھی رکھا، اس لئے جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۲۲۱۔ (قرآن کی آیۃ) جن لوگوں کو روزہ کی طاقت ہے ان پر فدیہ ہے ابن عمر اور سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ داو پر

www.sirat-e-mustaqeem.com



بنُ الاکوع نَسَخَتْهَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيْقُهُ وَرُخِّصَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ فَأُمِرُوْا بِالصَّوْمِ۔

والی آیت کو اس آیت نے) منسوخ کر دیا ہے، رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا، لوگوں کے لئے ہدایت بن کر اور راہ یابی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کے روشن دلائل کے ساتھ! پس جو شخص بھی تم میں سے اس مہینہ کو پلئے، وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر، تو اس کو گنتی پوری کرنی چاہیئے اور دنوں کی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے، دشواری ڈالنا نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ کی اس بات پر بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم احسان مانو! ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بیان کی کہ رمضان میں (جب روزے کا حکم) نازل ہوا، تو بہت سے لوگوں پر بڑا دشوار گزرا چنانچہ بہت سے لوگ جو روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا سکتے تھے انہوں نے روزے چھوڑ دیئے، حالانکہ ان میں روزے رکھنے کی طاقت تھی، بات یہ تھی کہ انہیں اس کی اجازت بھی دے دی گئی تھی (قرآن کی اس آیت میں کہ "جن لوگوں کو روزہ کی طاقت ہے ان پر فدیہ ہے" پھر اس اجازت کو آیۃ "تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم روزے رکھو" نے منسوخ کر دیا اور اس طرح لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم ہو گیا۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ قَالَ هِيَ مَنْسُوْخَةٌ۔

۱۸۱۷۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ بالا) فدیہ طعام مسکین پڑھی اور فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔

## باب ۱۲۲۲۔ مَتٰى يُقْضٰى قَضَاءُ رَمَضَانَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ إِذَا فَرَّطَ

۱۲۲۲۔ رمضان کی قضا کب کی جائے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے متفرق دنوں میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم صرف یہ ہے کہ "پس گنتی پوری کرو اور دنوں کی"، سعید بن مسیب نے فرمایا کہ (ذی الحجہ کے) دس روزے (اس شخص کے لئے جس پر رمضان کے روزے واجب ہوں اور ان

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَتّٰی جَآءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ یَصُوْمُھُمَا وَلَمْ یَرَ عَلَیْہِ طَعَامًا وَّیُذْکَرُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مُرْسَلًا وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ یُطْعِمُ وَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہُ الْاِطْعَامَ اِنَّمَا قَالَ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؛

کی قضا ابھی تک نہ کی ہو) رکھنے مناسب نہیں ہیں، بلکہ رمضان کی قضا شروع کر دینی چاہیئے ابراہیم نے فرمایا کہ اگر کسی نے کوتاہی کی (رمضان کی قضا میں) اور دوسرا رمضان بھی آگیا تو دونوں روزے رکھنے چاہئیں، ان کے اس کی کوتاہی کی وجہ سے (مسکینوں کو) کھانا کھلانا واجب نہیں ہوتا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مرسلاً ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اسے (مسکینوں کو) کھانا کھلانا چاہیئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا (قرآن میں) ذکر نہیں کیا ہے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کی جائے۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَۃَ تَقُوْلُ کَانَ یَکُوْنُ عَلَیَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَقْضِیَ اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ قَالَ یَحْیٰی الشُّغْلُ مِنَ النَّبِیِّ اَوْ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ گیا تو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی یحیٰی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے تھا۔

بَابُ ۱۳۲۳۔ اَلْحَآئِضُ تَتْرُکُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوۃَ وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْہَ الْحَقِّ لَتَاْتِیْ کَثِیْرًا عَلٰی خِلَافِ الرَّاْیِ فَلَا یَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِّنِ اتِّبَاعِھَا مِنْ ذٰلِکَ اِنَّ الْحَآئِضَ تَقْضِی الصِّیَامَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوۃَ ؛

۱۳۲۳۔ حائضہ روزہ اور نماز چھوڑ دے، ابوالزناد نے فرمایا کہ سنتیں اور حق باتیں، اکثر (بظاہر) حق کے خلاف بھی معلوم ہوتی ہیں، لیکن مسلمانوں کو بہرحال اس کی پیروی کرنی ہے کہ حائضہ روزے تو قضا کرے گی، لیکن نماز کی قضا اس پر نہیں ہے۔[1]

---

[1] یعنی ہمارا ایمان آں حضورؐ اور آپ کی رسالت پر ہے، آپ صادق و مصدوق اور آپ کی رسالت و نبوت حق اور واضح! آپ کے تمام پیغامات اور آپ کی تمام رسالت اللہ کی طرف سے ہے اس لئے آپ جو کچھ بھی فرما گئے ہیں، اس ثبوت کے بعد کہ وہ واقعی آپ کا فرمان یا قرآن مجید کی کوئی آیت ہے، ہمیں کسی پس و پیش کے بغیر سے تسلیم کر لینا ہے صحیح اور حق بات ضروری نہیں کہ ہر کسی کی سمجھ میں بھی آجائے دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں، اس میں واضح حق اور بدیہی صداقتیں بھی شامل ہیں، جس پر دنیا والوں کی رائے مختلف نہ رہی ہو۔ اس لئے انسان کی عقل معیار حق و صداقت نہیں بن سکتی، جب ہم نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا صادق و مصدوق نبی مان لیا تو پھر آپ کی ہر بات ہی تسلیم کر لینی چاہیئے، انسان نے حق اور صداقت کو بھی اضافی بنا دیا ہے، حالات کے تغیر و تبدل کے ساتھ حق اور صداقت کے معیار بھی بدلتے رہتے ہیں آج ایک کام اچھا ہے سب اسے مانتے اور پسند کرتے ہیں لیکن آنے والا اسے جھٹلا دیتا ہے اور انہیں ماننے والوں کے پوتوں اور پڑپوتوں کے نزدیک اس سے زیادہ مغضوب اور ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں رہتی اس لئے ہم کہتے ہیں کہ حق وہی ہے جسے خدا نے حق بتا دیا وہ ایک ناقابل تغیر صداقت ہے زمانہ کے حالات اور مزاج کو اس کے تابع رہ کے چلنا چاہیئے اسے اپنے تابع کرنے کی کوشش مہلک اور سخت مہلک ہے ابوالزناد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر تنبیہ فرمائی ہے حیض کی حالت میں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور روزے بھی شریعت کے حکم سے ان دنوں میں نہیں رکھنے چاہئیں لیکن بعد میں جب پاکی ہو جائے تو روزں کی قضا واجب ہے اور نماز معاف ہو جاتی ہے۔ سوال یہ تھا کہ نماز اور روزے دونوں فرض ہیں آخر یہ کیا بات ہے کہ نماز کی قضا واجب نہیں ہوتی اور روزے کی قضا واجب ہوتی ہے، ابوالزناد

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِيْنِهَا۔

۱۸۱۹۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید نے حدیث بیان کی ان سے عیاض نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نماز اور روزے نہیں چھوڑ دیتی؟ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

## باب ۱۲۲۴۔ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ رَجُلًا يَوْمًا وَّاحِدًا جَازَ۔

۱۲۲۴۔ کسی کے ذمے روزے رکھنے ضروری تھے، اس کا انتقال ہوگیا؟ حسن نے فرمایا کہ اگر اسکی طرف (رمضان کے تیس روزوں کے بدلہ میں) تیس آدمیوں نے ایک دن روزے رکھ دیئے تو جائز ہے۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ۔

۱۸۲۰۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن موسیٰ بن اعین نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے روزے قضا کرنے چاہئیں[1]۔ اس روایت کی متابعت ابن وہب نے عمرو کے واسطہ سے کی ہے۔ اس کی روایت یحییٰ بن ایوب نے ابوجعفر کے واسطہ سے بھی کی ہے۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ عَنْهَا

۱۸۲۱۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے مسلم بطین نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کے ذمے ایک مہینہ کے روزے باقی رہ گئے ہیں کیا میں ان کی طرف سے قضا

---

فرماتے ہیں کہ عقل کی روشنی میں اس کا حل ڈھونڈنے کی کوشش نہ کرو، یہ دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے اور یہ خدا کا حکم ہے

[1] اسی حدیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نذر کے روزے اندر ماننے والے نے اگر انہیں نہ رکھا ہو اور انتقال ہوگیا ہو، اگر کوئی اس کا ولی وغیرہ نذر ماننے والے کی طرف سے رکھنا چاہے تو ادا ہوجاتے ہیں البتہ رمضان کے روزوں میں اس طرح کی نیابت نہیں چلے گی کیونکہ اسی حدیث بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے یہ حکم نذر کے روزوں سے متعلق دیا تھا، لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی صورت میں روزے کی نیابت نہیں چل سکتی۔ اس کے متعلق ہم پہلے بھی لکھ آئے ہیں۔ حنفیہ کے مسلک کے تائید میں بھی ایک حدیث ہے "کوئی شخص کسی دوسرے کے بدلہ میں روزے نہ رکھے" دوسری احادیث بھی احناف کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَّذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيٰى وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ اَبُوْ حَرِيْزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ اُمِّيْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے سلیمان نے بیان کیا کہ حکم اور سلمہ نے کہا، جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب وہیں بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نے مجاہد سے بھی سنا تھا کہ وہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے، ابو خالد سے روایت ہے کہ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے حکم، مسلم، بطین اور سلمہ بن کہیل نے ان سے سعید بن جبیر نے اور عطاء اور مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری "بہن" کا انتقال ہو گیا ہے یحییٰ اور ابو معاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے زید بن ابی انیسہ نے ان سے حکم نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان پر نذر کے روزے واجب تھے (جنہیں وہ اپنی زندگی میں نہ رکھ سکی تھیں) اور ابو حریز نے بیان کیا ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان پر پندرہ دن کے روزے واجب تھے۔

## بَابٌ ۱۲۲۵ - مَتٰى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ

وَاَفْطَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ حِيْنَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ.

## ۱۲۲۵۔ روزہ دار افطار کب کرے گا؟

جب سورج ڈوب گیا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے افطار کیا۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ.

۱۸۲۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عاصم بن عمر بن خطاب سے سنا ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۲۳ ۔ **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۔

۱۸۲۳ ۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے ان سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ۔" اور آں حضورؐ روزہ سے تھے ۔ جب سورج غروب ہوگیا تو ایک صاحب سے فرمایا کہ اے فلاں ! میرے لئے اٹھ کے ستو گھول دو ، انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ! کاش آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے ، پھر وہی حکم دیا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو ، لیکن ان کا اب بھی یہی اصرار رہا کہ ابھی دن باقی ہے ، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ پھر فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو ، چنانچہ وہ اترے اور ستو انہوں نے گھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا[1] ۔ پھر فرمایا کہ جب تم یہ دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے (مشرق کی طرف سے) تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے ۔

## بَاب ۱۲۲۶ ۔ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ ۔

۱۲۲۶ ۔ جو چیز بھی آسانی سے مل جائے ، پانی وغیرہ . اس سے افطار کر لینا چاہیئے ۔

۱۸۲۴ ۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأَصْبِعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ۔

۱۸۲۴ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے آں حضورؐ روزے سے تھے ۔ جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو ، انہوں نے عرض کی ، یا رسول اللہ ! کاش تھوڑی دیر اور ٹھہرتے ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو ۔ چنانچہ انہوں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ ! ابھی تو دن باقی ہے آپؐ نے فرمایا کہ اتر ستو ہمارے لئے گھول دو ، چنانچہ انہوں نے اتر کر ستو گھولا ، آں حضورؐ نے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آگئی تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے ، آپؐ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا ۔

بحمداللہ تفہیم البخاری کا ساتواں پارہ پورا ہوا !!

[1] غالباً مخاطب صحابی ابھی اس خیال میں تھے کہ سورج غروب نہیں ہوا ہے ورنہ اس اصرار کی کوئی وجہ نہیں تھی سب حضرات سفر کر رہے تھے ۔ عرب میں پہاڑیوں کی کثرت ہے اور ایسے علاقوں میں غروب کے فوراً بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سورج ابھی باقی ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# آٹھواں پارہ

## بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### باب ۱۲۲۷ تَعْجِیْلِ الْاِفْطَارِ

۱۸۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

### ۱۲۲۷ - افطار میں جلدی کرنا۔

۱۸۲۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی، جب تک افطار کی جلدی کا اہتمام (یعنی وقت ہوتے ہی) باقی رہے گی۔

۱۸۲۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰی اَمْسٰی قَالَ لِرَجُلٍ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰی تُمْسِیَ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ اِذَا رَاَیْتَ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

۱۸۲۶ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ آپ روزے سے تھے، جب شام ہوئی (اور دن ڈوب گیا) تو آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اتر کر (سواری سے) میرے لیے ستو گھول دو۔ انھوں نے عرض کی، اگر حضور اگر شام ہونے کا انتظار فرماتے تو بہتر تھا۔ لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ جب یہ دیکھو کہ رات ادھر سے آگئی (یعنی دن ڈوبتے ہی) روزہ دار کو افطار کرلینا چاہیئے۔ (یہ حدیث متعدد روایتوں سے پہلے گذر چکی ہے)۔

### باب ۱۲۲۸ اِذَا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۱۸۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ فَاطِمَۃَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَیْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِیْلَ لِہِشَامٍ فَاُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدٌّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ ہِشَامًا لَا اَدْرِیْ اَقَضَوْا

### ۱۲۲۸ - رمضان میں، اگر افطار کے بعد سورج نکل آیا؟

۱۸۲۷ - ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مطلع ابر آلود تھا، ہم نے جب افطار کرلیا تو سورج نکل آیا۔ اس پر ہشام (راوی حدیث) سے پوچھا گیا کہ کیا پھر انھیں قضا کا حکم ہوا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ قضا کے سوا چارہ کار ہی کیا تھا؟ اور معمر نے بیان کیا کہ میں نے ہشام سے سنا مجھے معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے قضا کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



آمرًا لا ۔

باب ۱۲۲۹ صَوْمِ الصِّبْيَانِ - وَقَالَ عُمَرُ لِنَشْوَانَ فِي رَمَضَانَ وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ ۔

۱۸۲۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ ۔

باب ۱۲۳۰ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ

تھی یا نہیں ۔"

۱۲۲۹ - بچوں کا روزہ - عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نشہ باز سے فرمایا تھا "تم پر بربادی آئے، رمضان میں شراب پی رکھی ہے۔ حالانکہ ہمارے بچے تک روزے سے ہیں پھر آپ نے حد قائم کی[1]۔

۱۸۲۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشوراء کی صبح کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے محلوں میں منادی کروائی کہ صبح تک جس نے کھا پی لیا ہو وہ دن کے بقیہ حصے کو (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر بعد میں بھی (رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد) ہم اس دن روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے، انھیں ہم روئی کی گڑیا دے کر بہلائے رکھتے تھے، جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی دیتے تھے تاآنکہ افطار کا وقت آجاتا۔

۱۲۳۰ - صوم وصال[2] اور جنھوں نے یہ کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پھر تم روزے رات تک پورے کرو[3]"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے (بحکم خداوندی) منع فرمایا ہے، امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے اور تاکہ ان پر دوام وثبات رہے

---

[1] یہ ایک شخص کا واقعہ ہے جس نے رمضان میں شراب پی لی تھی۔ جب یہ شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اسے بڑی شرم دلائی کہ مسلمانوں کے بچے تک ان دنوں میں روزے سے ہیں اور تم نے صرف روزہ توڑنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ شراب بھی پی رکھی ہے اس کے بعد آپ نے اسے اسی (۸۰) کوڑے لگوائے اور شام جلاوطن کرادیا۔ اس واقعہ کو نقل کرنے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہاں مقصد صرف بچوں کے روزے کی مشروعیت کی وضاحت کرنی ہے جس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

[2] روزے دن کے رکھے جاتے ہیں۔ رات کی ابتداء غروب آفتاب سے ہوتی ہے۔ طلوع صبح صادق سے رات کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور دن کی ابتداء ہوتی ہے "صوم وصال" جیسا کہ پہلے بھی ایک موقع پر وضاحت کی گئی تھی، دن کے ساتھ رات میں بھی روزے کے تسلسل کو قائم رکھنے کا نام ہے شریعت کا روزے سے مقصد ہے وہ دن کے روزوں ہی سے پورا ہو جاتا ہے اور چونکہ مقصد تعب اور مشقت میں ڈالنا نہیں ہے اس لیے صوم وصال کی ممانعت کردی گئی۔ البتہ نور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال یعنی سحر وافطار کے بغیر کئی کئی دن رات کے روزے رکھتے تھے کیونکہ آپ کو اس کی طاقت بخشی گئی تھی۔

[3] اس لیے رات روزے کی حد تک ہوتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ ۔

اور یہ کہ (عمل میں) شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں خیال کیا گیا ہے

۱۸۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى ۔

۱۸۲۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بلا سحر و افطار) مسلسل روزے نہ رکھا کرو (صوم وصال) صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے، آپ نے یہ فرمایا کہ) میں اس طرح رات گذارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے۔

۱۸۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى ۔

۱۸۳۰ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور سیراب کیا جاتا ہے۔

۱۸۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ ۔

۱۸۳۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضور فرما رہے تھے کہ مسلسل (بلا سحر و افطار) روزے نہ رکھو، ہاں اگر کوئی وصال کرنا ہی چاہے تو وہ سحری کے وقت تک ایسا کر سکتا ہے[1] صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا، میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں تو رات اس طرح گذارتا ہوں کہ ایک کھلانے والا کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا سیراب کرتا ہے۔

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ لَمْ يَذْكُرْ

۱۸۳۲ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ اور محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا تھا، امت پر رحمت وشفقت کے خیال سے۔ صحابہ نے عرض کی آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں آں حضور نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان نے

---

[1] یعنی افطار نہ کرے اور رات بغیر کھائے گذار دے پھر جب سحری کا وقت ہو تو سحری کھائے۔ سحری ضرور کھا لینی چاہیئے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَحْمَةً لَهُمْ ۔

(اپنی روایت میں) "امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے ۔

**باب ۱۲۳۱ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ۔** رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

**۱۲۳۱۔ صوم وصال پر اصرار کرنے والے کو سزا دینا۔** اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

**۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا ۔

**۱۸۲۳۔** ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل (کئی دن تک سحر و افطار کے بغیر) روزے سے منع کیا تھا، اس پر ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا میری طرح تم میں سے کون ہے۔ رات میں میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے۔ لوگ اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رکے تو آپ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصال کیا۔ پھر چاند نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ گویا جب وہ صوم وصال سے نہ رکے تو آپ نے ان کی سزا کے طور پر یہ کرنا چاہا تھا لہ ۔

**۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا** يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ ۔

**۱۸۲۴۔** ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا، صوم وصال سے بچو! عرض کیا گیا کہ آپ تو وصال کرتے ہیں اس پر آں حضور نے فرمایا کہ رات میں مجھے میرا رب کھلاتا اور سیراب کرتا ہے۔ پس تم اتنی ہی مشقت اٹھاؤ جتنی تمھارے اندر طاقت ہے۔

---

لہ شریعت کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ انسان کسی تامل کے بغیر اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے، حکم جیسا بھی ہو اس میں اپنی طرف سے کسی قسم کی بھی زیادتی یا کمی سخت مہلک ہے۔ جب ہم نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مان لیا، وحی کے ذرائع پر کامل ایمان لائے اور اس کے متعلق یہ ہمارا یقین ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے تو اب اس میں کسی تامل کی گنجائش نہیں رہ جاتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں پر خود ہم سے بھی زیادہ واقف ہے۔ اس نے ہماری فطرت بنائی ہے اس لیے اس کی طرف سے تمام احکام اس اصل فطرت کو سامنے رکھ کر نازل ہوئے ہیں۔ ان احکام میں عزیمت کے ساتھ کچھ رخصتیں بھی دی گئی ہیں۔ جب کسی معاملہ میں شریعت خود رخصت دے دے تو اب اس رخصت پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ خدا کی مرضی یہی ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو صوم وصال سے منع کیا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا، انسانوں پر رحمت و شفقت پیش نظر تھی بعض صحابہ نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ رضا اسی میں ہے کہ وصال کیا جائے لیکن شریعت کی نظر میں مشقت کی اہمیت نہیں۔ اہمیت اطاعت، تسلیم و رضا کی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۲۳۲ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ ؛

۱۸۳۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ ؛

باب ۱۲۳۳ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ ؛

۱۸۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ

۱۲۳۲ - سحری تک وصال

۱۸۳۵ - ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، صوم وصال نہ رکھو اور اگر کسی کا ارادہ ہی وصال کا ہو تو سحری کے وقت تک وصال کر سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں آں حضورؐ نے فرمایا، میں تمھاری طرح نہیں ہوں۔ رات کے وقت ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا مجھے سیراب کرتا ہے۔

۱۲۳۳ - کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی[1]؛ اگر عذر واقعی ہے تو توڑنے والے پر قضاء واجب نہیں۔

۱۸۳۶ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ابو العمیس نے حدیث بیان کی ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما میں مواخاۃ کرائی تھی (ہجرت کے بعد) ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے تو ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بہت پھٹے پرانے حال میں دیکھا، ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداءؓ نے جواب دیا کہ یہ تمھارے بھائی ابو الدرداءؓ دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں رکھتے[2] پھر ابو الدرداءؓ

[1] احناف کا اس سلسلے میں یہ مسلک ہے کہ نفلی روزے یا نماز اگر کسی نے توڑ دی خواہ کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر، بہر حال ان کی قضا واجب ہے کیونکہ نفلی عبادات کا مکلف اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نہیں بنایا ہے۔ اب اگر کوئی خود کرے تو اس پر ثواب ملتا ہے لیکن جس طرح نذر مان لینے سے واجب ہو جاتی ہے اسی طرح جب نفل شروع کر دی تو گویا نذر کی طرح اپنے پر واجب کر لیا۔ اب اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کی وجہ سے توڑا تو قضا نہیں ورنہ واجب ہے۔

[2] اسی حدیث کی دوسری روایتوں میں ہے کہ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دنیا کی عورتوں کی طرف انھیں کوئی توجہ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت طرز عمل اختیار کیا ہے اس کا مقصد ابو درداءؓ کو ان کی رائے سے پھیرنا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے جن بندوں کے حقوق واجب کئے ہیں اللہ کے واجبی حقوق کے بعد ان کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کی بیوی کو

بقیہ آئندہ صفحہ پر -

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَتّٰى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ؛

تشریف لائے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ تناول کیجئے یہی کہا کہ میں روزے سے ہوں، اس پر حضرت سلمان رضؓ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ خود شریک نہ ہوں گے۔ بیان کیا کہ وہ کھانے میں شریک ہو گئے (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابو الدرداءؓ عبادت کے لیے اٹھے سلمانؓ نے فرمایا کہ سو جائیے، چنانچہ وہ سو گئے پھر تھوڑے سے وقفہ کے بعد عبادت کے لیے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمان رضؓ نے فرمایا کہ سو جائیے، پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان رضؓ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھیے چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضؓ نے فرمایا کہ آپ کے رب کا بھی آپ پر حق ہے آپ کی جان کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے اس لئے ہر صاحب حق کی ادائیگی کرنی چاہیے، پھر آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا

## باب ١٢٣٤ صَوْمِ شَعْبَانَ

## ۱۲۳۴۔ شعبان کے روزے

١٨٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ؛

۱۸۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابو النضر نے، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے لگتے تو ہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپؐ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزہ چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب آپؐ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینہ کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپؐ شعبان میں رکھتے تھے، میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپؐ کو نہیں دیکھا۔

١٨٣٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ اور کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان کے اکثر ایام میں آپ روزہ سے رہتے آپ فرمایا کرتے تھے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتے جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے جس پر مداومت

بقیہ حاشیہ: شکایت تھی وہ خود بھی بڑی درجہ کی صحابیہ تھیں اور صحابی کی صاحبزادی تھیں لیکن بہرحال غیر معمولی طور پر عبادت میں جبر و مشقت اختیار کرنے سے خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس لیے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انھیں سمجھایا کہ اتنی زیادتی نہ ہونی چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلوٰةً دَاوَمَ عَلَيْهَا ؏

## بَابٌ ١٢٣٥ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِفْطَارِهِ ؏

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ ؏

١٨٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ ؏

١٨٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

## بَابٌ ١٢٣٦ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ ؏

اختیار کی جائے، خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ آنحضورؐ جب کوئی نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ پڑھتے تھے۔

## ۱۲۳۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کے متعلق روایات

۱۸۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رمضان کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پورے مہینہ کا روزہ نہیں رکھا۔ آپ روزہ رکھنے لگتے تو دیکھنے والا کہہ اٹھتا کہ بخدا آپ بے روزہ نہیں رہیں گے اور اسی طرح جب روزہ چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہتا کہ بخدا، اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۱۸۴۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور انھوں نے انس رضؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بے روزہ کے رہتے تو ہمیں خیال گذرتا کہ اس مہینہ میں آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں، اسی طرح کسی مہینہ میں روزے رکھنے لگتے تو ہم خیال کرتے کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بے روزے کے نہیں گذرے گا، تم جب بھی چاہتے آں حضور کو رات میں نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اور جب بھی چاہتے سوتا ہوا دیکھ سکتے تھے سلیمان نے حمید کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضؓ سے روزہ کے متعلق پوچھا تھا" (اس حدیث کے مضامین پر بحث متعدد احادیث کے ذیل میں گذر چکی ہے)۔

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابوخالد احمر نے خبر دی، انھیں حمید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس رضؓ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو آپؓ نے فرمایا کہ جب میرا دل چاہتا کہ آپؐ کو روزے سے دیکھوں تو میں آپؐ کو روزے سے ہی دیکھتا اور بغیر روزے کے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی دیکھتا۔ رات میں کھڑے (نماز پڑھتے) چاہتا تو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھتا اور سوتے ہوئے چاہتا تو اسی طرح دیکھتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے زیادہ نرم و نازک خز وحریر (ریشم کے کپڑے) کو بھی نہیں دیکھا اور نہ مشک وعنبر کو آپ کی خوشبو سے پاکیزہ پایا۔

## ۱۲۳۶۔ روزہ میں مہمان کا حق۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۴۲ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ

۱۸۴۲ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ہارون بن اسماعیل نے خبر دی، ان سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی، یعنی یہی کہ تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے اس پر میں نے پوچھا، اور داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایک دن کا روزہ اور ایک دن بے روزے سے (رہنا صوم داؤدی ہے)

## بَابٌ ۱۲۳۷ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

## ۱۲۳۷ روزے میں جسم کا حق۔

۱۸۴۳ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۴۳۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اوزاعی نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبداللہ! کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ صحیح ہے یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا، لیکن ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور بے روزے کے بھی رہو، نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو، کیونکہ تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا اور اس طرح ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ لیکن میں نے اپنے پر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس سے آگے نہ بڑھو میں نے پوچھا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا، ایک دن روزہ سے اور ایک دن بے روزے کے۔ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، کاش میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی رخصت مان لیتا[1]

---

[1] یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ادا تھی کہ آں حضورؐ کے سامنے جو بھی عہد کر لیا اسے زندگی بھر اس طرح نبھایا۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی آپ سے یہ گفتگو ہوئی تھی اس وقت عبداللہ رضی اللہ عنہ جوان تھے، اس وقت انھیں خیال بھی نہیں آیا کہ کبھی بڑھاپا بھی آئے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر زندگی کے نشیب و فراز پر ہوتی ہے اور ان کی رعایت کے ساتھ احکام مشروع ہوتے ہیں، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک بات کہی تھی اور اسے نبھانا تھا، خواہ حالات کسی طرح کے بھی پیش آئیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۲۳۸ صَوْمِ الدَّهْرِ

۱۸۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ؛

۱۲۳۸۔ ساری عمر روزے سے۔

۱۸۴۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میری یہ بات پہنچائی گئی کہ "خدا کی قسم، زندگی بھر میں دن میں تو روزے رکھوں گا اور ساری رات عبادت کروں گا"۔ (آں حضورؐ کے دریافت فرمانے پر) میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں نے یہ کہا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا لیکن تمہارے اندر اس کی طاقت نہیں، اس لئے روزہ ضرور رکھو لیکن بے روزے کے بھی رہو اور عبادت بھی کرو لیکن سوؤ بھی، ہاں مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرو۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن بے روزے کے رہا کرو۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو کہ یہی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور روزہ کا سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں نے اب بھی وہی کہا کہ مجھے اس سے بھی افضل کی طاقت ہے لیکن اس مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

## باب ۱۲۳۹ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۸۴۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْوَى لِذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ ؛

۱۲۳۹۔ روزہ میں بیوی کا حق اس کی روایت ابوجحیفہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۱۸۴۵ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، انھیں ابوعاصم نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے، انھوں نے عطا سے سنا، انھیں ابوعباس شاعر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات عبادت کرتا ہوں۔ اب یا آں حضورؐ نے کسی کو میرے پاس بھیجا (مجھے بلانے کے لئے) یا خود میں نے آپؐ سے ملاقات کی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (متواتر) روزے رکھتے ہو اور ایک بھی نہیں چھوڑتے اور (رات بھر) نماز پڑھتے رہتے ہو؟ روزہ بھی رکھو اور بے روزہ کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے تو آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھا کرو۔ انہوں نے کہا، اور وہ کس طرح؟ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزہ کے رہتے تھے، اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں پھیرتے تھے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اے اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



کے نبی! میرے لئے یہ کیسے ممکن ہے (کہ میں فرار اختیار کروں) عطاء نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں (اس حدیث میں) صوم دہر کا کس طرح ذکر ہوا۔ (البتہ انہیں اتنا یاد تھا کہ) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صوم دہر رکھتا ہے، گویا وہ روزہ ہی نہیں رکھتا۔ دو مرتبہ (آپ نے یہ فرمایا)

## باب ۱۲۴۰ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

۱۲۴۰۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

۱۸۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ فِي ثَلَاثٍ ؛

۱۸۴۶ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو۔ انھوں نے کہا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ اسی طرح وہ برابر کہتے رہے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے) یہاں تک کہ آنحضور ؐ نے فرمایا، ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو۔ آپؐ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ مہینہ میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرو، انھوں نے اس پر بھی کہا کہ اس سے زیادہ کی میں طاقت رکھتا ہوں اور برابر یہی کہتے رہے تا آنکہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن میں (ایک قرآن ختم کیا کرو)

## باب ۱۲۴۱ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۲۴۱ داؤد علیہ السلام کا روزہ ؛

۱۸۴۷ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى ؛

۱۸۴۷ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو عباس مکی سے سُنا وہ شاعر تھے[1]، لیکن روایت حدیث میں ان پر کسی قسم کا اتہام نہیں تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم متواتر روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یونہی کرتے رہے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور تم خود کمزور پڑ جاؤ گے، یہ بھی کوئی روزہ ہے کہ زندگی بھر (بلا ناغہ ہر دن) روزہ رکھے جاؤ۔ تین دن کا (ہر مہینہ میں) روزہ، پوری زندگی کے روزے کے برابر ہے (ثواب میں) میں نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزے کے رہتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔

---

[1] شاعری چونکہ طبیعت میں مبالغہ امیزی اور تخیل پسندی پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کی تصریح ضروری سمجھی کہ شاعر ہونے کے باوجود وہ محتاط اور ثقہ تھے۔ طبیعت میں مبالغہ وغیرہ نہیں تھا۔ بلکہ احتیاط، ثقاہت اور واقعیت تھی، اس لئے ان پر روایت حدیث کے سلسلے میں کسی قسم کا اتہام بھی نہیں تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۴۸ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا۔

۱۸۴۸۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے خالد حذاء نے اور ان سے ابوقلابہ نے بیان کیا کہ مجھے ابوملیح نے خبر دی، کہا کہ میں آپ کے والد کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کے متعلق کہا گیا (کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور میں نے ایک تکیہ نما گدہ آپ کے لئے بچھا دیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا[1] آں حضور نے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے کافی نہیں ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (کچھ اور اضافہ فرما دیجئے) آپ نے فرمایا، اچھا پانچ دن (رکھ لو) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا چلو چھ دن۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ (کچھ اور اضافہ فرمائیے، مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے) آپ نے فرمایا، اچھا نو دن۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا، اچھا گیارہ دن۔ آخر آں حضور نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن بے روزے سے رہو۔

## بَاب ۱۲۴۲ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

۱۲۴۲ ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ کے روزے۔

۱۸۴۹ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ۔

۱۸۴۹۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزے کی وصیت فرمائی تھی، اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی کہ سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیا کروں۔

## بَاب ۱۲۴۳ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

۱۲۴۳ جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں جا کر روزہ نہیں توڑا۔

۱۸۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي

۱۸۵۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد نے،

---

[1] اللہ اکبر! کیا تھی تواضع اور خاکساری، نبی رحمت، سرور دو جہاں، رحمۃ للعالمین جن کے ایک اشارے پر صحابہ رض اپنی جان قربان کر دینے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے فروتنی اور کسر نفسی کا یہ عالم کہ مجلس میں ذرہ برابر بھی امتیاز برداشت نہیں فصلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ نبی رحمت اور سرور دو جہاں کی تمام زندگی میں یہی شان نمایاں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ قَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ ؛

جو حارث کے بیٹے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کی خدمت میں کھجور اور گھی حاضر کیا لیکن آپ نے فرمایا، یہ گھی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ کھجوریں بھی برتن میں رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں پھر آں حضورؐ نے گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میرا ایک لاڈلا بھی تو ہے! فرمایا کون انھوں نے کہا کہ آپ کے خادم انس (ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بیٹے)۔ پھر آنحضور نے دنیا اور آخرت کی کوئی خیر و بھلائی نہیں چھوڑی جس کی ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ آپ نے دعا میں فرمایا، اے اللہ! انھیں مال اور اولاد عطا فرما اور اس میں برکت دے (انس رضی اللہ عنہ کا بیان تھا کہ) چنانچہ میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج کے بصرہ آنے تک صرف میری اولاد میں تقریباً ایک سو بیس کا انتقال ہو چکا تھا۔

۱۸۵۱ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۸۵۱ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔

## بَابُ ۱۲۴۴ الصَّوْمِ آخِرَ الشَّهْرِ ۔

## ۱۲۴۴۔ مہینے کے آخر کا روزہ۔

۱۸۵۲ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ ؛

۱۸۵۲۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے مہدی نے حدیث بیان کی اور ان سے غیلان نے، ح اور ہم سے ابو نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا (مطرف نے یہ کہا کہ) سوال تو کسی اور نے کیا تھا لیکن وہ سن رہے تھے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو فلاں! کیا تم نے اس مہینے کے آخر کے روزے نہیں رکھے ابو نعمان نے کہا میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ کی مراد رمضان سے تھی ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ ثابت نے بیان کیا، ان سے مطرف نے ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان کے آخر کے بجائے) شعبان کے آخر میں بیان کیا۔

## بَابُ ۱۲۴۵ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِذَا أَصْبَحَ

## ۱۲۴۵۔ جمعہ کے دن کا روزہ اگر جمعہ کے دن کسی نے روزہ کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ.

نیت کر لی تو اسے توڑنا ضروری ہے[1]

۱۸۵۳ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ.

۱۸۵۳۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے عبدالحمید بن جبیر نے اور ان سے محمد بن عباد نے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابوعاصم کے علاوہ راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ تنہا (جمعہ کے دن) روزہ رکھنے سے۔

۱۸۵۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ.

۱۸۵۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے تب تک اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک دن بعد روزہ نہ رکھتا ہو۔

۱۸۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ.

۱۸۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ح اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابوایوب نے اور ان سے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے (اتفاق سے) وہ روزہ سے تھیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دریافت فرمایا، کیا کل گذشتہ بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔ حماد بن جعد نے بیان کیا کہ انہوں نے قتادہ سے سنا، ان سے ابوایوب نے حدیث بیان کی اور ان سے جویریہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ آنحضورؐ نے حکم دیا اور آپ نے روزہ توڑ دیا۔

## بَابٌ ۱۲۴۶۔ هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ.

## ۱۲۴۶۔ کیا کچھ دن خاص کیے جا سکتے ہیں؟۔

[1] فقہ حنفی کی مستند کتاب "الدر المختار" میں ہے کہ جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے، لیکن یہ بھی تشدد ہے۔ زیادہ سے زیادہ مفضول کہا جا سکتا ہے وہ بھی خارجی عوارض کی وجہ سے کہ کہیں اس سے لوگوں کے عقائد نہ بگڑ جائیں اور عوام اسے ضرورت سے زیادہ متبرک دن سمجھ کر خاص اسی دن کا التزام نہ کرنے لگیں ورنہ یہ دن عید وغیرہ کی طرح نہیں ہے۔ اسی طرح سنیچر کو روزہ رکھنے کی ممانعت یہود کے ساتھ تشبہ پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ (فیض الباری ص۱۷۶ ج۳)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۵۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ

۱۸۵۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ وغیرہ عبادات کے لئے) کچھ دن مخصوص ومتعین کر رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ آپ کے ہر عمل میں مداومت ہوتی تھی اور دوسرا کون ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی طاقت رکھتا ہو۔

## باب ۱۲۴۷ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۲۴۷۔ عرفہ کے دن کا روزہ۔

۱۸۵۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رض عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ

۱۸۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام فضل کے مولیٰ عمیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی ح اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن عبداللہ کے مولیٰ ابو النضر نے، انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے عمیر نے اور انھیں ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں کچھ لوگ عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ پر بحث کر رہے تھے بعض کا خیال تھا کہ آپ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا روزہ سے نہیں ہیں اس پر انہوں نے آنحضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا (تاکہ بات کھل جائے)۔ آنحضور اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ آپ نے دودھ پی لیا (یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے)۔

۱۸۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ

۱۸۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی یا ان کے سامنے حدیث کی قرأت کی گئی۔ کہا کہ عمرو نے خبر دی انھیں بکیر نے، انھیں کریب نے اور انھیں میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرفہ کے دن چند حضرات کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ ہوا اس لئے انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ آپ اس وقت عرفہ میں وقوف فرما تھے۔ آپ نے وہ دودھ پیا اور سب لوگ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

## باب ۱۲۴۸ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

۱۲۴۸۔ عید الفطر کا روزہ۔

۱۸۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَقَالَ هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۸۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے ابن ازہر کے مولیٰ ابو عبید نے بیان کیا کہ عید کے دن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا یہ دو دن ایسے ہیں جن کے روزے کی آنحضور صلی اللہ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ ۞

وسلم نے ممانعت کردی ہے، (رمضان کے) روزوں کے بعد افطار کا دن (عید الفطر) اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

۱۸۶۰ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ ۞

۱۸۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے دنوں کے روزوں کی ممانعت کی تھی صمّاء سے بھی آپ نے روکا تھا، ایک کپڑے میں احتباء کرنے سے بھی روکا تھا اور صبح اور عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے بھی (صماء اور احتباء وغیرہ کی تشریح ستر عورت کے ابواب میں گذر چکی)

## بَابُ ۱۲۴۹ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ ۞

## ۱۲۴۹۔ قربانی کے دن کا روزہ۔

۱۸۶۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُنْهَى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ ۞

۱۸۶۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انہوں نے عطاء بن میناء سے سنا وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، آپ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزے اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تھا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے اور ملامست اور منابذت کے ساتھ خرید و فروخت سے۔

۱۸۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ ۞

۱۸۶۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک شخص نے ایک دن کے روزے کی نذر مانی ہے۔ کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ پیر کا دن ہے اتفاق سے وہی دن عید کا پڑ گیا ہے۔ ابن عمر رضی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے (اللہ کے حکم سے) منع فرمایا ہے (گویا ابن عمر رضی نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا)۔

۱۸۶۳ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَ

۱۸۶۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قزعہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزووں میں شریک رہے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی تھیں جو مجھے بہت پسند آئیں آپ نے فرمایا تھا کہ کوئی عورت دو دن (یا اس سے زیادہ) کی مسافت کا سفر اس وقت نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی محرم نہ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الاَضْحٰی وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا۔

عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دنوں میں روزہ نہیں ہے۔ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد، سورج ڈوبنے تک کوئی نماز نہیں۔ اور یہ کہ تین مساجد کے سوا اور کسی کے لئے شد رحال (سفر) نہ کیا جائے۔ مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی)

## باب ۱۲۵۰ صِیَامِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

وَقَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ کَانَتْ عَائِشَةُ تَصُوْمُ اَیَّامَ مِنًی وَکَانَ اَبُوْهُ یَصُوْمُهَا۔

۱۲۵۰۔ ایام تشریق کے روزے[1] اور مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایام منیٰ (ایام تشریق) کے روزے رکھتی تھیں اور ہشام کے والد (عروہ) بھی ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِیْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ یُرَخَّصْ فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اَنْ یُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ الْهَدْیَ۔

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے سنا، انہوں نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے (زہری نے اس کی روایت) سالم سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کی (عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما) دونوں نے بیان کیا کہ سوا اس شخص کے جس کے پاس (حج میں) قربانی کا جانور نہ ہو (تمتع کرنے والا حاجی کے) اور کسی کو ایام تشریق میں روزے کی اجازت نہیں ہے۔

۱۸۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّیَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا وَّلَمْ یَصُمْ صَامَ اَیَّامَ مِنًی وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

۱۸۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جو حاجی، حج اور عمرہ کے درمیان تمتع کرتے ہیں انھیں یوم عرفہ تک روزہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن اگر قربانی نہ ملے اور نہ اس نے روزہ رکھا تو ایام منیٰ (ایام تشریق) میں روزہ رکھے۔ ابن شہاب نے عروہ سے اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس کی متابعت ابراہیم بن سعد نے بھی ابن شہاب کے واسطے سے کی ہے۔

## باب ۱۲۵۱ صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۱۲۵۱۔ عاشوراء[2] کے دن کا روزہ۔

[1] یوم نحر یعنی عید الضحیٰ کی دسویں تاریخ کے بعد ایام تشریق آتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ یوم نحر کے بعد دو دن ایام تشریق کے ہیں یا تین دن۔ بہر حال احناف کے یہاں ایام تشریق میں بھی روزے رکھنا مکروہ تحریمی ہے اس میں قارن اور متمتع وغیرہ کا کوئی فرق نہیں۔ لیکن بعض نے ان دنوں کے روزے کی مطلقاً اجازت دی ہے اور بعض نے صرف تمتع کرنے والے حاجی کو اجازت دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی صرف حج تمتع کرنے والے کے لئے اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات لائے ہیں جو یہی مسلک رکھتے تھے ورنہ دوسری روایات حضرت علی اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے احناف کے مسلک کے مطابق منقول ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ ؁

۱۸۶۶- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عاشوراء کے دن اگر چاہو تو روزہ رکھ لیا کرو۔

۱۸۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ؁

۱۸۶۷- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (شروع میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن کے روزے کا حکم دیا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو جس کا جی چاہا اس دن بھی روزہ رکھتا تھا اور جو نہ رکھنا چاہتا نہیں رکھتا تھا۔

۱۸۶۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ ؁

۱۸۶۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں قریش روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہاں بھی اس دن روزہ رکھا اور اس کا لوگوں کو حکم بھی دیا۔ لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد آپ نے اس کا (التزام) چھوڑ دیا اب جو چاہتا رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۱۸۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ ؁

۱۸۶۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمان نے کہ انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے یوم عاشوراء کے متعلق سنا، انھوں نے فرمایا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ عاشوراء کا دن ہے۔ اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے لیکن میں روزہ سے ہوں اور تم میں سے جس کا جی چاہے روزہ سے رہے اور جس کا جی چاہے نہ رہے۔

۱۸۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

۱۸۷۰- ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سعید بن

---

حاشیہ سابقہ ؎ - عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو یہ منقول ہے کہ یوم عاشوراء نویں تاریخ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دسویں کے ساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھنا سنت ہے۔ ورنہ خود انھیں سے ایک روایت میں بصراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء یعنی دسویں محرم کے روزے کا حکم دیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاٰى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ ۔

جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، آپ نے یہودیوں کو بھی دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں، آپ نے ان سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر ہم موسیٰ علیہ السلام کے (شریکِ مسرت و غم ہونے میں) تم سے زیادہ مستحق ہیں، چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا۔[1]

۱۸۷۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ ۔

۱۸۷۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمیس نے، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن کو یہودی عید اور خوشی کا دن سمجھتے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

۱۸۷۲ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ ۔

۱۸۷۲۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے، ان سے عبیداللہ بن ابی یزید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا اس عاشوراء کے دن اور اس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کو دوسرے دنوں سے افضل جان کر خاص طور سے روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

۱۸۷۳ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَ

۱۸۷۳۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں اس بات کے اعلان کا حکم دیا تھا کہ جو کھا چکا ہو اسے دن کے بقیہ حصے میں کھانے پینے سے رکا رہنا

[1] اس سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث گذر چکی ہے کہ مشرکین قریش زمانہ جاہلیت ہی سے اس دن روزہ رکھتے تھے غالباً یہ کسی اللہ کے نبی کی باقیات میں سے ہوگا۔ اس روایت میں یہ بھی تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن مکہ میں ہی روزہ رکھتے تھے اور جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کو بھی اس کا حکم دیا تھا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ عیسائی بھی اس دن روزہ رکھتے تھے، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ شریعتوں میں اس دن کا روزہ مشروع تھا۔ بہرحال آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے سوال اور پھر موسیٰ علیہ السلام سے اظہار تعلق واقعیت اور حقیقت کے ساتھ اس کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ان کی تالیف قلب کے لئے یہ طرز عمل اختیار فرمایا تھا جیسا کہ بعض دوسرے مسائل میں بھی آپ نے ایسا کیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ ؛

چاہیے اور جس نے نہ کھایا ہو اسے روزہ رکھ لینا چاہیے کیونکہ یہ دن عاشورہ کا دن ہے ۔

## بَابُ ۱۲۵۲ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ۔

۱۲۵۲ ۔ رمضان میں (نماز کے لئے) کھڑے ہونے والے کی فضیلت ۔

۱۸۷۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ؛

۱۸۷۴ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سنا ہے۔ آپ رمضان کے متعلق فرما رہے تھے کہ جو شخص بھی اس میں ایمان اور نیتِ اجر و ثواب کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوگا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے ۔

۱۸۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَّكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهُ ؛

۱۸۷۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں حمید بن عبدالرحمان نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رمضان کی راتوں میں بیدار رہ کر (نماز پڑھی) ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور بات یوں ہی رہی اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی بات جوں کی توں رہی ۔ اور ابن شہاب ہی سے روایت ہے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے عبدالرحمان بن عبدالقاری سے روایت کی کہ انھوں نے بیان کیا، میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات کو مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کے پیچھے بہت سے لوگ اس کی نماز کی اقتداء کے لئے کھڑے تھے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اگر تمام مصلیوں کی ایک امام کے پیچھے جماعت کر دی جائے تو زیادہ اچھا ہو چنانچہ آپ نے جماعت بنا کر ابی ابن کعب کو اس کا امام بنا دیا۔ پھر دوسری رات میں آپ کے ساتھ ہی نکلا تو لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے (یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ نیا طریقہ کس قدر بہتر اور مناسب ہے لیکن رات کا وہ حصہ جس میں یہ سو جاتے ہیں، اس سے بہتر اور افضل ہے جس میں یہ نماز پڑھتے ہیں آپ کی مراد رات کے آخری حصہ (کی افضلیت) سے تھی کیونکہ لوگ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ لیتے تھے ؎

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۷۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۷۶ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔ م اور ہم نے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی کچھ صحابہ بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ صبح ہوئی تو ایک نے دوسرے سے کہا، چنانچہ دوسرے دن لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی، دوسری صبح کو اور

---

حاشیہ سابقہ ۔ یہ نماز تراویح سے متعلق احادیث ہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نماز کی امامت ایک مرتبہ کی تھی اور پھر اسی خیال سے ترک کر دیا تھا کہ کہیں صحابہ کی اس میں دلچسپی اور شوق و ذوق کو دیکھ کر یہ فرض نہ کر دی جائے۔ اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تین دن کے سوا پھر کبھی جماعت نہیں ہوئی۔ ہم نے ایک حدیث کے نوٹ میں گذشتہ صفحات میں اس کی وضاحت کر دی تھی کہ جماعت فرض نماز کی خصوصیات میں سے ہے اور اسی لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کر دیا تھا، کیونکہ زمانہ نزول وحی کا تھا اور صحابہ کا عبادات میں شوق و ذوق بہت بڑھا ہوا تھا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے بھی اس نماز کو اسی صورت میں باقی رہنے دیا جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پڑھی جاتی تھی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی جماعت بنا دی، اور ایک امام بھی اس کا متعین کر دیا، امام صحابہ میں سب سے اچھے اور بہتر قاری قرآن حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ متعین ہوئے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خلیفۃ المسلمین نے اس کی خود امامت نہیں کرائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور جماعتوں سے اس کی نوعیت مختلف ہے۔ ورنہ امیر ہونے کی حیثیت سے انھیں اس کی بھی امامت کرنی چاہیے تھی۔ غالباً اسی بنیاد پر بہت سے فقہاء احناف نے کہا کہ حافظ قرآن کے لئے جب کہ کوئی دوسرا حافظ مسجد میں نماز تراویح پڑھا رہا ہو، نماز تراویح باجماعت پڑھنے سے بہتر اور افضل یہ ہے کہ گھر میں تنہا پڑھ لے۔ امام طحاویؒ نے بھی اسی قول کو پسند کیا ہے اور اس آخری دور میں حدیث اور فقہ حنفی کے امام، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس قول کو راجح بتایا ہے۔ کیونکہ کبار صحابہ کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ وہ تنہا گھر میں نماز تراویح پڑھتے تھے۔ خود عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے بلکہ تنہا گھر میں پڑھتے تھے، حالانکہ امیر المومنین تھے اور جماعت بھی اس کی آپ ہی نے قائم کرائی تھی البتہ علماء کو اس کا فتویٰ نہ دینا چاہیے کیونکہ لوگ سستی کرنے لگیں گے اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کے فتوے کو غنیمت سمجھ لیں گے۔ سنن کے متعلق بھی اصل یہی ہے کہ وہ گھر میں پڑھی جائیں لیکن عام طور پر فتویٰ یہی ہونا چاہیے کہ لوگ مسجد میں ہی پڑھ لیں کیونکہ گھر میں پڑھنے کی اجازت سے یہ سنن۔ لوگوں کی سستی یا اور کوئی مہینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو۔ پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا، عائشہ! میری آنکھیں اگرچہ سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ الصَّلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَىَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ

چرچا ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے آں حضورؐ نے (اس رات بھی) نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کی اقتداء کی۔ چوتھی رات یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے آنے والوں کے لئے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی (لیکن اس رات آپ تشریف نہیں لائے) بلکہ صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور شہادت کے بعد فرمایا، امّا بعد، تمہاری یہاں موجودگی کا مجھے علم تھا، لیکن مجھے خوف اس کا ہوا کہ کہیں یہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز و درماندہ رہ جاؤ۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو بات یوں ہی تھی۔ (یعنی نماز تراویح باجماعت نہیں ہوتی تھی۔

۱۸۷۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

۱۸۷۷ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا، عائشہ میری آنکھیں اگرچہ سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا[1]۔

بَابُ ۱۲۵۳ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مَا اَدْرٰكَ فَقَدْ اَعْلَمَهٗ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُعْلِمْهُ۔

۱۲۵۳ - شب قدر کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہم نے اسے (قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا (لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پر) اور تم نے کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے، اس میں فرشتے، روح القدس (حضرت جبریل) کے ساتھ اپنے رب کے حکم کے مطابق اترتے ہیں، ہر کام میں سلامتی ہے۔ وہ رات طلوعِ صبح تک ہے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ قرآن میں جس موقعہ کے لئے "ما ادراک" آیا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نے آں حضورؐ کو بتا دیا ہے اور جس کے لئے "ما یدریک" استعمال ہوا

---

[1] یہ حدیث باب تہجد سے متعلق ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے، اور وتر اس کے علاوہ ہوتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سے مختلف ہے بہرحال دونوں احادیث پہ ائمہ کا عمل ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بیس رکعت نماز تراویح کا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا گیارہ رکعت والی روایت پر عمل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اسے نہیں بتایا ہے ۔

۱۸۷۸ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

۱۸۷۸ ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم نے اس روایت کو یاد کیا تھا۔ یہ روایت انہوں نے زہری سے (سن کر) یاد کی تھی، ان سے ابوسلمہ نے (بیان کیا) اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصول اجر و ثواب کے ارادہ اور نیت) کے ساتھ رکھتا ہے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو لیلۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ عبادت کرتا ہے اس کے بھی پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کی متابعت سلیمان بن کثیر نے زہری کے حوالہ سے کی ہے۔

## بَابُ ۱۲۵۴ اِلْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

## ۱۲۵۴ ـ شب قدر کی تلاش، آخری سات راتوں میں ۔

۱۸۷۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ۔

۱۸۷۹ ـ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں، اس لئے جسے اس کی تلاش ہو وہ اسے سات آخری تاریخوں میں تلاش کرے۔

۱۸۸۰ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ

۱۸۸۰ ـ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، بیس تاریخ کی صبح کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس لئے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے ہوں وہ واپس ہو جائیں۔ چنانچہ ہم واپس آگئے اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ ؛

بادل آیا اور بارش اتنی ہوئی کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کی اقامت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے، میں نے مٹی کا اثر آپ کی پیشانی پر نمایاں دیکھا۔

## باب ۱۲۵۵ تَحَرِّيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْهِ عُبَادَةُ ؛

**۱۲۵۵ - شب قدر کی تلاش، آخری عشرہ کی طاق راتوں میں** اس سلسلے کی حدیث میں، عبادہ رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں۔

۱۸۸۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ؛

۱۸۸۱ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب قدر کی تلاش، رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں کرو۔

۱۸۸۲ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِيْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ حِيْنَ يُمْسِيْ مِنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً تَمْضِيْ وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَجَعَ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ وَاَنَّهٗ اَقَامَ شَهْرًا جَاوَرَ فِيْهِ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَثْبُتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَاَمْطَرَتْ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَبَصُرَتْ عَيْنِيْ نَظَرْتُ اِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُمْتَلِئٌ طِيْنًا وَمَاءً ؛

۱۸۸۲ - ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اس عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے جو مہینے کے بیچ میں پڑتا ہے۔ بیس راتوں کے گزر جانے کے بعد اکیسویں کی رات آتی تو آپ گھر واپس آجاتے تھے، جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی واپس آجاتے۔ ایک سال آپ جب اعتکاف کئے ہوئے تھے تو اس رات میں بھی (مسجد ہی میں) مقیم رہے جس میں آپ کی عادت گھر واپس آجانے کی تھی، پھر آپ نے لوگوں کو خطاب کیا اور جو کچھ اللہ تعالٰے نے چاہا، آپ نے لوگوں کو اس کا حکم دیا، پھر فرمایا کہ میں اس (دوسرے) عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا، لیکن اب مجھ پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ اس آخری عشرہ میں مجھے اعتکاف کرنا چاہیے۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے معتکف ہی میں ٹھہرا رہے مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلوا دی گئی، اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو (خاص طور سے) طاق راتوں میں۔ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اسی رات آسمان ابر آلود ہوا اور بارش برسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ پر (چھت سے) پانی ٹپکنے لگا۔ یہ اکیسویں کی رات کا ذکر ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ صبح کی نماز کے بعد واپس ہو رہے تھے اور آپ کے چہرے مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی (کیچڑ میں سجدہ کرنے کی وجہ سے)

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْا ؛

۱۸۸۳ - ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو تم تلاش کرو۔

۱۸۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ؛

۱۸۸۴ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔

۱۸۸۵ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى ؛

۱۸۸۵ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نو دن باقی رہ جائیں سات باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں [1]

[1] شب قدر سے متعلق احادیث مختلف ہیں، بعض میں کسی بھی تخصیص کے بغیر عشرہ اخیرہ میں عبادت کا حکم ہے اور بعض سے عشرہ اخیرہ کی خاص طاق راتوں میں عبادت کا حکم مفہوم ہوتا ہے۔ یہ بہر حال متعین ہے کہ غیر طاق راتوں میں خاص طور پر عبادت کا حکم کسی بھی حدیث میں نہیں ہے۔ نو، سات یا پانچ طاق عدد ہیں لیکن اسی وقت جب مہینہ انتیس کا ہو، اگر کہیں مہینہ تیس کا ہو گیا تو یہی طاق ہو جائیں گے۔ اس لئے ان احادیث کی روشنی میں۔ جن میں خاص طاق راتوں میں عبادات کا حکم ہے، یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ طاق راتوں کی تعیین کس طرح کی جائے؛ علامہ انورشاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے شمار کا جو طریقہ لکھا ہے وہ اس سلسلے کی احادیث کی روشنی میں زیادہ قریب الی الفہم معلوم ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کے شمار کے لئے ذیل کا نقشہ دیا ہے:۔

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۰ | ۲۹ | ۲۸ | ۲۷ | ۲۶ | ۲۵ | ۲۴ | ۲۳ | ۲۲ | ۲۱ |
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | |

انھوں نے لکھا ہے کہ سارا اختلاف اس کے شمار کرنے کی صورت سے پیدا ہوتا ہے اگر ایک سے شمار شروع کیا جائے تو یہی سات پانچ اور نو طاق نہیں پڑتے لیکن اگر آخر سے یعنی تیس سے شمار کیا جائے تو یہی پھر طاق پڑ جاتے ہیں، آپ نقشے میں دیکھیے ۲۴ تاریخ بھی ایک طرح سے طاق ہے اور ایک طرح غیر طاق۔ عشرہ آخیر کے تمام ایام کا یہی حال ہے۔ شب قدر کی تعیین میں شریعت کی طرف سے ابہام کو باقی رہنے دیا گیا، اس میں شریعت کی کوئی مصلحت تھی اس لئے یہ کیا بعید ہے اگر اس کے شمار کرنے میں ابہام رہنے دیا گیا ہو اور اس طرح ابہام در ابہام خود شریعت نے مصلحتاً پیدا کیا ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک حدیث آتی ہے کہ شب قدر کو چوبیس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔ اس سے یہ اشکال پیدا ہوتا تھا کہ چوبیس تو طاق بھی نہیں، پھر اس میں شب قدر کی تلاش کس حکم حدیث کے تحت کی جائے گی لیکن شاہ صاحبؒ کے دیے ہوئے نقشے کی روشنی میں ایک صورت میں یہ بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۸۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِی مِجْلَزٍ وَّعِکْرِمَۃَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ فِی الْعَشْرِ ھِیَ فِیْ تِسْعٍ یَّمْضِیْنَ اَوْ فِیْ سَبْعٍ یَّبْقَیْنَ یَعْنِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَھَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اِلْتَمِسُوْا فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ۔

۱۸۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالمجلز اور عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ (آخری) عشرہ میں پڑتی ہے، جب نو راتیں گذر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں، آپ کی مراد شب قدر سے تھی عبدالوہاب نے ایوب اور خالد کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ شب قدر کو چوبیس تاریخ (کی رات) میں تلاش کرو۔

۱۸۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ۔

۱۸۸۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے (غالباً قرض کے سلسلے میں) اس پر آپ نے فرمایا کہ میں آیا تھا کہ تمہیں شب قدر بتا دوں لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا اس لئے اس کا علم اٹھا لیا گیا۔ لیکن امید یہ ہے کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔ اب تم اس کی تلاش نو، سات یا پانچ (کی رات) میں کیا کرو۔

## بَابٌ ۱۲۵۶ اَلْعَمَلِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

## ۱۲۵۶۔ رمضان کے آخری عشرہ میں عمل۔

۱۸۸۸ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَہٗ وَاَحْیَا لَیْلَہٗ وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ۔

۱۸۸۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابویعفور نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح مستعد ہو جاتے، ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## بَابٌ ۱۲۵۷۔ اَلْاِعْتِکَافِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

## ۱۲۵۷۔ آخری عشرہ میں اعتکاف، خواہ کسی مسجد میں ہو۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ، طاق بن جاتا ہے اس طرح اس باب کی تمام احادیث بڑی آسانی کے ساتھ حل ہو جاتی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيٰتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" جب تم مساجد میں اعتکاف کئے ہوئے ہو تو اپنی بیویوں سے ہمبستری نہ کرو، یہ اللہ کے حدود ہیں اس لئے انھیں (توڑنے کے) قریب بھی نہ جاؤ، اللہ تعالیٰ اپنی آیات لوگوں کے لئے اسی طرح واضح فرماتا ہے تاکہ لوگ بچ سکیں۔

۱۸۸۹ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ ۔

۱۸۸۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

۱۸۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ ۔

۱۸۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

۱۸۹۱ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحٰرِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رض عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ

۱۸۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمان نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے ایک سال (معمول کے مطابق) آپ نے اعتکاف کیا اور جب اکیسویں کی رات آئی، یہ وہ رات ہے جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آجاتے تھے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اب آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی میں نے یہ بھی دیکھا تھا کہ اسی کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو (آخری عشرہ کی) چنانچہ اسی رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت چونکہ کھجور کی شاخ سے بنی تھی اس لئے ٹپکنے لگی اور خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکیسویں کی صبح

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی (کیچڑ میں سجدہ کی وجہ سے)

## بَاب ۱۲۵۸ الْحَائِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ۔

۱۸۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

## ۱۲۵۸- حائضہ، معتکف کے سر میں کنگھا کرتی ہے۔

۱۸۹۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے اور سر مبارک میری طرف جھکا دیتے پھر میں اس میں کنگھا کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

## بَاب ۱۲۵۹ الْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ۔

۱۸۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

## ۱۲۵۹- معتکف گھر میں بلاضرورت نہ آئے۔

۱۸۹۳- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک میری طرف کر دیتے اور اس میں میں کنگھا کر دیتی آں حضور جب معتکف ہوتے تو بلاضرورت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

## بَاب ۱۲۶۰ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ۔

۱۸۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

## ۱۲۶۰- معتکف کا غسل۔

۱۸۹۴- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہوتی پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بدن سے لگاتے تھے اور آپ معتکف ہوتے اور میں حائضہ ہوتی اس کے باوجود آپ سر مبارک باہر کر دیتے تھے (مسجد سے) اور میں اسے دھوتی تھی۔

## بَاب ۱۲۶۱ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

۱۸۹۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

## ۱۲۶۱- رات میں اعتکاف۔

۱۸۹۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ ۔

لئے اعتکاف کروں گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو۔

## باب ۱۲۶۲ اِعْتِكَافِ النِّسَآءِ ۔

۱۸۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۔

## ۱۲۶۲ ۔ عورتوں کا اعتکاف ۔

۱۸۹۶ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، میں آپ کے لئے ایک خیمہ لگا دیتی (مسجد میں) اور آپ صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے (اس طرح اعتکاف شروع ہوجاتا) پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ نصب کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لئے) اجازت چاہی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ نصب کر لیا، جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لئے) ایک دوسرا خیمہ نصب کر لیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے، دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ چنانچہ آپؐ کو (حقیقت حال کی) اطلاع دی گئی، اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے وہ (اپنے لئے) عمل نیک سمجھ بیٹھی ہیں، پھر آپ نے اس مہینہ (رمضان) کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے (آخری) عشرہ کا اعتکاف کیا[ف]

## باب ۱۲۶۳ اَلْأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

۱۸۹۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ زَيْنَبَ فَقَالَ أَلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۔

## ۱۲۶۳ ۔ مسجد میں خیمے ۔

۱۸۹۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمرہ بنت عبدالرحمان نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا جب آپ اس جگہ تشریف لائے (مسجد میں) جہاں آپ نے اعتکاف کا ارادہ کیا تھا تو کئی خیموں پر نظر پڑی، حفصہؓ کا خیمہ بھی، عائشہؓ کا بھی، اور زینبؓ کا بھی (رضی اللہ عنہم) اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے انھوں نے نیکی سمجھ لیا ہے! پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے (آخری) عشرہ میں اعتکاف کیا۔

## باب ۱۲۶۴ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ۔

## ۱۲۶۴ ۔ کیا معتکف اپنی ضروریات کے لئے مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے عورتوں کے اعتکاف کو پسند نہیں کیا بصراحت روکا بھی نہیں صرف چند ایسے کلمات ارشاد فرما دیئے جس سے اس کی ناپسندیدگی واضح ہو جائے۔ اس پر نوٹ پہلے بھی ایک موقعہ پر گذر چکا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



١٨٩٨ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رضہ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا.

١٨٩٨ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے علی بن حسین نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کئے ہوئے تھے، آپ سے ملنے مسجد میں آئیں۔ تھوڑی دیر تک باتیں کیں پھر واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انھیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو دو انصاری ادھر سے گذرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آنحضورؐ نے فرمایا کسی تامل کی ضرورت نہیں، (یہ میری بیوی) صفیہ بنت حیی ہیں۔ ان دونوں صحابہ نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ۔ ان پر آنحضورؐ کا یہ جملہ بڑا شاق گذرا لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ شیطان، خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے، مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بد گمانی نہ پیدا ہو۔[1]

بَابُ ١٢٦٥ الِاعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ.

١٢٦٥ - اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیسویں کی صبح کو (اعتکاف سے) نکلے تھے۔

١٨٩٩ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا

١٨٩٩ - ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہارون بن اسماعیل سے سنا، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے سنا کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کا ذکر سنا ہے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف کیا تھا انہوں نے بیان کیا کہ پھر بیس

---

[1] ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ دروازہ راستہ میں تھا۔ آں حضور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دروازہ تک چھوڑنے آئے تھے۔ رات کا وقت تھا بعض روایتوں میں ہے کہ ان دونوں حضرات نے آنحضور کو دیکھ کر قدرے آگے بڑھ جانا چاہا، اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حقیقت حال واضح کر دی۔ یہ حدیث ہمیں مواقع شک سے بچنے اور معاملات کو واضح اور صاف رکھنے کی تاکید کرتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے اور صحابہ کے دلوں میں آپ کے لئے جس درجہ پاک وصاف خیالات ہوں گے وہ کسی انسان کے دل میں بھی کسی دوسرے کے لئے کیونکر ہونے لگے لیکن اس کے باوجود آنحضورؐ نے صورت حال صاف کر دی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صبیحۃ عشرین قال فخطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبیحۃ عشرین فقال انی اریت لیلۃ القدر وانی نسیتھا فالتمسوھا فی العشر الاواخر فی وتر فانی رایت ان اسجد فی ماء وطین ومن کان اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیرجع فرجع الناس الی المسجد وما نری فی السماء قزعۃ قال فجاءت سحابۃ فمطرت واقیمت الصلوۃ فسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطین والماء حتی رایت الطین فی ارنبتہ وجبھتہ ۔

## باب ۱۲۶۶ اعتکاف المستحاضۃ ۔

۱۹۰۰ حدثنا قتیبۃ حدثنا یزید بن زریع عن خالد عن عکرمۃ عن عائشۃ قالت اعتکفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ من ازواجہ مستحاضۃ فکانت تری الحمرۃ والصفرۃ فربما وضعنا الطست تحتھا وھی تصلی ۔

## باب ۱۲۶۷ زیارۃ المراۃ زوجھا فی اعتکافہ ۔

۱۹۰۱ حدثنا سعید بن عفیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شھاب عن علی بن الحسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ح وحدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ھشام اخبرنا معمر عن الزھری عن علی بن الحسین کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد وعندہ ازواجہ فرحن فقال لصفیۃ بنت حیی لا تعجلی حتی انصرف معک وکان بیتھا فی دار اسامۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم معھا

کی صبح کو ہم نے اعتکاف ختم کر دیا۔ اسی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی۔ اس لئے اب اسے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو .. میں نے دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ پھر دوبارہ چنانچہ وہ لوگ مسجد میں دوبارہ آ گئے، آسمان میں کہیں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا کہ اچانک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی۔ پھر نماز کی اقامت ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیچڑ میں سجدہ کیا میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ لگا ہوا دیکھا۔

## ۱۲۶۶۔ مستحاضہ عورت کا اعتکاف ۔

۱۹۰۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک خاتون نے مستحاضہ ہونے کے باوجود اعتکاف کیا وہ سرخی اور زردی (یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں، اکثر طشت ہم ان کے نیچے رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھتی رہتیں ۔

## ۱۲۶۷۔ شوہر سے، اعتکاف میں، بیوی کا ملاقات کے لئے جانا۔

۱۹۰۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ح اور ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں (اعتکاف کئے ہوئے) تھے آپ کے پاس ازواج مطہرات بیٹھی تھیں، وہ جب چلنے لگیں تو آپ نے صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جلدی نہ کرو، میں تمہیں چھوڑنے چلتا ہوں۔ ان کا حجرہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے تو دو انصاری

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا۔

صحابہ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھ جانا چاہا، لیکن آپ نے فرمایا ادھر سنو! یہ صفیہ بنت حیی ہیں، ان حضرات نے عرض کی، سبحان اللہ، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ شیطان (انسان کے جسم میں) خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اور مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ پیدا ہو۔

بَابُ ۱۲۶۸ هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ۔

۱۲۶۸۔ کیا معتکف اپنے پر سے کسی (ممکنہ) بدگمانی کو دور کر سکتا ہے؟

۱۹۰۲ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ هٰذِهِ صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ أَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا اللَّيْلُ۔

۱۹۰۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے بھائی نے خبر دی، انھیں محمد بن ابی عتیق نے انھیں ابن شہاب نے انھیں علی بن حسین نے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ح۔ اور ہم سے علی عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ علی بن حسین کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئیں۔ آنحضورؐ اس وقت اعتکاف میں تھے۔ پھر جب واپس ہونے لگیں تو آنحضورؐ بھی ان کے ساتھ (تھوڑی دور تک انھیں چھوڑنے) آئے (آتے ہوئے) ایک انصاری صحابی نے آپ کو دیکھا۔ جب آنحضورؐ کی نظر ان پر پڑی تو آپ نے انھیں بلایا کہ سنو یہ صفیہ ہیں (سفیان نے "ہی صفیہ" کے بجائے) بعض اوقات ھذہ صفیہ کے الفاظ کہے (اس کی وضاحت اس لئے ضروری سمجھی) کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے پوچھا، غالباً وہ رات کو آتی رہی ہوں گی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رات کے سوا اور وقت ہی کونسا ہو سکتا تھا۔

بَابُ ۱۲۶۹ مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ۔

۱۲۶۹۔ جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا۔

۱۹۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ

۱۹۰۳۔ ہم سے عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نجیح کے ماموں سلیمان احول نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے، سفیان نے کہا اور ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سفیان نے یہ بھی کہا کہ مجھے یقین کے ساتھ یاد ہے کہ ابن ابی لبید نے ہم سے حدیث بیان کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشر الاوسط فلما کان صبیحۃ عشرین نقلنا متاعنا فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان اعتکف فلیرجع الی معتکفہ فانی رأیت ہذہ اللیلۃ ورأیتنی اسجد فی ماء وطین فلما رجع الی معتکفہ وہاجت السماء فمطرنا فوالذی بعثہ بالحق لقد ہاجت السماء من آخر ذلک الیوم وکان المسجد عریشا فلقد رأیت علی انفہ وارنبتہ اثر الماء والطین ۔

تھی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے عشرہ میں اعتکاف کے لئے بیٹھے۔ بیسویں کی صبح کو ہم نے اپنا سامان (مسجد سے) منتقل کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ جس نے (دوسرے عشرہ میں) اعتکاف کیا تھا وہ دوبارہ اپنے اعتکاف کی جگہ چلے کیونکہ میں نے آج کی رات (شب قدر کو) خواب میں دیکھا ہے، میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر جب اپنے اعتکاف کی جگہ (مسجد میں) آں حضور دوبارہ آ گئے تو اچانک بادل منڈلائے اور بارش ہوئی۔ اس ذات کی قسم جس نے حضور اکرم کو حق کے ساتھ بھیجا تھا۔ آسمان اسی دن کے آخری حصہ میں ابر آلود ہوا تھا۔ مسجد کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی (اس لیے چھت سے پانی ٹپکا۔ جب آپ نے نماز صبح ادا کی) تو میں نے دیکھا کہ آپ کی ناک پر کیچڑ کا اثر نمایاں تھا (کیچڑ میں سجدہ کی وجہ سے)

## باب ۱۲۷۰ الاعتکاف فی شوال

## ۱۲۷۰ ۔ شوال میں اعتکاف ۔

۱۹۰۴ ۔ حدثنا محمد اخبرنا محمد بن فضیل بن غزوان عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبد الرحمن عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی رمضان واذا صلی الغداۃ دخل مکانہ الذی اعتکف فیہ قال فاستأذنتہ عائشۃ ان تعتکف فاذن لہا فضربت فیہ قبۃ فسمعت بہا حفصۃ فضربت قبۃ وسمعت زینب بہا فضربت قبۃ اخری فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغد ابصر اربع قباب فقال ما ہذا فاخبر خبرہن فقال ما حملہن علی ہذا آلبر انزعوہا فلا اراہا فنزعت فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال ۔

۱۹۰۴ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن فضیل بن غزوان نے خبر دی، انہیں یحیٰی بن سعید نے، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کرتے تھے، آپ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ جاتے جہاں آپ کو اعتکاف کے لئے بیٹھنا ہوتا انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضور سے اعتکاف کرنے کی اجازت چاہی، آنحضور نے انہیں اجازت دے دی اس لئے انہوں نے (اپنے لئے بھی مسجد میں) ایک خیمہ لگا لیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا (زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے سنا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگا لیا، زینب رضی اللہ عنہا (زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے سنا تو انہوں نے بھی اپنے لئے ایک خیمہ لگا لیا، صبح کو جب آں حضور تشریف لائے تو چار خیمے نظر پڑے، دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ کو حقیقت حال کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، اس کام کے لئے داعیہ کیا تھا؟ کیا نیکی کرنے چلی ہیں! انہیں اکھاڑ دو، اب میں انہیں نہ دیکھوں چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے اور آپ نے بھی (اس سال) رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا[1]۔

---

[1] شوال میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے اعتکاف کی قضا کے طور پر اعتکاف کیا تھا، رمضان میں آپ نے اس لئے اعتکاف نہیں کیا تاکہ ازواج مطہرات اور ان کے واسطہ سے دوسری مسلمان عورتوں کو اس سلسلے میں اسلامی نقطہ نظر کا علم ہو جائے دوسری طرف حسن معاملات

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۲۷۱ مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ

۱۲۷۱۔ اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے۔

۱۹۰۵ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً۔

۱۹۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عبیداللہ بن عمر نے، ان سے نافع نے اُن سے عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات کے لئے مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کرلو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات میں اعتکاف کیا۔[1]

باب ۱۲۷۲ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

۱۲۷۲۔ اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر وہ اسلام لایا؟

۱۹۰۶ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

۱۹۰۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام اعتکاف کی نذر مانی تھی، عبید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے رات کا ذکر کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

باب ۱۲۷۳ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

۱۲۷۳۔ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف۔

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

۱۹۰۷۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس سال آپؐ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۴ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ

۱۲۷۴۔ اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن پھر مناسب یہ معلوم ہوا کہ اعتکاف

بقیہ حاشیہ صفحہ: کا اس درجہ اہتمام کہ جب انھیں روکنا چاہا تو خود بھی نہیں کیا۔ اس حدیث سے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ ضروری نہیں، اس کا مستدل یہ حدیث ہے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات میں اعتکاف کیا تھا ظاہر ہے کہ رات میں روزے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے انھوں نے روزے کے بغیر اعتکاف کیا ہوگا

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ ۔

۱۹۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهٰذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۔

نہ کریں

۱۹۰۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اُن سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اجازت مانگی، آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کے لئے بھی اجازت لے دیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کر دیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ لگانے کے لئے کہا۔ اور ان کے لیے بھی لگا دیا گیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد، اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے تو بہت سے خیمے دکھائی دیئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتا دیا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے خیمے ہیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا! اچھائی کرنے چلی ہیں اب میں بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ پھر جب رمضان ختم ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں اعتکاف کیا۔

## باب ۱۲۷۵ اَلْمُعْتَكِفُ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

## ۱۲۷۵۔ معتکف دھونے کے لئے اپنا سر گھر میں داخل کرتا ہے۔

۱۹۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ ۔

۱۹۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حائضہ ہوتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے تھے پھر بھی وہ آنحضور کے سر میں اپنے حجرہ سے کنگھا کرتی تھیں، آنحضور اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كِتَابُ الْبُيُوْعِ

# خرید و فروخت کے مسائل

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وَقَوْلُهُ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ نے تمہارے لئے خرید و فروخت حلال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ،

" لیکن یہ کہ ہو تجارت ان کے درمیان ہاتھوں ہاتھ (اس طرح کہ ایک قیمت دے رہا ہو اور دوسرا اس کے عوض میں چیز۔

## بَابُ ۱۲۷۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ وَقَوْلِهِ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۝

۱۲۷۶ ۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق احادیث کہ "پھر جب پوری ہوچکے نماز تو پھیل پڑو زمین میں، اور تلاش کرو اللہ تعالیٰ کا فضل (روزی، بیع و فروخت وغیرہ کے ذریعہ) اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ اور جب انہوں نے سودا بکتے دیکھا یا کوئی تماشا دیکھا تو اس کی طرف متفرق ہوگئے اور تجھ کو کھڑا چھوڑ دیا، تم کہدو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تماشے اور سوداگری سے بہتر ہے، اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "تم لوگ ایک دوسرے کا مال غلط طریقوں سے نہ کھا جاؤ لیکن یہ کہ تمہارے درمیان کوئی تجارت کا معاملہ ہو، آپس کی رضامندی کے ساتھ"۔

۱۹۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَكَانَ يَشْغَلُ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا مِنْ مَسَاكِينِ الصُّفَّةِ أَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ إِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِلَّا وَعَى مَا أَقُولُ فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ حَتَّى إِذَا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَةِ

۱۹۱۰ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہے، لیکن مہاجرین اور انصار، ابوہریرہ (رضوان اللہ علیہم) کی طرح کیوں نہیں بیان کرتے اصل وجہ یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازار کی خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میں پیٹ بھرنے کے بعد پھر برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا اس لئے جب یہ حضرات غیر حاضر ہوتے تو میں حاضر ہوتا۔ اور میں (وہ باتیں آپ سے سن کر) یاد کر لیتا تھا جسے ان حضرات کو (اپنے کاروبار کی مشغولیت کی وجہ سے یا تو سننے کا موقعہ نہیں ملتا تھا یا) بھول جاتے تھے۔ اسی طرح میرے بھائی انصار اپنے اموال (کھیتوں اور باغوں) میں مشغول رہتے تھے لیکن میں صفہ میں مسکینوں میں سے ایک مسکین شخص تھا۔ جب یہ حضرات بھولتے تو میں اسے یاد رکھتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے اور اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو نہ پوری کرلوں پھر (جب میری گفتگو پوری ہوجائے تو) اس کپڑے کو سمیٹ لے تو وہ میری باتوں کو اپنے (دل و دماغ میں ہمیشہ) محفوظ

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ مِنْ شَیْءٍ

رکھے گا۔ چنانچہ میں نے اپنا کپڑا اپنے سامنے پھیلا دیا، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث مبارک ختم کی تو میں نے اسے سمیٹ کر سینے سے لگا لیا اور اس کے بعد پھر کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہ بھولا۔

١٩١١ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَکَ نِصْفَ مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ ھَوِیْتَ نَزَلْتُ لَکَ عَنْھَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَھَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْ ذٰلِکَ ھَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْہِ تِجَارَۃٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا اِلَیْہِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتٰی بِاَقِطٍ وَّسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَیْہِ اَثَرُ صُفْرَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ کَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَۃَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ نَوَاۃً مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ۔

١٩١١۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب ہم مدینہ آئے (ہجرت کر کے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخاۃ (بھائی چارہ) کرائی۔ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں انصار کے سب سے زیادہ مال دار افراد میں سے ہوں اس لئے اپنا آدھا مال میں آپ کو دیتا ہوں اور آپ خود دیکھ لیں کہ میری دو بیویوں میں سے آپ کو کون زیادہ پسند ہے۔ میں آپ کے لئے انھیں اپنے سے جدا کر دوں گا، جب ان کی عدت پوری ہو جائے گی تو آپ ان سے شادی کر لیں۔ بیان کیا کہ اس پر عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ (یہ بتائیے کہ) کیا یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں کاروبار ہوتا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے "سوق قینقاع" کا نام لیا۔ بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ پنیر اور گھی لائے (بیچنے کے لئے) بیان کیا کہ پھر وہ برابر (خرید و فروخت کے لئے بازار) جانے لگے۔ کچھ دنوں بعد، ایک دن آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زرد رنگ کا نشان (کپڑے یا جسم پر) لگا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا شادی کر لی، انہوں نے کہا ہاں۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کس سے؟ عرض کیا کہ ایک انصاری خاتون سے، دریافت فرمایا، اور مہر کتنا دیا؟ عرض کیا کہ ایک گٹھلی برابر سونا دیا یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا تو

---

ا؎ قریش تجارت پیشہ تھے اور مدینہ کے لوگ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ جب اسلام آیا اور مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی تو مہاجرین نے جو اکثر قریش تھے مدینہ میں بھی تجارت اور کاروباری زندگی اختیار کی اور انصار تو کھیتی اور باغبانی کیا ہی کرتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تجارت، کھیتی اور دنیا دی کاروبار زندگی کی ضروریات میں سے ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا مذہب ہے اللہ ہی نے ہمیں پیدا کیا ہے پھر زندگی کی ضروریات کو پوری کرنے سے کس طرح روک سکتا ہے، البتہ اس کی تاکید ضرور کر دی گئی ہے کہ تمام کاروبار، تجارت اور زندگی کی دوڑ میں اپنے نفع کے لئے کوئی شخص دوسرے کو کسی قسم کا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد سب سے مبارک عہد تھا لیکن اس میں بھی تجارت کھیتی، باغبانی، اور زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جد و جہد ہوتی تھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرنے کی وجہ بیان کی۔ ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے اور دوسری وجہ آں حضورؐ کی آپ کے حق میں حافظ اور سمجھ کی دعا تھی جس کا ذکر اس حدیث کے آخری حصہ میں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۱۹۱۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اُقَاسِمُكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَاُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ حَتّٰى اسْتَفْضَلَ اَقِطًا وَسَمْنًا فَاَتٰى بِهٖ اَهْلَ مَنْزِلِهٖ فَمَكَثْنَا يَسِيْرًا اَوْ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَجَآءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ؁

۱۹۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے) مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواخات سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کرائی، سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے، انھوں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں اور آپ میرے مال سے آدھا آدھا لے لیں اور میں (ایک بیوی سے) آپ کی شادی کرا دوں۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا، اللہ تعالے آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت عطا فرمائے، مجھے تو آپ بازار کا راستہ بتا دیجئے، پھر وہ بازار سے اس وقت تک واپس نہ ہوئے جب تک پنیر اور گھی نہ بچا لیا (نفع کا) اب وہ اپنے گھر والوں کے یہاں آئے، کچھ دن گذرے ہوں گے یا اللہ نے جتنا چاہا اس کے بعد وہ آئے، ان پر زردی کا دھبہ لگا ہوا تھا۔ اس لئے آنحضور نے دریافت فرمایا، کوئی زنئی خبر ہے کیا؟ عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ انھیں کیا دیا ہے؟ عرض کیا، سونے کی ایک گٹھلی، یا (یہ کہا کہ) ایک گٹھلی برابر سونا، آپ نے فرمایا کہ اچھا اب ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ فَكَاَنَّهُمْ تَاَثَّمُوْا فِيْهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ ؁

۱۹۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عکاظ، مجنۃ اور ذوالمجاز جاہلیت کے بازار تھے، جب اسلام آیا تو ایسا محسوس ہوا کہ لوگ (خرید و فروخت کو ان بازاروں میں) گناہ سمجھنے لگے ہیں، اس لئے یہ آیت نازل ہوئی "تمہارے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو حج کے موسم میں" یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے[1]

---

حاشیہ سابقہ صفحہ: [1] "نواۃ من الذہب" (سونے کی ایک گٹھلی، اہل عرب کی اصطلاح میں پانچ درہم کو کہتے ہیں اور خاص اسی کے لئے اس کا استعمال ہے۔ لیکن زنتہ نواۃ من ذہب" ایک گٹھلی برابر سونا، یہ ایک عام ترکیب ہے اور پانچ درہم سے زیادہ بھی ایک گٹھلی سونے کا وزن ہو سکتا تھا اور اس زمانہ میں تو اتنے سونے کی قیمت بہر حال اس سے زیادہ ہی ہو گی۔

[1] یعنی اس آیت کی عام قرأتوں میں "فی مواسم الحج" (حج کے موسم میں) کے الفاظ نہیں ہیں، صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ قرأت ہے اور شاذ سمجھی گئی ہے۔ جن بازاروں کا اس میں ذکر ہے، وہ مکہ کے مشہور بازار ہیں اور تمام عرب حج کے ایام میں ان میں تجارت کرنے آتے تھے۔ ان بازاروں

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۲۷۷ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

۱۹۱۴ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُّوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهُ ؏

**۱۲۷۷۔ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔**

۱۹۱۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے ان سے شعبی نے، انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ح اور ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوفروہ نے، ان سے شعبی نے، کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوفروہ نے، انھوں نے شعبی سے سنا، انھوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ح اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ابوفروہ نے انھیں شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، پس جو شخص ان چیزوں کو چھوڑ دے گا جن کے گناہ ہونے کا یقین نہیں ہے، وہ ان چیزوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا واضح ہے، لیکن جو شخص ان چیزوں کے کرنے کی جرأت کرے گا جن کے گناہ ہونے کا شبہ وامکان ہے تو یہ غیر متوقع نہیں کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے اردگرد چرے گا، اس کا چراگاہ کے اندر چلا جانا غیر متوقع نہیں [1]

---

[1] عرب جاہلیت میں بادشاہ اور امراء اپنے جانوروں کے لئے مخصوص چراگاہ رکھتے تھے۔ کوئی بھی دوسرا شخص اس میں اپنے جانور نہیں چرا سکتا تھا اگر غلطی سے کسی کا جانور ان چراگاہوں کے اندر چلا جاتا تو اسے بڑی سخت سزائیں دی جاتی تھیں، اس لئے اس خوف سے کہ کہیں جانور چراگاہ کے اندر نہ چلے جائیں، لوگ اپنے جانوروں کو ایسی مخصوص چراگاہوں سے بہت دور رکھتے تھے اور قریب بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ یہاں پر اسے صرف بات، سمجھانے کے لئے بیان کیا گیا ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح بادشاہوں کی چراگاہ با حرمت سمجھی جاتی ہے اور ان میں کوئی شخص داخل ہونے کی جرأت نہیں کرتا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں حرام قرار دی ہیں اور یہ حرام چیزیں اس کی مخصوص چراگاہیں ہیں، کوئی شخص اگر ان میں داخل ہونے اور اس کی حرمت کو توڑنے کی کوشش کرے گا، اسے سخت سزا اور عذاب کی وعید ہے۔ اب اگر کوئی واقعی ان کی حرمت کو سمجھتا ہے تو ان کے کے قریب بھی نہیں آئے کیونکہ خدا کا عذاب سب سے زیادہ سخت ہے اور ان کے قریب وہ چیزیں ہیں جو شریعت نے کسی مصلحت کی وجہ سے واضح طور پر اگرچہ حرام یا مکروہ قرار نہیں دی ہیں لیکن شریعت کی نظر میں وہ پسندیدہ بھی نہیں یا کسی خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا ہو۔ انھیں

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۲۷۸ تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ۔

۱۲۷۸۔ مشتبہات کی تفسیر حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ورع" (تقوی و پرہیز گاری) سے زیادہ آسان چیز میں نے نہیں دیکھی، بس شبہ کی چیزوں کو چھوڑ کر وہ راستہ اختیار کرو جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔

۱۹۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ۔

۱۹۱۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہ ایک سیاہ فام خاتون آئیں اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے ان دونوں کو (عقبہ اور ان کی بیوی رضی اللہ عنہما) دودھ پلایا ہے، چنانچہ انھوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے چہرۂ مبارک پھیر لیا اور مسکرا کر فرمایا، اب جب کہ ایک بات کہدی گئی تو تم دونوں ایک ساتھ کس طرح رہ سکتے ہو۔ ان کے نکاح میں ابو اہاب تیمی کی صاحبزادی تھیں [1]

۱۹۱۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ

۱۹۱۶۔ ہم سے یحیی بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو (مرتے وقت) وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے۔ اس لئے تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر سعد بن ابی وقاص نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور وہ اس کے متعلق مجھے وصیت کر گئے تھے لیکن عبد بن زمعہ نے اٹھ کر کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ انھیں کے "فراش" میں اس کی

---

سابقہ حاشیہ: خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا ہو انھیں کی تعبیر امورِ مشتبہ سے کی گئی ہے، یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الایمان میں بھی آچکی ہے۔ اکثر ائمہ اسے کتاب البیوع میں بھی بیان کرتے ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا ہے، اس کا تعلق نکاح، ذبح، شکار اور کھانے پینے کے مسائل سے بھی ہے۔ بلکہ ہر باب میں چل سکتی ہے" امورِ مشتبہ" کی تفسیر مختلف طریقوں سے کی گئی ہے اور جزئیات کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کی ایک اجمالی تفسیر ہم نے بھی یہاں پر کر دی ہے۔

[1] یہ بھی مشتبہات کی ایک مثال ہے، حنفیہ کے مسلک کے مطابق بھی صرف دودھ پلانے والی عورت کی شہادت پر نکاح نہیں فسخ کیا جا سکتا۔ گویا شہادت خواہ قانونی حیثیت میں ناقابلِ قبول سہی، لیکن بہرحال ایک شبہ ضرور پیدا کر دیتی ہے اور اسی بنیاد پر آنحضورؐ نے نکاح فسخ کرنے کے لئے کہا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ۔

ولادت ہوئی ہے۔ آخر دونوں حضرات یہ مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ سعد نے عرض، یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے، مجھے اس کی انھوں نے وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ انھیں کے فراش میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبد بن زمعہ! لڑکا تو تمہارے ہی ساتھ رہے گا۔ اس کے بعد فرمایا، لڑکا فراش کے تحت ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں پتھر ہے، پھر سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضورؐ کی بیوی تھیں، فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ آپ نے عتبہ کی شباہت اس لڑکے میں محسوس کر لی تھی۔ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ دیکھا، تا آنکہ اللہ تعالےٰ سے جا ملائے۔

---

لہ زمانہ جاہلیت میں یہ ہوتا تھا کہ کئی اشخاص کا کسی ایک عورت سے، جو عام حالات میں باندی ہوا کرتی تھی، ناجائز تعلق رہتا پھر جب اس کے بچہ پیدا ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی بھی شخص اس بچے کا دعویدار ہو جاتا اور بچے کا نسب اسی سے قائم کر دیا جاتا تھا اور اسی کی زیر پرورش آجاتا تھا حدیث میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ اسی نوعیت کا ہے۔ عتبہ کی موت کفر پر ہوئی تھی اور اسلام کے شدید ترین دشمنوں میں تھا لیکن اس کے بھائی حضرت سعد رضی اللہ عنہ اجلہ صحابہ میں ہیں۔ زمعہ کی ایک باندی تھی، جس کے ساتھ عتبہ نے زنا کی تھی، جب مرنے لگا تو سعد رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کر گیا کہ اس باندی کے جب بچہ پیدا ہو تو تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا، کیونکہ وہ میرا بچہ ہے۔ پھر حالات بدلے، سعد رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور مکہ والوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ اس باندی کے بچہ پیدا ہوا لیکن سعد رضی اللہ عنہ اسے اپنی زیر پرورش نہ لے سکے۔ بھائی اگرچہ کافر تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے شدید ترین تکلیفیں پہنچی تھیں، لیکن بہرحال اسلام نسب اور خون کے تعلق کی پوری رعایت کرنے پر زور دیتا ہے، اس لئے جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھائی کی وصیت پوری کرنی چاہی اور چاہا کہ اس بچے کو اپنی زیر پرورش لے لیں لیکن زمعہ کے صاحبزادے عبد بن زمعہ مانع آئے اور کہا کہ میرے والد کی باندی کا بچہ ہے اس لئے اس کا جائز مستحق میں ہوں۔ اس پس منظر کے بعد جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی قابل غور ہے۔ حنفیہ اور شوافع کے ثبوت نسب کے مسئلہ میں اختلافات ہیں اور اس سلسلے میں طویل مباحث ہیں جن کا ذکر موقعہ سے آئے گا۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جس بات کی وضاحت کے لئے اس باب کے تحت یہاں یہ حدیث بیان کی ہے وہ ہے مشتبہات کی تفسیر ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کو اس بچے سے پردہ کا حکم دیا اور دوسری طرف بچے کو عبد بن زمعہ کو دے دیا۔ اگر بچہ واقعی زمعہ کا تھا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم نہ ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ وہ بھی زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس طرح وہ بچہ ان کا بھائی ہوتا تھا اور اگر بچے کا نسب زمعہ سے نہیں ثابت ہوتا تھا تو عبد بن زمعہ کو بچہ نہ ملنا چاہیے تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم اسی اشتباہ کی وجہ سے احتیاطًا دیا گیا تھا کہ باندی کے ناجائز تعلقات عتبہ سے تھے اور بچے میں اس کی شباہت آتی تھی "الولد للفراش" (لڑکا فراش کا ہوتا ہے) کے مفہوم میں ائمہ کا اختلاف ہے یوں فراش کا مفہوم یہ ہے کہ عورت سے جو شخص جائز طور پر ہمبستری کا حق رکھتا ہو۔ حنفیہ اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ بچہ ملکیت میں تمہاری ہی رہے گا۔ اگرچہ نسب ثابت نہ ہو اور شوافع اس جملہ سے نسب ثابت کرتے ہیں۔ بہرحال فراش کی مختلف صورتیں ہیں بعض قوی ہیں اور بعض ضعیف۔ یہ تمام مباحث کتاب النکاح کے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۹۱۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَکُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّهٗ وَقِیْذٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ کَلْبِیْ وَاُسَمِّیْ فَاَجِدُ مَعَهٗ عَلَی الصَّیْدِ کَلْبًا اٰخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَیْهِ وَلَا اَدْرِیْ اَیُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْکُلْ اِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَی الْاٰخَرِ۔

۱۹۱۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی سفر نے خبر دی، انہیں شعبی نے ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "معراض" (تیر کے شکار) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے دھار کی طرف سے لگے تو کھا سکتے ہو لیکن اگر چوڑائی سے لگے تو نہیں کھا سکتے کیونکہ وہ مردار ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں (شکار کے لئے) اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں، پھر اس کے ساتھ مجھے ایک ایسا کتا ملتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ میں یہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ دونوں کتوں میں سے کس نے شکار پکڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے شکار کا گوشت نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ تو اپنے کتے کے لئے پڑھی تھی دوسرے کے لئے نہیں پڑھی تھی [1]

## بَاب ۱۲۷۹ مَا یُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

۱۲۷۹۔ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کیے جانے سے متعلق۔

۱۹۱۸ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوْطَةٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً لَاَکَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ۔

۱۹۱۸۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے طلحہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ گذرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر گری ہوئی کھجور پر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے صدقہ ہونے کا احتمال نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔ ہمام نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنے بستر پر پڑی ہوئی کھجور پاتا ہوں (لیکن صدقہ ہونے کے احتمال کی وجہ سے نہیں کھاتا)

## بَاب ۱۲۸۰ مَنْ لَّمْ یَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشْتَبِهَاتِ

۱۲۸۰۔ جن کے نزدیک وسوسہ وغیرہ شبہات میں سے نہیں ہیں۔

۱۹۱۹ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ شُکِیَ

۱۹۱۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے ان کے چچا نے

---

[1] اس حدیث کا تعلق شکار کے مسائل سے ہے۔ عرب میں شکار کے لئے کتے چھوڑے جاتے تھے اور وہ شکار کر کے لاتے تھے یہ کتے سدھائے ہوئے ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ شکار مر جاتا۔ اس کے لئے شریعت نے یہ اجازت دے دی کہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ایسے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑا گیا اور شکار مالک تک پہنچنے سے پہلے مر گیا تو ایسا شکار حلال ہے۔ اس کی تفصیلات تو کتاب الصید میں آئیں گی مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر دوسرے کتے کی موجودگی صرف ایک درجہ میں شبہ پیدا کر سکتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاطاً ایسے شکار کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ یعنی یہ بھی ایک مثال ہے امور مشتبہ کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا أَيَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَا وُضُوءَ إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ ۔

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جسے نماز میں کچھ شبہ (خروج ریاح کا) ہو جاتا ہے آیا اسے نماز توڑ دینی چاہیے؟ فرمایا کہ نہیں، جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کرے (اس وقت تک نماز نہ توڑنی چاہیے) ابن حفصہ نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ (ایسے شخص پر) وضو واجب نہیں ہوتی، البتہ وہ صورت مستثنیٰ ہے جس میں بدبو محسوس کرے یا آواز (خروج ریاح کی) سن لے۔

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ ۔

۱۹۲۰۔ ہم سے احمد بن مقدام عجلی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بہت سے لوگ ہمارے یہاں گوشت لاتے ہیں، ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ کا نام انہوں نے لیا تھا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بسم اللہ پڑھ کے اسے کھا لیا کرو۔

## بَابُ ۱۲۸۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا ۔

۱۲۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب تجارت یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں"۔

۱۹۲۱ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّأْمِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا ۔

۱۹۲۱۔ ہم سے طلق بن غنام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے کچھ اونٹ کھانے کا سامان لے کر آئے، سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جب تجارت یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں"۔[1]

## بَابُ ۱۲۸۲ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

۱۲۸۲۔ جس نے کمائی کے ذرائع کو اہمیت نہ دی۔

۱۹۲۲ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۹۲۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ

---

[1] یہ ابتداء اسلام میں جمعہ کی نماز کا واقعہ ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے قافلہ آیا اس وقت تک عیدین کی طرح جمعہ کا خطبہ بھی نماز کے بعد پڑھا جاتا تھا اور اس کے سننے کی اس درجہ تاکید نہیں تھی جتنی بعد میں ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔
نوٹ اس حدیث پر کتاب الجمعہ میں گذر چکا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ ۔

عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ انسان اپنے ذرائع آمدنی کی کوئی پروا نہیں کرے گا کہ حلال ہے یا حرام۔

**باب ۱۲۸۳** التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلُهُ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ ۔

**۱۲۸۳۔** خشکی کی تجارت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے تھے لیکن اگر اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق سامنے آجاتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت انھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رکھ سکتی تھی تا آنکہ وہ اللہ کے حق کو ادا نہ کرلیں۔

**۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا** أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ ۔

**۱۹۲۳۔** ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور ان سے ابو المنہال نے بیان کیا کہ میں سونے چاندی کی تجارت کیا کرتا تھا، اس لئے میں نے زید بن ارقم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور مجھ سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی کہ ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب نے خبر دی، ان دونوں حضرات نے ابو المنہال سے سنا، انھوں نے بیان کیا تھا کہ میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے سونے چاندی کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تاجر تھے۔ اس لئے ہم نے آپ سے سونے چاندی کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تھا، آپ نے جواب یہ دیا تھا کہ (لین دین) ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن ادھار کی صورت میں غیر درست ہے۔

**باب ۱۲۸۴** الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۔

**۱۲۸۴۔** تجارت کے لئے نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "پھر زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کی تلاش کرو"۔

**۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ

**۱۹۲۴۔** ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد بن یزید نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھیں عبید بن عمیر نے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی (ملنے کی) لیکن اجازت نہیں ملی غالباً آپ اس وقت مشغول تھے اس لئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آ گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ قِيلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ فَقَالَ تَأْتِيْنِي عَلَى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ ؎

تو فرمایا کیا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے آواز دی تھی انھیں اجازت دے دو۔ بیان کیا گیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پھر آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بلا لیا۔ (واپس چلے جانے کی وجہ دریافت کرنے پر) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں اسی کا حکم (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) تھا (کہ تین مرتبہ اجازت چاہنے پر اگر اندر جانے کی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کوئی گواہ لاؤ، ابوموسیٰ، انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا (کہ کیا کسی نے اسے آنحضور سے سنا ہے) ان لوگوں نے کہا کہ اس کی گواہی ہم میں سب سے چھوٹے، ابوسعید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ افسوس کہ مجھے بازاروں کی خرید و فروخت نے مشغول رکھا، آپ کی مراد تجارت سے تھی۔

**بَابُ ۱۲۸۵** التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ؎

**۱۲۸۵۔** بحری تجارت۔ مطر وراق نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور قرآن مجید میں جو اس کا ذکر ہے وہ بہرحال حق ہے اس کے بعد انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی "اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو کہ اس میں چلتی ہیں پانی کو چیرتی ہوئی تاکہ تم تلاش کرو، اس کے فضل سے" (قرآن کی اس آیت میں لفظ فلک) کشتی کے معنی میں ہے، واحد اور جمع دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے مجاہد نے (آیت کی تفسیر میں) فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی چلتی ہیں اور ہوا کو وہی کشتیاں (دیکھنے میں صاف طور پر) چیرتی چلتی ہیں۔ جو بڑی ہوتی ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے سمندر کا سفر کیا تھا اور اپنی ضرورت پوری کی تھی، پھر پوری حدیث بیان کی (پوری حدیث کتاب الکفالہ میں آئے گی۔

**بَابُ ۱۲۸۶** وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى

**۱۲۸۶۔** (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) جب سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی" قتادہ نے فرمایا کہ لوگ تجارت کیا کرتے تھے، لیکن جونہی اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق سامنے آتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے انھیں غافل نہیں کر سکتی تھی تا آنکہ وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



يُؤَدُّوْا حَقَّ اللّٰهِ ۔

کے حق کو ادا نہ کریں ۔

۱۹۲۵ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَّا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ۔

۱۹۲۵ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (تجارتی) اونٹوں (کا قافلہ) آیا ہم اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے، بارہ صحابہؓ کے سوا بقیہ تمام حضرات ادھر چلے گئے ۔ اس پر یہ آیت اتری کہ "جب سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں ۔ (یہ ابتدا اسلام کا واقعہ ہے اور اس کی توجیہ پہلے گذر چکی ہے)

## باب ۱۲۸۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ۔

۱۲۸۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اپنی پاک کمائی سے خرچ کرو۔

۱۹۲۶ ۔ عُثْمٰنُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا ۔

۱۹۲۶ ۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے گھر کا کھانا (غلہ وغیرہ) بشرطیکہ گھر بگاڑنے کی نیت نہ ہو، خرچ کرتی ہے تو اسے اس خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے، خزانچی کو بھی ایسا ہی اجر ملتا ہے۔ ایک کا اجر دوسرے کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔

۱۹۲۷ حَدَّثَنِیْ يَحْيَی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِهٖ ۔

۱۹۲۷ ۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے بیان کیا، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی، اس کی اجازت کے بغیر بھی خرچ کرتی ہے (اللہ کے راستے میں) تو اسے آدھا اجر ملتا ہے[1] ۔

## باب ۱۲۸۸ مَنْ اَحَبَّ الْبَسْطَ فِی الرِّزْقِ ۔

۱۲۸۸ ۔ جو روزی میں کشادگی چاہتا ہو۔

۱۹۲۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ يَعْقُوْبَ الْكِرْمَانِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا

۱۹۲۸ ۔ ہم سے محمد بن یعقوب کرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے

---

[1] یہ مطلب نہیں کہ پورا اجر آدھم آدھ ہو جاتا ہے، آدھا شوہر کے حصہ میں اور آدھا اس کی بیوی کے حصہ میں۔ پہلی والی حدیث سے بھی یہ مفہوم مطابقت نہیں کھاتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ شوہر چونکہ کمانے والا ہے اس لئے اس کا اصلی اجر، بیوی کی بہ نسبت زیادہ ہو سکتا ہے ہر شخص کو اس کی نیت اخلاص اور عمل کے مطابق اجر ملے گا اور ایک کا اجر دوسرے کے اجر میں کسی بھی کمی کا باعث نہیں بنے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ رِزْقُهٗ اَوْ يُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ؕ

حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا (زندہ رہنے کی) مہلت چاہتا ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

## باب ۱۲۸۹ شِرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيْئَةِ ؕ

۱۲۸۹ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھار خریداری کرتے ہیں۔

۱۹۲۹ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرٰهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ ؕ

۱۹۲۹ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں ہم نے خرید و فروخت میں رہن رکھنے کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ (قیمت کی ادائیگی کے لئے) ایک مدت متعین کر کے خریدا اور اپنی لوہے کی ایک زرہ اس کے یہاں گروی رکھی۔

۱۹۳۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ اَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِّاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ ؕ

۱۹۳۰ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط ابوالیسع بصری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام دستوائی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور بگڑا ہوا (خراب) روغن (سالن کے طور پر) لے گئے آنحضور نے اس وقت اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے یہاں گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے گھر والوں کے لئے جو قرض لیا تھا۔ میں نے خود آپ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہاں کوئی شام ایسی نہیں آئی جس میں ان کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کوئی غلہ موجود رہا ہو، حالانکہ آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی۔

## باب ۱۲۹۰ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهٖ بِيَدِهٖ

۱۲۹۰ - انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور کام کرنا۔

۱۹۳۱ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا

۱۹۳۱ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com



اسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَةِ أَهْلِي وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ۔

کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو فرمایا، میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے گھروالوں کی کفالت کے لئے ناکافی نہیں تھا، لیکن اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں، اس لئے آل ابوبکر اب اسی کا مال کھائے گی اور اس میں ان کا کاروبار کرے گی۔

۱۹۳۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۹۳۲ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنے لئے مزدوری کیا کرتے تھے، اور زیادہ محنت، مشقت کی وجہ سے ان کے جسم سے پسینے کی بو آتی تھی اس لئے ان سے کہا گیا کہ کاش وہ غسل کر لیا کرتے ان کی روایت ہمام نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی ہے۔

۱۹۳۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔

۱۹۳۳ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ نے خبر دی، انہیں ثور نے، انہیں خالد بن معدان نے اور انہیں مقدام رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی ہوگی جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی حاصل کرتے تھے۔

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔

۱۹۳۴ - ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داؤد عَلَيْهِ السَّلَام صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

۱۹۳۵ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمان بن عوف کے مولیٰ ابی عبید نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر بیچتا ہے اور اپنی روزی کماتا ہے، اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے چاہے وہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۱۹۳۶ - ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ.

بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی اپنی رسیوں کو لیتا ہے (اور ان میں لکڑی باندھ کر بیچتا ہے) تو وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے سوال کرتا پھرتا ہے۔

## باب ۱۲۹۱ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ.

## ۱۲۹۱- خرید و فروخت کے وقت نرمی، وسعت اور فیاضی کسی سے اپنا حق مانگتے وقت اس کی ابرو ریزی نہ کرنی چاہیے۔

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى.

۱۹۳۷- ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالے نے ایسے شخص پر رحم کیا، جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت (قرض وغیرہ کا) فیاضی اور وسعت سے کام لیتا ہے۔

## باب ۱۲۹۲ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا.

## ۱۲۹۲- جس نے کھاتے کماتے کو مہلت دی۔

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ أَنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوسِرِ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ.

۱۹۳۸- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربعی بن حراش نے حدیث بیان کی اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گذشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس فرشتے آئے اور پوچھا کہ تم نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں روح نے جواب دیا کہ میں اپنے ملازموں سے کہا کرتا تھا کہ وہ کھاتے کماتے لوگوں کو (جو ان کے مقروض ہوں) مہلت دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں۔ بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر فرشتوں نے بھی اس سے درگذر کیا اور سختی نہیں کی۔ اور ابو مالک نے ربعی سے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے "میں کھاتے کماتے کے ساتھ (اپنا حق لیتے وقت) نرم معاملہ کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔ اس کی متابعت شعبہ نے کی ہے، ان سے عبدالملک نے اور ان سے ربعی نے بیان کیا۔ ابو عوانہ نے بیان کیا کہ ان سے عبدالملک نے ربعی کے واسطہ سے بیان کیا کہ (اس روح نے یہ الفاظ کہے تھے) میں کھاتے کماتے کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے درگذر کرتا تھا۔ اور نعیم بن ابی ہند نے بیان کیا، ان سے ربعی نے کہ روح نے یہ الفاظ کہے تھے "میں کھاتے کماتے لوگوں کے (جن پر میرا کوئی حق واجب ہوتا، عذر) قبول کیا کرتا تھا اور تنگ دست سے درگذر کیا کرتا تھا۔

## باب ۱۲۹۳ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا.

## ۱۲۹۳- جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی۔

۱۹۳۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۹۳۹- ہم سے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

حدیث بیان کی، ان سے زبیدی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب کوئی تنگ دست کا معاملہ آتا تو اپنے ملازموں سے کہہ دیتا کہ اس سے درگذر کر جاؤ، ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگذر فرمائیں گے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس سے درگذر فرمایا (اور کوئی باز پرس نہیں کی)۔

## باب ۱۲۹۴ إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ ۔

۱۲۹۴۔ جب خرید و فروخت کرنے والوں نے کوئی لاگ لپیٹ نہیں رکھی کوئی عیب نہیں چھپایا بلکہ ایک دوسرے کی خیر خواہی چاہتے ہے۔ عداء بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحریر دی تھی (غالباً کوئی غلام بیچتے وقت) کہ یہ وہ چیز ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عداء بن خالد کو بیچی، جس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بیچتا ہے کہ نہ اس میں کوئی عیب ہے، نہ کوئی بد باطنی ہے اور نہ غائلہ ہے (یعنی نہ بیچنے والے نے کوئی عیب چھپانے کی کوشش کی ہے) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غائلہ، چوری، زنا اور بھاگنے کی عادت کو کہتے ہیں، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ بعض دلال (اپنے اصطبل کے) نام "آری خراسان اور آری سجستان" خراسانی اصطبل اور سجستانی اصطبل) رکھتے ہیں، اور (دھوکہ دینے کے لئے) کہتے ہیں کہ فلاں جانور کل ہی خراسان سے آیا تھا اور فلاں آج ہی سجستان سے آیا ہے، تو ابراہیم نے اس بات کو بہت زیادہ ناگواری کے ساتھ سنا۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ کوئی سودا بیچے اور یہ جاننے کے باوجود کہ اس میں کوئی عیب ہے خریدنے والے کو اس کے متعلق کچھ نہ بتائے۔

۱۹۴۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ۔

۱۹۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صالح ابو خلیل نے، ان سے عبید اللہ بن حارث نے، انھوں نے حکیم بن حزام کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اختیار (بیع کو ختم کر دینے کا) ہوتا ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ نے (ما لم یتفرقا کے بجائے) حتی یتفرق فرمایا (آنحضور نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول

www.sirat-e-mustaqeem.com



دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی بات چھپائے رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کردی جاتی ہے۔

باب ۱۲۹۵ بَیْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ۔

۱۲۹۵۔ مختلف قسم کی کھجور ملاکر بیچنا۔

۱۹۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

۱۹۴۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں ربنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) مختلف قسم کی کھجوریں ایک ساتھ ملاکر ملتی تھیں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں نہ بیچی جائے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلہ میں بیچی جائیں لہ۔

باب ۱۲۹۶ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ۔

۱۲۹۶۔ قصابیوں کے متعلق حدیث۔

۱۹۴۲ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ۔

۱۹۴۲۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک صحابی جن کی کنیت ابوشعیب تھی، تشریف لائے اور اپنے غلام سے جو قصاب تھا فرمایا کہ میرے لئے اتنا کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے ساتھ اور آپ کے ساتھ اور چار آدمیوں کی دعوت کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ میں نے چہرہ مبارک پر بھوک کا اثر نمایاں دیکھا تھا۔ چنانچہ انھوں نے آنحضور کو بلایا، آپ کے ساتھ ایک اور صاحب بھی آگئے تھے، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ایک اور صاحب آگئے ہیں اگر آپ چاہیں تو انھیں بھی اجازت دے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو واپس کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ میں انھیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

باب ۱۲۹۷ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ

۱۲۹۷۔ بیچتے وقت جھوٹ بولنے یا (عیب کو) چھپانے سے (برکت) ختم ہو جاتی ہے۔

۱۹۴۳ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مُحَبَّرٍ حَدَّثَنَا

۱۹۴۳۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

---

لہ یعنی جب مختلف قسم کی کھجور ایک میں ملادی جائے گی تو ظاہر ہے کہ بعض اچھی ہوگی اور بعض اچھی نہیں ہوگی، تو کیا اس تفاوت کے باوجود اس کی بیع و فروخت جائز ہوگی یا نہیں؟ امام بخاری اس حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس طرح کی کھجور کی بیع و فروخت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ اچھائی یا برائی جو کچھ بھی ہے، سب ظاہر ہے۔ البتہ یہ، اگر کسی ٹوکرے وغیرہ میں اس طرح رکھدی گئی کہ خراب قسم کی کھجور تو اندر کے حصہ میں کر دی اور جو اچھی تھی وہ اوپر دکھانے کے لئے رکھدی تو یہ صورت جائز نہیں ہو سکتی۔ حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک درہم، دو درہم کے بدلہ میں نہ بیچا جائے اسی طرح ایک صاع کھجور، دو صاع کھجور کے بدلہ میں نہ بیچی جائے۔ اس کی بحث آئندہ آئے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

بیان کی، ان سے قتادہ نے، کہا کہ میں نے ابوالخلیل سے سنا، وہ عبداللہ بن حارث سے حدیث نقل کرتے تھے اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (کہ بیع فسخ کر دیں) یا آپ نے (مالم یتفرقا کے بجائے) حتی یتفرقا فرمایا۔ پس اگر دونوں نے سچائی اختیار کی اور ہر بات کھول کھول کر بیان کی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے اور اگر انھوں نے کچھ چھپائے رکھا یا جھوٹ بولا تو ان کے خرید و فروخت کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

## باب ۱۲۹۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

۱۲۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ" اے ایمان والو! سود در سود کر کے مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

۱۹۴۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ۔

۱۹۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس کی پروا نہیں کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے حاصل کیا ہے حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے۔

## باب ۱۲۹۹ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

۱۲۹۹۔ سود خور، اس کا گواہ اور اسے لکھنے والا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ" جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت میں بالکل اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے جن نے لپٹ کر حواس باختہ کر دیا ہو یہ حالت ان کی اس وجہ سے ہو گی کہ انہوں نے کہا تھا کہ خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود لینا حرام کر دیا ہے۔ پس جس کو اس کے رب کی نصیحت و موعظت پہنچی اور وہ باز آ گیا (سود لینے سے) تو وہ جو کچھ پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، لیکن اگر (وہ باز نہ آیا بلکہ) پھر لیا (اللہ کے حکم کے بعد) تو یہی لوگ جہنمی ہیں، یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

۱۹۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

۱۹۴۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (سورۂ) بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی نے پڑھیں،

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

اللہ علیہ وسلم نے انھیں صحابہ کو مسجد میں سنایا، اس کے بعد شراب کی تجارت حرام ہوئی تھی۔

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُ الرِّبَا۔

۱۹۴۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے سمرہ بن جندب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رات میں نے دو شخص دیکھے، وہ دونوں میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس لے گئے۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پر آئے، وہاں (نہر کے کنارے) ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے بیچ میں بھی ایک شخص کھڑا تھا۔ (نہر کے کنارے پر کھڑے ہونے والے کے سامنے پتھر تھے) بیچ نہر والا آدمی آتا اور جونہی وہ چاہتا کہ باہر نکل جائے فوراً ہی باہر والا شخص اس کے منہ پر پتھر کھینچ ہوا سے وہیں لوٹا دیتا تھا جہاں وہ پہلے تھا، اسی طرح جب بھی وہ نکلنا چاہتا کنارے پر کھڑا ہوا شخص اس کے منہ پر پتھر کھینچ مارتا تھا اور وہ جہاں تھا وہیں پر لوٹ آتا تھا۔ میں نے (اپنے ساتھیوں سے جو فرشتے تھے) پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ نہر میں تم نے جس شخص کو دیکھا تھا وہ سود کھاتا تھا۔

## بَابُ ۱۳۰۰ مُوكِلِ الرِّبَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض هَذِهِ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۰۰۔ سود دینے والا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے، اور چھوڑ دو وصولیابی ان رقموں کی جو باقی رہ گئی ہے سود سے، اگر تم ایمان والے ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر تم کو اعلان جنگ ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور اگر تم سود لینے سے توبہ کر چکے تو صرف اپنی اصل رقم اس طرح سے لو کہ نہ تم زیادتی کرو اور نہ تم پر کوئی زیادتی ہو اور اگر مقروض تنگدست ہے تو اسے مہلت دو، ادائیگی کی استطاعت ہونے تک، اور اگر تم یہ اصل رقم بھی چھوڑ دو (تنگ دست سے) تو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہوگا، کاش کہ تم اس بات کو جان سکتے (کہ اس میں دنیا اور آخرت کی کتنی بھلائی ہے) اور اس دن سے ڈرو، جب تم سب خداوند تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان پر (جزا اعمال میں) کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۹۴۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ ؎

۱۹۴۷ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کو ایک پچھنا لگانے والا غلام خریدتے دیکھا۔ میں نے یہ دیکھ کر ان سے اس کے متعلق پوچھا؎ تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے، آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی کو (گودنا گدوانے سے)، سود لینے والے اور سود دینے والے کو (سود لینے یا دینے سے) منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

## باب ۱۳۰۱ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ

۱۳۰۱ - اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو دو چند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گنہگار کو۔

۱۹۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ

۱۹۴۸ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے کہ سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دوکاندار کی) قسم سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی۔

## باب ۱۳۰۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

۱۳۰۲ - بیچتے وقت قسم کھانا، ناپسندیدہ ہے۔

۱۹۴۹ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا

۱۹۴۹ - ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں عوام نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ بازار میں ایک شخص نے ایک سامان دکھا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے۔ حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی، اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکا دینا تھا۔ اس پر یہ آیت اتری "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلہ میں بیچتے ہیں۔"

## باب ۱۳۰۳ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ وَقَالَ

۱۳۰۳ - سنار کے پیشہ سے متعلق احادیث طاؤس نے ابن

---

؎ بخاری ہی کی ایک روایت میں اس کی تفصیل ہے کہ غلام خریدنے کے بعد اس کے پاس جو سامان پچھنا لگانے کا تھا اسے انھوں نے تڑوا دیا تھا اور اس پر ان کے صاحبزادے نے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس روایت میں کچھ اجمال ہے جس کی شرح دوسری روایت کرتی ہے۔ اور اس سے وجہ سوال کی معقولیت بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



طاؤسٌ عن ابنِ عبّاسٍ قالَ النّبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ لا یُختلی خلاھا وقالَ العبّاسُ إلّا الإذخِرَ فإنّہُ لِقَینِھِم وبیوتِھِم فقالَ إلّا الإذخِرَ۔

عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر حرم کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ) حرم کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اذخر (ایک خاص قسم کی گھاس) کا استثنا، فرما دیجئے کیونکہ یہ یہاں کے کاریگروں اور گھروں کے لئے مفید ہے تو آپ نے اذخر کا استثناء کر دیا۔

۱۹۵۰ حدّثنا عبدانُ أخبرنا عبدُ اللّٰہِ أخبرنا یونسُ عن ابنِ شھابٍ قالَ أخبرنا علیُّ بنُ حسینٍ رض أنّ حسینَ بنَ علیٍّ أخبرہُ أنّ علیًّا علیہِ السّلامُ قالَ کانتْ لی شارفٌ من نصیبی من المغنمِ وکانَ النّبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ أعطانی شارفًا من الخُمسِ فلمّا أردتُ أنْ أبتنیَ بفاطمةَ علیھا السّلامُ بنتِ رسولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ واعدتُ رجلًا صوّاغًا من بنی قینقاعَ أنْ یرتحلَ معی فنأتیَ بإذخرٍ أردتُ أنْ أبیعَہُ من الصّوّاغینَ وأستعینَ بہِ فی ولیمةِ عُرسی۔

۱۹۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ ہمیں علی بن حسین نے خبر دی، انہیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی کرم اللہ نے فرمایا غنیمت کے مال سے میرے حصے میں ایک اونٹ آیا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "خمس" سے دیا تھا۔ پھر جب میرا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کرا کے لانے کا ہوا تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جمع کر کے) لائیں کیونکہ میرا ارادہ یہ تھا کہ اسے سناروں کے ہاتھوں بیچکر اپنی شادی کے ولیمہ میں اس کی قیمت کو لگاؤں۔

۱۹۵۱ حدّثنا إسحٰقُ حدّثنا خالدُ بنُ عبدِ اللّٰہِ عن خالدٍ عن عکرمةَ عن ابنِ عبّاسٍ رض أنّ رسولَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ قالَ إنّ اللّٰہَ حرّمَ مکّةَ ولم تحلَّ لأحدٍ قبلی ولا لأحدٍ بعدی وإنّما حلّتْ لی ساعةً من نھارٍ لا یُختلی خلاھا ولا یُعضدُ شجرُھا ولا یُنفّرُ صیدُھا ولا یُلتقطُ لُقطتُھا إلّا لمعرّفٍ وقالَ عبّاسُ بنُ عبدِ المطّلبِ إلّا الإذخرَ لصاغتِنا ولسُقُفِ بیوتِنا فقالَ إلّا الإذخرَ فقالَ عکرمةُ ھل تدری ما یُنفّرُ صیدُھا ھو أنْ تُنحّیَہُ من الظّلِّ وتنزلَ مکانَہُ قالَ عبدُ الوھّابِ عن خالدٍ لصاغتِنا وقبورِنا۔

۱۹۵۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ نے مکہ کو باحرمت شہر قرار دیا، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، میرے لئے بھی ایک دن چند لمحے کے لئے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور اس میں گری ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائی جائے صرف معرّف (گمشدہ چیز کو اصل مالک تک اعلان کے ذریعہ پہنچانے والا) کو اس کی اجازت ہے۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یا رسول) گھاس سے ہم اذخر کا استثنا کر دیجئے کہ یہ ہمارے سناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے کام آتی ہے تو آپ نے اذخر کا استثناء کر دیا، عکرمہ نے فرمایا، یہ بھی معلوم ہے کہ حرم کے شکار بھڑکانے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ (کسی درخت کے سائے تلے اگر وہ بیٹھا ہوا ہو تو) تم سائے سے اسے ہٹا کر خود وہاں بیٹھ جاؤ۔ عبدالوہاب نے خالد کے واسطے سے (اپنی

www.sirat-e-mustaqeem.com



انہی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے کہ (اذخر) ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے کام کی چیز ہے۔

## باب ۱۳۰۴ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

۱۹۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔

### ۱۳۰۴۔ کاریگر اور لوہار کا ذکر

۱۹۵۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے کہ میں دور جاہلیت میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا، عاص بن وائل پر میرا قرض تھا میں ایک دن تقاضا کرنے گیا، اس نے کہا کہ جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے میں تمہارا قرض نہیں دوں گا میں نے جواب دیا کہ میں آنحضور کا انکار اس وقت تک نہیں کرونگا جب تک اللہ تعالیٰ تمہاری جان نہ لے لے اور پھر تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے، اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی مہلت دو کہ میں مرجاؤں، پھر دوبارہ اٹھایا جاؤں اور مجھے مال اور اولاد ملے اس وقت میں بھی تمہارا قرض ادا کر دوں گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی (کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔

## باب ۱۳۰۵ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ۔

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ۔

### ۱۳۰۵۔ درزی کا ذکر۔

۱۹۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی دعوت میں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا۔ داعی نے روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت پڑا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کر دیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو کے قتلے پیالے میں تلاش کر رہے تھے۔ اسی دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

## باب ۱۳۰۶ ذِكْرِ النَّسَّاجِ۔

۱۹۵۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا

### ۱۳۰۶۔ نوربان کا ذکر۔

۱۹۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے کہا میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت "بردہ" لے کر آئی، سہل رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تمہیں معلوم بھی ہے، بردہ کسے کہتے ہیں کہا گیا کہ جی ہاں چادر کو

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ أَكْسُوْكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهٗ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهٗ إِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ أَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ ۔

کہتے ہیں جس کے حاشیے بنے ہوئے ہوتے ہیں، تو اس عورت نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے یہ چادر خود اپنے ہاتھ سے بُنی ہے آپ کو پہنانے کے لئے! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا، جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو۔ پھر آپ باہر تشریف لائے تو آپ اسی چادر کو ازار کے طور پر پہنے ہوئے تھے، حاضرین میں سے ایک صاحب بولے، یا رسول اللہ! یہ مجھے دیدیجیے آپ نے فرمایا کہ لے لینا۔ اس کے بعد آں حضور مجلس میں تھوڑی دیر تک بیٹھے اور واپس تشریف لے گئے، پھر ازار کو طے کر کے ان صاحب کے پاس بھجوا دیا۔ حاضرین نے کہا کہ تم نے آں حضور سے یہ ازار مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ تم یہ پہلے سے معلوم ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتے، اس پر ان صحابی نے کہا کہ میں تو صرف یہ چادر اس لئے مانگی تھی کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ چادر ان کا کفن ہی بنی۔

## بَابُ ۱۳۰۷ النَّجَّارِ ۔

۱۹۵۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ أَتٰى رِجَالٌ إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُوْنَهٗ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ ۔

۱۹۵۵ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

## ۱۳۰۷۔ بڑھئی۔

۱۹۵۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے بیان کیا کہ کچھ لوگ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں منبر کے متعلق پوچھنے آئے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کے یہاں جن کا نام بھی سہل رضی اللہ عنہ نے لیا تھا، اپنا آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے کہیں کہ میرے لئے کچھ لکڑیوں کو جوڑ کر منبر تیار کر دے تاکہ لوگوں کو خطاب کرنے کے لئے میں اس پر بیٹھا کروں چنانچہ اس خاتون نے اپنے غلام سے غابہ کے جھاؤں کی لکڑی کا منبر بنانے کے لئے کہا، پھر جب منبر تیار ہوگیا تو انہوں نے اسے آنحضور کی خدمت میں بھیجا۔ وہ منبر آنحضور کے حکم سے رکھا گیا اور آپ اس پر فروکش ہوئے۔

۱۹۵۵۔ ہم سے خلاد بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ، میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز کیوں نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرے پاس ایک بڑھئی غلام ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ تمہاری مرضی! بیان کیا کہ پھر منبر آپ کے لئے تیار ہوگیا۔ جمعہ کے دن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر بیٹھے جو آپ کے لئے بنایا گیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

تو اس کھجور کے تنے سے رونے کی آواز آنے لگی جس کے قریب کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیا کرتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھٹ جائے گی۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اسے پکڑ کر اپنے سے لگالیا۔ اس وقت وہ تنا اس بچے کی طرح سسکیاں بھرتا معلوم ہوتا تھا جسے چپ کرانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے بعد وہ چپ ہو گیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس کے رونے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے قریب جو ذکر اللہ ہوتا تھا وہ اسے سنتا تھا۔

باب ۱۳۰۸ شِرَاءِ الْحَوَائِجِ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا۔

۱۳۰۸۔ ضرورت کی چیزیں خود خریدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا تھا۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مشرک بکریاں (بیچنے کے لئے) لایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری، آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک اونٹ خریدا تھا۔

۱۹۵۶ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى رض حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

۱۹۵۶۔ ہم سے یوسف بن عیسٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھوائی۔

باب ۱۳۰۹ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا۔

۱۳۰۹۔ گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری کسی نے گھوڑا یا گدھا جب خریدا تو بیچنے والا اسی پر سوار تھا، تو کیا اترنے سے پہلے بھی خریدنے والے کا اس پر قبضہ تصور کیا جائے گا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، اسے مجھے بیچ دو، آپ کی مراد ایک سرکش اونٹ سے تھی۔

۱۹۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ

۱۹۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کیسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا، میرا اونٹ تھک کر سست پڑ گیا ہے اس لئے میں پیچھے رہ گیا، پھر آپ اترے اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے کچوکے لگائے اور فرمایا کہ اب سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ میں سوار

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ ؛

ہوگیا۔ اب یہ حال ہوگیا (اونٹ کے تیز چلنے کی وجہ سے) کہ مجھے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے سے روکنا پڑ جاتا تھا (راستے میں) آپ نے دریافت فرمایا۔ شادی بھی کر لی؟ عرض کیا جی ہاں۔ دریافت فرمایا کسی کنواری سے کی یا بیاہتا سے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو ایک بیاہتا سے کر لی ہے، فرمایا، کسی کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی (حضرت جابر بھی کنوارے تھے) میں نے عرض کیا کہ میری کئی بہنیں ہیں (اور والدہ کا انتقال ہو چکا ہے) اس لئے میں نے یہی پسند کیا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں جمع رکھے، ان کے کنگھا کرے، اور ان کی نگرانی کرے، پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تم پہنچنے والے ہو، اس لئے جب پہنچ جاؤ تو خوب سمجھ سے کام لینا، اس کے بعد فرمایا کیا اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا، جی ہاں! چنانچہ آپ نے ایک اوقیہ میں خرید لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے ہی (مدینہ) پہنچ گئے تھے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا۔ پھر ہم مسجد آئے تو میں نے آنحضورؐ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا ابھی آئے ہو! میں نے عرض کیا جی ہاں (ابھی آ رہا ہوں) فرمایا۔ پھر اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز پڑھ لو، میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد آں حضورؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ میرے لئے ایک اوقیہ چاندی تول دیں انہوں نے ایک اوقیہ تول دیا اور پڑلہ (جس میں چاندی تھی) بھاری رکھا۔ میں لے کے چلا تو آپ نے فرمایا کہ جابر کو ذرا بلانا۔ میں نے سوچا کہ اب میرا اونٹ پھر مجھے واپس کریں گے۔ حالانکہ اس سے زیادہ ناگوار میرے لئے اور کوئی چیز نہیں تھی، چنانچہ آپ نے یہی فرمایا کہ یہ اپنا اونٹ لو اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہے۔

بَابُ ۱۳۱۰ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ ؛

۱۳۱۰۔ وہ دورِ جاہلیت کے بازار جن میں اسلام کے بعد بھی لوگوں نے خرید و فروخت کی۔

۱۹۵۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَثَّمُوا مِنَ التِّجَارَةِ فِيهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا ؛

۱۹۵۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز زمانۂ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے اس میں تجارت کو گناہ سمجھا، اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی "لیس علیکم جناحٌ فی مواسم الحج" (ترجمہ گذر چکا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح قرأت کی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابُ ۱۳۱۱ شِرَاءِ الْإِبِلِ الْهِيمِ أَوِ الْأَجْرَبِ. الْهَائِمُ الْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ.

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو كَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَاشْتَرَى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَهُ فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ بِعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَهُ فَقَالَ إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا وَلَمْ يَعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًوا.

**۱۳۱۱۔ استسقاء کا مریض یا خارش زدہ اونٹ خریدنا؟ ھائم، جو صحیح راستہ سے ہمیشہ بھٹکتا پھرے۔**

۱۹۵۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا، یہاں (مکہ میں) ایک شخص نواس نامی تھا، اس کے پاس ایک اونٹ تھا، استسقاء کا مریض۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اس کے شریک سے وہی اونٹ خرید لائے وہ شخص آیا تو اس کے شریک نے کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا۔ اس نے پوچھا کسے بیچا؟ شریک نے کہا کہ ایک شیخ کے ہاتھوں جو اس طرح کے تھے۔ اس نے کہا، افسوس! وہ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے شریک نے آپ کو ایک استسقاء کا مریض اونٹ بیچ دیا ہے اور آپ سے اس کے مرض کی وضاحت نہیں کی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اسے واپس لے جاؤ۔ بیان کیا کہ جب وہ اسے لے جانے لگا تو ابن عمر نے فرمایا کہ اچھا یہیں رہنے دو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہیں (آپ نے فرمایا تھا کہ) "لا عدوی" (یعنی امراض متعدی نہیں ہوتے یا کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہونی چاہیئے) یہ سفیان نے عمرو سے سنا تھا۔

## بَابُ ۱۳۱۲ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ.

**۱۳۱۲ فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کی فروخت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار بیچنا پسند نہیں کیا تھا۔**

۱۹۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَاهُ يَعْنِي دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

۱۹۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے یحیٰی بن سعید نے، ان سے ابن افلح نے، ان سے ابو قتادہ کے مولیٰ ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم غزوہ حنین کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زرہ عطا فرمادی اور میں نے اسے بیچ دیا۔ میں نے اس سے قبیلہ بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ وہ پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

## بَابُ ۱۳۱۳ فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ.

**۱۳۱۳۔ عطر فروش اور مشک فروش۔**

۱۹۶۱ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيسِ

۱۹۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے سنا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح اور نیک ہمنشین اور غیر صالح

www.sirat-e-mustaqeem.com



الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً۔

اور برے ہمنشین کی مثال، مشک بیچنے والے اور لوہار کی بھٹی کی ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور حاصل کرو گے۔ یا مشک ہی خرید لو گے، ورنہ کم از کم اس کی خوشبو سے تو ضرور محظوظ ہو سکو گے۔ لیکن لوہار کی بھٹی یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلسا دے گی۔ ورنہ اس سے ایک بدبو تو تمہیں ضرور ہی ملے گی۔

## باب ۱۳۱۴ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

۱۳۱۴۔ پچھنا لگانے والے کا ذکر۔

۱۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ۔

۱۹۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنا لگایا تو آں حضور نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انہیں دینے کے لئے کہا اور ان کے مالک سے کہا کہ ان کے خراج[1] میں کمی کر دو۔

۱۹۶۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

۱۹۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے جو عبداللہ کے بیٹے ہیں حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا اور جس نے پچھنا لگایا تھا اسے (اجرت بھی) دی۔ اگر اس کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے۔

## باب ۱۳۱۵ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ۔

۱۳۱۵۔ ان چیزوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ[2] ہے۔

۱۹۶۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۹۶۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے

---

[1] خراج سے یہاں مراد زمین کا خراج نہیں ہے، بلکہ کسی غلام سے روزانہ جو مالک وصول کرتا ہے وہ یہاں مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ غلام اپنا آزادانہ کاروبار کرتے تھے لیکن اپنے مالکوں کو روزانہ یا ماہانہ انہیں کچھ دینا پڑتا تھا۔ اسی میں کمی کے لئے ان کے مالک سے آپ نے فرمایا تھا۔

[2] احناف کے یہاں کسی چیز کو خرید لینے کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ وہ چیز خریدنے والے کی ملکیت میں آگئی۔ اب اس کے بعد اس کا استعمال بھی جائز ہے یا نہیں۔ یہ خرید و فروخت حدود بحث سے خارج ہے۔ اس اصول کی روشنی میں اگر کسی نے کوئی ایسا کپڑا بیچا جس کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں تھا تو یہ بیع جائز ہے۔ یہ بحث ہی سرے سے علیحدہ ہے کہ خود اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں، یہ تو خریدنے والا دیکھے گا کہ خود اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں، ممکن ہے وہ خود اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے گھر کی بچیوں اور عورتوں کے لئے ریشم کا کپڑا خرید رہا ہو۔ یا کوئی اور ضرورت ہو۔ اس سلسلے کی بعض تفصیلات ان شاء اللہ آئندہ آئیں گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بني عمر عن أبيه قال أرسل النبي صلى الله عليه وسلم إلى عمر بحلة حرير أو سيراء فرآها عليه فقال إني لم أرسل بها إليك لتلبسها إنما يلبسها من لا خلاق له إنما بعثت إليك لتستمتع بها يعني تبيعها.

حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک ریشم کا حلّہ بھیجا۔ پھر آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ اسے (ایک دن پہنے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، اسے تو وہی لوگ پہنتے ہیں۔ جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ میں نے تو اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ یعنی بیچ کر۔

١٩٦٥ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة أم المؤمنين أنها أخبرته أنها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخله فعرفت في وجهه الكراهية فقلت يا رسول الله أتوب إلى الله وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم ماذا أذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أصحاب هذه الصور يوم القيامة يعذبون فيقال لهم أحيوا ما خلقتم وقال إن البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة.

۱۹۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے ایک گدّا خریدا جس میں تصویریں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جونہی اس پر پڑی، آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر جو ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا، یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم میرا قصور کیا ہے؟ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ یہ گدّا کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے آپ ہی کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن اس طرح کی تصویر رکھنے والے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس کی "تخلیق" کی، ذرا اسے زندہ بھی کر دکھاؤ! آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

## باب ۱۳۱۶ صاحب السلعة أحق بالسوم.

## ۱۳۱۶۔ سامان کے مالک کو قیمت متعین کرنے کا زیادہ حق ہے۔

١٩٦٦ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الوارث عن أبي التياح عن أنس رضي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا بني النجار ثامنوني بحائطكم وفيه خرب ونخل.

۱۹۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اے بنو نجار! اپنے باغ کی قیمت متعین کر دو (آنحضورؐ اسے مسجد کے لئے خریدنا چاہتے تھے) اس باغ میں کچھ تو ویرانہ تھا اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

## باب ۱۳۱۷ كم يجوز الخيار.

## ۱۳۱۷۔ اختیار کب تک صحیح ہوگا۔

١٩٦٧ حدثنا صدقة أخبرنا عبد الوهاب

۱۹۶۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ ۔

کہا کہ میں نے یحیٰی سے سنا، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو جبتک وہ جدا نہ ہوں اختیار رہوتا ہے، یا بیع میں اختیار کی شرط کے مطابق اختیار رہوتا ہے) نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کوئی ایسی چیز خریدتے جو انہیں پسند ہوتی تو فریق ثانی سے جدا ہو جاتے تھے (تاکہ اختیار باقی نہ رہے)

۱۹۶۸ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَزَادَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

۱۹۶۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو الخلیل نے، ان سے عبد اللہ بن حارث نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک وہ جدا نہ ہوں، اختیار ہوتا ہے۔ احمد نے یہ زیادتی کی کہ ہم سے بہز نے حدیث بیان کی کہ ہمام نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابو التیاح کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی تھی تو میں بھی اس وقت ابو خلیل کے ساتھ تھا۔

## بَابٌ ۱۳۱۸ اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ ۔

## ۱۳۱۸۔ اگر اختیار کے لئے کسی وقت کی تعیین نہ کی تو کیا بیع جائز ہوگی۔

---

لہ متعلقہ صفحہ گذشتہ) یہاں اختیار سے مراد خرید و فروخت کا وہ اختیار ہے جس کے تحت کسی سامان کی خریداری کے بعد خریدنے والے کو اس کے واپس کرنے کا یا بیچنے والے کو اس کے واپس لے لینے کا اختیار باقی رہتا ہے، احناف کے یہاں سب سے پہلے درجہ میں تو اختیار ہے قبول کا، یعنی بیع کرنے والوں میں سے ایک فریق نے سامان کی قیمت لگائی، اب جب تک دوسرا فریق اسے قبول نہیں کرتا یہ خرید و فروخت نافذ نہیں ہوسکتی گویا اس باب میں نفاذ کے لئے ضروری ہے فریقین کا ایجاب و قبول۔ ایجاب و قبول کے بعد کسی خاص وجہ کے بغیر، جن کا ذکر آئندہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ آئے گا، فریقین میں سے کسی کو اس کے رد کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض ائمہ کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک اور اختیار ہوتا ہے اور اس کا نام ہے "خیار مجلس" یعنی بیع کے نفاذ کے لئے ان کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو جانا بھی ضروری ہے ورنہ جب تک دونوں اسی جگہ موجود ہوں جہاں یہ خرید و فروخت ہوئی تھی تو اس کے بیع کو فسخ کر دینے کا ابھی اختیار باقی رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسی اختیار کی بحث اس موقعہ پر کرنا چاہتے ہیں۔ "خیار مجلس" بعض ائمہ کے یہاں ضروری ہے۔ لیکن نیچے جو احادیث آرہی ہیں ان سے واضح طور پر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ یہی چیز دل کو بھی لگتی ہے کہ جب ایجاب و قبول ہوگیا اور فریقین کسی نتیجہ پر راضی ہو گئے تو آپ بیع کے نفاذ میں کوئی تامل نہ ہونا چاہیے۔ ایک جملہ ہے حدیث میں "مالم یتفرقا" جب تک دونوں جدا نہ ہوں، احناف کی طرف سے یہ جواب ہے کہ "تفرق" سے مراد یہاں ایجاب و قبول کے الفاظ کا ختم ہو جانا ہے گویا کلام سے جدا ہونا مراد ہے کہ جب ایجاب و قبول ہوگیا تو فریقین ایک دوسرے سے کلام کے اعتبار سے جدا ہو گئے کلام عرب میں اس لفظ کا استعمال اس مفہوم میں آتا ہے اور قرآن مجید میں بھی ہے۔ اس لئے مفہوم وہی ہوا کہ ایجاب و قبول تک اختیار باقی رہتا ہے اس کے بعد نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۹۶۹ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ ؛

۱۹۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے (دونوں فریق کو بیع فسخ کر دینے کا) اختیار اس وقت تک ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں یا فریقین میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے فریق سے یہ نہ کہدے کہ پسند کر لو (تاکہ آئندہ کے اختیار کے لئے دروازہ بند ہو جائے) اکثر یہ بھی کہا کہ "یا اختیار کی شرط کے ساتھ بیع ہو۔[1]"

## بَابُ ۱۲۱۹ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ؛

۱۲۱۹۔ جب تک خریدنے اور بیچنے والے جدا نہ ہو جائیں انھیں اختیار باقی رہتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ، شریح شعبی، طاؤس، عطاء، اور ابن ابی ملیکہ رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

۱۹۷۰ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ اَخْبَرَنِيْ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ؛

۱۹۷۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے صالح ابو خلیل نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن حارث نے، کہا کہ میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خریدنے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انھیں اختیار باقی رہتا ہے۔ اب اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور ہر بات صاف صاف واضح کر دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر انھوں نے کوئی بات چھپائی یا جھوٹ بولے تو ان کی بیع سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۹۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا

۱۹۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے، دونوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے، اپنے فریق کے معاملہ میں، (کہ بیع کو فسخ کر دے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ مجلس کا اختیار، جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں واجب ہے اور احناف کے یہاں مستحب، بیع و شراء کے بعد باقی رہتا ہے لیکن اگر فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے فریق سے اسی خرید و فروخت کی مجلس میں یہ کہہ دے کہ اب بات ختم کر دو اور جو معاملہ ہو چکا ہے۔ اس پر مہر ثبت کر لو تو اختیار مجلس اس سے ختم ہو جاتا ہے۔ شوافع کے یہاں یہی صورت ہے۔ پھر حدیث کا ایک جملہ اور نقل کیا کہ اکثر یہ بھی فرمایا کہ اگر بیع میں پہلے ہی سے اختیار کی شرط لگا دی گئی تب بھی بیع اسی شرط کی رعایت کے ساتھ درست ہوگی۔ خیار شرط کے لئے مستقل باب آئندہ آئے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَيْعَ الْخِيَارِ ۔ جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں، اور وہ بیع اس سے مستثنیٰ ہے جس میں اختیار کی شرط پہلے ہی سے لگادی گئی ہو کہ اس میں شرط کے مطابق عمل ہوتا ہے۔

## باب ۱۳۲۰ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ۔

۱۳۲۰۔ اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا تو بیع کا نفاذ ہو جائیگا۔

۱۹۷۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ۔

۱۹۷۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو شخصوں نے خرید و فروخت کی تو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ انھیں (بیع کو فسخ کر دینے کا) اختیار باقی رہتا ہے[1]، یعنی یہ اس صورت میں ہے کہ دونوں ایک ہی جگہ رہے لیکن اگر ایک نے دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا اور اس شرط پر بیع ہوئی تو بیع اسی وقت نافذ ہو جائے گی۔ (اور پھر اس مجلس میں بھی فسخ بیع کا اختیار نہ ہوگا) اسی طرح اگر دونوں فریق بیع کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور بیع سے کسی فریق نے بھی انکار نہیں کیا تو بھی بیع نافذ ہو جائے گی۔

## باب ۱۳۲۱ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ ۔

۱۳۲۱۔ کیا اگر بائع کے لئے اختیار باقی رکھا گیا تو بیع نافذ ہو سکے گی۔

۱۹۷۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ ۔

۱۹۷۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بھی خریدنے اور بیچنے والے میں اس وقت تک بیع نہیں ہوتی جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں (یعنی) ایجاب قبول دونوں طرف سے نہ ہو جائے) البتہ وہ بیع جس میں اختیار کی شرط لگادی گئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے۔

۱۹۷۴ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۱۹۷۴۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے ابو خلیل نے، ان سے عبداللہ بن حارث نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم

---

[1] پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جدا ہونے سے احناف کے یہاں مراد، فریقین کا ایجاب و قبول ہے۔ لیکن شوافع اس سے خیار مجلس کا ثبوت کرتے ہیں۔ در حقیقت ہمارے یہاں مجلس کا کوئی اختیار ہی سرے سے نہیں۔ ابتدائی مرحلہ تو ہے قبول کا، ایک فریق نے جب کہہ دیا کہ میں اپنی چیز اتنی قیمت پر دیتا ہوں یا تمہاری چیز اتنی قیمت پر لیتا ہوں، اب رہ جاتا ہے سوال فریق ثانی کا کہ وہ اسے قبول کرتا ہے یا نہیں اگر اس نے قبول کر لیا تو پھر مجلس کے اختیار کو باقی رکھنے کا کوئی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ احناف کے یہاں اور دوسرے اختیارات ہیں۔ مثلاً کوئی شرط لگادی جو بیع کے خلاف نہیں تھی یا بے دیکھے کوئی چیز خرید لی تو دیکھنے کے بعد بیع کے فسخ کا اختیار ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی عیب نکل آیا اس صورت میں بھی بیع فسخ کی جا سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسَى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ جدا نہ ہوں اختیار ہوگا (بیع فسخ کرنے کا) ہمام نے بیان کیا کہ میں نے اپنی کتاب میں (جس میں شیوخ سے سنی ہوئی احادیث وہ نقل کیا کرتے تھے) یہ پایا کہ اگر کوئی فریق) تین مرتبہ اپنی پسندیدگی کا اعلان کر دے (تو مجلس کا مذکورہ اختیار ختم ہوجاتا ہے) پس اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور بات صاف صاف واضح کردی تو انھیں اس کی بیع میں برکت ملتی ہے۔ اور اگر انہوں نے جھوٹی باتیں بنائیں اور (کسی عیب کو) چھپایا تو وہ ایک فائدہ ضرور حاصل کرلیں گے لیکن ان کی بیع میں برکت نہیں ہوگی (حبان نے) کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے سنا کہ یہی حدیث وہ حکیم بن حزام سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں۔

**باب ١٣٢٢** إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي أَوِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَقَالَ طَاوُسٌ فِيمَنْ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ قَالَ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بِعْتُ

**١٣٢٢**۔ ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہی کسی کو ہبہ کر دی پھر بیچنے والے نے خریدنے والے کو اس پر ٹوکا بھی یا کوئی غلام خرید کر اسے (بیچنے والے کی موجودگی میں ہی) آزاد کر دیا۔ طاؤس نے اس شخص کے متعلق کہا جو (فریق ثانی کی) رضامندی کے بعد کوئی سامان اس سے خریدے اور پھر اسے بیچ دے کہ یہ بیع نافذ ہوجائے اور اس کے نفع کا بھی وہی مستحق ہوگا۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، میں عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نئے اور سرکش اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا، اکثر وہ مجھے مغلوب کر کے سب سے آگے نکل جاتا لیکن عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے واپس کر دیتے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نہیں یہ اونٹ مجھے بیچ دو، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں، مجھے یہ اونٹ بیچ دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اونٹ بیچ دیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا، عبداللہ بن عمر! اب یہ اونٹ تمہارا ہوگیا جس طرح چاہو اسے استعمال کرو۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ لیث نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانَ مَالًا بِالْوَادِیْ بِمَالٍ لَّهٗ بِخَیْبَرَ فَلَمَّا تَبَایَعْنَا رَجَعْتُ عَلٰی عَقِبِیْ حَتّٰی خَرَجْتُ مِنْ بَیْتِهٖ خَشْیَةَ اَنْ یُّرَادَّنِیْ الْبَیْعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْمُتَبَایِعَیْنِ بِالْخِیَارِ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمَّا وَجَبَ بَیْعِیْ وَبَیْعُهٗ رَاَیْتُ اَنِّیْ قَدْ غَبَنْتُهٗ بِاَنِّیْ سُقْتُهٗ اِلٰی اَرْضِ ثَمُوْدَ بِثَلٰثِ لَیَالٍ وَّسَاقَنِیْ اِلَی الْمَدِیْنَةِ بِثَلٰثِ لَیَالٍ ؛

بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی وادی قری کی زمین، ان کی خیبر کی زمین کے بدلہ میں بیچی تھی۔ پھر جب ہم نے بیع کر لی تو میں الٹے پاؤں ان کے گھر سے اس خیال سے باہر نکل آیا کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کر دیں، کیونکہ طریقہ یہ تھا کہ بیچنے اور خریدنے والے کو (بیع فسخ کرنے کا) اختیار اس وقت تک ہوتا تھا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جاتے [2] عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہماری خرید و فروخت پوری ہو گئی اور میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نقصان میں رہے کیونکہ (اس تبادلہ کے نتیجے میں، میں نے ان کی سابقہ زمین سے) انھیں تین دن کی مسافت پر ارض ثمود کی طرف کر دیا تھا اور انھوں نے مجھے (میری مسافت کم کر کے) مدینہ سے صرف تین دن کی مسافت پر لا چھوڑا تھا۔

## بَابُ ۱۳۲۳ مَا یُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِی الْبَیْعِ ؛

## ۱۳۲۳۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے۔

۱۹۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یُخْدَعُ فِی الْبُیُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ؛

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کیا کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ "دھوکا کوئی نہ ہونا چاہئے"۔

---

حاشیہ گذشتہ صفحہ [1] - یہ ذہن نشین رہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ "خیار مجلس" کے سلسلہ میں احناف کے نہیں بلکہ بڑی حد تک شوافع کی حمایت میں ہیں لیکن اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مسلک میں شوافع سے زیادہ توسع ہے۔ شوافع کے یہاں خیار مجلس کو ختم کرنے کی صرف دو ہی صورتیں تھیں، یا فریقین ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں یا پسند کر لینے کی آخری بات کر لیں۔ تیسری کوئی صورت نہیں تھی، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک تیسری صورت بھی اس اختیار کو ختم کرنے کی بیان کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بیچنے والے کی موجودگی میں خریدنے والے نے اپنی خریدی ہوئی چیز میں کوئی تصرف کیا مثلاً اس خریدی ہوئی چیز کو ہبہ کر دیا یا غلام تھا اور اسے آزاد کر دیا، بیچنے والا بھی اسی مجلس میں موجود اور کوئی اعتراض نہیں کرتا تو اس سے بھی خیار مجلس ختم ہو جاتا ہے۔ گویا امام بخاری کا مسلک اس مسئلے میں احناف اور شوافع کے درمیان میں ہے۔

[2] پہلے بھی گذر چکا کہ احناف کے یہاں یہ زیادہ سے زیادہ مستحب ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہ عام حالات میں مستحبات پر اتنی شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے جیسے وہ فرض یا واجب ہو، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر جو طرز عمل اختیار کیا اس سے بھی مترشح یہی ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۳۲۴** مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

**۱۹۷۶ - حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

**۱۹۷۷ - حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلَى صَلٰوتِهِ فِيْ سُوْقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَالْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ

**۱۳۲۴ - بازاروں کا ذکر** عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ آئے تو میں نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ (میرے انصاری بھائی نے) کہا کہ ہاں "سوق قینقاع" ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے بازار (کا راستہ) بتادو اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ مجھے بازار کی خرید و فروخت نے غافل رکھا۔

**۱۹۷۶** - ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوقہ نے، ان سے نافع بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک لشکر کعبہ پر فوج کشی کریگا، جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو انہیں شروع سے آخر تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! شروع سے آخر تک کیونکر دھنسا دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، شروع سے آخر تک دھنسا دیا جائے گا، پھر اپنی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔

**۱۹۷۷** - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کے ساتھ کسی کی نماز، بازار میں یا اپنے گھر میں (تنہا) نماز پڑھنے سے تقریباً بیس گنا بڑھ کر ہوتی ہے (ثواب کے اعتبار سے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے اس کے تمام حسن و آداب کی رعایت کے ساتھ، اور پھر مسجد میں صرف نماز کے ارادہ سے آتا ہے، نماز کے سوا اور کوئی چیز اسے مسجد لے جانے کا باعث نہیں بنتی تو جو بھی قدم وہ اٹھاتا ہے۔ اس سے ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے یا اس کی وجہ سے ایک گناہ اس کا معاف ہوتا ہے، جب تک ایک شخص اپنے اس مصلی پر بیٹھا رہتا ہے جس پر اس نے نماز پڑھی تھی تو ملائکہ برابر اس کے

---

گذشتہ حاشیہ سے سوال یہ ہے کہ ان الفاظ کے کہدینے سے وہ کس طرح محفوظ رہ سکتے تھے۔ علماء نے اس کی مختلف توجیہہ کی ہے بعض اکابر نے لکھا ہے کہ یہاں خیار شرط مراد ہے یعنی انہیں ان الفاظ کے تین دن کا اختیار ہوجاتا ہے کہ اگر اس عرصہ میں انہیں کوئی بات نظر آئے تو وہ سامان واپس کر سکتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقَالَ اَحَدُكُمْ فِي مَلَاةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ۔

رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں "اے اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل، اے اللہ اس پر رحم فرما" یہ اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک وہ وضو توڑ کر فرشتوں کو تکلیف نہ پہنچائے جتنی دیر تک بھی آدمی نماز کی وجہ سے رکا رہتا ہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

۱۹۷۸ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۱۹۷۸۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے کہا، یا ابا القاسم! نبی کریم اس کی طرف متوجہ ہو گئے (کیونکہ آپ کی کنیت بھی ابو القاسم ہی تھی) اس پر اس شخص نے کہا کہ میں نے تو اس کو بلایا تھا (ایک دوسرے شخص کو جو ابو القاسم ہی کنیت رکھتا تھا) آنحضور نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو (کیونکہ آپ اپنے اسم مبارک میں منفرد تھے لیکن کنیت بہت سے لوگوں کی ابو القاسم تھی)

۱۹۷۹ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيْعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۱۹۷۹۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے بقیع میں (جبکہ آنحضور بھی وہیں موجود تھے، کسی کو پکارا) "اے ابو القاسم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہو گئے تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا۔ آنحضور نے اس کے بعد فرمایا کہ میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو۔"

۱۹۸۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهُ حَتّٰى اَتٰى سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ

۱۹۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن یزید نے، ان سے نافع بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے، نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے، اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آئے پھر

---

لہ اہل عرب کی عادت یہ تھی کہ جس کی ان کے دلوں میں عظمت ہوتی اور وہ اسے اپنے میں بڑا سمجھتے، اس کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ ہمیشہ کنیت سے یاد کرتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت بعض دوسرے اصحاب کی بھی تھی۔ البتہ نام میں آپ منفرد تھے، اس لئے آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ میرا تو تم لوگ نام ہی لے لیا کرو، کنیت کی مجھے ضرورت نہیں۔ یہ یاد رہے کہ آنحضور نے اس حدیث میں کنیت سے جو منع فرمایا ہے وہ صرف آپ کے عہد مبارک کے لئے خاص ہے آپ کی وفات آپ کی کنیت سے آپ کو یاد کرنا جائز ہے کیونکہ ممانعت کی اصل وجہ باقی نہیں رہی، خود صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بعد میں آپ کا ذکر کرتے وقت آپ کی کنیت کا استعمال کرتے تھے۔ اس باب میں حدیث کا اس لئے ذکر ہوا کہ اس میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بازار جانے کا ذکر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِنْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ؞

(واپس ہوئے اور) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا، وہ بچہ (حسن رضی اللہ عنہ کو ازراہِ محبت یہ کہا تھا) کہاں ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا (کسی مشغولیت کی وجہ سے فوراً) آپ کی خدمت میں نہ آسکیں، میں نے خیال کیا، ممکن ہے حسن رضی اللہ عنہ کو کرتا وغیرہ پہنا رہی ہوں یا نہلا رہی ہوں۔ تھوڑی ہی دیر بعد حسن دوڑتے ہوئے آئے، آنحضورؐ نے انھیں سینے سے لگا لیا اور پیار کیا، پھر فرمایا، اے اللہ اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہو۔ سفیان نے کہا کہ عبید اللہ نے مجھے خبر دی، انھوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انھوں نے وتر صرف ایک رکعت پڑھی۔

۱۹۸۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ ؞

۱۹۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور اُن سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ صحابہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غلّہ قافلوں سے خریدتے تو آنحضورؐ ان کے پاس کوئی آدمی بھیج کر، وہیں پر جہاں انھوں نے غلّہ خریدا ہوتا، اس غلّہ کو بیچنے سے منع فرما دیتے اور اسے وہاں منتقل کر کے بیچنے کا حکم ہوتا جہاں عام طور سے غلّہ بکتا تھا۔ کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلّہ پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا[1]۔

بَابٌ ۱۳۲۵ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

۱۳۲۵۔ بازار میں شور و غل پر ناپسندیدگی۔

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا

۱۹۸۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت تورات میں آئی ہے، اس کے متعلق مجھے کچھ بتائیے[2] آپ نے فرمایا، ہاں! بخدا آپؐ کی تورات میں بعینہٖ بعض وہی صفات آئی ہیں

---

[1] اس حدیث کے الفاظ مختلف ہیں، بعض میں ہے کہ جہاں غلّہ خریدا جاتا وہاں سے منتقل کرنے کا حکم ہوتا تھا۔ بعض حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ اس پر پوری طرح قبضہ کرنے سے پہلے اس میں کسی قسم کے تصرف سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ بخاری ہی کی اس حدیث کی آخری روایت میں ہے۔ بعض روایتوں میں صرف قبضہ کرنے کا حکم ہے۔ ان تمام روایتوں کا قدرِ مشترک یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خریدنے والا بیچنے والے سے سامان کا یا جو چیز بھی خریدی گئی ہے، تخلیہ کر دے۔ اب اس کی صورتیں مختلف ہوں گی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ اس پر قبضہ کر لینا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ زمین اگر کسی نے خریدی تو اسے اپنے قبضہ میں لانے کی ایک الگ شکل ہو گی جس کا مدار عرف عام پر ہے درحقیقت اس روایت میں غلّہ کے منتقل کرنے کا حکم احتیاط کے خیال سے ہے کہ جہاں خریدا ہو وہیں بیچنا شروع کر دینا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا، بلکہ بیچنا وہیں چاہیے جہاں عام طور سے اس کی خرید و فروخت ہو رہی ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰكِنْ یَّعْفُوْا وَیَغْفِرُوَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیَفْتَحُ بِهَا اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِیْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَیْءٍ فِیْ غِلَافٍ سَیْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غُلْفَآءُ وَرَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ یَكُنْ مَّخْتُوْنًا۔

جن سے آپ کو قرآن میں مخاطب کیا گیا ہے (وہ صفات یہ ہیں) "اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے، تم نہ بدخو ہو نہ سخت دل اور بازاروں میں شور مچانے والے وہ (میرا بندہ اور رسول) برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا، بلکہ معاف کرے گا اور درگذر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک وہ اپنی کج رو قوم کو راہ راست پر نہ کر دے گا، اور وہ اس طرح کہ وہ سب کلمہ لآ الٰہ الا اللہ پڑھ لیں گے اور اس کے ذریعہ وہ آندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو شنوا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردوں کو کھول دے گا۔ اس کی متابعت[1] عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ہلال کے واسطے سے کی ہے اور سعید نے بیان کیا، ان سے ہلال نے، ان سے عطاء نے کہ "غلف" ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پردے میں ہو "سیف اغلف" "قوس غلفاء" (اسی سے ہے) اور "رجل اغلف" اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ ۱۳۲۶ الْكَیْلِ عَلَی الْبَآئِعِ وَالْمُعْطِیْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ یَعْنِیْ كَالُوْا لَهُمْ وَوَزَنُوْا لَهُمْ كَقَوْلِهٖ یَسْمَعُوْنَكُمْ یَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوْا حَتّٰی تَسْتَوْفُوْا وَیُذْكَرُ عَنْ عُثْمٰنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ۔

۱۳۲۶ - ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "جب وہ انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں" مطلب یہ ہے کہ وہ (بیچنے والے خریدنے والوں کے لئے) ناپتے اور وزن کرتے ہیں، جیسے کلمہ "یسمعونکم" سے مراد "یسمعون لکم" ہوتا ہے ویسے ہی آیت میں کالوہم سے مراد کالوالہم ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تلواؤ تو پوری طرح تلوایا کرو، عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا، جب کوئی چیز بیچا کرو تو تول کے دیا کرو اور جب کوئی چیز خریدو تو اسے بھی تلوالو۔

۱۹۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُهٗ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ۔

۱۹۸۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کسی قسم کا غلہ خریدے تو جب تک اس پر پوری طرح قبضہ نہ کرلے، اسے نہ بیچے۔

۱۹۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ

۱۹۸۴ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی،

---

[1] اس موقعہ پر یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ تورات کے بھی عالم تھے اور اس پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُذَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ

انہیں مغیرہ نے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان کے ذمے (کچھ لوگوں کا) قرض تھا، اس لئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کوشش کی کہ قرض خواہ کچھ اپنے قرضوں میں کمی کر دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا (قرض میں کمی کرنے کے لئے) لیکن وہ نہیں مانے۔ اب آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی تمام کھجور کی قسموں کو الگ الگ کر لو۔ عجوہ ایک خاص قسم کی کھجور کو الگ اور عذق زید (کھجور کی ایک قسم) کو الگ کر کے میرے پاس بھیج دو۔ میں نے ایسا ہی کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آنحضورؐ اس کے سرے پر یا بیچ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب ان قرض خواہوں کو ناپ ناپ کے دو۔ میں نے ناپنا شروع کیا۔ جتنا قرض ان لوگوں کا تھا میں نے ادا کر دیا، پھر بھی میری تمام کھجوریں جوں کی توں تھی، جیسے اس میں سے ایک حبہ برابر کی بھی کمی نہیں ہوئی تھی۔ فراس نے بیان کیا، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ "برابر ان کے لئے تولتے رہے تا آنکہ پورا قرض ادا ہو گیا"۔ اور ہشام نے کہا، ان سے وہب نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھجور توڑ کر اپنا قرض ادا کر دو۔"

## باب ۱۳۲۷ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

۱۹۸۵ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ

## ۱۳۲۷ - ناپ تول کا استحباب۔

۱۹۸۵ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے غلے کو ناپ لیا کرو، اس میں تمہیں برکت ہو گی۔

## باب ۱۳۲۸ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۸۶ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا

## ۱۳۲۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت اس میں ایک روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۱۹۸۶ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم انصاری نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت قرار دی تھی اور اس کے لئے

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ ؕ

دعا فرمائی تھی۔ میں بھی مدینہ کو اسی طرح باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اور اس کے لئے اس کے مد اور صاع (غلہ ناپنے کے دو پیمانے) کی برکت کی اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

۱۹۸۷ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِيْ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ؕ

۱۹۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ انھیں ان کے پیمانوں میں برکت دے، اے اللہ! انھیں ان کے صاع اور مد میں برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ سے تھی[1]۔

## باب ۱۳۲۹ مَا يُذْكَرُ فِيْ بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ ؕ

۱۳۲۹ غلہ بیچنے اور اس کی ذخیرہ اندوزی کرنے کے متعلق احادیث۔

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيْعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ ؕ

۱۹۸۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ولید بن مسلم نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا جو تخمینے سے غلہ خریدتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انھیں اس بات پر سزا دی جاتی کہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ تک لانے سے پہلے (وہیں جہاں وہ اسے خریدتے) بیچ دیں۔

۱۹۸۹ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ ؕ

۱۹۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ پر پوری طرح قبضہ سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو درہم کا درہم کے بدلہ بیچنا ہوا جب کہ ابھی غلہ ادھار ہی پر چل رہا ہے۔

۱۹۹۰ حَدَّثَنِیْ أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

۱۹۹۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی کوئی غلہ

---

[1] اس زمانہ میں غلے کی خرید و فروخت عموماً کسی پیمانے سے ناپ کر ہوتی تھی۔ تول کر بیچنے کا رواج کم تھا۔ ناپنے کے لئے صاع اور مد دو مشہور پیمانے تھے، ان کی تشریح اس سے پہلے آچکی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ.

خریدے تو اس پر قبضہ سے پہلے اسے نہ بیچے،

۱۹۹۱ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا حَتّٰى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ ابْنُ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

۱۹۹۱ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو بن دینار ان سے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے زہری، ان سے بن اوس کہ انہوں نے پوچھا، آپ لوگوں میں کوئی بیع صرف (دینار، اشرفی درہم وغیرہ بھنانا) کرتا ہے طلحہ نے فرمایا کہ میں کرتا ہوں لیکن اس وقت کر سکوں گا جب ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ زہری سے ہم نے اسی طرح حدیث یاد کی تھی۔ اس میں کوئی مزید بات نہیں تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ مجھے مالک بن اوس نے خبر دی کہ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا، سونا سونے کے بدلے میں (خریدنا) سود میں داخل ہے الا یہ کہ نقد ہو۔ گیہوں گیہوں کے بدلہ میں (خریدنا یا بیچنا) سود میں داخل ہے الا یہ کہ نقد ہو۔ کھجور کھجور کے بدلہ میں سود ہے الا یہ کہ نقد ہو اور جو جو کے بدلہ میں سود ہے الا یہ کہ نقد ہو (ربا یعنی سود کی بحث آئندہ تفصیل سے آئے گی، وہیں اس کی شرائط ذکر کی جائیں گی۔

## بَابُ ۱۳۳۰ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.

۱۳۳۰ - غلہ کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے بیچنا اور ایسی چیز بیچنا جو بیچنے والے کے پاس موجود نہ ہو۔

۱۹۹۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ.

۱۹۹۲ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ جو کچھ ہم نے عمرو بن دینار سے (سنکر) محفوظ رکھا ہے (وہ یہ ہے کہ) انہوں نے طاؤس سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز سے منع فرمایا تھا وہ اس غلہ کی بیع تھی جس پر ابھی قبضہ نہ کیا گیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمام چیزوں کو اسی کے حکم میں سمجھتا ہوں (کہ کوئی چیز بھی جب خریدی جائے تو قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچا جائے۔

۱۹۹۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ إِسْمٰعِيلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ.

۱۹۹۳ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی جب غلہ خریدے تو جب تک اسے پوری طرح اپنے قبضہ میں نہ لے لے، نہ بیچے، اسماعیل نے یہ زیادتی کی ہے کہ جو شخص کوئی غلہ خریدے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

## بَابُ ۱۳۳۱ مَنْ رَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا

۱۳۳۱ - جس کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



جِزَافًا أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ وَالْأَدَبِ فِي ذَلِكَ ؛

تخمینہ سے خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنی قیام گاہ پر منتقل نہ کر لے، اور خلاف ورزی کرنے والے کی سزا۔

۱۹۹۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُونَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ ؛

۱۹۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیکھا کہ لوگ تخمینے سے خرید رہے ہیں۔ آپ کی مراد غلہ سے تھی، پھر اگر وہ اس غلہ کو اپنی قیامگاہ تک لائے بغیر وہیں (جہاں انہوں نے خریدا ہو) بیچتے تو اس پر انھیں سزا دی جاتی تھی۔

## باب ۱۳۳۲ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ ؛

۱۳۳۲۔ جب کوئی سامان یا جانور خریدے پھر اسے بیچنے والے ہی کے پاس رہنے دے یا قبضہ کرنے سے پہلے مر جائے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جانبین کی طرف سے ایجاب وقبول کے بعد وہ چیز (جو جاندار تھی اور جس کی خرید و فروخت ہوئی تھی) نکلی بھی اپنی اصلی حالت میں کہ زندہ تھی اور صحیح سالم تھی تو وہ خریدنے والے کی ہوتی ہے۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ قَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ إِحْدَاهُمَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ ؛

۱۹۹۵۔ ہم سے فروہ بن ابی مغراء نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایسے دن بہت کم آئے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام میں سے کسی نہ کسی وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف نہ لائے ہوں، پھر جب آپ کو مدینہ ہجرت کی اجازت ہوئی تو اچانک ہماری گھبراہٹ کا سبب یہ ہوا کہ آپ (صبح و شام آنے کے معمول کے خلاف) ظہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لائے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آمد کی اطلاع دی گئی تو آپ نے بھی یہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے یہاں کوئی نئی بات پیش آنے ہی کی وجہ سے تشریف لائے ہیں جب آنحضورؐ ابو بکرؓ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت جو لوگ تمہارے پاس ہوں (انھیں ہٹا دو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہاں تو صرف میری یہی دو بیٹیاں ہیں یعنی عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہا۔ اب آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہے مجھے تو یہاں سے جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں بھی ساتھ رہوں گا، فرمایا ہاں تم بھی ساتھ رہو

www.sirat-e-mustaqeem.com



گئے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنہیں میں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا تھا، آپ ان میں سے ایک لے لیجیے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قیمت کے بدلے میں، میں نے ایک اونٹنی لے لی۔

**باب ۱۳۴۳** لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ۔

**۱۳۴۳۔** کسی اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کسی اپنے بھائی کے بھاؤ لگاتے وقت اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے البتہ اس کی اجازت سے یا جب وہ چھوڑ دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

**۱۹۹۶** حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

**۱۹۹۶۔** ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید فروخت میں مداخلت نہ کرے (یعنی اس کے بھاؤ کو نہ بگاڑے)

**۱۹۹۷** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا۔

**۱۹۹۷۔** ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری کسی بدوی (دیہاتی کا مال و اسباب) بیچے اور یہ کہ کوئی (سامان خریدنے کی نیت کے بغیر دوسرے اصل خریداروں سے) بڑھ کر بولی نہ دے، اسی طرح کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے، کوئی شخص (کسی عورت کو) دوسرے کے پیغام نکاح کے ہوتے ہوئے اپنا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت، اپنی کسی دینی بہن اس نیت سے طلاق نہ دلوائے کہ اس کے حصہ کو خود حاصل کرے۔

---

لہ اس عنوان میں دو جملے ہیں پہلے جملہ میں بیچنے والوں کی رہ نمائی ہے اور دوسرے میں خریدنے والوں کی۔ مثلاً دو شخص خرید و فروخت کر رہے تھے وہی چیز ایک اور صاحب بھی بیچ رہے تھے، اس لئے انہوں نے چاہا کہ چیز میری بک جائے اور بیچ میں جا کے کہنے لگے کہ یہی چیز میرے پاس ہے تم مجھ سے خرید لو، قیمت کم ہو جائے گی وغیرہ۔ اس طرز عمل سے چونکہ بیچنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس کی ممانعت کی کہ جب دو آدمی خرید و فروخت میں مشغول ہوں تو تم اپنی کسی چیز کو بیچنے کے لئے اس میں مداخلت بے جا نہ کرو۔ دوسرے جملہ کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص ایک چیز کہیں خرید رہا تھا۔ فریقین میں بھاؤ ہو رہا تھا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ یہی چیز تو میں بھی خریدنا چاہتا ہوں لاؤ یہیں کچھ قیمت بڑھا کے کیوں نہ خرید لوں۔ شریعت اس سے بھی منع کرتی ہے کہ جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز کی قیمت لگا رہا ہو اور بیچنے والے سے اس کی بات چیت چل رہی ہو تو کسی تیسرے کے لئے مناسب نہیں کہ جھٹ وہاں پہنچ کر خود خریدنے کے لئے اس چیز کا بھاؤ بڑھا دے اور اپنے کسی بھائی کے بھاؤ میں مداخلت کرے البتہ اگر فریقین کی اجازت ہو اور اس میں انہیں کوئی ناگواری نہ ہو سکتی ہو یا وہ بیع کو چھوڑ دیں تو پھر جو چاہے آئے اور بھاؤ لگائے۔

لہ گاؤں کے لوگ، شہر کے بازاروں اور اس کی قیمت کے اتار چڑھاؤ سے کم واقف ہوتے ہیں۔ مال و اسباب دور دراز علاقوں سے ٹھہرلائے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۳۳۴ بَیْعِ الْمُزَایَدَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ اَدْرَکْتُ النَّاسَ لَا یَرَوْنَ بَاْسًا بِبَیْعِ الْمَغَانِمِ فِیْمَنْ یَّزِیْدُ۔

۱۳۳۴ - عطاء نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ علماء مالِ غنیمت کے نیلام میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

۱۹۹۸ - بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ الْمُکْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِکَذَا وَکَذَا فَدَفَعَهٗ اِلَیْهِ۔

۱۹۹۸ - ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں حسین مکتب نے خبر دی، انہیں عطاء بن ابی رباح نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنے مرنے کے بعد کی شرط کے ساتھ آزاد کیا۔ لیکن اتفاق سے وہ شخص مفلس ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غلام کو لے کر فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خریدے گا۔ اس پر نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اتنی اتنی قیمت پر خرید لیا اور آنحضورؐ نے غلام ان کے حوالہ کر دیا۔[۲]

باب ۱۳۳۵ النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا یَجُوْزُ ذٰلِكَ الْبَیْعُ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰی النَّاجِشُ اٰكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا یَحِلُّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِیْعَةُ فِی النَّارِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

۱۳۳۵ - نجش[۳] اور جنہوں نے کہا ہے کہ اس طرح بیع ہی جائز نہیں ہوگی۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ "ناجش" سود خوار اور خائن ہے یہ ایک باطل دھوکہ ہے جو قطعاً جائز نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکہ کی قسمت میں جہنم ہے اور جو شخص ایسا کام کرتا ہے جو ہمارے حکم کے خلاف ہے وہ قابل رد ہے۔

---

گذشتہ حاشیہ۔ بیچ کر چلے گئے۔ عرب میں یہ ہوا کرتا تھا اور کسی نہ کسی صورت میں ہر سرمایہ دارانہ نظام کے تحت ممالک میں یہ صورت موجود ہوتی ہے۔ کہ دیہات کے لوگ شہر میں اپنی چیزیں بیچنے لاتے، بازار بند ہوا تو کسی چالاک شہری کاروباری نے انہیں یہ پڑھایا کہ تم اپنا مال میرے پاس رکھ دو میں مناسب قیمت پر بیچ کے تمہیں اس کی قیمت دیدوں گا۔ پھر جب قیمت چڑھتی تو وہ مال بکتا اس صورت میں چونکہ عام خریداروں کو نقصان ہوتا تھا اس لئے شریعت نے اس سے منع کر دیا تاکہ گاؤں کے لوگ جو سامان لائیں اس کا نفع کسی ایک ہی شخص کے ہاتھ نہ لگے بلکہ سب ہی لوگ یعنی عوام بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ بازار میں ذخیرہ اندوزی کے رجحانات نہ پیدا ہوں اور بازار کے مندہ ہونے یا چڑھنے کا نفع یا نقصان کسی ایک طبقہ کو نہ اٹھانا پڑے۔

[۱] نیلام کو عربی میں "بیع مزایدہ" کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کی بولی پر بولی دینا وہی جو آج بھی نیلام کا مفہوم سمجھا جاتا ہے چونکہ اس میں نیلام کرنے والے اور تمام بولی دینے والوں کی رضامندی ہوتی ہے اس لئے کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ اس سے پہلے اس کی وضاحت کر دی گئی ہے البتہ آج کل نیلام میں بعض ایسی تفاصیل بھی داخل ہوگئی ہیں جو ناجائز اور حرام تک ہیں اس لئے شریعت کے حدود میں تو نیلام کی اجازت ہوگئی لیکن اس سے باہر اجازت نہیں ہوگی۔

[۲] اس حدیث میں جس شرط کے ساتھ غلام آزاد کرنے کے لئے اس سے کہا تھا شریعت میں ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں۔ شوافع اس حدیث سے مدبر کی بیع کے جواز کو ثابت کرتے ہیں۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ مدبر مقید تھا اس لئے بیچا جا سکتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۱۹۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ

۱۹۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "بخش" سے منع فرمایا تھا۔

باب ۱۳۳۶ بَيْعُ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ

۱۳۳۶۔ دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع

۲۰۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا

۲۰۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا تھا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا، اس شرط کے ساتھ لوگ اونٹنی خریدتے تھے کہ وہ اونٹنی بچہ جنے، پھر (اس کا بچہ) جو اس وقت اس کے پیٹ میں ہے جنے۔

باب ۱۳۳۷ بَيْعُ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۳۷۔ بیع ملامسہ، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ

۲۰۰۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عامر بن سعید نے خبر دی اور انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "منابذہ" سے منع فرمایا تھا اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک آدمی بیچنے کے لئے اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف (جو خریدار ہوتا تھا) پھینکتا تھا اور قبل اس کے کہ وہ اسے الٹے پلٹے یا اس کی طرف دیکھے (صرف پھینک دینے کی وجہ سے بیع نافذ سمجھی جاتی تھی) اسی آنحضورؐ نے "ملامسہ" سے بھی منع فرمایا، اس کا یہ طریقہ تھا کہ (خریدنے والا) کپڑے کے بغیر دیکھے صرف اسے چھو دیتا تھا۔ (اور اسی سے بیع نافذ ہو جاتی تھی۔

---

لہ بخش، عربی میں خاص طور سے شکار کو بھڑکانے کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں ایک خاص اصطلاح شرعی کے طور پر اس کا استعمال ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ بیچنے والے کی طرف سے کوئی شخص اس کام پر لگا ہوا ہو کہ جب کوئی گاہک آئے تو تھوڑے سے توقف کے بعد دوکان پر وہ بھی پہنچ جائے پھر گاہک نے جو قیمت لگائی تھی، اس سے قیمت بڑھا کر لگائے تاکہ گاہک زیادہ قیمت پر اس سامان کو خریدے یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ چونکہ گاہک کو حقیقت کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ دھوکا کھا جاتا ہے۔

سلہ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ بعض اوقات کسی جانور کے حمل کے متعلق یہ کہا جاتا کہ اس حمل کے جو حمل ٹھہرے گا اسے اتنی قیمت پر خرید لو۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حمل کے حمل کی بیع نہیں ہوتی تھی بلکہ کسی قرض وغیرہ کی مدت اس سے متعین کی جاتی تھی۔ شریعت نے دونوں سے منع کیا ہے کیونکہ ان طریقوں

www.sirat-e-mustaqeem.com


۲۰۰۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ۔

۲۰۰۲ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی ایک کپڑے میں احتبا کرے پھر اسے مونڈھے پہ اٹھا کر ڈال لے اور دو طرح کی بیع سے منع کیا تھا۔ بیع ملامسۃ اور بیع منابذہ سے (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

## بَابُ ۱۳۳۸ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۳۸ - بیع منابذہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۳ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۲۰۰۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان اور ابوزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۰۴ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۲۰۰۴ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے منع کیا تھا۔ اور دو طرح کی بیع، ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا تھا۔

## بَابُ ۱۳۳۹ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَاءَ۔

۱۳۳۹ - بیچنے والے کو تنبیہ کہ اسے اونٹ، گائے اور بکری کے دودھ کو (ان جانوروں کو بیچتے وقت) تھن میں جمع نہ رکھنا چاہیے۔ یہی حکم ہر محفلہ اور مصراۃ کا ہے کہ جس کا دودھ تھن میں روک لیا گیا ہو۔ اس میں جمع کرنے کے لئے اور کئی دن تک نہ دوہا گیا ہو۔ تصریہ اصل میں پانی روکنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی سے یہ استعمال ہے صَرَّيْتُ الْمَاءَ (میں نے پانی کو روک لیا)۔

---

گزشتہ حاشیہ۔ میں کھلے ہوئے مفاسد ہیں۔

لہ۔ بعض لوگ خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کرتے تھے کہ جب انھیں اپنا کوئی جانور بیچنا ہوتا اور وہ دودھ دیتا ہوتا تو کئی دن تک اس کے دودھ کو نہیں دوہتے تھے، تاکہ جب خریدار آئے تو تھن کو چڑھا ہوا دیکھ کر سمجھے کہ بہت دودھ دینے والا جانور ہے۔ بہت سے خریدار دھوکے میں آجاتے لیکن دوسرے ہی دن اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا کہ واقعی دودھ کتنا ہے۔ پہلے اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۰۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا وَقَالَ

۲۰۰۵ - ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (بیچنے کے لئے) اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ کو جمع نہ کرو لیکن اگر کسی نے (دھوکہ میں آکر) کوئی ایسا جانور خرید لیا تو اسے دودھ دوہنے کے بعد دونوں اختیارات ہیں۔ چاہے تو جانور کو روک لے (اسی قیمت پر جو طے ہوئی تھی) اور اگر چاہے تو واپس کر دے مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ، ابوصالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار سے بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ایک صاع کھجور ہی کی ہے۔ بعض راویوں نے ابن سیرین کے واسطہ سے ایک صاع غلہ کی روایت کی ہے اور یہ کہ خریدار کو (صورتِ مذکورہ میں) تین دن کا اختیار

---

گذشتہ حاشیہ کہ اس طرح کے غلط حربے اپنے کسی بھائی کو دھوکا دینے کے لئے اختیار کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص باز نہیں آتا تو شریعت خریدنے والے کو قانونی اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے۔ جب کوئی شخص اس طرح کے کسی جانور کو خرید چکا تو اب دو ہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ اول یہ کہ حقیقت حال کے علم کے باوجود وہ اپنے معاملہ پر مطمئن ہے اور اپنے کو نقصان میں نہیں سمجھتا۔ اگر صورت حال یہ ہو تو اسے اس کا حق ہے کہ جانور کو واپس نہ کرے بلکہ اپنے استعمال میں لائے، بیع اس صورت میں نافذ سمجھی جائے گی لیکن اگر وہ اپنے معاملہ سے مطمئن نہیں ہے تو شریعت اختیار دیتی ہے کہ وہ معاملہ کو فسخ کر دے اور خریدا ہوا جانور واپس کر کے اپنی قیمت لے لے۔ اس باب میں اسی مسئلہ سے متعلق احادیث بیان ہوئی ہیں۔ ائمہ فقہ کے درمیان اس مسئلہ کا اختلاف بہت مشہور ہے۔ ایسے جانور کو "مصراۃ" کہتے ہیں اسی باب کی احادیث میں یہ ہے کہ مصراۃ در اصل مالک کو واپس کرنے کی صورت میں ایک صاع کھجور بھی مزید دینی پڑے گی۔ بعض روایتوں میں ایک صاع غلہ کا ذکر آیا ہے۔ شوافع کا مسلک بھی یہی ہے۔ یہ مزید ایک صاع کھجور دینا اس لئے ضروری ہے کہ اس جانور کے دودھ کو خریدار استعمال کر چکا ہے اس لئے جب بیع ہی سرے سے فسخ ہو گئی تو اس استعمال کے تاوان کے طور پر جو خریدار نے بیچنے والے کے مال سے کیا ہے، اسے ایک صاع کھجور یا ایک صاع غلہ دینا پڑے گا لیکن احناف کا یہ مسلک نہیں، وہ کہتے ہیں کہ دھوکہ خود بیچنے والے نے دیا، خریدار نے تو صرف اتنا کیا کہ جب اسے اصل واقعہ کا علم ہو گیا تو جانور اس نے واپس کر دیا۔ اب اصل ذمہ داری تو بیچنے والی کی ہے خریدار سے کوئی تاوان کیوں وصول کیا جائے؟ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر تاوان ہی دینا ٹھہرا تو جتنا نقصان ہوا ہے، اسی کے مطابق تاوان دینا چاہیے پہلے ہی سے ایک خاص مقدار کی تعیین کیونکر کی جا سکتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حنفیہ کی طرف سے ایک الگ ہی جواب دیا ہے۔ اپنے خاص طرز پر لیکن بہر حال حدیث صاف ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی حمایت میں بہت واضح۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور دل کو لگتی بات لکھ گئے ہیں کہ حدیث دیانت پر محمول ہوگی۔ یعنی حنفیہ جو کہتے ہیں وہ اس صورت میں ہے جب معاملہ عدالت میں پہنچ جائے کیونکہ عدالت کے تمام فیصلے ظاہر اور واقعہ کی سطح پر طے ہوتے ہیں اس لئے وہاں جب اصل واقعہ اور خریدار کی مجبوری کو دیکھا جائے گا پھر بیچنے والے کے دھوکے کو، تو فیصلہ یہی ہوگا کہ تاوان نہ ہو، البتہ نجی حدود میں بہتر یہی ہے کہ خریدار تاوان میں ایک متعین مقدار کھجور یا غلہ کی دے دے کیونکہ بہر حال اس نے بیچنے والے کی ایک چیز استعمال کر لی ہے یہ تقویٰ اور دیانت کے حدود ہیں اور حدیث میں صرف اسی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ فیصلہ علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اصول کے تحت کیا ہے جو فقہاء احناف کا قائم کیا ہوا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ وَّلَمْ يُذْكَرُ ثَلٰثًا وَّالتَّمْرُ اَكْثَرُ۔

ہوگا۔ اگرچہ بعض دوسرے راویوں نے ابن سیرین ہی سے ایک صاع کھجور کی تو روایت کی ہے لیکن تین دن کے اختیار کا ذکر نہیں کیا ہے۔ کھجور (تاوان میں دینے) کی روایات ہی زیادہ ہیں۔

۲۰۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَّنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُلَقَّى الْبُيُوْعُ۔

۲۰۰۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مصرّاۃ بکری خریدے اور واپس کرنا چاہے (اصل مالک کو) تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدنے میں پیشوائی سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْتَلِبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۲۰۰۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابو زناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی[1] (ان کا سامان شہر پہنچنے سے پہلے ہی خرید لینے کی غرض سے نہ کرو۔ ایک شخص کسی دوسرے کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے، کوئی نجش نہ کرے، کوئی شہری، بدوی کا مال نہ بیچے اور بکری کے تھن میں دودھ جمع نہ کرو لیکن اگر کوئی اس (آخری) صورت میں جانور خریدے تو اسے دودھ دوہنے کے بعد دونوں اختیارات ہوتے ہیں، اگر وہ اس بیع پر راضی ہے تو جانور کو روک سکتا ہے (یعنی بیع کو نافذ کر سکتا ہے) اور اگر وہ راضی نہیں تو مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔

بَابُ ۱۳۴۰ اِنْ شَآءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

۱۳۴۰ - اگر چاہے تو مصراۃ کو واپس کر سکتا ہے لیکن اس کے دودھ کے بدلہ میں (جو خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور دینی پڑے گی۔

۲۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى غَنَمًا مُّصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا

۲۰۰۸ - ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے مکی نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی کہ عبدالرحمن بن زید کے مولیٰ ثابت نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے "مصرّاۃ" بکری خریدی اور اسے دوہا تو اگر وہ اس معاملہ پر راضی ہے تو اسے اپنے لئے روک لے اور اگر راضی نہیں ہے تو (واپس کر دے اور) اس کے

[1] اس میں کئی طرح کی خرید و فروخت کی ایک ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔ قافلوں کی پیشوائی کی صورت اور اس سے ممانعت کی وجہ آئندہ آئے گی۔ باقی مباحث اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

**بَابُ ١٣٤١ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا**

٢٠٠٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

٢٠١٠ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

**بَابُ ١٣٤٢ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ**

٢٠١١ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ

دودھ کے بدلہ میں ایک صاع کھجور دینا چاہیے

**۱۳۴۱ ۔ زانی غلام کی بیع شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر چاہے تو زنا کے عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے ۔**

۲۰۰۹ ۔ ہم نے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعید مقبری نے خبر دی۔ ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی باندی زنا کرے اور اس کی زنا کا ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے کوڑے لگوانے چاہئیں لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہیے۔ اس کے بعد پھر اگر وہ زنا کرے تو کوڑے لگوانے چاہئیں لیکن لعنت ملامت اب بھی نہ کرنی چاہیے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دینا چاہیئے چاہے بال کی ایک رسی کے بدلہ میں ہی کیوں نہ ہو

۲۰۱۰ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی غیر شدہ باندی زنا کرے (تو اس کا کیا حکم ہوگا) آپ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر بھی اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو، ایک رسی ہی کے بدلہ میں سہی۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ (بیچنے کے لئے) آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا تھا یا چوتھی مرتبہ[1]

**۱۳۴۲ ۔ عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت ۔**

۲۰۱۱ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے (بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا) ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم خرید کر آزاد کر دو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ (خرید و فروخت میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے، خواہ سو شرطیں

[1] ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زانیہ باندی کا بیچنا جائز ہے۔ فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ زنا باندی میں عیب ہے اس لئے بیچتے وقت اس کی تشریح بھی ضروری اگر اس عیب کو بتائے بغیر کسی نے بیچ دیا تو معلوم ہونے پر خریدار واپس کر سکتا ہے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰہِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَیْسَ فِی کِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ بَاطِلٌ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰہِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ ۔

کیوں نہ لگائے کیونکہ اللہ ہی کی شرط حق اور مضبوط ہے ۔

۲۰۱۲ حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ اَبِیْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِیْرَةَ فَخَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ اِنَّھُمْ اَبَوْا اَنْ یَّبِیْعُوْھَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا کَانَ زَوْجُھَا اَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا یُدْرِیْنِیْ ۔

۲۰۱۲ - ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا۔ وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے روایت کرتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ رضی اللہ عنہا کی (جو باندی تھیں) قیمت لگا رہی تھیں (تاکہ انھیں خرید کر آزاد کردیں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے (مسجد میں) تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (بریرہ کے مالکوں نے تو) اپنے لئے ولاء کی شرط کے بغیر، انھیں بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ کے شوہر آزاد تھے یا غلام تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں[1]

بَاب ۱۳۴۳ ھَلْ یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَیْرِ اَجْرٍ وَھَلْ یُعِیْنُہٗ اَوْ یَنْصَحُہٗ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَنْصَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیَنْصَحْ لَہٗ وَرَخَّصَ فِیْہِ عَطَاءٌ ۔

۱۳۴۳ - کیا شہری، بدوی کا سامان کسی اجرت کے بغیر بیچ سکتا ہے؟ اور کیا اس کی مدد یا اس کی خیر خواہی کرسکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہانہ معاملہ کرنا چاہیئے۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اجازت دی ہے[2]

۲۰۱۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ سَمِعْتُ جَرِیْرًا بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَھَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ ۔

۲۰۱۳ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے انھوں نے جریر رضی اللہ عنہ سے یہ سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، (اپنے امیر کی بات) سننے اور اس کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔

---

[1] اس حدیث میں موجود روایتوں سے باب میں مذکور ہے، وہ طویل الذیل مسئلے ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ متنقلاً آئے گا۔ یہاں تو صرف مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ خرید فروخت جائز ہے۔

[2] مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ شہری کو بدوی کا سامان نہ بیچنا چاہیے تو یہ ممانعت خاص صورت میں ہے یعنی جب شہری کی نیت معاملے میں بری ہو، لیکن اگر محض خیر خواہی کے ارادہ سے وہ ایسا کر رہا ہو اور کوئی اجرت بھی نہ لیتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ہر مسلمان کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنی چاہیے جہاں تک بھی ہوسکے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۰۱۴ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

۲۰۱۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی نہ کیا کرو اور شہری، کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ارشاد، کہ "کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے" کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

## باب ۱۳۴۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ

۱۳۴۴۔ جنہوں نے اسے مکروہ سمجھا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال اجرت لے کر بیچے۔

۲۰۱۵ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۲۰۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعلی حنفی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا تھا۔

## باب ۱۳۴۵ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ بِعْ لِي ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ

۱۳۴۵۔ کوئی شہری، کسی دیہاتی کی دلالی نہ کرے ابن سیرین اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کے لئے اسے مکروہ قرار دیا ہے (کہ کسی دیہاتی کی دلالی کوئی شہری نہ خریدنے میں کرے اور نہ بیچنے میں) ابراہیم فرماتے تھے کہ اہل عرب اس جملہ "بِعْ لِي ثَوْبًا" کو بول کر خرید نا لیتے تھے[2]۔

۲۰۱۶ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۲۰۱۶۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں سعید بن مسیب نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے کوئی "نجش" نہ کرے اور نہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

---

[1] دیہاتی کا دلال بن کر کسی شہری کے اس کے سامان کو بیچنے کی اسی کے قریب صورتیں فقہاء نے لکھی ہیں جسکا ذکر ہم نے اجمالاً اس سے پہلے کیا ہے۔

[2] یعنی حدیث میں ممانعت "بیع" کے لفظ کے ساتھ آئی ہے۔ عام مفہوم اس کا اگرچہ بیچنا ہی ہے لیکن عرب میں بیچنے اور خریدنے دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ اکابر نے دونوں ہی معنی حدیث میں بھی مراد لیے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۰۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔

۲۰۱۷ - ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں اس کی ممانعت تھی کہ کوئی شہری، کسی دیہاتی کا سامان تجارت بیچے ۔

بَابُ ۱۳۴۶ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَأَنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ ۔

۱۳۴۶ - تجارتی قافلوں کی پیشوائی کی ممانعت یہ بیع رد کر دی جائے گی کیونکہ ایسا کرنے والا اگر جان بوجھ کر کرتا ہے تو گنہگار وخطا کار ہے یہ بیع میں ایک دھوکہ ہے جو جائز نہیں ہے ۔

۲۰۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔

۲۰۱۸ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (تجارتی قافلوں کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے ۔

۲۰۱۹ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا ۔

۲۰۱۹ - ہم سے عیاش بن عبدالولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے، تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے ۔

۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا

۲۰۲۰ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس کسی نے محفلہ (مصراۃ) کو خریدا ہو

---

لے تجارتی قافلوں کی پیشوائی کے لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ "تلقی الرکبان" کی ترکیب لائے ہیں ۔ یہاں مراد یہ ہے کہ مثلاً شہر میں گرانی کسی وجہ سے بہت بڑھی ہوئی ہے، اب کسی تاجر نے سنا کہ کوئی تجارتی قافلہ آرہا ہے اس لئے وہ آگے بڑھ گیا اور شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی ان کا مال و اسباب خرید لیا۔ اس میں ایک نقصان تو خود اس شہر کے باشندوں کا ہے کہ اگر قافلے والے خود اپنا سامان بیچتے تو عام قیمت سے کچھ نہ کچھ سستا انھیں مل جاتا۔ دوسرا نقصان اس قافلہ کا ہوا کہ لاعلمی میں یقیناً کم قیمت پر اس نے اپنا سامان بیچ دیا ہوگا۔ اس لئے احناف نے کہا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ قطعاً باطل ہے اس طرح کی بیع میں بہرحال معاملہ کی اصل سنگینی سے احناف بھی انکار نہیں کرتے لیکن قانونی حدود میں اسے بالکل رد بھی نہیں کرتے۔ یہ ملحوظ رہے کہ اگر اس طرز عمل سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ نہ ہو بلکہ حالات سب کو معلوم ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ ۔

(اور اسے واپس کرنا چاہتا ہو تو) اس کے ساتھ ایک صاع بھی واپس کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلوں کی پیشوائی سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ ۔

۲۰۲۱ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کوئی (بیچنے والے قافلوں کے) سامان کی طرف نہ بڑھے تا آنکہ وہ بازار میں آجائیں۔

## باب ۱۳۴۷ مُنْتَهَى التَّلَقِّي ۔

## ۱۳۴۷ - مقام پیشوائی کی حد۔

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ۔

۲۰۲۲ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قافلوں کے پاس خود ہی پہنچ جایا کرتے تھے اور (شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی) ان سے غلہ خرید لیا کرتے تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم اسے غلہ کی منڈی میں پہنچنے سے پہلے خریدیں۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یہ منڈی (مدینے کے بازار کے آخری سرے پر تھی، اس کی وضاحت عبداللہ کی حدیث کرتی ہے۔

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ ۔

۲۰۲۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ بازار کے سرے پر غلہ خریدتے اور وہیں بیچنے لگتے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ (خریدے ہوئے غلہ کو) منتقل کرنے سے پہلے کوئی وہیں بیچنا شروع کر دے۔

## باب ۱۳۴۸ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ ۔

## ۱۳۴۸ - جب کسی نے بیع میں ایسی شرطیں لگائیں جو جائز نہیں تھیں۔

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ

۲۰۲۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا (جو اس وقت تک باندی تھیں) آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کر لی ہے۔ شرط یہ ٹھہری ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی انہیں دیا کروں

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ
لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ
ذَلِكِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي
لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ
ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ
مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي
كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ
اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ
اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ
لِمَنْ أَعْتَقَ ۔

گی، اب آپ بھی میری کچھ مدد کیجئے۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ اگر تمہارے مالک یہ پسند کریں کہ متعینہ مقدار میں ان کے لئے (ابھی) مہیا کردوں اور تمہاری ولاء[2] میرے ساتھ قائم ہو جائے تو میں ایسا بھی کر سکتی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی تجویز ان کے سامنے رکھی۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا پھر بریرہ رضی اللہ عنہا اُن کے یہاں سے واپس آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں) بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تو صورت آپ کی ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ ولاء تو رہے ہی ساتھ رہے گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بات سنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کو حقیقت حال کی خبر کی تو آپ نے فرمایا کہ بریرہ کو تم لے لو اور انھیں ولاء کی شرط لگانے دو۔ ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر لوگوں کے مجمع میں تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اما بعد، ایسے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (خرید و فروخت میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کتاب اللہ میں کوئی اصل نہیں ہے، جو بھی شرط ایسی لگائی جائے گی جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ٹھہرے گی، خواہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگالو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہت صحیح اور حق ہے اور اللہ کی شرط بہت مضبوط ہے، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

---

[1] مکاتبت کے متعلق پہلے بھی آچکا ہے کہ غلام، اپنے آقا سے طے کرے کہ اتنی مدت میں وہ اس قدر سامان یا روپیہ وغیرہ اسے دے گا اور اس شرط کو پوری کرنے کی صورت میں آزاد ہو جائے گا۔ تو اگر اس نے شرط پوری کر دی تو وہ قانوناً اب غلام نہیں بلکہ آزاد ہو جاتا ہے بریرہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے مالکوں سے اسی طرح کی صورت کی تھی جس کا ذکر انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا ہے۔

[2] غلام اور آقا کے درمیان ایک تعلق آقائیت اور غلامی کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر غلام آزاد ہو جائے تو اسلام اس تعلق کو کوئی غلط اور بری شکل اختیار کرنے سے بچانے کے لئے یہ ہدایت کرتا ہے کہ غلام اور آقا اپنے تعلقات بالکل نہ ختم کر لیں بلکہ بھائی چارہ کا تعلق قائم رکھیں یہ اگرچہ رشتہ اور خون کے تعلق کی طرح نہیں ہے لیکن اس میں بھی ایک کے دوسرے پر کچھ حقوق ہوتے ہیں جن کی رعایت جانبین کو کرنی پڑتی ہے اسی کا نام ولاء ہے، اسلام نے غلامی کی صورتوں میں بھی اصلاح کر کے، اس میں کسی قسم کے بھی ظلم و زیادتی کی بڑی سختی کے ساتھ ممانعت کر دی ہے۔ غلامی اور آقائیت کے تصور کو مٹا کر ایک کو دوسرے سے قریب کرنے کی کوشش کی ہے اور غلام کو آزاد بنانے کی زیادہ سے زیادہ ہمت افزائی کی ہے غلام عموماً گھر سے بے گھر ہوتے ہیں اس لئے جب وہ آزاد ہوں تو اب ان کے بھائی بند ان کے قدیم مالک ہی ہوں گے عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو صورت رکھی تھی اس کی رو سے پہلے وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید رہی تھیں اور پھر انھیں آزاد کر دینا چاہتی تھیں۔ گویا اب مکاتبت کی پہلی شکل نہیں رہی کہ اس میں تو نو سال کی مدت درکار تھی اب ان کی آزادی کے لئے، بلکہ اب تو معاملہ یہ تھا کہ اصل مالکوں سے عائشہ رضی اللہ عنہا انھیں خرید کر آزاد کرنا چاہتی تھیں اس سے قانونی [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۰۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۲۰۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ ایک باندی کو خرید کر آزاد کر دیں، لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ ہم انھیں اس شرط پر آپ کو بیچ سکتے ہیں کہ ان کی ولاء ہمارے ساتھ[1] رہے۔ اس کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس شرط کی وجہ سے تم قطعاً نہ رکو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔[2]

## باب ۱۳۴۹ بَيْعِ التَّمْرِ

## ۱۳۴۹۔ کھجور کی بیع کھجور کے بدلے۔

۲۰۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

۲۰۲۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن اوس نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گیہوں کو گیہوں کے بدلے میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ جَو کو جَو کے بدلے میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ اور کھجور کو کھجور کے بدلے میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔[2]

## باب ۱۳۵۰ بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

## ۱۳۵۰۔ زبیب کی بیع زبیب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں۔

۲۰۲۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۲۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

---

[1] انھیں کے ساتھ قائم ہونی چاہیے تھی۔

[2] یعنی صورت تو انھیں منظور تھی لیکن یہ شرط منظور نہیں تھی کہ ولاء عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہو، جیسا کہ اس سے پہلے کی روایتوں میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

[1] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر بیع کے ساتھ فاسد اور ایسی شرطیں لگا دی جائیں جو خرید و فروخت کے شرعی اصول کے خلاف ہوں، تو سرے سے بیع ہی نہیں ہوتی لیکن اس میں ایک شرط اور لگاتے ہیں کہ متعاقدین یا خود مبیع کو اس شرط سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو۔ کیونکہ اگر بے فائدہ اور مہمل شرط لگا دی جائے تو اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیع تو ہو جائے گی اور شرط فاسد پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ ایک جزوی واقعہ ہے۔ حدیث میں ضابطہ یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "بیع کے ساتھ شرط لگانے سے منع فرمایا ہے"۔ اس لئے احناف اسی حدیث پر جو اصول کے درجہ میں ہے عمل کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ پر مزید بحث آئندہ آئے گی جس سے صورتِ حال کی پوری طرح وضاحت ہو جائے گی۔

[2] دو ہم جنس چیزوں کی ادلا بدلی کے لئے یہ ضروری ہے کہ نقد ہو، ادھار ہونے کی صورت میں صحیح نہیں ہو گی بلکہ ایک طرح کا سود ہو جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا تھا، مزابنہ، کھجور کو کھجور کے بدلے میں ناپ کر اور زبیب (خشک انگور یا انجیر) کو زبیب کے بدلے میں ناپ کر بیچنے کو کہتے تھے۔

۲۰۲۸ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا.

۲۰۲۸ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے اور ان سے نافع نے، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کو ناپ کر اس شرط پر بیچے کہ اگر زیادہ نکلی (تو جتنی زیادہ ہوگی) وہ میری ہے اور اگر کم نکلی تو میں اسے بھروں گا۔ بیان کیا کہ مجھ سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عرایا کی اجازت دے دی تھی جو اندازے ہی سے بیع کی ایک صورت ہے۔

## بَابُ ۱۳۵۱ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ.

۱۳۵۱ - جَو کے بدلے جَو کی بیع۔

۲۰۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

۲۰۲۹ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، اور انھیں مالک بن اوس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھیں سَو دینار بھنانے تھے (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر مجھے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا اور ہم نے (اپنے معاملہ کی) بات چیت کی اور ان سے میرا معاملہ ہوگیا۔ وہ سونے (دینار) کو اپنے ہاتھ میں لے کر الٹنے پلٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ذرا میرے خزانچی کو غابہ سے آ لینے دو (تو میں تمہارے یہ دینار بھنا دوں گا) عمر رضی اللہ عنہ بھی ہماری باتیں سن رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک تم ان سے (اپنے دینار کے عوض درہم یا اور کوئی چیز جس کا معاملہ ہوا ہو گا۔ لے نہ لو، ان سے جدا نہ ہونا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سونا سونے کے بدلہ میں، اگر نقد نہ ہو تو سود ہوجاتا ہے، گیہوں، گیہوں کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہوجاتا ہے۔ جَو، جَو کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہوجاتا ہے۔ اور کھجور، کھجور کے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہوجاتی ہے۔

## بَابُ ۱۳۵۲ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ.

۱۳۵۲ دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا۔

۲۰۳۰ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ.

۲۰۳۰ - ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انھیں اسماعیل بن علیہ نے خبر دی کہا کہ مجھے یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رض نے حدیث بیان کی، ابوبکرہ رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونا سونے کے بدلہ میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو، اسی طرح چاندی چاندی کے بدلہ میں اس وقت نہ بیچو جب تک دونوں طرف سے برابر برابر نہ ہو البتہ سونا چاندی کے بدلہ میں اور چاندی سونے کے بدلہ میں جس طرح چاہو بیچ سکتے ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَاب ۱۳۵۳ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ رض مَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ ؁

## ۱۳۵۳ - چاندی کی بیع چاندی کے بدلے میں

۲۰۳۱ - ہم سے عبیداللہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھتیجے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رض نے کہ ابوسعید خدری رض نے اسی طرح ایک حدیث آپ کے حوالہ سے بیان کی تھی۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر رض کی ان سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے پوچھا اے ابوسعید! آپ رسول خدا کے حوالے کونسی حدیث بیان کرتے ہیں؟ ابوسعید رض نے فرمایا کہ حدیث بیع صرف سے متعلق ہے میں نے آپ سے سنا تھا فرماتے تھے کہ سونا سونے کے بدلے میں برابری بیچا جاسکتا ہے اور چاندی چاندی کے بدلے میں برابر برابر ہی بیچی جا سکتی ہے۔

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ؁

۲۰۳۲ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابوسعید خدری رض نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک دونوں طرف سے برابر برابر نہ ہو، دونوں طرف سے کمی یا زیادتی کو روا نہ رکھو اور نہ ادھار کو نقد کے بدلے میں نہ بیچو۔

## بَاب ۱۳۵۴ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً ؁

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ كُلَّ ذٰلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلٰكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ ؁

## ۱۳۵۴ - دینار کو دینار کے بدلے میں ادھار بیچنا۔

۲۰۳۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی۔ انھیں ابوصالح زیات نے خبر دی اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ دینار دینار کے بدلے میں اور درہم، درہم کے بدلے میں (بیچا جاسکتا ہے) اس پر میں نے ان سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تو اس کی اجازت نہیں دیتے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ آپ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا یا کتاب اللہ میں آپ نے اسے پایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کا میں مدعی نہیں ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی احادیث) کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں البتہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا (کہ مذکورہ صورتوں میں) سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔

## بَاب ۱۳۵۵ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

## ۱۳۵۵ - سونے کی بیع، سونے کے بدلے میں۔

---

ف یعنی سونا، سونے کے بدلہ یا چاندی، چاندی کے بدلہ۔ جب لین دین برابر برابر ہو اور کسی طرف سے زیادتی یا کمی نہ کی گئی ہو تو جائز ہے البتہ اگر متعاقدین میں سے کسی نے ان صورتوں میں ادھار کیا تو یہ سود ہو جاتا ہے اس کی چلتی ہوئی صورت آجکل بھی اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مشرکین میں یہ رائج تھی کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض چاہیے اور مقروض کو ایک متعین مدت میں قرض چکانا ہے۔ اتفاق سے وہ ایسا نہیں کر سکا، قرض خواہ نے کہا کہ مدت اور بڑھا دیتا ہوں لیکن روپے اتنے زیادہ دینے پڑیں گے۔ گویا اس نے اس طرح روپے کی بیع زیادتی کے ساتھ ادھار پر کر لی، اس میں چونکہ ایک فریق کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت نے منع کر دیا۔ اصل مسئلہ [illegible] ہے لیکن شریعت نے نقد کی صورت میں بھی درہم، درہم کے بدلے یا دینار، دینار کے بدلے میں بیچنے

www.sirat-e-mustaqeem.com



٢٠٣٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ هَذَا خَيْرٌ مِنِّي فَكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا.

۲۰۳۴ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو المنہال سے سنا انھوں نے بیان کیا میں نے براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے بیع صرف کے متعلق پوچھا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ بہتر ہیں، پھر دونوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے قرض کی صورت میں بیچنے سے منع فرمایا تھا۔

## بَابُ ١٣٥٦ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

## ۱۳۵۶ ۔ سونا چاندی کے بدلے میں نقد بیچنا

٢٠٣٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا.

۲۰۳۵ ۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن عوام نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، ان سے عبد الرحمان بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی، چاندی کے بدلے میں اور سونا سونے کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا تھا الا یہ کہ برابر برابر ہو (تو اس کی اجازت تھی) اور ہمیں حکم تھا کہ سونا، چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں اسی طرح چاندی، سونے کے بدلے میں جسطرح چاہیں خریدیں۔

## بَابُ ١٣٥٧ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعِ الْعَرَايَا

قَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ.

## ۱۳۵۷ ۔ بیع مزابنہ یہ خشک کھجور کی بیع درخت پر لگی ہوئی کھجور کے بدلے میں اور خشک انگور کی بیع تازہ انگور کے بدلے میں ہے۔ اور بیع عریہ۔

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا تھا

٢٠٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ.

۲۰۳۶ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھل (درخت پر) جب تک قابل انتفاع نہ ہو جائیں، انھیں نہ بیچو۔ درخت پر لگی ہوئی کھجور کو، خشک کھجور کے بدلے میں نہ بیچو۔ سالم نے بیان کیا مجھے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عریہ کی، تر یا خشک کھجور کے بدلہ میں، اجازت دے دی تھی لیکن اس کے سوا کسی صورت کی اجازت نہیں دی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۰۳۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا ۔

۲۰۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِي اَحْمَدَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ ۔

۲۰۳۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو مُعٰوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ۔

۲۰۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا ۔

## باب ۱۲۵۸ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ۔

۲۰۴۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ رض اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِي

۲۰۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے نے خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا تھا، مزبنہ، درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر اور درخت کے انگور کو خشک انگور کے بدلے میں ناپ کر بیچنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں داؤد بن حصین نے، انھیں ابن ابی احمد کے مولی ابوسفیان نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا تھا۔ مزابنہ، درخت کی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں خریدنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عریہ کو اس کی اجازت دی تھی کہ تخمینے سے بیچے۔

## ۱۲۵۸۔ درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا۔

۲۰۴۱۔ ہم سے یحیی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی انھیں عطاء اور ابوالزبیر نے اور

گذشتہ حاشیہ۔ کھجور عموماً ناپ کر بکتی تھی اس لئے مالکان باغ اس صورت میں جو کھجور دیتے تھے وہ ناپ ہی کر دیتے لیکن ظاہر ہے کہ درخت کی کھجوروں کو ناپا نہیں جاسکتا تھا۔ اسلام نے اس صورت کی صرف اس خیال سے اجازت دی کہ اس میں فقیر اور محتاج کا بھی فائدہ تھا کہ زیادہ دنوں تک انھیں انتظار نہیں کرنا پڑتا تھا اور باغ کا مالک بھی باغ کی طرف سے مطمئن ہوجاتا تھا۔ پھر یہ کوئی بیع بھی نہیں تھی، صرف ہبہ کی ایک صورت تھی۔ دوسرے ائمہ سے اقوال کچھ اس سے مختلف منقول ہیں لیکن لغت سے حنفیہ کی ہی تائید ہوتی ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک اثر میں بھی بعینہ احناف ہی کا مسلک مذکور ہے حضرت زید رضہ کی اس باب میں اس لئے زیادہ اہمیت ہے کہ وہ انصاری تھے اور اس لئے اس طرح کے معاملات سے زیادہ باخبر تھے کیونکہ کھجور کے باغات کا رواج مدینہ میں زیادہ تھا اور انصار ہی یہ کام کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا ؛

انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، پکنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا اور یہ کہ اس میں سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ بیچی جائے، البتہ عریہ کا اس سے استثناء کیا تھا۔

۲۰۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ

۲۰۴۲ - ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، ان سے عبیداللہ بن ربیع نے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے داؤد نے سفیان کے واسطے سے اور انہوں نے ابوہریرہ کے واسطے سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عریہ کی اجازت دی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۲۰۴۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا ؛

۲۰۴۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع کیا تھا، البتہ عریہ کی آپ نے اجازت دی تھی کہ تخمینے سے یہ بیع کی جا سکتی ہے اور اس کے کرنے والے کو کھجور ہی ملے گی سفیان نے دوسری مرتبہ یہ روایت بیان کی تھی، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی اجازت دے دی تھی کہ اندازہ سے یہ بیع کی جا سکتی ہے کھجور ہی کے بدلے میں، دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا، اس وقت میں ابھی کم عمر تھا کہ مکہ کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی اجازت دی تھی، تو انھوں نے پوچھا کہ اہل مکہ کو یہ کس طرح معلوم ہوا؟ میں نے کہا کہ وہ لوگ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس پر وہ خاموش ہو گئے، سفیان نے کہا کہ میری مراد اس سے یہ تھی کہ جابر رضی اللہ عنہ مدینہ ہی کے باشندے تھے اس لئے ان باتوں کو خوب جانتے رہے ہوں گے) سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا ان کی حدیث میں یہ نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھل بیچنے کی ممانعت کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

## باب ۱۳۵۹ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ

الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ

۱۳۵۹ - عریہ کی تفسیر مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عریہ یہ ہے کہ کوئی شخص (کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں) دوسرے شخص کو کھجور کا درخت دے (ہبہ کے طور پر) پھر اس شخص کا باغ میں آنا اسے اچھا نہ معلوم ہو، تو اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کہ وہ شخص ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں اپنا درخت (جسے وہ ہبہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ ۔

کرچکا تھا) خرید سکتا ہے۔ ابن ادریس (امام شافعی) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عریہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب کھجور ناپ کر ہاتھوں ہاتھ دے دی جائے اور اٹکل سے نہ دی جائے۔ اس کی تقویت سہل بن ابی حثمہ کے قول سے بھی ہوتی کہ وسق سے ناپ کر (کھجور دی جائے گی) ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں نافع کے واسطہ سے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عریہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو ہبہ کر دے یزید نے سفیان بن حسین کے واسطہ سے بیان کیا کہ عریہ اس کھجور کے درخت کو کہتے تھے جو مسکینوں کو بطور ہبہ دیا جاتا تھا لیکن وہ کھجور کے پکنے کا بھی انتظار نہیں کر سکتے تھے (اپنی مسکنت کی وجہ سے) تو انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کہ جس قدر کھجور کے عوض چاہیں اسے بیچ سکتے ہیں۔

۲۰۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا ۔

۲۰۴۴ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، انہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی اجازت دی تھی کہ اٹکل سے بیچی جا سکتی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عریا، کھجور کے متعلق درختوں کو کہتے ہیں جنہیں خریدا جاتا ہے۔

بَابٌ ۱۳۶۰ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۳۶۰ - پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا لیث نے ابو الزناد کے واسطہ سے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر، بنو حارثہ کے سہل بن ابی حثمہ انصاری سے حدیث نقل کرتے تھے اور وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ پھلوں کی خرید و فروخت کرتے تھے (یعنی درختوں پر پکنے سے پہلے) پھر جب پھل توڑنے کا وقت آتا اور مالک (قیمت کا) تقاضا کرنے آتے تو خریدار یہ عذر کرنے لگتے کہ پہلے ہی خوشوں میں بیماری لگ گئی تھی (دمان) اس لئے پھل بھی خراب ہو گئے (مراض) اور قشام بھی ہو گیا (یعنی ایسی بیماری لگی کہ پھل بہت کم آئے) اسی طرح

---

ؔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک تفسیر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح منقول ہے جیسا کہ اس ترجمہ سے بھی واضح ہے۔ فرق یہ ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ ایک بیع و شراء ہی کی صورت ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس کی حیثیت صرف ہبہ کی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّى يَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ ۔

مختلف آفتوں کو بیان کر کے مالکوں کے ساتھ جھگڑتے تھے تاکہ قیمت میں کمی کرالیں) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح کے مقدمات بکثرت پہنچنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جب اس طرح کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے تو تم لوگ بھی (قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچا کرو۔ گویا (مقدمات کی کثرت کی وجہ سے یہ آپ نے مشورہ دیا تھا۔ خارجہ بن زید بن ثابت نے مجھے خبر دی کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باغ کے پھل اس وقت تک نہیں بیچتے تھے جب تک ثریا[1] نہ طلوع ہو جاتا اور زردی اور سرخی ظاہر نہ ہو جاتی ابو عبداللہ نے کہا کہ اس کی روایت علی بن بحر نے بھی کی ہے کہ ہم سے حکام نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے، ان سے ابو الزناد نے ان سے عروہ نے اور ان سے سہل بن سعد نے ۔

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ ۔

۲۰۴۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابلِ انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع کیا تھا آپ کی ممانعت بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو تھی ۔

۲۰۴۶ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يَعْنِي حَتَّى تَحْمَرَّ ۔

۲۰۴۶ ۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں حمید طویل نے خبر دی اور انہیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکنے سے پہلے درخت پر کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ (حتی تزھو سے) مراد یہ ہے کہ جب تک سرخ نہ ہو جائیں ۔

۲۰۴۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقِّحَ فَقِيلَ مَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ

۲۰۴۷ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے، ان سے سعید بن مینا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو "تشقح" سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ پوچھا گیا کہ تشقح کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مائل بسرخی یا مائل بزردی ہونے کو

---

[1] عرب ایسے مواقع پر جب کسی ستارہ کے طلوع کا ذکر کرتے ہیں تو اس نے ان کی مراد صبح کے وقت طلوع سے ہوتی ہے علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رح نے لکھا ہے کہ ثریا کا طلوع اساڑھ میں ہوتا تھا عرب کہتے تھے کہ جب ثریا طلوع ہو جاتا ہے تو پھلوں پر آفات نہیں آتیں وہ اس میں یہاں تک کہتے تھے کہ دنیا کے تمام مقامات میں پھلوں پر آفات کا سلسلہ طلوع ثریا کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ بہرحال عرب میں یہ وہ موسم ہے جب کھجور اچھی طرح پک جاتی تھی اور پھلوں پر جو آفات آتی ہیں اور جن بیماریوں سے وہ درخت پر خراب ہو جاتے ہیں اب ان کا سلسلہ قطعاً بند ہو جاتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَيُؤْكَلَ مِنْهَا

کہتے ہیں کہ اسے کھایا جا سکے

## بَابُ ١٣٦١ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

۱۳۶۱ - کھجور کے باغ، قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا۔

٢٠٤٨ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ قِيلَ وَمَا يَزْهُو قَالَ يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ.

۲۰۴۸ - ہم سے علی بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے معلی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حمید نے خبردی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا تھا اور کھجور کے باغ "زہو" سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ مائل بسرخی یا مائل بہ زردی ہونے کو کہتے ہیں۔

## بَابُ ١٣٦٢ إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

۱۳۶۲ - اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل بیچے اور ان پر کوئی آفت آئی تو نقصان بیچنے والے کو بھرنا پڑے گا۔

٢٠٤٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ فَقِيلَ لَهُ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ.

۲۰۴۹ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبردی، انھیں حمید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو "زہو" سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے کو۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمہیں بتاؤ، پکنے سے پہلے ہی اگر باغ بیچ دیئے جایا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آجائے تو تم اپنے بھائی کا مال آخر کس چیز کے بدلے لو گے؟ لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے اگر قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل خریدے (درخت پر) پھر ان پر کوئی آفت آگئی تو جتنا نقصان ہوا ہے وہ سب اصل مالک کو بھرنا پڑے گا۔ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبردی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچو اور نہ درخت کی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچو۔

## بَابُ ١٣٦٣ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

۱۳۶۳ - ایک مدت متعین کے قرض پر غلہ خریدنا۔

٢٠٥٠ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ

۲۰۵۰ - ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابراہیم کے سامنے قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج

www.sirat-e-mustaqeem.com



لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

**باب ۱۳۶۴** إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

**۲۰۵۱** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا

**باب ۱۳۶۵** مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ بِإِجَارَةٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِي أَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمَّى لَهُ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَ

نہیں ہے۔ پھر ہم سے اسود کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین مدت کے قرض پر ایک یہودی سے غلہ خریدا تھا اور اپنی زرہ اس کے یہاں گروی رکھی تھی۔

**۱۳۶۴۔** اگر کوئی کھجور، اس سے اچھی کھجور کے بدلے میں بیچنا چاہے۔

**۲۰۵۱۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبدالمجید بن سہل بن عبدالرحمان نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں ایک شخص کو عامل بنایا (زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے کے لئے) وہ صاحب (زکوٰۃ وغیرہ وصول کرکے) عمدہ قسم کی کھجوریں لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجور اسی طرح کی تھیں، انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، بخدا یا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا درجہ کی) دو صاع دے کر لیتے ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو البتہ کھجور کو دراہم کے بدلہ میں بیچ کر، ان دراہم سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو۔

**۱۳۶۵۔** جس نے تابیر کئے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور فصل لگی ہوئی زمین بیچی یا اجارہ پر دیا ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے بیان کیا، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولی نافع کے واسطہ سے خبر دیتے تھے کہ جو بھی کھجور کا درخت تابیر کے بعد بیچا جائے اور بیچتے وقت پھلوں کا کوئی ذکر نہ ہوا ہو تو پھل اسی کے ہوں گے جس نے تابیر کی ہے (یعنی سابقہ مالک کے) غلام اور کھیت کا بھی یہی حال ہے۔ نافع نے ان تینوں چیزوں کا نام لیا تھا۔

---

[1] کھجور کے درخت بعض اپنے اقسام میں نر ہوتے تھے اور بعض مادہ۔ مدینہ میں یہ عام رواج تھا کہ مادہ کھجور کا خوشہ کھول کر اس میں نر کھجور کا پیوند لگاتے تھے۔ اسی کو تابیر کہتے ہیں ان کا خیال یہ تھا کہ اس سے پھل زیادہ آتا ہے۔

[2] یعنی اگر کوئی شخص اپنا غلام بیچے تو بیچتے وقت جتنا مال اس کے پاس تھا وہ سب بیچنے والے کا ہوگا کیونکہ اس وقت تک غلام اس کی ملکیت میں تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۰۵۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۲۰۵۲ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی نے کھجور کے ایسے درخت بیچے ہوں جن کی تابیر کی جا چکی تھی، تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کی ملکیت میں رہتا ہے۔ البتہ اگر خریدنے والے نے شرط لگا دی ہو (کہ پھل سمیت یہ بیع ہو رہی ہے تو پھل بھی خریدار کی ملکیت میں آجاتے ہیں)

## باب ۱۳۶۶ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

۱۳۶۶ - کھیتی کو غلہ کے بدلے ناپ کر بیچنا۔

۲۰۵۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَبِيْعَهُ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَبِيْعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

۲۰۵۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا تھا یعنی باغ کے پھلوں کو اگر وہ کھجور ہیں، ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے اور اگر انگور ہیں تو اسے خشک انگور کے بدلے ناپ کر، بیچا جائے اور اگر وہ کھیتی ہے تو ناپ کر غلہ کے بدلے بیچا جائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام قسموں کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا۔

## باب ۱۳۶۷ بَيْعِ النَّخْلِ بِاَصْلِهِ

۱۳۶۷ - کھجور کے درخت کی بیع۔

۲۰۵۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۵۴ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی

---

گذشتہ حاشیہ۔ فصل لگی ہوئی زمین کوئی بیچے اور بیچتے وقت فصل کا کوئی ذکر نہ آیا ہو تو فصل اس بیچنے والے ہی کی ہوگی۔ تابیر کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر تابیر کسی نے بھی نہ کی ہو اور پھل آنے پر درخت بیچے ہوں تو پھل بیچنے والے ہی کی ملکیت میں سمجھے جائیں گا حدیث میں اس سلسلے میں اگرچہ تابیر کا لفظ خاص طور پر آیا ہے۔ لیکن امام صاحب کہتے ہیں کہ وہ ایک قید اتفاقی ہے دوسری صورت یہ ہے کہ بیچتے وقت بیع میں پھل کو بھی شامل کر لیا گیا تو ظاہر ہے کہ اب بیچنے والے کی ملکیت کا اس پر کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔

ل اس طرح کی احادیث جس میں مزابنہ سے منع کیا گیا ہے پہلے بھی متعدد روایتوں سے آچکی ہیں مزابنہ یا محاقلہ وغیرہ سے روکنے کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو ناپ یا تول کر غلہ، کھجور یا انگور دیا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف محض تخمینہ ہے۔ شریعت نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ خرید و فروخت میں ہر بات اور معاملہ کا ہر گوشہ اتنی وضاحت اور صفائی کے ساتھ سامنے لانا چاہیے کہ کسی تردد اور شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے اور اس طرح کی خرید و فروخت میں دھوکے اور کسی فریق کو بھی نقصان کے واضح احتمالات رہتے ہیں اس لئے اس سے منع کر دیا گیا۔ خرید و فروخت سے متعلق جتنی احادیث گذر رہی ہیں ان تمام میں قاری بڑی وضاحت کے ساتھ یہ محسوس کرے گا کہ سب سے زیادہ زور شریعت نے صفائی معاملات پر دیا ہے تاکہ کوئی دھوکا اور نقصان نہ اٹھائے لیکن بہر حال نفع حاصل کرنے سے شریعت نہیں روکتی۔ خرید و فروخت کی ہی اس لئے جاتی ہے کہ اس سے کچھ نفع حاصل ہو البتہ کسی کو دھوکہ دینے یا نقصان پہنچانے سے روکا ہے عرب میں خرید و فروخت کے بہت سے غلط طریقے رائج تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِيْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بھی کسی کھجور کے درخت ہی کو بیچ دیا تو (اس موسم کا) پھل اسی کا ہوتا ہے۔ جس نے تابیر کی ہو لیکن اگر خریدار نے پھلوں کی بھی شرط لگا دی (تو پھل بھی اسی کے ہو جائیں گے)۔

## باب ۱۳۶۸ بَيْعُ الْمُخَاضَرَةِ.

۱۳۶۸۔ بیع مخاضرہ۔

**۲۰۵۵ حَدَّثَنَا** اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

۲۰۵۵۔ ہم سے اسحاق بن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ[۱]، ملامسہ، منابذہ، اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا۔

**۲۰۵۶ حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ.

۲۰۵۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی کھجور کو زھو سے پہلے ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ ہم نے پوچھا کہ زھو کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ ہے کہ سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے۔ تمہیں بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھل پر کوئی آفت آگئی تو کس چیز کے بدلے تمہارے بھائی (خریدار) کا مال تمہارے لئے حلال ہوگا۔

## باب ۱۳۶۹ بَيْعُ الْجُمَّارِ وَاَكْلِهٖ.

۱۳۶۹۔ جمار[۲] کی بیع اور اس کا کھانا۔

**۲۰۵۷ حَدَّثَنَا** اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ.

۲۰۵۷۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ جمار تناول فرما رہے تھے اسی دوران آپؐ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت مرد مومن کی طرح ہے، میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن حاضرین میں، میں ہی سب سے چھوٹی عمر کا تھا (اس لئے بڑوں کی مجلس میں بولنا خلاف ادب سمجھ کر خاموش رہا پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

## باب ۱۳۷۰ مَنْ اَجْرٰى اَمْرَ الْاَمْصَارِ عَلٰى مَا

۱۳۷۰۔ جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجارہ اور ناپ

---

۱ مخاضرہ، پکنے سے پہلے فصل کو کھیت ہی میں بیچنے کا نام ہے۔ محاقلہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ کی صورتوں کی تفصیل اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

۲ جمار، کھجور کے درخت پر گوند جیسی کوئی چیز نکل آتی تھی جو چربی کی طرح سفید ہوتی تھی یہ کھائی بھی جاتی تھی لیکن اس کے بعد پھر اس درخت پر پھل نہیں آتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوْعِ وَالْإِجَارَةِ
وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ
وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُوْرَةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ
لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا
وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ
لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِاَحَدَ عَشَرَ وَيَأْخُذُ
لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ
بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا
فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاكْتَرَى الْحَسَنُ
مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ
بِكُمْ قَالَ بِدَانَقَيْنِ فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ
مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهُ
وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِنِصْفِ
دِرْهَمٍ

تول میں اسی شہر کے متعارف طریقوں پر عمل کیا جائے گا اور ان کی نیتوں نیتوں کا فیصلہ، وہیں کے رسم و رواج اور تعامل کے مطابق ہوگا[1] شریح رحمۃ اللہ علیہ نے سوت کاتنے والوں (کے ایک ایک جگہ میں ان سے کہا تھا کہ نفع کے سلسلے میں تمہارے اپنے طریقے تم پر نافذ ہوں گے، عبدالوہاب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے اور ان سے محمد نے کہ دس کی چیز اگر گیارہ میں بیچے تو کوئی حرج نہیں اور لاگت پر نفع لے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، ہند (ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی جنہوں نے اپنے شوہر کی شکایت کی تھی کہ نان و نفقہ پورا نہیں دیتے) سے فرمایا تھا کہ نیک نیتی کے ساتھ تم اتنا ابو سفیان کے مال سے لے سکتی ہو جو تمہارے لیے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی محتاج ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ کھا سکتا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مرداس سے گدھا کرائے پر لیا تو ان سے اس کا کرایہ پوچھا، انہوں نے کہا کہ دو دانق ہے (ایک دانق) درہم کا چھٹا حصہ ہوتا ہے) اس کے بعد وہ گدھے پر سوار ہوئے۔ پھر دوسری مرتبہ تشریف لائے اور کہا کہ گدھا چاہیے مجھے۔ اس مرتبہ آپ اس پر کرایہ طے کئے بغیر سوار ہوگئے اور ان کے پاس آدھا درہم بھیج دیا۔

۲۰۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
حَجَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَيْبَةَ
فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ
مِنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ
خَرَاجِهِ

۲۰۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیبہ نے پچھنا لگایا تو آنحضور نے انہیں ایک صاع کھجور (بطور اجرت) دینے کا حکم دیا اور ان کے مولیٰ سے فرمایا کہ ان کے وظیفہ میں (جو وہ روزانہ کے حساب سے ان سے وصول کرتے تھے) کمی کر دو۔ (یہ حدیث اس سے پہلے گذر چکی ہے۔

۲۰۵۹ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدُ اُمُّ

۲۰۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

---

[1] ۔ یعنی جس جگہ ناپ، تول اور خرید و فروخت میں جو طریقے رائج ہیں وہ اگر شرعی اصول و ضوابط کے خلاف نہیں ہیں تو تمام معاملات میں انہیں متعارف طریقوں پر عمل ہوگا۔ اور کسی معاملہ میں اگر اختلاف وغیرہ ہو جائے تو فیصلہ کے وقت وہاں کے رسم و رواج وغیرہ کو سامنے رکھنا ہوگا۔ اس کی جزئیات و تفصیلات فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں، خود مصنف ؒ نے بھی اس کی بعض جزئیات لکھی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُعٰوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ سِرًّا قَالَ خُذِيْ اَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ ۔

عنہا نے بیان کیا کہ معاویہ رضہ کی والدہ ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہیں، تو کیا اگر میں ان کے مال میں سے چھپا کر کچھ لے لیا کروں تو کوئی حرج ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ تم اپنے لئے اور اپنے بیٹوں کیلئے نیک نیتی کے ساتھ اتنا لے سکتی ہو جو تم لوگوں کیلئے کافی ہو جایا کرے۔

۲۰۶۰ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمٰنَ ابْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ الَّذِيْ يُقِيْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ فَقِيْرًا اَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ ۔

۲۰۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی۔ ح اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عثمان بن فرقد سے سنا، انھوں کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا وہ اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ (قرآن کی آیت) "جو شخص مالدار ہو اسے (اپنی زیر پرورش یتیم کے مال لینے سے) اپنے کو بچانا چاہیے اور جو فقیر ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھا سکتا ہے"۔ یہ یتیم کے ان سرپرستوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو ان کی اور ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو (اس نگرانی کے عوض) نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے لے سکتے ہیں۔

## بَاب ۱۳۷۱ بَيْعِ الشَّرِيْكِ مِنْ شَرِيْكِهٖ ۔

۱۳۷۱ کسی کاروبار کے شرکا کی باہم ایکدوسرے کیساتھ خرید و فروخت

۲۰۶۱ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رضہ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَّمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ۔

۱۵۶۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں ابو سلمہ نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر اس مال میں قرار دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حد بندی ہو جائے اور راستے بھی مختلف ہو جائیں تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

## بَاب ۱۳۷۲ بَيْعِ الْاَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُوْمٍ ۔

۱۳۷۲۔ ایسی مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو ابھی تقسیم نہ ہوئے ہوں۔

۲۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ تَابَعَهٗ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، انسے ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے مال میں شفعہ کا حق دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حدود قائم ہو جائیں اور راستہ بھی بدل تو اب شفعہ کا حق نہیں رہتا، ہم سے مسدد نے اور ان سے عبد الواحد نے اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا کہ ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ اس کی متابعت ہشام نے معمر کے واسطہ سے کی ہے اور عبد الرزاق نے یہ بیان کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؞

کہ، ہر حال میں،، اس کی روایت: عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

## بَاب ۱۳۷۳ إِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ ؞

۱۳۷۳۔ کسی نے کوئی چیز دوسرے کے لئے اس کی اجازت کے بغیر خریدی، اور پھر وہ راضی ہو گیا۔

۲۰۶۳ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلَاثَةٌ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ

۲۰۶۳ ۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تین شخص کہیں جا رہے تھے کہ بارش ہونے لگی (بارش سے بچنے کے لئے) انھوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جگہ لی، اتفاق سے ایک چٹان لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لئے ہوئے تھے) ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو، واسطہ دے کر اللہ تعالےٰ سے دعا کرو اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی،، اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے۔ میں باہر لے جا کر (اپنے مویشی) چراتا تھا، پھر جب واپس ہوتا تو ان کا دودھ دوہتا اور برتن میں اپنے والدین کو (پہلے) پیش کرتا، جب میرے والدین پی چکتے تو پھر بچوں کو گھر والوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا، اتفاق سے ایک رات دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو میرے والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں پڑے رو رہے تھے۔ (بھوک کی وجہ سے) میں برابر دودھ کا پیالہ لئے ان کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا اور صبح ہو گئی[1] اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے (غار کے منہ سے پتھر کی چٹان ہٹا کر) راستہ بنا دے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں،،۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ چنانچہ پتھر (تھوڑا سا) ہٹ گیا دوسرے شخص نے دعا کی،، اے اللہ! تیرے

---

[1] گذشتہ حاشیہ، شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو کسی پڑوسی یا شریک وغیرہ کو اپنے دوسرے پڑوسی یا شریک کے گھر جائداد وغیرہ میں اس وقت ہوتا ہے جب دوسرا شریک یا پڑوسی اپنا ایسا گھر وغیرہ بیچنا چاہے جس میں کوئی اس کا شریک یا اس کا پڑوسی ہے شریعت یہ کہتی ہے کہ شریک یا پڑوسی ہونے کی حیثیت سے گھر یا جائداد کے منافع اور مضرتوں سے وہ بالکل صرف نظر نہیں کر سکتا۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے کہ کن کن صورتوں میں یہ حق حاصل ہوتا۔ بہرحال ایسی خرید و فروخت میں حق شفعہ رکھنے والا اس کا مجاز ہے کہ جائداد اگر کسی اجنبی نے خرید لی ہو تو وہ اس پر دعویٰ کرے اور اس جائداد کو خود خرید لے۔ ایسے معاملات میں اولیت اسی کو حاصل ہو گی جسے حق شفعہ حاصل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ فَاَعْطَيْتُهٗ وَاَبٰى ذَاكَ اَنْ يَّاْخُذَ فَعَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهٗ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ انْطَلِقْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَاِنَّهَا لَكَ فَقَالَ اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ قَالَ فَقُلْتُ مَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ ؏

علم میں یہ بات ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑکی سے انتہا زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے، اس نے کہا کہ تم مجھ سے اپنا مقصد اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو دینار نہ دے دو۔ میں نے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنے دینار جمع کر ہی لئے۔ پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا، اللہ کے ڈرو، اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑو، اس میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے راستہ بنا دے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ دو تہائی راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے دعا کی "اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار پر کام لیا تھا، جب میں نے اس کی مزدوری دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (کھیتی جب کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ اتفاق سے پھر اس مزدور نے آکر مطالبہ کر دیا کہ خدا کے بندے! مجھے میرا حق دے دو۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو! میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں، تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک (جیسا کہ میری نیت بھی تھی) یہ کام میں نے صرف تیری رضا و خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (چٹان کو ہٹا کر) راستہ پیدا کر دے۔ چنانچہ غار کھل گیا۔

## بَابٌ ۱۲۷۴ اَلشِّرَاءُ وَالْبَيْعُ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ؛

## ۱۲۷۴ ۔ مشرکوں اور دار الحرب کے باشندوں کے ساتھ خرید و فروخت۔

۲۰۶۴ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو عثمان نے، ان سے عبدالرحمان بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک مشٹنڈا طویل القامت مشرک بکریاں ہانکتا آیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ بیچنے کے لئے ہیں یا عطیہ ہیں؟ یا آپ نے یہ دریافت فرمایا کہ بیچنے کے

---

لہ بظاہر اس دعا کے کرنے والے کا یہ عمل غیر صالح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہ بچوں پر صریح ظلم و زیادتی ہے کہ وہ بھوک سے تڑپ رہے ہیں اور آپ دودھ لئے کھڑے ہیں لیکن انہیں پلاتے نہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ ظلم ہے لیکن اس کی نیت کے نیک اور صالح ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا اور اسی نیت پر اسے اجر ملا ہے ورنہ اس میں کوئی استبعاد نہیں کہ اگر اسی طرح کا کوئی عمل کسی اہل علم سے ہو تو باعث مواخذہ و عذاب بن جائے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نیت نیک ہو تو جاہل کے عمل فاسدہ کا بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں اعتبار ہو جاتا ہے محض اس کے جہل اور نادانی کی وجہ سے، اس کی مثالیں شریعت میں بہت ہیں اور یہ ایک مستقل باب ہے کہ حسن نیت کا خیال کر کے عمل مقبول ہو جاتا ہے حالانکہ صورت عمل بالکل فاسد ہوتی ہے یہ ایک نیک بے وقوف کی مثال ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً ۔

لئے ہیں) یا ہبہ کے لئے؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ بیچنے کے لئے ہیں۔ چنانچہ آنحضور نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

## باب ۱۳۷۵ شِرَاءِ الْمَمْلُوْكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوْهُ وَبَاعُوْهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَادِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۔

**۱۳۷۵۔ حربی سے غلام خریدنا، حربی کا غلام کو آزاد کرنا اور ہبہ کرنا**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اپنے (یہودی) مالک سے "مکاتبت" کر لو۔ حالانکہ آپ پہلے سے آزاد تھے، ان کے ہمسفروں نے ان پر ظلم کیا کہ بیچ دیا تھا (اور اس طرح وہ غلام ہو گئے تھے) اسی طرح عمار، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم بھی قید کر کے (غلام بنا لئے گئے تھے اور ان کے مالک مشرک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے تم میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے رزق میں، سو جن کو بڑائی دی وہ نہیں پہنچا دیتے اپنی روزی ان کو جن کے وہ مالک ہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں کیا اللہ کی نعمت کے منکر ہیں۔

**۲۰۷۵ حَدَّثَنَا** اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ اَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ دَخَلَ اِبْرَاهِيْمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِيْ مَعَكَ قَالَ اُخْتِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِيْ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّكِ اُخْتِيْ وَاللّٰهِ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّيْ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْاَعْرَجُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّيْ وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ

**۲۰۷۵۔** ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ رہتا تھا یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کہا گیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں بادشاہ نے آپ سے پچھوا بھیجا کہ ابراہیم! یہ خاتون جو تمہارے ساتھ ہیں، تمہاری کیا ہوتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میری بہن ہیں (یعنی دینی رشتہ کے اعتبار سے) پھر جب ابراہیم علیہ السلام (بادشاہ کے یہاں سے) سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے تو ان سے کہا کہ (بادشاہ کے سامنے) میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ بخدا، اس روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت سارہ کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، بادشاہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت سارہ رضی وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں تھیں انہوں نے اللہ کے حضور میں یہ دعا کی "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو، تو مجھ پر ایک کافر کو نہ مسلط کر" اتنے میں وہ بادشاہ بلبلایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔ اعرج نے بیان کیا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَتْ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرْسَلْتُمْ اِلَيَّ اِلَّا شَيْطَانًا اَرْجِعُوْهَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَعْطُوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً ؟

ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور میں عرض کیا، اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے۔ چنانچہ وہ پھر چھوٹ گیا (یعنی اس کے پاؤں زمین سے باہر نکل آئے) حضرت سارہ رضی کی طرف بڑھا، حضرت سارہ پھر وضو کر کے پھر نماز پڑھنے لگی تھیں اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے سوا اور ہر موقعہ پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر"۔ چنانچہ وہ پھر بلبلایا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ عبد الرحمان نے بیان کیا کہ ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت سارہ نے پھر وہی دعا کی کہ "اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے"۔ اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھوٹ گیا (اللہ کی پکڑ سے) آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے تو میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا، اسے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس لے جاؤ اور انہیں آجر (حضرت ھاجرہ) کو بھی دے دو۔ پھر حضرت سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں، اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک چھوکری دے دی۔

۲۰۶۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ اُنْظُرْ اِلٰى شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَبَهِهٖ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ ؟

۲۰۶۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا ایک بچے کے بارے میں نزاع ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس نے وصیت کی تھی کہ اس کا بیٹا ہے آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت کو دیکھ لیجئے۔ لیکن عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے "فراش" پر پیدا ہوا ہے اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی صورت دیکھی تو مشابہت صاف عتبہ سے تھی لیکن آپ نے فرمایا! یہی کہ اے عبد! یہ بچہ تمہارے ہی ساتھ رہے گا کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے۔ اور اے سودہ بنت زمعہ! اس لڑکے سے تم پردہ کیا کرو۔ چنانچہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔ (حدیث اور نوٹ گذر چکا ہے۔

۲۰۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِصُهَيْبٍ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا وَاَنِّيْ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِيٌّ ؟

۲۰۶۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب نہ کرو۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے بہت بڑی دولت

www.sirat-e-mustaqeem.com



بھی مِل جائے تو بھی میں یہ کہنا پسند نہ کروں گا میں تو بچپن ہی میں چرا لیا گیا تھا۔

٢٠٦٨ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ أَوْ أَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

٢٠٦٨ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ان اعمال کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں، صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے، اور صدقہ دینے کے طور پر کرتا تھا۔ کیا ان اعمال پر بھی مجھے اجر ملے گا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو، ان سب کے ساتھ اسلام لائے ہو۔

بَابُ ١٢٧٦ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

١٢٧٦ - دباغت سے پہلے مردار کی کھال۔

٢٠٦٩ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

٢٠٦٩ - ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری پر سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے چمڑے سے تم لوگوں نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ تو مردار ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔

بَابُ ١٢٧٧ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

١٢٧٧ - سور کا مار ڈالنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

٢٠٧٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ

٢٠٧٠ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن مسیب نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ سوروں کو مار

---

لہ صہیب رضی اللہ عنہ اپنا نسب سنان بن مالک کے ساتھ جوڑتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی والدہ بنی تمیم میں سے تھیں لیکن چونکہ آپ رومیوں کے غلام تھے اس لئے لوگ کہتے تھے کہ عربی النسل کس طرح ہو سکتے ہیں آپ اسی کے متعلق فرما رہے ہیں کہ مجھے تو پکڑ کے رومیوں نے غلام بنا لیا تھا۔ اور بچپن میں ہی یہ واقعہ پیش آیا تھا اسی لئے میری زبان بھی بدل گئی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔

**باب ١٢٧٨** لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

١٢٧٨ ۔ نہ مردار کی چربی پگھلائی جائے اور نہ اس کا ودک بیچا جائے اس کی روایت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

**٢٠٧١ حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاؤُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا ؕ

٢٠٧١ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے طاؤس نے خبر دی۔ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے شراب فروخت کی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کر دے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ چربی ان پر حرام کی گئی تھی لیکن ان لوگوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا[1]۔

**٢٠٧٢ حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَأَكَلُوْا أَثْمَانَهَا ؕ

٢٠٧٢ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ظالموں پر چربی حرام کر دی گئی تھی لیکن انھوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

**باب ١٢٧٩** بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ ؕ

١٢٧٩ ۔ غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بیچنا اور اس میں کیا ناپسندیدگی ہے۔

**٢٠٧٣ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيْشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ

٢٠٧٣ ۔ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، انھیں نے عوف نے خبر دی، انھیں سعید بن ابی حسن نے، کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی معیشت اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں تمہیں صرف وہی بات بتاؤں گا جو میں نے

---

[1] ودک اس چکناہٹ یا چربی کو کہتے ہیں جو گوشت کے اندر ہوتی ہے اور جو گوشت کے باہر ہوتی ہے گوشت سے الگ، اسے شحم کہتے ہیں اور ہم نے اسی کا ترجمہ "چربی" کیا ہے۔

[2] یعنی اسی طرح تم پر شراب حرام قرار دی گئی لیکن تم اسے بیچتے ہو۔ اس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل نے کسی ذمی سے شراب پر ٹیکس وصول کر لیا تھا۔ گویا انہوں نے خود بیچی بھی نہیں تھی بلکہ ایک کافر ذمی بیچنے لے جا رہا تھا اور راستے میں انہوں نے صرف ٹیکس وصول کیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيْدُ ابْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضورؐ کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی تصویر میں جان نہ ڈال دے اور (یہ ظاہر ہے کہ) وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم تصویریں بنانی ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے تصویریں بنا سکتے ہو۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے صرف یہی ایک حدیث سنی ہے۔

## باب ۱۳۸۰ تَحْرِيْمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

۱۳۸۰ - شراب کی تجارت کی حرمت: اور جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

۲۰۷۴ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

۲۰۷۴ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورۂ بقرہ کی تمام آیتیں نازل ہو چکیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ شراب کی تجارت حرام قرار دی گئی۔

## باب ۱۳۸۱ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا۔

۱۳۸۱ - اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچا۔

۲۰۷۵ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلٰثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ۔

۲۰۷۵ - مجھ سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن امیہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں فریق ہوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور پھر توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی (اور اس طرح ایک آزاد کو غلام بنانے کا سبب بنا)۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا لیکن اس کی مزدوری نہیں دی گئی۔

## باب ۱۳۸۲ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدَ بِبَيْعِ أَرْضِيْهِمْ حِيْنَ أَجْلَاهُمْ

فِيْهِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۱۳۸۲ - یہودیوں کو جلاوطن کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں اپنی زمین بیچ دینے کا حکم اس سلسلے میں مقبری کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ہے (جو باب الجہاد میں آئے گی)

## باب ۱۳۸۲ بَيْعِ الْعَبِيْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

۱۳۸۲ - غلام کی، اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار بیع

www.sirat-e-mustaqeem.com



نسیئۃ واشتری ابن عمر راحلۃ باربعۃ ابعرۃ مضمونۃ علیہ یوفیہا صاحبہا بالربذۃ وقال ابن عباس قد یکون البعیر خیرا من البعیرین واشتری رافع بن خدیج بعیرا ببعیرین فاعطاہ احدھما وقال اٰتیک بالاٰخر غدا رھوا ان شاء اللہ وقال ابن المسیب لا ربا فی الحیوان البعیر بالبعیرین والشاۃ بالشاتین الی اجل وقال ابن سیرین لا باس بعیر ببعیرین نسیئۃ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ چار اونٹوں کے بدلے خریدا تھا جن کے متعلق یہ طے ہوتا تھا کہ مقام ربذہ میں انھیں دیدیں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ کبھی ایک اونٹ دوّ اونٹوں کے مقابلے میں بھی بہتر ہوتا ہے، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے میں خریدا تھا، ایک تو (جس سے یہ معاملہ ہوا تھا اُسے) دے دیا تھا۔ اور دوسرے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ کل انشاء اللہ کسی تاخیر کے بغیر تمہارے حوالے کروں گا سعید بن مسیب نے فرمایا کہ جانوروں میں سود نہیں چلتا، ایک اونٹ دوّ اونٹوں کے بدلے اور ایک بکری دوّ بکریوں کے بدلے اُدھار بیچی جاسکتی، ابن سیرین نے فرمایا کہ ایک اونٹ دوّ اونٹوں کے بدلے ادھار بیچنے میں کوئی حرج نہیں[1]۔

۲۰۷۶ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن انس قال کان فی السبی صفیۃ فصارت الی دحیۃ الکلبی ثم صارت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۰۷۶ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیدیوں میں صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پہلے تو وہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو ملیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔

## باب ۱۳۸۳ بیع الرقیق۔

## ۱۳۸۳ ۔ غلام کی بیع۔

۲۰۷۷ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابن محیریز ان ابا سعید الخدری اخبرہ انہ بینما ھو جالس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ انا نصیب سبیا فنحب الاثمان فکیف تری فی العزل فقال اوانکم تفعلون ذلک لا علیکم ان لا تفعلوا ذلکم فانہا لیست نسمۃ کتب اللہ ان تخرج الا ھی خارجۃ۔

۲۰۷۷ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابن محیریز نے خبر دی اور انھیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے (ایک انصاری صحابی آئے اور) انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم لونڈیوں کے پاس جاتے ہیں (ہم بستری کے ارادہ سے) ہمارا ارادہ انہیں بیچنے کا بھی ہوتا ہے تو آپ عزل کر لینے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ اس پر آپ نے پوچھا، اچھا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ اگر تم نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالٰے

[1] جانور چونکہ ان اموال میں نہیں شمار ہوتا جن میں سود چلتا ہو۔ اس لئے ایک جانور متعدد جانوروں کے بدلے میں بیچا جاسکتا ہے البتہ ادھار نہ ہونا چاہیے کیونکہ جب تک جانور سامنے نہ ہو اس کی تعیین و تحدید پوری طرح نہیں کی جاسکتی۔ باہم جانوروں میں ایک عمر، ایک رنگ اور ایک نسل کے ہونے کے باوجود قیمت کے اعتبار سے بہت فرق ہو سکتا ہے اس لئے ایسے موقعہ پر جو چیز بیچی جارہی ہے اور جو چیز خریدی جارہی ہے وہ سب موجود ہونی چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



نے مقدر میں لکھدی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

## باب ۱۳۸۴ بَیْعِ الْمُدَبَّرِ۔

## ۱۳۸۴ - مدبر کی بیع۔

۲۰۷۸ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۸ - ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن کہیل نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام بیچا تھا۔

۲۰۷۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَاعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا تھا کہ مدبر غلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا تھا۔

۲۰۸۰ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيعُوْهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

۲۰۸۰ مجھ سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے بیان کیا کہ ابن شہاب نے حدیث بیان کی انہیں عبید اللہ نے خبر دی اور انہیں زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غیر شادی شدہ باندی کے متعلق جو زنا کا ارتکاب کرے، سوال کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ اور پھر اسے بیچ دو (آخری جملہ آپ نے) تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد (فرمایا تھا)۔

۲۰۸۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

۲۰۸۱ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انہیں سعید نے، ان ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے خود سنا ہے کہ جب کسی کی باندی زنا کا ارتکاب کرے اور اس کے دلائل مہیا ہو جائیں تو اس پر حد زنا جاری کی جائے۔ البتہ اسے لعنت ملامت نہ کی جائے۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو اس پر اس مرتبہ بھی حد جاری کی جائے لیکن کسی قسم کی لعنت ملامت نہ کی جائے تیسری مرتبہ بھی اگر زنا کرے اور زنا کا ثبوت فراہم

---

لہ مدبر کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ ایسے غلام کو کہتے ہیں جس نے مالک نے اس سے یہ کہا ہو کہ جب میرا انتقال ہو جائے گا تو تم آزاد ہو۔ ایسا غلام مالک کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتا ہے اور مالک کے لئے پھر جائز نہیں رہتا کہ اسے بیچے۔ اس سے پہلے گذر چکا کہ ایک شخص جو مفلس ہو گیا تھا اس کے مدبر غلام کو آپ نے بیچا تھا۔ ان روایتوں میں بھی وہی واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ درحقیقت اس موقعہ پر آنحضورؐ نے تعزیراً اس غلام کو بیچا تھا۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حدیث میں بیع سے مراد، مزدوری پر لے کسی کو دینا ہے۔ ورنہ اس کی ممانعت خود آپ سے منقول ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہو جائے تو اسے (حد جاری کرنے کے بعد) بیچ دینا چاہیے، خواہ بال کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

**باب ۱۳۸۵** هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عُتِقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ.

**۱۳۸۵ - کیا باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جا سکتا ہے**

حسن رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایسی باندی کا (اس کا مالک) بوسہ لے یا اسے اپنے جسم سے لگائے۔ ابن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ایسی باندی جس سے وطی کی جا چکی ہے۔ ہبہ کی جائے یا بیچی جائے یا آزاد کی جائے تو ایک حیض سے اس کا استبراء رحم ہونا چاہیئے۔ البتہ کنواری کے استبراء رحم کی ضرورت نہیں ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ اپنی حاملہ باندی سے شرمگاہ کے سوا استمتاع کیا جا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "لیکس اپنی بیویوں یا باندیوں سے" (وطی کی جا سکتی ہے)

**۲۰۸۲** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ.

**۲۰۸۲** - ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لائے اور اللہ تعالے کے حکم سے قلعہ فتح ہو گیا تو آپ کے سامنے صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال کی تعریف کی گئی[1] ان کا شوہر قتل ہو گیا تھا، وہ خود ابھی دلہن تھیں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنے لئے منتخب کر لیا، پھر روانگی ہوئی، جب سد الروحا پہنچے تو پڑاؤ ہوا اور آپ نے وہیں ان کے ساتھ خلوت کی، پھر ایک چھوٹے دستر خوان پر حیس تیار کر کے رکھوایا اور صحابہ سے فرمایا کہ اپنے قریب کے لوگوں کو خبر کر دو (کہ آنحضور کا ولیمہ ہو رہا ہے) صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا یہی ولیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ پھر جب ہم مدینہ کی طرف چلے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبا، سے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے پردہ کرایا اور اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنہ بچھا دیا، صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

---

[1] صفیہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئی تھیں اور خیبر کے سردار کی بیٹی تھیں۔ خیبر فتح ہوا تو آپ بھی قیدیوں میں تھیں۔ آنحضور نے بعض صحابہ نے کہا کہ صفیہ سردار کی بیٹی ہیں اور صرف آپ ہی کے مناسب ہیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں آزاد کر کے اپنا نکاح ان سے کر لیا صحیح روایتوں میں ہے کہ صفیہ رضی نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۳۸۶ بَیْعِ الْمَیْتَةِ وَالْاَصْنَامِ

۲۰۸۳ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهَا یُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ كَتَبَ اِلَیَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۱۳۸۷ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۲۰۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ

### ۱۳۸۶۔ مردار، اور بتوں کی بیع۔

۲۰۸۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فتح مکہ کے سال آپؐ نے فرمایا آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا، کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے کشتیوں پر ہم ملتے ہیں کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقعہ پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے، اللہ تعالے نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ ابو عاصم نے کہا کہ ہم سے عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی انھیں عطا نے لکھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

### ۱۳۸۷۔ کتے کی قیمت۔

۲۰۸۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابی بکر بن عبدالرحمان نے اور انھیں ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

گذشتہ حاشیہ: ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ چاند میری گود میں ہے۔ یہ خواب جب اپنے شوہر سے بیان کیا تو اس نے آپؓ کو ڈانٹا اور کہا کہ اس صابی (یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم) سے نکاح کرنا چاہتی ہو۔ اپنے بچپن کا ایک واقعہ خود بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو آپؓ کے والد اور چچا آنحضورؐ کو دیکھنے آئے، یہودیوں میں نبی آخر الزمان کی بعثت کی عام شہرت تھی، جب دیکھ کر گھر واپس ہوئے تو آپ کے والد نے اپنے بھائی سے کہا، کیا یہ وہی ہے؟ (یعنی نبی آخر الزمان) بھائی نے کہا کہ ہاں۔ آپ کے والد نے اس پر پوچھا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے تو بھائی نے جواب دیا کہ ایمان ہم ہرگز نہیں لائیں گے بلکہ سخت مخالفت کریں گے والد نے کہا کہ میرا بھی یہی ارادہ ہے دونوں بہت غمگین تھے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا ابھی کچھ زیادہ بڑی نہیں تھیں لیکن سب باتیں سن رہی تھیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام نکاح تقدیری اسباب کے تحت ہوئے تھے اور سب میں امت مسلمہ کے لئے مصالح مقدر تھیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کے نکاح کے سلسلے کے جو واقعات یہاں لکھے گئے ہیں ان سے ان مصلحتوں کا تھوڑا بہت اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ ضروری بھی نہیں کہ خدا وند تعالیٰ کی تمام مصالح بندوں کے علم میں بھی لائی جائیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ۔

نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا

۲۰۸۵ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ اَبِیْ اشْتَرٰی حَجَّامًا فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْاَمَۃِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ وَاٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

۲۰۸۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ ایک پچھنا لگانے والے (غلام) کو خرید رہے ہیں، اس پر میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، باندی کی کمائی (حرام راستے سے) سے منع کیا تھا اور گودنے والیوں، سود لینے والوں اور دینے والوں پر لعنت کی تھی اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# کِتَابُ السَّلَمِ

# بیع سلم[1]

## بَابُ ۱۳۸۸ السَّلَمِ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

## ۱۳۸۸۔ بیع سلم، متعین پیمانے کے ساتھ۔

۲۰۸۶ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَۃَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَالنَّاسُ یُسْلِفُوْنَ فِی الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَیْنِ اَوْ قَالَ عَامَیْنِ اَوْ ثَلٰثَۃً شَکَّ اِسْمٰعِیْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۸۶۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل بن علیہ نے خبر دی، انہیں ابن ابی نجیح نے خبر دی انہیں عبداللہ بن کثیر نے، انہیں ابو منہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں ایک سال اور دو سال کے لئے بیع سلم کرتے تھے یا انہوں نے یہ کہا کہ دو سال اور تین سال (کے لئے کرتے تھے) شک اسماعیل کو ہوا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی کھجور میں بیع سلم کرے اسے متعین پیمانے یا متعین وزن کے ساتھ کرنی چاہیے۔

---

[1] بیع سلم، ایسی بیع ہے جس میں قیمت پہلے دے دی جاتی ہے اور وہ سامان جو فروخت کیا گیا بعد میں حوالہ کیا جاتا ہے یعنی اصل مال کی غیر موجودگی میں خرید و فروخت ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقدار، جنس، اصل مال، اور جس جگہ و مقام پر وہ مال خریدار کے حوالہ کیا جائے گا سب کی تعیین پوری طرح کر دی جائے تاکہ اصل اس طرح متعین ہو جائے کہ گویا وہ سامنے ہے اور اس کی طرف اشارہ کر کے تعیین کر دی گئی ہے اسی لئے تمام اموال میں یہ بیع نہیں چلتی، صرف انہیں چیزوں میں چلتی ہے جو ناپی اور تولی جا سکیں یا انہیں شمار کیا جا سکے اور باہم ان معدودات میں کوئی خاص فرق نہ ہوتا ہو۔ اصل مقصد یہ ہے کہ چونکہ اصل مال موجود نہیں ہے اس لئے انہیں صورتوں میں یہ بیع کی جائے جنہیں بعد میں اصل مال خریدار کو دیتے وقت کوئی نزاع نہ پیدا ہو سکے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۰۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

۲۰۸۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل نے خبر دی ان سے ابن نجیح نے یہی بیان کی کہ متعین پیمانے اور متعین وزن میں ہونی چاہیے۔

## بَابُ ۱۳۸۹ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ.

## ۱۳۸۹۔ بیع سلم، متعین وزن کے ساتھ۔

۲۰۸۸ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

۲۰۸۸۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی انہیں ابن نجیح نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن کثیر نے، انہیں ابو منہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو لوگ کھجور میں دو اور تین سال تک کے لئے بیع سلم کرتے تھے آپ نے انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ جسے کسی چیز کی بیع سلم کرنی ہے، اسے متعین پیمانے، متعین وزن اور متعین مدت کے لئے کرنی چاہیے۔

۲۰۸۹ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

۲۰۸۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا متعین پیمانے میں اور مدت تک کے لئے کرنی چاہیے۔

۲۰۹۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

۲۰۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نجیح نے، ان سے عبداللہ بن کثیر نے اور ان سے ابو منہال نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ) تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ متعین پیمانے، متعین وزن اور متعین مدت تک کے لئے (بیع سلم ہونی چاہیے)

۲۰۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ

۲۰۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی مجالد نے ح۔ اور ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن ابی مجالد نے اور ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد اور عبداللہ بن ابی مجالد نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابوبردہ میں باہم بیع سلم کے متعلق اختلاف ہوا تو ان حضرات نے مجھے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کے دور میں گیہوں، جو، منقی اور کھجور کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



التَّمْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ؛

بیع سلم کرتے تھے۔ پھر میں نے ابن ابی ابزی رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

## بَابٌ ۱۳۹۰ السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهٗ أَصْلٌ ؛

## ۱۳۹۰۔ اس شخص کی بیع سلم جس کے اصل مال موجود نہ ہو[1]

۲۰۹۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى فَقَالَا سَلْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ فِي الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيْطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ قُلْتُ إِلٰى مَنْ كَانَ أَصْلُهٗ عِنْدَهٗ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِي إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا ؛

۲۰۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی مجالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے، عبداللہ بن ابی اوفی کے یہاں بھیجا اور ہدایت کی کہ ان سے پوچھو کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، آنحضور کے عہد میں گیہوں کی بیع سلم کرتے تھے۔ عبداللہ رضی عنہ نے جواب دیا کہ ہم شام کے انباط (ایک کاشتکار قوم) کے ساتھ، گیہوں، جوار، زیتوں متعین پیمانے اور متعین مدت کے لئے بیع کیا کرتے تھے میں نے پوچھا کیا صرف اسی شخص سے آپ لوگ یہ بیع کیا کرتے تھے جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق پوچھتے ہی نہیں تھے۔ اس کے بعد ان دونوں حضرات نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی کی خدمت میں بھیجا میں نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، آپ کے عہد مبارک میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے کھیتی بھی ہے یا نہیں۔

۲۰۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ ؛

۲۰۹۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے محمد بن ابی مجالد نے یہی حدیث۔ اس روایت میں یہ بیان کیا کہ ہم ان سے گیہوں اور جو میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا ان سے سفیان نے، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی اس میں انہوں نے زیتون کا بھی نام لیا۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے اور اس میں بیان کیا کہ گیہوں، جو اور منقٰی میں (بیع سلم کرتے تھے)

۲۰۹۴ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا

۲۰۹۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

---

[1] بیع سلم میں یہ شرط نہیں ہے کہ جس مال کی بیع کی جارہی ہے وہ بیچنے والے کے گھر یا اس کی ملکیت میں موجود بھی ہو۔ بلکہ صرف اتنا کافی ہے کہ بیچنے والا اسے دینے کی قدرت رکھتا ہو، خواہ بازار سے خرید کر یا کسی بھی جائز طریقے سے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَيُّ شَيْءٍ يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ حَتَّى يُحْزَرَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَبُو الْبُخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

کی، انہیں عمرو نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو البختری طائی سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کے درخت میں بیع سلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ درخت پر پھل کو بیچنے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک کے لئے منع فرمایا تھا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے یا اس کا وزن نہ کیا جا سکے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا چیز وزن کی جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائے اور معاذ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے کہ ابو البختری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا۔ اسی حدیث کی طرح۔

## باب ۱۳۹۱ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ،

## ۱۳۹۱۔ کھجور کی، درخت پر بیع سلم۔

۲۰۹۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ۔

۲۰۹۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے ابو البختری نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کھجوریں جب کہ وہ درخت پر لگی ہوئی ہو بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک وہ کسی قابل نہ ہو جائے اس کی بیع سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے، اسی طرح چاندی کو ادھار، نقد کے بدلے بیچنے سے بھی منع کیا۔ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کی درخت پر بیع سلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے بھی یہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک کھجور کی بیع سے منع فرمایا تھا جب تک وہ کھائی نہ جا سکے یا ( یہ فرمایا کہ) جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اسے کوئی کھا سکے اور جب تک وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائے (اس کے بیچنے سے آنحضور ص نے منع فرمایا ہے)

۲۰۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ،

۲۰۹۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو البختری نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کھجور کی، درخت پر بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا تھا جب تک وہ قابل انتفاع نہ ہو جائے۔ اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے بیچنے سے جب کہ ایک ادھار اور دوسرا نقد ہو، منع فرمایا تھا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو درخت پر بیچنے سے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ وزن کئے جانے کے قابل ہونے کا کیا مطلب ہے ؟ تو ایک صاحب نے جو ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اندازہ کی جا سکے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۳۹۲ الكفيل في السلم

۲۰۹۷ حَدَّثَنَا محمد حدثنا يعلى حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت اشترى رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما من يهودي بنسيئة ورهنه درعا له من حديد.

۱۳۹۲۔ بیع سلم میں ضمانت دینے والا۔

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعلی نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی ایک لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

## باب ۱۳۹۳ الرهن في السلم

۲۰۹۸ حَدَّثَنِي محمد بن محبوب حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال تذاكرنا عند إبراهيم الرهن في السلف فقال حدثني الأسود عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم اشترى من يهودي طعاما إلى أجل معلوم وارتهن منه درعا من حديد.

۱۳۹۳۔ بیع سلم میں رہن۔

۲۰۹۸۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے ابراہیم کے سامنے بیع سلم میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک متعین مدت تک کے لئے غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھدی۔

## باب ۱۳۹۴ السلم إلى أجل معلوم

وبه قال ابن عباس وأبو سعيد والأسود والحسن وقال ابن عمر لا بأس في الطعام الموصوف بسعر معلوم إلى أجل معلوم ما لم يك ذلك في زرع لم يبد صلاحه.

۱۳۹۴۔ بیع سلم متعین مدت تک کے لیے ابن عباس اور ابو سعید رضی اللہ عنہما اور اسود وحسن رحمہما اللہ نے یہی کہا ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے غلہ میں جس کے اوصاف بیان کر دیئے گئے ہوں، اگر اس کی قیمت متعین ہو اور متعین مدت تک کے لئے (بیع سلم ہو) اور ناپختہ کھیتی کی شکل میں نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۰۹۹ حَدَّثَنَا أبو نعيم حدثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن عبد الله بن كثير عن أبي المنهال عن ابن عباس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون في الثمار السنتين والثلاث فقال أسلفوا في الثمار في كيل معلوم إلى أجل معلوم وقال عبد الله بن الوليد حدثنا سفيان حدثنا ابن أبي نجيح وقال في كيل معلوم ووزن معلوم.

۲۰۹۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عبداللہ بن کثیر نے، ان سے ابوالمنہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں دو اور تین سال تک کے لئے بیع سلم کیا کرتے تھے آنحضور نے انھیں اس کی ہدایت کی کہ پھلوں میں بیع سلم متعین پیمانے اور متعین مدت کے لئے ہونی چاہیے۔ عبداللہ بن ولید نے کہا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، اس روایت میں ہے کہ، پیمانے اور وزن کی تعیین کے ساتھ" (بیع سلم ہونی چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۱۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ۔

۲۱۰۰ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں سلیمان شیبانی نے، انہیں محمد بن ابی مجالد نے، کہا کہ مجھے ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے عبدالرحمان بن ابی ابزی اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا، میں نے ان دونوں حضرات سے بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غنیمت مال پاتے، پھر شام کے انباط (ایک کاشتکار قوم) ہمارے یہاں آتے تو ہم ان سے گیہوں، جو اور منقّی کی بیع سلم، ایک مدت متعین کر کے کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے پوچھا کہ ان کے پاس اس وقت یہ چیزیں (جن کی بیع ہوتی تھی) موجود بھی ہوتی تھیں یا نہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق ان سے کچھ پوچھتے ہی نہیں تھے۔

## بَابُ ۱۳۹۵ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ۔

## ۱۳۹۵ - اونٹنی کے بچہ جننے تک کے لئے بیع سلم ۔

۲۱۰۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَّرَهُ نَافِعٌ أَنْ تُنْتِجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ۔

۲۱۰۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہیں جویریہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ اونٹ وغیرہ، حمل کے حمل ہونے کی مدت تک کے لئے بیچتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، نافع حبل الحبلۃ کی تفسیر یہ کی "یہاں تک کہ اونٹنی کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ اسے جنے۔"

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔

## بَابُ ۱۳۹۶ الشُّفْعَةِ فِي مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ ۔

## ۱۳۹۶ - شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہوں تحدید ہو جائے تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا[ل]

۲۱۰۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ۔

۲۱۰۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق دیا تھا جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حدود مقرر ہو گئیں اور راستے بدل دیئے گئے تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہوتا۔

---

ل حق شفعہ کے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ احناف کے یہاں حق شفعہ اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو بیچے جانے والے مال میں بیچنے والے کا شریک ہو، اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو صرف اس کے حقوق میں شریک ہو اور جوار (پڑوس) کی وجہ سے بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۳۹۷** عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ ؛

**۱۳۹۷۔** شفعہ کا حق رکھنے والے کے سامنے بیچنے سے پہلے شفعہ کی پیشکش حکم نے فرمایا کہ اگر بیچنے سے پہلے شفعہ کا حق رکھنے والے نے بیچنے کی اجازت دیدی تو پھر اس کا حق شفعہ ختم ہو جاتا ہے شعبی نے فرمایا کہ حق شفعہ رکھنے والے کے سامنے جب مال بیچا گیا اور اس نے اس بیع پر کوئی اعتراض نہیں کیا تو اس کا حق شفعہ باقی نہیں رہتا ۔

**۲۱۰۳** حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللَّهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ أَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَهُمَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَأَنَا أُعْطَى بِهِمَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ ؛

**۲۱۰۳۔** ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں ابراہیم بن میسرہ نے خبر دی، انھیں عمرو بن شرید نے، کہا کہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا تھا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھا، اتنے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ابو رافع رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور فرمایا کہ اے سعد! تمہارے قبیلہ میں جو میرے دو گھر ہیں انھیں تم خرید لو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا، میں تو انھیں نہیں خریدوں گا۔ اس پر مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی نہیں، تمہیں خریدنا ہوگا، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں چار ہزار سے زیادہ نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسط وار۔ ابو رافع نے فرمایا کہ مجھے پانچسو دینار ان کے مل رہے ہیں، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے تو میں ان گھروں کو چار ہزار پر تمہیں ہرگز نہ دیتا، جب کہ مجھے پانچ سو دینار اس کے مل رہے ہیں چنانچہ وہ دونوں گھر ابو رافع رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو دیدیئے ؛

**باب ۱۳۹۸** أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ ؛

**۲۱۰۴** حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا ؛

**۱۳۹۸۔** کون پڑوسی زیادہ قریب ہے ؟

**۲۱۰۴۔** ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ح اور مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان دونوں میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے ۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا آٹھواں پارہ مکمل ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# نواںؔ پارہ

## بَابُ ۱۳۹۹ - فِی الْاِجَارَةِ وَاسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ وَالْخَازِنُ الْاَمِيْنُ وَمَنْ لَمْ

۱۳۹۹ - اجارہ[1] مرد صالح کو مزدوری پر لگانا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "جس سے تم مزدوری پر کام لو، ان میں اچھا وہ ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی اور امانت دار خزانچی، جس نے عامل بننے کے خواہشمند کو عامل نہ بنایا۔

۲۱۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَا اُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔

۲۱۰۵ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے، کہا کہ میرے دادا، ابوبردہ نے مجھے خبر دی اور انہیں ان کے والد ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو (مالک کے) حکم کے مطابق دل کی فراخی کے ساتھ (صدقہ دے) وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں ہی سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوسٰى رض قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ

۲۱۰۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے، کہا کہ مجھ سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ (میرے قبیلہ) کے دو صاحب اور تھے میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ دونوں صاحبان عامل بننے کے

[1] اجارہ، عام طور سے مزدوری کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں کسی شخص کو کوئی انسان اپنی ذات کے منافع کا ایک متعین اجرت پر مالک بنا دے تو اسے اجارہ کہتے ہیں۔ اجیر کی دو قسمیں فقہاء نے لکھی ہیں۔ ایک اجیر مشترک، کہ جب تک وہ کام نہیں کر لیتا جس پر اس کے ساتھ اجارہ کا معاملہ ہوا تھا، اس وقت تک وہ اجرت اور مزدوری کا مستحق نہیں ہوتا، دوسرے اجیر خاص، کہ وہ محض اپنی ذات کو ایک متعین مدت تک کسی شخص کی سپردگی میں دے دینے سے اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے، خواہ کام کرے یا نہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



خواہشمند ہیں، اس پر آنحضور نے فرمایا کہ جو شخص عامل بننے کا خواہشمند ہوگا، ہم اسے ہرگز عامل نہیں بنائیں گے۔

## بَابٌ ۱۴۰۰ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

۲۱۰۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ۔

## ۱۴۰۰۔ چند قیراط کی اجرت پر بکریاں چرانا

۲۱۰۷۔ ہم سے احمد بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے دادا نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ اس پر آپؐ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے پوچھا اور آپ نے بھی؟ فرمایا کہ ہاں، میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔

## بَابٌ ۱۴۰۱ اِسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ۔

## ۱۴۰۱۔ ضرورت کے وقت یا جب کوئی مسلمان نہ ملے تو مشرکوں سے مزدوری لینا[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے کام لیا تھا۔

۲۱۰۸ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا الْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ۔

۲۱۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی انہیں معمر نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (ہجرت کرتے وقت) بنو دیل کے پھر بنو عبد بن عدی کے ایک شخص کو بطور ماہر راہبر، اجرت پر رکھا تھا (حدیث میں لفظ) خریت کے معنی راہبری میں ماہر کے ہیں۔ اس کا آلِ عاص بن وائل سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش ہی کے دین پر قائم تھا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس پر اعتماد تھا۔ اس لئے اپنی سواریاں انہوں نے اسے دے دیں اور غار ثور پر تین رات کے بعد اس سے ملنے کی تاکید کی تھی چنانچہ وہ شخص تین راتوں کے گذرتے ہی صبح کو دونوں حضرات کی سواریاں لے کر حاضر ہوگیا۔ (غار ثور پر) اس کے بعد یہ حضرات وہاں سے عامر بن فہیرہ اور اس دیلی راہبر کو ساتھ لے کر چلے یہ شخص ساحل کی طرف سے انہیں لے چلا تھا[2]۔

---

[1] عقد اجارہ میں مذہب و ملت کا اتحاد شرط نہیں ہے اسی لئے ضرورت وغیرہ کی شرط بھی ضروری نہیں عقد اجارہ، عام حالات میں مسلمان کی طرح کافر و مشرک کے ساتھ بھی صحیح ہے۔

[2] عرب میں چونکہ راستے بہت دشوار گذار ہوتے تھے اور ذرا سی بھول چوک بھی اس سلسلے میں بڑی خطرناک ثابت ہوتی تھی اس لئے عام طور سے قافلے وغیرہ جب نکلتے تو ان کے ساتھ ان راستوں کا کوئی نہ کوئی ماہر بھی ضرور ہوتا تھا جو راستے کے تمام خطرات سے پوری طرح واقف ہوتا تھا ایسے ماہرین عرب میں کرائے پر عام طور سے مل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۴۰۲ اِذَا اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا لِيَعْمَلَ لَهٗ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ بَعْدَ شَهْرٍ اَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلٰى شَرْطِهِمَا الَّذِيْ اشْتَرَطَاهُ اِذَا جَآءَ الْاَجَلُ

۱۴۰۲۔ اگر کسی مزدور سے مزدوری اس شرط پر طے کی جائے کہ کام تین دن، ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد کرنا ہوگا تو جائز ہے، جب وہ متعینہ وقت آجائے گا تو دونوں اپنی شرط پر قائم سمجھے جائیں گے۔

۲۱۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَاْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلٰثٍ

۲۱۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنو دیل کے ایک ماہر راہبر سے اجرت طے کر لی تھی وہ شخص کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان دونوں حضرات نے اپنی سواریاں اس کے حوالہ کر دی تھیں اور تین راتوں کے بعد صبح سویرے ہی سواریوں کے ساتھ غار ثور پر ملنے کی تاکید کی تھی۔

## باب ۱۴۰۳ الْاَجِيْرِ فِي الْغَزْوِ

۱۴۰۳۔ غزوے میں مزدور

۲۱۱۰ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ فَاَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهٖ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهٗ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَفَيَدَعُ اِصْبَعَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهٖ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَهْدَرَهَا اَبُوْ بَكْرٍ

۲۱۱۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انہیں صفوان بن یعلی بن امیہ نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جیش عسرت (غزوۂ تبوک) میں شریک تھا، یہ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قابل اعتماد عمل تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا وہ ایک شخص سے جھگڑا اور ان میں سے ایک نے فریق مقابل کی انگلی چبالی، دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو پہلے کے آگے کے دانت بھی ساتھ چلے آئے۔ اور گر گئے، اس پر وہ شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، لیکن آنحضورؐ نے اس کے دانت (ٹوٹنے) کا کوئی تاوان نہیں دلوایا۔ بلکہ فرمایا کہ کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں چبانے کے لئے چھوڑ دیتا، کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا جس طرح اونٹ چبا لیا کرتا ہے۔ ابن جریج نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ملیکہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے دادا نے، بعینہ اسی طرح کا واقعہ، کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا (دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) اس کا دانت ٹوٹ گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی تاوان نہیں لیا۔

---

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) راستوں کے ماہر کو اپنے ساتھ کرائے پر رکھا تھا۔ حدیث زیادہ تفصیل کے ساتھ کتاب الہجرت میں آئے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۴۰۴** مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ يَأْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيهِ أَجْرًا وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ أَجَرَكَ اللَّهُ۔

۱۴۰۴۔ کسی نے کوئی مزدور رکھا اور مدت بھی طے کر لی لیکن کام کام کی کوئی تعین نہیں کی اس مسئلہ کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ "میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو لڑکیوں میں سے کسی ایک کی تم سے شادی کر دوں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "علیٰ مانقول وکیل" تک۔ یَأْجُرُ فُلَانًا بول کر مراد ہوتا ہے فلاں اسے بدلہ (مزدوری) دیتا ہے، اسی سے تعزیت کے موقعہ پر کہتے ہیں کہ آجَرَکَ اللّٰہُ (اللہ تمہیں بدلہ دے)

**باب ۱۴۰۵** إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ۔

۱۴۰۵۔ اگر کوئی شخص اس کام کے لیے مزدور کرے کہ گرتی ہوئی دیوار کو وہ ٹھیک کر دے تو جائز ہے۔

۲۱۱۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ۔

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے سعید کے واسطے سے خبر دی، یہ دونوں حضرات (سعید بن جبیر سے اپنی روایتوں میں) ایک دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ روایت کرتے تھے اور ان کے علاوہ بھی (بعض راویوں نے کہا کہ) میں نے یہ حدیث سعید سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں) کہ پھر دونوں حضرات (موسیٰ اور خضر علیہما السلام) چلے تو انہیں ایک دیوار ملی، جو اب گرنے ہی والی تھی، سعید نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھائے (درست کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) خضر علیہ السلام نے دیوار کھڑی کر دی یعلی نے کہا میرا خیال ہے کہ سعید نے فرمایا، خضر علیہ السلام نے دیوار کو ہاتھ سے چھوا اور وہ سیدھی ہو گئی اس پر موسیٰ علیہ السلام بولے کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، سعید نے فرمایا کہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ) کوئی ایسی مزدوری (آپ کو لے لینی چاہیے تھی) جسے ہم کھا سکتے (کیونکہ بستی والوں نے انہیں اپنا مہمان نہیں بنایا تھا۔

**باب ۱۴۰۶**۔ الْإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ۔

۱۴۰۶۔ آدھے دن کی مزدوری۔

۲۱۱۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ثُمَّ قَالَ مَنْ

۲۱۱۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اور دوسرے اہل کتاب کی مثال، ایسی ہے کہ کسی شخص نے کئی مزدور کام پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ میرا کام، آدھے دن سے عصر تک، ایک قیراط

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

پر کون صبح سے دوپہر تک کرے گا؟ اس پر یہودیوں نے (صبح سے نصف نہار تک) اس کا کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ آدھے دن سے عصر تک، ایک قیراط پر میرا کام کون کرے گا؟ چنانچہ یہ کام نصاریٰ نے کیا اور پھر اس نے کہا کہ عصر کے وقت سے سورج ڈوبنے تک میرا کام دو قیراط پر کون کرے گا اور تم (امت محمدیہ) ہی وہ لوگ ہو۔ اس پر یہود و نصاریٰ نے برا مانا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہم کام تو زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے! اور پھر اس شخص نے (جس نے مزدور رکھے تھے) کہا کہ اچھا یہ بتاؤ کیا تمہارا حق تمہیں پورا نہیں ملا؟ سب نے کہا کہ نہیں (بلکہ ہمیں حق تو پورا مل گیا ہے) اس شخص نے کہا کہ پھر یہ میرا فضل ہے، میں جسے چاہوں دوں۔

## بَابُ ۱۴۰۷ الْإِجَارَةِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ۔

## ۱۴۰۷ عصر تک کی مزدوری۔

۲۱۱۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

۲۱۱۳۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر کے مولا، عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند مزدور کام پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ ایک ایک قیراط پر آدھے دن تک میری کون مزدوری کرے گا؟ اور یہودیوں نے ایک ایک قیراط پر یہ مزدوری کی ہو۔ پھر نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر کام کیا ہو اور پھر تم لوگوں نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام! ہو اس پر یہود و نصاریٰ غصہ ہو گئے کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور مزدوری ہمیں کو کم ملی! اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ کیا تمہارا حق ذرہ برابر بھی مارا گیا ہے تو انہوں نے کہا ہو کہ نہیں۔ پھر اس شخص نے کہا ہو کہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دیتا ہوں۔

## بَابُ ۱۴۰۸ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ أَجْرَ الْأَجِيرِ۔

## ۱۴۰۸۔ مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے والے کا گناہ

۲۱۱۴ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ

۲۱۱۴۔ ہم سے یوسف بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن امیہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن کا قیامت میں میں فریق بنوں گا۔ وہ شخص جس نے میرے نام پر وعدہ کیا اور پھر وعدہ خلافی کی۔ وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت

www.sirat-e-mustaqeem.com



کھائی ہو (اور اس طرح اس کی غلامی کا باعث بنا ہو) - اور وہ شخص جس نے مزدور کیا ہو، پھر کام تو اس سے پوری طرح لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی ہو۔

باب ۱۴۰۹ الْإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هَذَا وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ۔

۱۴۰۹ - عصر سے رات تک کی مزدوری۔

۲۱۱۵ - ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند آدمیوں کو مزدور کیا ہو کہ سب اس کا ایک کام صبح سے رات تک متعین اجرت پر کریں چنانچہ کچھ لوگوں نے یہ کام آدھے دن تک کیا ہو پھر کہا ہو کہ ہمیں تمہاری اس مزدوری کی ضرورت نہیں ہے جو تم نے ہم سے طے کی ہے بلکہ جو کام ہم نے کر دیا ہے وہ بھی غلط تھا۔ اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ ایسا نہ کرو اپنا بقیہ کام پورا کر لو اور اپنی پوری مزدوری لے جاؤ۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہو اور چھوڑ کر چلے آئے ہوں۔ اس کے بعد دو مزدوروں نے بقیہ کام کیا ہو اور اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ یہ دن پورا کر لو تو میں تمہیں وہی اجرت دوں گا جو پہلے مزدوروں سے طے کی تھی چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا لیکن عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے جو تمہارا کام کر دیا ہے وہ بالکل بیکار تھا، وہ مزدوری بھی تم اپنے پاس ہی رکھو جو تم نے ہم سے طے کی تھی اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ اپنا بقیہ کام پورا کر لو، دن بھی اب بہت تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے لیکن وہ نہ مانے ہوں۔ پھر اس شخص نے ایک دوسری قوم کو مزدور رکھا ہو کہ یہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں یہ کام کر دیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے سورج غروب ہونے تک، دن کے بقیہ حصہ میں کام کیا اور دونوں فریقوں کی پوری مزدوری حاصل کر لی۔ پس یہی ان اہل کتاب کی اور ان کی مثال ہے جنہوں نے اس نور کو قبول کر لیا ہے[1]۔

[1] اس تمثیل میں اللہ کے دین سے یہود و نصاریٰ کے انحراف اور پھر امت مسلمہ کے اس کام کو پورا کرنے کی پیشین گوئی موجود ہے۔ کام اللہ تعالیٰ کا ہے پہلے اس نے یہودیوں سے کام کے لئے کہا لیکن وہ بیچ میں کام چھوڑ کر چلے گئے، پھر نصرانیوں کو کام پر لگایا گیا لیکن انہوں نے بھی انحراف کیا۔ آخر میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت متعین کی گئی جو اس کام کو پورا کر نکلی۔ یہ حدیث متعدد روایتوں سے آئی ہے اور ائمہ بعض مواقع پر اس سے مسائل فقہ میں استدلال بھی کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشین گوئی بھی اس حدیث میں موجود ہے کہ آپ کی امت اپنا کام پورا کرے گی۔ چنانچہ مخالفین اور موافقین سب ہی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ میں تغیر و تبدل نہ ہو سکا، قرآن جس حالت میں پہلے تھا اسی حالت میں اب بھی ہے اور مسلمان بہر حال اس پر کسی نہ کسی درجے میں عمل کر ہی رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم

www.sirat-e-mustaqeem.com



## بَابُ ۱۴۱۰ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ وَمَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ.

۲۱۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اللّٰهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ

۱۴۱۰۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا پھر (مزدور کی اس چھوڑی ہوئی مزدوری سے) مزدوری لینے والے نے کام کیا، اس طرح اصل مال بڑھ گیا اور وہ شخص جس نے کسی دوسرے کے مال سے کام کیا اور اس میں نفع ہوا۔

۲۱۱۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں زہری نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا کہ پچھلی امت کے تین آدمی کہیں جا رہے تھے، رات گذارنے کے لئے انہوں نے ایک غار کی پناہ لی اور اس کے اندر داخل ہوئے اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان لڑھکی اور اس سے غار کا منہ بند ہو گیا سب نے کہا کہ اب اس چٹان سے تمہیں کوئی چیز نجات دینے والی نہیں سوا اس کے کہ سب، اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، ان میں سے ایک شخص نے اپنی دعا شروع کی، اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا، نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ اپنے مملوک (غلام وغیرہ) کو ایک دن مجھے ایک چیز کی تلاش میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو وہ سو چکے تھے۔ پھر میں نے ان کے لئے شام کا دودھ نکالا، لیکن ان کے پاس لایا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ مجھے یہ بات ہرگز اچھی معلوم نہیں ہوئی کہ ان سے پہلے اپنے بال بچوں یا اپنے کسی مملوک کو دودھ پلاؤں اس لئے میں وہیں کھڑا رہا دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ اور صبح بھی ہو گئی! اب میرے والدین بیدار ہوئے اور اپنا شام کا دودھ اس وقت پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس چٹان کی مصیبت کو ہم سے ہٹا دے۔ اس دعا کے نتیجہ میں صرف اتنا راستہ بن سکا کہ نکلنا اس سے اب بھی ممکن نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر دوسرے نے دعا کی اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی، سب

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) تسلیم ہے۔ یہود ونصاریٰ کو، کہ ان کی کتابیں اس طرح محفوظ نہیں ہیں جسطرح ان کے انبیاء پر نازل ہوئی تھیں یہ ملحوظ رہے کہ کام کا بنیادی نقطہ اس امانت کی حفاظت ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی امت کے لئے نازل فرمائی ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَهْزِئُ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ ۔

سے زیادہ میری محبوب! میں نے اسے اپنے لئے تیار کرنا چاہا لیکن اس کا رویہ میرے بارے میں غلط ہی رہا۔ اسی زمانہ میں ایک سال اسے کوئی سخت ضرورت ہوئی اور وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ خلوت میں وہ مجھ سے ملے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اب میں اس پر قابو پا چکا تھا لیکن اس نے کہا کہ تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ اس مہر کو تم حق کے بغیر توڑ دو یہ سن کر میں اپنے برے ارادے سے باز آگیا اور وہاں سے چلا آیا، حالانکہ وہ مجھے سب سے بڑھ کر محبوب تھی۔ اور میں نے اپنا دیا ہوا سونا بھی واپس نہیں لیا، اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے چنانچہ چٹان ذرا سی اور کھسکی، لیکن اب بھی اس سے باہر نہیں آیا جا سکتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور تیسرے نے دعا کی اے اللہ! میں نے چند مزدور کئے تھے، پھر سب کو ان کی مزدوری دی۔ لیکن ایک مزدور ایسا نکلا کہ اپنی مزدوری ہی چھوڑ گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگایا، اور (کچھ دنوں کی کوشش کے نتیجہ میں) بہت کچھ منافع ہو گیا، پھر کچھ دنوں کے بعد وہی مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اللہ کے بندے، مجھے میری مزدوری دے دو۔ میں نے کہا، یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو، اونٹ، گائے، بکری اور غلام، سب تمہاری مزدوری ہی ہے (یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر حاصل گیا ہے) وہ کہنے لگا، اللہ کے بندے! میرا مذاق نہ بناؤ۔ میں نے کہا، میں مذاق نہیں کرتا، چنانچہ اس شخص نے سب کچھ لیا اور اپنے ساتھ لے گیا۔ ایک چیز بھی اس میں سے باقی نہیں چھوڑی، تو اے اللہ! اگر میں نے یہ سب کچھ تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی اور یہ سب باہر نکل آئے۔

## بَاب ۱۴۱۱۔ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجْرَةِ الْحَمَّالِ

۱۴۱۱۔ جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کی اور پھر اسے صدقہ کر دیا، اور باربرداری کی اجرت؛

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ قَالَ مَا تَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ ؎

۲۱۱۷۔ ہم سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو بعض لوگ بازاروں میں جا کر بار برداری کرتے، ایک مد مزدوری ملتی (اور اس میں سے صدقہ کرتے) آج انہیں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم و دینار) ہیں۔ ابو وائل نے کہا ہمارا خیال ہے کہ ان کی مراد خود اپنی ذات سے تھی۔

## بَاب ۱۴۱۲۔ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ

ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِعْ هَذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا

۱۴۱۲۔ دلالی کی اجرت۔ ابن سیرین، عطاء ابراہیم اور حسن رحمہم اللہ دلالی پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر کسی سے کہا جائے کہ یہ کپڑا بیچ لاؤ، اتنی قیمت میں جتنا زیادہ ہو وہ تمہارا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ اگر کسی نے کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ۔

کہ اتنے میں اسے بیچ لاؤ جتنا نفع ہوگا وہ تمہارا ہے۔ یا دیہ کہا کہ) میرے اور تمہارے درمیان تقسیم ہوجائے گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرائط کے حدود میں رہیں۔

۲۱۱۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

۲۱۱۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی پیشوائی سے منع کیا تھا اور یہ کہ شہری، دیہاتی کا مال نہ بیچیں میں نے پوچھا، اے ابن عباس! "شہری دیہاتی کا مال نہ بیچیں" کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ ان کے دلال نہ بنیں (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔

## بَابٌ ۱۴۱۳۔ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

## ۱۴۱۳۔ کیا کوئی مسلمان دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا۔

۲۱۱۹۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے۔ ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا جب میری بہت سی مزدوری اس کے ذمے ہوگئی تو میں اس کے پاس آیا، تقاضا کرنے۔ وہ کہنے لگا کہ بخدا، میں تمہاری مزدوری اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا، خدا کی قسم! یہ تو اس وقت بھی نہیں ہوگا جب تم مر کے دوبارہ زندہ ہوگے اس نے کہا، کیا میں مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا! میں نے کہا کہ ہاں اس پر وہ بولا کہ پھر وہیں میرے پاس مال اور اولاد ہوگی اور وہیں تمہاری مزدوری دیدونگا۔ اسی پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی "کیا آپ نے

---

(حاشیہ سابقہ صفحہ) خرید و فروخت کے لئے کسی کو دلال بنانا جائز ہے، خواہ بیچنے والے کی طرف سے ہو یا خریدنے والے کی طرف سے! البتہ اجرت کی تعین ضروری ہے۔ اسی لئے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا جو قول نقل کیا ہے اسے علی الاطلاق نافذ نہیں کیا جائے گا کیوں کہ اس میں اجرت کی تعیین نہیں ہے۔ صرف اصل قیمت کی تعیین ہے۔ اگر قیمت کے بعد اجرت بھی متعین ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ عنوان کے ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان نقل کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے جو اصول شریعت سے متصادم نہ ہوں اور شریعت انہیں برداشت کر سکے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اس شخص کو دیکھا، جس نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال و اولاد دی جائے گی ۔"

**باب ۱۴۱۴۔ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ** وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ.

**۱۴۱۴۔ قبائل عرب میں سورہ فاتحہ کے ذریعہ جھاڑ پھونک پر جو دیا جاتا ہے۔** ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ کتاب اللہ سب سے زیادہ اس کی مستحق ہے کہ اس پر اجرت لی جائے۔ شعبی رحمہ نے فرمایا کہ معلم کو پہلے سے طے نہ کرنا چاہیئے (کہ پڑھانے پر مجھے اتنی تنخواہ ملنی چاہیئے) البتہ جو کچھ اسے دیا جائے لے لینا چاہیئے حکم نے فرمایا کہ میں نے کسی شخص سے یہ نہیں سنا کہ معلم کی اجرت کو اس نے ناپسند کیا ہو۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ (اپنے معلم کو) دس درہم دیتے تھے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ قسام (بیت المال کا ملازم جو تقسیم پر معمور ہو) کی اجرت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ (قرآن کی آیت میں سحت، فیصلہ میں رشوت لینے کے معنی میں ہے۔ اور لوگ (اندازہ لگانے والوں کو) اندازہ لگانے کی اجرت دیتے تھے[1]

**۲۱۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ** حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ

**۲۱۲۰۔** ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ سفر میں تھے، دوران سفر میں، عرب کے ایک قبیلہ میں ان کا قیام ہوا، صحابہ رض نے چاہا کہ انہیں قبیلہ والے اپنا مہمان بنالیں، لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا۔ اتفاق سے اسی قبیلہ کے سردار کو سانپ

---

لہ۔ متعدد مسئلے مصنف نے ایک ساتھ جمع کر دیئے ہیں۔ ایک ہے جھاڑ پھونک یا تعویذ وغیرہ کی اجرت لینا۔ یہ اگر حدود شریعت کے اندر ہوں تو اس کی اجرت جائز اور حلال ہے، کیونکہ اس میں کسی قسم کی عبادت کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ دوسری چیز ہے قرآن مجید کی تعلیم، اذان یا اقامت کی اجرت۔ اس مسئلہ میں قاضی خاں نے لکھا ہے کہ چونکہ قدیم میں بیت المال سے وظائف ملتے تھے اور اس طرح اہل علم کو فارغ البالی حاصل ہوتی تھی اس لئے اس دور میں عوام سے ان پر کسی طرح کی اجرت لینے سے منع کر دیا گیا تھا، اب اس طرح کی تمام چیزوں کا بار عوام پر آپڑا ہے اور بیت المال علماء کی کفالت نہیں کرتا۔ اس لئے اب ذمہ داری عوام پر آگئی کہ قرآن و حدیث کی تعلیم دینے والوں، ائمہ اور موذنوں کی کفالت کریں بہر حال دونوں مسئلوں کی نوعیت الگ ہے۔

۲۔ ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم میں، عرب میں ہوٹل وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا تھا، ٹھہرنے اور کھانے کے لئے کسی قسم کا انتظام اس کے سوا کوئی اور نہیں تھا کہ مسافر کسی کا مہمان بن جائے۔ اس لئے صحابہ نے اس کی درخواست کی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی وجہ سے اجنبیت کی حالت میں مہمان بنانے کی خاص طور سے تاکید فرمائی ہے ویسے عام حالات میں بھی میزبانی کے فضائل اسلام میں بہت

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَزَلُوا الْعَلَّةَ اَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْقِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَاَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِي رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا۔

نے ڈس لیا، قبیلہ والوں نے اپنی والی ہر طرح کی کوشش کر ڈالی لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہو سکا، ان کے کسی آدمی نے کہا کہ ان لوگوں کے یہاں بھی دیکھنا چاہیئے جو ہمارے قبیلہ میں قیام کئے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ کوئی چیز ان کے پاس نکل آئے۔ چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے، اس کے لئے ہم نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی لیکن فائدہ کچھ بھی نہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔ ایک صحابی نے فرمایا، بخدا میں اسے جھاڑ دوں گا، لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تھا، اس لئے اب میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا۔ آخر بکریوں کے ایک ریوڑ پر ان کا معاملہ طے ہوا (صحابی وہاں تشریف لے گئے) اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر چھو چھو کیا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو، وہ اٹھ کر چلنے لگا، تکلیف و درد کا نام نشان بھی نہیں باقی تھا بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو دے دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا وہ بولے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ نے سے پہلے کوئی تصرف نہ کرنا چاہیئے، پہلے ہم آپؐ سے اس کا ذکر کر لیں۔ اس کے بعد دیکھیں کہ آپ کیا حکم دیتے ہیں (تاکہ اس کے مطابق عمل کریں) چنانکہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔ آں حضور نے فرمایا، یہ تم کیسے کہتے ہو کہ سورۃ فاتحہ بھی ایک منتر ہے (بلکہ یہ تو خدا کا کلام اور حق ہے) اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کر لو اور ایک حصہ میرا بھی لگاد[1] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ شعبہ نے کہا کہ ابو البشر نے ہم سے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو المتوکل سے یہی حدیث سنی۔

## بَاب ۱۴۱۵۔ ضَرِيْبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْاِمَاءِ۔

## ۱۴۱۵۔ غلام کا خراج اور باندیوں کا خراج[2]، محتاط اندازے کے ساتھ۔

---

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) زیادہ ہیں اور خیانت کی تاکید بھی پوری طرح موجود ہے۔

[1] اسی بخاری میں متعدد واقعات اس نوعیت کے ملیں گے کہ جب کبھی اس طرح کے مسائل میں صحابہ کو تردد ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبہات کو پوری طرح دور کرنے کے لئے اور تاکہ ان کی دلداری بھی ہو جائے فرمایا کہ میرا بھی اس میں حصہ لگاؤ۔ ابھی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار کا قصہ گذر چکا ہے جو بالکل اسی نوعیت کا ہے۔

[2] آقا اپنے غلام یا باندی سے جو ٹیکس لیتا ہے کہ روزانہ یا ماہانہ یا ہفتہ وار تمہیں اتنی رقم دینی پڑے گی، اس کے لئے حدیث میں خراج غلہ اجرا اور ضریبۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے یہاں بھی یہی مراد ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۱۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ۔

۲۱۲۱- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طیبہ رضنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنا لگایا تو آپ نے انہیں ایک صاع یا دو صاع غلّہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو کی، جس کے نتیجے میں ان کا خراج کم کر دیا گیا تھا۔

## باب ۱۴۱۶ خَرَاجِ الْحَجَّامِ۔

۱۴۱۶- پچھنا لگانے والے کی اجرت۔

۲۱۲۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ۔

۲۱۲۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا تھا اور پچھنا لگانے والے کو اجرت بھی دی تھی۔

۲۱۲۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ۔

۲۱۲۳- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا تھا۔ اور پچھنا لگانے والے کو اس کی اجرت بھی دی تھی، اگر اس میں کوئی کراہت ہوتی تو آپ اجرت نہ دیتے۔

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ۔

۲۱۲۴- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عامر نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا تھا اور اور آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی بھی ظلم کو ہرگز روا نہیں رکھتے تھے (اس لئے آپ نے پچھنا لگوانے کی اجرت بھی پوری دی تھی۔)

## باب ۱۴۱۷ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

۱۴۱۷- جس نے کسی غلام کے مالکوں سے غلام کے محصول (خراج) میں کمی کے لئے گفتگو کی۔

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ۔

۲۱۲۵- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پچھنا لگانے والے غلام (ابو طیبہ) کو بلایا، انہوں نے آں حضور ؐ کے پچھنا لگایا اور آں حضور نے انہیں ایک یا دو صاع، یا ایک یا دو مد (راوی حدیث شعبہ کو شبہ تھا) دینے کے لئے (بطور اجرت) حکم دیا آپ نے (ان کے مالکوں سے بھی) ان کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے ان کا محصول کم کر دیا تھا۔

## باب ۱۴۱۸ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْإِمَاءِ وَكَرِهَ

۱۴۱۸ زانیہ کی کمائی اور باندی کی کمائی ابراہیم نے نوحہ کرنے والیوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



اِبْرَاهِيْمُ اَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَتَيَاتِكُمْ اِمَاءَكُمْ۔

اور گانے والیوں کی اجرت کو (نوحہ کرنے اور گانے پر) ناپسند قرار دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "اپنی باندیوں کو جبکہ وہ پاکدامنی بھی چاہتی ہوں، زنا کے لئے مجبور نہ کرو تاکہ اس طرح دنیا کی زندگی کے سامان بہم پہنچا سکو۔ لیکن اگر کوئی شخص انہیں مجبور کرتا ہے تو اللہ ان پر جبر کئے جانے کے بعد (انہیں معاف کرنے والا، ان پر رحم کرنے والا ہے۔ (قرآن کی آیت میں) فتیاتکم، اماءکم کے معنی میں ہے (یعنی تمہاری باندیاں)

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۲۱۲۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے، اور ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ (کے زنا) کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ۔

۲۱۲۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جحادہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندیوں کی (ناجائز) کمائی سے منع کیا تھا۔

## باب ۱۴۱۹۔ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

## ۱۴۱۹۔ نر کی جفتی (پر اجرت)

۲۱۲۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۲۱۲۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث اور اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حکم نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی (پر اجرت لینے) سے منع کیا تھا۔

## باب ۱۴۲۰۔ اِذَا اسْتَاْجَرَ اَرْضًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا

وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَيْسَ لِاَهْلِهٖ اَنْ يُّخْرِجُوْهُ اِلٰى تَمَامِ الْاَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَاِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تُمْضَى الْاِجَارَةُ اِلٰى اَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ جَدَّدَا الْاِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ

۱۴۲۰۔ کسی شخص نے زمین اجارہ پر لی، پھر فریقین میں سے ایک کا انتقال ہو گیا؟ ابن سیرین نے فرمایا کہ مدت متعینہ پوری ہونے تک میت کے ورثا کے لئے یہ جائز نہیں کہ مستاجر کو بے دخل کریں حکم، حسن اور ایاس بن معاویہ نے فرمایا کہ اجارہ اپنی مدت متعینہ تک باقی رہتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی آراضی (یہودیوں کو) آدھی پیداوار پر دی تھی، یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی نافذ رہا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں بھی۔ یہ کوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com



نہیں بیان کرتا کہ ابوبکر اور رضی اللہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد، آپ کے کئے ہوئے معاملہ اجارہ کی تجدید کی ہو[1]

۲۱۲۹ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرٰى عَلٰى شَيْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَّا اَحْفَظُهٗ وَاَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ رض۔

۲۱۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں کو) خیبر کی اراضی دے دی تھی کہ اس میں محنت کے ساتھ کاشت کریں اور پیداوار کا ادھا خود لے لیا کریں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اراضی کچھ عوض دے کر اجارہ پر دی جاتی تھیں، نافع نے اس عوض کی تعیین بھی کردی تھی لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اراضی میں عقد اجارہ سے منع کیا تھا۔ عبیداللہ نے نافع کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ (خیبر کے یہودیوں کے ساتھ وہاں کی زمین کا معاملہ برابر چلتا رہا) تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

# كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

## بَاب ۱۴۲۱۔ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ اِذَا كَانَ يَوْمَ اَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَتَخَارَجُ الشَّرِيْكَانِ وَاَهْلُ الْمِيْرَاثِ فَيَاْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَهٰذَا دَيْنًا فَاِنْ

۱۴۲۱۔ حوالہ کے مسائل قرض کو کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات، اور کیا اس عقد انتقال کو فسخ بھی کیا جاسکتا ہے؟ حسن اور قتادہ نے فرمایا کہ جب کسی کی طرف قرض منتقل کیا جارہا تھا تو اگر اس وقت وہ خوشحال تھا تو جائز ہے (یعنی اس انتقال کو فسخ نہیں کر سکتے) ابن عباس رضی اللہ عنہ

---

[1] احناف کے یہاں عقد اجارہ، متعاقدین میں سے کسی کی بھی موت سے فسخ ہوجاتا ہے۔ حضرت حسن وغیرہ رحمہم اللہ کا فتویٰ احناف کے مسلک کے خلاف ہے۔ امام بخاریؒ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ خیبر کی زمین کا معاملہ عقد اجارہ تھا۔ بعض محدثین نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیصلہ پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ تو "خراج مقاسمہ" تھا۔ جزیہ اہل خیبر سے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی لیا، نہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے، ظاہر ہے کہ وہ اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ جزیہ کی معافی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اور ان سے جزیہ اسی صورت میں لیا جاتا تھا جس کا ذکر حدیث میں ہے اسی میں کسی تجدید کی ضرورت ہی نہیں، جب تک سلطنت باقی رہے یہ باقی رہے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



تُوِیَ لِاَحَدِهِمَا لَمْ یَرْجِعْ عَلٰی صَاحِبِهٖ۔ نے فرمایا کہ دو شرکاء نے یا دو شخص نے آپس میں صلح کر لی (کہ جو چیز آپس میں تقسیم کی جانے والی ہے) اس میں سے نقد مال تو فلاں لے اور قرض (جو دوسروں کے ذمے ہے وہ) فلاں کا حصہ رہے تو (اس تقسیم کے بعد) اگر دونوں شرکاء میں سے کسی ایک کا حصہ ضائع ہو گیا تو اپنے دوسرے شریک پر کسی قسم کی ذمہ داری نہیں ڈال سکتا۔

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ۔

۲۱۳۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے، اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (قرض ادا کرنے میں) مالدار کی طرف سے ٹال مٹول ظلم ہے۔ اور (اگر کسی کا قرض) کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہیے (کیونکہ عام حالات میں اس سے قرض وصول کرنے میں زیادہ آسانی رہتی ہے)

## باب ۱۴۲۲۔ اِذَا اَحَالَ عَلٰی مَلِیٍّ فَلَیْسَ لَهٗ رَدٌّ۔

## ۱۴۲۲۔ جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے تو اسے رد نہ کرنا چاہیے۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَّمَنْ اُتْبِعَ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ۔

۲۱۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول ظلم ہے۔ اور کسی کا قرض کسی مالدار کے حوالہ کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔

## باب ۱۴۲۳۔ اِنْ اَحَالَ دَیْنَ الْمَیِّتِ عَلٰی رَجُلٍ جَازَ۔

## ۱۴۲۳۔ اگر کسی میت کا قرض کسی (زندہ) شخص کی طرف منتقل کیا جائے تو جائز ہے۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَیْئًا قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْهِ ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَیْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَیْئًا فَقَالُوْا ثَلٰثَةَ دَنَانِیْرَ فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَیْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَیْهِ دَیْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِیْرَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَیْهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۱۳۲۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ آیا لوگوں نے آنحضور سے عرض کیا کہ آپ اس کی نماز پڑھا دیجئے۔ اس پر آنحضور نے پوچھا، کیا اس پر کوئی قرض تھا؟ صحابہ نے بتایا کہ نہیں کوئی قرض نہیں تھا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا، تو میت نے کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کوئی ترکہ بھی نہیں چھوڑا۔ پھر آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا۔ صحابہ رض نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا، کسی کا قرض بھی میت پر تھا؟ عرض کیا گیا کہ تھا۔ آنحضور نے پھر دریافت

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَعَلَیَّ دَیْنُہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔

فرمایا، کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑا ہے! لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ ؐ نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھائی پھر تیسرا جنازہ لایا گیا۔ صحابہ نے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس کی نماز پڑھا دیجئے۔ آں حضورؐ نے ان کے متعلق بھی وہی دریافت فرمایا، کیا کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں آنحضور نے دریافت فرمایا، اور ان پر کسی کا قرض بھی تھا؟ صحابہ نے کہا کہ ہاں تین دینار تھا۔ آنحضور نے اس پر ارشاد فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تمہیں لوگ نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ (ایک صحابی کو اس فضیلت سے محروم ہوتے دیکھ کر) بولے، یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز پڑھا دیجئے، قرض ان کا میں ادا کر دوں گا۔ تب آں حضورؐ نے ان کی نماز پڑھائی۔

## باب ۱۴۲۴۔ الْکَفَالَۃِ فِی الْقَرْضِ وَالدُّیُوْنِ

بِالْاَبْدَانِ وَغَیْرِھَا وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَہٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰی جَارِیَۃِ امْرَاَتِہٖ فَاَخَذَ حَمْزَۃُ مِنَ الرَّجُلِ کَفِیْلًا حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی عُمَرَ وَکَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَہٗ مِائَۃَ جَلْدَۃٍ فَصَدَّقَھُمْ وَعَذَرَہٗ بِالْجَھَالَۃِ وَقَالَ جَرِیْرٌ وَّالْاَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِی الْمُرْتَدِّیْنَ وَکَفِّلْھُمْ فَتَابُوْا وَکَفَلَھُمْ عَشَائِرُھُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَکَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَقَالَ الْحَکَمُ یَضْمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ھُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ

## ۱۴۲۴۔ قرض اور دین کے معاملہ میں کسی کی شخصی وغیرہ (مالی) ضمانت

ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی نے اور ان سے ان کے والد (حمزہ) نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا۔ (جہاں وہ صدقہ وصول کر رہے تھے وہاں کے) ایک شخص نے اپنی بیوی کی باندی سے ہمبستری کر لی تھی۔ حمزہ نے اس کی ایک شخص سے پہلے ضمانت لی، یہاں تک کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہی اس شخص کو سو کوڑوں کی سزا دے چکے تھے۔ اس لئے آپ نے ان لوگوں کی تصدیق کی۔ (مسئلہ) نہ جاننے کی وجہ سے آپ نے ان کا عذر قبول کر لیا تھا۔ جریر اور اشعث نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ ان سے توبہ کرائیے اور ان کی ضمانت طلب کیجئے۔ چنانچہ انہوں نے توبہ کر لی تھی اور ضمانت خود انہیں کے قبیلہ والوں نے دی تھی۔ حماد نے فرمایا کہ اگر کسی نے شخصی ضمانت دی، پھر اس کا انتقال ہو

---

۱؎۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے مال کا مالک نہیں ہوتا، لیکن ان صاحب نے یہ سمجھا کہ بیوی کی باندی سے بھی اس طرح متمتع ہو سکتے ہیں جس طرح اپنی باندی سے انہیں حق پہنچتا ہے۔ اس غلط فہمی میں وہ زنا کے مرتکب ہوئے تھے۔ ادھر حدود، بعض اوقات شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب صورت حال بیان کی گئی تو آپ نے ان کی حد تو ساقط کر دی جو شادی شدہ ہونے کی وجہ سے رجم ہونا چاہیے تھی۔ لیکن تعزیراً سو کوڑے لگوائے پھر جب حضرت حمزہ صدقہ وصول کرنے گئے تو کسی طرح ان کے علم میں بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا قَالَ ائْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَإِنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا۔

گویا تو اس کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے (انتقال کی وجہ سے) لیکن حکم نے کہا کہ ذمہ داری اب بھی اس پر باقی رہے گی۔

ابو عبد اللہ نے کہا کہ لیث نے بیان کیا، ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہرمز نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا کہ انہوں نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض مانگا، انہوں نے کہا کہ پہلے ایسے گواہ لاؤ جن کی گواہی پر مجھے اعتبار ہو۔ قرض مانگنے والے بولے کہ گواہ کی حیثیت سے تو بس اللہ کافی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اچھا کوئی ضامن لاؤ قرض مانگنے والے بولے کہ ضامن کی حیثیت سے بھی بس اللہ ہی کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سچی بات کہی تم نے چنانچہ ایک متعین مدت تک کے لئے انہیں قرض دے دیا یہ صاحب قرض لے کر دریائی سفر پر روانہ ہوئے اور پھر اپنی ضرورت پوری کر کے کسی سواری (کشتی وغیرہ) کی تلاش کی تاکہ اس سے دریا پار کر کے اس متعینہ مدت تک قرض دینے والے کے پاس پہنچ سکیں جو ان سے طے پائی تھی (اور ان کا قرض ادا کر دیں) لیکن کوئی سواری نہیں ملی، آخر انہوں نے ایک لکڑی لی اور اس میں ایک سوراخ بنایا، پھر ایک ہزار دینار اور ایک خط (اس مضمون کا کہ) ان کی طرف سے قرض دینے والے کی طرف (یہ دینار بھیجے جا رہے ہیں) اور اس کا منہ بند کر دیا اور اسے دریا پر لے کر آئے، پھر کہا، اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہدیا تھا کہ ضامن کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور

---

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ۔ بات آئی انہوں نے سمجھا کہ کوئی نیا واقعہ ہے لیکن لوگوں نے بتایا کہ اس کا فیصلہ تو خود عمر رضی اللہ عنہ کبھی کا کر چکے ہیں۔ انہیں پوری طرح اعتبار نہ آیا۔ اس لئے قبیلہ والوں میں سے کسی نے اپنی ضمانت پیش کی کہ آپ عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق کر لیجئے چنانچہ انہوں نے یہ ضمانت قبول کی اور عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق چاہی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وہ بھی تجھ پر راضی تھا، اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو اس کا بھی جواب میں نے یہی دیا کہ اللہ گواہ کی حیثیت سے کافی ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا تھا اور (تو جانتا ہے کہ) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے جس کے ذریعہ میں اس کا قرض اس تک (مدت متعینہ پر) پہنچا سکوں لیکن مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اب میں اس کو تیرے ہی سپرد کرتا ہوں (کہ تو اس تک پہنچا دے) چنانچہ اس نے وہ لکڑی جس میں رقم تھی، دریا میں بہا دی۔ اب وہ دریا میں تھی اور وہ صاحب واپس ہو چکے تھے۔ اگرچہ فکر اب بھی یہی تھا کہ کسی طرح کوئی جہاز ملے جس کے ذریعہ اپنے شہر جا سکیں۔ دوسری طرف وہ صاحب جنہوں نے قرض دیا تھا، اسی تلاش میں (بندرگاہ) آئے کہ ممکن ہے کوئی جہاز ان کا مال لے کر آیا ہو لیکن وہاں انہیں ایک لکڑی ملی وہی جس میں مال تھا (جو قرض لینے والے نے ان کے نام بھیجا تھا۔ انہوں نے وہ لکڑی اپنے گھر کے ایندھن کے لئے لے لی، پھر جب اسے چیرا تو اس میں سے دینار نکلے اور ایک خط بھی! (کچھ دنوں بعد وہ صاحب جب اپنے وطن پہنچے) تو قرض خواہ کے یہاں آئے اور (دوبارہ) ایک ہزار دینار ان کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا کہ بخدا! میں تو برابر اسی کوشش میں رہا کہ کوئی جہاز ملے تو تمہارے پاس تمہارا مال لے کر پہنچوں، لیکن اس دن سے پہلے جبکہ میں یہاں پہنچنے کے لئے سوار ہوا مجھے اپنی کوششوں میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے پوچھا، اچھا یہ تو بتاؤ، کوئی چیز بھی میرے نام آپ نے بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا، بتا تو رہا ہوں آپ کو، کہ کوئی جہاز مجھے اس جہاز سے پہلے نہیں ملا جس سے میں آج پہنچا ہوں۔ اس پر قرض خواہ نے کہا کہ پھر اللہ نے بھی آپ کا وہ قرض ادا کر دیا جسے آپ نے لکڑی میں بھیجا تھا چنانچہ وہ صاحب اپنا ہزار دینار لے کر خوش خوش واپس ہو گئے۔

## باب ۱۴۲۵۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ۞

۱۴۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "جن لوگوں سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا ہے، ان کا حصہ ادا کرو۔"

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهِ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نَسَخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ اِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيْحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصِيْ لَهٗ۞

۲۱۳۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ادریس نے، ان سے طلحہ بن مصرف نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (قرآن مجید کی آیت) لكل جعلنا موالی کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (موالی کے معنی) ورثہ کے ہیں اور والذین عاقدت ایمانکم (کا قصہ یہ ہے کہ) مہاجرین جب مدینہ آئے تو مہاجرین کے ورثا انصار ہی ہوتے تھے ان کے رشتہ دار نہیں ہوتے تھے، یہ اس اخوت کی وجہ سے تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی ہوئی تھی۔ پھر جب آیت لكل جعلنا موالی نازل ہوئی (مہاجرین کے ورثا کے آجانے کے بعد) تو پہلی آیت والذین عاقدت ایمانکم منسوخ ہو گئی (اب پہلی مواخات منسوخ قرار پائی) سوا امداد، تعاون اور خیر خواہی کے (کہ یہ ہر مسلمان پر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے ضروری ہے) البتہ میراث کا حکم (انصار و مہاجرین کے درمیان مواخاۃ کی وجہ سے) منسوخ قرار پایا۔ اور وصیت جتنی چاہے کی جا سکتی ہے۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَ

۲۱۳۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر

www.sirat-e-mustaqeem.com



جَعْفَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواخات سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ سے کرائی تھی۔

۲۱۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رضؓ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِيْ۔

۲۱۳۵- ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، اسلام میں عہد و پیمان نہیں معتبر ہوں گے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انصار اور قریش کے درمیان، میرے گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا۔

## بَابُ ۱۴۲۶۔ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ۔

## ۱۴۲۶- جو شخص کسی مردے کے قرض کا ضامن بنے تو اس کے بعد اس سے رجوع نہیں کر سکتا حسن رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

۲۱۳۶ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۲۱۳۶- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کسی کا جنازہ آیا، نماز پڑھنے کے لئے! آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھادی۔ پھر ایک جنازہ آیا، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا ہاں، تھا۔ یہ سن کر آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تم ہی نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بول اٹھے، یا رسول اللہ! ان کا قرض میں ادا کر دوں گا تب آں حضورؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۲۱۳۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا

۲۱۳۷- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن علی سے سنا اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بحرین سے (جزیہ کا) مال آیا تو میں تمہیں اس طرح دوں گا لیکن بحرین سے مال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک نہیں آیا۔ پھر جب اس کے بعد وہاں سے مال آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کرا دیا کہ جس سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہو یا آپ پر کسی کا قرض ہو تو وہ ہمارے یہاں آجائے چنانچہ میں حاضر ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com



اور عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ باتیں فرمائی تھیں
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا، میں نے اسے شمار کیا تو وہ پانچ سو کی رقم تھی، پھر فرمایا کہ اس کے دوگنا اور لے لو۔

## باب ۱۴۲۷. جَوَارِ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهٖ

## ۱۴۲۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (ایک مشرک کی) امان اور اس کے ساتھ آپ کا معاہدہ۔

۲۱۳۸ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ اِلَّا وَهُمَا یَدِیْنَانِ الدِّیْنَ وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا یَدِیْنَانِ الدِّیْنَ وَلَمْ یَمُرَّ عَلَیْنَا یَوْمٌ اِلَّا یَاْتِیْنَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّهَارِ بُکْرَةً وَّعَشِیَّةً فَلَمَّا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَکْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَرْکَ الْغِمَادِ لَقِیَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَیِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَخْرَجَنِیْ قَوْمِیْ فَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسِیْحَ فِی الْاَرْضِ فَاَعْبُدَ رَبِّیْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ اِنَّ مِثْلَکَ لَا یَخْرُجُ وَلَا یُخْرَجُ فَاِنَّکَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ وَاَنَا لَکَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّکَ بِبِلَادِکَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَطَافَ فِیْ اَشْرَافِ کُفَّارِ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَا یَخْرُجُ مِثْلُهٗ وَلَا یُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا یَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَیَصِلُ الرَّحِمَ وَیَحْمِلُ الْکَلَّ وَیَقْرِی الضَّیْفَ وَیُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنْفَذَتْ قُرَیْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَاٰمَنُوْا اَبَا بَکْرٍ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَکْرٍ فَلْیَعْبُدْ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ فَلْیُصَلِّ وَلْیَقْرَاْ مَا شَاءَ وَلَا یُؤْذِیْنَا بِذٰلِکَ وَلَا یَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا قَدْ خَشِیْنَا اَنْ یَّفْتِنَ اَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذٰلِکَ ابْنُ

۲۱۳۸۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو اسی دین اسلام کا متبع پایا۔ اور ابو صالح نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے اور ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا، کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں صبح و شام، دونوں وقت تشریف نہ لاتے ہوں۔ پھر جب مسلمانوں کو بہت زیادہ (مکہ میں) پریشان کیا جانے لگا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی نیت سے حبشہ کا قصد کیا۔ جب آپ برک الغماد پہنچے تو وہاں آپ کی ملاقات قارہ کے سردار ابن الدغنہ (جو مشرک تھا) سے ہوئی، اس نے پوچھا، ابو بکر، کہاں کا ارادہ ہے! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے۔ اور اب تو یہی ارادہ ہے کہ دنیا میں پھروں اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہوں۔ اس پر ابن الدغنہ نے کہا کہ آپ جیسا انسان (اپنے وطن سے) نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جا سکتا ہے، کہ آپ تو محتاجوں کے لئے کماتے ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ مجبوروں کا بوجھ اپنے سر لیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبت کا دفاع کرتے ہیں، آپ کو میں امان دیتا ہوں، آپ چلیے اور اپنے ہی شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ ابن الدغنہ اپنے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لایا اور (مکہ پہنچ کر) کفار قریش کے تمام اشراف کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابو بکر جیسا فرد (اپنے وطن

الدَّغِنَةِ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَطَفِقَ اَبُوْبَکْرٍ یَعْبُدُ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ وَلَا
یَسْتَعْلِنُ بِالصَّلٰوةِ وَلَا الْقِرَآءَةِ فِیْ غَیْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِیْ
بَکْرٍ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ وَبَرَزَ فَکَانَ یُصَلِّیْ فِیْهِ وَیَقْرَأُ
الْقُرْاٰنَ فَیَتَقَصَّفُ عَلَیْهِ نِسَآءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَبْنَآؤُهُمْ
یَعْجَبُوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ رَجُلًا بَکَّآءً لَا یَمْلِكُ
دَمْعَهٗ حِیْنَ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَیْشٍ مِّنَ
الْمُشْرِکِیْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَی ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا لَهٗ
اِنَّا کُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَکْرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ وَاِنَّهٗ جَاوَزَ
ذٰلِكَ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ وَاَعْلَنَ الصَّلٰوةَ وَالْقِرَآءَةَ
وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ یَّفْتِنَ اَبْنَآءَنَا وَنِسَآءَنَا فَاْتِهٖ فَاِنْ اَحَبَّ
اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلٰٓی اَنْ یَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰٓی اِلَّآ
اَنْ یُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا
کَرِهْنَآ اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّیْنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ
قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاَتَی ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِیْ
عَقَدْتُّ لَكَ عَلَیْهِ فَاِمَّآ اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰی ذٰلِكَ وَاِمَّآ اَنْ تَرُدَّ
اِلَیَّ ذِمَّتِیْ فَاِنِّیْ لَآ اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّیْٓ اُخْفِرْتُ فِیْ
رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اِنِّیْٓ اَرُدُّ اِلَیْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰی
بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ بِمَکَّةَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُرِیْتُ دَارَ
هِجْرَتِکُمْ رَاَیْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ وَهُمَا
الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ حِیْنَ ذَکَرَ
ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ
بَعْضُ مَنْ کَانَ هَاجَرَ اِلٰٓی اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْبَکْرٍ مُّهَاجِرًا
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِكَ فَاِنِّیْٓ اَرْجُوْٓ
اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ هَلْ تَرْجُوْ ذٰلِكَ بِاَبِیْٓ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ
اَبُوْبَکْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَصْحَبَهٗ وَ
عَلَفَ رَاحِلَتَیْنِ کَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔

سے) نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جا سکتا ہے، کیا ایسے شخص کو بھی
نکال دو گے جو محتاجوں کے لئے کماتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے، مجبوروں
اور کمزوروں کا بوجھ اپنے سر لیتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور حق پر قائم
رہنے کی وجہ سے کسی انسان پر آنے والی مصیبت کا دفاع کرتا ہے۔
چنانچہ قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو مان لیا اور ابوبکر رضی کو امان دے
دی۔ پھر ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر کو اس کی تاکید کر دینا کہ اپنے رب کی
عبادت اپنے گھر ہی میں کریں۔ وہاں جس طرح چاہیں نماز پڑھیں اور
تلاوت کریں لیکن ہمیں ان چیزوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں نہ ڈالیں
اور نہ اس میں کسی قسم کا اظہار و اعلان کریں، کیونکہ ہمیں اس کا ڈر لگا
رہتا ہے کہ کہیں ہماری اولاد اور ہماری عورتیں فتنہ میں نہ پڑ جائیں
ابن الدغنہ نے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ گفتگو سنائی تو آپ اپنے
رب کی عبادت گھر کے اندر ہی کرتے لگے۔ نہ نماز میں کسی قسم کا اظہار و
اعلان کرتے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ تلاوت کرتے۔ پھر
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں ایک بات آئی اور انہوں نے اپنے گھر
کے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ (چبوترہ) منتخب کر لی۔ اب آپ
سب کے سامنے آ گئے وہیں نماز پڑھنے لگے اور اسی جگہ تلاوت قرآن
کرنے لگے پھر کیا تھا مشرکین کی عورتیں اور بچوں کا مجمع لگنے لگا۔ سب
حیرت اور پذیرائی کی نظروں سے انہیں دیکھتے رہتے۔ ابوبکر بڑے
رونے والے انسان تھے جب قرآن پڑھنے لگتے تو آنسوؤں پر قابو نہ
رہتا۔ اس صورت حال سے مشرک اشراف قریش بہت گھبرائے اور سب
نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا۔ ابن الدغنہ ان کے پاس آیا تو ان سب نے اس
سے کہا کہ ہم نے تو ابوبکر کو اس لئے امان دی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت
گھر کے اندر کریں لیکن وہ تو زیادتی پر اتر آئے اور گھر کے سامنے
نماز پڑھنے کی ایک جگہ (چبوترہ) بنا لی۔ نماز بھی سب کے سامنے پڑھنے
لگے اور تلاوت بھی سب کے سامنے کرنے لگے۔ ڈر ہمیں اپنی اولاد اور
عورتوں کا ہے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائیں اس لئے اب تم ان کے
پاس جاؤ (اور انہیں سمجھاؤ) اگر وہ اس پر تیار ہو جائیں کہ اپنے رب کی
عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کریں پھر تو کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر انہیں اس سے انکار ہو تو تم اس سے کہو کہ وہ تمہاری امان تمہیں
واپس کر دیں (یعنی تم اپنی امان ان سے اٹھا لو) کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری امان کو ہم توڑیں لیکن اس طرح انہیں اظہار اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



اعلان بھی کرنے نہیں دبیں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد ابن الدغنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم ہے وہ شرط جس پر میرا آپ سے عہد ہوا تھا۔ اب یا آپ اس شرط کی حدود میں رہیے یا میری امان مجھے واپس کر دیجئے کیونکہ یہ میں پسند نہیں کرتا کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو امان دی تھی لیکن (میری خواہش علی الرغم) وہ امان توڑ دی گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں۔ میں تو بس اپنے اللہ کی امان سے خوش ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ ہی میں قیام فرما تھے۔ آں حضور نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھا دیا گیا ہے۔ میں نے ایک کھاری زمین دیکھی ہے (خواب میں) جہاں کھجور کے درخت ہیں اور وہ دو پتھریلے میدانوں کے درمیان میں پڑتی ہے۔ (مراد مدینہ منورہ سے تھی) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اظہار کر دیا تھا تو جن مسلمانوں نے ہجرت کرنی چاہی وہ مدینہ ہی ہجرت کر کے چلے گئے۔ بلکہ بعض وہ صحابہ بھی جو حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے، مدینہ آگئے ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جلدی نہ کرو، امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، میرے باپ آپ پر فدا ہوں! کیا آپ کو اس کی توقع ہے آنحضور نے فرمایا کہ ہاں! چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگے تاکہ آپ کے ساتھ ہجرت کریں۔ ان کے پاس دو اونٹ تھے۔ انہیں چار مہینے تک سمر کے پتے کھلاتے رہے[1]۔

## باب ۱۴۲۸ ۔ الدَّیْنِ

۱۴۲۸ ۔ قرض

۲۱۳۹ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

۲۱۳۹ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسی میت کو (نماز جنازہ کے لئے) لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کیلئے بھی کچھ چھوڑا ہے (جس سے وہ ادا کیا جا سکے) پھر اگر کوئی آپ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا ترکہ ہے جس سے قرض ادا کیا جا سکتا ہے تو آپ اس کی نماز پڑھاتے ورنہ آپ مسلمانوں ہی سے فرما دیتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، اس لئے اب جو مسلمان بھی وفات پا جائے اور مقروض رہا ہو تو اسے بھرنا میرے ذمے ہے لیکن جو مسلمان مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔

## باب ۱۴۲۹ ۔ وَكَالَةِ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ

۱۴۲۹ ۔ وکالت کے مسائل[2] تقسیم وغیرہ کے کام میں ایک

---

[1] تاکہ خوب فربہ ہو جائیں اور سفر میں آسانی رہے۔ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا اور ایک اپنے لئے یہ حدیث آئندہ ہجرت کے بیان کے سلسلے میں مزید تفصیل سے آئے گی۔ یہاں اسے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مشرک کی ضمانت قبول کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی علم میں یہ بات تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا۔

ایک شریک کا اپنے دوسرے شریک کو وکیل بنانا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی کے جانور میں شریک کیا اور پھر انھیں اس کی تقسیم کا حکم دیا۔

۲۱۴۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا۔

۲۱۴۰ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ ان قربانی کے جانوروں کے جھول اور ان کے چمڑے کو میں صدقہ کر دوں جنہیں میں نے ذبح کیا تھا۔

۲۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ بِهِ۔

۲۱۴۱ - ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ کی تھیں تاکہ صحابہ میں ان کی تقسیم کر دی جائے ایک بکری کا بچہ (تقسیم کے بعد) باقی رہ گیا جب اس کا ذکر انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

## باب ۱۴۲۰ - إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ۔

۱۴۲۰ - اگر کوئی مسلمان کسی دارالحرب کے باشندے کو، دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

۲۱۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ لَا أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهُ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ

۲۱۴۲ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے صالح کے دادا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیہ بن خلف سے یہ معاہدہ اپنے اور اس کے درمیان لکھوایا کہ وہ میری جائداد کی جو مکہ میں ہے حفاظت کرے اور میں اس کی جائداد کی جو مدینہ میں ہے حفاظت کروں۔ (لکھتے وقت) جب میں نے (اپنے نام کا ایک جزء) الرحمن کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ میں رحمان کو کیا جانوں۔ تم اپنا وہ نام لکھواؤ جو جاہلیت میں تھا۔ چنانچہ میں نے عبد عمرو لکھوا دیا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میں ایک پہاڑ کی طرف گیا تاکہ لوگوں کی آنکھ بچا کر اس کی حفاظت کر

---

(حاشیہ سابقہ صفحہ) وکالت سونپنے اور نگرانی کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ شرعی نقطۂ نظر سے وکالت کسی شخص کا دوسرے کسی شخص کو اپنا کسی معاملہ میں قائم مقام بنا دینے کا نام ہے۔ یہ وکالت مطلق یعنی کسی شرط کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مقید بھی یعنی جانبین یا کسی ایک کی طرف شرعی حدود میں رہتے ہوئے کوئی شرط لگا دی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَبَوْا حَتَّى يَتْبَعُونَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ ابْرُكْ فَبَرَكَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذَلِكَ الْأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ۔

سکوں لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور فوراً ہی انصار کی ایک مجلس میں آگئے۔ انہوں نے اہل مجلس سے کہا کہ یہ دیکھو امیہ بن خلف موجود ہے اگر امیہ بچ نکلا تو میری ناکامی ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ انصار کی ایک جماعت ہمارے پیچھے ہولی۔ جب مجھے خوف ہوا کہ اب یہ لوگ ہمیں آلیں گے تو میں نے اس کے ایک لڑکے کو آگے کر دیا تاکہ اس کے ساتھ (آنے والی جماعت) مشغول رہے۔ لیکن لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور پھر ہماری ہی طرف بڑھنے لگے۔ امیہ بہت بھاری جسم کا تھا اس لئے اسے بھاگا نہیں جاتا تھا) آخر جب جماعت انصار نے (بلال رضی اللہ کی راہنمائی میں) ہمیں آلیا تو میں نے اس سے کہا کہ زمین پر لیٹ جا۔ جب وہ زمین پر پڑ گیا تو میں نے اپنا جسم اس کے اوپر ڈال دیا تاکہ لوگوں کو (اس کے قتل کرنے سے) روک سکوں۔ لیکن لوگوں نے میرے نیچے سے اس کے جسم پر تلوار کی ضربات لگائیں اور اسے قتل کر کے ہی چھوڑا۔ ایک صاحب نے اپنی تلوار سے میرے پاؤں کو بھی زخمی کر دیا تھا۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اس کا نشان اپنے قدم کے اوپر ہی دکھاتے تھے۔[1]

## بَاب ۱۴۳۱ - الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ

وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ۔

۲۱۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ۔

### ۱۴۳۱۔ صرف اور وزن میں وکالت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیع صرف کے لئے وکیل بنایا تھا۔

۲۱۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمن بن عوف نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں، ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا وہ عمدہ قسم کی کھجور (وصول کر کے) لائے، تو آں حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور، (اس سے گھٹیا قسم کی) دو صاع کھجور کے بدلے میں اور دو صاع، تین صاع کے بدلے میں لیتے ہیں، لیکن آنحضور نے انہیں ہدایت فرمائی کہ ایسا نہ کیا کریں، (البتہ ردی کھجور وصول کرو) انہیں دراہم کے بدلے بیچ کر، ان دراہم سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو، جو چیزیں وزن کر کے بیچی جاتی ہیں ان کا بھی آپ نے یہی حکم

[1] امیہ بن خلف، اسلام کا شدید ترین دشمن، بلال رضی اللہ عنہ کا مکہ میں آقا تھا اس نے بلال رضی اللہ عنہ کو جو انتہائی شدید اذیتیں اسلام سے پھیرنے کے لئے دی تھیں اسے سب جانتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی جب ایک صحابی عہد کر لیتے ہیں تو اسے یوں نباہتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اتحاد ملت وکالت میں شرط نہیں ہے، یہ تو زندگی کی ایک عام ضرورت ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم سب کا تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بیان فرمایا۔[1]

**باب ۱۴۳۲۔** اِذَا اَبْصَرَ الرَّاعِیْ اَوِ الْوَكِيْلُ شَاةً تَمُوْتُ اَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَاَصْلَحَ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادُ۔

**۲۱۴۴ حَدَّثَنَا** اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَّنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَاْكُلُوْا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُرْسِلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّسْاَلُهٗ وَاَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ اَوْ اَرْسَلَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَيُعْجِبُنِيْ اَنَّهَا اَمَةٌ وَّاَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

**۱۴۳۲۔** چرانے والے نے یا وکیل نے بکری کو مرتے ہوئے یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو) ذبح یا جس چیز کے خراب ہو جانے کا خطرہ تھا اسے ٹھیک کر دیا؟

**۲۱۴۴۔** ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے معتمر سے سنا، انہیں عبیداللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے انہوں نے ابن کعب بن مالک سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلع پہاڑی کے قریب چرنے جاتا تھا (انہوں نے بیان کیا کہ) ہماری ایک باندی نے ہمارے ہی ریوڑ کی ایک بکری کو (جب کہ وہ چر رہی تھی) دیکھا کہ مرنے کے قریب ہے۔ اس نے ایک پتھر توڑ کر اس بکری کو ذبح کر دیا پھر (جب وہ بکری گھر آئی تو) انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں، اس کا گوشت نہ کھانا یا یہ کہا کہ جب تک میں کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کے متعلق پوچھنے کے لیے نہ بھیجوں (اور وہ مسئلہ معلوم کر کے نہ آ جائے اس کا گوشت نہ کھانا) چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا یا (یہ بیان کیا کہ کسی کو) پوچھنے کے لئے بھیجا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھانے کے لئے ہی فرمایا عبیداللہ نے کہا کہ مجھے یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ باندی (عورت) ہونے کے باوجود اس نے ذبح کر دیا۔ اس روایت کی متابعت عبدہ نے عبیداللہ کے واسطے سے کی ہے۔

**باب ۱۴۳۳۔** وِكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ وَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى قَهْرَمَانِهٖ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ اَنْ يُّزَكِّيَ عَنْ اَهْلِهِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ۔

**۱۴۳۳۔** حاضر اور غیر حاضر دونوں کو وکیل بنانا جائز ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وکیل کو جو ان کے یہاں موجود نہیں تھے، لکھا کہ چھوٹے بڑے ان کے تمام گھر والوں کی طرف سے صدقہ فطر نکال دیں۔

**۲۱۴۵ حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَهٗ

**۲۱۴۵۔** ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک

---

[1] صاع، ایک پیمانہ تھا۔ کھجور اس پیمانے سے ناپ کر بیچی جاتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کی خرید و فروخت تول کر ہوتی تھی، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بھی یہی حکم بیان فرمایا کہ یہ برابر برابر بیچی جائیں، ایسا نہ ہو کہ ہم جنس ہونے کے باوجود، وزن کی کمی اور زیادتی کے ساتھ انہیں بیچا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ

خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آنحضور نے فرمایا (اپنے صحابہ سے) کہ ادا کر دو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا نہیں ملا، البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہی انہیں دے دو، اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا پورا حق دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو (دوسروں کے حقوق کو) پوری طرح ادا کر دیتے ہوں۔

## باب ۱۴۳۴ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ.

## ۱۴۳۴۔ قرض ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا۔

۲۱۴۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

۲۱۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے قرض کا) تقاضہ کرنے آیا اور سخت سست کہنے لگا۔ صحابہ (کو اس کے طرز عمل سے غصہ آیا اور وہ) اس کی طرف بڑھے لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے جانور (جو قرض میں تھا) کی عمر کا جانور دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو (دوسروں کا حق) پوری طرح ادا کر دیتا ہو۔

## باب ۱۴۳۵ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيلٍ أَوْ شَفِيعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبِي لَكُمْ.

## ۱۴۳۵۔ کوئی چیز کسی قوم کے وکیل یا نمائندے کو ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔ دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے، قبیلہ ہوازن کے وفد سے، جب انہوں نے غنیمت کا مال واپس کرنے کے لئے کہا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرا حصہ تم لے سکتے ہو۔"

۲۱۴۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ

۲۱۴۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عروہ یقین کے ساتھ بیان کرتے تھے اور انہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (غزوۂ حنین میں فتح کے بعد) جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے مال و دولت اور ان کے قیدی انہیں واپس کر دیے جائیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعُوْا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا

نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سچی بات، مجھے سب سے زیادہ پسند ہے تمہیں اپنے دو مطالبوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اختیار کرنا ہو گا، یا قیدی واپس لے لو یا مال! میں اس پر غور و فکر کرنے کی وفد کو مہلت بھی دیتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے واپسی کے بعد ان کا (جعرانہ) میں تقریباً دس دن تک انتظار کیا۔ پھر جب قبیلہ ہوازن کے نمائندوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آں حضور ان کے مطالبہ کا صرف ایک ہی جز تسلیم کر سکتے ہیں تو انہوں نے (دوبارہ ملاقات کر کے) کہا کہ ہم صرف اپنے ان لوگوں کو واپس لینا چاہتے ہیں جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کیا پہلے اللہ تعالیٰ کی، اس شان کے مطابق، ثنا بیان کی پھر فرمایا، امابعد یہ تمہارے بھائی توبہ کر کے تمہارے پاس آئے تھے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں، اب جو شخص اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے (یعنی قبیلے والوں کے جو آدمی جس کے پاس ہوں وہ انہیں چھوڑ دے) تو اسے کر گذرنا چاہیے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہم اس کے اس حصہ کو اس وقت واپس کر دیں جب اللہ تعالیٰ (آج کے بعد) سب سے پہلا مال غنیمت کہیں سے دے تو اسے بھی کر گذرنا چاہیے (اور اس کا حصہ آئندہ مال غنیمت حاصل ہونے تک محفوظ رہے گا) یہ سن کر سب لوگ بول پڑے کہ ہم بخوشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر، ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح ہم اس کی تمیز نہیں کر سکتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ اس لئے (اپنے اپنے خیموں میں) واپس جاؤ اور وہاں سے تمہارے نمائندے تمہارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں۔ چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے (جو نمائندے تھے) ان سے صورت حال پر گفتگو کی۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ سب نے بخوشی و بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

باب ۱۴۳۶ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُّعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِيْ فَأَعْطٰى عَلٰى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ.

۱۴۳۶۔ کسی شخص نے کچھ دینے کے لئے وکیل کیا، لیکن یہ نہیں بتایا کہ وکیل کتنا دے؟ اور وکیل نے دستور کے مطابق دے دیا؟

۲۱۴۸ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِيْ آخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ

۲۱۴۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطا بن ابی رباح وغیرہ نے ایک دوسرے کی روایت میں زیادتی کے ساتھ، سب راوی اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ ہی سے نہیں روایت کرتے۔ بلکہ ایک راوی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، میں رسول

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ أَمَعَكَ قَضِيبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؞

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ میں ایک سست اونٹ پر تھا اور وہ سب سے آخر میں رہتا تھا۔ اتفاق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میری طرف سے ہوا تو آپؐ نے فرمایا، یہ کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کیا، جابر بن عبداللہ! آپؐ نے دریافت، کیا بات ہوئی (کہ اتنے پیچھے رہو) میں بولا کہ ایک نہایت سست اونٹ پر سوار ہوں آپؐ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کوئی چھڑی بھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں ہے آپؐ نے فرمایا کہ مجھے دے دو۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں پیش کردی۔ آپؐ نے اس چھڑی سے اونٹ کو جو مارا اور ڈانٹا تو اس کے بعد وہ سب سے آگے رہنے لگا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے فروخت کردو۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے۔ لیکن آپؐ نے فرمایا کہ اسے مجھے فروخت کردو یہ بھی فرمایا کہ چار دینار میں اسے میں خریدتا ہوں، ویسے تم مدینہ تک اسی پر سوار ہو کر جا سکتے ہو۔ پھر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو میں (دوسری طرف) جانے لگا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ایک ثیبہ خاتون سے شادی کرلی ہے آپؐ نے فرمایا کہ کسی باکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی میں نے عرض کیا کہ والد کا انتقال (شہادت) ہو گیا ہے اور گھر میں کئی بہنیں ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کسی ایسی خاتون سے شادی کروں جو ثیبہ اور تجربہ کار ہو آپؐ نے فرمایا کہ پھر تو ٹھیک ہے۔ پھر مدینہ پہنچنے کے بعد آں حضورؐ نے فرمایا کہ بلال! ان کی قیمت ادا کر دو، اضافہ کے ساتھ! چنانچہ انہوں نے چار دینار بھی دیئے اور مزید ایک قیراط بھی۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انعام میں اپنے سے جدا نہیں کرتا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ انعام جابر رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنی جراب میں محفوظ رکھتے تھے[1]

## بَابُ ١٤٣٧ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ

## ۱۴۳۷۔ عورت نکاح میں امام کو وکیل بناتی ہے۔

٢١٤٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ

۲۱۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوحازم نے، انہیں سہل بن سعد نے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں خود کو آپ کو ہبہ کرتی ہوں اس پر ایک

---

[1] کتاب الشروط میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی۔ یہاں اس مفصل حدیث کو اس کے آخری حصہ کی وجہ سے ذکر کیا ہے جس میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ کو وہ قیمت کے ساتھ کچھ مزید بھی دے دیں آں حضورؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو وکیل بنایا اور قیمت سے زیادہ دینے کے لئے کہا لیکن اس کی تعیین نہیں کی کہ کتنا زیادہ دیں پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک قیراط زیادہ دیا۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر اس طرح کی صورتِ حال ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؀

**باب ۱۴۳۸** إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ

صحابی رضؓ نے کہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ آپ میرا ان سے نکاح کر دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس مہر کے ساتھ کیا جو تمہیں قرآن کا علم ہے۔

۱۴۳۸۔ کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا پھر وکیل نے (معاملہ میں) کوئی چیز چھوڑ دی اور (بعد میں) موکل نے اس کی اجازت بھی دے دی تو جائز ہے۔ اسی طرح اگر متعین مدت کے لئے قرض دے دیا تو یہ بھی جائز ہے۔ عثمان بن ہیثم ابو عمرو نے بیان کیا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت کے لئے وکیل بنایا۔ (میں حفاظت کر رہا تھا کہ) ایک شخص میرے پاس آیا اور غلہ میں سے (جس کی میں حفاظت کر رہا تھا) اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ بخدا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، بال بچے ہیں اور بڑی سخت ضرورت ہے انہوں نے بیان کیا کہ (اس کی اس گریہ وزاری پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابو ہریرہ گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا تھا اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول گیا، ابھی پھر آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا۔ اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا، اور جب وہ آکے غلہ اٹھانے لگا (دوسری رات) تو میں نے اسے (اس مرتبہ بھی) پکڑا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرنا ضروری ہے لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی، مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ ہے، اب کبھی نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ابو ہریرہ! تمہارے قیدی

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِيْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَقَالَ لِيْ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا تھا، مجھے رحم آگیا، اس لئے چھوڑ دیا آپؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ تم سے جھوٹ بول گیا ہے اور پھر آئے گا۔ تیسری مرتبہ پھر میں اس کی تاک میں تھا اور اس نے آکر غلہ اٹھانا شروع کیا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچانا ضروری ہوگیا ہے یہ تیسرا موقعہ ہے، ہر مرتبہ تم یقین دلاتے ہو کہ پھر اس جرم کا اعادہ نہیں کرو گے لیکن باز نہیں آتے۔ اس نے کہا اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھا دوں جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھو "اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم" پوری آیت پڑھ ڈالو (اس آیت کی برکت سے) ایک نگران اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک سطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا۔ اس مرتبہ بھی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا گذشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے گا، اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا، جب بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لو، شروع سے آخر تک "اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم"۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس سورۃ کے پڑھنے کی برکت سے) برابر ایک نگران مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا۔ صحابہ رضؓ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لے لینے کے مشتاق تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا لیکن تم سے سچ بول گیا ہے۔ ابوہریرہ! یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا سابقہ کس سے تھا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

## باب ۱۴۳۹ إِذَا بَاعَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَالْبَيْعُ مَرْدُوْدٌ

**۱۴۳۹** - جب وکیل نے کوئی خراب چیز بیچی تو اس کی بیع رد کر دی جائے گی۔

**۲۱۵۰** - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَّحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ قَالَ

**۲۱۵۰** - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہ میں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا اور انہوں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجور (کھجور کی ایک خاص قسم) لے کر حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کہاں سے لائے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس خراب کھجور تھی، اس کے دو صاع، اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ اس وقت آں حضورؐ نے فرمایا، توبہ توبہ، یہ تو سود ہے، بالکل سود! ایسا نہ کیا کرو، البتہ (اچھی کھجور) خریدنے کا ارادہ ہو تو (خراب کھجور بیچ کر (اس کی قیمت سے) خریدا کرو۔

## بَابُ ۱۴۰ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ.

## ۱۴۰۔ وقف اور اس کی آمد و خرچ کے لئے وکیل بنانا اور یہ کہ اپنے کسی دوست کو دے اور خود حسب دستور لے[1]

۲۱۵۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُوكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِي لِلنَّاسِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ.

۲۱۵۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے) عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متعلق بیان کیا کہ (آپ نے اس کی ہدایات میں یہ تفصیل کی تھی کہ) متولی اگر اس میں سے لے اور اپنے دوست کو دے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مال جمع نہ کرنے لگے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متولی تھے اور مکہ ان لوگوں کو ہدیہ دیا کرتے تھے، جہاں آپ کا قیام ہوتا تھا۔

## بَابُ ۱۴۱ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ.

## ۱۴۱۔ حدود میں وکالت۔

۲۱۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

۲۱۵۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ نے، انہیں زید بن خالد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے انیس اس خاتون کے یہاں جاؤ، اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے رجم کردو[2]

۲۱۵۳ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

۲۱۵۳۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ

---

[1] یہاں وکیل سے مراد، ناظر اور متولی ہے۔ اگر واقف کی اجازت ہو تو اس کا مال اپنے دوستوں کو صدقہ کر سکتا ہے اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جب متولی، وقف کے لئے کام کرے گا تو اپنی معیشت کے لئے اس میں سے لے گا۔

[2] یہ روایت کتاب الحدود کی ہے اور وہیں تفصیل کے ساتھ آئے گی۔ یہ ایک خاتون کے زنا کا واقعہ ہے۔ یہاں اختصار کے ساتھ صرف حدیث کے اس حصے کو بیان کیا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com



عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيْءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَضْرِبُوْا قَالَ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهٗ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ ۔

بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نعمان یا ابن نعمان کو آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر کیا گیا، انہوں نے شراب پی لی تھی جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے انہیں مارنے کے لئے کہا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا ہم نے جوتوں اور چھڑیوں سے انہیں مارا تھا۔ (یہ حدیث بھی کتاب الحدود میں آئے گی)

## بَابُ ۱۴۴۲ اَلْوَكَالَةُ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا ۔

## ۱۴۴۲۔ قربانی کے اونٹوں اور ان کی نگرانی کے لئے وکیل بنانا۔

۲۱۵۴ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ ۔

۲۱۵۴- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی. کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے انہیں عمرہ بنت عبدالرحمان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلادے بٹے تھے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کو یہ قلادے اپنے ہاتھ سے پہنائے تھے۔ آں حضورؐ نے وہ جانور میرے والد کے ساتھ (حرم میں قربانی کے لئے) بھیجے تھے۔ ان کی قربانی کی گئی، لیکن (اس بھیجنے کی وجہ سے) آنحضورؐ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں ہوئی تھی جسے اللہ تعالے نے آپ کے لئے حلال کیا تھا۔ (جیسا کہ حج کے احرام کی وجہ سے بہت سی حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں)

## بَابُ ۱۴۴۳ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيْلِهٖ ضَعْهُ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَكِيْلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ ۔

## ۱۴۴۳۔ کسی شخص نے اپنے وکیل سے کہا کہ جہاں مناسب معلوم ہو اسے خرچ کرو، اور وکیل نے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے۔

۲۱۵۵ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ

۲۱۵۵- مجھ سے یحیی بن یحیی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک کے سامنے قرأت کی، بواسطہ اسحٰق بن عبداللہ کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں، انصار کے سب سے مالدار افراد میں تھے "بیرحاء" (ایک باغ) ان کا اپنا سب سے زیادہ پسندیدہ مال تھا مسجد کے بالکل سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ اور اس کا نہایت شیریں پانی پیتے تھے پھر جب قرآن کی آیت "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (تم ہرگز نہیں حاصل کر سکتے نیکی کو، تاوقتیکہ نہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں وہ چیز جو تمہیں پسند ہو) تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالے

www.sirat-e-mustaqeem.com



لِلّٰہِ اَرْجُوْ بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِیْھَا وَاَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَھَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ تَابَعَہٗ اِسْمٰعِیْلُ عَنْ مَالِکٍ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِکٍ رَایِحٌ۔

اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ "لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون"۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ پسندیدہ یہی بیرحا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے، اس کی نیکی اور ذخیرہ ثواب کی توقع صرف اللہ سے رکھتا ہوں۔ پس رسول اللہ! آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے استعمال میں لائیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، شاباش! یہ تو بڑا کثیر الفائدہ مال ہے، بہت ہی مفید! اس کے بارے میں تم نے جو کچھ کہا ہے میں نے سن لیا، اور میں تو یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ یہ کنواں انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے مالک کے واسطے سے کی ہے، اور روح نے مالک کے واسطے سے (رابح کے بجائے) رایح نقل کیا ہے۔

## باب ۱۴۴ وَکَالَۃِ الْاَمِیْنِ فِی الْخِزَانَۃِ وَنَحْوِھَا

۱۴۴۔ کسی امانت دار کو خزانہ وغیرہ کا وکیل بنانا۔

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُّوَفَّرًا طَیِّبٌ نَفْسُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

۲۱۵۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان، ان سے برید بن عبداللہ نے، انہیں ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو خرچ کرتا ہے، بعض اوقات یہ کہا جو دیتا ہے۔ (مالک کے) حکم کے مطابق، کامل اور پوری طرح اور جس چیز (کے دینے) کا اسے حکم ہو اسے دیتے وقت اس کا دل بھی خوش ہوتا ہے، تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مَا جَاءَ فِی الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَۃِ

## باب ۱۴۵ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ اِذَا اُکِلَ مِنْہُ وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَہٗٓ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰہُ حُطَامًا۔

۱۴۵۔ کھیت بونے اور درخت لگانے کی فضیلت، جب اسے کھایا جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "یہ تو بتاؤ، جو تم بوتے ہو، کیا تم اسے اگاتے ہو، یا اس کے اگانے والے ہم ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کسی قابل نہ رہنے دیں"۔

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ ح وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَکِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ

۲۱۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ح اور مجھ سے عبدالرحمان بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگاتا ہے، یا کھیت میں بیج بوتا ہے، پھر اس سے پرند، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ مسلم نے بیان کیا کہ ہم نے ابان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

## باب ۱۴۴۶ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِاٰلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِيْ أُمِرَ بِهٖ۔

۱۴۴۶۔ کھیتی باڑی میں (ضرورت سے زیادہ) اشتغال اور جس حد تک اس کا حکم ہوا ہے اس سے تجاوز کرنے کے انجام وعواقب۔

۲۱۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَاٰى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ۔

۲۱۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سالم حمصی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد الہانی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ کی نظر پھالی اور کھیتی کے بعض دوسرے آلات پر پڑی تھی، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جس قوم کے گھر میں یہ چیز داخل ہوجاتی ہے تو اپنے ساتھ ذلت بھی لاتی ہے [۱]

## باب ۱۴۴۷ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ۔

۱۴۴۷۔ کھیتی کے لئے کتا پالنا۔

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

۲۱۵۹۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

---

[۱] معاشی زندگی میں زراعت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ ایسا پیشہ ہے کہ آدمی اگر اس میں ضرورت سے زیادہ انہماک اختیار کرلے تو طبیعت پر بھدے پن اور دہقانیت کا غلبہ ہوجاتا ہے، اچھے خاصے لوگوں کو دیکھا گیا جو اپنی زندگی میں کافی مہذب اور شستہ تھے کہ جب کسی بھی وجہ سے انہوں نے زراعت اور کھیتی باڑی میں زیادہ اشتغال وانہماک اختیار کرلیا تو ان کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب آگیا، ان کا ہر انداز بدل گیا اور کسی بھی چیز میں گاؤں کے کسانوں اور کاشتکاروں سے وہ مختلف نہیں رہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان زندگی کے جس شعبہ میں بھی رہے، متمدن اور مہذب رہے، اسلام نے معاشرہ کے متعلق ایک خاص تخیل پیش کیا ہے جس میں بنیادی حیثیت تقویٰ، خوف خدا اور عام انسانوں کے ساتھ حسب مراتب حسن معاملات پر ہے جب انسان کھیتی باڑی یا کسی بھی ایسے دنیاوی کام میں زیادہ انہماک اختیار کرے گا جس سے اسلام کے بنیادی نظریات کو سمجھنے اور برتنے سے بے توجہی اور بعد پیدا ہو تو یہ اس کی دینی اور دنیاوی دونوں زندگی کے لئے مہلک ثابت ہوگا۔ اس حدیث میں زراعت کی محدود مذمت اسی نقطۂ نظر کی بنیاد پر ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث کے عنوان میں اس کی پوری طرح وضاحت کردی ہے کہ حدیث سے مراد کیا ہے، ورنہ آپ اس سے پہلے باب کی حدیث میں درخت لگانے والے اور کھیتی کرنے والے کے لئے جو وعدہ ثواب پڑھ چکے ہیں اس سے زیادہ اس پیشے کی اور کیا ہمت افزائی کی جاسکتی تھی۔ اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں۔ اسلام نے تجارت، زراعت اور صنعت، سب ہی کی دل کھول کر ہمت افزائی کی ہے لیکن ہر موقعہ پر اس کا خیال رکھا ہے کہ یہ چیزیں انسان کو یاد خدا سے نہ غافل کرنے پائیں، اور کہیں پیٹ کے دھندے ایک دوسرے پر ظلم، ایک دوسرے کا حق ناجائز طور پر چھیننے پر نہ آمادہ کردیں۔ انسان جو پیشہ بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com



هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی کتا رکھا، اس نے روزانہ اپنے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی کر لی۔ البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت کے لئے) کتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا، بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ بکری کے ریوڑ، کھیتی اور شکار کے کتے مستثنیٰ ہیں ابو حازم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے کہ شکار اور مویشی کے کتے مستثنیٰ ہیں)

۲۱۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ رَجُلًا مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

۲۱۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یزید بن خصیفہ نے، ان سے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن ابی زہیر نے ازد شنوءہ کے ایک بزرگ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ جس نے کتا پالا، جو نہ کھیتی کے لئے ہو اور نہ مویشی کے لئے، تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا، کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا، ہاں ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم (میں نے آپ سے سنا تھا)

## باب ۱۴۴۸ اِسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ.

## ۱۴۴۸۔ کھیتی کے لئے بیل کا استعمال۔

۲۱۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ.

۲۱۶۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، انھوں نے ابو سلمہ سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص (بنی اسرائیل میں سے) ایک بیل پر سوار جا رہا تھا کہ وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا (اور خرق عادت کے طور پر گفتگو کی) اس نے کہا کہ میں اس کے لئے نہیں پیدا ہوا ہوں، میری تخلیق تو کھیت جوتنے کے لئے ہوئی ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ (بیل کے اس نطق پر) میں ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی! ۔ اور ایک بھیڑیے نے ایک بکری پکڑلی تھی تو چرواہے نے اس کا پیچھا کیا۔ بھیڑیا بولا، یوم سبع (قیامت کے قریب جب فتنہ و فساد کی وجہ سے ہر شخص پریشان حال

---

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) اختیار کرے معزز طریقے پر کرے اور خدا کو کسی موقعہ پر نہ بھولے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہوگا) میں اس کی نگرانی کون کرے گا، جب میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس پر (بھیڑیئے کے نطق پر) ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس مجلس میں موجود نہیں تھے ؎

بَابُ ۱۴۴۹ إِذَا قَالَ اكْفِنِي مَئُونَةَ النَّخْلِ أَوْ غَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ

۱۴۴۹۔ مالک نے کسی سے کہا کہ کھجور یا اس کے علاوہ (کسی طرح کے بھی) باغ کا سارا کام تم کیا کرو پھل میں تم میرے شریک رہو گے۔

۲۱۶۲ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالُوا تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

۲۱۶۲۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی پیش کش کی کہ ہمارے باغ آپ ہم میں اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں میں تقسیم کردیں۔ لیکن آنحضورؐ نے اس سے انکار کیا تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ آپ لوگ باغ کا کام کردیا کیجئے اور اس طرح پھل میں ہم اور آپ شریک رہا کریں گے۔ اس پر مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سنا اور یہ ہمیں تسلیم ہے۔

بَابُ ۱۴۵۰ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ أَنَسٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ

۱۴۵۰۔ کھجور اور دوسری طرح کے درخت کاٹنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں کے متعلق حکم دیا اور وہ کاٹ دیئے گئے۔

۲۱۶۳ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ ؎ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ؛ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ ؛

۲۱۶۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم (کے حکم سے) بنی نضیر کے کھجور کے باغ جلا دیئے اور کاٹ دیئے گئے تھے۔ ان کے باغات مقام بویرہ میں تھے۔ حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر انھیں کے متعلق ہے
بنی لوی (قریش) کے سرداروں پر (غلبہ کم) بویرہ کی آگ نے آسان بنا دیا ہے جو پھیلتی ہی جارہی ہے۔

بَابُ ۱۴۵۱

۱۴۵۱۔

۲۱۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ

۲۱۶۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انھیں حنظلہ بن قیس انصاری نے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ مدینہ کے دوسرے باشندوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کھیت زیادہ

---

؎ یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر اتنا اعتماد تھا کہ ایک خرقِ عادت واقعہ بیان کرکے آپ نے اپنے ساتھ ان کے بھی اس پر ایمان کی شہادت دیدی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْاَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا وَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ٭

تھے ہم کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ دوسروں کو جوتنے بونے کے لئے دیا کرتے تھے کہ کھیت کے ایک متعین حصے (کی پیداوار) مالکِ زمین لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ خاص اس حصے کی پیداوار ماری جاتی اور سارا کھیت محفوظ رہتا اور بعض اوقات سارے کھیت کی پیدا ماری جاتی اور یہ خاص حصہ محفوظ رہ جاتا۔ اس لئے ہمیں اس طرح معاملہ کرنے سے منع کر دیا گیا۔ سونا اور چاندی ان دنوں (اتنا) نہیں تھا (کہ اس سے مزدوری لی جا سکے، اس لئے عموماً یہ طریقہ اختیار کیا جاتا تھا)

بَابُ ۱۴۵۲ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهٖ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا فِى الْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِىٌّ وَّسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَالْعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِىْ بَكْرٍ وَّاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِىٍّ وَّابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ فِى الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْاَرْضُ لِاَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيْعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَاٰى ذٰلِكَ الزُّهْرِىُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَآءٌ وَّالْحَكَمُ وَالزُّهْرِىُّ وَقَتَادَةُ لَا بَاْسَ اَنْ تُعْطِىَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهٖ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۔

۱۴۵۲۔ آدھی یا اس کے قریب پیداوار پر مزارعت [1] قیس بن مسلم نے بیان کیا اور ان سے ابو جعفر نے بیان کیا کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جو (پیداوار کے) تہائی یا چوتھائی حصہ پر کاشت نہ کرتا رہا ہو۔ علی، سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، حضرت ابوبکر کی اولاد، حضرت عمر کی اولاد، حضرت علی کی اولاد اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم اجمعین نے بٹائی پر کاشت کی تھی۔ عبدالرحمٰن بن اسود نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمٰن بن یزید کے ساتھ کھیتی میں شریک رہا کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے (خلیفہ ہونے کے بعد سرکاری زمین کی کاشت کا) معاملہ اس شرط کے ساتھ کیا تھا کہ اگر بیج وہ خود مہیا کریں گے تو پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے اور اگر کاشتکار بیج مہیا کریں تو پیداوار کے اتنے حصے کے وہ مالک ہوں گے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اگر زمین کسی ایک شخص کی ہو اور اس پر خرچ دونوں (مالک اور کاشت کرنے والا) مل کر کریں پھر جو پیداوار آئے اسے دونوں تقسیم کر لیں۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فتویٰ دیا تھا حسن نے فرمایا کہ روئی اگر آدھی (لینے کی شرط) پر چنی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، ابراہیم، ابن سیرین، عطار، حکم، زہری اور قتادہ رحمہم اللہ نے کہا کہ دھاگا اگر تہائی، چوتھائی یا اسی طرح کی شرائط پر (کپڑا بننے) کے لئے دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، معمر نے فرمایا کہ اگر مویشی تہائی یا چوتھائی پر مدت متعین کے لئے دیئے جائیں (چرنے کے لئے) تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۱۶۵ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۱۶۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے ان سے نافع نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي اَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُوْنَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُوْنَ وَسْقَ شَعِيْرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْاَرْضَ ؛

اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) وہاں (کی زمین میں) پھل کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو اس کے آدھے پر معاملہ کیا تھا۔ آنحضورؐ اس میں سے اپنی ازواج کو سو وسق دیتے تھے، جس میں سے اسی وسق کھجور ہوتی اور بیس وسق جو۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) جب خیبر کی اراضی تقسیم کی تو ازواج مطہرات کو آپ نے اس کا اختیار دیا تھا کہ (اگر وہ چاہیں تو) انہیں بھی وہاں کا پانی اور قطعہ زمین دے دیا جائے یا وہی صورت باقی رکھی جائے (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھی) چنانچہ بعض ازواج نے زمین لینا پسند کیا تھا اور بعض نے وسق (پیداوار سے) لینا پسند کیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی زمین ہی لینا پسند کیا تھا۔

## باب ۱۴۵۳ اِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِيْنَ فِي الْمُزَارَعَةِ

## ۱۴۵۳۔ اگر مزارعت میں سال کا تعیین نہ کیا۔

۲۱۶۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ ؛

۲۱۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے پھل اور اناج کی پیداوار پر وہاں کے باشندوں سے معاملہ کیا تھا۔

## باب ۱۴۵۴

## ۱۴۵۴۔

۲۱۶۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاؤسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ اَيْ عَمْرُو اِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُغْنِيْهِمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ

۲۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے عرض کیا، کاش آپ مخابرہ[1] کا معاملہ چھوڑ دیتے! کیونکہ ان لوگوں کا (رافع بن خدیج اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم وغیرہ) کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا، میں تو انہیں (مالکان اراضی کو) دیتا ہوں اور بے نیاز کر دیتا ہوں۔ ان سے بھی زیادہ جاننے والے

---

لہ۔ جب کوئی شخص اپنا کھیت کسی دوسرے کو بونے کیلئے دے تو اسے مزارعت کہتے ہیں۔ اس معاملہ کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ روپیہ متعین کر لیا جائے کہ اتنے بیگہ کی لگان اتنی وصول کی جائے گی۔ یہ صورت تو بہر حال جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک بڑا سا قطعہ ہے، کھیت کا مالک معاملہ اس طرح کرے کہ فلاں حصہ زمین سے جو پیداوار حاصل ہوگی وہ میری ہے تو یہ صورت قطعاً جائز نہیں اسی طرح اگر پہلے ہی سے یہ متعین کر لے کہ ہر حال میں اتنا غلہ لوں گا، خواہ پیداوار کچھ بھی ہو، یہ بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں جو کچھ بھی نتیجہ سامنے آئیگا وہ آئندہ آئے گا۔ معاملہ کرتے وقت دونوں فریق اندھیرے میں ہیں۔ ایسا معاملہ مستقبل میں بعض اوقات بہت خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے اس لیے شریعت نے اس سے قطعاً روک دیا۔ حدیث میں اس سے پہلے اس طرح کے معاملہ کی ممانعت کا بیان ہو چکا ہے۔ تیسری صورت معاملہ کی یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔

نے مجھے خبر دی ہے، آپ کی مراد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہیں روکا تھا، بلکہ آپ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) بخش دے، یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا ایک متعین محصول وصول کرے۔

## باب ١٤٥٥ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ۔

## ۱۴۵۵۔ یہود کے ساتھ بٹائی کا معاملہ۔

٢١٦٨ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا۔

۲۱۶۸۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی اراضی یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور جوتیں بوئیں اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ان کا رہے گا۔

## باب ١٤٥٦ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

## ۱۴۵۶۔ مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں۔

٢١٦٩ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا فَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۶۹۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں یحییٰ نے، انھوں نے حنظلہ زرقی سے سنا کہ رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے پاس مدینہ کے دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں زمین زیادہ تھی، ہمارے یہاں طریقہ یہ رائج تھا کہ جب زمین بٹائی پہ دیتے تو یہ شرط لگا دیتے کہ اس قطعہ کی پیداوار تو میری رہے گی اور اس کی تمہاری رہے گی۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ایک حصہ کی پیداوار خوب ہوتی اور دوسرے کی نہ ہوتی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع فرما دیا۔

## باب ١٤٥٧ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ

## ۱۴۵۷۔ جب کسی کے مال کی مدد سے، ان کی اجازت کے بغیر،

---

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) ہے کہ تہائی چوتھائی یا نصف پر معاملہ کیا جائے۔ یہ صورت جائز ہے اور یہاں اسی صورت کو بیان کرنا مقصود ہے۔

لہ مخابرہ۔ بٹائی پر کسی کے کھیت کو جوتنے بونے کو کہتے ہیں، جب کہ بیج بھی کام کرنے والے ہی کا ہو۔ عام اصطلاح میں ہمارے یہاں اسے بٹائی کہتے ہیں۔

لہ مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس زمین اتنی حاصل ہو کہ وہ دوسروں کو بٹائی پر دے سکیں، ان کے لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ بخشش کے طور پر جوتنے بونے اور اس کی پیداوار سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اسے دیں گویا اسلام نے بٹائی پر دینے کی اگرچہ قانونی اور شرعی اجازت تو دی ہے لیکن اس صورت کو کچھ اتنا زیادہ پسند نہیں کیا ہے۔ درحقیقت شریعت کی نظر میں ملکیت سے متعلق زمین کی وہ حیثیت نہیں ہے جو عام منقولات کی ہے۔ اس لئے اس باب میں بہتر یہ ہے کہ جو کچھ ہے آدمی خود ہی اس میں کام کرے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو بٹائی پہ دینے سے بہتر یہ ہے کہ مفت ہی دے دے، ویسے قانونی حیثیت میں تو بہر حال وہ اس کا مالک ہے اور بٹائی پر بھی دے سکتا ہے شریعت اس سے روکتی نہیں، البتہ اپنے پسندیدہ نقطۂ نظر کو اس نے واضح ضرور کر دیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِي ذٰلِكَ مِلاءَمٌ لَهُمْ ـ

٢١٧٠ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فَرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللهُ فَرَأَوُا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَأَخَذَهُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ

کاشت کی اور اس میں انکا ہی فائدہ رہا ہو۔

۲۱۷۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ بارش نے آلیا تینوں نے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ اتفاق کی بات کہ اوپر سے ایک چٹان غار کے سامنے گری اور انھیں بالکل (غار کے اندر) بند کر دیا بعض نے کہا کہ تم لوگ اب اپنے ایسے اعمال یاد کرو، جنھیں خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کیا تھا۔ اور اسی کا واسطہ دے کر اللہ تعالےٰ سے دعا کرو، ممکن ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تمہاری اس مصیبت کو ٹال دے، چنانچہ ایک شخص نے دعا شروع کی، اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں ان کے لئے (جانور) چرایا کرتا تھا۔ پھر جب واپس ہوتا تو دودھ دوہتا، سب سے پہلے، اپنی اولاد سے بھی والدین ہی کو دودھ پلاتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے دیر ہوگئی اور رات گئے تک واپس گھر آیا۔ اس وقت تک والدین سو چکے تھے۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ دوہا اور (دودھ کا پیالہ لے کر) ان کے سرہانے کھڑا ہوگیا۔ میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں، لیکن اپنے بچوں کو بھی (والدین سے پہلے) پلانا مجھے پسند نہیں تھا۔ بچے صبح تک میرے قدموں میں پڑے تڑپتے رہے (لیکن میں نے والدین سے پہلے انھیں پلانا پسند نہیں کیا) پس اگر تیرے نزدیک بھی میرا یہ عمل صرف تیری خوشنودی کے لئے تھا تو (غار سے اس چٹان کو ہٹا کر) ہمارے لئے اتنا راستہ بنا دے کہ آسمان نظر آسکے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے راستہ بنا دیا اور انہیں آسمان نظر آنے لگا دوسرے نے کہا، اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی ہر مرد عورتوں سے جسطرح کی انتہائی درجہ میں محبت کر سکتے ہیں، مجھے اس سے اتنی ہی محبت تھی۔ میں نے اسے اپنے پاس بلانا چاہا، لیکن وہ صرف سو دینار دینے کی صورت میں راضی ہوئی۔ میں نے کوشش کی اور مطلوبہ رقم جمع کر لی، پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے مجھ سے کہا! اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور اس کی مہر کو حق کے بغیر نہ توڑ۔ میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا۔ اگر یہ عمل تیرے علم میں

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَيْتُ.

بھی تیری رضا اور خوشنودی کے لئے تھا تو (اس غار سے پتھر کو) ہٹ دے، چنانچہ غار کا منہ کچھ اور کھلا۔ تیسرے نے کہا، اے اللہ! میں نے ایک مزدور، تین فرق چاول کی مزدوری پر کیا، جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو مجھ سے کہا کہ اب میرا حق مجھے دو۔ میں نے پیش کر دیا۔ لیکن اس وقت وہ انکار کر بیٹھا پھر میں برابر اس سے کاشت کرتا رہا اور اس کے نتیجے میں بیل اور چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے۔ اب وہ شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو۔ میں نے کہا کہ بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ اور اسے لے لو، اس نے کہا، اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں (یہ سب تمہارا ہی ہے) اب اسے لے لو، چنانچہ اس نے ان پر قبضہ کر لیا پس اگر تیرے علم میں بھی، میں نے یہ کام تیری رضا اور خوشنودی کے لئے کیا تھا تو غار کو کھول دے۔ اب وہ غار کھل چکا تھا۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ ابن عقبہ نے نافع کے واسطہ سے (اپنی روایت میں فبغیت کے بجائے) فسعیت کہا تھا۔

**باب ۱۴۵۸** أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ.

**۱۴۵۸۔** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف خراجی زمین، صحابہ کی اس میں مزارعت اور ان کا معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ (جب وہ اپنا کھجور کا باغ خدا کی راہ میں وقف کر رہے تھے) کہ پوری طرح اسے صدقہ کر دو کہ پھر بیچا نہ جا سکے، بلکہ اس کا پھل خرچ کیا جاتا رہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا۔

**۲۱۷۱** حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

**۲۱۷۱۔** ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرحمان نے خبر دی، انھیں مالک نے، انھیں زید بن اسلم نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جتنے شہر بھی فتح ہوتے جاتے، انھیں غازیوں میں تقسیم کرتا جاتا بالکل اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی تقسیم کر دی تھی۔

**باب ۱۴۵۹** مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**۱۴۵۹۔** جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں، غیر آباد علاقوں کو آباد بنانے کی (اس میں کھیتی کر کے یا باغ وغیرہ لگا کے)، ہمت افزائی کی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے کوئی بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ہو جاتی ہے[1] عمر اور ابن عوف رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت ہے، البتہ ابن عوف رضی اللہ عنہ نے (اپنی روایت میں) یہ زیادتی کی ہے کہ (غیر آباد زمین کو آباد کرنا) کسی مسلمان کے حق کو (ضائع کر کے) نہ ہو اور

[1] اس میں ایک شرط اور بڑھا لینی چاہیے کہ کسی طرح کی بھی بنجر زمین کو آباد کرنے کے بعد ملکیت کا حق اسی وقت متحقق ہوگا، جب حکومت یا امیر المومنین کی اجازت سے ایسا کیا ہو۔ حکومت کے انتظامات میں کسی قسم کی دشواری نہ ہونے کے پیش نظر بھی اس شرط کا بڑھانا ضروری ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



یہ کہ جس نے دوسرے کی زمین میں اجازت کے بغیر کوئی درخت لگایا تو اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے۔

۲۱۷۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ۔

۲۱۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن عبدالرحمن نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی جس پر کسی کا حق نہیں تھا تو اس زمین کا وہی مستحق ہوجاتا ہے، عروہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

## باب ۱۴۶۰

۲۱۷۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۱۷۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے) جب ذوالحلیفہ کی وادی عقیق میں رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کیا تو آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ آپ اس وقت ایک مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ سالم (ابن عبداللہ بن عمر) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہمارے ساتھ وہیں پڑاؤ کیا تھا جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پڑاؤ کیا کرتے تھے تا کہ اس مقام پر قیام کر سکیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا یہ جگہ وادی عقیق کی مسجد سے نشیب میں ہے، وادی عقیق اور راستے کے درمیان میں تھا۔

۲۱۷۴ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى

۲۱۷۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب بن اسحاق نے خبر دی، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ نے

---

ف یہ حدیث سے متعلق ہے۔ اس پر کوئی عنوان بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لگایا۔ بعض شارحین نے لکھا ہے کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ ذوالحلیفہ کو اگر کوئی آباد کرنا چاہے تو اس سے وہ اپنی ملکیت وہاں کی زمین پر ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ حاجیوں اور دوسرے مسافروں کے قیام کی جگہ ہے اور عام استعمال کے لئے ہے۔ اگر کسی طرح بھی وہ زمین کسی شخص کی ملکیت میں دے دی جائے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی اور سفر وغیرہ میں دشواریاں پیدا ہوجائیں گی۔ لیکن یہ بات کچھ دل کو نہیں لگتی۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مصنف اس مسئلہ کو مزید واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بنجر اور غیر آباد پر ہل چلانے اور کھیتی شروع کرنے والا، اس زمین کا مالک ہوجاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی عقیق میں قیام فرمایا، یہ وادی کسی کی ملکیت میں نہیں تھی اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اور وقت گذارنے کی جگہ بنی۔ اسی طرح جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جس کا کوئی مالک نہیں تھا وہ اسی کی ہوجاتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ احناف کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ.

حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات میرے رب کی طرف سے ایک پیغام بر آیا۔ آپؐ اس وقت وادی عقیق میں قیام کیے ہوئے تھے، (اور اس نے یہ پیغام پہنچایا کہ) اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لو اور کہلو کہ حج کے ساتھ عمرہ بھی رہے گا۔

## باب ۱۴۶۱ اِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا۔

۱۴۶۱۔ جب زمین کے مالک نے کہا کہ میں تمہیں (فلاں زمین پر) اس وقت تک باقی رکھوں گا جب تک خدا چاہے گا، اور کسی متعین مدت کا ذکر نہیں کیا تو یہ معاملہ دونوں کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔

۲۱۷۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

۲۱۷۵۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب خیبر پر فتح حاصل) کی تھی۔ اور عبدالرزاق نے کہا کہ انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمین حجاز سے منتقل کر دیا تھا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر فتح پائی تھی تو آپؐ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے دوسری جگہ بھیجنا چاہا تھا۔ جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہوگئی تھی۔ آں حضورؐ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے منتقل کرنے کا تھا۔ لیکن یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں، ہم (خیبر کے نخلستانوں اور آراضی کا) سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے (اور بقیہ نصف خراج مقاسمہ کے طور پر ادا کریں گے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا جب تک ہم چاہیں تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے[1]۔ چنانچہ وہ لوگ وہیں مقیم رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیما اور اریحا بھیج دیا۔

---

سابقہ حاشیہ۔ یہاں اس میں پہلی شرط حکومت کی اجازت ہے۔

[1] یہاں بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے خیبر کی آراضی کا حکومت اسلامیہ ہی کو مالک قرار دیا ہے اور پھر اس سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ بٹائی کا معاملہ مدت کی تعیین کے بغیر بھی، جب کہ فریقین اس پر رضامند ہوں، جائز ہو سکتا ہے، حالانکہ اس بات پر تمام فقہا کا اتفاق ہے کہ مدت کے ابہام کی صورت میں نہ مزارعت (کھیت کا بٹائی پر دینا) جائز ہے اور نہ اجارہ۔ اس سے احناف کے اس مسلک کی تائید ہوتی

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۴۶۲** مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ۔

**۲۱۷۶ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً۔

**۲۱۷۷ حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا يَزْرَعُونَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ۔

**۱۴۶۲** - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب زراعت اور پھلوں سے ایک دوسرے کی کسطرح مدد کرتے تھے۔

**۲۱۷۶** - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں، وزاعی نے خبر دی، انھیں رافع بن خدیج کے مولی ابو النجاشی نے انہوں نے رافع بن خدیج بن رافع رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ سے ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا تھا جس میں ہمارا (بظاہر انفرادی) فائدہ تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا ہوگا وہ حق ہے۔ ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کا معاملہ کس طرح کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے کھیتوں کو (بونے کے لئے نہر کے قریب کی زمین کی شرط پر دے دیتے ہیں (کہ کھیت کے اس حصے سے جو پیداوار ہوگی وہ ہم لے لیں گے اور باقی کاشتکار کا ہوگا) اسی طرح کھجور اور جو کے متعین وسق کی شرط پر بھی دیتے ہیں یہ سن کر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو یا خود اس میں کاشت کیا کرو یا دوسروں کو کرنے دو (اجرت لیے بغیر) ورنہ اسے یوں ہی چھوڑ دو۔ رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آنحضورؐ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور (حکم کو) بجا لاؤں گا۔

**۲۱۷۷** - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں اوزاعی نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ، تہائی، چوتھائی یا نصف پر بٹائی کا معاملہ کرتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بوئے اور ورنہ دوسروں کو بخش دے۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی چھوڑ دینا چاہیے۔ اور ربیع بن رافع ابو توبہ نے کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے (ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے پاس زمین ہو تو اسے چاہیے کہ خود بوئے ورنہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو بخش دے۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی چھوڑ دینا چاہیے[1]۔

---

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ۔ ہے کہ خیبر کی اراضی کے اصل مالک یہودی ہی تھی اور آنحضورؐ کا ان سے معاملہ خراج مقاسمہ کے طور پر تھا کہ اس میں مدت کے تعین کی ضرورت نہیں ہوتی، حدیث کا مفہوم صاف، احناف کے مسلک کو ماننے ہی کی صورت میں ہوتا ہے۔ تیما اور اریحا اسلامی حدود مملکت ہی کے شہر ہیں، شام کے قریب۔

[1] قانونی حیثیت جو زمین کی، شریعت کی نظر میں تھی وہ تو پہلے بیان ہو چکی، یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صحابہ دوسرے معاملات کی طرح زمین کے معاملہ میں بھی ایثار، ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور ایک دوسرے کو نفع پہنچانے کی کوشش میں کتنے آگے تھے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۱۷۸ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ يُزْرِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضـ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا.

۲۱۷۸۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے اس کا (یعنی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کا) ذکر طاؤس سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (بٹائی وغیرہ پر) کاشت کر سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا تھا، البتہ یہ فرمایا تھا کہ اپنے کسی بھائی کو زمین بخشش کے طور پر دے دینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی متعین اجرت لے۔

۲۱۷۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ.

۲۱۷۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے کھیتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کرایہ پر دیتے تھے۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ (یہ سن کر) ابن عمر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنے کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ بٹائی پر دیتے تھے کہ نہر (کے قریب) کی پیداوار اور کچھ گھانس (ہماری) رہے گی۔

۲۱۸۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

۲۱۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انہیں سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مجھے معلوم تھا کہ زمین کو کرائے پر (لگان یا بٹائی کی صورت میں) دیا جا سکتا ہے۔ پھر انہیں یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کوئی نئی ہدایت فرمائی ہو، جس کا علم انہیں نہ ہوا ہو، چنانچہ انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا تھا۔

---

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرنے میں کس طرح مسابقت کرتے تھے۔ گویا یہاں ملکیت زمین اور بٹائی وغیرہ کی قانونی حیثیت کو نہیں بلکہ صرف یہ بتایا جا رہا ہے کہ ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہیے۔

ـلہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے قانون نہیں بلکہ احسان اور ایثار کے طریقہ کو بتایا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں جواز اور عدم جواز کی صورت تھی آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ مدینہ میں جو یہ طریقہ رائج تھا کہ نہر کے قریب کی پیداوار مالک زمین لیتا تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۴۶۳ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ۔

۱۴۶۳- زمین کو سونے یا چاندی کے لگان پر دینا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم (زمین کی بٹائی وغیرہ کا معاملہ) کرتے ہو، اس میں سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک سال کے لئے کیا کرو۔

۲۱۸۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔

۲۱۸۱- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ بن قیس نے بیان کیا، ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا (ظہیر اور مہیر رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کو بٹائی پر نہر کے قریب کی پیداوار) کی شرط پر دیا کرتے تھے یا کوئی بھی ایسا حصہ ہوتا جسے مالک زمین (اپنے لئے) مستثنیٰ کر لیتا تھا، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا تھا۔ اس پر میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اگر درہم و دینار کے بدلے یہ معاملہ کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دینار و درہم کے بدلے میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح کے معاملہ سے منع فرمایا تھا وہ ایسی صورت تھی کہ حلال و حرام کی تمیز رکھنے والا کوئی بھی شخص اسے جائز نہیں قرار دے سکتا، کیونکہ اس میں کھلا خطرہ رہتا تھا۔

باب ۱۴۶۴

۲۱۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ

۱۴۶۴-

۲۱۸۲- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حدیث فرما رہے تھے۔ ایک بدوی بھی مجلس میں حاضر تھے کہ اہل جنت میں سے ایک شخص نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے ارشاد فرمایا، کیا اپنی موجودہ حالت پر تم راضی نہیں ہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں! لیکن میرا جی کھیتی کو چاہتا ہے (چنانچہ اسے اجازت دی گئی) آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اس نے بیج (جنت کی زمین میں) ڈالا، پلک جھپکتے

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) فرمایا تھا۔ مطلقاً بٹائی سے منع نہیں فرمایا تھا۔ جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث میں صراحت ہے، کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی پھر زمین کو بٹائی یا لگان پر دینا بند کر دیا تھا۔ یہ مستحبات پر عمل، ایثار اور باہمی ہمدردی کی ایک مثال ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَصْحَابُ زَرْعٍ وَإِمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

میں وہ اگ بھی آیا، پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا، اور اس کے دانے پہاڑوں کی طرح ہوئے۔ اب تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اسے رکھ لو، تمہارا جی کسی چیز سے نہیں بھر سکتا، اس پر بدوی نے کہا کہ بخدا، وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا۔ کیونکہ یہی لوگ کاشتکار ہیں، جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم کھیتی ہی نہیں کرتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ہنس دیئے۔

## بَابُ ۱۴۶۵ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ.

## ۱۴۶۵۔ پودا لگانے سے متعلق احادیث

۲۱۸۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

۲۱۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ جمعہ کے دن ہمیں بہت خوشی (اس بات کی) ہوتی تھی کہ ہماری ایک بوڑھی خاتون تھیں جو اس چقندر کو اکھاڑ لاتی تھیں (جمعہ کے دن) جسے ہم اپنی کیاریوں میں بوتے تھے۔ آپ اسے اپنی ہانڈیوں میں پکاتیں اور اس میں تھوڑے سے جو بھی ڈال دیتیں (یعقوب نے بیان کیا کہ) مجھے اس طرح یاد ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ اس میں چربی یا چکنائی نہیں پڑتی تھی۔ پھر جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ اپنا پکوان ہمارے سامنے کر دیتیں اور اسی لئے ہمیں جمعہ کے دن کی خوشی ہوتی تھی (جمعہ کے دن) ہم دوپہر کا کھانا اور قیلولہ، جمعہ کے بعد ہی کیا کرتے تھے۔

۲۱۸۴ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ وَاللهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا وَاللهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا

۲۱۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعراج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں، ابوہریرہ بہت حدیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ اسے خدا کے یہاں بھی جانا ہے۔ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار آخر اس کی (یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے! بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے بھائی انصار کو ان کی جائداد (کھیت اور باغات وغیرہ) مشغول رکھا کرتی تھی البتہ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر حاصل کر لینے کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہی میں برابر حاضر رہا کرتا تھا (اپنے کاموں کی مشغولیت کی وجہ سے) جب یہ سب حضرات غیر حاضر رہتے تو میں (خدمت نبوی میں) حاضر ہوتا تھا اس لئے جن احادیث کو یہ یاد نہیں کر سکتے تھے میں انھیں یاد رکھتا تھا۔ اور ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص بھی اپنے کپڑے کو میری اس گفتگو کے اختتام تک پھیلائے رکھے گا، پھر (بات ختم ہونے پر) اسے اپنے سینے سے لگا لے گا تو وہ میری احادیث

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ اِلٰى قَوْلِهٖ الرَّحِيْمِ۔ کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی اس اونی چادر (کا بعض حصہ) پھیلا دیا جس کے سوا میرے بدن پر اور کوئی کپڑا نہیں تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مبارک پوری کر لی تو میں نے چادر اپنے سینے سے لگالی۔ اس ذات کی قسم جس نے آنحضور کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تھا، پھر آج تک میں آپ کے اسی ارشاد کی وجہ سے (آپ کی کوئی حدیث) نہیں بھولا۔ خدا گواہ ہے کہ اگر کتاب اللہ کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث کبھی نہ بیان کرتا (آیت) ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات سے اللہ تعالے کے ارشاد الرحیم تک (جس میں اس پیغام کے چھپانے والے پر، جسے خداوند تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں بھیجا ہے، شدید ترین وعید کی گئی ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

# كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

**بَابٌ ١٤٦٦** فِي الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ الْاُجَاجُ الْمُرُّ وَالْمُزْنُ السَّحَابُ۔

**بَابٌ ١٤٦٧** فِي الشُّرْبِ وَمَنْ رَاٰى صَدَقَةَ الْمَآءِ وَهِبَتَهٗ وَوَصِيَّتَهٗ جَائِزَةً مَقْسُوْمًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنُ دَلْوُهٗ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رض۔

**۱۴۶۶**۔ پانی کا حصہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور بنائی ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز، کیا اب بھی ایمان نہیں لاتے"۔ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ "کیا دیکھا تم نے بادلوں سے اس کو اتارا، یا اس کے اتارنے والے ہم ہیں، ہم اگر چاہتے تو اس کو شور کر دیتے پھر بھی تم شکر نہیں ادا کرتے" اجاج (قرآن مجید کی آیت میں) شور کے معنی میں ہے اور مزن بادل کو کہتے ہیں۔

**۱۴۶۷**۔ پانی کی تقسیم اور جن کے نزدیک پانی کا صدقہ، اس کا ہبہ اور اس کی وصیت جائز ہے، خواہ (پانی) تقسیم کیا ہوا ہو، یا (اس کی ملکیت) مشترک ہو، عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی ہے جو بئر رومہ (مدینہ کا ایک مشہور کنواں) کو خرید کر تمام مسلمانوں کے لئے اسے وقف کر دے عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خرید کر (اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا)۔

---

لہ مساقات "سقی" سے مشتق ہے جس کے معنی میں سیراب کرنا۔ مساقات کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ باغ یا کھیت میں مالک کسی دوسرے شخص سے کام لے اور اس کی مزدوری نقدی کی صورت میں نہ دے بلکہ معاملہ اس پر طے ہوا کہ باغ یا کھیت کی جو پیداوار ہوگی وہ دونوں، مالک اور عامل کے درمیان مشترک ہوگی اس سے پہلے مزارعت کا باب گذر چکا ہے اور مزارعت اور مساقات کے احکام میں کوئی فرق نہیں ہے۔

لہ حجاز مقدس کی سرزمین میں پانی، خصوصاً پینے کے پانی کی جو دشواریاں تھیں وہ معلوم ہیں۔ بئر رومہ ایک یہودی کا کنواں تھا مسلمان بھی اسے استعمال کرتے تھے لیکن اس کے لئے انہیں باقاعدہ پانی کی قیمت دینی پڑتی تھی اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی کہ یہ کنواں

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۱۸۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

۲۱۸۵ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آنحضورؐ نے اس کے مشروب کو پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک نوعمر لڑکے تھے اور بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا۔ لڑکے! کیا تم اس کی اجازت دو گے کہ میں (بچا ہوا مشروب) بڑوں کو دے دوں۔ اس پر انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ سے بچے ہوئے اپنے حصہ کا میں کسی پر بھی ایثار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے بچا ہوا مشروب انہیں کو دے دیا۔

۲۱۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

۲۱۸۶ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھر میں بندھی رہنے والی بکری کا دودھ دوہا گیا، بکری انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی کے گھر میں تھی، پھر اس کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملا کر جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا، آنحضورؐ کی خدمت میں اس کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آں حضورؐ نے اسے پیا، جب اپنے منہ سے پیالے کو آپ نے جدا کیا تو بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی! عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ آپ پیالہ اعرابی کو دے دیں گے۔ اس لئے انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو دیدیجئے۔ لیکن آنحضورؐ نے پیالہ انہیں اعرابی کو دیا جو آپ کی دائیں طرف تھے۔ اور فرمایا کہ دائیں طرف

---

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا جائے تاکہ اس کے استعمال میں کسی قسم کی دشواری نہ رہے۔ اسلام نے پانی کے مسئلے میں ہمت افزائی اس لئے کی ہے کہ اس کا نفع عام رکھا جائے لیکن بہرحال یہ ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی فرد کی ملکیت میں آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس لئے اصولی طور پر اس میں بھی ان تمام امور کی اجازت ہے جو اس ضمن میں آتی ہیں۔ بیع و شرا، وصیت اور ہبہ وغیرہ پانی کا بھی جائز ہے۔

لہ۔ یہ نوعمر لڑکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اسلام میں مجلس کا اصول یہ ہے کہ کوئی چیز اگر تقسیم کی جائے تو صف کی دائیں طرف سے شروع کی جائے۔ آں حضورؐ سید الناس تھے اور مشروب بھی آپ ہی کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اس لئے آپ نے اس میں سے پی کر جب تقسیم کرنا چاہا تو اسی اصول کی بنا پر آپ کو داہنی جانب سے شروع کرنا تھا۔ دوسری طرف مجلس اس طرح بیٹھی ہوئی تھی کہ تمام شیوخ اور بزرگ صحابہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور دائیں طرف آپ کے صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگ صحابہ کا خیال کر کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی اجازت چاہی تھی کہ اپنا حصہ وہ انھیں دے دیں۔ لیکن آپ اس ایثار پر تیار نہ ہوئے۔ حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہ پیالے میں دودھ تھا یا پانی، غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ خالص پانی تھا یا پانی ملا ہوا دودھ، اور ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ آں حضورؐ نے پانی کا ہبہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سے شروع کرنا چاہیئے۔

بَاب ۱۴۶۸ مَنْ قَالَ اِنَّ صَاحِبَ الْمَآءِ اَحَقُّ بِالْمَآءِ حَتّٰی یَرْوٰی لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ۔

۱۴۶۸۔ جس نے کہا کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ حقدار ہے تا آنکہ وہ (اپنا کھیت باغات وغیرہ) سیراب کرے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی بنیاد پر کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ روکا جائے۔

۲۱۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِیُمْنَعَ بِہِ الْکَلَاُ۔

۲۱۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے اور اس سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فاضل پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ اس طرح فاضل چری سے روکنے کا باعث بنا جائے۔[1]

۲۱۸۸ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِہٖ فَضْلَ الْکَلَاِ۔

۲۱۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن مسیب اور ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ روکو کہ اس طرح فاضل چری سے بھی روکنے کا سبب بن جاؤ۔[2]

بَاب ۱۴۶۹ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِیْ مِلْکِہٖ لَمْ یَضْمَنْ۔

۱۴۶۹۔ جس نے اپنی ملک میں کوئی کنواں کھودا تو وہ ضامن نہیں ہوا۔

۲۱۸۹ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ

۲۱۸۹۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبیداللہ نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے، انھیں ابوحصین نے، انھیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کان (میں مرنے والے) کی تاوان نہیں ہوتی، کنویں (میں گر کر مرنے والے) کی تاوان نہیں ہوتی اور جانور (اگر کسی آدمی کو مار دے تو اس) کی تاوان نہیں ہوتی اور رکاز

[1] اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی غیر آباد زمین میں اپنی کسی ضرورت کے لئے کنواں کھودے جس کے قریب پانی کا نام و نشان نہ ہو اور پھر اپنے مویشی چرانے کے لئے وہاں کچھ لوگ جائیں تو کنواں کھودنے والا اپنی ضرورت کے مطابق پانی لے لینے کے بعد اس کا مجاز نہیں ہوتا کہ وہاں پہنچنے والے لوگوں کو اس پانی کے استعمال سے روک دے یہ ضرور ہے کہ پہلے اپنی ضرورت کے مطابق پانی کا وہی زیادہ مستحق ہے۔

[2] اس حدیث کے عنوان پر جو نوٹ گذرا اسے سامنے رکھیے جب پانی کے استعمال سے منع کیا جائے گا اور قرب و جوار میں کہیں پانی نہیں تو ظاہر ہے کہ کوئی چرواہا وہاں اپنے مویشی نہیں لے جا سکتا۔ اس طرح اس علاقے میں جو چری بچے گی، پانی سے روکنے والا اس سے بھی روکنے کا سبب بنے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْخُمُسُ۔

رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے[1]

## بَابُ ۱۴۷۰ الْخُصُوْمَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيْهَا۔

## ۱۴۷۰۔ کنویں کا جھگڑا اور اس کا فیصلہ۔

۲۱۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفَ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فَأَنْزَلَ اللهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ۔

۲۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کوئی ایسی قسم کھائے جس کے ذریعہ وہ کسی مسلمان کے مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہو اور وہ قسم بھی جھوٹی ہو[2] تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر بہت زیادہ غضبناک ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ہے کہ "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں" الخ۔ پھر اشعث رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ (راوی نے جب حدیث نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے صحیح حدیث بیان کی) یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی میرا ایک کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر نزاع ہوا تو) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ! میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر تو یہ قسم کھائے گا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی۔

## بَابُ ۱۴۷۱ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ۔

## ۱۴۷۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی نہ دیا۔

۲۱۹۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا

۲۱۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا کہ میں نے ابوصالح سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس

---

[1] رکاز کی بحث کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین میں کوئی کنواں یا کان کھودے اور پھر کوئی دوسرا آدمی اس میں گر کر مر جائے یا اس سے کوئی صدمہ پہنچے تو مالک پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔ اس کی بعض تفصیلات اور شرائط فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

[2] اس موقعہ پر یہ بات ملحوظ رہے کہ مسلمان کا نام صرف تاکید کے لئے لیا گیا ہے ورنہ غیر مسلم خواہ ذمی ہو یا نہ ہو کسی کے ساتھ حدیث میں مذکور معاملہ جائز نہیں ہے۔ معاملات کے باب میں اکثر اسی طرح احادیث بیان ہوئی ہیں اور مقصود تاکید ہوتا ہے اس لئے جتنی احادیث اس سلسلے میں آئیں اس میں یہ نکتہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا

يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هَٰذِهِ

راستے میں فاضل پانی ہو اور اس نے کسی مسافر کو اس کے استعمال سے روک دیا۔ وہ شخص جو امام سے بیعت صرف دنیا کیلئے کرے کہ اگر امام اسے کچھ دیا کرے تو وہ راضی رہے ورنہ ناراض ہو جائے۔ وہ شخص جو اپنا (بیچنے کا) سامان عصر کے بعد لے کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، مجھے اس سامان کی قیمت اتنی اتنی دی جا رہی تھی (لیکن میں نے اسے نہیں بیچا) اس پر ایک شخص نے اسے سچ سمجھا (اور وہ سامان اس کی بتائی ہوئی قیمت پر خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں۔"

## باب ۱۴۷۲ سَكْرِ الْأَنْهَارِ

## ۱۴۷۲۔ نہر کا پانی۔

۲۱۹۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ أَسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.

۲۱۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ایک انصاری نے زبیر (رضی اللہ عنہا) سے حرہ کے نالے سے متعلق اپنے جھگڑے کو جس سے باغوں میں پانی دیتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا انصاری (زبیر رضی اللہ عنہا سے) پانی کو آگے جانے کے لئے کہتے تھے۔ لیکن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا اور یہی جھگڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش تھا۔ آں حضور ؐ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (پہلے اپنا باغ) سینچ لیں اور پھر اپنے پڑوسی کے لیے جانے دیں۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور انہوں نے کہا، ہاں، آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں نا! بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، آپ نے فرمایا، تم سیراب کر لو، زبیر! اور پھر پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ (باغ کی) دیواروں تک چڑھ جائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! میرا تو خیال ہے کہ یہ آیت اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے "ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم! لوگ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے جھگڑوں میں حکم نہ تسلیم کر لیں [لہ]۔"

لہ یہ حدیث بعد میں بھی آئے گی اور متعدد عنوانات کے تحت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے مستنبط ہونے والے مسائل کی وضاحت کی ہے۔ پانی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے باغ سے ہو کر گزرتا تھا، کیونکہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ اس کے بعد نشیب میں تھا۔ بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بالائی علاقہ کو سیراب کیا جائے گا اور نشیبی علاقے اس کے بعد سیراب ہوں گے درحقیقت یہ تمام تفصیلات عرف اور عادت کی تابع ہوتی ہیں۔ اگر عام طور سے کسی مقام میں یہ دستور ہو کہ پہلے نشیبی زمین سیراب کی جاتی ہو پھر بالائی، تو اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا کیونکہ اس طرح کے مسائل میں حالات اور مقامات کی ضرورت اور رعایت کو بھی دخل ہوتا ہے۔ اس حدیث میں سب سے اہم مسئلہ انصاری رضی اللہ عنہ کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اظہار ناگواری ہے۔ قاعدے کی رو سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قطعاً حق بجانب تھا اور پانی پہلے زبیر رضی اللہ عنہ کو ہی ملنا چاہیئے تھا اس لئے اگر آنحضور ؐ نے یہ فیصلہ کیا تو اس میں کسی اعتراض کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی،

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۴۷۳ شُرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ .**

**۲۱۹۳ حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ يَبْلُغَ الْمَاءُ الْجَدْرَ ثُمَّ أَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ .

**۱۴۷۳ - بالائی زمین کی سیرابی نشیبی زمین سے پہلے۔**

**۲۱۹۳ -** ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ کا جھگڑا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زبیر! پہلے تم (اپنا باغ) سیراب کر لو پھر پانی آگے کے لئے چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کیونکہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زبیر! اپنا باغ اتنا سیراب کر لو کہ پانی اس کی دیواروں تک پہنچ جائے اور پھر روک دو زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ آیت "ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں بنیں گے۔ جب تک آپ کو اپنے تمام اختلافات میں حکم نہ تسلیم کرلیں" اسی واقعہ پر نازل ہوئی ہے۔

**باب ۱۴۷۴ شُرْبِ الْأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ .**

**۲۱۹۴ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ رح قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

**۱۴۷۴ - بالائی زمین کو ٹخنوں تک سیراب کرنا۔**

**۲۱۹۴ -** ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی

---

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) لیکن اس کے باوجود انصاری رضی اللہ عنہ نے اظہار ناگواری کیا اور یہاں تک کہدیا کہ ہاں، آپ کی لڑکے ہیں نا۔ زبیر۔ یہاں پر یہ ملحوظ رہے کہ صحیح روایت سے ان انصاری صحابی کا بدری ہونا ثابت ہے۔ اس لئے ان پر کسی قسم کے نفاق وغیرہ کا الزام بھی غلط ہوگا۔ اس کی محدثین نے مختلف توجیہات کی ہیں مثلاً یہ کہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیش نظر یہ تھا کہ جائز ہونے کی حد تک جس طرح زبیر رضی اللہ عنہ کے باغ میں پہلے پانی لے جانا جائز ہے۔ اسی طرح میرے میں بھی جائز ہے اور آپ زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ رشتہ داری کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ چونکہ حلت و حرمت کا یہاں کوئی سوال نہیں تھا کہ یہ کہا جا سکے کہ صحابی نے آنحضور ؐ پر حرمت کی جانب آپ کے رجحان کا الزام لگایا۔ اس لئے بات کوئی زیادہ سنگین نہیں ہوئی لیکن بہرحال اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بہت بڑی بات کہہ دی تھی۔ اصل میں، اپنے حق میں فیصلہ نہ ہوتے دیکھ کر صحابی کو غصہ آگیا تھا اور غصہ کی حالت میں آدمی اس طرح کی باتیں کر جاتا ہے۔ ایک ہی بات کا ایمان و کفر کے اعتبار سے مختلف مواقع پر فیصلہ مختلف ہوتا ہے۔ صحابی رضؓ کی نیت ہرگز بری نہیں تھی اور نہ انھوں نے یہ بات اعتراض کے طور پر کہی تھی بلکہ صرف غصہ میں ان کی زبان سے یہ کلمات نکل گئے تھے۔ ہاں اگر پیش نظر اعتراض والزام ہوتا تو یہی کلمات کفر کی حدود تک پہنچا سکتے تھے۔ ہمیں ایسے مواقع پر کسی فیصلہ تک پہنچنے میں انسانی طبائع کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے صحابہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی انسان تھے اور اپنے خلاف مزاج کوئی فیصلہ سن کر فوری اور وقتی ناگواری کے طبعی ہونے سے انکار ممکن نہیں ہے آپ اس پر نظر رکھیے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں فیصلے اپنی حیات مبارک میں کئے ہوں گے اور کسی فیصلے پر ناگواری کا واقعہ ایک دو مرتبہ سے زیادہ پیش نہیں آیا اور وہ بھی وقتی۔ یہ بھی ملحوظ رکھیے کہ گفتگو مسلمانوں سے متعلق ہو رہی ہے، منافقین کی بات درمیان میں نہ آنی چاہیے۔ جس طرح کا واقعہ حدیث میں مذکور ہے انسانی طبائع کا اگر لحاظ رکھا جائے تو قوموں کی زندگی میں اس طرح کے واقعات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ انصاری صحابی کی ناگواری قطعاً وقتی تھی اور پھر فوراً ہی ختم ہوگئی ہوگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداً میں جو فیصلہ کیا تھا وہ اگرچہ زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں تھا لیکن انصاری صحابی کی بھی اس میں بڑی حد تک

www.sirat-e-mustaqeem.com



عروة ابن الزبير انه حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير في شراج من الحرة يسقي بها النخل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير فامره بالمعروف ثم ارسل الى جارك فقال الانصاري ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اسق ثم احبس حتى يرجع الماء الى الجدر واستوعى له حقه فقال الزبير والله ان هذه الاية انزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم قال ابن شهاب فقدرت الانصار والناس قول النبي صلى الله عليه وسلم اسق ثم احبس حتى يرجع الى الجدر وكان ذالك الى الكعبين۔

ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ ایک انصاری صحابی نے زبیر رضی اللہ عنہ سے حرّہ کی نالیوں کے بارے میں، جس سے باغ سیراب ہوتے تھے۔ جھگڑا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زبیر! تم سیراب کرو۔ پھر آپؐ نے انھیں معاملہ میں اچھی روش اختیار کرنے کا حکم دیا (اور فرمایا کہ) پھر اپنے پڑوسی کے لئے پانی چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جی ہاں! آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں نا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل گیا، آپ نے فرمایا (زبیر رضی اللہ عنہ سے) کہ سیراب کرو (اور جب پوری طرح سیراب ہو لے تو) رک جاؤ تا آنکہ پانی دیوار تک پہنچ جائے۔ اس طرح آنحضورؐ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوا دیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ بخدا، یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی "ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم اس وقت تک یہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حکم نہ تسلیم کریں"، ابن شہاب نے کہا کہ انصار اور تمام لوگوں نے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی بنا پر کہ "سیراب کرو اور پھر اس وقت رک جاؤ جب پانی دیوار تک پہنچ جائے"، ایک اندازہ لگا لیا (کہ شرعی حکم اس سلسلے میں کیا ہے) یہ حد ٹخنوں تک تھی۔

## باب فضل سقي الماء

## ۱۴۷۵- پانی پلانے کی فضیلت۔

حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل يمشي فاشتد عليه العطش فنزل بئرا فشرب منها ثم خرج فاذا هو بكلب يلهث يأكل الثرى من العطش فقال لقد بلغ هذا مثل الذي بلغ بي فملأ خفه ثم امسكه بفيه ثم رقي فسقى الكلب فشكر الله له فغفر له قالوا يا رسول الله وان لنا في البهائم اجرا قال في كل كبد رطبة اجر تابعه حماد بن سلمة والربيع بن مسلم عن محمد بن زياد۔

۲۱۹۵- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سمی نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ چنانچہ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر جب باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے (اپنے دل میں) کہا، یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کی۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا، آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے اس روایت کی متابعت حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد کے واسطہ سے کی ہے۔

۲۱۹۶ حدثنا ابن ابي مريم حدثنا نافع ابن عمر عن ابن ابي مليكة عن اسماء بنت ابي بكر ان

۲۱۹۶- ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) رعایت کردی گئی تھی، جب انھوں نے ناگواری کا اظہار کیا تو آنحضورؐ نے فیصلہ پر نظر ثانی میں کسی قسم کی رعایت نہیں کی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَيْ رَبِّ وَاَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا۔

نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب سورج گرہن ہوا تو) کسوف کی نماز پڑھی پھر فرمایا، (ابھی ابھی) دوزخ مجھ سے اتنی قریب آگئی تھی کہ میں نے چونک کر کہا، اے رب! کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ دوزخ میں میری نظر ایک عورت پر پڑی (اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) میرا خیال ہے کہ (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ) اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ اس پر اس عذاب کی کیا وجہ ہے؟ (آنحضورؐ کے ساتھ فرشتوں نے) کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کے مارے مرگئی تھی (اور اب اسے اسی کی سزا مل رہی ہے)۔

۲۱۹۷ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا اَنْتِ اَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِيْهَا وَلَا اَنْتِ اَرْسَلْتِيْهَا فَاَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

۲۱۹۷- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو عذاب، ایک بلی کی وجہ سے ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک روکے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی تھی اور وہ عورت اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے اس سے فرمایا تھا۔ اور اللہ تعالٰے ہی زیادہ جاننے والا ہے کہ جب تک تم نے اس بلی کو باندھے رکھا اس وقت تک نہ تم نے اسے کھلایا پلایا اور نہ چھوڑا کہ زمین سے گھانس پھونس ہی کھا سکے!

## بَابٌ ۱۴۷۶ مَنْ رَاٰى اَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ اَحَقُّ بِمَائِهٖ

## ۱۴۷۶- جن کے نزدیک حوض اور مشک کا مالک ہی اس کے پانی کا حقدار ہے۔[1]

۲۱۹۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ هُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ قَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

۲۱۹۸- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا اور آنحضورؐ نے اسے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے بیٹھے ہوئے تھے جو حاضرین میں سب سے کم عمر تھے۔ عمر رسیدہ صحابہ آنحضورؐ کی بائیں طرف تھے آنحضورؐ نے فرمایا، اے لڑکے! کیا تمہاری اجازت ہے کہ میں اس پیالے کا بچا ہوا پانی بڑے بوڑھوں کو دے دوں؟ انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے کا میں کسی دوسرے پر ایثار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آں حضورؐ نے وہ پیالہ انہیں دے دیا۔

۲۱۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ

۲۱۹۹- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے، انھوں

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب پانی کو کوئی اپنے برتن میں رکھ لے یا اپنی مملوکہ زمین کے کسی حصہ میں اسے روک لے تو اب پانی کا مالک وہی ہے اور اس کی اجازت کے بغیر اس میں سے پانی لینا درست نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ

نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ (میں قیامت کے دن) اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح دور کر دوں گا جیسے اجنبی اونٹ حوض سے دور بھگائے جاتے ہیں۔

۲۲۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ۔

۲۲۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ایوب اور کثیر بن کثیر نے، دونوں کی روایتوں میں ایک دوسرے کی بنسبت کمی اور زیادتی ہے، اور ان سے سعید بن جبیر نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (حضرت ہاجرہؑ) پر اللہ رحم فرمائے کہ اگر انہوں نے زمزم کو چھوڑ دیا ہوتا یا یہ فرمایا کہ پانی کو روکا نہ ہوتا تو آج وہ ایک جاری چشمہ ہوتا۔ پھر جب قبیلہ جرہم کے لوگ آئے اور (حضرت ہاجرہ سے) کہا کہ آپ ہمیں اپنے پڑوس میں قیام کی اجازت دیجئے تو انہوں نے اسے قبول کر لیا، اس شرط پر کہ پانی میں ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ والوں نے شرط مان لی تھی۔

۲۲۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین طرح کے آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات بھی نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا۔ وہ شخص جو کسی سامان کے متعلق قسم کھائے کہ اسے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی جا رہی تھی جتنی اب دی جا رہی ہے، حالانکہ وہ اپنی اس قسم میں جھوٹا ہو۔ وہ شخص جس نے جھوٹی قسم عصر کے بعد اس لئے کھائی کہ اس کے ذریعہ ایک مسلمان کے مال کو ہضم کر جائے۔ وہ شخص جو فاضل پانی سے کسی کو روکے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں اپنا فضل اسی طرح تمہیں نہیں دوں گا جس طرح تم نے ایک ایسی چیز کے زائد حصے کو نہیں دیا تھا جسے خود تمہارے ہاتھوں نے بنایا بھی نہ تھا۔ علی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے عمرو کے واسطہ سے، متعدد مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابو صالح سے سنا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو سند پہنچاتے تھے۔

## بَابٌ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ۷۷۴۔ اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی چراگاہ متعین نہیں۔

۲۲۰۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ

۲۲۰۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ صعب بن

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَی إِلَّا لِلّٰہِ وَلِرَسُولِہِ وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمَی النَّقِیعَ وَأَنَّ عُمَرَ حَمَی الشَّرَفَ وَالرَّبَذَۃَ۔

جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی چراگاہ متعین نہیں۔ (ابن شہاب نے) بیان کیا کہ ہم تک یہ بھی پہنچا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع میں چراگاہ بنوائی تھی اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف اور ربذہ میں چراگاہیں بنوائی تھیں۔

## بَاب ۱۴۷۸ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ.

## ۱۴۷۸۔ انسانوں اور جانوروں کا نہر سے پانی پینا۔

۲۲۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِی صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَی رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِی لَہُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَأَطَالَ بِهَا فِی مَرْجٍ أَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا أَصَابَتْ فِی طِیَلِهَا ذٰلِکَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَۃِ کَانَتْ لَہُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّہُ انْقَطَعَ طِیَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَہُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ وَلَمْ یُرِدْ أَنْ یَسْقِیَ کَانَ ذٰلِکَ حَسَنَاتٍ لَہُ فَهِیَ لِذٰلِکَ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّیًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِی رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِیَ لِذٰلِکَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِیَ عَلَی ذٰلِکَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَیَّ فِیهَا شَیْءٌ إِلَّا هٰذِہِ الْآیَۃُ الْجَامِعَۃُ الْفَاذَّۃُ فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَرَہُ وَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَرَہُ۔

۲۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں ابوصالح سمان نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑا ایک شخص کے لئے باعث ثواب ہے، دوسرے کے لئے پردہ ہے اور تیسرے کے لئے وبال ہے جس کے لئے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ کے لئے اس کی پرورش کرے وہ اسے کسی ہرے بھرے میدان میں باندھے یا (راوی نے کہا کہ) کسی باغ میں، تو جس قدر بھی وہ اس ہریالے میدان یا باغ میں چرے گا، اس کی حسنات میں لکھا جائے گا۔ اگر اتفاق سے اس کی رسی ٹوٹ گئی اور گھوڑا ایک یا دو مرتبہ آگے کے پاؤں اٹھا کر کودا، تو اس کے آثار قدم اور اس کا گوبر لید بھی مالک کی حسنات میں لکھا جائے گا۔ اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرا اور اس نے اس کا پانی پیا تو خواہ مالک نے اسے پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو لیکن یہ بھی اس کی حسنات میں لکھا جائے گا۔ تو اس نیت سے پالا جانے والا گھوڑا انھیں وجوہ کی بنا پر باعث ثواب ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز رہنے اور ان کے سامنے دست سوال بڑھانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالتا ہے، پھر اس کی گردن اور اس کی پشت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے، تیسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر، دکھاوے اور مسلمانوں کی دشمنی میں پالتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لئے وبال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی حکم وحی سے معلوم نہیں ہوا ہے، سوا اس جامع اور منفرد آیت کے "جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔"

۲۲۰۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ رَبِیعَۃَ بْنِ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَہُ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا

۲۲۰۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، ان سے منبعث کے مولی یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ سے لقطہ (راستے میں کسی کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



وِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

گمشدہ چیز جو پائی گئی ہو) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی تھیلی اور اس کے بندھن کی خوب جانچ کر لو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اس دوران میں اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ پھر چیز تمہاری ہے۔ سائل نے پوچھا، اور گمشدہ بکری؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیے کی ہے۔ سائل نے پوچھا اور گمشدہ اونٹ؟ آنحضور نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اسے سیراب رکھنے والی چیز ہے اور اس کا کھر ہے۔ پانی پر بھی وہ جا سکتا ہے اور درخت (کے پتے) بھی کھا سکتا ہے۔ اور اس طرح اس کا مالک خود اسے پالے گا۔

## باب ۱۴۷۹ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ

## ۱۴۷۹۔ سوکھی لکڑی اور گھاس بیچنا۔

۲۲۰۵ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهِ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ۔

۲۲۰۵۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے پھر اسے بیچے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور (بھیک) اسے دی جائے یا نہ دی جائے۔ اس کی بھی کوئی توقع نہ ہو۔

۲۲۰۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

۲۲۰۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو عبید نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر (بیچنے کے لئے) لیے پھرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھر خواہ اسے کچھ وہ دے دے یا نہ دے۔

۲۲۰۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ

۲۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی انھیں علی بن حسین بن علی نے، انھیں ان کے والد حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر مجھے ایک اونٹ غنیمت میں ملا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا تھا ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دونوں کو باندھے ہوئے تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ ان کی پشت پر اذخر (ایک عرب کی خوشبودار گھاس جسے سنار وغیرہ استعمال کرتے تھے) رکھ لے بیچنے

www.sirat-e-mustaqeem.com



معه قينة فقالت ألا يا حمز للشرف النواء، فثار إليهما حمزة بالسيف فجب أسنمتهما وبقر خواصرهما ثم أخذ من أكبادهما. قلت لابن شهاب: ومن السنام؟ قال: قد جب أسنمتهما فذهب بها. قال ابن شهاب: قال علي: فنظرت إلى منظر أفظعني، فأتيت نبي الله صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة فأخبرته الخبر، فخرج ومعه زيد، فانطلقت معه، فدخل على حمزة فتغيظ عليه، فرفع حمزة بصره وقال: هل أنتم إلا عبيد لآبائي، فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر حتى خرج عنهم، وذلك قبل تحريم الخمر.

لے جاؤں)۔ بنی قینقاع کے ایک سنار بھی میرے ساتھ تھے۔ اس طرح (خیال یہ تھا کہ) اس کی آمدنی سے فاطمہ رضی اللہ عنہا (آپؐ کی بیوی) کا ولیمہ کردوں حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ اسی (انصاری رضا لے) گھر میں شراب پی رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی، اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا (ترجمہ) ہاں، اے حمزہ! فربہ اونٹوں کی طرف (بڑھو اور انھیں ذبح کر دو) حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان چیر دیئے، ان کے کوکھ کاٹ ڈالے اور ان کی کلیجی نکال لی۔ (ابن جریج نے بیان کیا کہ) میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کیا کوہان کا گوشت بھی کاٹ لیا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے دونوں کوہان کاٹ لیے اور انھیں لے گئے ابن شہاب نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے یہ منظر دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے میں نے آنحضورؐ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ تشریف لائے (حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس) زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ حضورؐ جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے اور (ان کے اس فعل پر) خفگی کا اظہار فرمایا تو حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھا کر کہا "تم سب" میرے آباء کے غلام ہو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس ہوئے اور ان کے پاس سے چلے آئے۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے[1]۔

## باب ۱۴۸۰ القطائع

## ۱۴۸۰۔ قطعاتِ آراضی۔

۲۲۰۸ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن يحيى بن سعيد قال سمعت أنسا قال أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن يقطع من البحرين فقالت الأنصار حتى تقطع لإخواننا من المهاجرين مثل الذي تقطع لنا قال ستروں بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني.

۲۲۰۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین میں کچھ قطعات آراضی دینے کا (انصار کو) ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ (ہم اس وقت تک نہیں لیں گے) جب تک آپ

---

[1] جیسا کہ حدیث میں خود اس کی تصریح ہے کہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے اور اس وقت تک بہت سے مسلمان شراب پیتے تھے اور بہت سے دوسرے ایسے افعال کرتے تھے جن کی حرمت نہیں نازل ہوئی تھی اور جنھیں حرمت کے نازل ہونے کے بعد یک لخت چھوڑ دیا تھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور اس طرح رشتہ میں بڑے تھے۔ اس لئے شراب کی مستی میں بڑے فخر کے ساتھ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اس لئے واپس تشریف لائے کہ ایسے مواقع پر جب انسان کے ہوش و حواس درست نہ ہوں اس طرح پیش آنے کے بعد ٹھہرنا مناسب نہیں ہوتا۔ یہ حدیث اس باب میں اس لئے لائے ہیں کہ اس میں گھاس فروخت کرنے کا ذکر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح کے قطعات نہ عنایت فرمائیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرے بعد (دوسرے لوگوں کو) تم پر ترجیح دی جایا کرے گی تو اس وقت تم صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو۔

**باب ۱۴۸۱** كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي۔

۱۴۸۱۔ قطعات آراضی کو لکھنا۔ لیث نے یحییٰ بن سعید کے واسطہ سے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر بحرین میں انھیں قطعات آراضی دینے چاہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ایسا کرنا ہی ہے تو ہمارے بھائی قریش (مہاجرین) کو بھی اسی طرح کے قطعات لکھ دیجیے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنی زمین ہی نہیں تھی۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا "میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی تو اس وقت صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو"۔

**باب ۱۴۸۲** حَلَبِ الْإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ۔

۱۴۸۲۔ اونٹنی کو پانی کے نزدیک دوہنا۔

۲۲۰۹ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ۔

۲۲۰۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمان بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کا حق یہ ہے کہ اسے پانی (تالاب، ندی وغیرہ) کے قریب دوہا جائے۔

**باب ۱۴۸۳** الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَخْلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ فَلِلْبَائِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتَّى يَرْفَعَ وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ۔

۱۴۸۳۔ اگر کسی شخص کو باغ کے احاطے سے گذرنے کا حق یا کسی نخلستان کے لئے پانی میں اس کا کچھ حصہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص نے تابیر کے بعد کھجور کا کوئی درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوتا ہے اور اس میں سے گذرنے اور سیراب کرنے کا حق بھی اسے حاصل رہتا ہے تا آنکہ اس فصل کا پھل توڑ لیا جائے۔ صاحب عریہ کو بھی یہ حقوق حاصل ہوتے ہیں[1]

۲۲۱۰ **أَخْبَرَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ

۲۲۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے

---

[1] عریہ کی تفسیر اس سے پہلے گذر چکی ہے اور اسی طرح تابیر کی بھی۔ گذر گاہ کا بھی ایک حق ہوتا ہے۔ زمین اگر کسی کی اپنی مملوک ہو تب تو ظاہر ہی ہے، لیکن اگر اس کی مملوک نہ ہو تو تب بھی فقہا نے اس حق کو مانا ہے۔ پھل کے بیچنے والے کی ملکیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اسی سال کی فصل اس کی ہوگی۔ اس کے بعد باغ یا درخت پر بیچنے والے کا حق ختم ہو جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



نخلاً بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن ابتاع عبداً وله مال فماله للذي باعه الا ان يشترط المبتاع وعن مالك عن نافع عن ابن عمر في العبد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تابیر کے بعد اگر کسی شخص نے اپنا درخت بیچا تو (اس سال کی فصل کا) پھل بیچنے والے ہی کا رہتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے (کہ پھل بھی خریدار ہی کا ہوگا) تو یہ صورت مستثنیٰ ہے۔ اور اگر کسی شخص نے کوئی ایسا غلام بیچا جس کے پاس کچھ مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے تو یہ صورت مستثنیٰ ہے۔ مالک، نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف غلام کی صورت کا ذکر ہے۔

۲۲۱۱ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم ان تباع العرايا بخرصها تمرا۔

۲۲۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے سلسلے میں اس کی رخصت دی تھی کہ اسے تخمینہ سے خشک کھجور کے بدلے بیچا جا سکتا ہے۔

۲۲۱۲ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة عن ابن جريج عن عطاء سمع جابر بن عبد الله نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن المخابرة والمحاقلة وعن المزابنة وعن بيع الثمر حتى يبدو صلاحها وان لا تباع الا بالدينار والدراهم الا العرايا۔

۲۲۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا (سب کی تفسیر گذر چکی) اسی طرح پھل کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ڈال کا پھل دینار و درہم ہی کے بدلے بیچا جائے، البتہ عریہ کا اس سے استثناء ہے۔

۲۲۱۳ حدثنا يحيى بن قزعة اخبرنا مالك عن داود بن حصين عن ابي سفيان مولى ابي احمد عن ابي هريرة قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم في بيع العرايا بخرصها من التمر دون خمسة اوسق او في خمسة اوسق شك داود في ذلك۔

۲۲۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں داؤد بن حصین نے، انھیں ابو احمد کے مولیٰ ابو سفیان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عریہ کی، تخمینہ سے، خشک کھجور کے بدلے پانچ وسق سے کم یا (یہ کہا کہ) پانچ وسق کی مقدار میں اجازت دی تھی۔ اس میں شک داؤد کو تھا۔

۲۲۱۴ حدثنا زكرياء بن يحيى اخبرنا ابو اسامة قال اخبرني الوليد بن كثير قال اخبرني بشير بن يسار مولى بني حارثة ان رافع بن خديج وسهل بن ابي حثمة حدثاه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المزابنة بيع الثمر بالتمر الا اصحاب العرايا فانه اذن لهم قال ابو عبد الله

۲۲۱۴۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو اسامہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے بنی حارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار نے خبر دی، ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ یعنی درخت پر لگے ہوئے کھجور کے پھل کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا تھا عریہ کا معاملہ کرنے والوں کے استثناء کے ساتھ کہ انہیں آں حضور نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ بَشِیْرٌ مِّثْلَهٗ۔

اجازت دی تھی۔ ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## بَابٌ فِی الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّیُوْنِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِیْسِ۔

### بَابُ ۱۴۸۴ مَنِ اشْتَرٰی بِالدَّیْنِ وَلَیْسَ عِنْدَهٗ ثَمَنُهٗ اَوْلَیْسَ بِحَضْرَتِهٖ۔

### ۱۴۸۴۔ کسی نے کوئی چیز قرض خریدی خواہ اس کے پاس اس کی قیمت موجود نہ ہو یا اس وقت ساتھ نہ ہو۔

۲۲۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَكَ اَتَبِیْعُنِیْهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهٗ اِیَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ غَدَوْتُ اِلَیْهِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَهٗ۔

۲۲۱۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں جریر نے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، اپنے اونٹ کے بارے میں کیا رائے ہے، کیا مجھے اپنے بیچو گے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ میں نے اونٹ آپؐ کو بیچ دیا اور جب مدینہ آپؐ پہنچے تو اونٹ صبح ہے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی۔

۲۲۱۶ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاکَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِیْمَ الرَّهْنَ فِی السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی طَعَامًا مِّنْ یَّهُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِیْدٍ۔

۲۲۱۶۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم نے بیع سلم میں رہن کا ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ ایک متعین مدت (کے قرض) پر خریدا اور اپنے لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

### بَابُ ۱۴۸۵ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَوْ اِتْلَافَهَا۔

### ۱۴۸۵۔ جس نے لوگوں سے مال لیا۔ اسے ادا کرنے کی نیت سے لیا ہو یا ہضم کر جانے کیلئے۔

۲۲۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

۲۲۱۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے ان سے ابوغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی لوگوں کے مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ادا کرنے کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ اور جو کوئی نہ دینے کے ارادہ سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس مال میں کوئی نفع نہیں رہنے دیتا۔

### بَابُ ۱۴۸۶ اَدَاءِ الدُّیُوْنِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی

### ۱۴۸۶۔ قرض کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچا دو،

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔

اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو اللہ تمہیں اچھی ہی نصیحت کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔

۲۲۱۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ يَعْنِيْ اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّهٗ يُحَوَّلُ لِيْ ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِيَهٗ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ مَكَانَكَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ۔

۲۲۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، حضور اکرمؐ نے جب دیکھا، آپ کی مراد احد پہاڑ کو دیکھنے سے تھی، تو فرمایا کہ میں یہ بھی پسند نہیں کرونگا کہ اگر احد سونے کا ہو جائے (اور تمام کا تمام میرے قبضہ میں ہو) تو اس میں سے میرے پاس ایک دینار کے برابر بھی تین دن سے زیادہ باقی رہے، سو اس دینار کے جو میں کسی کا قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں، پھر ارشاد فرمایا، دنیا میں زیادہ (مال) والے ہی (عموماً ثواب کا) کم حصہ پاتے ہیں، سوا ان افراد کے جو اپنے مال و دولت کو یوں اور یوں خرچ کریں۔ ابوشہاب نے اپنے سامنے دائیں طرف اور بائیں طرف اشارہ کر کے واضح کیا (مال کو اللہ کے راستے میں خوب خوب خرچ کرنے کو) لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہیں ٹھہرے رہو اور آپ تھوڑی دور آگے کی طرف بڑھے۔ میں نے کچھ آواز سنی (جیسے آپ کسی سے گفتگو فرما رہے ہوں) میں نے چاہا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا کہ "یہیں اس وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک میں نہ آجاؤں" اس کے بعد جب آنحضورؐ تشریف لائے تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ابھی میں نے کچھ سنا تھا یا راوی نے یہ کہا کہ (میں نے کوئی آواز سنی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا تم نے بھی سنا! میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور یہ کہہ گئے ہیں کہ تمہاری امت کا جو شخص بھی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں داخل ہو گا میں نے پوچھا کہ اگرچہ وہ اس اس طرح (کے گناہ) کرتا رہا ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں (آخر کار اگر اسلام پر اس کی موت ہوئی ہے تو جنت میں ضرور جائے گا۔

۲۲۱۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِيْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثٌ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۲۲۱۹۔ ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا، تب بھی مجھے یہ پسند نہ تھا کہ تین دن گذر جائیں اور اس میں کا کوئی بھی حصہ میرے

www.sirat-e-mustaqeem.com



میرے پاس رہ جائے، سواس کے جو میں کسی قرض کے دینے کے لئے رکھ چھوڑوں۔ اس کی روایت صالح اور عقیل نے زہری کے واسطہ سے کی ہے۔

## باب ۱۴۸۷ اِسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ

۲۲۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِبَيْتِنَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ وَقَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

## ۱۴۸۷۔ اونٹ قرض پر لینا۔

۲۲۲۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلمہ بن کہیل نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ ہمارے گھر میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قرض کا تقاضا کیا اور سخت سست کہا۔ صحابہ نے اس کو فہمائش کرنی چاہی تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے کہنے دو۔ صاحب حق کے لئے کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ اور اسے ایک اونٹ خرید کر دے دو۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ اس کے اونٹ سے (جو اس نے آنحضورؐ کو قرض دیا تھا) اچھی عمر ہی کا مل رہا ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں اچھا وہی ہے جو قرض ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

## باب ۱۴۸۸ حُسْنِ التَّقَاضِي۔

۲۲۲۱ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَهُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## ۱۴۸۸۔ تقاضے میں نرمی۔

۲۲۲۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا، (قبر میں) اس سے سوال ہوا کہ تم کیا کہا کرتے تھے اس نے جواب دیا کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا (اور جب کسی پر میرا قرض ہوتا) تو مالداروں کو مہلت دیا کرتا تھا اور تنگدستوں کے قرض میں کمی کر دیا کرتا تھا۔ اسی پر اس کی مغفرت ہوگئی۔ ابومسعود نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

## باب ۱۴۸۹ هَلْ يُعْطَى أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ۔

۲۲۲۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَقَالُوا مَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً۔

## ۱۴۸۹۔ کیا قرض سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جا سکتا ہے۔

۲۲۲۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان، ان سے یحیٰی نے، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قرض کا اونٹ مانگنے آیا تو آنحضورؐ نے فرمایا (صحابہ رضؓ سے) کہ اسے اس کا اونٹ دے دو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہی اونٹ دستیاب ہو رہا ہے اس پر اس شخص (قرض خواہ) نے کہا، مجھے تم نے میرا پورا حق دیا، تمھیں اللہ تمہارا حق پورا پورا دے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے وہی اونٹ دے دو (جو اس کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہے) کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب

www.sirat-e-mustaqeem.com



سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا قرض ادا کرتا ہو۔

## باب ۱۴۹۰ حُسْنِ الْقَضَاءِ۔

## ۱۴۹۰۔ قرض پوری طرح ادا کرنا۔

۲۲۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۲۲۲۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص آپ سے تقاضا کرنے آیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے اونٹ دے دو صحابہ نے تلاش کیا لیکن ایسا ہی اونٹ مل سکا جو قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہی دے دو اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے میرا حق پوری طرح دیا۔ اللہ آپ کو بھی اس کا بدلہ پورا پورا دے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہو۔

۲۲۲۴ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

۲۲۲۴۔ ہم سے خلاد نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے مسعر نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے چاشت کے وقت کا ذکر کیا (کہ اس وقت میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا) پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لو۔ میرا آنحضورؐ پر قرض تھا۔ آنحضورؐ نے اسے ادا کیا اور زیادہ بھی دیا (اپنی طرف سے)

## باب ۱۴۹۱ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ۔

## ۱۴۹۱۔ اگر مقروض، قرض خواہ کے حق سے کم ادا کرے (جبکہ قرض خواہ اسی پر خوش اور راضی ہو) یا قرض خواہ اسے معاف کردے تو جائز ہے۔

۲۲۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا۔

۲۲۲۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) احد کے دن شہید کر دیے گئے تھے، ان پر قرض چلا آرہا تھا۔ قرض خواہوں نے اپنے حق کے مطالبے میں شدت اختیار کی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ میرے باغ کی کھجورے لیں اور میرے والد کو معاف کردیں، لیکن قرض خواہوں نے اس سے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ ہم صبح کو تمہارے یہاں آئیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ درختوں میں چہل قدمی کرتے رہے اور اس کے پھل میں برکت کی دعا فرماتے رہے پھر میں نے پھل توڑے اور ان کا تمام قرض ادا کرنے کے بعد بھی کھجور باقی بچ گئی۔

## بَاب ۱۴۹۲ اِذَا قَاصَّ اَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ اَوْ غَيْرِهِ۔

## ۱۴۹۲۔ قرض کی صورت میں جب کھجور، کھجور کے پاس اس کے سوا کوئی دوسری چیز (اسی کی جنس کے) بدلے میں دی یا تخمینے سے ادا کی لے

۲۲۲۶ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَاَبٰى اَنْ يُّنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ اِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ لِيَاْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِيْ لَهُ فَاَبٰى فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشٰى فِيْهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهُ فَاَوْفِ لَهُ الَّذِيْ لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَمَا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْفَاهُ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِيْ كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارِكَنَّ فِيْهَا۔

۲۲۲۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے وہب بن کیسان نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب ان کے والد شہید ہوئے تو ایک یہودی کا تیس وسق قرض اپنے اوپر چھوڑ گئے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت مانگی، لیکن وہ نہیں مانا۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس یہودی سے (مہلت دینے کی) سفارش کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے یہ فرمایا کہ جابر (رضی اللہ عنہ) کے باغ کے پھل، اس قرض کے بدلے میں لے لے جو ان کے والد پر اس کا ہے۔ اس نے اس سے بھی انکار کیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہوئے۔ اور اس میں چلتے رہے۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ باغ کا پھل توڑ کے اس کا قرض ادا کر دو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو انہوں نے باغ کا پھل توڑا۔ اور یہودی کا تیس وسق قرض ادا کر دیا۔ سترہ وسق اس میں سے بچ بھی رہا جابر رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو بھی صورت حال کی اطلاع دیں۔ آنحضور اس وقت

---

لے۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری کا یہ عنوان اجماع امت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ جن چیزوں کا اس میں ذکر ہے وہ اموال ربویہ میں سے ہیں جن میں تقابض اور مساوات ضروری ہے۔ لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں۔ کیونکہ امام بخاری رح یہاں کوئی فقہ کا مسئلہ نہیں بیان کر رہے ہیں، بلکہ ایک ایسی صورت میں مسئلہ کی وضاحت کر رہے ہیں جب جانبین میں کوئی نزاع نہ ہو۔ ایسی صورت میں جبکہ جانبین راضی ہوں اسی طرح معاملہ صحیح ہو سکتا ہے کہ اندازے اور تخمینے سے قرض کی ادائیگی کر دی جائے۔ یہ تسامح اور اغماض کے باب سے متعلق ہے، جس کی گنجائش شریعت نے اپنے احکام میں رکھی ہے۔ عام طور سے فقہ میں اس طرح کے احکام نہیں ملتے کیونکہ فقہی مسائل میں قانونی حدود کا لحاظ ہوتا ہے اور ان کا عام تعلق قضا سے ہے۔ ہر موقعہ پر اگر قانونی پابندیاں لگا دی جائیں تو عام زندگی میں بڑی دشواری پیدا ہو جائے گی۔ دس آدمی ایک دستر خوان پر اگر اپنا اپنا کھانا جمع کر کے سب ساتھ کھائیں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ شریعت کی نظر میں نہیں ہے اور زندگی کی مناسب روش کے خلاف بھی نہیں لیکن اگر اسی کو قانونی ترازو پر تولا جانے لگے تو عدم جواز کا پہلو نکل آئے گا، ایسے تمام مواقع پر شریعت نے خود توسع اغماض اور تسامح کی اجازت دی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۴۹۳** مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ ۔

**۲۲۲۷ حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ ۔

**۱۴۹۳** ۔ جس نے قرض سے پناہ مانگی ۔

**۲۲۲۷** ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی. کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے "اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ قرض سے اتنی پناہ مانگتے ہیں؟ آنحضورؐ نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرکے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے ۔

**باب ۱۴۹۴** الصَّلٰوةُ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

**۲۲۲۸ حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا ۔

**۱۴۹۴** مقروض کی نماز جنازہ ۔

**۲۲۲۸** ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مال چھوڑ جائے (اپنے انتقال کے وقت) تو وہ اس کے ورثاء کا ہوتا ہے اور جو قرض چھوڑ جائے وہ ہمارے ذمہ ہے ۔

**۲۲۲۹ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ ۔

**۲۲۲۹** ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مومن کا میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب ہوں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "نبی مومنوں سے ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں"۔ اس لئے جو مومن بھی انتقال کر جائے اور مال چھوڑے تو ورثا اس کے مالک ہوتے ہیں، جو بھی ہوں اور جو شخص قرض چھوڑے یا عیال چھوڑے تو وہ میرے پاس آجائیں کہ ان کا ولی میں ہوں ۔

**باب ۱۴۹۵** مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ۔

**۲۲۳۰ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ۔

**۱۴۹۵** ۔ مالدار کی طرف سے ٹال مٹول زیادتی ہے ۔

**۲۲۳۰** ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول زیادتی ہے ۔

**باب ۱۴۹۶** لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذْكَرُ

**۱۴۹۶** ۔ حقدار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوبَتَهُ وَعِرْضَهُ قَالَ سُفْيَانُ عِرْضُهُ يَقُولُ مَطَلْتَنِي وَعُقُوبَتُهُ الْحَبْسُ.

سے منقول ہے کہ (قرض کی ادائیگی پر) قدرت کے باوجود ٹال مٹول اس کی سزا اور اس کی عزت کو حلال کر دیتا ہے۔ سفیان نے فرمایا کہ عزت کو حلال کرنا یہ ہے کہ قرض خواہ کہے "تم صرف ٹال مٹول کرتے ہو" اور اس کی سزا قید ہے۔

۲۲۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا.

۲۲۳۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قرض مانگنے آیا اور سخت برتاؤ کرنے لگا صحابہ نے اس کی فہمائش کرنی چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ حق دار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

بَابٌ ۱۴۹۷ إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضَى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

۱۴۹۷ - ایسے شخص کے پاس جسے دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہے کسی نے اپنا مال موجود پایا، خواہ بیع کے سلسلہ کا ہو، یا قرض و ودیعت کے سلسلے کا تو صاحب مال ہی اس کا زیادہ مستحق ہے[1]۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اور اس کا (دیوالیہ ہونا حاکم کی عدالت میں) واضح ہو جائے تو نہ اس کا آزاد کرنا جائز ہوتا ہے اور نہ اس کی خرید و فروخت۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ جو شخص اپنا حق دیوالیہ ہونے سے پہلے لے لے تو وہ اسی کا ہو جاتا ہے اور جو کوئی اپنا متعینہ سامان پہچان لے تو وہی اس کا مستحق ہوتا ہے۔

---

[1] یعنی جب کسی نے کوئی چیز خریدی اور مبیع پر قبضہ بھی کر لیا، لیکن قیمت نہیں ادا کی تھی کہ دیوالیہ قرار دے دیا گیا تو اگر وہ اصل مبیع اس کے پاس اب بھی موجود ہے تو ائمہ کا اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ دوسرے قرض خواہ بھی موجود ہوں اس مال کا مستحق صرف بیچنے والا ہوگا یا تمام قرض خواہ اس میں برابر شریک ہوں گے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ یہ ہے کہ بیچنے والا ہی اصل مبیع کا مستحق ہے اور دوسرے قرض خواہوں کا اس میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی رجحان یہی ہے اور حدیث کے ظاہر سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مال فروخت ہو چکا ہے اور خریدار کے قبضہ میں بھی جا چکا ہے۔ اس لئے قانونی طور پر اب وہ خریدار ہی کی ملک ہوگا یہ دوسری بات ہے کہ دیانت کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے دوسرے قرض خواہ اور خریدار سب اسی پر راضی ہو جائیں کہ مال بیچنے والے ہی کو دے دیا جائے اور حدیث میں جو حکم ہے وہ دیانت ہی سے متعلق ہے۔ قانونی حکم نہیں بیان ہوا ہے۔ یہ بات خاص طور پر ملحوظ رکھنی چاہیے کہ دیانت کا باب حضور اکرم کے فیصلوں میں بہت زیادہ ہے۔ اور اکثر مواقع پر آپ نے قانونی حدود کو چھوڑ کر لوگوں کی سہولت اور انصاف کے لئے دیانت کی بنیاد پر معاملات کے تصفیے کئے ہیں۔ لیکن جب نزاع کی حدود تک معاملہ پہنچ جاتا ہے تو اس میں قانون کا سہارا لینا ضروری ہو جاتا ہے شریعت کے اصول و کلیات کی روشنی میں اور احادیث کے پیش نظر احناف نے وہی مسلک اختیار کیا جسکا بیان ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۲۳۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ۔

۲۲۳۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی، انہیں عمر بن عبدالعزیز نے خبر دی، انہیں ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا جو شخص اپنا بعینہ مال کسی شخص کے پاس پالے جب کہ وہ شخص دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہے تو صاحب مال ہی اس کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ مستحق ہوتا ہے۔

## باب ۱۴۹۸ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ

وَلَمْ يَرَ ذَلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ۔

۱۴۹۸۔ جس نے قرض خواہ کو ایک دو دن کے لئے ٹال دیا اور اسے مطل (ٹال مٹول) نہیں سمجھا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد کے قرض کے مسئلے میں جب قرض خواہوں نے اپنا حق مانگنے میں شدت اختیار کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے یہ صورت رکھی کہ وہ میرے باغ کے پھل قبول کر لیں لیکن چونکہ انہوں نے اس سے انکار کیا، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ نہیں دیا اور نہ پھل تڑوائے بلکہ فرمایا کہ میں تمہارے پاس کل آوں گا۔ چنانچہ دوسرے دن صبح ہی آپ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی اور میں نے (اسی باغ سے) ان کا قرض ادا کر دیا۔

## باب ۱۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتَّى يُنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ

۱۴۹۹۔ جس نے دیوالیہ یا تنگدست شخص کا مال بیچ کر اس کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا یا اسی کو اپنی ضروریات میں خرچ کرنے کے لئے دے دیا۔

۲۲۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ

۲۲۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنی موت کے ساتھ آزاد کرنے کے لئے کہا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام

---

نے کر دیا یہ مسلک عقل کی کسوٹی پر بھی بہت صاف اور واضح ہے۔ جو دلائل بیان کئے جاتے ہیں ہم ان کی تفصیلات کو بیان نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہیں نظر انداز کر دیا گیا۔ البتہ اگر مال پر قبضہ خریدار کا نہیں ہوا تھا تو اس میں سب کا اتفاق ہے کہ ایسے مال کا مستحق بیچنے والا ہی ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



کو مجھ سے کون خریدے گا؟ نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا اور آنحضورؐ نے اس کی قیمت وصول کر کے مالک کو دیدی۔

**باب ۱۵۰۰** اِذَا اَقْرَضَهُ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَوْ اَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلَى اَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَاِنْ اُعْطِيَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَالَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ اِلَى اَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهُ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى اَلْحَدِيْثَ ؛

**۱۵۰۰۔ جب کسی نے متعین مدت تک کے لئے کسی کو قرض دیا** یا بیع میں (قیمت کیلئے) مدت متعین کی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کسی مدت تک کے لئے قرض میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ اس کے درہموں سے زیادہ کھرے درہم اسے ملیں، لیکن اس صورت میں جب کہ اس کی شرط نہ لگائی ہو[1]۔ عطا اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں، قرض لینے والا اپنی متعینہ مدت کا پابند ہوگا۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپ نے کسی اسرائیلی شخص کا تذکرہ فرمایا جس نے ایک دوسرے اسرائیلی شخص سے قرض مانگا تھا اور اس نے ایک متعینہ مدت تک کے لئے قرض دے دیا تھا (حدیث گذر چکی ہے)

**باب ۱۵۰۱** اَلشَّفَاعَةِ فِيْ وَضْعِ الدَّيْنِ ۔

**۲۲۳۴** حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ اُصِيْبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا فَطَلَبْتُ اِلٰى اَصْحَابِ الدَّيْنِ اَنْ يَّضَعُوْا بَعْضًا مِّنْ دَيْنِهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهُ عَلٰى حِدَتِهِ عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَّاللِّيْنَ عَلٰى حِدَةٍ وَّالْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَحْضِرْهُمْ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَآءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتّٰى اسْتَوْفٰى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَاَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَّنَا فَاَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ بِعْنِيْهِ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَاْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ.

**۱۵۰۱۔ قرض میں کمی کی سفارش**

**۲۲۳۴**۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (میرے والد) عبداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اپنے پیچھے اپنی زیر پرورش اولاد اور قرض چھوڑ گئے۔ میں قرض خواہوں کے پاس گیا کہ اپنا کچھ قرض معاف کر دیں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے ان کے پاس سفارش کروائی، انہوں نے اس کے باوجود انکار کیا۔ آخر آنحضور نے فرمایا کہ (اپنے باغ کی) تمام کھجور کی قسمیں الگ الگ کر لو، عذق بن زید، (ایک عمدہ قسم کی کھجور کا نام) الگ، لین الگ اور عجوہ الگ (یہ سب عمدہ قسم کی کھجوروں کے نام ہیں) اس کے بعد قرض خواہوں کو بلاؤ اور میں بھی آؤں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ اس کے قریب بیٹھ گئے اور ہر قرض خواہ کے لئے تولنا شروع کیا تا آنکہ سب کا قرض پورا ہو گیا اور کھجور اسی طرح باقی بچ رہی جیسے پہلے تھی۔ گویا کسی نے اسے چھوا تک نہیں ہے۔ اور ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ

---

[1] یعنی اپنے طور پر دیا ہو، اگر پہلے سے ایسی کوئی شرط لگا دی جائے تو یہی صورت حرام ہو جاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ۔

علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر گیا۔ اونٹ تھک گیا اس لئے میں لوگوں سے پیچھے رہ گیا۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیچھے سے مارا اور فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، مدینہ تک اس پر سواری کی تمہیں اجازت ہے۔ پھر جب ہم مدینہ سے قریب ہوئے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی، عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ابھی نئی شادی کی ہے، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا کہ ثیبہ سے، عبداللہ رضی اللہ عنہ (والد) شہید ہوئے تو اپنے پیچھے کئی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے میں نے ثیبہ سے کی ہے تاکہ انھیں تعلیم اور ادب سکھاتی رہے۔ پھر آپ نے فرمایا، اچھا اب اپنے گھر جاؤ۔ چنانچہ میں گھر گیا۔ میں نے جب اپنے ماموں سے اونٹ بیچنے کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے ملامت کی اس لئے میں نے ان سے اونٹ کے تھک جانے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعہ کا بھی ذکر کیا اور آنحضورؐ کے اونٹ کو مارنے کا بھی۔ جب مدینے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو میں بھی آپ کی خدمت میں صبح کے وقت اونٹ کے ساتھ حاضر ہوا، آنحضورؐ نے مجھے اونٹ کی قیمت بھی دے دی اور وہ اونٹ بھی اور قوم کے ساتھ میرا (مال غنیمت کا) حصہ بھی۔

**باب ۱۵۰۲** مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاللهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَقَالَ فِي قَوْلِهِ أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِي ذَٰلِكَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخِدَاعِ۔

**۱۵۰۲۔ مال ضائع کرنے کی ممانعت اور اللہ تعالے کا ارشاد** کہ "اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا" اور اللہ تعالے کا ارشاد کہ "اور مفسدین کے کام نہیں بناتا"، اور اللہ تعالے نے اپنے ارشادات میں فرمایا ہے "کیا تمہاری نماز تمہیں یہ بتاتی ہے کہ جسے ہمارے آباء پوجتے چلے آئے ہیں، ہم اسے چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی طبیعت کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں" اور اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا "بے عقلوں کو اپنے اموال نہ دو" اور اس کی وجہ سے پابندی اور دھوکے کی ممانعت۔

**۲۲۳۵** حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

**۲۲۳۵۔** ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن

---

لہ بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ: یہ حدیث اس سے پہلے بھی آچکی ہے۔ مضمون حدیث میں باہم ایک دوسرے سے بعض مواقع پر اختلاف ہے۔ بعض محدثین نے اسے احادیث کے تعدد پر محمول کیا ہے۔ لیکن ہے یہ درحقیقت ایک ہی حدیث کیونکہ واقعہ ایک ہے اور اسی واقعہ کو مختلف راوی بیان کرتے ہیں۔ صرف راویوں کے تصرف سے مختلف روایات میں اختلاف ہو گیا ہے۔ واقعی صورت حال جو بھی رہی ہو لیکن بہرحال حدیث کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف کچھ زیادہ اہم بھی نہیں کیونکہ اصل مقصد کے بیان کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف صورت واقعہ کی نقل میں تھوڑا سا اختلاف ہے اور ایسا عام حالات میں ناگزیر ہے اس کے بعد جو حصہ ہے وہ ایک دوسری حدیث ہے، چونکہ دونوں ایک سند میں تھیں اس لئے مصنف رح نے انھیں اسی طرح نقل کر دیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ۔

عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ خرید و فروخت میں مجھے دھوکا دے دیا جاتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب خرید و فروخت کیا کرو تو یہ کہدیا کرو کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ پھر وہ شخص اسی طرح کہا کرتا تھا۔

۲۲۳۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ۔

۲۲۳۶۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے شعبی نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے مولی وراد نے اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالٰے نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) لینا حرام قرار دیا ہے۔ اور فضول بکواس کرنے، کثرت سے سوالات کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

## باب ۱۵۰۳ اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهٖ۔

## ۱۵۰۳۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہیں کرسکتا۔

۲۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِيْ أَهْلِهٖ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ أَبِيْهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

۲۲۳۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا، ہر انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا انہوں نے بیان کیا کہ یہ سب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔

# کِتَابٌ فِي الْخُصُومَاتِ

## بَابُ ۱۵۰۴ مَا يُذْكَرُ فِي الْأَشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

۲۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا۔

۱۵۰۴۔ مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑے سے متعلق احادیث۔

۲۲۳۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ عبدالملک بن میسرہ نے مجھے خبر دی، کہا کہ میں نے نزال سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس کے خلاف سنا تھا۔ اس لئے میں ان کا ہاتھ تھامے انہیں آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ آنحضور ﷺ نے (میرا اعتراض سن کر) فرمایا کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ شعبہ نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اختلاف کر کے ہلاک ہو گئے تھے۔

۲۲۳۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ

۲۲۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ اور عبدالرحمان اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا اور یہودی نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ کھینچ کے وہیں یہودی کے طمانچہ مارا۔ وہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان کے اپنے ساتھ واقعہ کو بیان کیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور ان سے واقعہ کے متعلق پوچھا انہوں نے آنحضور ﷺ سے اس کی تفصیل بتا دی۔ حضور اکرم نے اس کے بعد فرمایا، مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح

---

لہ۔ مطلب یہ ہے کہ دعوے اور مقدمات میں مدعی اور مدعا علیہ کا باہم، ہم مذہب ہونا ضروری نہیں۔ ایک مسلمان کسی بھی غیر مسلم پر اسی طرح کوئی غیر مسلم کسی بھی مسلمان پر اسلامی عدالت میں اپنے حق کا دعویٰ کر سکتا ہے اور یہ ایک بالکل واضح بات ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ ۔

نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا، بے ہوشی سے فاقہ پانے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرش الہٰی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہو گیا تھا یا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولَى ۔

۲۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہا، اے ابوالقاسم آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، کس نے؟ اس نے کہا کہ ایک انصاری نے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بلاؤ۔ (آنے پر) آنحضورؐ نے پوچھا، کیا تم نے اسے مارا ہے انھوں نے کہا کہ میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا۔ میں نے کہا ہائے خبیث! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء میں باہم ایک دوسرے کو ترجیح نہ دیا کرو۔ لوگ قیامت میں بے ہوش ہو جائیں گے۔ اپنی قبر سے سب سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الہٰی کا پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے یا انہیں پہلی بے ہوشی (کوہ طور کی) کا بدلہ دیا گیا تھا (اور اس لئے آج جب سب بیہوش ہوئے تو وہ بے ہوش نہ ہوئے۔

---

ف انبیاء میں ایک دوسرے پر فضیلت ثابت ہے، لیکن اس کی ممانعت بھی آنحضورؐ نے فرمائی ہے۔ فضیلت اور ترجیح میں عام طور سے لوگ اعتدال کو چھوڑ دیتے ہیں اور ایک کی فضیلت میں اس طرح لگ جاتے ہیں کہ دوسرے کی تنقیص ہو جاتی ہے اور ممانعت اسی لئے آئی ہے۔ جہاں تک آں حضورؐ کے اس ارشاد کا سوال ہے کہ "مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو" تو اسے علماء نے آپؐ کی تواضع پر محمول کیا ہے۔ اس طرح کی متعدد احادیث، متعدد انبیاء کے بارے میں مختلف مواقع پر آنحضورؐ نے فرمائی ہیں۔ ہم ان سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع پر محمول کریں گے۔ جن روایتوں میں آپؐ کی افضلیت کا ذکر آیا ہے وہی اصل میں عقیدہ ہیں۔ بہرحال افضلیت اور مفضولیت کے باب میں احتیاط کا راستہ یہی ہے کہ زیادہ جرأت سے کام نہ لیا جائے اور نہ اس میں کوئی انہماک اختیار کیا جائے، کیونکہ اس طرح عموماً حد سے لوگ تجاوز کر جاتے ہیں اور یہ انہماک گمراہی کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمیں تمام انبیاء کا احترام اور ان کی عظمت پر ایمان رکھنا چاہیے۔ فضیلت میں انبیاء ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ہمارا یہی عقیدہ ہے لیکن کیا ضروری ہے کہ اس طرح کے مباحث میں پڑا جائے۔ یہودی اور مسلمان کے واقعہ کو دیکھئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح انھیں سمجھایا ہے اور ان سے کس بات کا مطالبہ کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۲۴۱ حَدَّثَنَا مُوسَىٰ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَٰذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

۲۲۴۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک باندی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں کر کے کچل دیا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے، فلاں نے؟ جب اس یہودی کا نام آیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا (کہ ہاں) یہودی پکڑا گیا اور اس نے بھی اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا بھی سر دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا[1]

## باب ۱۵۰۵ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ

وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ، وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ.

۱۵۰۵۔ جس نے بے وقوف اور کم عقل کے معاملہ کو نہیں تسلیم کیا اگرچہ ابھی امام نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت سے پہلے صدقہ دینے والے کا صدقہ اسی کو واپس کر دیا تھا اور پھر اس کی ممانعت کی تھی۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کا کسی دوسرے پر قرض ہے اور مقروض کے پاس صرف ایک غلام ہے، اس کے سوا اس کے پاس کچھ بھی نہیں تو اگر مقروض اپنے اس غلام کو آزاد کر دے تو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوگی۔ اور اگر کسی نے کسی کم عقل کی کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت اسے دے دی اور اس سے اپنی اصلاح کرنے اور اپنا خیال رکھنے کے لئے کہا، لیکن اس نے اس کے باوجود مال ضائع کر دیا تو اسے تصرفات سے روک دیا جائے گا اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آنحضورؐ نے اس شخص سے جو خریدتے وقت دھوکہ کھایا کرتے تھے، فرمایا تھا کہ جب کچھ خریدا کرو تو کہا کرو کہ دھوکا نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا مال اپنے قبضہ میں نہیں لیا تھا[2]

---

[1] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قصاص میں مماثلت کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ جسطرح اور جن اذیتوں کے ساتھ قاتل نے قتل کیا ہوگا اسی طرح اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص میں مماثلت نہیں ہے بلکہ قصاص کا صرف ایک طریقہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے ماردی جائے۔ اس حدیث میں اگرچہ قصاص میں مماثلت کا ذکر آیا ہے لیکن احناف کے نزدیک اس کی حیثیت تعزیری ہے قاتل یہودی ڈاکو تھا اور اس نے عورت کے زیورات اتار لئے تھے اور اسے نہایت بے دردی سے مار ڈالا تھا۔ اس لئے اسے سیاسۃً اور تعزیراً اسی طرح کی سزا دی گئی۔

[2] یعنی ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی، حالانکہ سامان خریدنا ان سے نہیں آتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۲۴۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ۔

۲۲۴۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابی کوئی چیز خریدتے وقت دھوکا کھایا کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ جب خرید اکرو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ وہ اسی طرح کہا کرتے تھے۔

۲۲۴۳ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ۔

۲۲۴۳۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام آزاد کیا، لیکن اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کا غلام واپس کر دیا اور اسے نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے خرید لیا۔

## بَابُ ۱۵۰۶ كَلَامِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ۔

## ۱۵۰۶۔ مدعی اور مدعیٰ علیہ کی ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو[1]

۲۲۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعٰوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۲۴۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابومعاویہ نے خبر دی انھیں اعمش نے، انھیں شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھائی تاکہ کسی مسلمان (یا غیر مسلم) کا مال ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ خداوند قدوس اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ بیان کیا کہ اس پر اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ! مجھ سے ہی متعلق ایک مسئلے میں آنحضور

---

[1] یعنی کیا اگر حاکم عدالت کے سامنے مدعی اور مدعیٰ علیہ نے ایک دوسرے کے خلاف سخت کلامی کی یا نامناسب الفاظ استعمال کیے تو اس پر عدالت انھیں کوئی تعزیر دے سکتی ہے؟ عنوان کے تحت دی گئی احادیث میں اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اصل میں مصنف رہ کا مقصد زیادہ واضح نہیں ہوا کہ نامناسب الفاظ اور سخت کلامی کے حدود کیا ہیں ویسے اس میں شبہ کی گنجائش ہی کیا ہے کہ عدالت کے باہر بھی اگر بعض سخط الفاظ کسی کے متعلق استعمال کیے جائیں تو اس کی سزا خود اسلامی قانون میں موجود ہے۔ پھر عدالت کا احترام تو ہر حال ضروری اور وہاں کھڑے ہو کر کوئی نامناسب لفظ کسی کے متعلق استعمال کرنا یقیناً قابل سزا ہوگا۔ اس باب کے تحت جو احادیث آئی ہیں ان میں صرف ایک طرح کے اعتراض کی صورت ہے اور اسی لئے ان پر کسی سزا کا بھی ذکر موجود نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی فریق اپنے مقدمے کو پیش کرتے ہوئے اپنا کوئی اشکال یا فریق مخالف پر کسی شبہ یا اعتراض کو پیش کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ احادیث میں تقریباً اسی طرح کی صورتیں ہیں اور بعض تو عدالت کے اندر اعتراض کے حدود سے بھی باہر ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

نے یہ فرمایا تھا۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا معاملہ تھا۔ اس نے انکار کیا تو میں نے مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی شہادت ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے یہودی سے فرمایا کہ پھر تم قسم کھاؤ (کہ زمین تمہاری ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! پھر تو یہ قسم کھائے گا (جھوٹی) اور میرا مال اڑا لیجائے گا۔ اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی، بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں سے تھوڑی پونجی خریدتے ہیں۔

۲۲۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

۲۲۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا (ان کے ٹال مٹول پر جب بات بڑھی تو) دونوں کی آواز بلند ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی گھر میں سے سنی۔ آنحضورؐ اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر باہر تشریف لائے اور پکارا، اے کعب! انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دو آپ نے آدھا قرض کم کر دینے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اٹھو، اب قرض ادا کر دو۔

۲۲۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا وَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ لِيْ اَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَاْ فَقَرَاَ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ۔

۲۲۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے، انھیں عبدالرحمن بن عبدالقاری نے کہ انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضؓ کو سورۃ الفرقان ایک ایسی قرأت سے پڑھتے سنا جو اس قرأت کے خلاف تھی جس طرح میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ میری قرأت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ یہ غیر متوقع نہ تھا کہ میں فوراً ہی ان سے الجھ جاتا۔ لیکن میں نے انھیں مہلت دی تاکہ (نماز سے) فارغ ہولیں (کیونکہ قرأت انہوں نے نماز میں کی تھی) اس کے بعد میں نے ان کی چادر پکڑ کر کھینچا اور انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ میں نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ میں نے انھیں اس قرأت کے خلاف پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com



کہ پہلے انہیں چھوڑ دو۔ پھر ان سے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب قرأت سناؤ انہوں نے سنائی تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعد مجھ سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم پڑھو میں نے بھی پڑھ کے سنایا۔ آنحضور ؐ نے اس پر بھی فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے اور جس میں آسانی ہو اسی طرح پڑھو۔

## باب ۱۵۰۷ إِخْرَاجِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُومِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ۔

۱۵۰۷۔ گناہ کرنے والوں اور لڑنے والوں کو جب ان کا حال معلوم ہو جائے، گھر سے نکالنا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہن نے جب (ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر) نوحہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں (ان کے گھر سے) نکال دیا تھا۔

۲۲۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ۔

۲۲۴۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا تو یہ ارادہ ہو گیا تھا کہ جماعت قائم کرنے کا حکم دے کر خود ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں [1]

## باب ۱۵۰۸ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ۔

۱۵۰۸۔ میت کے وصی کا دعویٰ۔

۲۲۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

۲۲۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ زمعہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں (مکہ) آؤں اور زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھوں تو اسے اپنی پرورش میں لے لوں، کیونکہ وہ انہیں کا لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمعہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے، میرے والد ہی کے "فراش" میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے اندر (عتبہ کی) واضح مشابہت دیکھی لیکن فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! لڑکا تو تمہاری ہی پرورش میں رہے گا، کیونکہ لڑکا "فراش" کے تابع ہوتا ہے۔ اور سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کیا کرو (مفصل حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

---

[1] ۔ یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔ مصنف ؒ کا خیال یہ ہے کہ جب ان کے گھروں کو جلایا جاتا تو پہلے انہیں گھر سے باہر نکال کر ہی جلایا جا سکتا تھا اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گناہ گاروں کی حالت جب معلوم ہو جائے تو تنبیہاً انہیں گھر سے نکالا جا سکتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



باب ۱۵۰۹ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰى مَعَرَّتُهٗ وَ قَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَآئِضِ

۱۵۰۹۔ شرارت کے اندیشے پر قید ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے مولیٰ) عکرمہ کو قرآن اور سنن و فرائض کی تعلیم کے لئے قید کیا تھا۔

۲۲۴۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حُنَيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ ؛

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کا ایک لشکر نجد کے اطراف میں بھیجا۔ یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص، جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو اہل یمامہ کا سردار تھا، کو پکڑ لائے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے پوچھا، ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس خیر ہے پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ آنحضور ؐ نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو (پوری حدیث کتاب الاغتسال میں گذر چکی ہے چھوٹنے کے بعد انھوں نے ایمان قبول کیا تھا۔

باب ۱۵۱۰ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ وَاشْتَرٰى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحٰرِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ اِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ اَرْبَعُمِائَةٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ ۔

۱۵۱۰۔ حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا نافع بن حارث نے[له] مکہ میں صفوان بن امیہ سے ایک مکان جیل خانہ کے لئے اس شرط پر خریدا تھا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر صاد کر دیا تو بیع نافذ ہو گی ورنہ صفوان کو چار سو (دینار) دیئے جائیں گے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں قید کیا تھا۔

۲۲۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ

۲۲۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی

---

له۔ نافع، عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مکہ کے والی تھے۔ اس لئے جیل خانے کے لئے جب انہوں نے مکان خریدا تو اس کے نفاذ کو عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر معلق رکھا اس روایت میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے کہ اس میں بیع کے ساتھ، ایک شرط بھی لگا دی گئی ہے جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بحث کی ہے کہ بیع و شراء کے باب میں ایسے تمام مواقع جن میں کے فساد کا حکم اس لئے لگایا گیا ہے کہ ان میں نزاع کا خطرہ ہے تو ان تمام صورتوں میں فساد کا حکم اسی وقت لگے گا۔ جب نزاع پیدا ہو جائے اور عدالت تک معاملہ پہنچ جائے ورنہ عام حالات میں جب کہ کسی نزاع کا خطرہ نہ ہو تو ان صورتوں میں بیع فاسد نہیں ہوتی۔ البتہ بیع کے فساد کی وہ صورتیں جن میں بیع کسی نزاع کے خوف سے نہیں بلکہ اصلاً فاسد ہوتی ہے وہ بہر حال صورت متحقق ہونے کے بعد فاسد رہے گی خواہ نزاع پیدا ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں پہلی صورت کا ذکر ہے اور چونکہ نزاع کا کوئی سوال نہیں تھا اس لئے ایسی شرط میں کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہیے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب میں قاعدوں پر جمود مناسب نہیں ہے بلکہ عرف اور سلف کے طریقوں پر

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## باب ۱۵۱۱ الْمُلَازَمَةِ۔

## ۱۵۱۱۔ مقروض کا پیچھا کرنا۔

۲۲۵۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

۲۲۵۱۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، اور یحیٰی بن بکیر کے علاوہ نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز نے، ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے اور ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ پر انکا قرض تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا، پھر دونوں کی گفتگو ہونے لگی اور آواز بلند ہوگئی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور فرمایا، اے کعب! اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے گویا یہ فرمایا کہ آدھے قرض کی کمی کردو۔ چنانچہ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معاف کردیا۔

## باب ۱۵۱۲ التَّقَاضِي

## ۱۵۱۲۔ تقاضا

۲۲۵۲ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ۔

۲۲۵۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابوالضحیٰ نے، انھیں مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں، میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرے کچھ درہم قرض تھے۔ میں اس کے یہاں تقاضا کرنے گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ جب تک تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار نہیں کروگے، میں تمہارا قرض ادا نہیں کرونگا۔ میں نے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کبھی نہیں کرسکتا، تاآنکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مارے اور پھر تمہارا حشر کرے۔ وہ کہنے لگا کہ پھر مجھ سے بھی تقاضا نہ کرو میں جب مرکے دوبارہ زندہ ہوں گا اور مجھے (دوسری زندگی میں) مال اور اولاد دی جائے گی تو تمہارا قرض بھی ادا کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال اور اولاد ضرور دی جائے گی" آخر آیت تک۔

❁

❁

❁

---

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ: پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

# كِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ

# لقطہ کے مسائل

**باب ۱۵۱۳** وَإِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

**۲۲۵۳ حَدَّثَنَا** آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ أَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةَ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَالِثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا ۔

**۱۵۱۳ ۔ جب لقطہ کا مالک نشانی بتا دے تو اسے دے دینا چاہیے ۔**

**۲۲۵۳ ۔** ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے کہ میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سو دینار کی ایک تھیلی (کہیں راستے میں پڑی ہوئی) پائی۔ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو آپ ؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کیا، لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اسے پہچان سکتا۔ اس لئے میں پھر آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو میں نے اعلان کیا لیکن مالک مجھے نہیں ملا۔ تیسری مرتبہ حاضر ہوا۔ اس مرتبہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس تھیلی کی ساخت، دینار کی تعداد اور تھیلی کے بندھن کو ذہن میں محفوظ رکھو، اگر اس کا مالک آجائے (تو علامت پوچھ کے اسے واپس کر دینا) ورنہ اپنے خرچ میں اسے استعمال کر لو۔ چنانچہ میں اسے اپنے اخراجات میں لایا۔ (شعبہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے سلمہ سے اس کے بعد مکہ میں ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں (حدیث میں) تین سال تک اعلان کے لئے تھا، یا صرف ایک سال کے لئے ۔

---

لقطہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑی ہوئی ملے اور کوئی شخص اسے اٹھالے، ہر ایسی شے متروک پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو۔

ملہ احناف کے یہاں یہ حکم صرف دیانۃً ہے ورنہ عدالت میں اس کا فیصلہ شہادت کے بغیر نہیں ہوسکتا اس میں وجدان اور گمان غالب سے بھی فیصلہ ہوسکتا ہے ۔

ملہ۔ اعلان سے متعلق اس حدیث میں جو ایک یا کئی سالوں کی تحدید ہے۔ اس میں اس کا سب سے پہلے لحاظ رکھنا چاہیے کہ مخاطب ایک صحابی ہیں، جلیل القدر صحابی! اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ اتنی طویل مدت تک اعلان کرتے رہنے کا حکم صرف انتہائی احتیاط اور تقویٰ کے پیش نظر ہے احناف میں خود مدت اعلان کی تحدید سے متعلق اختلاف ہے اور علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بسوط کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ دیانت کے ساتھ، پانے والا خود اس کا فیصلہ کر لے کہ کتنے دنوں تک اسے اعلان کرنا چاہیے تاکہ اگر دور قریب میں

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۵۱۴ ضَالَّةُ الْاِبِلِ۔

۲۲۵۴ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَمَّا يَلْتَقِطُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَهَا فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَالَّةُ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا وَسِقَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ۔

## ۱۵۱۴۔ اونٹ، جو راستہ بھول گیا ہو۔

۲۲۵۴۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور راستے میں پڑی ہوئی کسی چیز کے اٹھانے کے متعلق آپ سے سوال کیا۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، پھر اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو۔ اگر کوئی ایسا شخص آئے جو اس کی نشانیاں ٹھیک ٹھیک بتادے (تو اسے اس کا مال واپس کر دو) ورنہ اپنی ضروریات میں خرچ کرو۔ صحابی نے پوچھا، یارسول اللہ! ایسی بکری کا کیا کیا جائے گا جس کے مالک کا پتہ معلوم نہ ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (مالک) کو مل جائے گی یا پھر بھیڑیئے کے حصے میں آئے گی۔ صحابی نے پوچھا، اور اس اونٹ کا کیا کیا جائے گا جو راستہ بھول گیا ہو؟ اس سوال پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ خود اس کے کھر ہیں، اس کا مشکیزہ ہے، پانی پر وہ خود پہنچ لے گا اور درخت کے پتے خود کھالے گا۔

---

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ: کوئی مالک ہو تو اس تک بات پہنچ جائے اور پھر اسی قول کو خود بھی پسند کیا ہے۔ اسی طرح اگر گری ہوئی چیز جو پائی گئی ہے (لقطہ) اس کی قیمت دس درہم (تقریباً ڈھائی روپے) سے کم ہو تو اس میں بھی اختلاف ہے۔ اگر ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد بھی اصل مالک نہیں ملا تو لقطہ پانے والا اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے اور اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر پانے والا غریب اور محتاج ہے تو اعلان کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرے ورنہ اسے کسی دوسرے محتاج کو صدقہ کر دینا بہتر ہے۔ ویسے امام یا اس کی طرف سے کسی ذمہ دار حاکم کی اجازت سے پانے والا اگر امیر ہو تو وہ بھی اپنی ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے البتہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جب مالک مل جائے تو بہرحال اسے وہ چیز لوٹانی پڑے گی خواہ ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ ہی کیوں نہ کر چکا ہو۔

لہ۔ اونٹ ریتلے اور پہاڑی راستوں پر چلنے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور ان کی سخت جانی بھی مشہور ہے۔ دوسرے یہ اپنے مالک اور اپنے گھر کو خوب پہچانتے ہیں۔ ان دشوار گذار راستوں کا بھی انھیں بہت اچھی طرح علم ہوتا ہے جن پر یہ ایک مرتبہ چل لیں۔ عرب دشوار گذار پہاڑی راستوں میں انھیں اونٹوں سے راہ نمائی حاصل کرتے تھے۔ اس لئے اونٹ عرب کے ریگستانوں یا دشوار گذار پہاڑی راستوں میں گم ہونے کے بعد اپنے مالک تک عام لوگوں سے بھی زیادہ خوبی کے ساتھ پہنچ سکتا ہے۔ عرب اس سے واقف تھے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی وجہ سے اس سوال پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔ بکری البتہ ایک کمزور مخلوق ہے۔ راستے میں درندے اور جنگلی جانور بھی اسے اپنی خوراک بنا سکتے ہیں۔ کسی اجنبی کے بھی ہاتھ لگ سکتی ہے اور اس وقت اسلامی حکم یہ ہے کہ مالک تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ اگر مالک مل جائے تو فبہا ورنہ پانے والے کی ہے جو اگر صدقہ کر دے تو بہتر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۵۱۵ ضَالَّةُ الْغَنَمِ.

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيدُ إِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا.

## ۱۵۱۵۔ بکری جو راستہ بھول گئی ہو۔

**۲۲۵۵۔** ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے، انھوں نے زید بن خالد رضؓ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق پوچھا گیا، وہ یقین رکھتے تھے کہ آنحضورؐ نے فرمایا، اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ یزید بیان کرتے تھے کہ اگر اسے پہچاننے والا (اس عرصہ میں) کوئی نہ ملے تو پانے والے کو اپنی ضروریات میں خرچ کر لینا چاہیئے اور یہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا۔ اس آخری ٹکڑے (کہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا) کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث ہے یا خود انھوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی ہے۔ پھر پوچھا، راستہ بھولی ہوئی بکری کے متعلق آپ کا کیا فرمان ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پکڑ لو، وہ یا تمہاری ہو جائے گی (جبکہ اصل مالک نہ ملے) یا تمہارے بھائی (مالک) کے پاس پہنچ جائے گی یا پھر (اگر تم نے اسے نہیں پکڑا اور وہ یوں ہی بھٹکتی رہی) اسے بھیڑیا اٹھا لے جائے گا۔ یزید نے بیان کیا کہ اس کا بھی اعلان کیا جائے گا۔ پھر صحابی نے پوچھا، راستہ بھولے ہوئے اونٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اسے آزاد رہنے دو، اس کے ساتھ اس کے کھر بھی ہیں اور اس کا مشکیزہ بھی۔ خود پانی پہ پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا۔ اور اس طرح اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

## باب ۱۵۱۶ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا.

۲۲۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

## ۱۵۱۶۔ لقطہ کا مالک اگر ایک سال تک نہ ملے تو وہ پانے والے کا ہو جاتا ہے۔

**۲۲۵۶۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے انھیں منبعث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے لقطہ کے متعلق سوال کیا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھ کر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر مالک مل جائے (تو اسے دیدو) ورنہ اپنی ضرورت میں خرچ کر دو انھوں نے پوچھا، اور اگر راستہ بھولی ہوئی بکری ملے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی ورنہ پھر بھیڑیا اٹھا لے جائے گا۔ صحابی نے پوچھا؟ اور جو اونٹ راستہ بھول جائے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ خود اس

www.sirat-e-mustaqeem.com



کا مشکیزہ ہے اس کے گھر میں۔ پانی پر خود ہی پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا اور اس طرح خود اس کا مالک اسے پائے گا۔

**باب ۱۵۱۷** إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَآءِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ۔

**۱۵۱۷۔** دریا میں کسی نے لکڑی، کوڑا یا اسی جیسی کوئی چیز پائی لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا پھر پوری حدیث بیان کی (جو اس سے پہلے کئی مرتبہ گذر چکی ہے) کہ (قرض دینے والا) باہر یہ دیکھنے کیلئے نکلا کہ ممکن ہے کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو۔ (دریا کے کنارے جب وہ پہنچا) تو اسے ایک لکڑی ملی۔ اپنے گھر کے ایندھن کے لئے اس نے اسے اٹھا لیا لیکن جب اسے چیرا تو اس میں مال اور ایک خط پایا (جو اسی کے پاس بھیجا گیا تھا۔

**باب ۱۵۱۸** إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ۔

**۱۵۱۸۔** کوئی شخص راستے میں کھجور پاتا ہے۔

**۲۲۵۷** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَقَالَ زَآئِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشٰى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيَهَا۔

**۲۲۵۷۔** ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، گذرتے ہوئے، ایک کھجور پر نظر پڑی جو راستے میں پڑی ہوئی تھی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر اس کا احتمال نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی بھی ہو سکتی ہے تو میں خود اسے کھا لیتا اور یحیٰی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی اور زائدہ نے منصور کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے طلحہ نے کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنے گھر جاتا ہوں، اور وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے۔ میں اسے کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں لیکن پھر یہ خطرہ گذرتا ہے کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو، اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔[1]

**باب ۱۵۱۹** كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ

**۱۵۱۹۔** اہل مکہ کے لقطہ کا کس طرح اعلان کیا جائے گا؟ اھ

---

[1] یہ ایسی چیز ہے کہ جس کے متعلق تیقن طریقے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مالک اسے تلاش کرتا نہیں پھرے گا بلکہ عام حالات میں ایسی معمولی چیزوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کہیں جا رہے تھے کہ ایک اعرابی پر نظر پڑی جو ایک کھجور کا اعلان کر رہا تھا کہ جس کی ہو وہ لے جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی درے سے خبر لی اور فرمایا۔ بارو الزاہد اسے خود کھا لے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

طاؤس نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کو صرف وہی شخص اٹھائے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور خالد نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کا اٹھانا صرف اسی کے لئے درست ہے جو اس کا اعلان بھی کرے اور احمد بن سعد نے کہا، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے درخت نہ کاٹے جائیں، وہاں کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور وہاں کے لقطہ کو اٹھانے کا صرف وہی شخص حق رکھتا ہے جو اعلان کرے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! اذخر کا استثناء فرما دیجئے۔ چنانچہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اذخر کا استثناء فرما دیا۔

۲۲۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدٰى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

۲۲۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی فتح دی تو آنحضورؐ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کو مکہ سے روک دیا تھا لیکن اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر فتح دی۔ یہ مکہ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا، میرے لئے صرف دن کے تھوڑے سے حصے میں حلال ہو گیا، اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں۔ یہاں گری ہوئی چیز صرف اسی کے لئے حلال ہوگی جو اس کا اعلان کرے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو اسے دو باتوں کا اختیار ہوتا ہے یا (قاتل سے) فدیہ لے لے، (اور اس کی جان بخشی کر دے) یا قصاص لے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ اذخر کا استثناء

www.sirat-e-mustaqeem.com



هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فرماد یجئے، کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور اپنے گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو آں حضورؐ نے اذخر کا استثناء فرما دیا۔ ابوشاہ، یمن کے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا، یا رسول اللہ! میرے لئے اسے لکھوا دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوشاہ کے لئے اسے لکھ دیا جائے۔ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ "میرے لئے اسے لکھوا دیجئے یا رسول اللہ!" تو انہوں نے فرمایا کہ وہی خطبہ مراد ہے۔ جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مکہ میں) سنا تھا۔ لہ

## بَابٌ ١٥٢٠ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ.

٢٢٥٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

## ۱۵۲۰۔ کسی کے مویشی اجازت کے بغیر نہ دوہے جائیں۔

**۲۲۵۹۔** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کا مویشی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے، کیا کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ ایک غیر شخص اس کے بالاخانے پر پہنچ کر اس کا نعمت خانہ کھولے اور وہاں سے اس کا کھانا چرا لائے؟ لوگوں کے مویشیوں کے تھن بھی ان کے لئے کھانا (دودھ) جمع رکھتے ہیں، اس لئے انھیں بھی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

## بَابٌ ١٥٢١ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ.

## ۱۵۲۱۔ لقطہ کا مالک اگر ایک سال کے بعد آئے تو اسے اس کا مال واپس کر دینا چاہیے۔ کیونکہ پانے والے کے پاس وہ ودیعت ہے۔

٢٢٦٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ

**۲۲۶۰۔** ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اس کے بندھن اور برتن کی ساخت کو ذہن میں رکھو اور اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لو۔ اس کا مالک اگر اس کے بعد آئے تو اسے (اس کی امانت) واپس کر دو۔ صحابہؓ نے پوچھا، یا رسول اللہ! راستہ بھولی ہوئی بکری کا کیا کیا جائے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو، کیونکہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی یا پھر

---

لہ۔ فقہاء احناف کے یہاں مکہ مکرمہ اور دوسری جگہ کے لقطہ میں کوئی فرق نہیں ہے حدیث میں خصوصیت کے ساتھ مکہ کا اس لئے ذکر ہے۔ کہ وہاں باہر سے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اپنی کوئی چیز چھوڑ کے چلا گیا۔ وہ اپنے گھر پہنچ چکا ہو گا، یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں اگر کوئی چیز پائی گئی تو اس کے اعلان سے کیا فائدہ ہو گا؟ حدیث میں خصوصیت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے احتمال کے باوجود اعلان کرنا چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

بھیڑیئے کی ہوگی۔ صحابی رضی نے پوچھا، یا رسول اللہ! راستہ بھولے ہوئے اونٹ کا کیا کیا جائے گا؟ حضور اکرم ﷺ اس پر غصہ ہو گئے اور چہرہ مبارک سرخ ہو ہوگیا۔ یا (راوی نے وجنتاہ کے بجائے) احمر وجہہ کہا۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار اس کے ساتھ خود اس کے کھر اور اس کا مشکیزہ ہے اسی طرح وہ اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

## بَابُ ۱۵۲۲ هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتّٰى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ۔

## ۱۵۲۲ - کیا لقطہ اٹھا لینا چاہیے اور اسے ضائع ہونے کے لیے نہ چھوڑنا چاہیے تاکہ اسے کوئی ایسا شخص نہ اٹھالے جو اس کا مستحق نہ ہو!

۲۲۶۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِي أَلْقِهِ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

۲۲۶۱ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ میں نے ایک کوڑا پایا (ان دونوں میں سے ایک نے) کہا کہ اسے یہیں پڑا رہنے دو۔ میں نے کہا کہ نہیں، ممکن ہے مجھے اس کا مالک مل جائے (اعلان کے بعد) ورنہ میں خود اس سے نفع اٹھاؤں گا۔ غزوہ سے واپس ہونے کے بعد ہم نے حج کیا۔ جب میں مدینے حاضر ہوا تو میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں، میں نے ایک تھیلی پائی تھی، جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا اور پھر حاضر ہوا (کہ مالک اب تک نہیں ملا) آپ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اور اس اور اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک اعلان کیا اور حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس مرتبہ بھی فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ میں نے پھر ایک سال تک اعلان کیا اور جب چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رقم کے عدد، تھیلی کا بندھن اور اس کی ساخت کو ذہن میں رکھو اگر اس کا مالک مل جائے (تو خیر) ورنہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرلو۔

۲۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

۲۲۶۲ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے اور انہیں سلمہ نے یہی حدیث۔ شعبہ نے بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں مکہ میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے خیال نہیں، (حدیث میں) تین سال کا ذکر تھا یا ایک سال کا۔

## بَابُ ۱۵۲۳ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا

## ۱۵۲۳ - جس نے لقطہ کا اعلان خود کیا اور خلیفہ کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



إلى السلطان

۲۲۶۳ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن ربيعة عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد أن أعرابيا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن اللقطة قال عرفها سنة فإن جاء أحد يخبرك بعفاصها ووكائها وإلا فاستنفق بها وسأله عن ضالة الإبل فتمعر وجهه وقال ما لك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر دعها حتى يجدها ربها وسأله عن ضالة الغنم فقال هي لك أو لأخيك أو للذئب.

سپرد نہ کیا۔

۲۲۶۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اس کی ساخت اور بندھن کے متعلق صحیح صحیح بتائے (تو اسے دے دو) ورنہ اپنی ضروریات میں اسے خرچ کر لو۔ انھوں نے جب ایسے اونٹ کے متعلق بھی پوچھا جو راستہ بھول گیا ہو تو آنحضورؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور اس کے کھر موجود ہیں، وہ خود پانی تک پہنچ سکتا ہے اور درخت کے پتے کھا سکتا ہے اور اس طرح اپنے مالک تک پہنچ سکتا ہے۔ انھوں نے راستہ بھولی ہوئی بکری کے متعلق بھی پوچھا تھا۔ تو آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ یا وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (اصل مالک) کو مل جائے گی ورنہ بھیڑیا اٹھا لے جائے گا۔

## باب ۱۵۲۴۔

۲۲۶۴ حدثنا إسحق بن إبراهيم أخبرنا النضر أخبرنا إسرائيل عن أبي إسحق قال أخبرني البراء عن أبي بكر ح حدثنا عبد الله بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن أبي بكر قال انطلقت فإذا أنا براعي غنم يسوق غنمه فقلت لمن أنت قال لرجل من قريش فسماه فعرفته فقلت هل في غنمك من لبن فقال نعم فقلت هل أنت حالب لي قال نعم فأمرته فاعتقل شاة من غنمه ثم أمرته أن ينفض ضرعها من الغبار ثم أمرته أن ينفض كفيه فقال هكذا ضرب إحدى كفيه بالأخرى فحلب كثبة من لبن وقد جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إداوة على فمها خرقة فصببت على اللبن حتى برد أسفله فانتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت.

۲۲۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ مجھے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی، ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ہجرت کر کے مدینہ جاتے وقت) میں نے تلاش کیا تو مجھے ایک چرواہا ملا جو اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا کہ قریش کے ایک شخص کا۔ اس نے قریشی کا نام بھی بتایا جسے میں جانتا تھا میں نے اس سے پوچھا، کیا تمہارے ریوڑ کی بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے اس سے کہا، کیا تم اسے میرے لئے دودھ دو گے؟ اس نے اس کا جواب بھی اثبات میں دیا چنانچہ میں نے اس سے دوہنے کے لئے کہا، وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ لایا۔ پھر میں نے اس سے بکری کا تھن گرد و غبار سے صاف کرنے کے لئے کہا (جب اس نے یہ کر دیا تو) میں نے اس سے اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لئے کہا۔ اس نے ویسا ہی کیا، ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر (ہاتھ صاف کر لیے) اور ایک پیالہ دودھ دوہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com



کے لئے میں نے ایک برتن ساتھ لے لیا تھا۔ جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے (پانی) دودھ پر بہایا جس سے اس کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا پھر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نوش فرمائیے، یا رسول اللہ! حضور اکرم ﷺ نے اسے پیا اور مجھے مسرت حاصل ہوئی[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

# كِتَابٌ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

# ظلم اور غصب کے مسائل

بَابٌ ۱۵۲۵ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۚ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِيْنَ مُدِيْمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِيْنَ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ يَعْنِي جُوْفًا لَا عُقُوْلَ لَهُمْ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۚ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۭ

**۱۵۲۵** - اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ظالم جو کچھ کر رہے ہیں، اس سے اللہ کو غافل نہ سمجھیں اللہ تعالیٰ تو انھیں صرف ایک ایسے دن کے لئے ڈھیل دے رہا ہے جس میں آنکھیں پتھرا جائیں گی اور سر اٹھے رہ جائیں گے"۔ مقنع اور مقمح دونوں کے معنی ایک ہیں۔ مجاھد نے فرمایا کہ مہطعین کے معنی ٹکٹکی لگانے والے کے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (اس کے معنی بلانے والے کی طرف) تیز دوڑنے والے کے ہیں کہ پلک بھی جھپکنے نہ پائے گی ان کے دل بالکل خالی ہو جائیں گے کہ عقل باقی نہیں رہے گی (حشر کی گھبراہٹ اور خوف سے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو اس دن سے ڈرایئے جس دن ان پر عذاب مسلط ہو گا، جو لوگ ظلم کر چکے ہیں وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! (عذاب کو) کچھ دنوں کے لئے ہم سے اور مؤخر کر دیجئے، ہم آپ کی دعوت کو قبول کریں گے اور انبیاء کی پیروی کریں گے۔ کیا تم نے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تم پر کبھی زوال نہیں آئے گا۔ اور تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ چکے ہو جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا (کفر اور گناہوں سے) اور تم پر یہ بھی واضح ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا

[1] عرب کے مویشی صحرا اور بادیہ میں چرا کرتے تھے۔ دشوار گذار اور بے آب و گیاہ راستوں سے گذرنے والے پیاسے مسافروں کے لئے ان چرنے والے مویشیوں کے دودھ پینے کی عام اجازت ہوتی تھی، اس میں کوئی روک ٹوک نہیں تھی بلکہ یہ عرف و عادت بن چکی تھی۔ اس طرح اس طرح اگر عرف و عادت بن جائے تو اسلام نے بھی اصل مالک سے اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ استفادہ کی اجازت دی ہے اور آنحضورﷺ نے بھی عرب کے اسی عرف کی بنا پر مالک کی اجازت کے بغیر بکری کا دودھ نوش فرمایا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہم نے تمہارے لئے مثالیں بھی بیان کر دیں۔ انہوں نے بری تدابیر حق کو جھٹلانے کے لئے اختیار کیں اور اللہ کے یہاں ان کی یہ بدترین تدابیر لکھ لی گئی ہیں۔ اگرچہ ان کے مکر ایسے تھے کہ ان سے پہاڑ بھی ہل جاتے پس اللہ کے متعلق یہ نہ خیال کریں کہ وہ اپنے انبیاء سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف کرے گا، بلاشبہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

## باب ۱۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

۲۲۶۵ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ۔

## ۱۵۲۶۔ مظالم کا بدلہ۔

۲۲۶۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن ہشام نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل ناجی نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی (حساب کے بعد) تو انھیں ایک پل پر[1] جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو باہم دنیا میں کرتے تھے۔ پھر جب ان کا تنقیہ و تہذیب (روحانی) ہو چکے گی تو انھیں جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر کو اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پہچانے گا۔ یونس بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے قتادہ نے اور ان سے ابو المتوکل نے حدیث بیان کی۔

## باب ۱۵۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

۲۲۶۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ ابْنِ عُمَرَ آخِذٌ بِيَدِهٖ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ

## ۱۵۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "آگاہ ہو جاؤ، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

۲۲۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے قتادہ نے خبر دی، ان سے صفوان محرز مازنی نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے جا رہا تھا۔ کہ ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (قیامت میں اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی کے متعلق

---

[1] قرطبی نے لکھا ہے کہ یہ دوسرا پل صراط ہوگا پہلا پل صراط وہ ہوگا جس سے تمام اہل محشر کو، ان مقدس ہستیوں کے استثناء کے بعد جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گی، گذرنا پڑے گا۔ ایک اور طبقہ بھی ایسا ہے جو اس پل سے نہیں گذر پائے گا اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے انتہائی سنگین مظالم کی پاداش میں جہنم خود انھیں کھینچ لے گی، یہ پہلا پل صراط اکبر ہے۔ جو لوگ اس مرحلہ پر نجات پا جائیں گے اور وہ صرف مسلمان ہوں گے تو انھیں جنت کی طرف جاتے ہوئے ایک خاص پل پر روک لیا جائے گا یہاں مسلمانوں کے صغیرہ گناہوں کی سزا دی جائے گی یہاں روکے جانے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جسے دوبارہ دوزخ کی طرف بھیجا جا سکے گا بلکہ مظالم کے تنقیہ کے بعد انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ.

کیا سنا ہے؟ ابن عمر رضؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ بیان فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپا لے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ (جو تم نے دنیا میں کیا تھا) کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ بندہ مومن کہے گا، ہاں، اے میرے رب! آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرلے گا اور اسے یقین آجائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں سے پردہ پوشی کی اور آج بھی میں تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر متعین گواہ: (ملائکہ، انبیاء اور تمام جن وانس میں سے) کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ کہا تھا آگاہ ہو جائیں کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

**باب ۱۵۲۸** لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ.

**۱۵۲۸۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ اس پر ظلم ہونے دے۔**

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۲۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے انہیں سالم نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان (کے عیب کی) پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

**باب ۱۵۲۹** أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا.

**۱۵۲۹۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم**

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا.

۲۲۶۹۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ.

۲۲۶۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں عبیداللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے خبر دی، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

۲۲۶۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کرسکتے ہیں،

www.sirat-e-mustaqeem.com



لیکن ظالم ہونے کی صورت میں اس کی مدد کس طرح ہوگی؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ظالم کی مدد کی صورت یہ ہے کہ) اس کا ہاتھ پکڑ لو[1]

## باب ۱۵۳۰ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ ۔

## ۱۵۳۰۔ مظلوم کی مدد

۲۲۷۰ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ وَاِتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةَ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارَ الْمُقْسِمِ ۔

۲۲۷۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سوید سے سنا، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا تھا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات ہی چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ (جن چیزوں کا حکم دیا تھا ان میں) انہوں نے مریض کی عیادت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کا جواب دینے، دعوت کرنے والے (کی دعوت) قبول کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم دیا۔

۲۲۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ۔

۲۲۷۱۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ ایک عمارت کے حکم میں ہے کہ ایک کو دوسرے سے تقویت پہنچتی ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیک کی (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا)

## باب ۱۵۳۱ الْاِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُّسْتَذَلُّوْا فَاِذَا قَدَرُوْا عَفَوْا ۔

## ۱۵۳۱۔ ظالم سے انتقام

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ بری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا، سوا اس کے جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے"۔ (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) "اور وہ لوگ کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ اس کا انتقام لیتے ہیں"۔ ابراہیم نے کہا کہ سلف ذلیل ہونا پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب انہیں (ظالم پر) قدرت حاصل ہو جاتی تو اسے معاف کر دیا کرتے تھے۔

## باب ۱۵۳۲ عَفْوِ الْمَظْلُوْمِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا

## ۱۵۳۲۔ مظلوم کی طرف سے معافی

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اگر تم علانیہ طور پر کوئی اچھا معاملہ کرو یا پوشیدہ طور پر کوئی معاملہ کرو یا کسی کے برے معاملہ پر عفو و صفح سے کام لو، تو خداوند تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور بے پناہ قدرت

---

[1] اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی شرح سمجھنا چاہیے۔ گویا ظالم کی مدد کا طریقہ یہ نہیں کہ اس کو ظلم کرنے دیا جائے، یہ تو خود اس پر ظلم ہوگا بلکہ اس کی مدد کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ حدیث میں کنایہ اس سے ہے کہ اسے عملاً روک دینا چاہیے اگر اتنی طاقت ہو اور اگر وہ سمجھانے سے باز نہ آتا ہو۔ کیونکہ ظالم کے ساتھ اس سے بڑی اور کوئی خیر خواہی نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com


يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ۔

والا ہے اور برائی کا بدلہ، اسی جیسی برائی سے بھی ہو سکتا ہے (کہ یہ قانونِ شریعت ہے) لیکن جو معاف کر دے اور درستگی معاملہ کو باقی رکھے تو اس کا (اس نیک عمل کا) اجر اللہ تعالیٰ ہی پر ہے، بے شک خداوند تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور جس نے اپنے پر ظلم کیے جانے کے بعد اس کا (جائز) بدلہ لیا (اور اس انتقام میں حد سے تجاوز نہیں کیا) تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق فساد کرتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جن پر دردناک عذاب ہوگا۔ لیکن جس شخص نے (ظلم پر) صبر کیا اور ظالم کو معاف کیا تو یہ نہایت اولو العزمی کی بات ہے۔ اور تم مشاہدہ کرو گے کہ جب ظالم عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے، کیا واپسی (دنیا کی طرف) بھی ممکن ہے۔

**باب ۱۵۳۳ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔**

**۱۵۳۳۔ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔**

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۲۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز ماجشون نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

**باب ۱۵۳۴ اَلْاِتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔**

**۱۵۳۴۔ مظلوم کی فریاد سے بچو اور ڈرتے رہو۔**

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

۲۲۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق مکی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے، ان سے ابن عباس کے مولیٰ ابو معبد نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا (عامل بنا کر) تو آپ نے انھیں ہدایت فرمائی کہ مظلوم کی فریاد سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

**باب ۱۵۳۵ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهٗ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهٗ۔**

**۱۵۳۵۔ کسی کا دوسرے شخص پر کوئی مظلمہ[1] تھا اور مظلوم نے اسے معاف کر دیا تو کیا اس مظلمہ کا نام لینا بھی ضروری ہے؟**

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۲۲۷۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب

---

لہ۔ مظلمہ ہر اس ظلم کو کہتے ہیں جو کوئی برداشت کرے۔ جو چیزیں کسی سے ظلماً لی جائیں ان پر بھی مظلمہ کا اطلاق ہوتا ہے اس کا مفہوم بہت عام ہے۔ مخصوص اور غیر مخصوص سب پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کی عزت پر حملہ کیا تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اسے کوئی ناجائز تکلیف پہنچائی یا اس کی کوئی چیز زبردستی لے لی تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اس لئے ہم نے اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ عربی کے بعینہٖ لفظ کو باقی رہنے دیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ۔

نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کا ظلم (مظلمہ) دوسرے کی عزت پر ہو یا اور کسی طریقہ سے ظلم کیا ہو، تو اسے آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرا لے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل نہیں ہوا تو اس کے ساتھی (مظلوم) کی برائیاں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رح) نے کہا کہ اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، (سعید مقبری کا) نام مقبری اس لئے پڑا کہ مقبروں کے قریب انہوں نے قیام کیا تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رح) نے کہا کہ سعید مقبری ہی بنی لیث کے مولیٰ ہیں پورا نام سعید بن ابی سعید تھا اور (ان کے والد) ابوسعید کا نام کیسان تھا۔

## باب ۱۵۳۶ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ۔

## ۱۵۳۶۔ جب ظلم کو معاف کر دیا تو واپسی کا مطالبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

۲۲۷۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا تَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ۔

۲۲۷۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی اس آیت "اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا اعراض کا خوف رکھتی ہو۔" (کے متعلق) فرمایا کہ کسی شخص کے یہاں اس کی بیوی ہے، لیکن وہ شوہر اس کے پاس زیادہ آتا جاتا نہیں بلکہ اسے جدا کرنا چاہتا ہے، اس پر اس کی بیوی کہتی ہے کہ میں اپنا حق تم سے معاف کرتی ہوں اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

## باب ۱۵۳۷ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ۔

## ۱۵۳۷۔ ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی یا اسے معاف کر دیا، لیکن کوئی تعین نہیں کی

۲۲۷۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

۲۲۷۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابوحازم بن دینار نے اور انہیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گیا اور آپ نے اسے پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے تھے اور بائیں طرف شیوخ! لڑکے سے آنحضور نے فرمایا، کیا تم مجھے اس کی اجازت دو گے کہ ان (شیوخ) کو یہ (بچا ہوا مشروب) دے دوں لڑکے نے کہا، نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَدِهٖ ۔

حصے کا ایثار میں کسی پر نہیں کر سکتا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ لڑکے کی طرف بڑھا دیا (جیسے آپؐ کو یہ بات پسند نہ آئی ہو۔

**باب ۱۵۳۸** إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ۔

**۱۵۳۸۔** اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی۔

**۲۲۷۷ حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ ؂

**۲۲۷۷۔** ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے طلحہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمٰن بن عمرو بن سہل نے خبر دی اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا کہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی اسے سات زمین کا طوق پہنایا جائے گا۔

**۲۲۷۸ حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ ۔

**۲۲۷۸۔** ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان (کسی زمین کا) جھگڑا تھا اس کا ذکر انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو آپ نے فرمایا۔ ابو سلمہ! زمین کے معاملے میں احتیاط سے کام لو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر کسی شخص نے ایک بالشت زمین بھی کسی دوسرے کی ظلماً لے لی تو سات زمین کا طوق اس کی گردن میں پہنایا جائے گا۔

**۲۲۷۹ حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ ۔

**۲۲۷۹۔** ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ناحق کسی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی لیا تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ یہ حدیث ابن المبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں (شاگردوں کو انہوں نے سنائی تھی) بلکہ اسے انھوں نے بصرہ میں اپنے شاگردوں کو املا کرایا تھا۔

**باب ۱۵۳۹** إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ ۔

**۱۵۳۹۔** اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے۔

**۲۲۸۰ حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ

**۲۲۸۰۔** ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ نے بیان کیا کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ میں مقیم تھے، وہاں ہمیں قحط سے دوچار ہونا پڑا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ۔

کھانے کے لئے ہمارے پاس کھجور بھجوایا کرتے تھے اور ابن عمر رضی عنہ جب ہماری طرف سے گذرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب بہت سے لوگ مشترکہ طریقہ پر کھا رہے ہوں تو) دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے دوسرے ساتھی سے (یا ساتھیوں سے) اجازت لے لے (اور وہ اجازت دے دیں تو کوئی مضائقہ نہیں)۔

۲۲۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رض أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ رض كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اِصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا أَتَأْذَنُ لَهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۲۸۱- ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ انصار میں سے ایک صحابی کے، جنہیں ابو شعیب رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، ایک قصائی غلام تھے، ابو شعیب (رضی اللہ عنہ) نے ان سے فرمایا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار اور اصحاب کے ساتھ مدعو کروں گا۔ انہوں نے حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے بھوک کے آثار محسوس کئے تھے۔ چنانچہ آپ کو انھوں نے بلایا، ایک اور شخص آپ کے ساتھ ہو گئے جن کی دعوت نہیں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داعی سے فرمایا، یہ بھی ہمارے ساتھ آ گئے ہیں، کیا ان کے لئے اجازت ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

## باب ۱۵۴۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ۔

۱۵۴۰- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور سخت جھگڑالو ہے"۔

۲۲۸۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

۲۲۸۲- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

## باب ۱۵۴۱ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ۔

۱۵۴۱- اس شخص کا گناہ، جو جان بوجھ کر ناحق کے لئے لڑے۔

۲۲۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

۱۵۸۳- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں زینب بنت ام سلمہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اس لئے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا لے کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ (فریقین میں سے) ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں اس

www.sirat-e-mustaqeem.com



کی زور تقریر اور مقدمے کو پیش کرنے کے سلسلے میں موزوں ترتیب کی وجہ سے) یہ سمجھ لوں کہ سچ وہی کہہ رہا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ اس لئے میں جس شخص کے لئے بھی کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں (غلطی سے) تو دوزخ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، چاہے تو وہ اسے لے لے ورنہ چھوڑ دے۔

## باب ۱۵۴۲ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

## ۱۵۴۲- جب جھگڑا کیا تو بد زبانی پر اتر آیا۔

۲۲۸۴ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

۲۲۸۴- ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد نے خبر دی انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں عبداللہ بن مرہ نے، انھیں مسروق نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی ہوں گی وہ منافق ہو گا یا ان چار عادتوں میں سے اگر کوئی ایک عادت اس میں ہے تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے تاآنکہ اسے ترک کر دے۔ (نفاق کی چار عادتیں یہ ہیں) جب بولے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑے تو بدزبانی پر اتر آئے۔

## باب ۱۵۴۳ قِصَاصِ الْمَظْلُوْمِ اِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهٖ

وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُقَاصُّهٗ وَقَرَاَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔

## ۱۵۴۳- مظلوم کا بدلہ، اگر اسے ظالم کا مال[1] مل جائے۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدلہ لینا چاہیے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ”اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی جتنا تمہیں ستایا گیا ہو۔

۲۲۸۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۲۲۸۵- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہند رضی اللہ عنہا حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا، یارسول اللہ! ابوسفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بخیل ہیں، تو کیا اس میں کوئی حرج ہے اگر میں ان کے مال میں سے لے کر اپنے عیال کو کھلایا کروں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تم دستور کے مطابق ان کے مال سے لے کر کھلاؤ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۲۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

۲۲۸۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے

---

[1] احناف نے اس باب میں کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کسی شخص کا مال ظلماً لے لیا تو مال کے اصل مالک کو یہ حق ہے کہ اگر وہ بعینہ اپنا مال یا اس جنس سے کوئی دوسرا مال، ظالم سے واپس لے سکتا ہے تو واپس لے لے، اسے یہ حق نہیں ہے کہ ظالم کا جو مال بھی پائے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح اپنا مال لینے میں بھی ظلم کا طریقہ نہ اختیار کرنا چاہیے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں تعمیم کی ہے کہ ظالم کا جو مال بھی مل جائے اگر مظلوم اس پر قبضہ کر سکتا ہے تو اپنے مال کی مالیت کی مقدار میں اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے۔ متاخرین احناف نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ ۞

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمیں (مختلف مہمات پر) بھیجتے ہیں اور (بعض اوقات) ہمیں ایسے قبیلے میں قیام کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیافت بھی نہیں کرتے، آپ کی ایسے مواقع کے لئے کیا ہدایت ہے؟ حضور اکرمؐ نے ہم سے فرمایا کہ اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہو اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے مناسب ہے تو تمہیں اسے قبول کرنا چاہیے، لیکن ان کی طرف سے اگر اس طرح کی کوئی پیش رفت نہ ہو تو تم مہمانی کا حق ان سے وصول کرو لے

## بَابُ ۱۵۴۴ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ ۞

## ۱۵۴۴- چوپال کے متعلق احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بنو ساعدہ کی چوپال (سقیفہ) میں بیٹھے تھے۔

۲۲۸۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ حِينَ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

۲۲۸۷- ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی اور انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وفات

---

لہ۔ مہمانی کا حق، میزبان کی مرضی کے خلاف وصول کرنے کے لئے جو اس حدیث میں ہدایت ہے، اس کے متعلق محدثین رحمہ نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ یہ حکم مخمصہ کی حالت کا ہے۔ بادیہ اور گاؤں کے دور دراز علاقوں میں اگر کوئی مسافر خصوصاً عرب کے ماحول میں۔ چنانچہ تو اس کے لئے کھانے پینے کا ذریعہ اہل بادیہ کی میزبانی کے سوا اور کچھ نہیں تھا تو مطلب یہ ہوا کہ اگر ایسا موقعہ ہوا اور قبیلے والے ضیافت سے انکار کر دیں، ادھر مجاہد مسافروں کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اپنی جان بچانے کے لئے ان سے کھانا پینا ان کی مرضی کے خلاف بھی وصول کر سکتے ہیں اس طرح کی رخصتیں اسلام میں مخمصہ کے اوقات میں ہیں۔ دوسری توجیہہ یہ کی گئی ہے کہ ضیافت اہل عرب میں یک عام عرف وعادت کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لئے اس عرف کی روشنی میں مجاہدین کو آپ نے ہدایت دی تھی۔ ایک توجیہہ یہ بھی کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بہت سے قبائل سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر مسلمانوں کا لشکر ان کے قبیلہ سے گذرے اور ایک دو دن کے لئے ان کے یہاں قیام کرے تو وہ لشکر کی ضیافت کریں۔ یہ معاہدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مکاتیب میں موجود ہے جو آپ نے قبائل عرب کے سرداروں کے نام بھیجے تھے اور جن کی تخریج زیلعی نے بھی کی ہے۔ بہرحال مختلف توجیہات اس کی گئی ہیں اور علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے عرف وعادت والے جواب کو پسند کیا ہے۔ یعنی عرب کے یہاں خود یہ بات جانی پہچانی تھی کہ گذرنے والے مسافروں کی ضیافت اہل قبیلہ کو ضرور کرنی چاہیے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو عرب کے چٹیل دبے آب وگیاہ میدانوں میں سفر عرب جیسی غریب قوم کے لئے تقریباً ناممکن ہو جاتا اور اسی کے مطابق حضور اکرمؐ کا بھی حکم تھا گویا یہ ایک انتظامی ضرورت بھی تھی اور جب دو ایک مسافر اس کے بغیر دور دراز کے سفر نہیں کر سکتے تھے دستے کس طرح اس کے بغیر سفر کر سکتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَکْرٍ اِنْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِیْ سَقِیْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ ۔

دی تو انصار بنو ساعدہ کے سقیفہ (چوپال) میں جمع ہوئے۔ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں بھی وہیں لے چلئے، چنانچہ ہم انصار کے یہاں سقیفہ بنو ساعدہ میں پہنچے۔

## باب ۱۵۴۵ لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ یَغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهٖ

## ۱۵۴۵۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔

۲۲۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ یَغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَالِیْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَكْتَافِكُمْ ۔

۲۲۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں، بخدا، میں اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا رہتا ہوں۔

## باب ۱۵۴۶ صَبِّ الْخَمْرِ فِی الطَّرِیْقِ ۔

## ۱۵۴۶۔ راستے میں شراب بہانا۔

۲۲۸۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ اَبُوْ یَحْیٰى اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ كُنْتُ سَاقِیَ الْقَوْمِ فِیْ مَنْزِلِ اَبِیْ طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ الْفَضِیْخَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُّنَادِیْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِیْ سِكَكِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِیَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الْاٰیَةَ ۔

۲۲۸۹۔ ہم سے ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انہیں عفان نے خبر دی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں فضیخ شراب کا بہت چلن تھا۔ (پھر جونہی شراب کی حرمت پر آیت نازل ہوئی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو اس بات کے اعلان کا حکم دیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ (یہ سنتے ہی) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باہر لے جا کر شراب بہا دو۔ چنانچہ میں نے باہر نکل کر شراب بہا دی۔ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی تو بعض لوگوں نے کہا، معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کر دیئے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے جو وہ کھا چکے ہیں" (ان کی حرمت کے نازل ہونے سے پہلے یا زمانہ جاہلیت میں) الآیۃ

## باب ۱۵۴۷ اَفْنِیَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِیْهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَابْتَنٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ یُصَلِّیْ فِیْهِ وَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَیَتَقَصَّفُ عَلَیْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِیْنَ

## ۱۵۴۷۔ گھروں کے سامنے کا حصہ اور اس میں بیٹھنا اور راستے میں بیٹھنا

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے مشرکوں کی عورتوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ۞

اور ان کے بچوں کے وہاں رجب حضرت ابوبکر رضی نماز پڑھتے یا تلاوت کرتے) بھیڑ لگ جاتی تھی سب بہت محظوظ ہوتے رہتے۔ ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ میں تھا۔ (حدیث کسی قدر تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے)

۲۲۹۰ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا مَا لَنَا بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ ۞

۲۲۹۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمر حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ رض نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں، اس پر حضور اکرم ص نے فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو راستے کو بھی اس کا حق دو۔ صحابہ نے پوچھا، اور راستے کا حق کیا ہے؟ حضور اکرم ص نے ارشاد فرمایا کہ (راستے کے حقوق یہ ہیں) نگاہ نیچی رکھنا، ایذارسانی سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے روکنا۔

بَابُ ۱۵۴۸ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا ۞

۱۵۴۸۔ راستوں کے کنویں، جب کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچتی ہو۔

۲۲۹۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ ۞

۲۲۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوبکر کے مولیٰ سمی نے، ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے پیاس لگی، پھر اسے ایک کنواں ملا اور وہ اس کے اندر اتر گیا اور پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو اسی کی نظر ایک کتے پر پڑی جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا کہ اس وقت یہ کتا بھی پیاس کی اتنی ہی شدت میں مبتلا ہے جس میں میں تھا، چنانچہ پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھر کر اس نے کتے کو پلایا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ عمل مقبول ہوا اور اس کی مغفرت کردی۔ صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ! کیا جانوروں کے سلسلے میں بھی ہمیں اجر ملتا ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، ہر جاندار مخلوق کے سلسلے میں اجر ملتا ہے[1] (کہ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو ثواب۔ اور اگر برا برتاؤ رکھا تو عذاب ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۵۴۹ إِمَاطَةِ الْأَذَى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ

۱۵۴۹۔ راستہ سے (تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہمام نے ابوہریرہ

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی ضرورت مند غیر مسلم کی بھی مدد کی جائے تو اس پر اجر ملتا ہے، کیونکہ جاندار کے ضمن میں تو وہ بھی بہرحال آتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ .

## بَابٌ ١٥٥٠ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ

٢٢٩٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ .

٢٢٩٣ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَالَ وَاعَجَبِي لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ

رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے ۔

## ۱۵۵۰ - بالاخانے وغیرہ میں جھروکے اور روشندان بنانا ۔

۲۲۹۲ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک ٹیلہ پر چڑھے پھر فرمایا کیا تم لوگ بھی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح برس رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے ۔

۲۲۹۳ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ اس بات کا آرزومند رہتا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو کہ تمہارے دل حق سے ہٹ گئے ہیں"۔ پھر میں ان کے ساتھ حج کو گیا، عمر رضی اللہ عنہ ہٹے (راستے سے، قضائے حاجت کے لئے) تو میں بھی ان کے ساتھ ایک (پانی کا) برتن لے کر گیا، پھر وہ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے اور جب واپس آئے تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کی۔ پھر میں نے پوچھا، یا امیرالمومنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو خاتون کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو"۔ انہوں نے فرمایا، ابن عباس تم پر حیرت ہے، عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں وہ پھر عمر رضی اللہ عنہ میری طرف رخ کر کے پورا واقعہ بیان کرنے لگے، آپ نے فرمایا کہ بنو امیہ بن زید کے قبیلے میں، جو مدینہ سے متصل تھا میں اپنے ایک پڑوسی کے ساتھ رہتا تھا۔ ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی باری مقرر کر رکھی تھی، ایک دن وہ حاضر ہوتے اور ایک دن جب میں حاضری دیتا تو اس دن کی تمام خبریں احکام وغیرہ لاتا اور جب وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



اليوم حتى الليل فأفزعني فقلت خابت من فعل منهن بعظيم ثم جمعت علي ثيابي فدخلت على حفصة فقلت أي حفصة أتغاضب إحداكن رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم حتى الليل فقالت نعم فقلت خابت وخسرت أفتأمن أن يغضب الله لغضب رسوله صلى الله عليه وسلم فتهلكين لا تستكثري على رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تراجعيه في شيء ولا تهجريه وسليني ما بدا لك ولا يغرنك أن كانت جارتك هي أوضأ منك وأحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد عائشة وكنا تحدثنا أن غسان تنعل النعال لغزونا فنزل صاحبي يوم نوبته فرجع عشاء فضرب بابي ضربا شديدا وقال أنائم هو ففزعت فخرجت إليه وقال حدث أمر عظيم قلت ما هو أجاءت غسان قال لا بل أعظم منه وأطول طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه قال قد خابت حفصة وخسرت كنت أظن أن هذا يوشك أن يكون فجمعت علي ثيابي فصليت صلوة الفجر مع النبي صلى الله عليه وسلم فدخل مشربة له فاعتزل فيها فدخلت على حفصة فإذا هي تبكي قلت ما يبكيك أولم أكن حذرتك أطلقكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لا أدري هو ذا في المشربة فخرجت فجئت المنبر فإذا حوله رهط يبكي بعضهم فجلست معهم قليلا ثم غلبني ما أجد فجئت المشربة التي هو فيها فقلت لغلام له أسود استأذن لعمر فدخل فكلم النبي صلى الله عليه وسلم ثم خرج فقال ذكرتك له فصمت فانصرفت حتى جلست مع الرهط الذين عند المنبر ثم غلبني ما أجد فجئت فذكر مثله فجلست مع الرهط الذين عند المنبر ثم غلبني ما أجد فجئت الغلام فقلت استأذن لعمر فذكر مثله فلما وليت منصرفا فإذا الغلام يدعوني قال أذن لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت عليه فإذا هو

پر غالب رہا کرتے تھے، لیکن جب ہم (ہجرت کرکے) انصار کے یہاں آئے تو انہیں دیکھا کہ ان کی عورتیں خود ان پر غالب تھیں، ہماری عورتوں نے بھی ان کا طریقہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ میں نے ایک دن اپنی بیوی کو ڈانٹا تو انہوں نے بھی اس کا جواب دیا۔ ان کا یہ جواب دینا مجھے ناگوار معلوم ہوا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میں اگر جواب دیتی ہوں تو تمہیں ناگواری کیوں ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تک جواب دیتی ہیں۔ اور بعض ازواج تو حضور اکرمؐ سے پورے دن اور پوری رات خفا رہتی ہیں۔ اس بات سے میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا کہ ازواج میں جس نے بھی ایسا کیا ہوگا وہ تو بڑے نقصان اور خسارہ میں ہوں گی۔ اس کے بعد میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ (رضی اللہ عنہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ام المومنین) کے پاس پہنچا اور کہا، اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے دن رات تک غصہ رہتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں میں بول اٹھا کہ پھر تو وہ تباہی اور نقصان میں رہیں۔ کیا تمہیں اس سے امن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خفگی کی وجہ سے (تم پر) غصہ ہو جائے اور تم ہلاک ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ چیزوں کا مطالبہ ہرگز نہ کیا کرو۔ نہ کسی معاملہ میں آپ کی کسی بات کا جواب دو اور نہ آپ پر خفگی کا اظہار ہونے دو، البتہ جس چیز کی تمہیں ضرورت ہو وہ مجھ سے مانگ لیا کرو، کسی خود فریبی میں نہ مبتلا رہنا، تمہاری یہ پڑوسن تم سے زیادہ جمیل اور نظیف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری اور محبوب بھی ہیں۔ آپ کی مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ ادھر یہ چرچا ہو رہا تھا کہ غسان کے فوجی ہم پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ میرے پڑوسی ایک دن اپنی باری پر مدینہ گئے ہوئے تھے، پھر واپس عشاء کے وقت ہوئے۔ آکر میرا دروازہ انہوں نے بڑی زور سے کھٹکھٹایا اور کہا، کیا سو گئے ہیں؟ میں بہت گھبرایا ہوا باہر آیا۔ انھوں نے کہا کہ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آگیا۔ میں نے پوچھا کیا ہوا۔ کیا غسان کا لشکر آگیا۔ انھوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ اور سنگین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حفصہ تو تباہ و برباد ہو گئی، مجھے تو پہلے ہی کھٹکا تھا کہ کہیں ایسا ہو نہ جائے۔ (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ (نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com



مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ
الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ
بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ
اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى
حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ
أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ
عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ
فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ
فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ
وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا
فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ
عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ
ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ
قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجَدَتِهِ
عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ
دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ
أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ
وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ
تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ
فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلَا
عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ
قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِهِ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ اللهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا
قُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ

پڑھتے ہی) آنحضورؐ اپنے بالاخانہ میں تشریف لے گئے اور وہیں تنہائی اختیار کرلی۔ میں حفصہ کے یہاں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا، روکیوں رہی ہو، کیا پہلے ہی میں نے تمہیں متنبہ نہیں کر دیا تھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، آپؐ بالاخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ پھر میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ وہاں کچھ لوگ موجود تھے اور بعض رو بھی رہے تھے تھوڑی دیر تو میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا، لیکن میرا خلجان مجھ پر غالب آیا اور میں اس بالاخانے کے پاس پہنچا جس میں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کے ایک سیاہ غلام سے کہا، کہ حضور اکرمؐ سے کہو کہ عمر اجازت چاہتا ہے۔ وہ غلام اندر گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کرکے واپس آیا اور کہا کہ میں نے آپ کی بات پہنچا دی تھی لیکن آنحضورؐ نے سکوت فرمایا چنانچہ میں واپس آکر انھیں لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا خلجان مجھ پر غالب آیا اور میں دوبارہ آیا اور اس مرتبہ بھی وہی پیش آیا۔ میں پھر آکر انھیں لوگوں میں بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے۔ لیکن اس مرتبہ پھر مجھ سے نہیں رہا گیا اور میں نے غلام سے آکر کہا کہ عمر کے لئے اجازت چاہو۔ اور بات جوں کی توں رہی لیکن میں واپس ہو رہا تھا کہ غلام نے مجھ کو پکارا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا، اس لئے چٹائی کے ابھرے ہوئے حصوں کا نشان آپ کے پہلو میں پڑ گیا تھا۔ آپ اس وقت ایک ایسے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال بھری گئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے کھڑے ہی عرض کی، کیا آنحضورؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ حضور اکرمؐ نے نگاہ میری طرف کرکے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے آپ کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کی اور کہنے لگا، اب بھی میں کھڑا ہی تھا، یا رسول اللہ! آپ جانتے ہی ہیں کہ ہم قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب رہتے تھے، لیکن جب ہم ایک ایسی قوم میں آگئے جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل ذکر کی (کہ کس طرح ہماری بیویوں نے بھی مدینہ کی عورتوں کا اثر لیا) اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ پھر میں نے کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَاللّٰہِ اِنَّ الْاٰخِرَۃَ ثُمَّ خَیَّرَ نِسَآءَہٗ فَقُلْنَ مِثْلَ مَاقَالَتْ عَآئِشَۃُ۔

میں ابھی حفصہ کے یہاں بھی گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ کہیں کسی خود فریبی میں نہ مبتلا رہنا۔ یہ تمہاری پڑوسن تم سے زیادہ جمیل و نظیف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب بھی! آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس بات پر حضور اکرمؐ دوبارہ مسکرا دیئے۔ جب میں نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو (آپ کے پاس) بیٹھ گیا اور آپ کے گھر میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔ بخدا، سوا تین کھالوں کے اور کوئی چیز وہاں نظر نہیں آئی۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت کے حالات میں کشادگی پیدا کر دے فارس اور روم کے لوگ تو فراخی کے ساتھ رہتے ہیں، دنیا انھیں خوب ملی ہوئی ہے، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ حضور اکرمؐ ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا، اے ابن خطاب! کیا تمہیں کچھ شبہ ہے؟ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے اچھے اعمال (جو معاملات کی حد وہ کرتے ہیں، کی جزا،) اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ (یہ سن کر) میں بول اٹھا، یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کیجئے (کہ میں نے ایک غلط مطالبہ آپ کے سامنے رکھ دیا تھا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج سے اس بات پر علیحدگی اختیار کر لی تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے پوشیدہ بات کہہ دی تھی۔ حضور اکرمؐ نے، اس انتہائی خفگی کی وجہ سے جو (اس طرح کے واقعات پر) آپ کی ہوئی تھی، فرمایا تھا کہ میں اب ان کے پاس ایک مہینے تک نہیں جاؤں گا۔ اور یہی وہ موقعہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کو تنبیہ کیا تھا۔ پھر جب انتیس دن گذر گئے تو حضور اکرمؐ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ اور انھیں کے یہاں سے ابتدا کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے تو عہد کیا تھا کہ ہمارے یہاں ایک مہینے تک نہیں تشریف لائیں گے۔ اور آج ابھی انتیسویں کی صبح ہے میں تو دن گن رہی تھی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (تمہیں معلوم نہیں ہے) یہ مہینہ انتیس دن کا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر وہ آیت نازل ہوئی جس میں (ازواج کو) اختیار دیا گیا تھا۔ اس کی بھی ابتدا، آپ نے مجھی سے کی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے) اور یہ ضروری نہیں کہ جواب فوراً دو بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا (اور مشورہ کے بعد اطمینان سے جواب دینا) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ کو یہ معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ پھر آنحضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے، خداوند تعالیٰ کے قول عظیماً تک میں نے عرض کیا، کیا اب اس معاملے میں بھی میں والدین سے مشورہ کرنے جاؤں گی! اس میں تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہ ہونی چاہیے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں اس کے بعد آنحضورؐ نے اپنی دوسری ازواج کو بھی اختیار دیا اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا دے چکی تھیں۔ (حدیث آئندہ بھی آئے گی اور جو مباحث یہاں چھوڑ دیئے گئے ہیں وہ اپنے اپنے موقعہ سے آئیں گے۔

---

لے تمام ازواج کی باری مقرر تھی اور اسی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ باری تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور انھیں کے گھر آپ کا اس دن قیام تھا لیکن اتفاقات کسی وجہ سے آپ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کو وہاں دیکھ لیا اور آکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا کہ باری آپ کی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماریہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر بڑا غصہ آیا اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کر لیا تھا کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہرات سے علیحدہ رہیں گے اور اس عرصہ میں ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ اس پر صحابہ میں بہت تشویش پھیلی اور ازواج مطہرات اور ان کے عزیز و اقارب تک ہی بات نہیں رہی بلکہ تمام صحابہ اس فیصلے پر بہت پریشان ہو گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۲۹۴ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

۲۲۹۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے فزاری نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک کے لئے ایلاء کیا تھا اور (ایلاء کے واقعہ سے پہلے ۵ھ میں) آپ کے قدم مبارک میں موچ آگئی تھی اور آپ اپنے بالاخانہ میں قیام پذیر ہوئے تھے (ایلاء کے موقعہ پر) عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ نہیں، البتہ ایک مہینے کے لئے میں نے ان سے ایلاء کر لیا ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن تک ازواج کے پاس نہیں گئے (اور انتیس تاریخ کو ہی چاند ہو گیا تھا) اس لئے آپ بالاخانے سے اترے اور ازواج کے پاس گئے لہ۔

## بَابُ ۱۵۵۱ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

۱۵۵۱۔ جس نے اپنا اونٹ "بلاط" یا مسجد کے دروازے پر باندھا۔

۲۲۹۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

۲۲۹۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو المتوکل ناجی نے حدیث بیان کی کہ میں جابر بن عبد اللہ

---

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ: کے اس عہد کی تعبیر احادیث میں "ایلاء" کے لفظ سے آتی ہے اور یہ بہت مشہور واقعہ ہے۔ اس سے پہلے بخاری میں بھی اس کا ذکر آچکا ہے۔ ایلاء کے اسباب احادیث میں مختلف آئے ہیں۔ ایک تو وہی جو اس حدیث میں ذکر ہے۔ بعض روایتوں میں اس کا سبب ازواج مطہرات کا وہ مطالبہ بیان ہوا ہے کہ اخراجات انہیں ضرورت سے کم ملتے تھے۔ تنگی رہتی تھی اور اس لئے تمام ازواج نے حضور اکرم ؐ سے کہا تھا کہ انھیں اخراجات زیادہ ملنے چاہییں۔ بعض روایتوں میں شہد کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اصل میں یہ تمام واقعات پے در پے پیش آئے اور ان سب سے متاثر ہو کر حضور اکرم ؐ نے ایلاء کیا تھا تاکہ ازواج کو تنبیہ ہو جائے۔ ازواج مطہرات سب کچھ ہونے کے باوجود پھر بھی انسان تھیں، اس لئے کبھی سوکن کی رقابت میں، کبھی کسی دوسرے انسانی جذبہ سے متاثر ہو کر اس طرح کے اقدامات کر جایا کرتی تھیں جن سے حضور اکرم ؐ کو تکلیف ہوتی تھی۔ اس باب میں اس حدیث کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ اس میں بالاخانے کا ذکر ہے جس میں حضور اکرم ؐ نے عزلت اختیار کی تھی۔

لہ۔ اس سے پہلے ایک نوٹ میں ہم نے اس کی وضاحت کر دی تھی کہ گھوڑے سے گر کر قدم مبارک میں موچ آنے کے واقعے اور ایلاء کے واقعے میں زمانے کا فرق ہے۔ ایلاء کا واقعہ ۹ھ میں پیش آیا تھا، جب کہ گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۵ھ میں پیش آیا۔ لیکن چونکہ دونوں مرتبہ آپ بالاخانے میں عزلت گزیں ہو گئے تھے اس لئے راوی بعض اوقات دونوں کو اس طرح ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ گویا دونوں واقعے ایک ساتھ پیش آئے ہوں اس روایت میں بھی ایسا ہی ہوا ہے اور اسی طرح کی روایات سے حافظ ابن حجر جیسے حافظ حدیث اور رجال علم نے بھی یہی رائے ظاہر کر دی کہ دونوں واقعے ایک ہی سن اور ایک وقت کے ہیں آپ اس سے پہلے والی روایت نمبر ۲۲۹۳ کا وہ حصہ پھر دوبارہ پڑھیے جس میں اس کی تصریح ہے کہ حضور اکرم ؐ نے ایلاء کے موقعہ پر فجر کی نماز پڑھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے، اور پھر آپ بالاخانے پر تشریف لے گئے دوسری طرف جب آپ سواری سے گرے تھے تو آپ بالاخانے میں فرض نماز بھی بیٹھ کر ادا کرتے تھے، مسجد میں آنے کا تو سوال ہی کیا تھا۔ روایت کی اس تصریح سے بھی دونوں واقعات کا مختلف اوقات میں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یوں بھی دونوں واقعات میں تقریباً چار سال کا فصل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ ۔

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ دینے جب وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے تو) آں حضورؐ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ (انھوں نے بیان کیا) اس لئے میں مسجد سے اندر چلا گیا، البتہ اونٹ بلاط کے ایک کنارے باندھ دیا۔ حضور اکرمؐ سے میں نے عرض کیا کہ یہ آنحضور کا اونٹ حاضر ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے چاروں طرف ٹہلنے لگے پھر فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں۔ (حدیث تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے)۔

## باب ۱۵۵۲ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

۱۵۵۲- کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

۲۲۹۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ۔

۲۲۹۶- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، یا یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا (کھڑے ہو کر پیشاب آپؐ نے بیماری اور عذر کی وجہ سے کیا تھا)۔

## باب ۱۵۵۳ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمَى بِهِ ۔

۱۵۵۳- جس نے شاخ یا کوئی اور تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹائی۔

۲۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ۔

۲۲۹۷- ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سمی نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے کانٹے کی ایک شاخ پڑی ہوئی ملی اس نے اسے اٹھا لیا (راستے سے ہٹا دیا) تو اللہ تعالٰی نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

## باب ۱۵۵۴ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا لِلطَّرِيقِ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ ۔

۱۵۵۴- راستے پر ایک ایسی وسیع جگہ کے بارے میں جو عام گذرگاہ کی حیثیت رکھتی ہو، جب شرکاء کا اختلاف ہو اور اس کے مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو (رستے) راستے کے لئے سات گز زمین چھوڑ دیں۔

۲۲۹۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

۲۲۹۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن خریت نے، اور ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا

---

حاشیہ سابقہ صفحہ: مسجد نبوی سے بازار تک پتھر بچھے ہوئے تھے جسے بلاط کہتے تھے۔ مسجد کا دروازہ ایسی جگہ ہے جو کسی کی ملکیت میں نہیں۔ اس لئے وہاں کوئی جانور باندھنا ایک ایسی زمین سے انتفاع ہوا جو کسی کی بھی ملکیت میں نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



تَشَاجَرُوْا فِي الطَّرِيْقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ جب راستے (کی زمین) کے بارے میں جھگڑا ہو جائے تو سات گز چھوڑ دینا چاہیے (اور کوئی عمارت وغیرہ اتنا حصہ چھوڑ کر بنانی چاہیے ۔

بَابُ ۱۵۵۵ النُّهْبٰى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَنْتَهِبَ

۱۵۵۵- مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھا لینا عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی تھی کہ غارت گری نہیں کریں گے ۔

۲۲۹۹ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهٗ أَبُوْ أُمِّهٖ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ ۔

۲۲۹۹- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا جو عدی بن ثابت کے نانا تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت گری اور مثلہ سے منع کیا تھا ۔

۲۳۰۰ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ إِلَّا النُّهْبَةَ ۔

۲۳۰۰- ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو بکر بن عبدالرحمان نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زانی، مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا، شراب خور، مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کر سکتا اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارت گری نہیں کر سکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو۔ سعید اور ابوسلمہ کی بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت ہے۔ البتہ ان کی روایت میں لوٹ کا تذکرہ نہیں ہے ۔

بَابُ ۱۵۵۶ كَسْرِ الصَّلِيْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيْرِ

۱۵۵۶- صلیب توڑ دی جائے گی اور خنزیر مار ڈالے جائیں گے ۔

۲۳۰۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ أَحَدٌ ۔

۲۳۰۱- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) کا نزول، ایک عدل گستر حکمران کی حیثیت سے تم میں نہ ہوگا۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سوروں کو قتل کر دیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی بہتات ہو جائے گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (یعنی زکاۃ وغیرہ کا مال ٹھکرا دیا جائے)

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۵۵۷** هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيبًا أَوْ طُنْبُورًا أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ ۔

**۱۵۵۷۔** کیا ایسا مٹکا توڑا جا سکتا ہے یا ایسی مشک پھاڑی جا سکتی ہے جس میں شراب ہو؟ اگر کسی شخص نے بت، صلیب، ستار، یا کوئی بھی اس طرح کی چیز جس کی لکڑی سے کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو رہا تھا، توڑ دی، شریح رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت میں ایک ستار لایا گیا، جسے کسی نے توڑ دیا تھا تو انہوں نے اس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا[1]

**۲۳۰۲ حَدَّثَنَا** أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلَى مَا تُوقَدُ هَذِهِ النِّيرَانُ قَالُوا عَلَى الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوهَا وَأَهْرِقُوهَا قَالُوا أَلَا نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوا ۔

**۲۳۰۲۔** ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر دیکھا کہ آگ جلائی جا رہی ہے آپ نے پوچھا، یہ آگ کس لئے جلائی جا رہی ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ گدھے (کا گوشت پکانے) کے لئے۔ حضور اکرم صؐ نے فرمایا کہ برتن (جس میں گدھے کا گوشت ہو) توڑ دو اور گوشت پھینک دو۔ اس پر صحابہ بولے ایسا کیوں نہ کریں کہ گوشت تو پھینک دیں اور برتن دھولیں آنحضور صؐ نے فرمایا کہ (ٹھیک ہے) برتن دھولو (اور توڑو مت)

**۲۳۰۳ حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْآيَةَ ۔

**۲۳۰۳۔** ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے (فتح مکہ کے موقعہ پر) تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے۔ حضور اکرم صؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ جس سے آپ ان بتوں پر مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ "حق آگیا اور باطل نے راہ فرار اختیار کی" آخر آیت تک۔

**۲۳۰۴ حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

**۲۳۰۴۔** ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے عبد الرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا دیا تھا جس میں تصویریں

---

[1] اس باب میں بڑی تفصیلات ہیں۔ اسلامی سلطنت میں غیر مسلم بھی رہتے ہیں، جنہیں اپنے مذہبی عقائد کے باب میں اسلام نے پوری آزادی دی ہے۔ اس لئے ان کے معاملات میں اس طرح کی مداخلت کا، عام حالات میں کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حنفی فقہ میں ہے کہ اگر محتسب، جو اسلام کے مبادی و احکام کا عالم ہوتا ہے اور جس کے ذمے عام لوگوں کے حالات و رجحانات کی دیکھ بھال ہوتی ہے، کے حکم سے ایسا کیا تو توڑنے والے پر کوئی جرمانہ نہیں ورنہ اس چیز کی اصل مالیت کا تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ اس کی صنعت پر جو کچھ لاگت آئی ہوگی اس پر کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔

بنی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب دیکھا تو) اسے اتار کر پھاڑ ڈالا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس پردے سے دو گدے بنا ڈالے۔ وہ دونوں گدے گھر میں رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

## باب ۱۵۵۸ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهِ۔

## ۱۵۵۸۔ جس نے اپنے مال کی حفاظت کے لئے قتال کیا۔

۲۳۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۲۳۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے جو ابو ایوب کے صاحبزادے ہیں۔ حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

## باب ۱۵۵۹ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ۔

## ۱۵۵۹۔ جب کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ یا کوئی چیز توڑ دی ہو؟

۲۳۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيْهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ امہات مومنین میں سے ایک نے وہیں آپ کے لئے خادم کے ہاتھ ایک پیالے یعنی کچھ کھانے کی چیز بھجوائی۔ (جن ام المومنین کے گھر آپ تشریف رکھتے تھے انھیں اپنی سوکن کی اس بات پر غصہ آگیا اور) انھوں نے ایک ہاتھ اس پیالہ پر مارا اور پیالہ (گر کر) ٹوٹ گیا۔ حضور اکرم نے پیالے کو جوڑا اور جو کھانے کی چیز تھی اسے اس میں دوبارہ رکھ کر فرمایا کہ کھاؤ۔ آنحضور نے پیالہ لانے والے (خادم) کو روک لیا اور وہ پیالہ بھی نہیں بھیجا بلکہ جب (کھانے سے) سب فارغ ہو گئے تو دوسرا اچھا پیالہ بھجوا دیا اور جو ٹوٹ گیا تھا اسے نہیں بھجوایا۔ ابن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

## باب ۱۵۶۰ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ۔

## ۱۵۶۰۔ اگر کسی کی دیوار گرا دی تو ویسی ہی بنوانی چاہیے۔

۲۳۰۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّيْ فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ

۲۳۰۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے۔ جن کا نام جریج تھا۔ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ آئیں

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ ۔

اور انھیں پکارا۔ انھوں نے جواب نہیں دیا، سوچتے رہے کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں (کیونکہ جواب دیتے میں تو نماز ٹوٹتی ہے) پھر وہ دوبارہ آئیں اور (غصے میں) بددعا کر گئیں، اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی فاحشہ کا منہ نہ دیکھ لے۔" جریج اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ ایک عورت نے (جو جریج کے عبادت خانے کے پاس اپنے مویشی چرایا کرتی تھی اور فاحشہ تھی) کہا کہ جریج کو مبتلا کئے بغیر نہ رہوں گی۔ چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی، لیکن انھوں نے اعراض کیا، پھر وہ ایک چرواہے کے یہاں گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا۔ آخر لڑکا پیدا ہوا اور اس نے الزام تراشی کی کہ یہ جریج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ جریج کے بھائی آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انھیں باہر نکالا اور گالیاں دیں لیکن جریج نے وضو کی اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے۔ انھوں نے اس سے پوچھا، بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ نوزائیدہ بچہ (خدا کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! (قوم خوش ہو گئی اور) کہا کہ ہم آپ کے لئے سونے کا عبادت خانہ بنوائیں گے، لیکن جریج نے کہا کہ میرا گھر تو مٹی ہی سے بنے گا (حدیث تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .

**باب ۱۵۶۱** الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لِمَا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ ۔

**۱۵۶۱- کھانے، زادِ راہ اور سامان میں شرکت۔** جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں، انھیں تخمینے سے یا مٹی بھر بھر کر، کس طرح تقسیم کیا جا سکے گا! مسلمانوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا کہ مشترک زاد سفر (کی مختلف چیزوں میں سے) کوئی شریک ایک چیز کھائے اور دوسرا دوسری چیز، یہی صورت سونے اور چاندی کے تخمینے میں، اور کئی کھجور ایک ساتھ کھانے میں بھی چل سکتی ہے۔

**۲۳۰۸ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُمِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ

**۲۳۰۸-** ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں وہب بن کیسان نے اور انھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل بحر کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ فوجیوں کی تعداد تین سو تھی اور میں بھی ان میں شریک تھا۔ ہم نکلے ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد سفر ختم ہو گیا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ تمام فوجی اپنے توشے (جو کچھ بھی باقی رہ گئے ہوں) ایک جگہ جمع کر دیں۔ سب کچھ جمع کرنے کے بعد کل دو تھیلے ہو سکے اور روزانہ ہمیں اسی میں سے تھوڑی

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا ۔

تھوڑی مقدار کھانے کے لئے ملنے لگی۔ جب (اس کا بھی اکثر حصہ) ختم ہوگیا تو ہمیں صرف ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ میں (وہب بن کیسان) نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بھلا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت محسوس ہوئی جب وہ بھی ختم ہوگئی تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ آخر ہم ساحل سمندر تک پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر میں ہمیں ایک ایسی مچھلی مل گئی جو (اپنے طول و عرض میں) پہاڑی کی طرح معلوم ہوتی تھی۔ سارا لشکر اس مچھلی کو آٹھ دن تک کھاتا رہا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دونوں پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد اونٹوں کو چلنے کا حکم دیا اور وہ ان پسلیوں کے نیچے ہوکر گذرے لیکن (اتنی اٹھی ہوئی تھیں کہ) انھیں چھو نہ سکے۔

۲۳۰۹ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُوْنَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوْهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

۲۳۰۹۔ ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں کے توشے ختم ہوگئے اور فقر و محتاجی آگئی تو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے اونٹوں کو ذبح کرنے کی اجازت لینے (تاکہ انھیں کے گوشت سے پیٹ بھر سکیں) حضور اکرم نے انھیں اجازت دے دی۔ لیکن راستے میں عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ان سے ہوگئی تو انھیں بھی ان لوگوں نے اطلاع دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اونٹوں کے بعد پھر باقی کیا رہ جائے گا (اگر انھیں بھی ذبح کر دیا گیا تو ذرا یا اور بڑھ جائیں گی) چنانچہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ! اگر انھوں نے اونٹ بھی ذبح کر لئے تو پھر باقی کیا رہ جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا، تمام لوگوں میں اعلان کر دو کہ ان کے پاس جو کچھ توشے بچ رہے ہیں وہ لے کر یہاں آجائیں۔ اس کے لئے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا گیا اور لوگوں نے توشے اسی دستر خوان پر لاکر رکھ دیئے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ اب آپ نے پھر لوگوں کو اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ بلایا اور سب نے دونوں ہاتھوں سے توشے اپنے برتنوں میں بھر لیے۔ جب سب لوگ بھر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

۲۳۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُوْرًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔

۲۳۱۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النجاشی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے انھیں دس حصوں میں تقسیم کرتے اور پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی اس کا پکا

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہوا گوشت بھی کھا لیتے۔

۲۳۱۱ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا حماد بن اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الاشعريين اذا ارملوا في الغزو او قل طعام عيالهم بالمدينة جمعوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم في اناء واحد بالسوية فهم مني وانا منهم۔

۲۳۱۱۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب غزوات کے موقعہ پر توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ کے قیام) میں ان کے بال بچوں کے لئے کھانے کی کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

## باب ۱۵۶۲ ما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية في الصدقة۔

## ۱۵۶۲۔ دو شریک آپس میں صدقہ کی تقسیم اپنے حصوں کے مطابق کر لیں۔

۲۳۱۲ حدثنا محمد بن عبد الله بن المثنى قال حدثني ابي قال حدثني ثمامة بن عبد الله بن انس ان انسا حدثه ان ابا بكر رضي الله عنه كتب له فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية۔

۲۳۱۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے صدقہ کا وہ فریضہ تحریر کیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کیا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب دو شریک ہوں اور انہوں نے اپنے مشترک مال سے صدقہ دیا ہو تو) اپنے حصوں کے مطابق اسے اپنے مال میں منہا کر لیں۔

## باب ۱۵۶۳ قسمة الغنم۔

## ۱۵۶۳۔ بکریوں کی تقسیم۔

۲۳۱۳ حدثنا علي بن الحكم الانصاري حدثنا ابو عوانة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن جده قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة فاصاب الناس جوع فاصابوا ابلا وغنما قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم في اخريات القوم فعجلوا وذبحوا ونصبوا القدور فامر النبي صلى الله عليه وسلم بالقدور فاكفئت ثم قسم فعدل عشرة من الغنم ببعير فند منها بعير فطلبوه فاعياهم وكان في القوم خيل يسيرة فاهوى رجل منهم بسهم فحبسه الله ثم قال ان لهذه البهائم اوابد كاوابد الوحش

۲۳۱۳۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اور ان سے ان کے دادا (رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذو الحلیفہ میں مقیم تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی، ادھر (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملی تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کی اور ذبح کر کے، ہانڈیاں چڑھا دیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں (یعنی تقسیم کرنے کے لئے ان سے گوشت نکال لیا گیا) پھر آنحضور ﷺ نے تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مقابلہ میں رکھا۔ ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس نے سب کو

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُوا وَنَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ ؟

تھکا دیا۔ قوم کے پاس گھوڑے کم تھے۔ ایک صحابی تیر لے کر اونٹ کی طرف جھپٹے (اور اسے مار دیا) اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی ہے۔ اس سے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں عاجز کر دے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کرو (جیسا صحابی نے اس وقت کیا) میرے والد نے عرض کیا کہ کل دشمن کا خطرہ ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلوار سے جانور ذبح کریں تو وہ خراب ہو سکتی ہے حالانکہ دشمن کا خطرہ ابھی موجود ہے کیا ہم بانس سے ذبح کر سکتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ جو چیز بھی (کاٹنے کے قابل ہو اور) خون بہا دے اور ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہیے۔ اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

## بَابُ ۱۵۶۴ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ ؟

## ۱۵۶۴۔ شرکاء کی اجازت کے بغیر کئی کھجوریں ایک ساتھ کھانا۔

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ ؟

۲۳۱۴۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شخص اپنے شرکاء کی اجازت کے بغیر (دسترخوان پر) دو کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائے۔

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ لَا تَقْرُنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ ؟

۲۳۱۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ نے بیان کیا کہ ہمارا قیام مدینہ میں تھا اور قحط کا دور دورہ تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ گذرتے ہوئے یہ کہہ جایا کرتے تھے کہ دو کھجور ایک ساتھ ملا کر نہ کھانا) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوسرے ساتھی کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے منع کیا تھا۔[1]

**بحمد اللہ تفہیم البخاری کا نواں پارہ مکمل ہوا**

---

[1] اصل میں یہ حکم تنگی کے حالات کے لیے ہے۔ اگر ایسے حالات ہوں کہ کھجور کی کمی ہو یا شریک ایسا ہو کہ اس کی طرف سے اس عمل پر کسی اعتراض کا کوئی خطرہ نہ ہو تو کئی کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائی جا سکتی ہیں۔ کھانے کی دوسری چیزوں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر بصراحت اجازت ہو تو پھر تو کوئی حرج ہی نہیں ہو سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# دسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## باب ۱۵۶۵ تَقْوِيمِ الأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

۱۵۶۵۔ شرکاء کے درمیان انصاف کے ساتھ چیزوں کی قیمت لگانا۔

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ نَصِيبًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۳۱۶۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا یا مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جو اس پورے غلام کی قیمت کو پہنچ سکے کسی عادل کی تجویز کے مطابق تو وہ پورا غلام آزاد ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو اس کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کر دیا ہے۔ ایوب نے بیان کیا کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ روایت کا یہ آخری حصہ "غلام کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کر دیا ہے" خود نافع کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا حصہ ہے۔

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ ۔

۲۳۱۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سعید بن ابی عروبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھیں نضر بن انس نے، انھیں بشیر بن نہیک نے اور انھیں ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے گی پھر غلام سے کہا جائے گا کہ (اپنی آزادی کی) کوشش کرے (بقیہ حصہ کی قیمت کما کر ادا کرنے کے بعد) لیکن غلام پر اس سلسلہ میں کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

## باب ۱۵۶۶ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالاسْتِهَامِ فِيهِ

۱۵۶۶۔ تقسیم میں قرعہ اندازی؟

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ

۲۳۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے (اطاعت گزار) اور اس میں مبتلا ہو جانے والے (یعنی اللہ کے احکام سے منحرف ہو جانے والے)

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَّتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَّاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا ؀

کی مثال ایک ایسی قوم کی سی ہے جس نے (باہم مشترک) ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ اندازی کی۔ قرعہ اندازی کے نتیجہ میں قوم کے بعض افراد کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ جو لوگ نیچے تھے، انھیں (دریا سے) پانی لینے کے لیے اوپر سے گزرنا پڑتا۔ انھوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کرلیں تاکہ اوپر والوں کو ہم سے کوئی اذیت نہ پہنچے اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں (کہ وہ اپنے نیچے والے حصہ میں سوراخ کرلیں) تو تمام کشتی والے ہلاک ہوجائیں اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی اور ساری کشتی بچ جائے[1]

## بَابُ ۱۵۶۷ شِرْكَةِ الْيَتِيْمِ وَاَهْلِ الْمِيْرَاثِ

## ۱۵۶۷۔ یتیم کی شرکت وارثوں کے ساتھ۔

۲۳۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيُّ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اِلٰى وَرُبَاعَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَ

۲۳۱۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ رضؓ سے پوچھا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضؓ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وان خفتم سے ورباع" تک کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا میرے بھانجے! اس میں اس یتیم لڑکی کا ذکر ہوا ہے جو اپنے ولی کی زیر نگرانی ہو۔ ولی کے مال میں اس کی شرکت بھی ہو

[1] اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک کشتی سے دی گئی ہے جس میں سوار جماعت ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی ساری دنیا کے انسان ایک قوم کی حیثیت میں ہیں اور یہ دھرتی ایک کشتی کی مانند ہے۔ اس کشتی میں مسلمان بھی سوار ہیں اور کافر بھی، گناہگار بھی اور فرمانبردار بھی! اگر ظلم وگناہ کا دور دورہ ہوا تو اس سے کوئی ایک یا صرف وہی جماعت متاثر نہیں ہوگی جو اس میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا، متاثر ہوگی ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں کسی ایک فرد کی نیکیوں اور گناہوں کے ہمہ گیر اثرات کا مشاہدہ کرتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ صالح اور فرمانبردار بندے ظلم اور گناہ کے خلاف اپنی قوتوں کو جمع کریں اگر انھیں خود کو بھی مظالم کے اثرات سے بچانا ہے تو ظلم اور گناہ کو دنیا سے ختم کریں کشتی میں بیٹھنے والی دو پارٹیوں میں ہر ایک دوسرے کا خمیازہ بھگتے گی۔ اگر نیچے والوں نے اپنے حصے میں سوراخ کردیا تو اس میں شبہ نہیں کہ انھوں نے اپنے حصے میں اپنی ملک میں تصرف کیا لیکن اگر کشتی ڈوبی تو اوپر والے بھی ڈوبیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کو سوراخ کرنے سے باز رکھ سکے تو انھوں نے اس ظلم سے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی بھی حفاظت کرلی۔ اچھائیوں کا حکم اور برائیوں سے روکتے رہنا، اسی لیے اسلام میں شروع ہے یہ ایک ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح اور فرمانبردار بندوں پر عائد کیا ہے کیونکہ ہماری دنیا "دار تمیز" نہیں یہ "دار تخلیط وتلبیس" ہے اور یہاں نوع حق اور باطل اس میں اسی طرح مخلوط ومشتبہ رہیں گے۔ دار آخرت دار تمیز اور دار جزا ہے اور وہیں حق باطل سے جدا ہوگا اختلاط و اشتباہ رفع رہے گا یہ مصلحت خداوندی ہے پس عام نافرمانی اور سرکشی کے نتیجے میں اگر صرف گنہگار ہی ہلاک ہوں یا انھیں پر عذاب ہو تو یہ خداوندی مصالح وحکم کے خلاف ہوگا ہر حق، باطل سے، ہر ثواب گناہ سے دار آخرت میں ہی ممیز ہوگا۔ اور کم از کم دنیاوی زندگی میں ہم خدا کی اس مصلحت کا مشاہدہ تو کرتے ہی رہتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ ۔

پھر ولی اس کے مال و جمال پر ریجھ جائے اور چاہے کہ مہر کے معاملے میں عدل و انصاف کے بغیر اس سے شادی کرلے اور اسے اتنا بھی نہ دے جتنا دوسرے دیتے ہیں تو انھیں اس سے منع کر دیا گیا کہ (اس برے ارادے اور طرز عمل کے ساتھ) ان سے نکاح کریں۔ البتہ اگر ان کے ساتھ ان کے ولی عدل و انصاف کر سکیں اور ان کی حیثیت بہتر سے بہتر طرز عمل مہر کے بارے میں اختیار کریں (تو ان سے نکاح کرنے کی اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ ان کے سوا جو بھی عورت انھیں پسند ہو اس سے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہؓ نے فرمایا پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں یہ لوگ سوال کرتے ہیں" سے "وترغبون ان تنکحوھن" تک اور جو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے "انہ یتلیٰ علیکم فی الکتاب" تو اس سے وہی پہلی آیت مراد ہے (جس کا ذکر اوپر ہوا) جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اگر تمھیں خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے تو تم ان (دوسری) عورتوں سے نکاح کرو جو تمھیں پسند ہوں" عائشہؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دوسری آیت میں "وترغبون ان تنکحوھن" (اور تمھیں اگر ان سے نکاح میں کوئی رغبت نہ ہو) سے مراد کسی ولی کی ایسی یتیم لڑکی کی طرف سے بے رغبتی ہے جو اس کی پرورش میں ہو اور مال و جمال دونوں اس کے پاس کم ہوں تو ولیوں کو اس سے منع کر دیا گیا کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کریں کہ جن کے مال و جمال میں ان کے لیے رغبت کا کوئی سامان نہ ہو۔ لیکن انصاف کا اگر ارادہ ہو (تو کر سکتے ہیں) کیونکہ ان کی طرف سے پہلے ہی سے انھیں بے توجہی ہے۔

## بَابٌ ۱۵۶۸ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا

## ۱۵۶۸۔ زمین وغیرہ میں شرکت

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ۔

۲۳۲۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ایسے اموال (زمین، جائداد وغیرہ) میں دیا تھا جن کی تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب اس کے حدود متعین کر دیے گئے اور راستے بھی بدل لیے گئے تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



**باب ۱۵۶۹** إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّوْرَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ

**۲۳۲۱ - حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

**۱۵۶۹ - جب شرکا گھر وغیرہ کی تقسیم کرلیں تو انھیں رجوع کا حق رہتا ہے اور نہ شفعہ کا[1]**

**۲۳۲۱** - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس جائداد میں شفعہ کا حق دیا تھا جس کی ابھی تقسیم (شرکا میں باہم) نہ ہوئی ہو لیکن اگر حدود متعین کر دیے جائیں اور راستے الگ ہو جائیں (تقسیم سے) تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

**باب ۱۵۷۰** الِاشْتِرَاكُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ

**۲۳۲۲ - حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ

**۱۵۷۰ - سونے، چاندی اور ان تمام چیزوں میں اشتراک جن کا تعلق سکے سے ہو۔**

**۲۳۲۲** - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان، اسود کے صاحبزادے مراد ہیں نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سلیمان بن ابی مسلم نے خبر دی، انھوں نے کہا کہ میں نے ابوالمنہال سے بیع صرف نقد کرنے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک شریک نے کوئی چیز (سونے اور چاندی کی) خریدی نقد بھی اور ادھار بھی پھر ہمارے یہاں براء بن عازب رضؓ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اور میرے شریک زید بن ارقم نے بھی یہ بیع کی تھی اور اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا جو نقد ہو وہ تو لے لو لیکن جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

**باب ۱۵۷۱** مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

**۲۳۲۳ - حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

**۱۵۷۱ - مشرکین اور ذمیوں کے ساتھ مزارعت میں شرکت۔**

**۲۳۲۳** - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جائداد (فتح کرنے کے بعد) یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ وہ اس میں کام کریں اور بوئیں جوتیں۔ پیداوار کا آدھا حصہ انھیں ملتا رہے گا۔

**باب ۱۵۷۲** قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

**۱۵۷۲ - بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ۔**

[1] فقہ کی کتابوں میں ہے کہ اگر تقسیم غلط ہوگئی اور تقسیم کے بعد کوئی "غبن فاحش" سامنے آیا تو تقسیم پر نظر ثانی کی جائے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۳۲۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطاه غنما يقسمها على صحابته ضحايا فبقي عتود فذكره لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به أنت۔

## باب ۱۵۷۳ الشركة في الطعام وغيره

ويذكر أن رجلا ساوم شيئا فغمزه آخر فرأى عمر أن له شركة۔

۲۳۲۵۔ حدثنا أصبغ بن الفرج قال أخبرني عبد الله بن وهب قال أخبرني سعيد عن زهرة بن معبد عن جده عبد الله بن هشام وكان قد أدرك النبي صلى الله عليه وسلم وذهبت به أمه زينب بنت حميد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله بايعه فقال هو صغير فمسح رأسه ودعا له وعن زهرة بن معبد أنه كان يخرج به جده عبد الله بن هشام إلى السوق فيشتري الطعام فيلقاه ابن عمر وابن الزبير فيقولان له أشركنا فإن النبي صلى الله عليه وسلم قد دعا لك بالبركة فيشركهم فربما أصاب الراحلة كما هي فيبعث بها إلى المنزل۔

## باب ۱۵۷۴ الشركة في الرقيق

۲۳۲۶۔ حدثنا مسدد حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعتق شركا له في مملوك وجب عليه أن يعتق كله إن كان له مال قدر ثمنه يقام قيمة عدل ويعطى شركاؤه حصتهم ويخلى سبيل المعتق۔

۲۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رض نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بکریاں دی تھیں کہ قربانی کے لیے انھیں صحابہ میں تقسیم کردیں۔ ایک سال کا بکری کا ایک بچہ بچ گیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی تم قربانی کرلو۔

## ۱۵۷۳۔ غلے وغیرہ میں شرکت

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی چیز کا بھاؤ کر رہا تھا کہ دوسرے نے اسے آنکھ ماری عمر رض نے اس (آنکھ مارنے کی بنیاد پر) یہ فیصلہ کیا تھا کہ بھاؤ کرنے والے کے ساتھ اس کی شرکت ہوسکتی ہے۔

۲۳۲۵۔ ہم سے اصبغ بن فرج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عبداللہ بن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سعید نے خبر دی، انھیں زہرہ بن معبد نے، انھیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رض نے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک پایا تھا۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید رض رسول اللہ کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اس سے عہد لے لیجیے (اسلام کا) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام، انھیں اپنے ساتھ بازار لے جاتے تھے وہاں غلہ خریدتے۔ ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے (اگر) ملاقات ہوجاتی تو وہ فرماتے ہمیں بھی اس تجارت میں شریک کرلو کہ آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی۔ چنانچہ وہ انھیں شریک کرلیتے اور اکثر پورے ایک اونٹ (کے اٹھانے کے لائق غلہ) کا نفع حاصل ہوتا اور اسے وہ گھر بھیج دیتے۔

## ۱۵۷۴۔ غلام میں شرکت

۲۳۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بنت اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کردیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر غلام کی منصفانہ قیمت کے برابر اس کے پاس مال ہے تو پورا غلام آزاد کردے اس طرح دوسرے شرکاء کو ان کے حصے کے مطابق دے دیا جائے اور آزاد شدہ غلام کی راہ صاف کردی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۳۲۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَّاِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ ۔

۲۳۲۷ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابوہریرہ رض نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو پورا غلام آزاد کر دیا جائے اور اگر مال نہیں ہے تو غلام سے کہا جائے گا کہ بقیہ حصہ کو آزاد کرنے کے لیے کوشش کرے۔ لیکن اس سلسلے میں اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

## باب ۱۵۷۵ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ وَاِذَا اَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ هَدْيِهٖ بَعْدَ مَا اَهْدٰى ۔

## ۱۵۷۵ ۔ قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت

اگر کسی نے قربانی کا جانور لینے کے بعد اس میں کسی دوسرے کو شریک کیا۔

۲۳۲۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَّعَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَّاَنْ نَّحِلَّ اِلٰى نِسَآئِنَا فَفَشَتْ فِيْ ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوْحُ اَحَدُنَا اِلٰى مِنًى وَّذَكَرُهٗ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَاَنَا اَبَرُّ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا اَوْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَقَالَ

۲۳۲۸ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الملک بن جریج نے خبر دی، انہیں عطاء نے اور انہیں جابر رض نے اور ابن جریج اسی حدیث کی دوسری روایت (سند) طاؤس سے کرتے ہیں کہ ابن عباس رض نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے جس کے ساتھ کوئی اور چیز (عمرہ) آپ نہیں ملاتے تھے (مکہ میں) داخل ہوئے۔ جب ہم پہنچے تو آنحضور کے حکم سے ہم نے اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کر لیا اور یہ کہ (عمرہ کے افعال ادا کر لینے کے بعد حج کے احرام تک) ہماری بیویاں ہمارے لیے حلال رہیں گی اس پر لوگوں میں چہ می گوئیاں شروع ہو گئیں۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رض نے کہا کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ منی ہمارے ذکر سے ٹپک رہی ہوگی! آپ نے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اس اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں خدا کی قسم ہیں ان لوگوں سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوں، اگر مجھے وہ بات پہلے ہی سے معلوم ہوتی جو اب ہوئی ہے تو قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ اس پر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم (حج کے ایام میں عمرہ) خاص ہمارے ہی لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آں حضور نے فرمایا کہ نہیں ہمیشہ کے لیے ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (یمن سے) آئے۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ علی رض نے کہا "لبیک

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْآخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ .

## باب ١٥٧٦ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ .

**٢٣٢٩ ـ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَجَعَلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ قَالَ جَدِّي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْجُو وَنَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ .

بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے یوں کہا تھا) لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں (جیسے انھوں نے باندھا ہے) اور انھیں اپنی قربانی میں شریک کر لیا (یہ حدیث مختلف رواۃ سے اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے)۔

## ۱۵۷۶ ۔ جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا حصہ ایک اونٹ کے برابر رکھا۔

**۲۳۲۹** ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں سفیان نے انھیں ان کے والد نے، انھیں عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے مقام ذو الحلیفہ میں تھے (غنیمت میں ہمیں) بکریاں اور اونٹ ملے تھے۔ بعض لوگوں نے جلدی کی اور (جانور ذبح کر کے) گوشت کو ہانڈیوں میں چڑھا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (اور چونکہ تقسیم سے پہلے ہی انھوں نے ایسا کیا تھا اس لیے آپ کے حکم سے گوشت ہانڈیوں سے نکال لیا گیا۔ پھر آپ نے تقسیم کی اور) دس بکریوں کا ایک اونٹ کے برابر حصہ رکھا۔ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا (اور اس کا پکڑنا دشوار ہو گیا) قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی۔ ایک شخص نے اونٹ کو تیر مار کر روک لیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے اس لیے (موقعہ آئے) تو تم ان کے ساتھ ایسا کیا کرو۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرے دادا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں خطرہ ہے کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہو جائے، چھری ہمارے ساتھ نہیں ہے کیا بانس سے ہم ذبح کر سکتے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا لیکن ذبح عجلت کے ساتھ کرو (راوی کو شبہ ہے کہ آپ نے اس مفہوم کے لیے اعجل فرمایا تھا یا ارنی) جو چیز بھی خون بہا سکے اور (اس سے ذبح کرتے وقت) جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو لیکن دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہیے۔ میں اس کے متعلق تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



# كتاب الرهن

# رہن کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

## باب ۱۵۷۷ في الرهن في الحضر وقوله تعالى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ.

## ۱۵۷۷۔ حضر میں رہن رکھنا[1]۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو کوئی چیز رہن کے طور پر قبضہ میں دے دو۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعٌ وَلَا أَمْسَى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ.

۲۳۳۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدلے رہن رکھی تھی۔ میں خود آں حضور کے پاس جو کی روٹی اور چربی جس میں سے بو آرہی تھی لیکر حاضر ہوا تھا۔ میں نے خود آں حضور سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں گذری کہ ایک صاع سے زیادہ کچھ اور رہا ہو، حالانکہ حضور اکرم کے نو گھر تھے۔

## باب ۱۵۷۸

## ۱۵۷۸۔ جس نے اپنی زرہ رہن رکھ دی

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ.

۲۳۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ ہم نے ابراہیم رح کے یہاں قرض میں رہن اور ضامن کا تذکرہ کیا تو انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا ایک متعین مدت کے قرض پر اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

## باب ۱۵۷۹ رَهْنِ السِّلَاحِ

## ۱۵۷۹۔ ہتھیار کی رہن

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ

۲۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رض سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کعب بن اشرف (یہودی اور اسلام کا شدید ترین دشمن) کا کام کون تمام کرے گا کہ اس نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے محمد بن مسلمہ رض نے فرمایا کہ میں (یہ کام انجام دوں گا) چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور

[1] مصنف کا اشارہ اس طرف ہے کہ رہن کے سلسلہ میں جو قرآن میں خاص طور سے سفر کا ذکر آیا ہے وہ محض اتفاقی ہے ورنہ جس طرح رہن سفر میں رکھنا جائز ہے حضر میں بھی جائز ہے۔ چونکہ سفر میں رہن رکھنے کی زیادہ اہمیت تھی اور آیت کا نزول بھی سفر میں ہوا تھا اس لیے خاص طور سے سفر کا ذکر کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ۔

کہا کہ ایک یا دو وسق غلہ قرض لینے کے ارادے سے آیا ہوں۔ کعب نے کہا کہ تم اپنی بیویوں کو میرے یہاں رہن رکھنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی بیویوں کو تمہارے پاس کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں جبکہ تم عرب کے خوب ترین اشخاص میں سے ہو؟ اس نے کہا پھر اپنی اولاد رہن رکھ دو۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی اولاد کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں؟ اسی پر انھیں گالی دی جایا کرے گی کہ ایک، دو وسق کے لیے رہن رکھ دیے گئے تھے۔ یہ تو ہمارے لیے بڑی شرم کی بات ہے۔ البتہ ہم لامہ تمہارے یہاں رہن رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے فرمایا کہ مراد اس سے "ہتھیار" ہیں۔ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کرکے چلے آئے اور رات میں اس کے یہاں پہنچ کر) اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی۔

## بَابُ ۱۵۸۰ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ۔

۱۵۸۰۔ رہن پر سوار ہوا جا سکتا ہے اور اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے۔ مغیرہ نے بیان کیا اور ان سے ابراہیم نے کہ گم شدہ جانور پر (اگر کسی کو مل جائے تو) اس پر چارہ دینے کے بدلے سوار ہوا جا سکتا ہے (اگر وہ سواری کا جانور ہے) اور چارے کے مطابق اس کا دودھ بھی دوہا جا سکتا ہے (اگر وہ دودھ دینے کے قابل جانور ہے) یہی حال رہن کا بھی ہے۔

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا۔

۲۳۳۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رہن پر خرچ کے بدلے میں اس پر سوار بھی ہوا جا سکتا ہے اور اگر دودھ دینے والا ہو تو اس کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

۲۳۳۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں زکریا نے خبر دی، انھیں شعبی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رہن جب کہ مرہون ہے اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلہ میں سوار ہوا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلے میں پیا جا سکتا ہے۔ جو شخص سوار ہوگا، یا اس کا دودھ پیے گا اخراجات اسی کے ذمے ہوں گے۔

## بَابُ ۱۵۸۱ الرَّهْنُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

۱۵۸۱۔ یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

۲۳۳۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

## بَابٌ ۱۵۸۲ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

۱۵۸۲۔ راہن اور مرتہن کا اگر اختلاف ہو جائے، یا اسی جیسے (کسی دوسرے معاملے میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے) تو گواہی پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے ورنہ مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائے گی۔

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

۲۳۳۶۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (مسئلہ دریافت کرنے کے لیے) لکھا تو انھوں نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ مدعیٰ علیہ سے صرف قسم لی جائے گی (اگر مدعی گواہ نہ پیش کر سکا)۔

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا فَقَرَأَ إِلَى عَذَابٌ أَلِيمٌ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ وَاللَّهِ أُنْزِلَتْ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفَ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (حدیث) بیان کی کہ جو شخص جان بوجھ کر اس نیت سے جھوٹی قسم کھائے گا کہ اس طرح دوسرے کے مال پر اپنی ملکیت جمائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اس ارشاد کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی " وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں"۔ آیت عذابٌ الیم تک انھوں نے تلاوت کی۔ اس کے بعد اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پوچھا کہ ابو عبدالرحمٰن (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کون سی حدیث بیان کی ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے حدیث ان کے سامنے بیان کر دی۔ اس پر انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے سچ بیان کیا، میرا ایک (یہودی) شخص سے کنویں کے معاملے میں جھگڑا تھا ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ (کیونکہ آپ ہی مدعی تھے) ورنہ دوسرے فریق سے قسم لی جائے گی۔ میں نے عرض کیا کہ پھر تو یہ قسم کھا لے گا اور کوئی پروا (جھوٹ بولنے پر) اسے نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی کا مال اپنے قبضہ میں کرنے کے لیے جھوٹی قسم

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ؕ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

**باب ۱۵۸۳ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ؕ**

**۲۳۳۸ ـ حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ ؕ

**باب ۱۵۸۴ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ ؕ**

**۲۳۳۹ ـ حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى

کھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی اس کے بعد انھوں نے وہی آیت پڑھی "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی قیمت خریدتے ہیں،" آیت ولہم عذاب الیم تک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**۱۵۸۳ ۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کسی غلام کو آزاد کرنا یا فقر و فاقہ کے زمانہ میں کسی عزیز و قریب یتیم کو کھلانا"۔**

**۲۳۳۸** ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے واقد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے علی بن حسین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے، اس شخص کے بھی ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ سعید بن مرجانہ نے بیان کیا کہ پھر میں علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کے یہاں گیا (اور ان سے حدیث بیان کی) وہ اپنے ایک غلام کی طرف متوجہ ہوئے جس کی عبداللہ بن جعفر دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار قیمت دے رہے تھے اور آپ نے اسے آزاد کر دیا۔

**۱۵۸۴ ۔ کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے؟**

**۲۳۳۹** ۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابو مراوح اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ حضور اکرم ؐ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جس کی سب سے زیادہ قدر ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ پھر کسی کاریگر کی مدد کر دو یا کسی بے ہنر کو کوئی کام سکھا دو۔ (اور اس طرح غلام کی آزادی اور خلق اللہ کے ساتھ حسن معاملت کرو) انھوں نے کہا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آں حضور ؐ نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com



نَفْسِكَ ۔

## باب ۱۵۸۵ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ وَالْآيَاتِ ۔

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ ۔

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ ۔

## باب ۱۵۸۶ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ ۔

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ ۔

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ

شر سے محفوظ و مامون کر دو، کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے (یعنی کسی کو تکلیف و اذیت نہ پہنچانا بھی ایک درجہ میں نیکی ہے)۔

## ۱۵۸۵۔ سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت غلام آزاد کرنے کا استحباب۔

۲۳۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ بن قدامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے فاطمہ بنت منذر نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت علی نے کی، ان سے دراوردی نے بیان کیا اور ان سے ہشام نے۔

۲۳۴۱۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے عثام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ بنت منذر نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمیں گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

## ۱۵۸۶۔ دو اشخاص کے مشترک غلام یا کئی شرکاء کی ایک باندی کو کوئی شریک آزاد کرتا ہے؟

۲۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شرکاء کے درمیان مشترک غلام کو اگر کسی ایک شریک نے آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والا خوش حال ہے تو باقی حصوں کی قیمت لگائی جائے گی اور (اسی کی طرف سے) پورے غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔

۲۳۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا کہ غلام کی پوری قیمت اس سے ادا ہو سکے تو اس کی قیمت انصاف عدل کے ساتھ لگائی جائے گی اور بقیہ شرکاء کو ان کے حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا ورنہ (اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو) غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْهُ مَا عَتَقَ ۔

۲۳۴۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ ۔

۲۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ ۔

۲۳۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ ۔

۲۳۴۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَ

ہو چکا (اور بقیہ کی آزادی کے لیے غلام کو خود کوشش کرنی چاہیے)۔

۲۳۴۴ - ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کیا اور اس کے پاس غلام کی پوری قیمت ادا کرنے کے لیے مال بھی تھا تو پورا غلام اسے آزاد کرنا پڑے گا، لیکن اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے پورے غلام کی مناسب قیمت ادا کی جا سکے تو پھر غلام کا جو حصہ آزاد ہو گیا تھا وہ آزاد ہو گیا۔

۲۳۴۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی اور ان سے عبید اللہ نے اختصار کے ساتھ۔

۲۳۴۶ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا یا (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مفہوم کے لیے یہ الفاظ) فرمایا شرکا لہ فی عبد (شک راوی حدیث ایوب کو تھا) اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے پورے غلام کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکتی تھی تو وہ غلام پوری طرح آزاد سمجھا جائے گا۔ نافع نے بیان کیا، ورنہ اس کا جو حصہ آزاد ہو گیا بس وہ آزاد ہو گیا۔ ایوب نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں یہ (آخری ٹکڑا) خود نافع نے اپنی طرف سے کہا تھا یا یہ بھی حدیث میں شامل ہے۔

۲۳۴۷ - ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ غلام یا باندی کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ اگر وہ کئی شرکاء کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو ابن عمر رض فرماتے تھے کہ اس شخص پر پورے غلام کے آزاد کرانے کی ذمہ داری ہو گی لیکن اس صورت میں جب شخص مذکور کے پاس اتنا مال ہو جس سے پورے غلام کی قیمت ادا کی جا سکے۔ غلام کی مناسب قیمت لگا کر دوسرے شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق ادائیگی کر دی جائے گی اور غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ابن عمر رض یہ فتویٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے تھے اور لیث، ابن ابی ذئب

www.sirat-e-mustaqeem.com



جُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْمٰعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابن اسحاق، جویریہ، یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن امیہ بھی نافع سے اس حدیث کی روایت کرتے ہیں، وہ ابن عمر رض سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اختصار کے ساتھ لہ

## بَابُ ۱۵۸۷ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ ۔

۱۵۸۷۔ جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا اور تھا تنگدست تو غلام سے کوشش کرائی جائے گی کہ اپنی آزادی کے لیے جد وجہد کرے، لیکن اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا، جیسے مکاتبت کی صورت میں ہوتا ہے۔

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

۲۳۴۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی انہوں نے قتادہ سے سنا کہا کہ مجھ سے نضر بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا، ح ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث

---

لہ ایک غلام کو کئی آدمی مل کر خریدتے تھے اور وہ غلام سب کا مشترک سمجھا جاتا تھا۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ ایک ہی شخص میں بیک وقت غلامی اور آزادی نہیں جمع ہو سکتی چونکہ آزادی افضل اور اشرف حالت ہے اس لیے اگر کسی ایسے مشترک غلام کے کسی ایک شریک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کا ایک حصہ گویا آزاد ہو گیا اب بقیہ حصہ کی آزادی بھی ضروری ہے اور اس کے لیے مناسب صورت پیدا کرنی ہے، تاکہ کسی پر ظلم بھی نہ ہو اور ایک انسان کو آزادی مل جائے جو اس کا پیدائشی حق ہے۔ اسلام کا یہی منشاء ہے مذکورہ باب میں روایا مختلف اور متعدد ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کرنے والا تنگ دست ہے تو اس کے دوسرے شریک سے کہا جائے گا کہ اس کے حصے کی جو قیمت ہے وہ غلام سے طلب کرے۔ غلام محنت مزدوری کر کے یا وہ قیمت ادا کر دے اور پوری طرح آزاد ہو جائے یا پھر یہ خود اسے آزاد کر دے۔ بہر حال غلام اپنے ایک حصے کی آزادی کے بعد مستقبل میں غلام نہیں رہ سکے گا اسے آزادی ملنی ضروری ہے اور اگر آزاد کرنے والا حصے دار خوش حال ہے اور اس حیثیت میں ہے کہ پورے غلام کی قیمت ادا کر سکے تو اس میں بھی مختلف صورتیں ہیں۔ آزاد کرنے والا اپنے دوسرے شریک کے حصے کی قیمت خود ادا کرے، کیونکہ قانوناً جب غلام ایک حصے کی آزادی کے بعد غلام نہیں رہ سکتا اور اس نے اپنے حصے کو آزاد کر کے اپنے دوسرے ساتھی کے حق میں بھی مداخلت کی اور صاحب حیثیت ہے تو دوسرے شریک کے حصے کی ذمہ داری بھی اسی پر ڈالی جائے گی۔ اگر تنگدست ہوتا تو خیر اس کی اس نیکی کی وجہ سے اسے معاف کر دیا جاتا لیکن جب وہ شریک کے حصے کی قیمت ادا کر سکتا ہے تو اب اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتا۔ اس میں ایک صورت یہ بھی ہے کہ آزاد کرنے والا غلام سے کہے کہ تم خود کما کے دوسرے شریک کے حصے کی قیمت ادا کر دو اور آزاد ہو جاؤ۔ اگر غلام اس پر تیار ہو جائے تو تنہا ورنہ اسی کو اپنی طرف سے آزاد کرنا ہو گا۔ بہر حال دوسری صورت میں ذمہ داری آزادی حاصل کرنے والے ہی کی ہوتی ہے ۔ لہ مکاتبت کا ذکر اس سے پہلے گزر چکا اور آئندہ مستقل باب اس کے لیے آئے گا جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے مکاتبت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا سے یہ طے کر لے کہ اتنی مدت میں میں آپ کو اتنے روپے دے دوں گا اور جب میں متعینہ روپے دے دوں تو آپ مجھے آزاد کر دیں اگر آقا اس پر راضی ہو گیا اور غلام نے شرط پوری کر دی تو وہ آزاد ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں غلام کی کوشش مکاتبت ہی کی طرح ہو گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ ؕ

بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کی پوری آزادی اسی کے ذمہ ہے بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے اپنے بقیہ حصے کی قیمت ادا کرنے کی) کوشش کے لیے کہا جائے گا، لیکن کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اس روایت کی متابعت حجاج بن حجاج، ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ کے واسطہ سے کی ہے۔ شعبہ نے اختصار کیا ہے۔

## باب ۱۵۸۸ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ ؕ

۱۵۸۸۔ آزادی، طلاق وغیرہ میں بھول چوک[1]، غلام کو آزاد کرنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملتا ہے اور بھولنے والے اور غلطی سے کام کر بیٹھنے والے کی کوئی نیت ہی نہیں ہوتی۔

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ ؕ

۲۳۴۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن اوفی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کے افراد کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو جب تک انھیں عمل یا زبان پر نہ لائے، معاف فرمایا ہے۔

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ

۲۳۵۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے ان سے علقمہ بن وقاص لیثی نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم

---

[1] جس کا ترجمہ ہم نے بھول چوک سے کیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے دو لفظ "خطا و نسیان" استعمال کیے ہیں۔ خطاء کا مفہوم فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ کہنا کچھ اور چاہتا تھا اور زبان پر کچھ آگیا۔ مثلاً کوئی شخص سبحان اللہ کہنا چاہتا تھا اور زبان پر آگیا "انت حر" (تم آزاد ہو) اور غلام سامنے تھا۔ نسیان کے معنی بھول کے ہیں۔ فقہاء نے اس کی بھی صورتیں لکھی ہیں۔ ناواقفیت، خطا اور نسیان کا اسلامی قانون میں اعتبار کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ اس سلسلے میں سب سے آگے ہیں۔ البتہ احناف کی فقہ میں اس کا بہت ہی کم اعتبار رہے۔ شاذ و نادر خاص خاص مسائل میں امام بخاریؒ نے اس باب میں جس توسع سے کام لیا ہے اس کی ایک مثال مذکورہ مسئلہ بھی ہے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ نیت کے بغیر کوئی کام ہی نہیں ہوتا تو پھر ہر عمل اور ہر تصرف کے لیے نیت کا مطالبہ ہونے لگے گا جس کا کوئی قائل نہیں۔ یہ حدیث کہ "عمل پر اجر نیت کے مطابق ملتا ہے" اس کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ اگر نیت اچھی ہے تو اجر و ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر نیت بری ہے تو اجر نہیں ملے گا۔ رہی یہ بحث کہ عمل کی صحت موقوف ہے نیت پر، اس سے حدیث میں سرے سے کوئی بحث ہی نہیں کی گئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملتا ہے، پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی وہ اللہ اور رسولؐ کے لیے سمجھی جائے گی (اور اس پر ثواب ملے گا) اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے تو یہ ہجرت بھی اسی کے لیے ہوگی جس کی نیت سے اس نے ہجرت کی تھی (اور اس پر ثواب نہیں ملے گا)۔

## باب ۱۵۸۹ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ ۔

## ۱۵۸۹۔ ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کے لیے کہا کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزادی کے ثبوت کے لیے گواہ۔

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

۲۳۵۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشر نے، ان سے اسمٰعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نکلے (مدینہ کے لیے) تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا (اتفاق سے راستے میں) دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ پھر جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (مدینہ پہنچنے کے بعد) حضور اکرم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو اُن کے غلام بھی اچانک آ گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوہریرہ! یہ لو تمہارا غلام آ گیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں آپؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کر یہ شعر کہے تھے "ہائے رے طولِ شب اور اس کی سختیاں اگرچہ دارالکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے"۔

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ

۲۳۵۲۔ ہم سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اسلام لانے کے لیے) حاضر ہوا تھا تو آتے ہوئے راستے میں یہ شعر کہے تھے "ہائے طولِ شب اور اس کی سختیاں، اگرچہ دارالکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے"۔ انہوں نے بیان کیا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے جدا ہو گیا تھا۔ میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو (اسلام پر قائم رہنے کا) آپ کے سامنے عہد کیا۔ میں ابھی حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام آ گیا۔ میں نے کہا وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ چنانچہ میں نے اسے آزادی دے دی

www.sirat-e-mustaqeem.com



تَوَجُّهِ اللّٰهِ فَاَعْتَقَهُ لَمْ يَقُلْ اَبُوْكُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ حُرٌّ ٭

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْاِسْلَامَ فَضَلَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهٰذَا وَقَالَ اَمَا اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُ لِلّٰهِ ٭

**بَاب ۱۵۹۰** اُمِّ الْوَلَدِ. قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا ٭

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِنَّ عُتْبَةَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْ يَّقْبِضَ اِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ اِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ اَخِيْ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَخِيْ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا هُوَ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوکریب نے (اپنی روایت میں) ابواسامہ کے واسطہ سے "حر" آزاد کا لفظ بیان نہیں کیا تھا۔

۲۳۵۳ - ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آرہے تھے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ اسلام کے ارادہ سے آرہے تھے۔ پھر (راستے میں) ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ اسی طرح پوری حدیث بیان کی، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔

۱۵۹۰ - ام ولد[1]۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باندی اپنے مالک کو جنے گی۔

۲۳۵۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رض کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ لڑکا میرا ہے۔ پھر جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو سعد رض نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبد بن زمعہ رض بھی ساتھ تھے۔ سعد رض نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، انھوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ انھیں کا لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمعہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھائی زمعہ (والد) کی باندی کا لڑکا ہے، انھیں کے "فراش" پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو واقعی وہ عتبہ کی صورت تھا۔ آپ نے فرمایا، اے عبد بن زمعہ! یہ تمھاری ہی زیر پرورش رہے گا کیونکہ بچہ ان کے والد ہی کے "فراش" پر پیدا ہوا تھا۔ آپ نے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ "اے سودہ بنت زمعہ رض (ام المومنین) اس سے پردہ کیا کرو"، یہ آپ نے اس لیے ہدایت کی تھی کہ بچے میں عتبہ کی شباہت محسوس فرمائی

[1] باندی سے اس کے آقا نے ہم بستری کی، نتیجے میں بچہ پیدا ہوا تو ایسی باندی "ام ولد" کہلائے گی، آقا کی وفات کے بعد یہ باندی خود آزاد ہو جاتی ہے۔ ام ولد ہونے کے بعد اس کی خرید و فروخت وغیرہ بھی نہیں کی جا سکتی۔ بس اس پر ایک قانونی پابندی ہے اور آقا کی وفات سے وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے۔ کتاب الایمان میں اور اس پر نوٹ بھی گذر چکا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ مِمَّا رَأٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

فرمائی تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں (حدیث پر بحث پہلے گذر چکی ہے دیکھو

## باب ۱۵۹۱ بَیْعُ الْمُدَبَّرِ ۔

## ۱۵۹۱۔ مدبر کی بیع[1]

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَبَاعَهٗ قَالَ جَابِرٌ مَّاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلَ ۔

۲۳۵۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص نے اپنی موت کے ساتھ اپنے غلام کی آزادی کے لیے کہا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلایا اور اسے بیچ دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غلام پہلے ہی سال مرگیا تھا[2]

## باب ۱۵۹۲ بَیْعُ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ ۔

## ۱۵۹۲۔ ولاء کی بیع اور اس کا ہبہ[3]

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ ۔

۲۳۵۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن دینار نے خبر دی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع کیا تھا۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَیْتُ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَی الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۵۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو میں نے خریدا تو ان کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی (کہ آزادی کے بعد انھیں کے ساتھ قائم رہے گی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم انھیں آزاد کردو ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو قیمت دے کر کسی غلام کو آزاد کردے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] مدبر وہ غلام ہے جس کے متعلق اس کے آقا نے کہا ہو کہ وہ میری وفات کے بعد آزاد ہے۔ ایسا غلام آقا کی وفات کے بعد آزاد ہو جائیگا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ام ولد کی طرح اس کی بھی خرید و فروخت اور وہ تمام تصرفات جائز نہیں ہیں جو کسی مملوک میں چل سکتے ہیں۔

[2] مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ مدبر کی بیع جائز ہے۔ حدیث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے لیکن محدثین نے لکھا ہے کہ یہ محض آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیراً کیا تھا جنھوں نے غلام آزاد کیا تھا وہ مقروض تھے اور مفلس بھی ورنہ قانون یہی ہے کہ جب غلام کو آزاد کر دیا تو جس شرط کے ساتھ بھی آزاد کیا اس کے پورے ہوتے ہی آزادی متحقق ہو جائے گی۔

[3] ولاء اس حق اور تعلق کو کہتے ہیں جو غلام کو آزاد کرنے کے بعد آقا اور اس کے سابق غلام میں آزادی کے بعد بھی قائم ہوتا ہے۔ یہ حقوق لازمہ میں سے ہے جس میں انتقال کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نہ اس کی بیع جائز ہے نہ ہبہ اور نہ کوئی بھی ایسا عمل جس کے ذریعہ اس حق کو دوسرے کی طرف منتقل کرنیکی کوشش کی جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ۔

بریرہ رض کو بلایا اور ان کے شوہر کے سلسلے میں انھیں اختیار دیا (کہ آزادی سے پہلے کے نکاح کو اب اگر چاہیں تو فسخ کردیں اور چاہیں باقی رکھیں) بریرہ رض نے کہا کہ اگر وہ مجھے فلاں فلاں چیز دیں پھر بھی میں ان کے پاس نہیں رہوں گی ۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر سے بھی آزاد ہوگئیں ۔

**باب ۱۵۹۳** إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمُّهُ هَلْ يُفَادَى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَهُ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِّهِ عَبَّاسٍ رض ۔

**۱۵۹۳** ۔ اگر کسی کا بھائی یا چچا قید ہو کر آئے تو کیا اُس کے مشرک ہونے کی صورت میں بھی (چھڑانے کے لیے) اس کی طرف سے فدیہ جا سکتا ہے ؟ انس رض نے بیان کیا کہ عباس رض نے فرمایا میں نے جنگ بدر کے بعد قید سے آزاد ہونے کے لیے) اپنا فدیہ بھی دیا تھا اور عقیل رض کا بھی ۔ حالانکہ اس غنیمت میں علی رض کا بھی حصّہ تھا جو اُن کے بھائی عقیل رض اور چچا عباس رض سے ملی تھی [1]

**۲۳۵۸** ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ رض فِدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا ۔

**۲۳۵۸** ۔ ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کیا کہ آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیجئے کہ اپنے بھانجے عباس رض کو فدیہ لیے بغیر چھوڑ دیں لیکن آں حضور نے فرمایا کہ ان کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا ۔

**باب ۱۵۹۴** عِتْقِ الْمُشْرِكِ ۔

**۱۵۹۴** ۔ مشرک کو آزاد کرنا ۔

**۲۳۵۹** ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رض أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ

**۲۳۵۹** ۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ حکیم بن حزام رض نے اپنے کفر کے زمانے میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سو اونٹوں کی قربانی دی تھی پھر جب اسلام لائے تو سو اونٹوں کی قربانی دی اور سو غلام انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ

---

[1] غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ذی رحم محرم صرف ملکیت میں آجانے سے فوراً آزاد نہیں ہوجاتا کیونکہ علی رض مسلمان تھے اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے مشرکین کی طرف سے عباس رض اور عقیل رض آئے تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے پھر یہ قید ہوئے اگر ذی رحم محرم کی ملکیت سے ہی آزادی متحقق ہو جاتی تو علی رض اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عباس رض اور عقیل رض ذی رحم محرم تھے اور ان سے فدیہ لے کر آزاد کیا گیا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ جس وقت ان سے فدیہ وصول کیا گیا اس وقت تو یہ اسلامی حکومت کے قیدی تھے نہ کہ کسی فرد کے پھر یہ قاعدہ ان پر کس طرح لاگو ہو سکتا تھا ۔ احناف کا اس باب میں مسلک یہ ہے کہ ذی رحم محرم اگر کسی کی ملکیت میں آگیا ۔ خواہ وہ کسی ذریعہ سے آیا ہو، فوراً آزاد ہو جاتا ہے کوئی اپنے کسی ذی رحم محرم کی ملکیت میں نہیں رہ سکتا [2] عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ۔ مدینہ کے انصار نے انھیں اپنا بھانجا اس رشتے سے کہا تھا کہ آپ کے والد اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب کی ننہال مدینہ کے قبیلہ بنو نجار میں تھی ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِي اَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ ؛

بعض ان اعمال کے متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فتوٰی ہے جنھیں میں کفر کے زمانہ میں کرتا تھا۔ ثواب حاصل کرنے کے لیے (ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ اتحنث بہا کے معنی اتبرر بہا کے ہیں) انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا "جو نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو، ان سب کے سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو"۔

**باب ۱۵۹۵** مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيْقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛

**۱۵۹۵** - جس نے کسی عرب کو غلام بنایا، پھر اسے ہبہ کیا، بیچا اس سے جماع کیا یا فدیہ دیا اور جس نے بچوں اور عورتوں کو قید کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے، ایک مملوک غلام کی، جو بے بس ہے اور ایک وہ شخص جسے ہم نے اپنی طرف سے خوب روزی دی ہے، وہ اس میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ بھی کرتا ہے، کیا دونوں مثال میں برابر ہو جائیں گے۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اصل میں اکثر لوگ جانتے نہیں۔

**۲۳۶۰** - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّي رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ

**۲۳۶۰** - ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انھیں عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے کہ عروہ نے ذکر کیا کہ مروان اور مسور بن مخرمہ رضی نے انھیں خبر دی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے کھڑے ہو کر (ان کا استقبال کیا) ان لوگوں نے آپ کے سامنے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں لیکن آں حضورؐ نے انھیں جواب دیا تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ میرے ساتھ اور اصحاب بھی ہیں اور بات وہی مجھے پسند ہے جو سچ ہو اس لیے دو چیزوں میں سے ایک ہی تمھیں اختیار کرنی ہوگی یا اپنا مال واپس لے لو، (جو فتح کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا تھا) یا اپنے قیدیوں کو چھڑا لو (جنھیں مسلمان مجاہدوں نے قید کیا تھا) اسی لیے میں ان کی تقسیم بھی ٹالتا رہا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے لوٹتے ہوئے (جعرانہ میں) ہوازن والوں کا تقریباً دس دن تک انتظار کیا تھا۔ جب ان لوگوں پر بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزوں (اموال اور قیدی) میں سے صرف ایک ہی واپس کر سکتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے آدمی واپس کر دیجیے جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا۔ اما بعد: یہ بھائی ہمارے پاس

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْٓءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ قَالَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِّمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَآؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ رض لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا ۔

باب

۲۳۶۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَارِيَّهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ ۔

۲۳۶۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ فَاشْتَدَّتْ

نادم ہوکر آئے ہیں اور میرا بھی خیال یہ ہے کہ ان کے آدمی جو ہماری قید میں ہیں انھیں واپس مل جانے چاہئیں۔ اب جو شخص خوشی سے ان کے آدمیوں کو (اپنے حصے کے) واپس کرسکتا ہے وہ ایسا کرلے۔ اور جو شخص اپنے حصے کو چھوڑنا نہ چاہے (تو اس شرط پر اپنے حصے کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لیے تیار ہو کہ ان قیدیوں کے بدلے میں) ہم اسے اس کے بعد سب سے پہلی غنیمت میں سے جو اللہ تعالیٰ ہمیں دے اس کے (اس) حصے کا بدلہ اس کے حوالہ کریں تو وہ بھی ایسا کرلے۔ لوگ اس پر بول پڑے کہ ہم اپنی خوشی سے قیدیوں کو ان کے حوالہ کرنے کے لیے تیار ہیں حضور اکرم نے اس پر فرمایا، لیکن (اس ہجوم میں) ہمیں یہ امتیاز نہ ہوسکا کہ کس نے ہمیں اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے۔ اس لیے سب لوگ (اپنے خیموں میں) واپس چلے جائیں اور سب کے نمائندے آکر ان کی رائے سے ہمیں مطلع کریں۔ سب لوگ چلے آئے اور ان کے نمائندوں نے (ان سے گفتگو کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کے فیصلوں سے) آپ کو مطلع کیا کہ سب نے اپنی خوشی اور مرضی سے اجازت دے دی ہے۔ یہی وہ خبر ہے جو ہمیں ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے (زہری نے کہا) اور انس رض نے بیان کیا کہ عباس رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (جب بحرین سے مال آیا) کہا تھا کہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا تھا اور عقیل کا بھی (بدر کے موقع پر)۔

۲۳۶۱ ہم سے علی بن حسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ابن عون نے خبر دی، بیان کیا کہ میں نے نافع کو لکھا تو انھوں نے مجھے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو المصطلق پر جب حملہ کیا تو وہ بالکل غافل تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے، ان کے لڑنے والوں کو قتل کردیا گیا تھا اور عورتوں بچوں کو قید کرلیا گیا تھا۔ انھیں قیدیوں میں جویریہ رض (ام المومنین) بھی تھیں۔ (نافع نے لکھا تھا کہ) یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر رض نے بیان کی تھی، وہ خود بھی لشکر کے ساتھ تھے۔

۲۳۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، انھیں محمد بن یحییٰ بن حبان نے، ان سے ابو محیریز نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعید رض کو دیکھا تو ان سے ایک سوال کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بنی مصطلق کے لیے نکلے۔ اس غزوے میں ہمیں عرب قیدی ملے (قبیلہ بنی مصطلق کے راستے ہی میں) ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تجرد شاق گزرنے لگا۔ اس لیے (ان

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ.

۲۳۶۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

## باب ۱۵۹۶ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا.

۲۳۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ.

## باب ۱۵۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ.

باندیوں سے ہمبستری میں) ہم عزل کرنا چاہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جن ارواح کی بھی قیامت تک کے لیے پیدائش مقدر ہو چکی ہے وہ تو بہرحال پیدا ہو کر رہیں گی۔

۲۳۶۳- ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ میں بنوتمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا ح۔ اور مجھ سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں جریر بن عبدالحمید نے خبر دی، انھیں مغیرہ نے، انھیں حارث نے، انھیں ابوزرعہ نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ح اور عمارہ ابوزرعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین باتوں کی وجہ سے جنھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا ہے میں بنوتمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ حضور اکرم ؐ ان کے بارے فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت ثابت ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) بنوتمیم کے یہاں سے صدقات (وصول ہو کر) آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔ بنوتمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہ رض کو ملی تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے آزاد کردو کہ یہ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

## ۱۵۹۶- اپنی باندی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت۔

۲۳۶۴- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انھوں نے مطرف سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ابوبردہ سے انھوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس کوئی باندی ہو اور وہ اس کی پرورش کرے (اور اسے تعلیم دے) اور اس کے ساتھ حسن معاملت کرے، پھر آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس پر اس کو دو اجر ملتے ہیں۔

## ۱۵۹۷- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "غلام تمھارے بھائی ہیں اس لیے انھیں بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو" اور

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَوْلِهِ تَعَالَى: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا. ذِي الْقُرْبَى الْقَرِيبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو، عزیزوں، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں مسکینوں کے ساتھ، قریب اور دور کے پڑوسیوں کے ساتھ، کسی معاملہ میں شریک کے ساتھ، مسافروں اور غلاموں کے ساتھ (اچھا معاملہ رکھو) کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں فرماتا جو اکڑنے والا اور اپنی بڑائی جتانے والا ہو" (آیت میں) ذی القربےٰ سے مراد رشتہ دار ہیں، جنب سے اجنبی اور الجار الجنب سے مراد رفیق سفر ہیں۔

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ.

۲۳۶۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل احدب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معرور بن سوید سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کے بدن پر بھی ایک ہی حلہ تھا اور آپ کے غلام کے بدن پر بھی ایک ہی حلہ تھا۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ میری ایک صاحب (بلال رضؓ) سے تلخ کلامی ہوگئی اور میں نے انھیں ان کی ماں کی طرف سے عار دلائی۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی۔ مجھ سے آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے انھیں ان کی ماں کی طرف سے عار دلائی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، تمھارے خدمت گار بھی تمھارے بھائی ہیں (صرف فرق اتنا ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے انھیں تمھارے قبضے میں دے رکھا ہے، اس لیے جس کا بھی کوئی بھائی قبضے میں ہو اسے وہی کھلانا چاہیے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنانا چاہیے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان پر ان کی برداشت سے زیادہ بار نہ ڈالنا چاہیے، لیکن اگر ان کی طاقت سے زیادہ بار ڈالو تو پھر ان کی مدد بھی کر دیا کرو (کہ وہ اپنی ذمہ داری سے بخوبی عہدہ برآ ہو سکیں)۔

## بَابُ ۱۵۹۸ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ.

## ۱۵۹۸۔ غلام، جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی بھی۔

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ

۲۳۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غلام، جو اپنے آقا کا بھی خیر خواہ ہو اور اپنے رب کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ۔

۲۳۶۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ ۔

۲۳۶۸ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ ۔

۲۳۶۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ۔

## بَابُ ۱۵۹۹ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ

وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمَتِي وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَمْلُوكًا ۔ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ ۔

عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں ۔

۲۳۶۷ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں صالح نے، انھیں شعبی نے انھیں ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کسی کے پاس بھی کوئی باندی ہو اور وہ اسے ادب دے پورے حسن و خوبی کے ساتھ، پھر آزاد کرکے اس سے شادی کرلے تو اسے دو اجر ملتے ہیں ۔ اور جو غلام اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کے بھی تو اسے دو اجر ملتے ہیں ۔

۲۳۶۸ ۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی ۔ انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے انھوں نے سعید بن مسیب سے سُنا، بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو اور صالح ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد، حج اور والدہ کی خدمت (کے فضائل) نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ کسی کا غلام ہو کر مروں ۔

۲۳۶۹ ۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کتنا مبارک ہے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت تمام حسن و آداب کے ساتھ بجالاتا ہے اور اپنے مالک کی خیر خواہی بھی کرتا رہتا ہے ۔

## ۱۵۹۹ ۔ غلام پر بڑائی جتانے کی اور یہ کہنے کی کراہت کہ "میرا غلام" یا "میری باندی"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اور تمہارے غلاموں اور تمہاری باندیوں میں جو صالح ہیں"۔ اور فرمایا (سورۂ نحل میں) "مملوک غلام" (سورۂ یوسف میں فرمایا) اور دونوں نے اپنے آقا کو دروازے پر پایا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تمہاری مومنہ باندیوں میں سے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ" (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے) (یوسف علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ) "اپنے آقا کے ہاں میرا ذکر کرنا"۔ (آیت میں ربک سے مراد) سیدک ہے ۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلمہ سے دریافت فرمایا تھا کہ "تمہارا سردار کون ہے"

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى

۲۳۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب غلام اپنے آقا کی خیرخواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت تمام حسن و آداب کے ساتھ بجالائے تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے۔

۲۳۷۱۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مملوک جو اپنے رب کی عبادت حسن و آداب کے ساتھ بجا لاتا ہے اور اس کے آقا کے جو اس پر حق، خیرخواہی اور فرمانبرداری (کے ہیں) انھیں بھی ادا کرتا ہے تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے۔

۲۳۷۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص (کسی غلام یا کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے کہ "اپنے رب (پالنے والے) کو کھانا کھلاؤ" اپنے رب کو وضو کراؤ۔ اپنے رب کو پانی پلاؤ۔ بلکہ صرف میرے سردار، میرے آقا (سیدی و مولای) کہنا چاہیے۔ اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے "میرا بندہ، میری بندی" بلکہ یوں کہنا چاہیے: "میرا آدمی۔ میری لونڈی۔ (فتای و فتاتی و غلامی)

۲۳۷۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے غلام کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکے تو اسی کے مال سے پورا غلام آزاد کیا جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہو گیا (صرف وہی حصہ اس کی طرف سے آزاد ہو رہے گا)۔

۲۳۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ۔

بارے میں اس سے سوال ہوگا، پس لوگوں کا امیر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، انسان اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور غلام اپنے آقا (سید) کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس جان لو کہ تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور ہر فرد سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ ۔

۲۳۷۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب باندی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ (حد شرعی) پھر اگر کرے تو کوڑے لگاؤ اور اب بھی اگر کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، تیسری یا چوتھی مرتبہ (آپ نے فرمایا کہ) پھر اسے بیچ دو خواہ قیمت میں ایک رسی ہی ملے[1]

## بَابٌ ۱۶۰۰ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ ۔

## ۱۶۰۰۔ جب کسی کا خادم کھانا لائے؟

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَإِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهٗ وَلِيَ عِلَاجَهٗ ۔

۲۳۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد بن زیاد نے خبر دی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی کا خادم کھانا لائے اور وہ اسے اپنے ساتھ (کھلانے کے لیے) نہ بٹھا سکے تو ایک یا دو لقمہ ضرور کھلانا چاہیے یا (آپ نے لقمہ او لقمتین کی بجائے) اکلۃ او اکلتین فرمایا، کیونکہ کام تو سارا اسی نے کیا ہے۔

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ غلاموں اور باندیوں پر ان کے مالکوں کو بڑائی نہ جتانی چاہیے۔ انسان ہونے کی حیثیت سے تمام انسان برابر ہیں اور شرف و امتیاز ایک انسان کو دوسرے پر صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ اسلام نے سطحی قسم کی مساوات کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا ہے، انسانوں میں طبقات اور نوعیتوں کے فرق کو تسلیم کیا ہے، اس کے باوجود سب کا حاکم اور سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی حاکمیت و مالکیت کا یقین و تصور سب پر مقدم ہے۔ آقا اگر غلام کو "میرا غلام" یا "میری باندی" جیسے الفاظ سے مخاطب کرتا ہے تو اس سے اس کے دل کے کبر و عجب کی نشاندہی ہوتی ہے اس لیے احادیث میں اس سے منع کر دیا گیا کہ ایسا نہ کہیں مصنف رحمۃ اللہ علیہ قرآن کی آیتیں بھی لائے ہیں جن میں انھیں الفاظ سے خطاب ہوا ہے تو مقصد اس کا یہ ہے کہ احادیث میں ممانعت تہذیب و تادیب کے لیے ہے۔ انسانوں کو خاص فطرت کے پیش نظر خداوند تعالیٰ اگر اپنے کلام میں یہی فرماتا ہے تو بات دوسری ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۶۰۱ اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَنَسَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَالَ اِلَی السَّیِّدِ ؕ

۱۶۰۱ - غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غلام کے) مال کو آقا کی طرف منسوب کیا ہے۔

۲۳۷۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ فِیْ اَھْلِہٖ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَا رَاعِیَۃٌ وَّھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَّعِیَّتِھَا وَالْخَادِمُ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ قَالَ فَسَمِعْتُ ھٰٓؤُلَآءِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِیْ مَالِ اَبِیْہِ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ ؕ

۲۳۷۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہر فرد نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کے معاملات کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (خاص طور سے تمام نام) انھیں کے بارے میں سنا ہے اور مجھے خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، پس ہر فرد نگران ہے اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

## باب ۱۶۰۲ اِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ ؕ

۱۶۰۲ - اگر کوئی غلام کو مارے تو چہرے سے بہر حال پرہیز کرنا چاہیے [1]

۲۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِی ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ

۲۳۷۸ - ہم سے محمد بن عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن فلاں[2] نے خبر دی، انھیں سعید مقبری نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں ابوہریرہ رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور انھیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ

---

۱؎ مار پیٹ میں چہرے پر مارنے سے پرہیز صرف غلام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ یہاں چونکہ غلاموں کا بیان ہے، اس لیے عنوان میں اسی کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ بلکہ چہرے پہ مارنے سے پرہیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لیے ہے۔

۲؎ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے راوی کے نام کی بجائے ابن فلاں پر اکتفا کیا۔ جیسا کہ محدثین نے لکھا ہے یہ ابن سمعان ہیں۔ یہ راوی ضعیف تھے اور غالباً سند میں ان کا ذکر اسی لیے خصوصیت سے نہیں آیا۔ صحیح بخاری میں دو یا تین جگہ اس طرح آیا ہے لیکن اس سے روایت میں کوئی خامی نہیں پیدا ہوتی کیونکہ مدار اس سند پر نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے اسی حدیث کی ایک اور سند مذکور ہے اور وہی مدار علیہ ہے۔ یہ سند صرف تاکید و تائید کے لیے آگئی ہے اس موقع پر اگر اس سند کو جس میں راوی کا ذکر ابن فلاں سے ہے حذف بھی کر دیتے تو کوئی حرج نہ تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ ۔

علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی کسی سے جھگڑا کرے (اور اسے مارے) تو چہرے (پر مارنے) سے بہرحال پرہیز کرنا چاہیئے۔

# كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

# مکاتب[1] کے مسائل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب ١٦٠٣ إِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ ۔

بَاب ١٦٠٣ الْمُكَاتَبِ وَنُجُومِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَوَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا أَنْ أُكَاتِبَهُ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا وَاجِبًا وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيرِينَ سَأَلَ أَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَأَبَى فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رض فَقَالَ كَاتِبْهُ فَأَبَى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ

۱۶۰۳ - جس نے اپنے غلام پر کوئی تہمت لگائی ؟[2]

۱۶۰۳ - مکاتب اور اس کی قسطیں - ہر سال ایک قسط کی ادائیگی ہو گی (یا جس طرح بھی معاملہ طے ہوا ہو-) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو لوگ اپنے مملوک (غلام یا باندی) سے کتابت کا معاملہ کرنا چاہیں، انھیں یہ معاملہ کر لینا چاہیئے اگر ان کے اندر کوئی خیر انھیں نظر آئے (کہ معاملہ کو نباہ لیجائیں گے) اور انھیں اللہ کے اس مال میں سے بھی دینا چاہیئے، جنھیں تمھیں اس نے عطا کیا ہے۔[3] روح نے ابن جریج رح کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نے عطاء رح سے پوچھا، کیا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے غلام کے پاس مال ہے تو مجھ پر واجب ہو جائے گا کہ میں اس سے کتابت کا معاملہ کروں؟ انھوں نے فرمایا کہ میرا خیال تو یہی ہے کہ (ایسی صورت میں کتابت کا معاملہ) واجب ہو جائے گا - عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا آپ اس سلسلے میں کسی سے روایت بھی بیان کرتے ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں (پھر انھیں یاد آیا) اور مجھے انھوں نے خبر دی کہ موسیٰ بن انس نے انھیں خبر دی کہ سیرین رح (ابن سیرین کے والد) نے انس رض سے کتابت کی درخواست کی

---

[1] مکاتب کے متعلق ہم پہلے کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ غلامی کے باب میں مکاتبت ایک ایسا معاملہ ہے جس کے ذریعہ غلام متعدد قسطوں میں ایک خاص رقم اپنے آقا کو دے کر خود کو آزاد کرا سکتا ہے۔ اس کی تفصیلات اس باب میں بیان ہوں گی [2] مصنف رحمۃ اس عنوان کے تحت کوئی حدیث نہیں لکھی لیکن ہے عنوان قائم کر کے حدیث لکھنا بھول گئے ہوں اور وہ علاوہ صفوں میں بعد میں پا لیا گیا ہو، کتاب الحدود میں اس عنوان کے مناسب ایک حدیث مصنف رح خود لائے ہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام پر غلط اور جھوٹی تہمت لگائے گا تو قیامت میں اسے کوڑے لگائے جائیں گے (اس جھوٹ کی سزا کے طور پر) [3] احناف کہتے ہیں کہ مکاتب کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے اس آیت میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب اپنے کسی غلام سے کتابت کا معاملہ طے کر لیا تو اپنی طرف سے بھی اس کی مدد کرنی چاہیئے تاکہ اسے کامیابی حاصل ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَيَتْلُوْا عُمَرَ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا. فَكَاتَبَهُ - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض اَنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ اَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رض وَنَفِسَتْ فِيْهَا اَرَاَيْتِ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً اَيَبِيْعُكِ اَهْلُكِ فَاُعْتِقَكِ فَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلَى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ. فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ ؛

## بَابُ ١٦٠٤ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ - فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

٢٣٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رض

(یہ انس رضؓ کے غلام تھے) وہ مالدار تھے لیکن آپ نے انکار کیا، اس پر سیرین عمر رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ان سے اس کا تذکرہ کیا) عمر رضؓ نے فرمایا (انس رضؓ سے) کہ کتابت کا معاملہ کر لو، انھوں نے پھر بھی انکار کیا تو عمر رضؓ نے انھیں دُرّے سے مارا آپ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے کہ "غلاموں میں اگر خیر دیکھو تو ان سے کتابت کا معاملہ کر لو" چنانچہ انس رضؓ نے کتابت کا معاملہ کر لیا۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ بریرہ رضؓ ان کے پاس آئیں، اپنے کتابت کے معاملہ میں ان کی مدد حاصل کرنے کے لیے۔ بریرہ رضؓ کو پانچ اوقیہ چاندی پانچ سال کے اندر پانچ قسطوں میں ادا کرنا تھی۔ عائشہ رضؓ نے فرمایا، انھیں خود بریرہ رضؓ میں دلچسپی ہو گئی تھی۔ کہ یہ بتاؤ اگر میں انھیں ایک ہی مرتبہ (چاندی کی یہ مقدار) ادا کر دوں تو کیا تمھارے مالک تمھیں میرے ہاتھوں بیچ دیں گے؟ پھر میں تمھیں آزاد کر دوں گی اور تمھاری ولاء میرے ساتھ قائم ہو جائے گی۔ بریرہ رضؓ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان کے سامنے یہ نئی صورت پیش کی انھوں نے کہا کہ ہم یہ صورت اس وقت منظور کر سکتے ہیں کہ ولاء ہمارے ساتھ قائم رہے۔ عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ پھر میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا، حضورِ اکرمؐ نے فرمایا کہ تم خرید کر بریرہ رضؓ کو آزاد کر دو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (باہر گئے) تو لوگوں کو خطاب کیا۔ آپؐ نے فرمایا، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں (معاملات میں) لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے، پس جو شخص کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مستحق اور زیادہ مضبوط ہے۔

## ۱۶۰۴۔ مکاتب سے کس قسم کی شرطیں جائز ہیں؟ اور جس نے کوئی ایسی شرط لگائی جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو، اس سلسلے میں ابن عمر رضؓ کی بھی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

٭٭٭

۲۳۷۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہ رضؓ نے خبر دی کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ ؕ

بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس، اپنے معاملہ کتابت میں مدد لینے کے لیے آئیں ابھی انھوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ عائشہ رض نے ان سے کہا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ یہ پسند کریں کہ تمھارے معاملہ کتابت کی پوری رقم میں ادا کردوں اور تمھاری ولاء میرے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کرسکتی ہوں۔ بریرہ رض نے یہ صورت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی، لیکن انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر وہ (عائشہ رض) تمھارے ساتھ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انھیں اس کا اختیار ہے لیکن تمھاری ولاء ہمارے ہی ساتھ قائم رہے گی عائشہ رض نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو حضور اکرم م نے فرمایا کہ تم خرید کر انھیں آزاد کردو، ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو بھی ایسی شرط لگائے گا جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو تو وہ ناقابل عمل ٹھہرے گی، خواہ سو مرتبہ ایسی شرطیں کیوں نہ لگالے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی (عمل کے) لائق اور مضبوط ہے۔

۲۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ؕ

۲۳۸۰ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رض نے بیان کیا کہ ام المومنین عائشہ رض نے ایک باندی کو خریدنا چاہا اور مقصد انھیں آزاد کرنا تھا اس باندی کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر (ہم بیچ سکتے ہیں کہ آزاد کرنے کے بعد) ولاء ہمارے ساتھ قائم رہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رض سے فرمایا تھا کہ ان کی اس شرط کی وجہ سے تم نہ رکو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

## باب ۱۶۰۵ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ ؕ

## ۱۶۰۵ - مکاتب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا اور سوال کرنا۔

۲۳۸۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ

۲۳۸۱ - ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رض نے بیان کیا کہ بریرہ رض آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ[1] چاندی پر کتابت کا معاملہ کرلیا ہے۔ ہر سال ایک اوقیہ مجھے دینا پڑے گا

[1] ابھی اس سے پہلے ایک روایت میں پانچ اوقیہ پر اس معاملے کا طے ہونا گزرا ہے۔ اس طرح کے اختلافات راویوں میں بکثرت ہیں اور محدثین عام طور سے ان میں تطبیق کی بھی کوئی کوشش نہیں کرتے کیونکہ یہ واقعات ہیں۔ البتہ جب حدیث کسی مسئلہ کا مدار ہوتی ہے تو اس پر پوری طرح بحث کرتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاءُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاَيُّمَا شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ تعالیٰ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَلِيَ الْوَلَاءُ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ؕ

آپ بھی میری مدد کیجیے۔ اس پر عائشہ رض نے فرمایا کہ اگر تمھارے مالک پسند کریں تو میں انھیں (یہ ساری رقم) ایک ہی مرتبہ دیدوں اور پھر تمھیں آزاد کر دوں تو میں ایسا کر سکتی ہوں، تمھاری ولاء میرے ساتھ ہو جائے گی وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں تو انھوں نے اس صورت سے انکار کیا (واپس آکر) انھوں نے بتایا کہ میں نے صورت ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ اسے صرف اس وقت قبول کرنے کے لیے تیار ہیں کہ ولاء ان کے ساتھ قائم رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، میں نے آپ کو مطلع کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم انھیں لے کر آزاد کر دو اور انھیں ولاء کی شرط لگانے دو۔ ولاء تو بہرحال اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ رض نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا، اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد! تم میں سے کچھ لوگوں کو یہ کیا ہو گیا ہے کہ (معاملات میں) ایسی شرط لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے پس جو بھی شرط ایسی ہو جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگائی جائیں اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرط ہی مستحکم ہے۔ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں، اے فلاں! آزاد تم کرو اور ولاء میرے ساتھ قائم رہیگی ولاء تو صرف اسی کے ساتھ ہو سکتی ہے جو آزاد کرے۔

## بَابٌ ۱۶۰۶ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ اِذَا رَضِيَ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض هُوَ عَبْدٌ مَّا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض هُوَ عَبْدٌ اِنْ عَاشَ وَاِنْ مَّاتَ وَاِنْ جَنٰى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ؕ

## ۱۶۰۶۔ مکاتب کی بیع، اگر وہ اس پر راضی ہو۔

عائشہ رض نے فرمایا کہ مکاتب پر (بدل کتابت میں سے) جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ غلام ہی رہے گا۔ زید بن ثابت رض نے فرمایا، جب تک ایک درہم بھی باقی ہے (مکاتب آزاد متصور نہیں ہوگا) ابن عمر رض نے فرمایا، کہ مکاتب پر جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ اپنی زندگی، موت اور جرم (سب) میں غلام ہی متصور ہوگا۔

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رض فَقَالَتْ لَهَا اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً فَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيْرَةُ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَلَاءُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَتْ

۲۳۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہ بریرہ رض حضرت عائشہ رض سے مدد لینے آئیں۔ عائشہ رض نے ان سے فرمایا کہ اگر تمھارے مالک یہ صورت پسند کریں کہ میں (بدل کتابت کی ساری رقم) انھیں ایک مرتبہ دے دوں اور پھر تمھیں آزاد کر دوں تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ رض نے اس کا ذکر اپنے مالک سے کیا تو انھوں نے کہا کہ (ہمیں اس صورت میں یہ قبول ہے) کہ ولاء تمھاری ہمارے ہی ساتھ قائم رہے۔ مالک نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے بیان کیا کہ عمرہ کو یقین

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رض ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

### بَابٌ ۱۶۰۷ اِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِيْ وَاَعْتِقْنِيْ فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ ۔

۲۳۸۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِيْ بَنُوْهُ وَاِنَّهُمْ بَاعُوْنِيْ مِنِ ابْنِ اَبِيْ عَمْرٍو فَاَعْتَقَنِي ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُوْ عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِيْنِيْ وَاَعْتِقِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيْعُوْنِيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَائِيْ فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رض فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ رض مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا وَدَعِيْهِمْ يَشْتَرِطُوْنَ مَا شَاءُوْا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ ۔

تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کر دو ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے ۔

### ۱۶۰۷ ۔ مکاتب نے کسی سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور اس نے اسی غرض سے اسے خریدا ۔

۲۳۸۳ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوایمن رض نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عتبہ بن ابی لہب رض کا غلام تھا، ان کا جب انتقال ہوا تو ان کی اولاد میری وارث ہوئی۔ ان لوگوں نے مجھے ابن ابی عمرو کو بیچ دیا اور ابن عمرو نے مجھے آزاد کر دیا، لیکن بیچتے وقت عتبہ کے وارثوں نے ولاء کی شرط اپنے لیے لگائی تھی (تو کیا یہ شرط صحیح ہے؟) اس پر عائشہ رض نے فرمایا کہ بریرہ رض میرے یہاں آئیں اور انھوں نے کتابت کا معاملہ کر لیا تھا، انھوں نے کہا کہ مجھے آپ خرید کر آزاد کر دیجیے۔ عائشہ رض نے فرمایا کہ میں ایسا کر دوں گی (لیکن مالکوں سے بات چیت کے بعد) انھوں نے بتایا کہ وہ مجھے بیچنے پر صرف اس شرط کے ساتھ تیار ہیں کہ ولاء انھیں کے ساتھ قائم رہے۔ عائشہ رض نے فرمایا کہ پھر مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے سنا یا (عائشہ رض نے یہ فرمایا کہ) آپ کو اس کی اطلاع ملی۔ اس لیے آپ نے عائشہ رض سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے صورت حال کی آپ کو اطلاع دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو اور مالکوں کو جو بھی شرط چاہیں لگانے دو۔ چنانچہ عائشہ رض نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا، مالکوں نے چونکہ ولاء کی شرط رکھی تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کے ایک مجمع میں) خطاب فرمایا کہ ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے (اور جو آزاد نہ کریں) اگر وہ سو شرطیں بھی لگا لیں (ولاء پھر بھی ان کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتی)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كِتَابُ الْهِبَةِ ۱۶۰۸

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيْضِ عَلَيْهَا ۔

۲۳۸۴ ۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ

# ہبہ ۱۶۰۸ کے مسائل

اس کی فضیلتیں اور ترغیب ۔

۲۳۸۴ ۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ.

نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے مسلمان خواتین! ہرگز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے لیے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کے کھر کا ہی کیوں نہ ہو[1]

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا.

۲۳۸۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے یزید بن رومان نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رض نے کہ آپ نے عروہ رض سے فرمایا میرے بھانجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حال یہ تھا کہ ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا دیکھتے پھر تیسرا دیکھتے اس طرح دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلتی تھی میں نے پوچھا، خالہ! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا صرف دو چیزوں، کھجور اور پانی پر (گزر رہتا تھا) البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پڑوسی تھے، جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بھی ان کا دودھ پہنچایا جایا کرتے تھے۔ آپ اسے ہمیں پلاتے تھے۔

## بَابٌ ۱۶۰۹ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ

## ۱۶۰۹۔ معمولی ہدیہ۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ.

۲۳۸۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے دست یا پائے (کے گوشت) پر بھی بلایا جائے تو میں قبول کر لوں گا اور مجھے دست یا پائے (کے گوشت) کا ہدیہ بھیجا جائے تو اسے قبول کر لوں گا۔

## بَابٌ ۱۶۱۰ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا.

## ۱۶۱۰۔ جو اپنے دوستوں سے ہدیہ مانگے۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی حصہ لگانا۔

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رض أَنَّ

۲۳۸۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس ہدایا وغیرہ بھیجتے رہنا چاہیے۔ اگر کسی کے پاس زیادہ نہیں تو جو کچھ بھی ہو معمولی سے معمولی چیز اس کا بھی ہدیہ بھیجنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ بکری کے کھر کا ذکر صرف ہدیہ کی کم قیمتی کے ظاہر کرنے کے لیے آیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ
لَهَا مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ
الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ
الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاؤُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ ؛

۲۳۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ
فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا
غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا
مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ
وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ
فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ
وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي
السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِينُكَ
عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا
ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ
جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ
ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ
فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ
ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ
نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا

سہل رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہاجر خاتون کے پاس (اپنا آدمی) بھیجا۔ ان کا ایک غلام بڑھئی تھا۔ ان سے آپ نے فرمایا کہ اپنے غلام سے ہمارے لیے لکڑیوں کا ایک منبر بنانے کے لیے کہیں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے غلام سے کہا۔ وہ جا کر جھاؤ کاٹ لائے اور اسی کا ایک منبر بنایا جب وہ منبر بنا چکے تو خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ منبر بن کر تیار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہلوایا کہ اسے میرے پاس بھجوادیں۔ لوگ اسے جب لائے تو حضور اکرم نے بھی اٹھایا اور جہاں تم اب دیکھ رہے ہو وہیں آپ نے اسے رکھا۔

۲۳۸۸ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مکہ کے راستے میں ایک جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے قیام فرما تھے (حج الوداع کے موقع پر) اور لوگ تو احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میرا احرام نہیں تھا۔ میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا۔ (میں) اس وقت چپل گانٹھنے میں مصروف تھا۔ ان لوگوں نے مجھ سے کچھ کہا نہیں لیکن ان کی خواہش یہی تھی کہ کسی طرح میں اس گورخر کو دیکھ لیتا۔ چنانچہ میں نے جو نظر اٹھائی تو گورخر دکھائی دیا۔ میں فوراً گھوڑے کے پاس گیا اور اس پر زین رکھ کر سوار ہو گیا۔ اتفاق سے (جلدی میں) کوڑا اور نیزہ دونوں بھول گیا۔ اس لیے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ مجھے کوڑا اور نیزہ دے دیں۔ انھوں نے کہا، ہرگز نہیں بخدا ہم تمہاری (شکار میں) کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ یہ سب لوگ محرم تھے) مجھے اس پر غصہ آیا اور میں نے خود ہی اتر کر دونوں چیزیں لے لیں۔ پھر سوار ہو کر گورخر پر جھپٹا اور اس کا شکار کر لایا (زخمی ہو کر) وہ مر بھی چکا تھا۔ اب لوگوں نے کہا کہ اسے کھانا چاہیے لیکن پھر احرام کی حالت میں اسے کھانے (کے جواز پر) شبہ ہوا (لیکن بعض لوگوں نے شبہ نہیں کیا اور گوشت کھایا) پھر ہم آگے بڑھے اور میں نے اس گورخر کا ایک دست چھپا رکھا تھا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق آپ سے سوال کیا (آپ نے محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانے کے جواز کا فتویٰ دیا) اور دریافت فرمایا کہ کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تمہارے پاس موجود بھی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں اور وہی دست آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com



حَتّٰى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ؛

تناول فرمایا، تا آنکہ وہ ختم ہو گیا۔ آپ بھی اس وقت محرم تھے (ابو حازم نے کہا کہ) مجھ سے یہی حدیث زید بن اسلم نے بھی بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے۔

**باب ۱۶۱۱ مَنِ اسْتَسْقٰى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِيْ ؛**

**۱۶۱۱۔ جس نے پانی مانگا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "مجھے پانی پلاؤ"۔**

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ طَوَالَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا هٰذِهٖ فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً لَنَا ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هٰذِهٖ فَاَعْطَيْتُهٗ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهٖ وَعُمَرُ تُجَاهَهٗ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ رض هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ رض فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا قَالَ اَنَسٌ رض فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛

۲۳۸۹۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو طوالہ نے جن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھا، حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ہمارے اسی گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بکری تھی، اسے ہم نے دوہا، پھر میں نے اس میں اپنے اسی کنوئیں کا پانی ملا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ ابو بکر رض آپ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے، عمر رض سامنے تھے اور ایک اعرابی آپ کی دائیں طرف تھے۔ جب آپ پی کر فارغ ہوئے تو (پیالے میں دودھ بچ گیا تھا اس لیے) عمر رض نے عرض کیا یہ ابو بکر رض ہیں (یعنی اس بچے ہوئے حصے کے یہی زیادہ مستحق ہیں) لیکن آپ نے اس اعرابی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے) پھر فرمایا دائیں طرف بیٹھنے والے (مقدم ہیں) دائیں طرف بیٹھنے والے ہی! ہاں دائیں طرف سے ابتدا کیا کرو۔ انس رض نے فرمایا کہ یہی سنت ہے، یہی سنت ہے تین مرتبہ (آپ نے اسے دہرایا)

**باب ۱۶۱۲ قَبُوْلِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ ؛**

**۱۶۱۲۔ شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے دست کا ہدیہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے قبول فرمایا تھا۔**

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوْا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهٗ قُلْتُ وَاَكَلَ مِنْهُ

۲۳۹۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہران میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا (لوگ اس کے پیچھے) دوڑے اور اسے تھکا دیا اور میں نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ پھر ابو طلحہ رض کے یہاں لایا، آپ نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا (شعبہ نے بعد میں یقین کے ساتھ) کہا کہ دونوں رانیں آپ نے بھیجی تھیں، اس میں کوئی شبہ نہیں حضور اکرم نے اسے قبول فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا اور اس میں سے آپ نے تناول بھی فرمایا تھا؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ دَاوُدُ اَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ ۞

۲۳۹۱ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ ۞

## باب ۱۶۱۳ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ ۞

۲۳۹۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا اَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۲۳۹۳ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَهْدَتْ اُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِطًا وَّسَمْنًا وَّاَضُبًّا فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۲۳۹۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

انھوں نے بیان کیا کہ تناول بھی فرمایا تھا۔ اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا کہ آپ نے وہ ہدیہ قبول کیا تھا۔

۲۳۹۱ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے صعب بن جثامہ رض نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر کا ہدیہ پیش کیا تھا، حضور ؐ اس وقت مقام ابواء یا مقام ودان میں تھے (راوی کو شبہ ہے) حضور اکرم ؐ نے اس کا ہدیہ واپس کر دیا۔ پھر ان کے چہرے پر ندامت کے آثار دیکھ کر فرمایا کہ میں نے یہ ہدیہ صرف اس لیے واپس کیا ہے کہ میں احرام کی حالت میں ہوں۔

## ۱۶۱۳ - ہدیہ قبول کرنا

۲۳۹۲ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لوگ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) ہدیہ بھیجنے کے لیے عائشہ رض کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اپنے ہدایا سے یا اس خاص دن کے انتظار سے (راوی کو شک ہے) لوگ حضور ؐ کی خوشنودی طبع حاصل کرنا چاہتے تھے۔

۲۳۹۳ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حفید رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر گھی اور گوہ کا ہدیہ پیش کیا۔ حضور اکرم ؐ نے پنیر اور گھی میں سے تو تناول فرمایا لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ ابن عباس رض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (اسی) دسترخوان پر گوہ کو بھی) کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کبھی نہ کھائی جاتی۔ ؎

۲۳۹۴ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے

؎ گوہ کے مکروہ ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے لیکن محدثین کے یہاں اس کا گوشت مکروہ تنزیہی ہے اور فقہاء احناف مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ دوسری احادیث بھی گوہ کے گوشت کے سلسلہ میں آئی ہیں جن سے اس کے گوشت پر سخت ناگواری مفہوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گوہ نہایت بدترین جانور ہے اور اس کے گوشت میں سمیت بھی ہوتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِیَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ کُلُوْا وَلَمْ یَاْکُلْ وَاِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ ضَرَبَ بِیَدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَهُمْ ؀

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رض قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِیْلَ تُصُدِّقَ عَلٰی بَرِیْرَةَ رض قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِیَّةٌ ؀

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذُکِرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُهْدِیَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰی بَرِیْرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِیَّةٌ وَّخُیِّرَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرٌّ اَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا اَدْرِیْ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ ؀

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ رض عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپؐ دریافت فرماتے، یہ ہدیہ ہے یا صدقہ ....؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپؐ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ۔ لیکن خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپؐ خود بھی ہاتھ بڑھاتے اور صحابہؓ کے ساتھ تناول فرماتے۔

۲۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا۔ اور یہ بتایا گیا کہ بریرہ رضؓ کو کسی نے صدقہ میں دیا ہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے (جب ان کے واسطے سے پہنچا تو) ہدیہ ہے (حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے)۔

۲۳۹۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث قاسم سے سنی تھی اور انھوں نے عائشہ رضؓ سے کہ انھوں نے بریرہ رضؓ کو آزاد کرنے کے لیے (خریدنا چاہا، لیکن ان کے مالکوں نے ولاء کی شرط اپنے لیے لگائی۔ پھر جب اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کردو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے، اور بریرہ رضؓ کے یہاں (صدقہ کا) گوشت آیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ وہی ہے جو بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے۔ یہ ان کے لیے تو صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے (چونکہ ان کے واسطہ سے بطور ہدیہ ملا ہے) ہدیہ ہے اور آزادی کے بعد بریرہ رضؓ کو) اختیار دیا گیا تھا (کہ اگر چاہیں تو اپنے نکاح کو فسخ کر سکتی ہیں) عبدالرحمن نے پوچھا بریرہ رضؓ کے شوہر (حضرت مغیث رضؓ) غلام تھے یا آزاد؟ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمن سے ان کے شوہر کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں وہ غلام تھے یا آزاد؟

۲۳۹۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں خالد بن عبداللہ نے خبردی، انھیں خالد حذاء نے انھیں حفصہ بنت سیرین نے کہ ام عطیہ رضؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضؓ کے یہاں تشریف لےگئے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رضـ فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ إِنَّهَا بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ؛

اور دریافت فرمایا، کیا کوئی چیز (کھانے کی) تمھارے پاس ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ام عطیہ رضـ کے یہاں جو آپ نے صدقہ کی بکری بھیجی تھی، اس کا گوشت انھوں نے بھیجا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکی [1]

## بَابٌ ۱۶۱۴ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ ؛

## ۱۶۱۴۔ جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا اور اس کے لیے اس کی کسی خاص بیوی کی باری کا انتظار کیا۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ؛

۲۳۹۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضـ نے بیان کیا کہ لوگ ہدایا بھیجنے کے لیے میری باری کا انتظار کرتے تھے۔ ام سلمہ رضـ نے بیان کیا کہ میری سوکنیں (امہات المؤمنین رضـ) جمع تھیں اس وقت انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا (کہ آں حضور صحابہ رضـ سے فرمادیں کہ عائشہ رضـ کی باری کا کوئی انتظار نہ کیا کرے) تو آپ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رضـ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ

۲۳۹۹۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضـ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی دو جماعتیں تھیں، ایک میں عائشہ، حفصہ اور سودہ رضوان اللہ علیہن اور دوسری جماعت میں ام سلمہ اور بقیہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن تھیں۔ مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضـ کے ساتھ محبت و تعلق کا علم تھا۔ اس لیے جب کسی کے پاس کوئی ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تو انتظار کرتا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضـ کے گھر میں قیام کی باری ہوتی تو ہدیہ دینے والے صاحب اپنا ہدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے۔ اس پر ام سلمہ رضـ کی جماعت کی ازواج مطہرات نے آپس میں صلاح مشورہ کیا اور ام سلمہ رضـ سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں تاکہ آپ لوگوں سے فرمادیں کہ جسے آں حضور رضـ کے یہاں ہدیہ بھیجنا ہو وہ (کسی کی خاص باری کا انتظار کیے بغیر) جہاں بھی آں حضور رضـ ہوں وہیں بھیجا کرے۔ چنانچہ ان ازواج رضوان اللہ علیہن

[1] یعنی اس کا کھانا جائز ہے۔ اس سے پہلے اس مسئلہ پر نوٹ لکھا جا چکا ہے کہ صدقہ، زکوٰۃ وغیرہ جب مستحق شخص کو مل جائے تو وہ جس طرح چاہے جائز حدود میں اسے استعمال کرسکتا ہے وہ چاہے تو کسی ایسے شخص کو بھی کھلا سکتا ہے جس کے لیے صدقہ لینا جائز نہ ہو۔ کیونکہ صدقہ یا زکوٰۃ وغیرہ جب کسی کو دے دیا گیا تو اس کا مفہوم شریعت کی نظر میں یہ ہے کہ غریب کو پوری طرح مالک بنادیا گیا۔ اب وہ شخص جس طرح اپنے ذاتی مال کو خرچ کرسکتا ہے اسی طرح اسے بھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ رض هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ رض تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ رض حَتَّى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَ

کے مشورہ کے مطابق انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا. لیکن حضور اکرم ؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ان ازواج نے پوچھا تو انھوں نے بتا دیا کہ مجھے آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ازواج مطہرات نے کہا کہ پھر ایک مرتبہ کہو، انھوں نے بیان کیا کہ پھر جب آپؐ کی باری آئی تو دوبارہ انھوں نے آپؐ سے عرض کیا۔ اس مرتبہ بھی آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب ازواج نے پوچھا تو انھوں نے پھر وہی بتایا کہ آپؐ نے مجھے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ازواج نے اس مرتبہ ان سے کہا کہ آں حضور کو اس مسئلہ پر بلواؤ تو سہی۔ جب ان کی باری آئی تو انھوں نے پھر کہا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ فرمایا عائشہ رضؓ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو عائشہ رضؓ کے سوا اپنی ازواج میں سے کسی کے کپڑے میں بھی مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی ہے۔ ام سلمہ رضؓ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر انھوں نے عرض کیا، آپ کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے اللہ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں، یا رسول اللہ! پھر ان ازواج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضؓ کو بلایا اور ان کے ذریعہ حضور اکرم ؐ کی خدمت میں یہ کہلوایا کہ آپؐ کی ازواج ابوبکر رضؓ کی بیٹی کے بارے میں خدا کے لیے آپؐ سے عدل چاہتی ہیں۔ چنانچہ انھوں نے بھی آپؐ سے گفتگو کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بیٹی! کیا تم وہ پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کروں؟ انھوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں! اس کے بعد وہ واپس آگئیں اور ازواج کو اطلاع دی۔ انھوں نے ان سے بھی دوبارہ خدمت نبوی میں جانے کے لیے کہا۔ لیکن آپ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا تو انھوں نے (ام المومنین) زینب بنت جحش رضؓ کو بھیجا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے سخت گفتگو کی اور کہا کہ آپ کی ازواج ابو قحافہ کی بیٹی کے بارہ میں آپؐ سے خدا کے لیے انصاف مانگتی ہیں۔ ان کی آواز بلند ہوگئی اور انھوں نے عائشہ رضؓ کو بھی نہیں چھوڑا عائشہ رضؓ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں انھوں نے (ان کے منہ پر) انھیں برا بھلا کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضؓ کی طرف دیکھنے لگے کہ دیکھیں کچھ بولتی ہیں یا نہیں۔ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بول پڑیں اور زینب رضؓ کی باتوں کا جواب دینے لگیں۔ اور آخر انھیں خاموش کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ ابوبکر رضؓ

www.sirat-e-mustaqeem.com



البخاری الکلام الاخیر قصۃ فاطمۃ یذکر عن ہشام بن عروۃ عن رجل عن الزہری عن محمد بن عبد الرحمن وقال ابو مروان عن ہشام عن عروۃ کان الناس یتحرون بہدایاہم یوم عائشۃ وعن ہشام عن رجل من قریش ورجل من الموالی عن الزہری عن محمد بن عبد الرحمن ابن الحارث بن ہشام قالت عائشۃ کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنت فاطمۃ ؛

کی بیٹی ہے (رضی اللہ عنہن وعنہم اجمعین) بخاری نے کہا کہ آخری کلام فاطمہ رض کے واقعہ سے متعلق ہشام بن عروہ نے ایک اور شخص کے واسطہ سے بھی بیان کیا ہے۔ انھوں نے زہری سے روایت کی اور انھوں نے محمد بن عبد الرحمن سے۔ ابو مروان نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے عروہ نے کہ لوگ ہدایا بھیجنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام کی ایک روایت قریش کے صاحب اور ایک دوسرے صاحب سے جو موالی میں تھے ایسی ہے۔ وہ زہری سے نقل کرتے ہیں اور وہ محمد بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (اندر آنے کی) اجازت چاہی تو میں اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔[1]

## باب ۱۶۱۵ ما لا یرد من الھدیۃ ؛

## ۱۶۱۵ ۔ جو ہدیہ واپس نہ کیا جانا چاہیے۔

۲۴۰۰ ۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عزرۃ بن ثابت الانصاری قال حدثنی ثمامۃ بن عبد اللہ قال دخلت علیہ فناولنی طیبا قال کان انس لا یرد الطیب قال و

۲۴۰۰ ۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عزرہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، عزرہ نے بیان کیا کہ میں ثمامہ بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے مجھے خوشبو عنایت فرمائی اور بیان کیا

[1] اگر کسی شخص کے نکاح میں ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں باہم، تمام معاملات میں عدل و انصاف اور برابری قائم رکھنا شوہر کے لیے ضروری ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص ہدیہ بھیجے اور اس سلسلے میں اداشناسی سے کام لے کر ایسے موقع پر بھیجے جب شوہر اپنی سب سے محبوب بیوی کے یہاں قیام پذیر ہو۔ اپنی باری کے مطابق تو اس کی ذمہ داری شوہر پر نہیں آتی اور جو کچھ اس کے پاس ہدیہ میں آیا ہے اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام بیویوں میں اسے برابر برابر تقسیم کرے۔ شوہر پر مساوات اور عدل کے سلسلے میں صرف وہی امور ضروری ہیں جن کا وہ خود ذمہ دار ہے مثلاً سونے کی باری مقرر کرنا کھانے کپڑے اور دوسری ضروریات میں انصاف اور مساوات سے کام لینا وغیرہ۔ امہات مومنین میں باہم آپ نے اپنے سے متعلق تمام امور میں عدل اور مساوات کو ملحوظ رکھا تھا اور اس کی مثالیں حدیث میں بکثرت ہیں۔ اس حدیث سے ازواج مطہرات کے باہم مناقشے کی بھی ایک ہلکی سی تصویر سامنے آتی ہے طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق لوگوں سے تعلق رکھتا اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ازواج مطہرات کے باہم تعلق اور ان کی گروہ بندی کی بھی صرف اتنی ہی حقیقت ہے۔ ان کے مناقشوں کے بارے میں اس بنیادی امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اپنی تمام فضیلتوں کے باوجود وہ انسان ہی تھیں حضور اکرم کی عدل گستر ذات سے بھی انھیں شکایتیں ہو جاتی تھیں اور آپ کے سامنے اپنے مطالبات بھی وہ رکھا کرتی تھیں بالکل اسی طرح جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ معاملہ کرتی ہیں البتہ ازواج مطہرات اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہیں اور وہ ہے تقویٰ، خواہشات نفسانی کی مخالفت، دنیا پر آخرت کی ترجیح اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جو خیر الوریٰ تھے۔ اور آپ اس امتیاز کی جھلک ان کے ہر معاملے میں دیکھ سکتے ہیں اوپر کی طویل حدیث میں بھی؛

اس موقع پر یہ بھی نہ بھولنا چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ ان کے گھریلو معاملات میں بھی مبتلا کرتا ہے تاکہ زندگی کے اس خاص موڑ پر بھی ان معاملات میں ان کا عزم، ان کا تقویٰ اور ان کا عدل و انصاف امتیوں کے لیے اسوۂ حسنہ بنے اور تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ان کی جلوت میں بھی خیر و برکت ہے اور ان کی خلوت میں جلوت سے زیادہ خیر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



زَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ ؛

کہ انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

## باب ۱۶۱۶ مَنْ رَاٰى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً ؛

۱۶۱۶۔ جن کے نزدیک غیر موجود چیز کا ہدیہ درست ہے۔

۲۴۰۱ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَرْوَانَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ ؛

۲۴۰۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما اور مروان بن حکم نے انھیں خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے لوگوں کو خطاب فرمایا۔ اللہ کی، اس کی شان کے مطابق ثنا کے بعد آپ نے فرمایا! امابعد، یہ تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) تائب ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں اور میں یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انھیں واپس کر دیئے جائیں۔ اب جو شخص اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے اور جو یہ چاہتے ہوں کہ ان کا حصہ ملے (تو وہ بھی واپس کر دیں) اور ہمیں اللہ تعالیٰ (اس کے بعد) سب سے پہلی غنیمت جو دے گا اس میں سے ہم اسے دے دیں گے۔ اس پر لوگوں نے کہا، ہم آپ کو اپنی خوشی سے ان کے قیدی واپس کرتے ہیں۔

## باب ۱۶۱۷ اَلْمُكَافَاةُ فِي الْهِبَةِ ؛

۱۶۱۷۔ ہدیہ کا بدلہ۔

۲۴۰۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيْعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ ؛

۲۴۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے لیکن اس کا بدلہ بھی دے دیا کرتے تھے۔ وکیع اور محاضر نے (اپنی روایت) ہشام کے واسطے سے یہ نہیں نقل کی کہ انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے (بلکہ ان کی روایت مرسل ہے)

## باب ۱۶۱۸ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ وَاِذَا اَعْطٰى بَعْضَ وَلَدِهٖ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتّٰى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْاٰخَرِيْنَ مِثْلَهُ وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ عَطِيَّتِهٖ وَمَا يَاْكُلُ

۱۶۱۸۔ اپنے لڑکے کو ہبہ کرنا۔ اور اپنے بعض لڑکوں کو اگر کوئی چیز ہبہ میں دی تو جب تک انصاف کے ساتھ تمام لڑکوں کو برابر برابر نہ دے، یہ ہبہ جائز نہیں ہوگا۔ البتہ باپ کے خلاف گواہی نہ دی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عطیوں کے سلسلے میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لو۔ اور کیا والد اپنا عطیہ واپس بھی لے سکتا ہے ؛ باپ اپنے لڑکوں تک

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَتَعَدّٰى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ رض بَعِيْرًا ثُمَّ اَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ ؕ

۲۴۰۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ ؕ

## بَابُ ۱۶۱۹ الْاِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ ؕ

۲۴۰۴ ـ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رض وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا ـ قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ ـ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ ؕ

## بَابُ ۱۶۲۰ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَاَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا ـ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَبِيْ لِيْ

---

مال سے نیک نیتی کے ساتھ جب کہ تعدی کا ارادہ نہ ہو لے سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا اور پھر اسے آپؐ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کہ اس کا جو جی چاہو کرو ۔

۲۴۰۳ ـ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حدیث بیان کی اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہ ان کے والد انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟

۱۶۱۹ ـ ہدیہ کے گواہ ۔

۲۴۰۴ ـ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ منبر پہ بیان فرما رہے تھے کہ میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (نعمانؓ کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہ گواہ نہ بنائیں میں تیار نہیں ہو سکتی چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انھوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ سے، اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انھوں نے کہا کہ پہلے میں آپ کو اس پہ گواہ بنا لوں حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا اسی جیسا عطیہ اپنی تمام اولاد کو آپ نے دیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کو قائم رکھو، چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

۱۶۲۰ ـ مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ ،

ابراہیم نے فرمایا کہ جائز ہے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ دونوں اپنا ہدیہ واپس نہیں لے سکتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض کے ایام عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گذارنے کی اپنی دوسری ازواج سے اجازت مانگی تھی (اور ازواج مطہرات نے اپنی اپنی باری ہبہ کر دی تھی) اور حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ اپنا ہدیہ واپس لینے والا شخص، اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی قے چاٹتا ہے۔ زہری نے

[illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com



بَعْضَ صَدَاقِهَا أَوْ كُلَّهُ، ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا ؛

اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنا حق مہر یا سارا مہر مجھے ہبہ کر دو (اور اس نے کر دیا) اس کے تھوڑی ہی دیر بعد اس نے بیوی کو طلاق دی اور بیوی نے اپنی مہر کا ہبہ واپس مانگا تو زہری نے فرمایا کہ اگر شوہر نے محض دھوکے کے لیے ایسا کیا تھا (جیسا کہ صورت مذکورہ میں ہے) تو اسے واپس کرنا پڑے گا لیکن اگر بیوی نے اپنی خوشی سے ہبہ کیا ہو اور شوہر نے بھی کسی قسم کا دھوکہ اس سلسلے میں اسے نہ دیا ہو تو یہ صورت جائز ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اگر تمہاری بیویاں دل سے اور خوش ہو کر تمہیں اپنی مہر کا کچھ حصہ دے دیں" (تو لے سکتے ہو)۔

**۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رض ؛

**۲۴۰۵۔** ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رض نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھی اور تکلیف شدید ہوگئی (مرض الوفات میں) تو آپ نے اپنی ازواج سے میرے گھر میں ایام مرض گذارنے کی اجازت چاہی اور آپ کو اجازت ازواج نے دے دی[1] تو آپ اس طرح تشریف لائے کہ دونوں قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ آپ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان (ان کا سہارا لیے ہوئے) تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رض کی اس حدیث کا ذکر ابن عباس رض سے کیا تو انھوں نے مجھ سے دریافت فرمایا، عائشہ رض نے جن کا نام نہیں لیا، جانتے ہو وہ کون تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں، آپ نے فرمایا کہ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

**۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ؛

**۲۴۰۶۔** ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا ہدیہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔

## ۱۶۲۱ بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا

## ۱۶۲۱۔ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو ہبہ کرتی ہے یا

[1] یعنی جب تمام ازواج نے اپنی اپنی باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تو جتنی باریاں انھوں نے ہبہ کی تھیں انھیں واپس نہیں مانگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرض الوفات تھا اور جس دن آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی تھی اس دن آپ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَعِتْقُهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ ؕ

غلام آزاد کرتی ہے تو شوہر کے ہوتے ہوئے بھی جائز ہے۔[1] لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عورت بے عقل و شعور نہ ہو، کیونکہ اگر وہ بے عقل و شعور ہوئی تو جائز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "بے عقل و شعور لوگوں کو اپنا مال نہ دو۔"

۲۴۰۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِي وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ ؕ

۲۴۰۷ ۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عباد بن عبداللہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف وہی مال ہے جو (میرے شوہر) زبیر نے میرے پاس رکھا ہے، تو کیا میں اس میں سے صدقہ کر سکتی ہوں؟ حضور اکرم نے فرمایا صدقہ کیا کرو، چھپا کے نہ رکھو کہیں تم سے بھی (اللہ کی طرف سے) چھپا نہ لیا جائے۔

۲۴۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ ؕ

۲۴۰۸ ۔ ہم سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرچ کیا کرو، گنا نہ کرو تاکہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے اور چھپا کے نہ رکھو تاکہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپا لے۔

۲۴۰۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ ؕ

۲۴۰۹ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے یزید نے، ان سے بکیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریب نے اور انہیں (ام المومنین) میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے ایک باندی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر آزاد کر دی۔ پھر جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آپ کے گھر قیام کی تھی، انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بھی معلوم ہوا، میں نے اپنی باندی آزاد کر دی ہے۔ آں حضور نے فرمایا، اچھا تم نے آزاد کر دیا! انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر اس کے بجائے تم نے اپنے ماموں کو دے دی ہوتی تو تمہیں اس سے بھی زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مضر نے عمرو سے، انہوں نے بکیر سے، انہوں نے کریب سے بیان کیا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا تھا۔

۲۴۱۰ ۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

۲۴۱۰ ۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے

---

[1] یعنی اگر عورت اپنا مال کسی کو ہبہ کرتی ہے یا اپنا غلام آزاد کرتی ہے تو اس کے لیے شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اسے ان تصرفات کا اختیار اور حق ہے۔ البتہ اگر کوئی عورت بے عقل و شعور ہے کہ کسی معاملہ کی اسے تمیز نہیں تو ایسی صورت میں عام لوگوں کو بھی تصرفات سے روک دیا جاتا ہے۔ اور اسی لیے عورت کو بھی روکا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ اندازی کرتے اور جن کا حصہ نکل آتا انھیں کو اپنے ساتھ (سفر میں) لے جاتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی تمام ازواج کے لیے ایک ایک دن اور رات کی باری مقرر کر دی تھی، البتہ (آخر میں) سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے (کبر سنی کی وجہ سے) اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی، اس سے ان کا مقصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا تھی۔

## باب ۱۶۲۲ بِمَنْ يُّبْدَاُ بِالْهَدِيَّةِ

وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَّهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ اَخْوَالِكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ

۱۶۲۲ - ہدیہ کا زیادہ مستحق کون ہے؟ بکر نے عمرو کے واسطہ سے، انھوں نے بکیر کے واسطہ سے، انھوں نے ابن عباس رض کے مولیٰ کریب کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمھارے بعض ماموؤں کو مل جاتی تو تمھیں اور زیادہ اجر ملتا۔

۲۴۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا ۔

۲۴۱۱ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جونی نے ان سے بنو تیم بن مرہ کے ایک صاحب طلحہ بن عبد اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں (اگر میرے پاس صرف اتنا ہو کہ ان میں سے صرف ایک ہی کو ہدیہ کر سکوں) تو مجھے کس کے یہاں ہدیہ بھیجنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو (یعنی تمھارے دروازے سے)۔

## باب ۱۶۲۳ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

۱۶۲۳ - جس نے کسی عذر کی وجہ سے ہدیہ قبول نہیں کیا[1]

---

[1] شریعت نے ہدیہ کو قبول کرنے کی ترغیب دی ہے، کیونکہ یہ وہ عمدہ ترین مال ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو صرف محبت، بھائی چارگی اور انسانیت کے ناطے سے دیتا ہے۔ لیکن حالات مختلف ہوتے ہیں۔ جن مقاصد کے حصول کے لیے شریعت نے ہدیہ لینے اور دینے کی ترغیب دی ہے بعض اوقات ہدیہ سے وہ مقاصد نہیں ہوتے بلکہ اس کے بالکل عکس ہوتے ہیں۔ اس لیے نہ صرف ایسے ہدایا سے شریعت نے روکا ہے بلکہ جرم بھی قرار دیا ہے، اسی لیے منصب و حکومت پر آنے کے بعد، ان لوگوں کی طرف سے اگر کوئی ہدیہ ملے جن سے ان کے مفاد وابستہ ہوں تو شریعت نے اس سے روکا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو رشوت قرار دیا ہے اور خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض مواقع پر اس طرح کے ہدایا کے خلاف سخت تنبیہ فرمائی تھی، بہرحال حالات کے اختلاف کی وجہ سے اسی کی نوعیت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَّالْيَوْمَ رِشْوَةٌ ؕ

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہدیہ تھا اور اب تو رشوت چیتی ہے۔

ـــ ـــ ـــ

۲۴۱۲ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ ؕ

۲۴۱۲ ـ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے صعب بن جثامہ لیثی رض سے سنا، آپ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے، آپ کا بیان تھا کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخر ہدیہ کیا تھا، آں حضورؐ اس وقت مقام ابواء یا ودان میں تھے اور محرم تھے، آں حضورؐ نے وہ گورخر واپس کر دیا۔ صعبؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد جب آپؐ نے میرے چہرے پر (ندامت کا اثر) ہدیہ کی واپسی کی وجہ سے دیکھا تو فرمایا یہ ہدیہ واپس کرنا مناسب تو نہ تھا لیکن ہم محرم ہیں (اس لیے واپس کر دیا)۔

۲۴۱۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ يُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا ؕ

۲۴۱۳ ـ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ازد کے ایک صحابی کو جنھیں ابن اتبیہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا، پھر جب واپس آئے تو کہا یہ تم لوگوں کا ہے۔ (بیت المال کا صدقہ کا مال) اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے، دیکھتے وہاں بھی انھیں ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس میں سے اگر کوئی شخص کچھ بھی لے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا، اگر اونٹ ہے تو وہ اپنی آواز نکالتا ہوا آئے گا، گائے ہے تو وہ اپنی اور اگر بکری ہے تو وہ اپنی آواز نکالتی ہوگی۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھی (اور فرمایا) اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، تین مرتبہ (آپ نے یہی فرمایا)۔

**باب ۱۶۲۴** إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَبِيدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ

۱۶۲۴ ـ ایک شخص نے دوسرے کو ہدیہ دیا یا اس سے وعدہ کیا پھر (فریقین میں سے کسی ایک کا) ہدیہ کے موہوب لہ تک پہنچنے سے پہلے انتقال ہو گیا۔ عبیدہ نے فرمایا کہ (وعدہ کی صورت میں) اگر ہدیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدَى وَقَالَ الْحَسَنُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ.

دینے والے نے ہدیہ کو (اپنے سامان سے) الگ کر دیا ہو اور اس کے بعد اس کا انتقال ہو جائے اور جسے ہدیہ دیا جانے والا تھا وہ زندہ ہو تو یہ ہدیہ (اس کا یا) اس کے ورثہ کا ہوگا (جسے اس نے ہدیہ دینے کے ارادہ سے چیز کو اپنے سامان سے نکال لیا تھا، لیکن اگر سامان سے اسے جدا نہ کیا ہو تو پھر وہ چیز ہدیہ دینے والے کے انتقال کے بعد) خود اسی کے ورثہ کا حصہ ہو جاتی ہے۔ حسن نے فرمایا کہ اگر ہدیہ قاصد کے ہاتھ میں آگیا تو فریقین میں سے خواہ کسی کا بھی پہلے انتقال ہو جائے ہدیہ موہوب لہ کے ہی ورثہ کو ملے گا۔

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثَى لِي ثَلَاثًا.

۲۴۱۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اگر بحرین کا مال (جزیہ کا) آیا تو میں تمھیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا لیکن بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی حضور اکرم وفات فرما گئے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک منادی سے یہ اعلان کرنے کے لیے کہا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہو یا آپ پر اس کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ میں ان کے یہاں گیا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تو انھوں نے تین لپ بھر کر مجھے دیئے (جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا)۔

## بَابُ ۱۶۲۵ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ.

۱۶۲۵۔ غلام یا سامان پر قبضہ کب متصور ہوگا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو اسے خریدا اور پھر فرمایا کہ عبداللہ یہ تمھارا ہے۔

۲۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ

۲۴۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ رض کو اس میں سے ایک بھی نہیں دی، انھوں نے (مجھ سے) فرمایا، بیٹے چلو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیں۔ میں ان کے ساتھ چلا۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ میں آپ کا منتظر کھڑا ہوں

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ؟

چنانچہ میں جا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا۔ آپ اس وقت انھیں قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، کہاں چھپے ہوئے تھے۔ لو یہ قبا تمہاری ہے۔ مسور نے بیان کیا کہ مخرمہ رض نے قبا کی طرف دیکھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مخرمہ خوش ہو گئے ؟

## بَابٌ ۱۶۲۶ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

## ۱۶۲۶۔ کسی نے دوسرے شخص کو ہدیہ دیا، اس نے اسے لے تو لیا لیکن یہ نہیں کہا کہ "میں قبول کرتا ہوں"

۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

۲۴۱۶۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں تو ہلاک ہو گیا! حضور اکرم ص نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ عرض کیا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے (روزہ کی حالت میں) حضور اکرم نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا، پھر کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے سکتے ہو؟ اس پر بھی جواب دیا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری "عرق لائے"، عرق ایک کھجور کا بنا ہوا ٹوکرہ ہوتا تھا جس میں کھجور رکھی جاتی تھی۔ آں حضور نے انصاری سے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے سارے مدینے میں ہم سے زیادہ محتاج اور کوئی گھرانہ نہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا، پھر جاؤ اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دو (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)۔

## بَابٌ ۱۶۲۷ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ

## ۱۶۲۷۔ اگر کوئی، دوسرے شخص پر اپنا قرض کسی کو ہبہ کرے؟

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ

شعبہ نے کہا اور ان سے حکم نے کہ یہ جائز ہے حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنا قرض ہدیہ میں دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی کا دوسرے شخص پر کوئی حق ہے تو اسے ادا کرنا چاہیے یا معاف کرا لینا چاہیے۔ جابر رض نے فرمایا کہ میرے والد شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرض خواہوں سے کہا کہ وہ میرے باغ کی کھجور (اپنے قرض کے بدلے میں)

www.sirat-e-mustaqeem.com



حائطي ويحللوا ابي ؛

قبول کرلیں اور میرے والد کو معاف کردیں ۔

۲۴۱۷ ۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال حدثني ابن كعب بن مالك ان جابر بن عبد الله اخبره ان اباه قتل يوم احد شهيدا فاشتد الغرماء في حقوقهم فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فسالهم ان يقبلوا ثمر حائطي ويحللوا ابي فابوا فلم يعطهم رسول الله صلى الله عليه وسلم حائطي ولم يكسره لهم ولكن قال ساغدو عليك فغدا علينا حين اصبح فطاف في النخل ودعا في ثمره بالبركة فجددتها فقضيتهم حقوقهم وبقي لنا من ثمرها بقية ثم جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس فاخبرته بذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمر اسمع وهو جالس يا عمر فقال الا يكون قد علمنا انك لرسول الله والله انك لرسول الله ؛

۲۴۱۷ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضؓ نے خبر دی کہ اُحد کی لڑائی میں ان کے والد شہید ہوگئے تھے (اور قرض چھوڑ گئے تھے) قرض خواہوں نے تقاضے میں بڑی شدت اختیار کی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس سلسلے میں گفتگو کی۔ حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کی کھجور لے لیں اور میرے والد کو معاف فرمادیں لیکن انھوں نے انکار کیا۔ حضور اکرمؐ نے بھی میرا باغ انھیں نہیں دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوائے بلکہ فرمایا کہ کل صبح میں تمہارے یہاں آؤں گا۔ صبح کے وقت آپ تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں ٹہلتے رہے اور برکت کی دعا فرماتے رہے۔ پھر میں نے پھل توڑ کر قرضخواہوں کے سارے حقوق ادا کر دیئے اور میرے پاس کھجور بچ بھی گئی۔ اس کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپؐ کو واقع کی اطلاع دی عمر رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا، عمر سن رہے ہو! عمر رضؓ نے عرض کیا ہمیں تو پہلے سے معلوم ہے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں، بخدا اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں ۔

## باب ۱۶۲۸ هبة الواحد للجماعة وقالت اسماء للقاسم بن محمد وابن ابي عتيق ورثت عن اختي عائشة بالغابة وقد اعطاني به معاوية مائة الف فهو لكما ؛

## ۱۶۲۸ ایک چیز کا ہبہ کئی اشخاص کو ۔ اسماء رضؓ نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے فرمایا کہ میری بہن عائشہ رضؓ سے وراثت میں مجھے غابہ (کی جائیداد) ملی تھی۔ معاویہ رضؓ مجھے اس کا ایک لاکھ (درہم) دیا لیکن میں نے اسے نہیں بیچا (یہی تم دونوں کو ہدیہ ہے۔

۲۴۱۸ ۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابي حازم عن سهل بن سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بشراب فشرب وعن يمينه غلام وعن يساره الاشياخ فقال للغلام ان اذنت لي اعطيت هؤلاء فقال ما كنت لاوثر بنصيبي منك يا رسول الله

۲۴۱۸ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم اور ان سے سہل بن سعد رضؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اسے نوش فرمایا۔ دائیں طرف ایک بچے تھے اور سب بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرمؐ نے بچے سے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو (بچا ہوا مشروب) میں ان لوگوں کو دے دوں[1]۔ لیکن انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپؐ سے ملنے والے

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استنباط کیا ہے کہ ایک چیز کئی اشخاص کو مشترک طریقہ پر ہبہ کی جاسکتی ہے کیونکہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَحَدًا فَتَلَّهُ فِيْ يَدِهٖ ؀

کسی حصے کا میں ایثار نہیں کرسکتا۔ حضور اکرم ؐ نے پیالہ جھٹکے کے ساتھ ان کی طرف بڑھا دیا۔

ب۔ب۔ب

**باب ۱۶۲۹** الْهِبَةِ الْمَقْبُوْضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوْضَةِ وَالْمَقْسُوْمَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُوْمَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوْا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُوْمٍ وَّقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُّحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رض اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ ؀

**۱۶۲۹** ۔ ہبہ خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو تقسیم شدہ ہو یا نہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن کو ان کی تمام غنیمت واپس کردی تھی، حالانکہ اس کی تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ ثابت نے بیان کیا کہ ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے محارب نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا تو آپ نے (میرے اونٹ کی قیمت) ادا کی اور مزید بخشش بھی کی۔

**۲۴۱۹** ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فِيْ

**۲۴۱۹** ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محارب نے اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں نے

---

بقیہ حاشیہ: میں بائیں طرف بیٹھنے والے کئی اصحاب تھے اور آپ نے ان سب کے لیے اجازت چاہی تھی لیکن فقہاء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ ہبہ نہیں تھا، بلکہ صرف اباحت کی ایک صورت تھی۔ ہبہ اور اباحت میں فرق ہے۔ ایک چیز مشترک طور پر چند اشخاص کو ہبہ کرنے کی صورت میں جو تفصیل ہے وہ فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حاشیہ صفحہ ھذا: ۔ اس باب میں مصنف رحمہ نے اپنے مسلک کے لیے دو احادیث کو بنیاد کے طور پر بیان کیا ہے۔ ایک قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کا معاملہ ہے کہ اسلامی لشکر کے قبضہ میں آنے کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پھر ہوازن والوں کو واپس کردیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں ہبہ یا ہدیہ کی کوئی صورت ہی نہیں تھی۔ بلکہ جو لوگ قید ہوئے تھے وہ اسلامی قانون کے اعتبار سے غلام بنا لیے جاتے لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں آزاد کردیا تو یہ ہبہ نہیں تھا بلکہ آزادی دینا تھا۔ پھر اگر ہبہ بھی تسلیم کرلیا جائے تو لینے والے متعدد تھے۔ علان گویا یہ تھا کہ جس کے قیدی ہیں وہ لے جائیں، اب تمام قبیلہ والے آئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو لے کر چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں الگ الگ قبضہ متحقق ہوجاتا ہے۔ دوسری بنیاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جس کی تفصیل اس سے پہلے گذر چکی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ خریدا، پھر مدینہ واپس آکر اس کی قیمت ادا فرمائی اور ساتھ ہی مزید بخشش کے طور پر بھی آپ نے عنایت فرمایا مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ ایک تو تھی اصل قیمت اور زیادتی ہدیہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انھیں ہدیہ دیا وہ اس قیمت سے الگ کرکے نہیں دیا تھا جس کے جابر رضی اللہ عنہ مالک تھے بلکہ اس کے ساتھ ہی دے دیا تھا۔ لہٰذا یہ "ہدیہ مشاع" کی صورت ہوئی۔ اگر یہ صورت جائز نہ ہوتی تو حضور اکرم ؐ کیسے دے سکتے تھے۔ لیکن یہ توجیہ بھی صحیح نہیں جابر رضی اللہ عنہ کو جو ہدیہ ملا تھا وہ قطعاً الگ اور اصل قیمت سے علیحدہ تھا چنانچہ وہ ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس ہدیہ کو جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گا۔ لہٰذا مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کے ثبوت کے لیے جو بنیاد قائم کی تھی وہ واضح طور پر ثابت نہیں ہوئی۔ احناف کا اس باب بنیادی نقطہ نظر یہ ہے کہ ہبہ اور ہدیہ کا سارا دار و مدار ہدیہ دینے والے کی مرضی اور خوشی پر ہے۔ خرید و فروخت کی طرح سے یہ کوئی عقد نہیں ہے۔ اس لیے اس میں وہ ابہام بھی نہ رہنا چاہیئے جس کی خرید و فروخت میں اجازت دے دی گئی ہے۔ اس لیے ہبہ یا ہدیہ کے لیے قبضہ ضروری ہے اور اسے مشاع بھی نہ ہونا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ ؛

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں ایک اونٹ بیچا تھا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر آپ نے وزن کیا، شعبہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ (جابر رضؓ نے فرمایا) میرے لیے وزن کیا (آپ کے حکم سے حضرت بلالؓ نے) اور (اس پلڑے کو جس میں سکہ تھا) جھکا دیا (تاکہ مجھے زیادہ ملے) اس میں سے تھوڑا سا میرے پاس جب سے محفوظ تھا، لیکن شام والے (اموی لشکر) یوم حرہ کے موقع پر چھین لے گئے۔

۲۴۲۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ ؛

۲۴۲۰ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب لایا گیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک بچے تھے اور قوم کے بڑے لوگ بائیں طرف تھے، حضور اکرمؐ نے بچے سے کہا کہ کیا تمہاری طرف سے اس کی اجازت ہے کہ میں بچا ہوا مشروب ان بزرگوں کو دے دوں تو انھوں نے کہا کہ نہیں، بخدا، میں آپ سے ملنے والے اپنے حصہ کا ہرگز ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر حضور اکرمؐ نے مشروب ان کی طرف جھٹکے کے ساتھ بڑھا دیا۔

۲۴۲۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً ؛

۲۴۲۱ ۔ ہم سے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہؓ سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضؓ نے، فرمایا کہ ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا (اس نے بیہودگی کے ساتھ تقاضا کیا) تو صحابہ رضؓ اس کی طرف بڑھے لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو، حق والے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے لیے ایک اونٹ اسی کے اونٹ کی عمر کا جو (قرض تھا) خرید کر اسے دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے؛ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی کو خرید کر دے دو کہ تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

## باب ۱۶۳۰ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ ؛

۱۶۳۰ ۔ جب متعدد اشخاص نے متعدد اشخاص کو کوئی چیز ہدیہ میں دی۔

۲۴۲۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ

۲۴۲۲ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضؓ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی انھیں واپس کر دیے جائیں تو آپ نے ان سے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا وَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا ۔

**باب ۱۶۳۱** مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ ۔

۲۴۲۳ ۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

میرے ساتھ جتنی بڑی جماعت ہے اسے بھی تم دیکھ رہے ہو اور سب سے زیادہ سچی بات ہی مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہے ۔ اس لیے تم لوگ ان دو چیزوں میں ایک ہی لے سکتے ہو ، یا قیدی لے لو یا اپنا مال ۔ میں نے تو تمہارا پہلے ہی انتظار کیا تھا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپسی پر تقریباً دس دن تک ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تھے ۔ پھر جب ان کے سامنے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ حضور اکرمؐ ان کی صرف ایک ہی چیز واپس کر سکتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کو ( واپس لینا ) پسند کرتے ہیں ، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر مسلمانوں کو خطاب کیا ، آپؐ نے اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف بیان کی اور فرمایا اما بعد ، یہ تمہارے بھائی ہمارے پاس اب توبہ کر کے آئے ہیں ، میرا خیال یہ ہے کہ انھیں ان کے قیدی واپس کر دیے جائیں اس لیے جو صاحب اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہیں وہ ایسا کر لیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہوں کہ اپنے حصے کو نہ چھوڑیں بلکہ ہم انھیں اس کے بدلے میں سب سے پہلی غنیمت کے مال میں سے انھیں دیں تو وہ بھی ( اپنے موجودہ قیدیوں کو ) واپس کر دیں ۔ سب صحابہ نے اس پر کہا کہ ہم اپنی خوشی سے انھیں واپس کرتے ہیں ۔ یا رسول اللہ ! حضور اکرمؐ نے فرمایا ۔ لیکن واضح طور پر اس وقت یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کون اپنی خوشی سے انھیں واپس کرنے کے لیے تیار ہے اور کون نہیں ، اس لیے سب لوگ ( اپنے خیموں میں ) واپس جائیں اور تمہارے نمائندے تمہارا معاملہ لاکر پیش کریں ۔ ( سب سے مشورہ کرنے کے بعد ) چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور نمائندوں نے ان سے گفتگو کی اور واپس ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ تمام لوگوں نے خوشی سے اجازت دی ہے ۔ قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی بات معلوم ہوئی ہے ۔ یہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول تھا یعنی یہ کہ " قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی بات معلوم ہوئی ہے "۔

**۱۶۳۱ ۔ کسی کو ہدیہ ملا اور دوسرے لوگ بھی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اس کا مستحق وہی ہے ۔ ابن عباس رضؓ سے جو یہ منقول ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی اس ہدیہ میں شریک ہوں گے صحیح نہیں ہے ۔**

۲۴۲۳ ۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی ، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں سلمہ بن سہیل نے ، انھیں ابو سلمہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضؓ نے کہ نبی کریم

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ یَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ وَقَالَ اَفْضَلُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص عمر کا اونٹ قرض لیا۔ قرض خواہ تقاضا کرنے آیا اور نازیبا گفتگو کی، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق والے کو کہنے کا حق ہوتا ہے پھر آپ نے اس سے اچھی عمر کا اونٹ اسے دیا اور فرمایا کہ تم میں افضل وہ ہے جو (قرض یا دوسروں کے حقوق) ادا کرنے میں سب سے بہتر ہو۔

۲۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَكَانَ عَلٰی بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ یَتَقَدَّمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَبُوْهُ یَا عَبْدَ اللهِ لَا یَتَقَدَّمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدَ اللهِ فَاصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ۔

۲۴۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عمر رضؓ نے کہ وہ سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور عمر رضؓ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے۔ وہ اونٹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آگے بڑھ جایا کرتا تھا اس لیے ان کے والد (عمر رضؓ) کو تنبیہ کرنی پڑتی تھی کہ اے عبد اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کسی کو نہ بڑھنا چاہیے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر رضؓ! اسے مجھے بیچ دو، عمر رضؓ نے عرض کیا یہ تو آپ ہی کا ہے حضور اکرم ؐ نے اسے خرید لیا، پھر فرمایا، عبد اللہ! یہ اب تمہارا ہے جس طرح چاہو اب اسے استعمال کرو۔

## باب ۱۶۳۲ اِذَا وَهَبَ بَعِیْرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهٗ فَهُوَ جَائِزٌ۔

وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلٰی بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِیْهِ فَابْتَاعَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدَ اللهِ۔

## ۱۶۳۲۔ کسی نے دوسرے شخص کو ہبہ کیا، اور موہوب لہٗ اس پر سوار تھا تو جائز ہے۔

حمیدی نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عمر رضؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا اور پھر فرمایا، عبد اللہ! اب یہ تمہارا ہے۔

## باب ۱۶۳۳ هَدِیَّةِ مَا یُكْرَهُ لُبْسُهَا۔

۲۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِیَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ اشْتَرَیْتَهَا فَلَبِسْتَهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ قَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ اَكَسَوْتَنِیْهَا

## ۱۶۳۳۔ ایسے کپڑے کا ہدیہ جس کا پہننا پسندیدہ نہ ہو

۲۴۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلہ (بک رہا ہے) آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور وفد کی پذیرائی کے مواقع پر اسے زیب تن فرماتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب یہ دیا کہ اسے وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ کچھ دنوں کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بہت سے ریشمی حلے آئے اور آپ نے ایک حلہ ان میں سے عمر رضؓ کو بھی عنایت فرمایا:

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا ؛

عمر رضؓ نے اس پر عرض کیا کہ آپؐ یہ مجھے پہننے کے لیے عنایت فرما رہے ہیں، حالانکہ آپ خود عطارد کے حلوں کے بارے میں جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمھیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔ چنانچہ عمر رضؓ نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں مقیم تھا۔

۲۴۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ ؛

۲۴۲۶ - ہم سے ابو جعفر محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضؓ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر نہیں گئے (بلکہ باہر ہی سے واپس چلے آئے) اس کے بعد علی رضؓ گھر آئے تو فاطمہ رضؓ نے ان سے اس کا ذکر کیا (کہ حضور اکرمؐ گھر میں تشریف نہیں لائے) علی رضؓ نے اس کا ذکر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ لٹکا دیکھا تھا (اس لیے واپس چلا آیا) حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے دنیا (کی آرائش و زیبائش) سے کیا سروکار! علی رضؓ نے آکر فاطمہ رضؓ سے حضور اکرمؐ کی گفتگو کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ آں حضورؐ مجھے جس طرح کا چاہیں اس سلسلے میں حکم فرمائیں (آں حضورؐ کو جب یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ فلاں گھرانے میں اسے بھجوا دیں، انھیں ضرورت ہے[1]۔

۲۴۲۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي ؛

۲۴۲۷ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبد الملک بن میسرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا، لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے (اپنے گھر کی) عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔

## باب ۱۶۳۴ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ أَعْطُوهَا آجَرَ وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ وَقَالَ

۱۶۳۴ - مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ابراہیم ؑ نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ یا (یہ کہا کہ) ظالم حکمران تھا۔ اس بادشاہ نے کہا کہ انھیں (ابراہیم ؑ) کو آجر (حضرت ہاجرہ رضؓ) کو دے دو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (خیبر کے یہودیوں کی طرف سے) ہدیہ کے

[1] دروازہ پر کپڑا لٹکانا ناجائز نہیں تھا، لیکن فاطمہ رضؓ آپ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کو ان سے غایت درجہ محبت ہے۔ اس لیے آپؐ دنیا میں جس طرح ہر طرح کی آرائش و زیبائش سے الگ ہو کر رہنا چاہتے ہیں وہی ان کے لیے بھی آپ نے پسند فرمایا اور اسی لیے ناگواری کا اظہار فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَبُوْ حُمَيْدٍ أَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ .

طور پر بکری کا ایسا گوشت پیش کیا گیا تھا جس میں زہر[لہ] تھا (دشمنی میں) ابو حمید نے بیان کیا کہ ایلہ کے حکمران نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفید خچر اور چادر ہدیہ کے طور پر بھیجی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لکھوایا تھا کہ وہ اپنی قوم کے حکمران کی حیثیت سے باقی رہے (کیونکہ اس نے جزیہ دینا منظور کر لیا تھا)۔

۲۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض إِنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۴۲۸ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دبیز قسم کے ریشم کا ایک جبہ ہدیہ کے طور پر پیش کیا گیا، حضور اکرم اس کے استعمال سے (مردوں کو) منع فرماتے تھے۔ صحابہ کو بڑی حیرت ہوئی (کہ کتنا عمدہ ریشم ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تمہیں اس پر حیرت ہے) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ رض کے رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ سعید نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ دومہ (تبوک کے قریب ایک مقام) کے اکیدر (نصرانی) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تھا (یعنی جس ہدیہ کا ذکر اس حدیث میں ہے)۔

۲۴۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۴۲۹ - ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر پڑا ہوا بکری کا گوشت لائی۔ حضور اکرم نے اس میں سے کچھ کھایا (لیکن فوراً ہی فرمایا کہ اس میں زہر پڑا ہوا ہے) پھر جب اسے لایا گیا (اور اس نے زہر ڈالنے کا اعتراف بھی کر لیا) تو کہا گیا کہ کیوں نہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن حضور اکرم ؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس زہر کا اثر میں نے ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تالو میں محسوس کیا۔

۲۴۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

۲۴۳۰ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے

[لہ] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں ایک صحابی بشر بن براء رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے پہلے حضور اکرم ؐ نے انتقام لینے سے روکا کیونکہ آپ اپنی ذات کا انتقام لینا پسند نہیں کرتے تھے لیکن بعد میں جب اسی زہر کی سمیت کی وجہ سے بشر کا انتقال ہو گیا تو آپ نے قصاص میں اس عورت کو قتل کرا دیا، کیونکہ یہ اسلام کا قانون ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رضؓ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِیْنَ وَمِائَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُّشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلٰثِيْنَ وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَهٗ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا کسی کے ساتھ کھانے کی کوئی چیز بھی ہے۔ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا پھر ایک دراز قد مشرک بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، یہ بیچنے کے لیے ہے یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں، بیچنے کے لیے ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ پھر وہ ذبح کی گئی۔ حضور اکرمؐ نے اس کی کلیجی بھوننے کے لیے کہا، بخدا، ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو آپ نے اس کلیجی میں سے کاٹ کے دیا جو موجود تھے انھیں تو آپ نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔ او کما قال۔

## بَابُ ۱۶۳۵ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ۔ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ۔

۱۶۳۵۔ مشرکوں کو ہدیہ[1] دینا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: "جو لوگ تم سے دین کے بارے میں لڑے نہیں اور نہ تمھیں تمھارے گھروں سے انھوں نے نکالا ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے معاملہ میں انصاف کرنے سے تمھیں روکتا نہیں ہے۔"

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ رَاٰى عُمَرُ رضؓ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَآءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ اَلْبَسُهَا

۲۴۳۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں حلہ بک رہا ہے تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ یہ حلہ خرید لیجیے تاکہ جمعہ کے دن اور جب کوئی وفد آئے تو آپؐ اسے پہنا کریں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے حلے آئے اور آپ نے ان میں سے ایک حلہ عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ میں اسے کس طرح پہن سکتا ہوں

[1] جس طرح مشرکوں یعنی غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، انھیں ہدیہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر کوئی غیر مسلم دار الحرب میں رہتا ہے اور جس ملک کا وہ باشندہ ہے مسلمان ملک کا تعلق اس کے ساتھ غیر دوستانہ ہے یا جنگ کے سے حالات چل رہے ہیں تو کسی مسلمان کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسا ہدیہ دار الحرب کے غیر مسلم باشندوں کو دے جو لڑائی وغیرہ میں کارآمد ہو سکتا ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهِ عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ ۔

جب کہ آپ خود ہی اس کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرما چکے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، تم اسے بیچ دو یا کسی غیر مسلم کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکے اپنے ایک بھائی کے یہاں بھیج دیا جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔

٢٤٣٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ ۔

۲۴۳۲۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میری والدہ جو مشرک تھیں میرے یہاں آئیں[1]۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت خواہشمند ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

## بَابٌ ١٦٣٦ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ ۔

## ۱۶۳۶۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنا دیا ہوا ہدیہ یا صدقہ واپس لے۔

٢٤٣٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ۔

۲۴۳۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام اور شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینا ایسا ہے جیسے اپنی کی ہوئی قے چاٹنا۔

٢٤٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ ۔

۲۴۳۴۔ ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم مسلمانوں کو برے عادات واطوار نہ اختیار کرنے چاہئیں، اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی قے چاٹتا ہے۔

---

۱؎ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی والدہ کا نام قتیلہ بنت عبد العزیٰ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں جاہلیت کے زمانے میں طلاق دے دی تھی اور وہ مشرکہ تھیں۔ حضرت اسماء کے پاس زبیب، گھی وغیرہ کا ہدیہ لے کر آئی تھیں۔ روایتوں میں ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کا ہدیہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور انہیں اپنے گھر آنے کی بھی اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے پوچھا تو آپ نے اُنھیں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن معاملت کا حکم دیا تھا۔ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ؞

۲۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى بْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ ؞

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

## بَابُ ۱۶۳۸ مَا قِيلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا ؞

۲۴۳۵ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے (ایک شخص کو) دیا جسے میں نے گھوڑا دیا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (اور کوئی دیکھ بھال نہیں کی) اس لیے میرا ارادہ ہوا کہ اس سے اپنا گھوڑا خرید لوں، میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ شخص گھوڑا سستے داموں پر بیچ دے گا۔ لیکن جب میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو، خواہ تمھیں ایک ہی درہم میں کیوں نہ دے۔ کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی قے چاٹتا ہے (حدیث پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے)۔

۲۴۳۶ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ ابن جدعان کے مولیٰ بنو صہیب نے دعویٰ کیا کہ دو مکان اور ایک حجرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیبؓ کو عنایت فرمایا تھا (جو وراثت میں انھیں ملنا چاہیے) خلیفہ مروان بن حکم نے پوچھا کہ تمھارے حق میں اس دعویٰ پر شاہد کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ ابن عمرؓ۔ مروان نے آپ کو بلوایا تو آپ نے شہادت دی کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب رضؓ کو دو مکان اور ایک حجرہ دیا تھا اور مروان نے آپ کی شہادت پر فیصلہ ان کے حق میں کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

## ۱۶۳۸ ۔ عمریٰ اور رقبیٰ کے سلسلے کی روایات[1]

کسی نے اگر کہا کہ (میں نے عمر بھر کے لیے تمھیں یہ مکان دیا تو اسے عمریٰ کہتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر بھر کے لیے) مکان میں نے اس کی ملکیت میں دے دیا "استعمرکم فیہا" کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے تمھیں زمین میں بسایا۔"

---

[1] عمریٰ اور رقبیٰ یہ دونوں عقد جاہلیت میں رائج تھے۔ ایک شخص دوسرے سے یہ کہتا کہ جب تک تم زندہ ہو یہ مکان تمھارا ہے تو حنفیہ کی تفسیر کے مطابق یہ ایک طرح کا ہبہ سمجھا جائے گا اور کہنے کے مطابق عمر بھر دوسرا شخص اسے استعمال کر سکے گا۔ رقبیٰ کی صورت یہ تھی کہ کوئی شخص کہتا، یہ میرا گھر ہے۔ اگر میں پہلے مر گیا تو تم اسے لے لینا لیکن اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو پھر میرا ہی رہے گا۔ فقہا کے یہاں اس باب میں تفصیلات ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس مفہوم کے لیے ان الفاظ کا استعمال ہوتا تھا ضروری نہیں کہ بعد میں بھی بعینہ وہی اس کا مفہوم رہا ہو۔ غالباً ائمہ کے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ ؛

۲۴۳۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کا ہوجاتا ہے جسے ہبہ کیا گیا ہو۔

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۴۳۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے نضر بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے اور عطاء نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح۔

## بَابُ ۱۶۳۹ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ ؛

## ۱۶۳۹۔ جس نے کسی سے گھوڑا مستعار لیا ؟

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ؛

۲۴۳۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینے پر (دشمن کے حملے کا) خوف تھا، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا جس کا نام مندوب تھا، مستعار لیا، پھر آپ اس پر سوار ہوئے (اور حالات کا جائزہ لینے کے لیے مدینہ سے باہر تشریف لے گئے، صحابہ بھی ساتھ تھے) پھر جب واپس ہوئے تو فرمایا ہمیں تو کوئی خطرہ کی بات محسوس نہیں ہوئی، البتہ یہ گھوڑا سمندر کی طرح (تیز دوڑتا) تھا۔

***

## بَابُ ۱۶۴۰ الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

## ۱۶۴۰۔ دلہن کے زفاف کے لیے کوئی چیز مستعار لینا۔

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ ؛

۲۴۴۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ قطر زمین کا ایک دبیز (کھردرا کپڑا) کی قمیص پہنے ہوئے تھیں انھوں نے (مجھ سے) فرمایا، ذرا نظر اٹھا کے میری اس باندی کو تو دیکھو، اسے گھر میں یہ کپڑا پہننے سے انکار ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے پاس اسی کی ایک قمیص تھی جب کوئی لڑکی دلہن بنائی جاتی تو میرے یہاں آدمی بھیج کر وہ قمیص منگا لیتی تھی۔[1]

---

[1] آج بھی اس کا رواج ہے کہ غریب اور محتاج لوگ اپنی شادی بیاہ کے مواقع پر بہت سی چیزیں مستعار لیتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ خرید سکیں۔ عرب میں بھی یہ رواج تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بتانا چاہتی ہیں کہ اب اپنے گھر میں جس طرح کے کپڑے پہننے سے انکار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں وہی کپڑا شادی کے مواقع پر مستعار دیا جاتا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



## باب ۱۶۴۱ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

۲۴۴۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ ۔

۲۴۴۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ ۔

۲۴۴۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبِي

## ۱۶۴۱ ۔ منیحہ کی فضیلت [1]

۲۴۴۱ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ہی عمدہ ہے ہدیہ اس دودھ دینے والی اونٹنی کا جس نے ابھی حال ہی میں بچہ جنا ہو اور دودھ دینے والی بکری کا جو صبح و شام اپنے دودھ سے برتن بھر دیتی ہے۔

۲۴۴۲ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ کیا ہی عمدہ صدقہ ہے (دودھ دینے والی اونٹنی کا)[2]

۲۴۴۳ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رض نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ تھا، انصار زمین اور جائداد والے تھے انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ کر لیا کہ وہ اپنے اموال میں سے انھیں ہر سال پھل دیا کریں گے اور اس کے بدلے میں مہاجرین ان کے باغات میں کام کیا کریں گے۔ انس رض کی والدہ ام سلیم جو عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی بھی والدہ تھیں، نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک باغ ہدیۃً دیا تھا لیکن آں حضور نے وہ باغ اپنی مولاۃ ام ایمن رض کو جو اسامہ بن زید رض کی والدہ تھیں عنایت فرما دیا تھا۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رض نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کے یہودیوں کے استیصال سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے ہدایا واپس کر دیئے جو انھوں نے پھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ (کیونکہ اب مہاجرین کے پاس بھی خیبر کی غنیمت میں سے مال آگیا تھا۔) آنحضور نے انس رض کی والدہ کا باغ بھی واپس کر دیا اور ام ایمن رض کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرمائے۔ احمد بن شبیب نے بیان کیا کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں یونس نے اسی طرح (البتہ اپنی روایت

---

[1] منیحہ، دودھ دینے والی اونٹنی یا کسی بھی ایسے جانور کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے شخص کو کوئی ہدیہ کے طور پر اس کا دودھ پینے کے لیے دے۔

[2] یہ ملحوظ رہے کہ منیحہ، ہمارے عام اور مشہور مفہوم کے اعتبار سے صدقہ نہیں ہے بلکہ یہ حسن معاملت اور صلہ رحمی کے باب سے تعلق رکھتا ہے حدیث میں صدقہ کا مفہوم بہت عام ہے۔ آپ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ میٹھی بات کو بھی صدقہ کہا گیا ہے اور ہر مناسب اور اچھے طرز عمل کو صدقہ کہا گیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عن يونس بهذا وقال مكانهن من خالصه ؞

۲۴۴۳ - حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس حدثنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن أبي كبشة السلولي سمعت عبد الله بن عمرو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعون خصلة أعلاهن منيحة العنز ما من عامل يعمل بخصلة منها رجاء ثوابها وتصديق موعودها إلا أدخله الله بها الجنة قال حسان فعددنا ما دون منيحة العنز من رد السلام وتشميت العاطس وإماطة الأذى عن الطريق ونحوه فما استطعنا أن نبلغ خمس عشرة خصلة ؞

۲۴۴۴ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي قال حدثني عطاء عن جابر رضي الله عنه قال كانت لرجال منا فضول أرضين فقالوا نؤاجرها بالثلث والربع والنصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه فإن أبى فليمسك أرضه وقال محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي حدثني الزهري حدثني عطاء بن يزيد حدثني أبو سعيد قال جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن الهجرة فقال ويحك إن الهجرة شأنها شديد فهل لك من إبل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم قال فهل تمنح منها شيئا قال نعم قال فتحلبها يوم ورودها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا ؞

میں بجائے مکانہن من حائدتہ کے، مکانہن من خالصہ بیان کیا

۲۴۴۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن عطیہ نے، ان سے ابوکبشہ سلولی نے اور انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چالیس خصلتیں، جن میں سب سے اعلیٰ وارفع دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ کرنا ہے ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی عامل ہو گا ثواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔ حسان نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری کے ہدیہ کو چھوڑ کر ہم نے سلام کا جواب، چھینکنے والے کا جواب اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے وغیرہ کا شمار کیا، لیکن پندرہ خصلتوں سے زیادہ ہم نہ شمار کر سکے۔

۲۴۴۴ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کے پاس فاضل زمین بھی تھی، انھوں نے کہا کہ تہائی یا چوتھائی یا نصف کی بٹائی پر ہم کیوں نہ اُسے دے دیا کریں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بونا چاہیئے! یا پھر کسی اپنے بھائی کو ہدیہ کر دینا چاہیے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر اپنی زمین اپنے پاس ہی رکھے رہے (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے) اور محمد بن یوسف نے بیان کیا۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ہجرت کے لیے پوچھا، آں حضورؐ نے فرمایا، خدا تم پر رحم کرے، ہجرت تو بڑا ہی دشوار مرحلہ ہے، تمھارے پاس اونٹ بھی ہے انھوں نے کہا کہ جی ہاں، آپؐ نے دریافت فرمایا، اور اس کا صدقہ (زکوٰۃ) بھی ادا کرتے ہو؟ انھوں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، اس میں سے کچھ ہدیہ بھی دیتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، تو تم اسے پانی پلانے کے لیے گھاٹ پر لے جانے کے لیے دوہتے ہو گے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں! پھر آپؐ نے فرمایا کہ سات سمندر پار بھی تم اگر عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے عمل میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گا

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا ۔

۲۴۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاؤس نے بیان کیا کہ مجھ سے ان میں سب سے زیادہ اس (مخابرہ) کے جاننے والے نے حدیث بیان کی۔ ان کی مراد ابن عباس رضی سے تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایسے کھیت کی طرف گئے جس کی کھیتی لہلہا رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا ہے؟ صحابہ رض نے بتایا کہ فلاں نے اسے کرایہ پر لیا ہے اس پر حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر وہ ہدیۃً دے دیتا تو اس سے بہتر تھا کہ اس پر متعین رقم وصول کرے

## باب ۱۶۴۲ إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هَذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هَذِهِ عَارِيَةٌ وَإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ ۔

۱۶۴۲۔ عرف عام کے مطابق کسی نے دوسرے شخص سے کہا کہ یہ باندی میں نے تمہاری خدمت کے لیے دی تو جائز ہے بعض حضرات نے کہا کہ باندی عاریت ہوگی اور اگر یہ کہا کہ میں نے تمہیں یہ کپڑا پہننے کے لیے دیا تو کپڑا ہبہ ہوگا[1]

۲۴۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ ۔

۲۴۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو انھیں بادشاہ نے آجر کو (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) عطیہ میں دیا۔ پھر وہ واپس ہوئیں (اور ابراہیم ؑ سے) کہا دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک باندی بھی خدمت کے لیے دی۔ ابن سیرین نے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بادشاہ نے ہاجرہ کو ان کی خدمت کے لیے دیا تھا۔

## باب ۱۶۴۳ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا ۔

۱۶۴۳۔ جب کسی شخص کو گھوڑا سواری کے لیے ہدیہ کر دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہوتا ہے (کہ اسے واپس نہیں لیا جا سکتا) لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ واپس لیا جا سکتا ہے

* * *

۲۴۴۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ

۲۴۴۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، انھوں نے زید بن اسلم سے پوچھا تھا تو انھوں نے

[1] یعنی اس طرح کے معاملات کا فیصلہ عرف عام کے مطابق ہوگا۔ باندی کسی کو خدمت کے لیے دینے کا مفہوم اس زمانے میں عاریت لیا جاتا تھا۔ اور کپڑا پہننے کے لیے دینے سے مراد ہبہ ہوتا تھا، اس لیے اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قال سمعت ابي يقول قال عمر رضي الله عنه حملت على فرس في سبيل الله فرأيته يباع فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتر ولا تعد في صدقتك

بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک شخص کو دے دیا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ وہ اسے بیچ رہے ہیں۔ اس لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (اسے خریدنے کے متعلق) لیکن آپ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو نہ خریدو، اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

بسم الله الرحمن الرحيم

# كتاب الشهادات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# گواہوں کے مسائل

باب ۱۶۴۴ ما جاء في البينة على المدعي لقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا تداينتم بدين إلى أجل مسمى فاكتبوه وليكتب بينكم كاتب بالعدل ولا يأب كاتب أن يكتب كما علمه الله فليكتب وليملل الذي عليه الحق وليتق الله ربه ولا يبخس منه شيئا فإن كان الذي عليه الحق سفيها أو ضعيفا أو لا يستطيع أن يمل هو فليملل وليه بالعدل واستشهدوا شهيدين من رجالكم فإن لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء أن تضل إحداهما فتذكر إحداهما الأخرى ولا يأب الشهداء إذا ما دعوا ولا تسأموا أن تكتبوه صغيرا أو كبيرا إلى أجله ذلكم أقسط عند الله وأقوم للشهادة وأدنى ألا ترتابوا إلا أن تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم فليس عليكم جناح ألا تكتبوها

۱۶۴۴۔ گواہوں کا پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "اے ایمان والو! جب ادھار کا معاملہ کسی مدت متعین تک کے لیے کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔ اور لازم ہے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے، جیسا کہ اللہ نے اسے سکھا دیا ہے، پس چاہیے کہ وہ لکھ دے اور چاہیے کہ وہ شخص لکھوائے جس کے ذمے حق واجب ہے اور چاہیے کہ وہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پھر اگر وہ جس کے ذمے حق واجب ہے عقل کا کوتاہ ہو یا یہ کہ کمزور ہو اور اس قابل نہ ہو کہ وہ خود لکھوا سکے تو لازم ہے کہ اس کا کارکن ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ کر لیا کرو۔

پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو تاکہ ان دو عورتوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے، اگر کوئی ایک ان دونوں میں سے بھول جائے۔ اور گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور اس معاملت کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، اس کی میعاد تک لکھنے سے اکتا نہ جاؤ یہ کتاب اللہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ قرین عدل ہے اور شہادت کو درست تر رکھنے والی ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس کی کہ تم شبہ میں نہ پڑو، بجز اس کے کہ کوئی سودا دست بدست ہو جسے تم باہم لیتے ہی رہتے ہو۔ سو تم پر اس میں کوئی الزام نہیں کہ تم اسے نہ لکھو

وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

اور جب خرید و فروخت کرتے ہو تب بھی گواہ کر لیا کرو اور کسی کاتب اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہارے حق میں ایک گناہ شمار ہوگا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے رہو، چاہے وہ تمہارے یا (تمہارے) والدین اور عزیزوں کے خلاف ہو۔ وہ امیر ہو یا مفلس اللہ (بہرحال) دونوں سے زیادہ حق دار ہے، تو خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا کہ (حق سے) ہٹ جاؤ اور اگر تم کجی کرو گے یا پہلوتہی کرو گے تو جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے خوب خبردار ہے۔

**باب ۱٦۴۵** اِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ اَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَقَالَ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا ۔

**۱٦۴۵۔** ایک شخص دوسرے کے اچھے عادات و اطوار بیان کرنے کے لیے اگر صرف یہ کہے کہ ہم تو اس کے متعلق اچھا ہی جانتے ہیں یا یہ کہے کہ میں اس کے متعلق صرف اچھی ہی بات جانتا ہوں[1]

**۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا** حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّاُسَامَةَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَامِرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَقَالَ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيْرَةُ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ

**۲۴۴۹۔** ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان نے حدیث بیان کی، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں عروہ بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق خبر دی اور ان کی باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں میں تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو اپنی بیوی (عائشہ رض) کو اپنے سے جدا کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے بلایا، کیونکہ وحی اب تک آپ پر (اس سلسلے میں رہنمائی کے لیے) نہیں آئی تھی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو یہ فرمایا کہ آپ کی زوجہ مطہرہ (عائشہ رض) میں ہم سوائے خیر کے اور کچھ نہیں جانتے اور بریرہ رض (ان کی خادمہ) نے کہا کہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتی جس سے ان پر عیب لگایا جا سکے، اتنی بات

[1] مقدمات کے لیے گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے اور گواہ کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عادل (اور اچھے عادات و اطوار کا آدمی ہو تاکہ اس کی گواہی پر اعتبار کیا جا سکے۔ اسلام نے مقدمات میں بنیادی طور پر گواہوں کے عادل اور نیک چلن ہونے پر بہت زور دیا ہے کیونکہ فیصلے میں بنیادی ہوتے ہیں۔ گواہوں کے حالات معلوم کرنے کے لیے دو طریقے ہیں، ایک تو یہی کہ حاکم کی عدالت میں کوئی قابل اعتماد اور گواہ کو جاننے والا شخص اس کی عدالت اور نیک چلنی کی گواہی دے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حکومت کے خفیہ آدمی گواہ کے متعلق پوری طرح معلومات حاصل کریں مصنف رح پہلے طریقے کے متعلق بتاتے ہیں کہ اگر کسی گواہ کی نیک چلنی بیان کرتے ہوئے کوئی شخص صرف اتنا کہے کہ میں اس کے متعلق اچھی ہی بات جانتا ہوں تو اتنی بات بھی اس پر اعتبار کے لیے کافی ہوگی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنَا مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا ؛

ضروری ہے کہ وہ نوعمر لڑکی ہیں (اور اسی نوعمری کی وجہ سے بعض اوقات) تنی غافل ہو جاتی ہیں کہ) آٹا گوندھتی ہیں اور پھر جاکے سو رہتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تہمت کے جھوٹ ثابت ہونے کے بعد) فرمایا، ایسے شخص کی طرف سے کون عذر خواہی کرے گا جو میری بیوی کے بارے میں بھی مجھے اذیت پہنچاتا ہے بخدا اپنے گھر میں میں نے سوائے خیر اور کچھ نہیں دیکھا اور (وہ بھی اس تہمت میں) لوگ ایک ایسے شخص کا نام لیتے ہیں جن کے متعلق بھی مجھے خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں (حدیث افک تفصیل کے ساتھ بعد میں آئے گی)۔

بَابٌ ١٦٤٦ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِيْ . وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ لَمْ يُشْهِدُوْنِيْ عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا ؛

۱۶۴۶۔ چھپے ہوئے آدمی کی شہادت، عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا کہ جھوٹے اور فریبی کے ساتھ ایسی صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔ شعبی، ابن سیرین عطاء اور قتادہ نے فرمایا کہ سننا بھی شہادت کے لیے کافی ہے اور حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسے اس طرح کہنا چاہیے کہ اگرچہ ان لوگوں نے مجھے گواہ نہیں بنایا ہے لیکن میں نے اس اس طرح سنا ہے۔

۲۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ ؛

۲۴۵۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہ سالم نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باغ کے اندر داخل ہوئے تو آپ درختوں کی آڑ میں چھپ کر چلنے لگے، آپ چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھنے نہ پائے اور اس سے پہلے آپ اس کی باتیں سن سکیں۔ ابن صیاد ایک روئی دار چادر میں زمین پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ درخت کی آڑ لیے آ رہے ہیں اور کہنے لگی اے صاف! یہ محمد آ رہے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اسے اپنے حال پر رہنے دیتی تو بات ظاہر ہو جاتی [1]

۲۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ

۲۴۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ قرظی رضی

[1] ابن صیاد ایک یہودنژاد لڑکا تھا، کچھ نیم مجنون سا عجیب و غریب قسم کی باتیں کیا کرتا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ تنہائی میں اسے خود سے باتیں کرتے ہوئے دیکھیں کہ کیا بات ہے۔ اس کے واقعات احادیث میں بکثرت ہیں اور آئندہ ان کی مزید تفصیلات آئیں گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کی زوجیت میں تھی پھر انھوں نے طلاق دے دی اور طلاق قطعیت کے ساتھ دی (تین طلاق)، پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رض سے شادی کی، لیکن ان کے پاس تو اس کپڑے کے چھور کی طرح ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ لیکن تم اس وقت تک (اب ان سے شادی نہیں کر سکتیں جب تک تم عبدالرحمٰن بن زبیر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمھارا مزا نہ چکھ لیں۔ اس وقت ابوبکر صدیق رض خدمت نبوی میں موجود تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر اپنے لیے (اندر آنے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے، انھوں نے کہا، ابوبکرؓ! کیا اس عورت کو نہیں دیکھتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس طرح باتیں زور زور سے کہہ رہی ہے[1]

## بَابٌ ۱۶۴۷ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شُهُودٌ

بِشَيْءٍ فَقَالَ آخَرُونَ مَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةٍ يُقْضَى بِالزِّيَادَةِ.

۱۶۴۷۔ جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملے میں گواہی دیں اور دوسرے گواہ یہ کہہ دیں کہ ہمیں اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں تو فیصلہ اسی کے قول کے مطابق ہوگا جس نے گواہی دی ہوگی۔ حمیدی نے فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے بلال رض نے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور فضل رض نے فرمایا تھا کہ آپ نے نماز (کعبہ کے اندر) نہیں پڑھی ہے۔ تو تمام لوگوں نے بلال رض کی گواہی کو تسلیم کر لیا[2] اسی طرح اگر دو گواہوں نے اس کی گواہی دی کہ فلاں شخص کے فلاں پر ایک ہزار درہم ہیں اور دوسرے دو گواہوں نے گواہی دی کہ ڈیڑھ ہزار درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ کی گواہی دینے والوں کے قول کے مطابق ہوگا۔

۲۴۵۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ

۲۴۵۲۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی اور انھیں عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انھوں نے ابو اہاب بن عزیز کی لڑکی

---

[1] اس باب میں دو ایسے واقعات کا ذکر ہے جس میں سننے پر اعتماد کیا گیا ہے۔ ابن صیاد کی بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سننا چاہتے تھے کہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکے اور اپنے خاص رنگ میں گنگناتا اور بڑبڑاتا ہوا آپ اسے سن سکیں اور اس سے اس کے متعلق کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ دوسرا واقعہ رفاعہ رض کی بیوی کا ہے کہ ان کی گفتگو کو سن کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو توجہ دلائی۔ اس وقت نہ آپ نے انھیں دیکھا اور نہ انھوں نے آپ کو، اس کے باوجود آپ سمجھ گئے تھے کہ بولنے والی خاتون کون ہیں۔

[2] کیونکہ فضل ایک ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی بنیاد اس پر تھی کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا گویا اس سلسلے میں آپ کو چونکہ علم نہیں تھا اس لیے انکار کیا۔ اس کے برخلاف بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا اس لیے سب نے آپ ہی کی بات مانی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ ۞

سے شادی کی تھی۔ پھر ایک خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ عقبہ کو بھی میں نے دودھ پلایا ہے اور اسے بھی جس سے انھوں نے شادی کی ہے۔ عقبہ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور آپ نے مجھے پہلے اس سلسلے میں کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔ پھر انھوں نے آل ابو اہاب کے یہاں آدمی بھیجا کہ ان سے اس کے متعلق پوچھے (کیا واقعی مذکورہ خاتون نے ان کی بیوی کو دودھ پلایا؟) انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ انھوں نے دودھ پلایا ہے۔ عقبہ رضہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا۔ حضور اکرم نے فرمایا، اب کیا ہو سکتا ہے جب کہ کہا جا چکا (کہ دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں) چنانچہ آپ نے دونوں میں جدائی کرا دی اور ان کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا (حدیث پر نوٹ آئندہ آئے گا)۔

## بَابُ ۱۶۴۸ الشُّهَدَاءِ الْعُدُولِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ ۞

## ۱۶۴۸۔ عادل گواہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو گواہ بناؤ"۔ اور (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) "گواہوں میں سے جنھیں تم پسند کرو۔"

۲۴۵۳ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ ۞

۲۴۵۳۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا اور انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کا وحی کے ذریعہ مواخذہ ہو جاتا تھا (کہ کوئی اگر چھپ کر بھی جرم کرتا تو وحی کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا جاتا تھا) لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ہم صرف انھیں امور میں مواخذہ کر سکتے ہیں جو تمھارے عمل سے ہمارے سامنے ظاہر ہوں، اس لیے جو کوئی ہمارے سامنے خیر کا مظاہرہ کرے گا ہم اسے امن دیں گے اور اپنے قریب رکھیں گے، اس کے باطن سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہوگا کہ اس کا محاسبہ تو اللہ تعالیٰ کرے گا۔ اور جو کوئی ہمارے سامنے برائی کا مظاہرہ کرے گا تو ہم بھی اسے امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اس کی تصدیق کریں گے خواہ وہ یہی کہتا رہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

## بَابُ ۱۶۴۹ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ ؟

## ۱۶۴۹۔ تعدیل کے لیے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟[1]

[1] یعنی گواہوں کو عادل ثابت کرنے کے لیے جو گواہی عدالت میں لی جائے گی تو اس کے لیے کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ تو کہتے ہیں کہ کم از کم دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مزکی عادل اور ذمہ دار ہے تو ایک شہادت بھی کافی ہو سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۵۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ

۲۴۵۴ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی، یا اس کے سوا اور الفاظ اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لیے (کہے، راوی کو شبہ ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! آپ نے اس جنازہ کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی اور پہلے جنازہ پر بھی یہی فرمایا! اس پر حضور نے فرمایا کہ مومن قوم کی شہادت (اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے) یہ لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۴۵۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

۲۴۵۵ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا تو یہاں وبا پھوٹی ہوئی تھی لوگ بڑی تیزی کے ساتھ مر رہے تھے۔ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ جنازہ گزرا لوگوں نے اس میت کی تعریف کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا گزرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی، عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا، امیر المومنین! کیا واجب ہوئی؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی اچھائی کی شہادت دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرتا ہے۔ ہم نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اور اگر تین دیں؟ آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی! ہم نے پوچھا اور اگر دو آدمی دیں؟ فرمایا دو پر بھی! ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا تھا۔

## بَابٌ ۱۶۵۰ الشَّهَادَةُ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتُ فِيهِ

## ۱۶۵۰ - نسب، مشہور رضاعت، اور پرانی موت کی شہادت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ (ابولہب کی باندی) نے دودھ پلایا تھا، اور اس پر اعتماد۔

۲۴۵۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ

۲۴۵۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں حکم نے خبر دی، انھیں عراک بن مالک نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد) افلح نے مجھ سے (گھر میں

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَلَمْ اٰذَنْ لَهُ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِيْنَ مِنِّيْ وَ اَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِيْ بِلَبَنِ اَخِيْ فَقَالَتْ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اَفْلَحُ ائْذَنِيْ لَهُ ۔

آنے کی) اجازت چاہی تو میں نے انھیں اجازت نہیں دی۔ انھوں نے کہا کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں، حالانکہ میں آپ کا (رضاعی) چچا ہوں، میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ تو انھوں نے بتایا کہ میرے بھائی (وائل) کی بیوی نے آپ کو میرے بھائی ہی کا دودھ پلایا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا تھا، انھیں (اندر آنے کی) اجازت دے دیا کرو۔

۲۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِيْ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ ۔

۲۴۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے حلال نہیں ہو سکتیں، جو چیزیں نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں، رضاعت کی وجہ سے بھی وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ یہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہیں۔[1]

۲۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔

۲۴۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی بکر نے، انھیں عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف فرما تھے عائشہ رض نے ایک صحابی رض کی آواز سنی جو (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ عائشہ رض نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرا خیال ہے یہ حفصہ رض کے رضاعی چچا ہیں، انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ صحابی آپ کے گھر میں (جس میں حفصہ رہتی ہیں) آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا خیال ہے یہ فلاں صاحب حفصہ کے رضاعی چچا ہیں پھر عائشہ رض نے بھی اپنے ایک رضاعی چچا کے متعلق پوچھا کہ اگر فلاں زندہ ہوتے تو کیا میرے پاس آ سکتے تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، رضاعت سے بھی وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ولادت کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۲۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا

۲۴۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی

[1] حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ کے چچا تھا، لیکن چونکہ عمر میں کوئی خاص فرق نہ تھا۔ اس لیے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پیتے تھے، حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھی دودھ پینے کا وہی زمانہ تھا اور دونوں حضرات نے ابو لہب کی باندی ثویبہ کا دودھ پیا تھا۔ حضرت حمزہ کی صاحبزادی جن کا نام امامہ یا عمارہ بتایا جاتا ہے کے متعلق یہ حدیث اسی بنیاد پر فرمائی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ.

انھیں اشعث بن شعثاء نے، انھیں ان کے والد نے، انھیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو میرے یہاں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا عائشہ رض! یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرے رضاعی بھائی ہیں آپ نے فرمایا عائشہ رض! اپنے بھائیوں کے متعلق سوچ لیا کرو، کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے ساتھ ہو[1] اس روایت کی متابعت ابن مہدی نے سفیان کے واسطے کی ہے۔

**باب ۱۶۵۱** وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى. وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

**۱۶۵۱۔** کسی پر زنا کی تہمت لگانے والے یا چور یا زانی کی گواہی[2]۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ان کی شہادت کبھی نہ قبول کرو، یہی لوگ فاسق ہیں۔ سوا ان کے جو توبہ کر لیں" اور صدق دل سے توبہ انسان کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔ عمر رض نے ابوبکرہ رض شبل بن معبد اور نافع کو مغیرہ رض پر تہمت لگانے کی وجہ سے کوڑے لگوائے تھے اور پھر ان کی توبہ قبول کرتی تھی اور فرمایا تھا کہ جو شخص توبہ کرے گا میں اس کی گواہی قبول کروں گا۔ عبد اللہ بن عتبہ، عمر بن عبد العزیز، سعید بن جبیر، طاؤس، مجاہد، شعبی عکرمہ، زہری، محارب بن دثار، شریح اور معاویہ بن قرہ رحمہم اللہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ ابوالزناد نے فرمایا کہ ہمارے یہاں مدینہ میں یوں ہی ہوتا ہے کہ جب کسی پر تہمت لگانے والا شخص اپنے کیے ہوئے سے توبہ کرے اور اس پر اللہ رب العزت سے مغفرت طلب کرے تو اس کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔ شعبی اور قتادہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب تہمت لگانے والے نے خود کو جھٹلا لیا تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے (حد قذف) اور پھر اس کی شہادت قبول کیا جایا کرے گی۔ ثوری نے فرمایا کہ غلام کو اگر رجم لی گواہی

---

[1] یعنی بچے کا اسی زمانہ میں کسی عورت کے دودھ پینے کا اعتبار ہے جب کہ بچے کی زندگی کے لیے وہ ضروری ہو۔ دودھ اس کا جزو بدن بنتا ہو اور اس کی بھوک ماں کے دودھ ہی سے جاتی ہو۔ یعنی مدت رضاعت جو دو سال یا تیس مہینے کی ہے اگر اس کے اندر دو بچے کسی ماں کا دودھ پئیں تو اس کا اعتبار ہوگا اور دونوں میں حرمت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔

[2] احناف کے نزدیک ان کی گواہی کسی وقت بھی قبول نہیں کی جا سکتی خواہ ان پر شرعی حد جاری کر دی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔ اگر کسی زمانے میں ایسے شخص کے حالات اچھے بھی ہو گئے پھر بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ شریعت نے ان کی جو سزا مقرر کی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی گواہی کبھی قبول نہ کی جائے لیکن امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر بعد میں کسی کے حالات اچھے ہو گئے اور اس نے توبہ بھی کر لی تو اس کی گواہی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دونوں فریق کا مستدل یہی آیت قرآنی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَإِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتَّى مَضَى خَمْسُونَ لَيْلَةً.

کی وجہ سے) کوڑے لگائے گئے اور پھر اسے آزاد کر دیا گیا تو اب اس کی گواہی جائز ہوگی۔ اسی طرح اگر سزا یافتہ کو قاضی بنا دیا گیا ہو تو اس کے فیصلے نافذ ہوں گے لیکن بعض[1] حضرات نے کہا ہے کہ جھوٹی تہمت لگانے والے کی گواہی درست نہیں ہے خواہ اس نے توبہ کیوں نہ کر لی ہو۔ پھر انھوں نے یہ بھی کہا کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے، لیکن اس صورت میں دو (تہمت لگانے کی وجہ سے) سزا یافتہ افراد کی گواہی پر اگر کسی نے نکاح کیا تو جائز ہے۔ انہیں بعض حضرات کے کہنے کے مطابق کسی نے اگر دو غلاموں کی گواہی پر نکاح کیا تو جائز نہیں ہوگا اور (انھیں نے آگے چل کر) سزا یافتہ (تہمت لگانے کی وجہ سے) غلام اور باندی (سب کی) رمضان کے رویت ہلال کی گواہی جائز قرار دے دی۔ اور تہمت لگانے والے کی توبہ کا علم کیسے حاصل ہوگا؟ (کہ اس کے بعد گواہی کی اسے اجازت دی جا سکے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زانی کو ایک سال تک کے لیے جلا وطن کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں سے گفتگو کرنے کی ممانعت کر دی تھی، یہاں تک کہ پچاس دن گزر گئے۔

---

[1] مراد امام ابو حنیفہ رح سے ہے۔ امام بخاری رح نے چونکہ اس مسئلے میں امام شافعی رح کا مسلک اختیار کیا ہے اس لیے اسی کے حق میں تمام دلائل انھوں نے جمع کر دیئے ہیں۔ مصنف رح امام ابو حنیفہ رح کے مسلک پر اعتراض کر رہے ہیں کہ اس باب میں ان کے قول میں خود تضاد اور تعارض ہے، کہیں تو وہ کہتے ہیں کہ تہمت لگانے والے کی شہادت جائز ہے اور کہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ مثلاً انھوں نے کہا کہ تہمت لگانے والے کی گواہی کسی صورت میں بھی قبول نہ کی جائے لیکن نکاح کے باب میں آئے تو انہیں کی گواہی کو جائز قرار دے دیا۔ اسی طرح انھوں نے کہا کہ نکاح کے لیے دو غلاموں کو اگر گواہ بنایا تو جائز نہ ہوگا۔ لیکن رؤیت ہلال کے مسئلے میں آئے تو غلام، باندی اور تہمت لگانے والے سب ہی کی گواہی کو جائز قرار دے دیا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مصنف رح کے سامنے احناف کا مسلک واضح نہیں ہے۔ تہمت لگانے والے کی شہادت کو جو امام صاحبؒ نے ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ اصل تو وہی ہے لیکن پھر جو انھوں نے نکاح کے سلسلے میں اسے نکاح کے منعقد ہونے کے لیے کافی قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گواہی کا جو اصل مقصد ہے کہ اس سے کسی دعوے کو ثابت کیا جائے، نکاح کے انعقاد میں یہ صورت نہیں ہے، امام صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ نکاح منعقد ہو جائے گا، اس لیے دعوے کے ثبوت اور کسی معاملے کے محض انعقاد میں جو واضح فرق ہے اس کی بنیاد پر گواہی کے جواز و عدم جواز کا فیصلہ ہوا ہے۔ تہمت لگانے والے کی جو شہادت ناقابل قبول قرار دی گئی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کی زندگی میں ایک ایسا واقعہ پیش آ گیا جس نے اسے اس قابل نہیں چھوڑا کہ اس کے قول اور شہادت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔ یہ وجہ نہیں کہ شہادت کی اس میں کوئی اہلیت ہی باقی نہیں رہی ہے کیونکہ شہادت کی اہلیت اصلاً تو بہرحال اس میں ہے۔ البتہ نکاح کے یہی شاہد اگر کسی نزاع کے موقع پر قاضی کی عدالت میں جا کر گواہی دیں تو ان کی گواہی رد کر دی جائے گی، کیونکہ ان کی گواہی سے کوئی دعویٰ ثابت نہیں کیا جا سکتا وہ تو ایک عقد تھا کہ اس میں شاہد بننے کے لیے بنیاد شاہد کا فقط مختار ہونا ہے جو تہمت لگانے والوں کو بھی حاصل ہے۔ رمضان کی رویت ہلال کے سلسلے میں مصنف رح نے جو کچھ کہا ہے وہ بھی قابل غور ہے کیونکہ اس کو حنفیہ شہادت کے باب میں مانتے ہی نہیں، بلکہ یہ صرف اخبار ہے اسی لئے رمضان کے چاند دیکھنے والوں کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ شہادت یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ اپنا بیان دیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۶۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۴۶۰۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی اور ان سے یونس نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ ایک خاتون نے فتح مکہ کے موقع پر چوری کر لی تھی۔ پھر انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور آپ کے حکم سے ان کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر انھوں نے اچھی طرح توبہ کر لی اور شادی کر لی۔ اس کے بعد وہ آتی تھیں تو میں ان کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کرتی تھی۔

۲۴۶۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيبِ عَامٍ.

۲۴۶۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے جو شادی شدہ نہ ہوں اور زنا کریں، یہ حکم تھا کہ انھیں سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔

## بَابٌ ۱۶۵۲ لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ.

## ۱۶۵۲۔ حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دینی چاہیے۔

۲۴۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رض قَالَ سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتٰى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ وَقَالَ حَرِيزٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ.

۲۴۶۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ابوحیان تیمی نے خبر دی، انھیں شعبی نے، اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے میرے والد سے، مجھے ایک چیز ہبہ دینے کے لیے کہا (پہلے تو کچھ ہچکچائے کیونکہ دوسری بیوی کے بھی اولاد تھی) پھر راضی ہو گئے اور مجھے وہ چیز ہبہ کر دی لیکن والدہ نے کہا کہ جب تک آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاملہ میں گواہ نہ بنائیں میں اس پر تیار نہ ہوں گی۔ چنانچہ والد میرا ہاتھ پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں ابھی نوعمر تھا۔ انھوں نے عرض کیا کہ اس لڑکے کی ماں عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا مجھ سے ایک چیز اسے ہبہ کرنے کے لیے کہہ رہی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اس کے علاوہ اور بھی تمھارے لڑکے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہیں۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا، مجھے حق کے خلاف معاملہ پر گواہ نہ بناؤ۔ ابوحریز نے شعبی کے واسطے سے یہ نقل کیا ہے "حق کے خلاف میں گواہی نہ دوں گا۔"

۲۴۶۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ

۲۴۶۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہدم بن مضرب سے سنا، کہا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ ؛

۲۴۶۴ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ ؛

**بَاب ۱۶۵۳** مَا قِيْلَ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَإِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ تَلْوٗا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ ؛

۲۴۶۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيْرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ رض

میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے بھی بعد آئیں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے یقین نہیں کہ آپ نے دو قرنوں (زمانوں) نے ذکر کے بعد یہ فرمایا تھا یا تین قرنوں کے ذکر کے بعد آپ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خیانت کریں گے اور ان پر کوئی اعتماد نہیں باقی رہ جائے گا، ان سے گواہی دینے کے لیے نہیں کہا جائے گا لیکن وہ گواہیاں دیتے پھریں گے، نذریں مانیں گے لیکن پوری نہ کریں گے اور ان میں عیش کوشی کا دور دورہ ہوگا۔

۲۴۶۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگوں کا زمانہ آئے گا جن کی زبان سے لفظ شہادت قسم سے پہلے نکل جائے گا اور قسم شہادت سے پہلے۔[1] ابراہیم رح نے بیان کیا کہ ہمارے بڑے شہادت اور عہد کا لفظ زبان سے نکالنے پر ہمیں مارتے تھے (تاکہ ہمیں قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے)۔

**۱۶۵۳۔ جھوٹی گواہی پر وعید۔** اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے" اور سچی گواہی کے چھپانے پر وعید، (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ) گواہی کو نہ چھپاؤ اور جس شخص نے گواہی کو چھپایا تو اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورۂ نساء میں کہ) اگر تم مروڑو گے اپنی زبانوں کو (جھوٹی) گواہی دے کر۔

۲۴۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر اور عبدالملک بن ابراہیم نے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ

[1] مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے کے معاملہ میں بالکل بے قابو ہوں گے۔ دلوں میں دین کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے گی اور جھوٹی سچی ہر طرح کی گواہی کے لیے انھیں تیار کیا جائے گا۔ اس معاملہ میں ان کی خفیف الحرکتی کا یہ عالم ہوگا کہ کہنا چاہیں گے لفظ شہادت اور زبان سے نکل جائے گی قسم۔ اسی طرح قسم کھانی چاہیں گے اور زبان سے نکلے گا لفظ شہادت۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُوْ عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ ؛

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی شہادت دینا (سب کبیرہ گناہ ہیں) اس روایت کی متابعت غندر، ابو عامر، بہز اور عبد الصمد نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے۔

۲۴۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَقَالَ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ؛

۲۴۶۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب (آنے والی بات کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے) آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، ہاں اور جھوٹی شہادت بھی، انھوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے (اپنے دل میں) کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔[1] اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے جریری نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۱۶۵۴ شَهَادَةُ الْأَعْمٰى وَأَمْرُهٗ وَنِكَاحُهٗ وَإِنْكَاحُهٗ وَمُبَايَعَتُهٗ وَقَبُوْلُهٗ فِي التَّأْذِيْنِ وَغَيْرِهٖ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهٗ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوْزُ فِيْهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض لَوْ شَهِدَ

۱۶۵۴ - نابینا کی گواہی[2]۔ (تصرفات میں) اس کا حکم، اس کا نکاح کرنا، دوسرے کسی کا نکاح کرانا، اس کی خرید و فروخت اس کی اذان وغیرہ اور اس کی طرف سے وہ تمام امور جو آواز سے سمجھے جا سکتے ہوں، کو قبول کرنا، قاسم، حسن، ابن سیرین، زہری، اور عطاء نے بھی نابینا کی گواہی کی اجازت دی ہے۔ شعبی نے فرمایا ہے کہ اگر وہ ذہین اور سمجھدار ہے تو اس کی گواہی جائز ہے۔ حکم نے فرمایا کہ بہت سی چیزوں میں اس کی شہادت جائز ہو سکتی ہے۔ زہری نے فرمایا، اچھا بتاؤ اگر ابن عباس رضی اللہ

[1] یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا معاملہ تھا کہ آپ ایک بات کو بار بار فرمانے لگے تو انھیں یہ خیال گزرا کہ اس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہوگی اور کاش اب آپ خاموش ہو جائیں اور اپنے کو زیادہ تکلیف میں نہ ڈالیں۔

[2] حنفی فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نابینا کی شہادت اگر حدود کیا ہے میں قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ شہادت کے اسباب میں عموماً بینائی کی ضرورت ہوتی ہے جن کا بیان مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ ان میں احناف کے یہاں بھی نابینا کی شہادت قبول کی جا سکتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَلٰی شَهَادَةٍ اَكُنْتَ تَرُدُّهٗ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يَبْعَثُ رَجُلًا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ وَيَسْاَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَاِذَا قِيْلَ لَهٗ طَلَعَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ يَسَارٍ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِيْ قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَاِنَّكَ مَمْلُوْكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَاَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَاَةٍ مُّنْتَقِبَةٍ ؎

کسی معاملہ میں شہادت دیں، تو تم اسے رد کر سکتے ہو؟ لے ابن عباس رضی اللہ عنہ جب نابینا ہو گئے تھے تو) سورج غروب ہونے کے وقت ایک شخص کو بھیجتے تھے (تاکہ آبادی سے باہر جا کر دیکھ آئیں کہ سورج پوری طرح غروب ہو گیا یا نہیں اور جب وہ آ کر غروب ہونے کی اطلاع دیتے تو) آپ افطار کرتے تھے۔ اسی طرح آپ طلوع فجر کے متعلق دریافت فرماتے اور جب آپ سے کہا جاتا کہ ہاں فجر طلوع ہو گئی ہے تو دو رکعت (سنتِ فجر) نماز پڑھتے تھے۔ سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضری کے لیے میں نے ان سے اجازت چاہی تو انہوں نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا سلیمان! اندر آ جاؤ کیونکہ تم غلام ہو، جب تک تم پر (مال کتابت میں سے) کچھ بھی باقی رہ جائے گا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نقاب پوش عورت کی شہادت جائز قرار دی تھی۔

ـــــــــــ

۲۴۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَاُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً اَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رض تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا ؕ

۲۴۶۷ - ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن مجید پڑھتے سنا تو فرمایا ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، مجھے انھوں نے اس وقت فلاں اور فلاں آیتیں یاد دلا دیں جنھیں میں فلاں فلاں سورتوں میں لکھوانا بھول گیا تھا۔ عباد بن عبد اللہ رحمہ نے اپنی روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں تہجد کی نماز پڑھی، اس وقت آپ نے عباد رضی اللہ عنہ کی آواز سنی کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، آپ نے پوچھا عائشہ رض! کیا یہ عباد کی آواز ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ عباد پر رحم فرمائیے۔

ـــــــــــ

لے آخر عمر میں حضرت ابن عباس رض نابینا ہو گئے تھے۔ زہری رحمۃ اللہ یہ چاہتے ہیں کہ نابینا کی گواہی قبول کی جا سکتی ہے اور اس پر وہ فرماتے ہیں کہ کیا کوئی شخص ابن عباس رض کی گواہی کو رد کر سکتا تھا، حالانکہ آخری عمر میں وہ بھی نابینا ہو گئے تھے۔ احناف کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے اصول و قوانین کسی انسان کی وجہ سے نہیں ٹوٹ سکتے، خواہ اس کی منزلت کتنی ہی بلند ہو، وہ کیوں نہ ہو۔ ہمارے مشہور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ایک موقع پر قبول نہیں کی، حالانکہ علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین تھے لیکن آپ نے اس پر کسی ناگواری کا اظہار نہیں کیا۔ اسلام کی تاریخ میں اس طرح کے واقعات بکثرت ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ جب نابینا آدمی دیکھ نہیں سکتا تو ان امور میں اس کی شہادت کس طرح قبول کی جا سکتی ہے جنھیں صرف دیکھ کر ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ آواز کے پہچاننے اور بعض امور میں اس کے معتبر ہونے کا جہاں تک تعلق ہے احناف نے اسے تسلیم کیا ہے لیکن بہرحال بہت سے امور ایسے ہیں جن میں آواز سے کام نہیں چلتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ۔

۲۴۶۸۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیتے ہیں، اس لیے تم لوگ کھاپی سکتے ہو (رمضان میں سحری) تا آنکہ (فجر کے لیے دوسری) اذان دی جائے۔ یا (یہ فرمایا) تا آنکہ ابن مکتوم رض کی اذان سن لو (جوان دنوں فجر کی اذان دیا کرتے تھے) ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے اور جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہیں دیتے تھے۔

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسٰى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ۔

۲۴۶۹۔ ہم سے زیاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن وردان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والد مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو، ممکن ہے آپ ان میں سے کوئی مجھے بھی عنایت فرمائیں۔ میرے والد (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہنچ کر) دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اور باتیں کرنے لگے۔ آں حضور ؐ نے ان کی آواز پہچان لی اور باہر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک قبا بھی تھی، آپ اس کی خوبیاں بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے ہی لیے الگ کر رکھی تھی صرف تمہارے ہی لیے۔

## باب ۱۶۵۵ شَهَادَةِ النِّسَاءِ۔ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ۔

۱۶۵۵۔ عورتوں کی شہادت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہی میں پیش کرو)"

۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلٰى. قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا۔

۲۴۷۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انھیں عیاض بن عبداللہ نے اور انھیں ابو سعید خدری رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے آدھے کے برابر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی تو ان کی عقل کا نقصان ہے۔

## باب ۱۶۵۶ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

وَقَالَ أَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ

۱۶۵۶۔ باندیوں اور غلاموں کی گواہی، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام اگر نیک چلن ہے تو اس کی شہادت جائز ہے۔
شریح اور زرارہ بن اوفیٰ نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے۔
ابن سیرین نے فرمایا کہ اس کی شہادت جائز ہے سوا اس صورت کے

www.sirat-e-mustaqeem.com



لِسَيِّدِهٖ وَاَجَازَهُ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُوْ عَبِيْدٍ وَاِمَاءٍ ۔

جب غلام اپنے مالک کے حق میں گواہی دے (کہ اس میں مالک کی طرفداری کا خطرہ ہے) حسن اور ابراہیم نے معمولی چیزوں میں غلام کی گواہی کی اجازت دی ہے۔ شریح نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص غلاموں اور باندیوں کی اولاد ہے۔

۲۴۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ اَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِيْ اِهَابٍ قَالَ فَجَاءَتْ اَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا ۔

۲۴۷۱۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ح اور ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی یا (یہ کہا کہ) میں نے یہ حدیث ان سے سنی کہ انھوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ایک سیاہ رنگ باندی آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ نے میری طرف سے رُخ پھیر لیا، میں نے پھر آپ کے سامنے جا کر اس کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا، اب (نکاح) کیسے باقی رہ سکتا ہے، جب کہ تمھیں ان خاتون نے بتا دیا ہے کہ انھوں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ آپ نے انھیں ام یحییٰ کو اپنے ساتھ رکھنے سے منع فرما دیا۔

## باب ۱۶۵۷ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ ۔

## ۱۶۵۷۔ رضاعی ماں کی شہادت۔

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ دَعْهَا عَنْكَ اَوْ نَحْوَهٗ ۔

۲۴۷۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سعید نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ایک خاتون سے شادی کی تھی، پھر ایک اور خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ اس لیے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب تمھیں بتا دیا گیا (کہ ایک ہی خاتون تم دونوں کی رضاعی ماں ہیں) تو پھر کیا صورت ہو سکتی ہے، اپنی بیوی کو اب اپنے سے جدا کر دو یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔

## باب ۱۶۵۸ تَعْدِيْلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا ۔

## ۱۶۵۸۔ عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی اچھی عادات و اطوار کے متعلق گواہی دینا۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاَفْهَمَنِيْ بَعْضَهٗ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ

۲۴۷۳۔ ہم سے ابو ربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی اور حدیث کے بعض (معانی و مقاصد) انھیں احمد نے سمجھائے تھے، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللَّيْثِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا وَوَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي وَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ

بن عتبہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ واقعہ بیان کیا جس میں تہمت لگانے والوں نے انھیں جو کچھ کہنا تھا، کہہ دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خود انھیں اس سے بری قرار دیا تھا۔ زہری نے بیان کیا کہ (زہری سے بیان کرنے والے، جن کا سند میں زہری کے بعد ذکر ہے) تمام راویوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا تھا۔ بعض راویوں کو بعض دوسرے راویوں سے حدیث زیادہ یاد تھی اور بیان بھی وہ زیادہ بہتر طریقہ پر کر سکتے تھے، بہرحال ان سب راویوں میں نے پوری طرح محفوظ کر لی تھی جسے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔ ان راویوں میں ہر ایک کی روایت سے دوسرے راوی کی روایت کی تصدیق ہوتی تھی (ان بیانات میں جن میں وہ مشترک رہے ہوں گے) ان کا بیان تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جن کا حصہ نکلتا، سفر میں وہی آپؐ کے ساتھ جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک غزوہ کے موقع پر جس میں آپؐ بھی شرکت کر رہے تھے آپؐ نے قرعہ اندازی کی اور حصہ میرا نکلا۔ اب میں آپؐ کے ساتھ تھی۔ یہ واقعہ پردے کی آیت کے نازل ہونے کے بعد کا ہے، اس لیے مجھے ہودج سمیت سوار کیا جاتا تھا اور اسی سمیت (سواری سے) اتارا جاتا تھا اور اس طرح ہم روانہ ہوئے تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے، تو ایک رات آپؐ نے کوچ کا اعلان کرا دیا۔ جب کوچ کا اعلان ہو رہا تھا تو میں (قضاء حاجت کے لیے تنہا) اٹھی اور قضاءِ حاجت کے بعد کجاوے کے قریب آگئی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ ٹٹولا تو میرا اظفار کے جزع کا ہار موجود نہیں تھا۔ اس لیے میں وہاں دوبارہ پہنچی (جہاں قضاء حاجت کے لیے گئی تھی) اور میں نے ہار کو تلاش کیا۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی اس عرصے میں وہ اصحاب جو مجھے سوار کرتے تھے آئے اور میرا ہودج اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا۔ وہ یہی سمجھے کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دنوں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں، بھاری بھرکم نہیں۔ گوشت ان میں زیادہ نہیں رہتا تھا۔ کیونکہ سب معمولی غذا کھاتی تھیں۔ اس لیے ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو انھیں اس کے بوجھ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا، میں یوں بھی نوعمر لڑکی تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے اونٹ کو ہانک دیا اور خود بھی اور خود بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ جب لشکر روانہ ہو چکا تو مجھے اپنا ہار ملا اور میں پڑاو کی جگہ آئی لیکن وہاں کوئی متنفس موجود

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا (يُفِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ) لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزِنَا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهْ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ

نہ تھا، اس لیے میں اس جگہ گئی جہاں پہلے میرا قیام تھا، میرا خیال تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو یہیں لوٹ کر آئیں گے (اپنی جگہ پہنچ کر) میں یونہی بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ثم زکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے تھے (تاکہ لشکریوں کی گری پڑی چیزوں کو اٹھا کر انھیں ان کے مالک تک پہنچائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ اسی کام کے لیے مقرر تھے) وہ میری طرف سے گزرے تو ایک سوئے انسان کا سایہ نظر پڑا اس لیے اور قریب پہنچے۔ پردہ کے حکم سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ ان کے انا للہ پڑھنے سے میں بیدار ہو گئی تھی۔ آخر انھوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے اگلے پاؤں کو موڑ دیا (تاکہ بلا کسی مدد کے میں خود سوار ہو سکوں) چنانچہ میں سوار ہو گئی۔ اب وہ اونٹ پر مجھے بٹھائے ہوئے وہ خود اس کے آگے آگے چلنے لگے، اسی طرح جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو لوگ بھری دوپہر میں آرام کے لیے پڑاؤ ڈال چکے تھے (اتنی ہی بات تھی جس کی بنیاد پر) جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اور تہمت کے معاملے میں پیش پیش عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا پھر ہم مدینہ آ گئے اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا خوب چرچا ہو رہا تھا۔ اپنی اس بیماری کے دوران مجھے اس سے بھی بڑا شبہ ہوتا تھا کہ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لطف و کرم بھی میں نہیں دیکھتی تھی جس کا مشاہدہ اپنی پچھلی بیماریوں میں کر چکی تھی۔ بس آپ گھر میں جب آتے تو سلام کرتے اور صرف اتنا دریافت فرما لیتے مزاج کیسا ہے؟ جو باتیں تہمت لگانے والے پھیلا رہے تھے ان میں سے کوئی بات مجھے معلوم نہیں تھی جب میری صحت کچھ ٹھیک ہوئی تو (ایک رات) میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئی۔ یہ ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی ہم صرف یہاں رات ہی میں آتے تھے، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ابھی ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلا نہیں بنے تھے۔ میدان میں جانے کے سلسلے میں (قضائے حاجت کے لیے) ہمارا طرز عمل قدیم عرب کی طرح تھا۔ میں اور ام مسطح بنت ابی رہم چل رہے تھے کہ وہ اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں اور ان کی زبان سے نکل گیا مسطح برباد ہو۔ میں نے کہا بری بات آپ نے زبان سے نکالی۔ ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں آپ، جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ وہ کہنے لگیں، اے جو کچھ ان سبھوں نے کہا ہے، وہ آپ نے نہیں سنا۔ پھر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی ساری باتیں سنائیں اور ان باتوں کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی۔ میں جب اپنے گھر واپس ہوئی تو رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ
کَیْفَ تِیکُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِی إِلَی أَبَوَیَّ قَالَتْ وَأَنَا
حِینَئِذٍ أُرِیدُ أَنْ أَسْتَیْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا
فَأَذِنَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَتَیْتُ
أَبَوَیَّ فَقُلْتُ لِأُمِّی مَا یَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ
یَا بُنَیَّةُ هَوِّنِی عَلَی نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللّٰہِ لَقَلَّمَا
كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِیئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ یُحِبُّهَا
وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَیْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَلَقَدْ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ
اللَّیْلَةَ حَتَّی أَصْبَحْتُ لَا یَرْقَأُ لِی دَمْعٌ وَلَا
أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ وَأُسَامَةَ
بْنَ زَیْدٍ حِینَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ یَسْتَشِیرُهُمَا
فِی فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَیْهِ
بِالَّذِی یَعْلَمُ فِی نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ
أُسَامَةُ أَهْلُكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَلَا نَعْلَمُ وَ
اللّٰہِ إِلَّا خَیْرًا وَأَمَّا عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ فَقَالَ
یَا رَسُولَ اللّٰہِ لَمْ یُضَیِّقِ اللّٰہُ عَلَیْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِیرٌ وَسَلِ الْجَارِیَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرِیرَةَ فَقَالَ
یَا بَرِیرَةُ هَلْ رَأَیْتِ فِیهَا شَیْئًا یُرِیبُكِ فَقَالَتْ
بَرِیرَةُ لَا وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَیْتُ
مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَیْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا
جَارِیَةٌ حَدِیثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِینِ فَتَأْتِی
الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ یَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ أُبَیٍّ ابْنِ سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ یَعْذِرُنِی مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِی أَذَاهُ فِی أَهْلِی فَوَاللّٰہِ
مَا عَلِمْتُ عَلَی أَهْلِی إِلَّا خَیْرًا وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا

صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیسا ہے مزاج؟ میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے والدین کے یہاں جانے کی اجازت دیجئے۔ اس وقت میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تحقیق کروں گی۔ آنحضورؐ نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔ اور میں جب گھر آئی تو میں نے اپنی والدہ سے ان باتوں کے متعلق پوچھا جو لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں انھوں نے فرمایا، بیٹی! اس طرح کی باتوں کی پروا نہ کرو، خدا کی قسم شاید ہی ایسا ہو کہ تجھ جیسی حسین و خوبصورت عورت کسی مرد کے گھر میں ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں۔ پھر بھی اس طرح کی باتیں نہ پھیلائی جایا کریں۔ میں نے کہا، سبحان اللہ! (سوکنوں کا کیا ذکر) وہ تو دوسرے لوگ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ وہ رات میں نے وہیں گذاری، صبح تک یہ عالم تھا کہ آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آئی۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو جدا کرنے کے سلسلے میں مشورہ کرنے کے لیے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا، کیونکہ وحی (اس سلسلے میں) اب تک نہیں آئی تھی۔ اُسامہ رضؓ کو آپؐ کی اپنے اہل کے ساتھ محبت کا علم تھا، اس لیے اسی کے مطابق مشورہ دیا اور کہا، آپؐ کی بیوی، یا رسول اللہ بخدا ہم ان کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ لیکن علی رضؓ نے فرمایا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر کوئی تنگی (اس سلسلے میں) نہیں کی ہے، عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ باندی سے بھی آپؐ دریافت فرما لیجئے۔ وہ سچی بات بیان کریں گی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا (عائشہ رضؓ کی خاص خادمہ) اور دریافت فرمایا، بریرہ رضؓ کیا تم نے عائشہ رضؓ میں کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے تمھیں شبہ ہوا ہو۔ بریرہ رضؓ نے عرض کیا، انھیں اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے ان میں ایسی کوئی چیز بھی نہیں دیکھی جس کا عیب میں ان پر لگا سکوں، اتنی بات ضرور ہے کہ وہ نوعمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور پھر (ان کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے) بکری آتی ہے اور کھا لیتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن (منبر پر) کھڑے ہو کر عبد اللہ بن اُبی بن سلول کے بارے میں مدد چاہی، آپؐ نے فرمایا کہ ایک ایسے شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی مجھے اذیت اور تکلیف دہی کا سلسلہ اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ چکا ہے، بخدا، اپنی بیوی کے بارے میں خیر کے سوا اور کوئی چیز مجھے معلوم نہیں (ان کی برأت تو دیکھئے کہ) نام بھی

مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا وَاللهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ وَاللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ

اس معاملے میں انھوں نے ایک ایسے آدمی کا لیا ہے جس کے متعلق بھی میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ خود میرے گھر میں جب بھی وہ آئے ہیں تو میرے ساتھ ہی آئے (یہ سن کر) سعد بن معاذ رض کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! واللہ میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص (جس کے متعلق تہمت لگانے کا آپ نے اشارہ فرمایا تھا) اوس سے ہوگا تو ہم اس کی گردن ماردیں گے (کیونکہ سعد بن معاذ رض قبیلہ اوس کے سردار تھے) اور اگر خزرج کا آدمی ہوا تو آپ ہمیں حکم دیں، جو بھی آپ کا حکم ہوگا، ہم تعمیل کریں گے۔ اس کے بعد سعد بن عبادہ رض کھڑے ہوئے جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے، حالانکہ اس سے پہلے آپ بہت صالح تھے، لیکن اس وقت (سعد بن معاذ رض کی بات پر) حمیت سے غصہ ہو گئے تھے اور کہنے لگے (سعد بن معاذ رض سے) خدا کے دوام و بقاء کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو، نہ تم اسے قتل کر سکتے ہو اور نہ تمہارے اندر اس کی طاقت ہے[1] پھر اسید بن حضیر رض کھڑے ہوئے

[1] سعد بن عبادہ رض مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج کے سردار اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ ساری ہی زندگی اسلام کی حمایت و نصرت میں گزری لیکن سعد بن معاذ رض کے مقابلہ میں جو بات آپ نے کہی اسے ہمیں دوسرے نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے حضرت عائشہ رض پر جو تہمت لگائی گئی تھی وہ بھی بہت سنگین تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے انتہائی صدمہ پہنچا تھا۔ حضور اکرم ص کی زندگی میں ایسے واقعات شاید ہی ملیں کہ آپ نے اپنے کسی ذاتی معاملہ میں صحابہ سے اس طرح مدد چاہی ہو۔ اگرچہ غور کیا جائے تو یہ واقعہ بھی آپ کا ذاتی نہیں رہ جاتا بلکہ خدا کے رسول اور پیغمبر ہونے کی وجہ سے یہ بھی دین اور پوری امت کا مسئلہ تھا۔ بہرحال حضور اکرم ص نے جب اس معاملہ کو صحابہ رض کے سامنے رکھا تو سعد بن معاذ رض نے اٹھ کر اپنی مدد اور قربانی کا یقین دلایا اس وقت کی گفتگو سے اور اس سے پہلے بھی کہ بات پھیل چکی تھی اور معلوم تھا لوگوں کو کہ تہمت لگانے میں پیش پیش کون ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رض نے سمجھا کہ روئے سخن قبیلہ اوس کی طرف ہے کیونکہ عبد اللہ بن ابی قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا تھا۔ ابھی چند سال کی بات تھی کہ اوس و خزرج ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے اور سال ہا سال کی باہم خونریز لڑائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں بغض و کینے کی جڑیں مضبوط کر دی تھیں۔ اسلام آیا تو یہ سب اس طرح ایک ہو گئے تھے جیسے ماضی میں کوئی واقعہ ہی پیش نہ آیا ہو۔ لیکن بہرحال پشتہا پشت کی دشمنی تھی۔ عربوں کی دشمنی! شکوک و شبہات کا پوری طرح ختم ہونا ممکن بھی نہ تھا جب سعد بن معاذ رض نے کھڑے ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مدد کا یقین دلایا تو سعد بن عبادہ رض نے سمجھا کہ یہ ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہیں اور اسی لیے یہ کلمات آپ کی زبان پر آ گئے۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ سعد بن عبادہ رض نے وہیں پر اس کا اظہار بھی فرما دیا تھا کہ اے معاذ! اس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہیں، بلکہ ان دشمنیوں کا بدلہ لینا چاہتے ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں ہم لوگوں میں باہم تھیں۔ تمہارے دل اب بھی صاف نہیں ہوئے ہیں اس پر سعد بن معاذ رض نے فرمایا کہ میرے دل کی بات اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس پس منظر کے بعد ابن عبادہ رض کے لب و لہجہ کی تلخی کی بنیاد مل جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رض کا بھی یہی مقصد ہے کہ ابن عبادہ بڑے صالح تھے لیکن غلط فہمی نے ان کی حمیت کو جگا دیا تھا ورنہ ظاہر ہے، اسلام کے معاملہ میں صحابہ نے اپنے خاندان اور ماں باپ کی بھی پروا نہیں کی یہ تو صرف قبیلہ کا معاملہ تھا لیکن جب مقابل کی طرف سے شکوک و شبہات ہوں اور ان کے لیے کسی نہ کسی درجہ میں بنیاد بھی ہو تو آدمی ایسی باتیں بھی کہہ جاتا ہے اور اس تمام بحث میں جاہلی عربوں کی حمیت، ان کا نہ ختم ہونے والا کینہ، اور معمولی سی بات پر اپنی جان نثار دینے والا جذبہ جس کے نتیجہ میں ذرا سی بات صدیوں باقی رہنے والی خوں ریز جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہیں ملحوظ رہنا چاہیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتَّى أَظُنَّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيلَ لِي مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَتْ وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ

(سعد بن معاذ رضؓ کے چچا زاد بھائی) اور کہا خدا کی قسم! ہم اسے قتل کر دیں گے (اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا) کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ تم بھی منافق ہو، کیونکہ منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو، اس پر اوس و خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھنے ہی والے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ابھی تک منبر پر تشریف رکھتے تھے منبر سے اُترے اور لوگوں کو نرم کیا، اب سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اور حضور اکرم ؐ بھی خاموش ہو گئے۔ میں اس دن بھی روتی رہی، نہ میرا آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند آتی تھی، پھر میرے پاس میرے والدین آئے میں دو راتوں اور ایک دن سے برابر روتی رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرے دل کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ والدین ابھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری خاتون نے اجازت چاہی اور میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم سب اسی طرح بیٹھے رو رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور بیٹھ گئے جب دن سے میرے متعلق وہ باتیں کہی جا رہی تھیں جو کبھی نہیں کہی گئی تھیں اس دن سے میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے۔ آپؐ ایک مہینے تک انتظار کرتے رہے تھے، لیکن میرے معاملے میں کوئی وحی آپؐ پر نازل نہیں ہوئی تھی، عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھی اور فرمایا عائشہ رضؓ تمہارے متعلق مجھے یہ یہ باتیں معلوم ہوئی ہیں اگر تم اس معاملے میں بَری ہو تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری براءت ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالےٰ سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جوں ہی حضور اکرمؐ نے اپنی گفتگو ختم کی، میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ اب ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے متعلق کہیے لیکن انھوں نے فرمایا، بخدا مجھے نہیں معلوم کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھے کیا کہنا چاہیے، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا، اس کے متعلق آں حضورؐ سے آپ کچھ کہیے، انھوں نے بھی یہی فرما دیا کہ بخدا مجھے نہیں معلوم کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہنا چاہیے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نوعمر لڑکی تھی، قرآن مجھے زیادہ یاد نہیں تھا۔ میں نے کہا، خدا گواہ ہے مجھے معلوم ہے کہ آپ لوگوں نے بھی لوگوں کی افواہ سنی ہے اور آپ لوگوں کے دلوں میں وہ بات

www.sirat-e-mustaqeem.com



وصدقتم به ولئن قلت لكم إني بريئة والله يعلم إني لبريئة لا تصدقوني بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني بريئة لتصدقني والله ما أجد لي ولكم مثلا إلا أبا يوسف إذ قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون ثم تحولت على فراشي وأنا أرجو أن يبرئني الله ولكن والله ما ظننت أن ينزل في شأني وحيا ولأنا أحقر في نفسي من أن يتكلم بالقرآن في أمري ولكني كنت أرجو أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله فوالله ما رام مجلسه ولا خرج أحد من أهل البيت حتى أنزل عليه فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء حتى أنه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق في يوم شات فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك فكان أول كلمة تكلم بها أن قال لي يا عائشة احمدي الله فقد برأك الله فقالت لي أمي قومي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لا والله لا أقوم إليه ولا أحمد إلا الله فأنزل الله تعالى إن الذين جاءوا بالإفك عصبة منكم الآيات فلما أنزل الله هذا في براءتي قال أبو بكر الصديق وكان ينفق على مسطح بن أثاثة لقرابته منه والله لا أنفق على مسطح شيئا أبدا بعد ما قال لعائشة فأنزل الله تعالى ولا يأتل أولوا الفضل منكم والسعة إلى قوله غفور رحيم فقال أبو بكر بلى والله إني لأحب أن يغفر الله لي فرجع إلى مسطح

بیٹھ گئی ہے اور اس کی تصدیق بھی آپ لوگ کر چکے ہیں، اس لیے اب اگر میں کہوں کہ میں (اس بہتان سے) بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی اس سے بری ہوں، تو آپ لوگ میری اس معاملے میں تصدیق نہیں کریں گے، لیکن اگر میں (گناہ کو) اپنے ذمے لے لوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ میری بات کی تصدیق کر دیں گے، بخدا! میں اس وقت اپنی اور آپ لوگوں کی کوئی مثال، یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کے سوا نہیں پاتی کہ انھوں نے بھی فرمایا تھا "پس مجھے صبر جمیل عطا ہو اور جو کچھ تم کہتے ہو اس معاملے میں میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے" اس کے بعد بستر پر میں نے اپنا رُخ دوسری طرف کر لیا، اور مجھے امید تھی کہ خود اللہ تعالیٰ میری براءت کریں گے، لیکن میرا یہ خیال کبھی نہ تھا کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی، میری اپنی نظر میں حیثیت اس سے بہت معمولی تھی کہ قرآن مجید میں میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو۔ ہاں مجھے اتنی امید ضرور تھی کہ آپ کوئی خواب دیکھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ خدا گواہ ہے کہ ابھی آپ اپنی جگہ سے اُٹھے بھی نہ تھے اور نہ اس وقت تک گھر میں موجود کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ اور (شدت وحی سے) آپ جس طرح پسینے پسینے ہو جاتے تھے وہی کیفیت اب بھی تھی، پسینے کے قطرات موتیوں کی طرح آپ کے جسم مبارک سے گرنے لگے، حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ ہنس رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا آپ نے فرمایا: عائشہ رض اللہ کی حمد بیان کرو کہ اس نے تمھیں بری قرار دیا میری والدہ نے کہا جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کے کھڑی ہو جاؤ میں نے کہا، نہیں، خدا کی قسم! میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر کھڑی نہیں ہوں گی اور سوائے اللہ کے اور کسی کی حمد بیان نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی (ترجمہ) "جن لوگوں نے تہمت تراشی کی ہے، وہ تم میں سے کچھ لوگ ہیں" جب اللہ تعالیٰ نے میری براءت میں یہ آیت نازل فرمائی تو ابوبکر رض نے جو مسطح بن اثاثہ رض کے اخراجات قرابت کی وجہ سے خود ہی اٹھاتے تھے۔ کہا کہ بخدا، اب میں مسطح پر کوئی چیز خرچ نہیں کروں گا کہ وہ بھی عائشہ رض پر تہمت لگانے میں شریک تھے (آپ غلط فہمی اور نادانستہ طور پر شریک ہو گئے تھے) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تم میں سے صاحبِ فضل و صاحبِ مال لوگ قسم نہ کھائیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفور رحیم تک، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم بس! اب میری یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے اور مسطح کے معاملے میں جو تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com



الَّتِي كَانَتْ يُخْبِرُنِي عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ ؛

کی مرضی کے خلاف رویہ اختیار کرنے کی وجہ سے (چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو جو آپ پہلے دیا کرتے تھے، وہ پھر دینے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) سے بھی میرے متعلق پوچھا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ زینب رض! تم (عائشہ رض کے متعلق) کیا جانتی ہو؟ اور کیا دیکھا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کہ جو چیز میں نے نہ دیکھی ہو یا نہ سنی ہو وہ آپ سے بیان کرنے لگوں) خدا گواہ ہے کہ میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ عائشہ رض نے بیان کیا کہ یہی میری ہمسر تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں تقویٰ کی وجہ سے بچا لیا (کسی خلاف واقعہ بات کہنے سے) ابو الربیع نے بیان کیا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رض اور عبد اللہ بن زبیر رض نے اسی حدیث کی طرح۔ ابو الربیع نے (دوسری سند میں) بیان کیا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن اور یحییٰ بن سعید نے اور ان سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے، اسی حدیث کی طرح[1]۔

## بَابُ ۱۶۵۹ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ

وَقَالَ أَبُوْ جَمِيْلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوْذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيْفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ

## ۱۶۵۹۔ صرف ایک شخص اگر کسی کی تعدیل[2] کر دے تو کافی ہے

اور ابو جمیلہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک لڑکا راستے میں پڑا ہوا پایا جب مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا شاید غار ہلاکت کا باعث نہ ہو[3]، غالباً آپ مجھے اس معاملے میں متہم قرار دے رہے تھے لیکن میرے قبیلہ کے سردار نے کہا کہ یہ صالح آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر

---

[1] یہ طویل حدیث مذکورہ عنوان کے تحت اس لیے لائے ہیں کہ اس میں بریرہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کا ذکر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حضرت عائشہ رض کے متعلق دریافت فرمایا اور انھوں نے آپ کے خصائل و اخلاق پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح اس حدیث میں زینب رضی اللہ عنہا کی شہادت کا بھی ذکر ہے۔ حدیث آئندہ بھی آئے گی۔

[2] تعدیل کا مفہوم ہے کسی کی عدالت پر گواہی دینا۔ عدالت کے وصف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی شریف اور عمدہ عادات و اخلاق کا ہو اور اس میں سنجیدگی اور مروت ہو۔ یوں تو عربی میں عدالت کا مفہوم بہت وسیع ہے لیکن قضاء و قانون کے باب میں زیادہ شدت سے کام لیا گیا تو پھر صحیح معنوں میں گواہ کا ملنا بھی ممکن نہ رہے گا۔ اس لیے مفہوم کی تعیین میں صرف اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ واقعی اور سچی گواہیاں بآسانی مل سکیں اور اس میں زیادہ موشگافی کا موقعہ باقی نہ رہے تعدیل کا لفظ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ گذر چکا ہے لیکن ہر موقعہ پر ہم نے اس کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا۔ البتہ یہاں اس لفظ کو باقی رکھا ہے اور اس کی تشریح کر دی ہے۔

[3] یہ ایک مثل ہے اور ایسے موقعہ پر بولتے ہیں کہ بظاہر تو امن و سلامتی ہو لیکن انجام اور حقیقت کے اعتبار سے معاملہ خطرناک ہو عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھا تھا کہ ممکن ہے یہ انھیں کا لڑکا ہو اور بیت المال سے اس کا وظیفہ وصول کرنے کے لیے بچے کے متعلق خلاف واقعہ بات کہہ رہے ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ ۔

ایسی بات ہے تو پھر جاؤ، بچے کا نفقہ ہمارے (بیت المال کے) ذمے رہے گا۔

۲۴۷۴ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ ۔

۲۴۷۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا، افسوس! تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، کئی مرتبہ (آپ نے اسی طرح فرمایا) پھر ارشاد فرمایا، اگر کسی کے لیے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یوں کہنا چاہیے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، ویسے اللہ اس کے لیے کافی ہے (اور اس کے باطن سے بھی واقف ہے) میں قطعیت اور یقین کے ساتھ کسی کی تعدیل نہیں کر سکتا، ہاں اس کے متعلق مجھے فلاں فلاں باتیں معلوم ہیں، اگر واقعی وہ باتیں اس کے متعلق اسے معلوم ہیں۔

## باب ۱۶۶۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ ۔

۱۶۶۰۔ تعریف و توصیف میں مبالغہ پر ناپسندیدگی، جتنی بات معلوم ہے اتنی ہی کہنی چاہیئے۔

۲۴۷۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي مُوسٰى رض قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ ۔

۲۴۷۵۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف و توصیف میں مبالغے سے کام لے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس شخص کو ہلاک کر دیا اور اس کی پشت توڑ دی۔

## باب ۱۶۶۱ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُغِيرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغُ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ إِلٰى قَوْلِهِ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ سَنَةً ۔

۱۶۶۱۔ بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب تمھارے بچے احتلام کی عمر کو پہنچ جائیں تو پھر انھیں (گھروں میں جانے کے لیے) اجازت لینی چاہیئے"، مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں احتلام کی عمر کو پہنچا تو میں بارہ سال کا تھا۔ اور لڑکیوں کا بلوغ حیض سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ان یضعن حملہن" تک۔ حسن بن صالح نے فرمایا کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ وہ اکیس سال کی عمر میں دادی بن چکی تھی۔[1]

[1] یہ عرب اور دوسرے گرم خطوں کے واقعات ہیں، جہاں لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمری میں بالغ ہو جاتی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۷۶ - حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا ابو اسامة قال حدثني عبيد الله قال حدثني نافع قال حدثني ابن عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضه يوم احد وهو ابن اربع عشرة سنة فلم يجزني ثم عرضني يوم الخندق وانا ابن خمس عشرة فاجازني قال نافع فقدمت على عمر بن عبد العزيز وهو خليفة فحدثته هذا الحديث فقال ان هذا لحد بين الصغير والكبير وكتب الى عماله ان يفرضوا لمن بلغ خمس عشرة ؞

۲۴۷۷ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري رض يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم ؞

## باب ۱۶۶۲ سؤال الحاكم المدعي هل لك بينة قبل اليمين ؞

۲۴۷۸ - حدثنا محمد اخبرنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين وهو فيها فاجر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان قال فقال الاشعث بن قيس في والله كان ذلك كان بيني وبين رجل من اليهود ارض فجحدني فقدمته الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الك بينة قال قلت لا قال فقال لليهودي احلف قال قلت يا رسول الله اذا

۲۴۷۶ - ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اُحد کی لڑائی کے موقعہ پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (محاذ پر جانے کے لیے) پیش ہوئے تو اُنھیں اجازت نہیں ملی، اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی۔ پھر غزوہ خندق کے موقعہ پر پیش ہوئے تو اجازت مل گئی، اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ نافع نے بیان کیا کہ جب میں عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں، ان کی خلافت کے زمانے میں گیا تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان یہی حد ہے۔ پھر انھوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جس بچے کی عمر پندرہ سال ہو جائے (اس کا فوجی وظیفہ) بیت المال سے مقرر کر دیں۔

۲۴۷۷ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل ضروری ہے۔

## ۱۶۶۲ - قسم لینے سے پہلے، حاکم کا سوال مدعی سے کہ کیا تمھارے پاس کوئی گواہی موجود ہے؟

۲۴۷۸ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی اور انھیں اعمش نے، انھیں شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی ایسی قسم کھائی جس میں وہ جھوٹا تھا کسی مسلمان کا مال چھیننے کے لیے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ اللہ قدوس اس پر غضبناک ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس پر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا گواہ ہے، یہ حدیث میرے ہی متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی میرا، ایک یہودی سے ایک زمین کا جھگڑا تھا۔ یہودی میرے حق کا انکار کر رہا تھا، اس لیے میں اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا (کیونکہ میں مدعی تھا کہ گواہی پیش کرنا تمھاری ہی ذمہ داری ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، گواہ تو میرے پاس کوئی بھی نہیں، اس لیے آں حضور نے یہودی سے فرمایا کہ پھر تم قسم کھاؤ۔ اشعث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بول پڑا، یا رسول اللہ!

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إلى آخر الآية .

## باب ١٦٦٣ اليَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَقُلْتُ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى قُلْتُ إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يُصْنَعُ بِذِكْرِ هَذِهِ الْأُخْرَى .

٢٤٧٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ .

## باب ١٦٦٤

پھر تو یہ قسم کھالے گا اور میرا مال ہضم کر جائے گا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "جو لوگ اللہ کے عہد و قسم سے معمولی پونجی خریدتے ہیں" آخر آیت تک ۔

## ۱۶۶۳ ۔ اموال اور حدود سب میں مدعیٰ علیہ کے ذمے صرف قسم ہے (اگر مدعی قانون کے مطابق گواہی نہ پیش کر سکے)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدعی سے) فرمایا کہ تم اپنے دو گواہ پیش کرو ورنہ مدعیٰ علیہ کی قسم پر فیصلہ ہوگا ۔ قتیبہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے (کوفہ کے قاضی) ابن شبرمہ نے بیان کیا کہ (مدینہ کے قاضی) ابوالزناد نے مجھ سے مدعی کی قسم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کے (نافذ ہو جانے کے بارے میں) گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور تم اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ کر لیا کرو، پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں جن گواہوں سے کہ تم مطمئن ہو تاکہ اگر کوئی ایک ان دو میں سے بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے" میں نے کہا کہ اگر مدعی کی قسم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کافی ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی کہ ایک دوسری کو گواہی یاد دلا دے (اگر وہ بھول گئی ہو) اس دوسری کے ذکر کی ضرورت ہی پھر کیا تھی ؟

۲۴۷۹ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ کے لیے قسم کھانے کا فیصلہ کیا تھا۔

## ۱۶۶۴ ۔ باب

---

ل اسلامی قانون کے اعتبار سے گواہی صرف ایک طرف سے پیش کی جا سکتی ہے ۔ یعنی مدعی کی طرف سے ۔ اب یہ فیصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ مدعی کسے کہا جائے تو یہ حالات کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے اور قاضی ہی عدالت میں بیٹھ کر اس کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ مدعی کسے قرار دیا جائے۔ تو اسلامی قانون مدعی کے لیے ضروری قرار دیتا ہے کہ وہ گواہ پیش کرے۔ اگر وہ گواہ نہ پیش کر سکا ہو تو مدعیٰ علیہ سے کہا جائے گا کہ وہ قسم کھائے اور اس کی قسم پر فیصلہ کر دیا جائے گا ۔ صرف یہی دو صورتیں کسی معاملہ کے فیصلے کی ہیں۔ لیکن بعض ائمہ نے کہا ہے کہ مدعی کے پاس اگر دو گواہ نہ ہوں بلکہ صرف ایک گواہ ہو تو اس سے قسم بھی لے لی جائے اور اس طرح بھی مقدمہ کا فیصلہ ہو سکتا ہے ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسلک کے خلاف ہیں، اس لیے احناف کے نقطہ نظر کے حق میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۸۰ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللهَ وَعَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ۔

۲۴۸۰ ۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کسی کا مال حاصل کرنے کے لیے کھائے گا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ خداوند تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (اس حدیث کی) تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں سے خریدتے ہیں" عذاب الیم تک۔ پھر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہماری طرف تشریف لائے اور پوچھنے لگے کہ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تم سے کون سی حدیث بیان کر رہے تھے۔ ہم نے ان کی یہی حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے صحیح بیان کی، یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ایک شخص سے جھگڑا تھا۔ ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، تو آپ نے فرمایا کہ یا تم دو گواہ لاؤ، ورنہ اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ (گواہ میرے پاس نہیں ہیں لیکن اگر فیصلہ اس کی قسم پر ہوا) پھر تو یہ ضرور قسم کھالے گا۔ اور کوئی پروا نہ کرے گا (جھوٹی قسم کی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ جو شخص بھی کسی کا مال لینے کے لیے (جھوٹی) قسم کھائے گا تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہو رہے ہوں گے۔ اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی تھی، پھر انھوں نے یہی آیت تلاوت کی۔

## بَابٌ ۱۶۶۵ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ ۔

## ۱۶۶۵ ۔ جب کوئی شخص دعویٰ کرے یا کسی پر تہمت لگائے تو اسے گواہ تلاش کرنے چاہئیں اور گواہ کی تلاش میں دوڑ دھوپ بھی کرنی چاہیے[1]

۲۴۸۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ

۲۴۸۱ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ ملوث ہونے کی تہمت لگائی تو آں حضور ؐ نے فرمایا کہ اس پر گواہ لاؤ، ورنہ تمھاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اگر اپنی عورت پر کسی دوسرے کو دیکھے گا تو گواہ ڈھونڈنے دوڑے گا! لیکن آں حضور ؐ برابر یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمھاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث کا

---

[1] اس کا مطلب شارحین نے یہ لکھا ہے کہ دعویٰ کرنے یا کسی پر تہمت لگانے کے بعد اگر اس کے پاس فوری طور پر گواہ نہ ہوں تو اسے اس کی مہلت دی جائے گی کہ وہ گواہ تلاش کر کے عدالت میں حاضر کرے۔ فقہاء نے اس کے لیے تین دن کی مہلت دی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ ۔

## بَابُ ۱۶۶۶ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

۲۴۸۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا ۔

## بَابُ ۱۶۶۷ يَحْلِفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ ۔

وَقَضَى مَرْوَانُ بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ

کا ذکر کیا[1]

## ۱۶۶۶ ۔ عصر کے بعد کی قسم

۲۴۸۱ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، نہ ان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جو سفر میں ضرورت سے زیادہ پانی لیے جا رہا ہے اور کسی مسافر کو (جو پانی کا ضرورت مند ہے) نہ دے، دوسرا وہ شخص جو کسی (خلیفۃ المسلمین) سے بیعت کرے اور صرف دنیا کے لیے بیعت کرے کہ جس سے اس نے بیعت کی اگر وہ اس کا مقصد پورا کردے تو یہ بھی وفاداری سے کام لے، ورنہ اس کے ساتھ بیعت و عہد کے خلاف کرے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا بھاؤ کرے اور اللہ کی قسم کھالے کہ اسے اس سامان کا اتنا، اتنا مل رہا تھا اور خریدار اس سامان کو (اس کی قسم کی وجہ سے) لے لے۔

## ۱۶۶۷ ۔ مدعیٰ علیہ پر جہاں قسم واجب ہوئی فوراً ہی اس سے قسم لی جائے گی اور اس جگہ سے کہیں دوسری جگہ اسے نہیں لے جایا جائے گا[2]۔

مروان بن حکم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک مقدمے کا فیصلہ منبر پر بیٹھے ہوئے کیا اور (مدعیٰ علیہ ہونے کی وجہ سے) ان سے کہا کہ قسم آپ میری جگہ آکر کھائیے (یعنی منبر کے قریب) لیکن زید رضی اللہ عنہ اپنی ہی جگہ سے قسم کھانے لگے اور منبر کے پاس جاکر قسم کھانے سے انکار کردیا کیونکہ اس سے آپ کے نزدیک قسم میں کوئی تاکید و تغلیظ نہیں پیدا ہوسکتی تھی۔ مروان کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ فرمایا تھا کہ دو گواہ لاؤ

---

[1] گویا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عذر قبول نہیں کیا اور بار بار یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری کی جائے گی۔ کیونکہ ان کا جو عذر تھا وہ معاملے کا صرف ایک پہلو تھا۔ اگر صرف کسی کے دعویٰ کی بنیاد پر رجم کا حکم لگا دیا جایا کرے تو دنیا میں فساد پھیل جائے۔ اس لیے معاملے کے ہر پہلو پر نظر رکھنی چاہیے اور سب کی رعایت ہونی چاہیے۔ لعان کی حدیث آئندہ آئے گی۔

[2] قسم میں تاکید و تغلیظ کسی خاص مکان جیسے مسجد وغیرہ یا کسی خاص وقت جیسے عصر عید یا جمعہ کے دن وغیرہ سے نہیں پیدا ہوتی یہ احناف کا مسلک ہے اور امام بخاری بھی یہی بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں عدالت ہے اور قانون شریعت کے اعتبار سے مدعیٰ علیہ پر قسم واجب ہوئی ہے اس سے قسم اسی وقت اور وہیں لی جائے گی۔ قسم لینے کے لیے نہ کسی خاص وقت کا انتظار کیا جائے اور نہ کسی مقدس جگہ اسے لے جایا جائے، اس لیے کہ مکان زمان سے اصل قسم میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَانٍ ۔

ورنہ فریق ثانی کی قسم پر فیصلہ ہوگا، آپ نے کسی خاص جگہ کی قسم کے لیے تخصیص نہیں فرمائی تھی۔

٢٤٨٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ۔

۲۴۸۳ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اس لیے کھاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ کسی کا مال (ناجائز طور پر) ہضم کر جائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ خداوند قدوس اس پر غضبناک ہوں گے۔

## باب ١٦٦٨ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ ۔

## ۱۶۶۸ - جب لوگوں نے قسم واجب ہوتے ہی ایک دوسرے سے پہلے کھانے کی کوشش کی۔

٢٤٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ ۔

۲۴۸۴ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص سے قسم کھانے کے لیے کہا (ایک ایسے مقدمے کے سلسلے میں جس کے یہ لوگ مدعی علیہ تھے) قسم کے لیے سب ایک ساتھ آگے بڑھے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم کھانے کے لیے ان میں باہم قرعہ اندازی کی جائے، کہ پہلے کون قسم کھائے۔

## باب ١٦٦٩ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۔

## ۱۶۶۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں"۔

٢٤٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمٰعِيلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رض يَقُولُ أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطٰى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفٰى النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ ۔

۲۴۸۵ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انھیں عوام نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم ابواسمٰعیل سکسکی نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک شخص نے اپنا سامان دکھا کر (بیچنے کے لیے) اللہ کی قسم کھائی کہ اسے اس سامان کا اتنا مل رہا تھا، حالانکہ اتنا اسے نہیں مل رہا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی حاصل کرتے ہیں"۔ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گاہکوں کو پھانسنے کے لیے قیمت بڑھانے والا سودخوار کی طرح خائن ہے۔

٢٤٨٦ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۴۸۶ - ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَىٰ يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَلَقِيَنِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ.

جھوٹی قسم اس لیے کھاتا ہے کہ اس کے ذریعہ کسی کا مال یا کسی کے مال کی بجائے انھوں نے بیان کیا کہ اپنے بھائی کا مال لے سکے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں قرآن میں یہ آیت نازل فرمائی تھی "کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں" الخ پھر مجھ سے اشعث رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو انھوں نے پوچھا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آج تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی تھی میں نے ان سے بیان کر دی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی واقعے کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

**بَابٌ ١٦٧** كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ؟ قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ يَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا. يُقَالُ بِاللهِ وَتَاللهِ وَوَاللهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللهِ.

**باب ۱۶۷۔** قسم کیسے لی جائے گی؟[1] اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وہ لوگ آپ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں" (اپنا عذر پیش کرتے ہوئے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "پھر وہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہمارا اپنے طرز عمل سے مقصد خیر خواہی اور موافقت کے سوا اور کچھ نہ تھا" اور کہا جاتا ہے۔ باللہ، تاللہ، واللہ (اللہ کی قسم) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور وہ شخص جو اللہ کی قسم عصر کے بعد جھوٹی کھاتا ہے اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھانی چاہیے۔

٢٤٨٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا

۲۴۸۷۔ ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے، ان سے ابو سہیل نے ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام کے متعلق پوچھنے لگے۔ آں حضور ﷺ نے فرمایا، دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا (منجملہ اسلام کی اور بہت سی ضروریات کے ہے) انھوں نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے کچھ کر لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے روزے (بھی اسلام میں سے ہیں) انھوں نے پوچھا، کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ واجب ہے، آپ نے فرمایا کہ نہیں، سوا اس کے کہ جو تم اپنے طور پر رکھو۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا تو انھوں نے پوچھا، کیا (جو واجب زکاۃ

[1] یعنی قسم کن چیزوں کی لی جا سکتی ہے۔ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ قسم اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات ہی کی کھانی چاہیے جیسا کہ قرآن کی آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ‎

آپ نے بتائی ہے، اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی چیز واجب ہے (اموال میں) آں حضور رم نے فرمایا کہ نہیں سوا اس کے جو تم خود اپنی طرف سے دو۔ اس کے بعد وہ صاحب یہ کہتے ہوئے جانے لگے کہ خدا گواہ ہے میں نہ ان میں کوئی زیادتی کروں گا اور نہ کوئی کمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انھوں نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہوئے۔

٭٭٭

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ ‎

۲۴۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

## باب ۱۶۷۱ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ ‎

۱۶۷۱۔ جس مدعی نے (مدعیٰ علیہ کی) قسم کے بعد گواہ پیش کیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ ممکن ہے کہ (مدعی اور مدعیٰ علیہ میں کوئی) ایک دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو، طاؤس، ابراہیم اور شریح رحمہم اللہ نے فرمایا کہ عادل گواہ جھوٹی قسم کے مقابلے میں قبول کیے جانے کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهَا ‎

۲۴۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ میرے یہاں اپنے مقدمات لاتے ہو اور یہ ممکن ہے کہ (مدعی اور مدعیٰ علیہ میں سے) ایک دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو، اس لیے اگر میں کسی فریق کے لیے اس کی (اچھی) بحث کے نتیجے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہوا کہ میں نے دوزخ کا ایک حصہ اسے دے دیا ہے جسے نہ لینا ہی بہتر ہے۔

## باب ۱۶۷۲ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضَى ابْنُ الْأَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ

۱۶۷۲۔ جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا[1]۔ حسن بصری رح نے یہ کیا تھا۔ اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس وصف سے کیا ہے کہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ ابن اشوع نے

[1] جمہور امت کا مسلک یہ ہے کہ وعدہ پورا کرنے کے لیے کسی سے کہنا یا اس کا حکم دینا، یہ لوگوں کا اپنا نجی معاملہ ہے قضا یا قانون کے تحت نہیں آتا لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وعدہ کرنے کا حکم بھی قضا کے تحت آسکتا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی غالباً اس باب میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ اِسْحٰقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَشْوَعَ ؎

پورا کرنے کے لیے فیصلہ کیا تھا (عدالت میں) اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسے نقل کیا تھا۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنے ایک داماد کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا، اُسے پورا کیا، ابو عبداللہ نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم کو میں نے دیکھا کہ وہ ابن اشوع کی حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

۲۴۹۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَاَلْتُكَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ نَبِيٍّ ؎

۲۴۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے ان سے کہا تھا، میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمھیں کس بات کا حکم دیتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ تمھیں نماز، صدقہ، عفت، عہد کے پورا کرنے اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں اور یہ نبی کی صفت ہے

۲۴۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ؎

۲۴۹۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسہیل نے، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب کوئی بات کہی جھوٹ کہی، امانت اسے دی گئی تو اس نے اس میں خیانت کی اور وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی۔

۲۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِيْ يَدِيْ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ؎

۲۴۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں عمرو بن دینار نے خبر دی، انھیں محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی (بحرین کے عامل) علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے یہاں سے مال آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کسی کا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض ہو یا آں حضورؐ کا کوئی وعدہ ہو تو وہ ہمارے یہاں آئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ اتنا اتنا مال مجھے عنایت فرمائیں گے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ بڑھائے اور میرے ہاتھ پر پانچ سو اور پھر پانچ سو اور پھر پانچ سو گن دیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى قُلْتُ لَا أَدْرِي حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضَى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ.

۲۴۹۳ - ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن سلیمان نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کیا، ان سے سالم افطس نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حیرہ کے ایک یہودی نے مجھ سے پوچھا موسیٰ علیہ السلام نے (اپنے مہر کے ادا کرنے میں) کون سی مدت پوری کی تھی (یعنی آٹھ سال کی یا دس سال کی، جن کا قرآن میں ذکر ہے) میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں، ہاں عرب کے عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لوں (تو پھر تمھیں بتاؤں گا) چنانچہ میں نے ابن عباس رض سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ آپ نے بڑی مدت پوری کی (دس سال کی) جو دونوں مدتوں میں بہتر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب کسی سے وعدہ کرتے تو اسے پورا کرتے تھے۔

## باب ۱۶۷۳ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ.

## ۱۶۷۳ - غیر مسلموں سے شہادت وغیرہ نہ طلب کی جائے [1]

شعبی نے بیان کیا کہ دوسرے ادیان والوں کی شہادت ایک سے دوسرے کے خلاف بھی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "ہم نے ان میں باہم دشمنی اور بغض کو ہوا دے دی ہے۔" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا کہ اہل کتاب کی (ان کی مذہبی روایات میں) نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ یہ کہہ لیا کرو کہ اللہ پر اور جو کچھ اس نے نازل کیا، سب پر ہم ایمان لائے۔ الآیۃ۔

۲۴۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ

۲۴۹۴ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے مسلمانو! اہل کتاب سے تم کیوں سوالات کرتے

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عدالت، غیر مسلموں کی شہادت قبول نہ کرے لیکن احناف کے نزدیک ان کی شہادت بھی قبول کی جائے گی اور ان کی شہادتوں پر فیصلے بھی کیے جائیں گے۔ اگرچہ اس باب کے دونوں مذاہب میں تفصیل ہے لیکن بنیادی طور پر احناف یہ کہتے ہیں کہ کوئی غیر مسلم اگر کسی دوسرے غیر مسلم کے خلاف شہادت میں پیش کیا جائے اور گواہ کی شرائط اس پر پوری اترتی ہوں تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی، مسلمان بھی کسی غیر مسلم کو اپنے مقدمے میں گواہ کے طور پر پیش کر سکتا ہے اور عدالت کو، اگر گواہ بننے کی اس میں شرائط موجود ہیں، اس کی گواہی قبول کرنی پڑے گی۔ ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائی گئی جنھوں نے زنا کیا تھا۔ تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے چار شاہد لاؤ۔ علامہ ماردینی رح نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس کی سند عمدہ ہے اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کی شہادت کی اجازت دی تھی۔ علامہ ماردینی رح نے اس حدیث کو مسلم کی شرائط کے مطابق بتایا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جو دلائل اس کے خلاف نقل کیے ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو واضح ہو گا کہ وہ امور قضا اور عدالت سے متعلق سرے سے نہیں ہیں اور اس باب میں ان سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللَّهِ تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

ہو، حالانکہ تمہاری وہ کتاب جو تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو اور اس میں کسی قسم کی آمیزش بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہے کہ اہل کتاب نے اس کتاب کو بدل دیا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں دیا تھا۔ اور خود ہی اس میں تغیر کر دیا اور پھر کہنے لگے کہ یہ کتاب (ان زیادتیوں اور تغیرات کے ساتھ جو خود انھوں نے کئے تھے) اللہ کی طرف سے ہے، ان کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ اس طرح تھوڑی پونجی (دنیا کی) حاصل کر سکیں۔ ہرگز نہیں۔ (تمہارا طرز عمل اس وجہ سے اور بھی سنگین ہے کہ) بخدا ہم نے ان کے کسی آدمی کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے کچھ پوچھتا ہو جو تم پر (تمہارے نبی کے ذریعہ) نازل کی گئی ہیں۔

## بَابُ ۱۶۷۴ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ

وَقَوْلِهِ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهِ فَسَاهَمَ أَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ مِنَ الْمَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔

۱۶۷۴۔ مشکلات کے مواقع پر قرعہ اندازی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب وہ اپنے قلم ڈالنے لگے (قرعہ اندازی کے لیے تاکہ اس کی تعیین کر سکیں کہ) مریم کی کفالت کون کرے گا"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) کہ جب سب لوگوں نے اپنے اپنے قلم ڈالے (نہر اردن میں) تو تمام قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ گئے، لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اس بہاؤ میں اوپر آ گیا اس لیے انھوں نے ہی مریم علیہا السلام کی کفالت کی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَسَاهَمَ کے معنی ہیں "قرعہ اندازی کی" فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ (میں من المدحضین کے معنی ہیں) من المسہومین (یعنی قرعہ انھیں کے نام نکلا) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی مقدمہ میں مدعی علیہ ہونے کی بنا پر) چند اشخاص سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ سب (ایک ساتھ) آگے بڑھے، اس لیے آپ نے ان میں باہم قرعہ ڈالنے کے لیے فرمایا کہ سب سے پہلے قسم کون کھائے۔

---

۲۴۹۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا

۲۴۹۵۔ ہم سے عمرو بن جعفر بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبی نے حدیث بیان کی، انھوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے حدود کے بارے میں مداہنت برتنے والے اور اس میں مبتلا ہو جانے والے کی مثال ایک ایسی قوم کی ہے جس نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ ؞

۲۴۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَنَا سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِينَ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهِ الْيَقِينُ وَإِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا وَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ

ایک کشتی (پر سفر کرنے کے سلسلے میں) قرعہ اندازی کی۔ اس کے نتیجے میں کچھ لوگ نیچے کی منزل پر سوار ہوئے اور کچھ اوپر کی منزل پر۔ نیچے کے لوگ پانی لے کر اوپر کی منزل سے گذرتے تھے اور اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی تھی (اس خیال سے کہ اوپر کے لوگوں کو ان کے جانے آنے سے تکلیف ہوتی ہے) نیچے والے کلہاڑی سے کشتی کے نیچے کا حصہ کاٹنے لگے (تاکہ یہیں سے سمندر کا پانی لے لیا کریں۔ اب اوپر والے آئے اور کہنے لگے کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو (ہمارے اوپر جانے آنے سے) تکلیف ہوتی تھی اور ہمارے لیے بھی پانی ضروری تھا۔ اب انھوں نے اگر نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیا (اور انھیں ان کی حماقت سے روک دیا) تو انھیں بھی نجات دی (اور خود بھی نجات پائی۔ لیکن اگر اُنھیں چھوڑ دیا (اور جو وہ کر رہے تھے انھیں کرنے دیا) تو انھیں بھی ہلاک کیا اور خود بھی ہلاک ہو گئے۔

۲۴۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے خارجہ بن زید انصاری نے حدیث بیان کی کہ ان کی رشتہ دار ایک خاتون ام علاء رضی اللہ عنہا نے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی تھی، انھیں خبر دی کہ انصار نے جب مہاجرین کو (ہجرت کے فوراً بعد) اپنے یہاں ٹھہرانے کے لیے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے قیام کا انتظام ہمارے حصے میں آیا۔ ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر عثمان بن مظعون رض ہمارے یہاں ٹھہرے (اور کچھ دنوں بعد) بیمار پڑ گئے۔ ہم نے ان کی تیمارداری کی لیکن ان کی وفات ہو گئی اور جب ہم اُنھیں کفن دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا، ابوالسائب (عثمان رض کی کنیت) تم پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں تمہاری ضرور عزت و تکریم کی ہو گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا یہ بات تمھیں کیسے معلوم ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت و تکریم کی ہو گی۔ میں نے عرض کیا، میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! مجھے یہ بات کسی ذریعہ سے معلوم نہیں ہوئی ہے پھر آں حضور نے فرمایا، عثمان کا جہاں تک معاملہ ہے، تو خدا شاہد ہے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور میں ان کے بارے میں (خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے) خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم، رسول اللہ ہونے کے باوجود خود مجھے یہ بھی علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا (عثمان رض کا تو کیا ذکر) ام علاء کہنے لگیں خدا کی قسم، اب میں اس کے بعد کسی شخص کی پاکی کبھی نہیں بیان کروں گی (اس تیقن کے ساتھ) اس سے مجھے رنج بھی بہت ہوا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ کے سامنے میں نے کس تیقن کے ساتھ ایک ایسی بات کہی جس کا مجھے علم نہیں تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



قَالَتْ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ ؕ

انھوں نے بیان کیا کہ (ایک دن) میں سوئی ہوئی تھی کہ خواب میں عثمان رضہ کے لیے میں نے ایک جاری چشمہ دیکھا میں رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے خواب بیان کیا، آں حضور م نے فرمایا کہ یہ اُن کا (نیک) عمل تھا۔

۲۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

۲۴۹۷ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج میں قرعہ اندازی فرماتے اور جن کا حصہ نکل آتا، انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ حضور اکرم م کا یہی معمول تھا کہ اپنی ہر بیوی کے لیے ایک دن اور ایک رات متعین کر دی تھی (باری باری) البتہ سودہ بنت زمعہ رضہ نے (اپنی عمر کے آخر میں) اپنی باری آں حضور م کی زوجہ عائشہ رضہ کو دے دی تھی تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی و رضا حاصل ہو (کیونکہ وہ خود بوڑھی ہو چکی تھیں)

۲۴۹۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ؕ

۲۴۹۸ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر کے مولیٰ سُمَیّ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور صف اوّل میں کتنی برکت ہے پھر (انھیں اس ثواب کے حاصل کرنے کے لیے) قرعہ اندازی کرنا پڑتی تو وہ قرعہ اندازی بھی کرتے اور اگر انھیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز کی کتنی فضیلتیں اور برکتیں ہیں تو گھٹنوں کے بل اگر آنا پڑتا پھر بھی آتے۔

# كِتَابُ الصُّلْحِ

# صلح کے مسائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## بَابُ ۱۶۷۵ مَا جَاءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَخُرُوجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ ؕ

۱۶۷۵ - لوگوں میں باہم صلح کرا دینے سے متعلق آیات و احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ان کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوا ان (سرگوشیوں کے) جو صدقہ یا اچھی بات کی طرف لوگوں کو ترغیب دلائیں یا لوگوں کے درمیان باہم صلح کرائیں اور جو شخص یہ اعمال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کرے گا تو جلد ہی ہم اسے عظیم اجر دیں گے اور امام کا اپنے اصحاب کے ساتھ مختلف مقامات پر لوگوں میں باہم صلح کرانے کے لیے جانا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتّٰى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ

۲۴۹۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قبا کے) بنو عمرو بن عوف میں باہم کچھ رنجش ہوگئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو ساتھ لے کر ان کے یہاں، ان میں باہم صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے (آپ لوگوں میں صلح صفائی میں مشغول رہے) اور نماز کا وقت ہوگیا، لیکن آپ تشریف نہ لا سکے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اذان دی، ابھی تک چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے تھے اس لیے وہ (آں حضور ہی کی ہدایت کے مطابق) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آں حضور وہیں رک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہوگیا ہے، کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔ اس کے بعد نماز کی اقامت ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (نماز کے درمیان میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچے (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متنبہ کرنے کے لیے) لوگ بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے (لیکن جب بار بار ایسا ہوا تو) آپ متوجہ ہوئے اور محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پیچھے ہیں۔ حضور اکرم نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے انھیں حکم دیا کہ جس طرح وہ نماز پڑھا رہے ہیں اسے جاری رکھیں لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد بیان کی اور الٹے پاؤں پیچھے آگئے اور صف میں مل گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں ہدایت کی کہ لوگو! جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگتے ہو، ہاتھ پر ہاتھ مارنا تو عورتوں کے لیے ہے۔ مردوں کو جن کی نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہئے۔ کیونکہ وہ لفظ جو بھی سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا اور اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! جب میں نے اشارہ بھی کر دیا تھا تو پھر آپ لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے؟ انھوں نے عرض کیا، ابو قحافہ کے بیٹے کے لیے یہ بات مناسب نہ تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے نماز پڑھائے (حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے)۔

۲۵۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، اگر آپ عبد اللہ بن ابی (منافق) کے یہاں تشریف

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي وَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ؛

## باب ۱۶۷۶ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ ؛

۲۵۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا ؛

## باب ۱۶۷۷ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ ؛

۲۵۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سے چلتے تو بہتر تھا۔ حضور اکرم اس کے یہاں ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم پیدل آپ کے جلو میں تھے جدھر سے آپ گزر رہے تھے وہ شور زمین تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے یہاں پہنچے تو وہ کہنے لگا، ذرا آپ دور ہی رہیے، آپ کے گدھے کی بُو سے مجھے تکلیف ہو رہی ہے[1] اس پر ایک انصاری صحابی بولے کہ خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کی بُو تم سے بہتر ہے۔ عبداللہ (منافق) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک شخص ان صحابی کی بات پر غصے ہو گیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہا پھر دونوں طرف سے دونوں کے حامی مشتعل ہو گئے اور ہاتھا پائی چھڑی اور جوتے تک نوبت پہنچی۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی "اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو"۔

## ۱۶۷۶۔ جو شخص لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے۔

۲۵۰۱۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ نے انھیں خبر دی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس کے لیے کوئی اچھی بات کی چغلی کھائے (یا راوی نے) یقول خیرا کہا۔

## ۱۶۷۷۔ امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ چلو صلح کراتے چلیں۔

۲۵۰۲۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی اور اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ قبا کے لوگوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک نے دوسرے پر پتھر پھینکے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، چلو ہم

---

[1] دوسری روایت میں ہے کہ آپ یعفور نامی گدھے پر سوار تھے اور گدھے نے وہاں پہنچ کر پیشاب کیا تھا اس پر عبداللہ بن ابی نے یہ جملہ بولا کہ "لوگوں کو اس گدھے کی بُو سے بچائیے"، کہا تھا۔ [2] احناف کے یہاں صراحۃً جھوٹ بولنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ البتہ مصالح کے پیشِ نظر تعریض وکنایہ جھوٹ سے کیا جا سکتا ہے انھیں مصالح میں سے ایک مصلحت دو آدمیوں میں باہم صلح کرانا بھی ہے کہ اس میں فریقین کے سامنے اس کے خلاف کی باتیں اس طرح رکھی جائیں کہ دونوں کے دل صاف ہو جائیں اور صلح ہو جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ ٭

ان میں باہم صلح کرائیں گے ۔

## باب ۱۶۷۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ ٭

## ۱۶۷۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگر دونوں فریق آپس میں صلح کریں، اور صلح بہتر ہے"

۲۵۰۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ مَا لَا يُعْجِبُهٗ كِبَرًا اَوْ غَيْرَهٗ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِيْ وَاقْسِمْ لِيْ مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَاْسَ اِذَا تَرَاضَيَا ٭

۲۵۰۳ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں کہ) "اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے بے توجہی اور اعراض محسوس کرے" فرمایا کہ یہ ایسا شوہر ہے جو اپنی بیوی میں ایسی چیزیں پائے جو اسے پسند نہ ہوں، عمر کی زیادتی وغیرہ اور اس لیے اسے اپنے سے جدا کرنا چاہتا ہو اور عورت کہے کہ مجھے جدا نہ کرو (نفقہ وغیرہ) جس طرح تم چاہو دیتے رہنا تو انھوں نے فرمایا کہ اگر دونوں اس پر راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

## باب ۱۶۷۹ اِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ ٭

## ۱۶۷۹ ۔ اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی، تو قبول نہیں کی جائے گی ۔

۲۵۰۴ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَقَالُوْا لِيْ عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا ٭

۲۵۰۴ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے ۔ دوسرے فریق نے بھی کھڑے ہو کر یہی کہا کہ اس نے سچ کہا، آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے ۔ اعرابی نے کہا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا، پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، قوم نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو رجم کیا جائے گا، لیکن میں نے اپنے لڑکے کے اس جرم کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دی (تاکہ یہ لوگ اسے معاف کر دیں) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا جائے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کروں گا ۔ باندی اور بکریاں تو تمھیں کو لوٹا دی جاتی ہیں، البتہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور انیس تم (یہ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی تھے) اس عورت کے یہاں جاؤ اور اسے رجم کر دو اگر وہ زنا کا اقرار کرے) چنانچہ انیس گئے اور چونکہ اس نے بھی زنا کا اقرار کر لیا ۔ اس لیے اسے رجم کر دیا گیا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۵۰۵ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ. رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

۲۵۰۵ ۔ ہم سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ رد ہے۔ اس کی روایت عبد اللہ بن جعفر مخرمی اور عبد الواحد بن عون نے سعد بن ابراہیم کے واسطے سے کی۔

## بَاب ۱۶۸۰ كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

## ۱۶۸۰ ۔ صلح کی دستاویز کس طرح لکھی جائے؟ (کیا اس طرح کہ) یہ اس بات کی دستاویز ہے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کر لی ہے جب کہ اس کے قبیلے یا نسب کا ذکر نہ کیا ہو۔

۲۵۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضي الله عنهما قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ.

۲۵۰۶ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کی صلح (قریش سے) کی تو دستاویز علی رض نے لکھی تھی انھوں نے اس میں لکھا، محمد، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مشرکین نے اس پر اعتراض کیا کہ محمد کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول اللہ ہوتے تو ہم آپ سے لڑتے ہی کیوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دیں، علی رض نے فرمایا کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے وہ لفظ مٹا دیا اور مشرکین کے ساتھ اس شرط پہ صلح کی کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ (آئندہ سال) تین دن کے لیے مکہ آئیں گے اور ہتھیار نیام میں رکھ کر داخل ہوں گے۔ شاگردوں نے پوچھا کہ جلبان السلاح (جس کا حدیث میں ذکر ہے) کیا چیز ہوتی ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ نیام اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کے مجموعے کا نام جلبان ہے)۔

۲۵۰۷ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ـ قَالَ

۲۵۰۷ ۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا (اور مکہ روانہ ہوئے) لیکن مکہ کے لوگوں نے آپ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ آخر صلح اس پر ہوئی کہ (آئندہ سال) آپ مکہ میں تین دن تک قیام کریں گے۔ جب اس کی دستاویز لکھی جانے لگی تو اس میں لکھا گیا کہ یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے لیکن مشرکین نے کہا کہ ہم تو اسے نہیں مانتے۔ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو روکیں گے بھی نہیں، بس آپ صرف محمد بن عبد اللہ ہیں، آنحضورؐ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَإِنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا ؕ

فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں، اور محمد بن عبد اللہ بھی! اس کے بعد علی رضہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ انھوں نے عرض کیا، نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ آخر آنحضورؐ نے خود دستاویز لی اور لکھا کہ یہ اس کی دستاویز ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے اس شرط پر صلح کی ہے کہ مکہ میں وہ ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہ ہوں گے، اگر مکہ کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے ساتھ نہ لے جائیں گے، لیکن ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص مکہ میں رہنا چاہے گا تو اسے وہ نہ روکیں گے۔ جب آئندہ سال آپ مکہ تشریف لے گئے اور (مکہ میں قیام کی) مدت پوری ہو گئی تو قریش، علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ مدت پوری ہو گئی ہے اور اب وہ ہمارے یہاں سے چلے جائیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے روانہ ہونے لگے۔ اس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک بچی چچا چچا کرتی آئیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا اپنی چچازاد بہن کو بھی ساتھ لے لو، چنانچہ انھوں نے انھیں اپنے ساتھ سوار کر لیا۔ پھر علی، زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا باہم نزاع ہوا۔ علیؓ نے فرمایا کہ اس کا مستحق میں زیادہ ہوں یہ میرے چچا کی بچی ہے۔ جعفر رضہ نے فرمایا کہ یہ میرے بھی چچا کی بچی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہے۔ زید رضہ نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بچی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو۔ زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی بھی ہو اور ہمارے مولا بھی۔

## باب ۱۶۸۱ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ

فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى

## ۱۶۸۱ ۔ مشرکین کے ساتھ صلح۔

اس باب میں ابو سفیانؓ کی بھی ایک روایت ہے۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بیان کیا (ایک حدیث کے ذیل میں) کہ پھر تمہاری رومیوں سے صلح ہو جائے گی۔ اس باب میں سہل بن حنیف، اسماء اور مسور رضی اللہ عنہم کی بھی روایات ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کی صلح مشرکین کے ساتھ تین شرائط کے تحت کی تھی، یہ کہ مشرکین میں سے (دوران صلح میں) اگر کوئی فرد آنحضورؐ

www.sirat-e-mustaqeem.com



أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ. قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ

إِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ ؛

کے پاس (فرار ہو کر) آئے تو آپ اسے واپس کردیں گے، لیکن اگر مسلمانوں میں سے کوئی فرد مشرکین کے یہاں پناہ لے گا تو یہ لوگ ایسے شخص کو واپس نہیں کریں گے۔ یہ کہ آپ آئندہ سال مکہ آسکیں گے اور صرف تین دن ٹھہریں گے۔ اور یہ کہ ہتھیار، تلوار، تیر وغیرہ نیام اور ترکش میں ڈال کر ہی مکہ میں داخل ہوں گے، چنانچہ ابو جندل رضی اللہ عنہ (جو مسلمان ہو گئے تھے اور قریش نے آپ کو قید کر رکھا تھا) بیڑیوں کو گھسیٹتے ہوئے آئے تو آپؐ نے انھیں (شرائطِ معاہدہ کے مطابق) مشرکوں کو واپس کر دیا، امام بخاری رحمہ نے کہا کہ مؤمل نے ابو سفیان کے واسطہ سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا ہے اور (الا بجلبان السلاح کے بجائے) الا بجلب السلاح کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

۲۵۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ ؛

۲۵۰۸ - ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کا احرام باندھ کر نکلے تو کفار قریش بیت اللہ جانے سے مانع آئے۔ اس لیے آپؐ نے قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور سر بھی وہیں منڈوا لیا اور کفار مکہ سے آپ نے اس شرط پر صلح کر لی تھی کہ آپ آئندہ سال عمرہ کر سکیں گے۔ تلواروں کے سوا اور کوئی ہتھیار ساتھ نہ لائیں گے (اور وہ بھی نیام میں) اور قریش جتنے دنوں چاہیں گے اس سے زیادہ آپ مکہ میں قیام نہ کر سکیں گے (یعنی تین دن) چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال عمرہ کیا اور شرائط کے مطابق آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ پھر جب تین دن قیام کو گزر چکے تو قریش نے مکہ سے چلے جانے کے لیے کہا اور آپؐ وہاں سے چلے آئے۔

۲۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ ؛

۲۵۰۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن زید بن سہل رضی اللہ عنہما خیبر گئے۔ خیبر کے یہودیوں سے مسلمانوں کی ان دنوں صلح تھی

## بَابُ ١٦٨٢ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ ؛

## ۱۶۸۲ - دیت پر صلح -

۲۵۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ

۲۵۱۰ - ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نضر کی بیٹی

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ

وَقَبِلُوا الْأَرْشَ ؕ

ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے۔ اس پر لڑکی والوں نے تاوان مانگا اور ان لوگوں نے معافی چاہی لیکن معاف کرنے سے انھوں نے انکار کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بدلہ لینے کا حکم دیا (یعنی ان کا بھی دانت توڑ دیا جائے) انس بن نضرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ربیع کا دانت ہم کس طرح توڑ سکیں گے! نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم ان کا دانت نہیں توڑیں گے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انس! کتاب اللہ کا فیصلہ تو بدلہ لینے (قصاص) ہی کا ہے چنانچہ یہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ خود ان کی قسم پوری کرتے ہیں۔ فزاری نے (اپنی روایت میں) حمید کے واسطہ سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے۔ یہ زیادتی نقل کی ہے کہ وہ لوگ راضی ہو گئے اور تاوان لے لیا۔

بَابُ ١٦٨٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ؕ

۱۶۸۳۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے اور اللہ جل ذکرہٗ کا ارشاد کہ "پس دونوں میں صلح کرا دو"

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ اسْتَقْبَلَ وَاللهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنِّي لَأَرٰى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتّٰى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ

۲۵۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بصری رحؒ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ بخدا، جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ (معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں) پہاڑوں جیسا لشکر لے کر پہنچے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مقابل کا استیصال کئے بغیر واپس نہ جائے گا۔ معاویہؓ نے اس پر کہا اور بخدا، وہ ان دونوں اصحاب میں زیادہ اچھے تھے، کہ اے عمرو! اگر اس لشکر نے اس لشکر کا استیصال کر دیا یا اس نے اس کا کر دیا تو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لوگوں کے امور (کی جواب دہی کے لیے) میری کفالت کون کریگا لوگوں کی عورتوں کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا۔ لوگوں کے عیال کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا؟[1] آخر معاویہ رضؓ نے حسن رضؓ کے یہاں قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے دو آدمی بھیجے۔ عبد الرحمٰن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر بن

[1] یعنی دونوں طرف مسلمان ہیں، وہ مارے جائیں یا ہماری طرف کے لوگ بہر حال مسلمانوں ہی کا نقصان ہوگا اور مجھے اللہ کے حضور میں اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی، اب تمھیں بتاؤ کہ کیا جب اللہ کی بارگاہ میں مجھ سے سوال ہوگا تو وہاں میرا کوئی ساتھ دے سکے گا؟

www.sirat-e-mustaqeem.com



كُرَيْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِي بِهَذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَصَالَحَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ؛

کریز۔ آپ نے ان دونوں اصحاب سے فرمایا کہ حسن بن علی رضؓ کے یہاں جاؤ اور ان کے سامنے صلح پیش کرو، ان سے اس پر گفتگو کرو اور فیصلہ انھیں کی مرضی پر چھوڑ دو۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور آپ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیا حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا، ہم بنو عبد المطلب سے ہیں۔ یہ (خلافت کا) مال ہم نے خرچ کیا ہے (لوگوں پر) کیونکہ (اس دور میں) اس امت میں قتل و فساد کی گرم بازاری (جسے مال خرچ کرکے ہی روکا جا سکتا ہے) ان دونوں اصحاب نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے سامنے فلاں فلاں صورتیں رکھی ہیں، معاملہ آپ کی مرضی پر چھوڑا ہے اور آپ سے پوچھا ہے۔ حسن رضؓ نے دریافت فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ ان دونوں قاصدوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں، حضرت حسن رضؓ نے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا تو انھوں نے یہی کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ اور آخر آپ نے صلح کر لی۔ پھر فرمایا کہ میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھے اور آں حضورؐ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن رضؓ کی طرف، اور فرماتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک اس حدیث کو حسن بصری کا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سننا ثابت ہے۔

## بَابٌ ۱۶۸۴ هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ

## ۱۶۸۴۔ کیا امام صلح کے لیے اشارہ کر سکتا ہے؟

۲۵۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ ؛

۲۵۱۲۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابو الرجال محمد بن عبد الرحمٰن نے، ان سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی، جن کی آواز بلند ہو گئی تھی۔ قصہ یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے سے قرض میں کچھ کمی کرنے اور معاملے میں نرمی برتنے کے لیے کہہ رہا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں یہ نہیں کر سکتا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف گئے اور فرمایا کہ اس بات پر خدا کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے، ان صحابیؓ نے عرض کیا میں ہی ہوں، یا رسول اللہ! میرا فریق جو چاہتا ہے وہی کر دوں گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



۲۵۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا.

۲۵۱۳ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ پر ان کا قرض تھا، ان سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے ان کا پیچھا کیا (اور آخر تکرار ہوئی) اور دونوں کی آواز بلند ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر گزرے آپ نے فرمایا، اے کعب! اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے آپ کہہ رہے ہوں کہ آدھا (قرض کم کر دو) چنانچہ انھوں نے آدھا قرض چھوڑ دیا اور آدھا لے لیا۔

## باب ۱۶۸۵ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ.

## ۱۶۸۵ - لوگوں میں باہم صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

۲۵۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ.

۲۵۱۴ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے ہر جوڑ پر ہر اس دن کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔[1]

## باب ۱۶۸۶ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ.

## ۱۶۸۶ - امام کے اشارے پر اگر کسی فریق نے صلح سے انکار کیا تو پھر قانونی فیصلہ کرے۔

۲۵۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعَى

۲۵۱۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، کہ زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک صحابی جو بدر کی لڑائی میں بھی شریک تھے کے خلاف حرہ کے نالے کے سلسلے میں اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انھوں نے پیش کیا، دونوں حضرات اس نالے سے (باغ) سیراب کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زبیر تم پہلے سیراب کر لو، پھر اپنے پڑوسی کو بھی سیراب کرنے دو۔ انصاری صحابی کو غصہ آ گیا اور کہا یا رسول اللہ! کیا اسی وجہ سے کہ یہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا (زبیر رضی اللہ عنہ سے) کہ سیراب کرو اور پانی کو (اپنے باغ میں) اتنی دیر تک آنے دو کہ دیوار تک چڑھ جائے۔ اس مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] یعنی جو صدقہ واجب تھا وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، اور لوگوں کے ساتھ انصاف و عدل کیا جائے۔ لوگوں میں صلح کرانا بھی ایک طرح کا انصاف ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ حَقَّہٗ لِلزُّبَیْرِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِکَ اَشَارَ عَلَی الزُّبَیْرِ بِرَأْیٍ سَعَۃٌ لَّہٗ وَلِلْاَنْصَارِیِّ فَلَمَّا اَحْفَظَ الْاَنْصَارِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعٰی لِلزُّبَیْرِ رض حَقَّہٗ فِیْ صَرِیْحِ الْحُکْمِ قَالَ عُرْوَۃُ قَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰہِ مَا اَحْسِبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ اِلَّا فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ الاٰیۃ

## باب ۱۶۸۷ الصُّلْحِ بَیْنَ الْغُرَمَاءِ وَاَصْحَابِ الْمِیْرَاثِ وَالْمُجَازَفَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَا بَاْسَ اَنْ یَّتَخَارَجَ الشَّرِیْکَانِ فَیَاْخُذَ ھٰذَا دَیْنًا وَّھٰذَا عَیْنًا فَاِنْ تَوِیَ لِاَحَدِھِمَا لَمْ یَرْجِعْ عَلٰی صَاحِبِہٖ ؕ

۲۵۱۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ تُوُفِّیَ اَبِیْ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰی غُرَمَائِہٖ اَنْ یَّاْخُذُوا الثَّمَرَ بِمَا عَلَیْہِ فَاَبَوْا وَلَمْ یَرَوْا اَنَّ فِیْہِ وَفَاءً فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِذَا جَدَدْتَّہٗ فَوَضَعْتَہٗ فِی الْمِرْبَدِ اٰذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَکَ فَاَوْفِھِمْ فَمَا تَرَکْتُ اَحَدًا لَّہٗ عَلٰی اَبِیْ دَیْنٌ اِلَّا قَضَیْتُہٗ وَفَضَلَ ثَلٰثَۃَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَۃٌ عَجْوَۃٌ وَّسِتَّۃٌ لَوْنٌ اَوْ سِتَّۃٌ عَجْوَۃٌ وَّسَبْعَۃٌ لَوْنٌ فَوَافَیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَضَحِکَ فَقَالَ ائْتِ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ فَاَخْبِرْھُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق عطا فرمایا تھا، اس سے پہلے آپ نے ایسا فیصلہ کیا تھا کہ جس میں حضرت زبیرؓ اور انصاری صحابی رض دونوں کی رعایت تھی لیکن جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا تو آپ نے زبیر رض کو ان کا پورا حق عطا فرمایا، قانون کے مطابق، عروہ نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، بخدا میرا خیال ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی "پس ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کے فیصلے کو نافذ نہ مانیں گے"۔ الآیہ

## ۱۶۸۷ ۔ قرض خواہوں اور وارثوں کی صلح اور اس میں تخمینہ سے کام لینا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو شریک آپس میں اس طرح صلح کر لیں کہ ایک قرض اور دوسرا نقد مال لے تو کوئی حرج نہیں، اب اگر ایک شریک کا مال ضائع ہو گیا تو اسے اپنے شریک سے مطالبہ کا حق نہیں ہو گا۔

۲۵۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کیسان نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد جب شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا، میں نے ان کے قرض خواہوں کے سامنے یہ صورت رکھی کہ قرض کے بدلے میں وہ (اس سال کی کھجور کے) پھل لے لیں، انھوں نے اس سے انکار کیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس سے قرض پورا نہیں ہو سکے گا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب پھل توڑ کر مربد (وہ جگہ جہاں کھجور خشک کرتے تھے) میں جمع کر دو، (تو مجھے اطلاع دینا) چنانچہ میں نے حضور اکرم ؐ کو اطلاع دی، آپ تشریف لائے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں آپ بیٹھے اور اس میں برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا کہ اب اپنے قرض خواہوں کو بلا لاؤ اور ان کا قرض ادا کر دو چنانچہ کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا جس کا میرے والد پر قرض رہا ہو اور میں نے اسے ادا نہ کر دیا ہو اور تیرہ وسق کھجور باقی بھی بچ گئے۔ سات وسق عجوہ میں سے اور چھ وسق لون میں سے یا چھ وسق عجوہ میں سے اور سات وسق لون میں سے بعد میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کے وقت جا کے ملا اور آپ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ ہنسے اور فرمایا، ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے یہاں جا کر انھیں بھی بتا دو۔ چنانچہ میں نے انھیں اطلاع دی تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کرنا تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com



مَا صَنَعَ اَنْ سَيَكُوْنَ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا بَكْرٍ وَّلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ اَبِيْ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ ؕ

جب آپ نے وہ کیا، جبھی ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا، ہشام نے وہب کے واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے عصر کے وقت (جابر رضی اللہ عنہ کی حاضری کا) ذکر کیا ہے، اور انھوں نے نہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور نہ ہنسنے کا، یہ بھی بیان کیا کہ (جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میرے والد اپنے پر تیس وسق کا قرض چھوڑ گئے تھے اور ابن اسحاق نے وہب کے واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ظہر کی نماز کا ذکر کیا ہے۔

## باب ۱۶۸۸ اَلصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ ؕ

## ۱۶۸۸۔ قرض اور نقد کے ساتھ صلح۔

۲۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ ؕ

۲۵۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبد اللہ بن کعب نے خبر دی اور انھیں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، جو ان کا ان کے ذمہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر (تقاضے اور اس کے جواب میں) دونوں کی آواز اتنی بلند ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سُنی۔ آپ اس وقت اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ باہر آئے اور اپنے حجرہ کا پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، آپ نے پکارا، اے کعب! انھوں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے اب (ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے) فرمایا، اٹھو اور قرض ادا کر دو۔

# كِتَابُ الشُّرُوْطِ

# شرطوں کے مسائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## باب ۱۶۸۹ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْاِسْلَامِ وَالْاَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ ؕ

## ۱۶۸۹۔ اسلام میں داخل ہوتے وقت اور معاملات اور خرید و فروخت کے وقت کس طرح کی شرطیں جائز ہو سکتی ہیں؟

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَّوْمَئِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْكَ

۲۵۱۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھوں نے خلیفہ مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے سُنا، یہ دونوں حضرات اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ جب سہیل بن عمرو نے (حدیبیہ میں کفار قریش کی طرف سے معاہدہ صلح) لکھا تو جو شرائط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سہیل نے رکھی تھیں، ان میں یہ بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com



مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا مِنْهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلَّا ذَلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ

۲۵۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

بھی شخص اگر آپ کے یہاں (فرار ہو کر) جائے، خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کیوں نہ ہو، تو آپ کو اسے ہمارے حوالے کرنا پڑے گا۔ مسلمان یہ شرط پسند نہیں کرتے تھے اور اس پر انہیں دکھ ہوا تھا، لیکن سہیل کا اس پر اصرار تھا اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (معاہدہ میں) لکھوا لیا۔ اتفاق سے اسی دن ابوجندل رضی اللہ عنہ کو (جو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں کی اذیتوں کا شکار رہتے تھے اور کسی طرح بیڑیاں گھسیٹتے ہوئے قید سے فرار ہو کر حدیبیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تھے) ان کے والد سہیل بن عمرو کے حوالے کر دیا گیا (معاہدے کے تحت) اسی طرح مدت صلح میں جو مرد بھی آں حضورؐ کی خدمت میں (مکہ سے فرار ہو کر آیا) آپ نے اسے ان کے حوالے کر دیا، خواہ وہ مسلمان کیوں نہ رہا ہو لیکن بہت سی مومن خواتین بھی ہجرت کرکے آ گئی تھیں۔ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی بھی ان میں شامل تھیں جو اسی دن مکہ سے فرار ہو کر) آپؐ کی خدمت میں آئی تھیں، آپ جوان تھیں، اور جب آپ کے گھر والے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی واپسی کا مطالبہ کیا تو آپؐ نے انہیں ان کے حوالے نہیں کیا تھا۔ کیونکہ خواتین کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا تھا کہ (ترجمہ) "جب مومن خواتین تمہارے یہاں ہجرت کرکے پہنچیں تو پہلے تم ان کا امتحان لے لو (کہ واقعی ان کی ہجرت کی وجہ ایمان ہے یا کچھ اور) یوں تو ان کے ایمان کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے"۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد تک کہ "کفار و مشرکین ان کے لیے حلال نہیں ہیں"۔ ابو عروہ رض نے بیان کیا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی خواتین کا اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے "اے مسلمانو! جب تمہارے یہاں مسلمان خواتین ہجرت کرکے آئیں تو تم ان کا امتحان لو" غفور رحیم تک۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان خواتین میں جو اس شرط کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے تم سے بیعت کی، آپ صرف زبان سے بیعت میں اکتفا فرماتے تھے، بخدا بیعت کرتے وقت آپؐ کے ہاتھ نے کسی بھی عورت کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا، بلکہ آپ ان سے بیعت صرف زبان سے لیا کرتے تھے۔

۲۵۱۹ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن علاقہ نے بیان کیا کہ میں نے جریر رضی اللہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی تو آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنے کا عہد لیا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



٢٥٢٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۲۵۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ اختیار کرنے پر بیعت کی تھی۔

## باب ۱۶۹۰ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ۔

## ۱۶۹۰۔ جب کسی نے تابیر کیا ہوا کھجور کا باغ بیچا۔

٢٥٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۲۵۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کوئی ایسا کھجور کا باغ بیچا جس کی تابیر ہو چکی تھی (تابیر کا مفہوم اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے) تو اس کے پھل (اس سال کے) بیچنے والے ہی کے ہوں گے، ہاں! اگر خریدار (پھل کے بھی بیع میں داخل ہونے کی) شرط لگا دے (تو پھل سمیت بیع متصور ہوگی)۔

## باب ۱۶۹۱ الشُّرُوطِ فِي الْبَيْعِ۔

## ۱۶۹۱۔ بیع کی شرطیں۔

٢٥٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۲۵۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں اپنے مکاتبت کے معاملے میں ان سے مدد لینے کے لیے آئیں۔ انھوں نے ابھی تک اس معاملے میں (اپنے مالکوں کو) کچھ دیا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے یہاں جا کر (ان سے دریافت کرو) اگر وہ یہ صورت پسند کریں کہ تمہاری مکاتبت کی ساری قیمت میں ادا کر دوں اور ولاء میرے ساتھ تمہاری قائم ہو جائے تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ رض نے اس کا تذکرہ جب اپنے مالکوں کے سامنے کیا تو انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ وہ (عائشہ رض) اگر چاہیں تو ایک کار ثواب تمہارے ساتھ کر سکتی ہیں (کہ تمھیں خرید کر آزاد کر دیں) لیکن ولاء تو ہمارے ہی ساتھ قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کر دو، ولاء تو بہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے (حدیث گذر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا گیا ہے)

## باب ۱۶۹۲ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ

اگر بیچنے والے نے کسی خاص مقام تک سواری کی

www.sirat-e-mustaqeem.com



إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ:

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ إِسْحٰقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتّٰى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتّٰى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

شرط لگائی تو جائز ہے[1]

۲۵۲۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ (ایک غزوہ کے موقع پر) اپنے اونٹ پر سوار آرہے تھے، اونٹ تھک گیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گذر ہوا تو آپ نے اونٹ کو ایک ضرب لگائی اور اس کے حق میں دعا فرمائی۔ چنانچہ اونٹ اتنی تیزی سے چلنے لگا کہ کبھی اس طرح نہیں چلا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ میں مجھے بیچ دو۔ میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا لیکن اپنے گھر تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کرا لیا۔ پھر جب ہم (مدینہ) پہنچ گئے تو میں نے اونٹ آپ کو پیش کر دیا اور آپ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی، لیکن جب میں واپس ہونے لگا تو میرے پیچھے ایک صاحب کو مجھے بلانے کے لیے بھیجا (میں حاضر ہوا تو) آپ نے فرمایا کہ میں تمھارا اونٹ کوئی لے تھوڑا ہی رہا تھا، اپنا اونٹ لے جاؤ، یہ تمھارا ہی مال ہے (اور قیمت واپس نہیں لی) شعبہ نے مغیرہ کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک اونٹ پر مجھے سوار ہونے کی اجازت دی تھی۔ اسحاق نے جریر کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے مغیرہ نے کہ (جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا) پس میں نے اونٹ اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ پہنچنے تک اس پر میں سوار رہوں گا۔ عطاء وغیرہ نے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) اس پر مدینہ تک کی سواری تمھاری ہے۔ محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ انھوں نے مدینہ تک سواری کی شرط لگائی تھی۔ زید بن اسلم نے جابر رض کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، (مدینہ) پہنچنے تک سوار اس پر تم ہی رہو گے۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ مدینہ تک سواری کی آں حضور ؐ نے مجھے اجازت دی تھی۔ اعمش نے سالم

---

[1] اس مسئلہ پر نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ بیع کے معاملہ اور عقد میں اگر شرط لگائی گئی تو بیع باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر خرید و فروخت سے قطع نظر تبرع کے طور پر کوئی رعایت یا معاملہ کر لیا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نیچے جو کچھ حدیث میں ہے اس سے قطعی طور پر اس کی تعیین نہیں ہوتی کہ معاملے کی واقعی نوعیت کیا تھی۔ اس کے علاوہ مختلف روایات میں الفاظ کا بھی اختلاف ہے اور دوسری طرف خود حدیث میں ایک قطعی اور کلی قاعدہ بیان کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط کے ساتھ بیع سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے احناف کہتے ہیں کہ کوئی ایسی شرط نہ لگائی جائے جس میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو اور بیع کے سلسلے میں اسلامی قواعد کے مطابق نہ ہو۔ اس باب کی پوری حدیث پڑھنے سے ایک قابل لحاظ بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارا معاملہ بیع و شراء سے زیادہ حسن معاملت اور تبرع کا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی شرط کو بھی تبرع پر نہ محمول کیا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَهٰذَا يَكُونُ وَقِيَّةً عَلٰى حِسَابِ الدِّينَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَقِيَّةُ ذَهَبٍ وَقَالَ أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ تَبُوكَ أَحْسِبُهُ قَالَ بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوَقِيَّةٍ أَكْثَرُ الْاِشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ:

## بَاب ۱۶۹۳ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ:

۲۵۲۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُونَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا:

۲۵۲۵ ـ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطٰى

کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اپنے گھر تک تم اس پر سوار ہو کے جاؤ۔ عبیداللہ اور ابن اسحٰق نے وہب کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اوقیہ میں خریدا تھا۔ اس روایت کی متابعت زید بن اسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے۔ ابن جریج نے عطاء وغیرہ کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) میں تمہارا یہ اونٹ چار دینار میں لیتا ہوں۔ اس حساب سے کہ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے چار دینار کا ایک اوقیہ ہوگا۔ مغیرہ نے شعبی کے واسطہ سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے (ان کی روایت میں) اور اسی طرح ابن المنکدر اور ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں قیمت کا ذکر نہیں ہے۔ اعمش نے سالم سے اور انھوں نے جابر رض سے اپنی روایت میں ایک اوقیہ سونے کی وضاحت کی ہے۔ ابو اسحاق نے سالم سے اور انھوں نے جابر رض سے اپنی روایت میں دو سو درہم بیان کیے ہیں اور داؤد بن قیس نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن مقسم نے اور ان سے جابر رض نے کہ حضور ص نے اونٹ تبوک کے راستے میں (غزوہ سے واپس ہوتے ہوئے) خریدا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ چار اوقیے میں (خریدا تھا) ابو نضرہ نے جابر رض سے روایت میں بیان کیا کہ بیس دینار میں خریدا تھا۔ شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ روایتوں میں ہے۔ اسی طرح شرط لگانا بھی زیادہ روایتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی یہی ہے، ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا۔

## ۱۶۹۳۔ معاملات کی شرطیں۔

۲۵۲۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ پیشکش کی کہ ہمارے کھجور کے باغات آپ ہم میں اور ہمارے بھائیوں (مہاجرین) میں تقسیم فرما دیں (مواخات کے بعد) لیکن آں حضور ص نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر انصار نے کہا (مہاجرین سے) کہ آپ لوگ ہمارے باغات کے کام کر دیا کریں اور ہمارے ساتھ پھل میں شریک ہو جائیں۔ مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

۲۵۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ اَنْ یَّعْمَلُوْھَا وَیَزْرِعُوْھَا وَلَھُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا ۔

علیہ وسلم نے خیبر کی اراضی یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور اسے بوئیں تو آدھی پیداوار انھیں دی جایا کرے گی۔

**باب ۱۶۹۴** الشُّرُوْطِ فِی الْمَھْرِ عِنْدَ عُقْدَۃِ النِّکَاحِ ۔ وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَلَکَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ صِھْرًا لَّہٗ فَاَثْنٰی عَلَیْہِ فِیْ مُصَاھَرَتِہٖ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَصَدَقَنِیْ وَوَعَدَنِیْ فَوَفٰی لِیْ ۔

**۱۶۹۴۔** نکاح کے وقت مہر کی شرطیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقوق کی قطعیت شرائط کے پورا کرنے کے وقت ہوتی ہے اور تمھیں شرط کے مطابق ہی ملے گا۔ مسور نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا اور (حقوق) دامادی (کی ادائیگی میں) ان کی بڑی تعریف کی اور فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جب بھی کوئی بات کہی تو سچ کہی اور وعدہ کیا تو اس میں پورے نکلے۔

**۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِہٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ ۔

**۲۵۲۶۔** ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

**باب ۱۶۹۵** الشُّرُوْطِ فِی الْمُزَارَعَۃِ ۔

**۱۶۹۵۔** مزارعت کی شرطیں

**۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا** مَالِکُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَۃَ الزُّرَقِیَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ یَقُوْلُ کُنَّا اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا فَکُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ھٰذِہٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِہٖ فَنُھِیْنَا عَنْ ذٰلِکَ وَلَمْ نُنْہَ عَنِ الْوَرِقِ ۔

**۲۵۲۷۔** ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ زرقی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ہم اکثر انصار کاشتکاری کرتے تھے اور ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے[لہ] اکثر ایسا ہوتا کہ کسی کھیت کے ایک قطعے میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہ ہوتی اس لیے ہمیں اس سے منع کر دیا گیا لیکن چاندی (روپے وغیرہ) کے لگان سے منع نہیں کیا گیا۔

**باب ۱۶۹۶** مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِی النِّکَاحِ

**۱۶۹۶۔** جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

**۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا

**۲۵۲۸۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت نہ بیچے، کوئی شخص نجش نہ کرے

---

لہ یہاں مراد اس صورت سے ہے جس میں زمیندار اور مزارع یہ طے کر لیتے تھے کہ کھیت کے فلاں قطعہ کی پیداوار ایک فریق کو ملے گی اور دوسرے کی دوسرے فریق کو، کیونکہ اس میں عموماً کسی ایک فریق کو نقصان اور خسارہ کا احتمال رہتا تھا۔

وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا ؛

## باب ١٦٩٧ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ ؛

٢٥٢٩ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ إِنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور نہ اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت میں (بدنیتی کے ساتھ) کسی قسم کی زیادتی کرے نہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا پیغام بھیجے اور کوئی عورت (کسی مرد سے) اپنی (دینی یا نسبی) بہن کے طلاق کا مطالبہ (کرے جو اس مرد کے نکاح میں ہو) تاکہ اس طرح اس کے گھر کی خود مالک بن بیٹھے۔

## ١٦٩٧۔ جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں [1]

٢٥٢٩۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ دیہات کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کی روشنی میں کردیں، دوسرے فریق نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھے۔ کہا کہ جی ہاں، کتاب اللہ سے ہی ہمارا فیصلہ فرمائیے اور مجھے (اپنا مقدمہ پیش کرنے کی) اجازت دیجیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیش کرو۔ انھوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ (زنا کی سزا میں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گا تو میں نے اس کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دی۔ پھر اہل علم سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کو (زنا کی سزا میں، کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا) سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی بیوی رجم کر دی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کروں گا، باندی اور بکریاں تمہیں واپس ملیں گی البتہ تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا جائے گا۔ اچھا، انیس تم اس عورت کے یہاں جاؤ اگر وہ بھی اعتراف کرلے (زنا کا) تو اسے رجم کر دو (کیونکہ وہ شادی شدہ تھی) بیان کیا کہ انیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے یہاں گئے اور اس نے اعتراف کر لیا اس لیے رسول اللہ

[1] حدود اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ بندہ اپنے غالب و قادر پروردگار کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی سزا میں اس پر حد جاری کی جاتی ہے۔ اس لیے وہ بندوں کی باہمی صلح سے ٹالی نہیں جا سکتی۔ جب بھی جرم ثابت ہو گا حد بھی جاری کی جانی ضروری ہو گی، جیسا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب کے تحت حدیث میں فیصلہ فرمایا البتہ جو سزائیں انسانوں کے حقوق کی وجہ سے دی جاتی ہیں ان میں صلح وغیرہ کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com



وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ ؕ

صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رجم کی گئی۔

## بَابُ ١٦٩٨ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ ؕ

## ۱۶۹۸۔ مکاتب اگر اپنی بیع پر اس وجہ سے راضی ہو جائے کہ اسے آزاد کر دیا جائے گا تو اس کے ساتھ کونسی شرائط جائز ہو سکتی ہیں؟

٢٥٣٠ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرِينِي فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونِي فَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاءُوا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ ؕ

۲۵۳۰۔ ہم سے خلاد بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن کی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بیان فرمایا کہ بریرہ رض میرے یہاں آئیں، انھوں نے کتابت کا معاملہ کر لیا تھا، مجھ سے کہنے لگیں کہ اے ام المؤمنین! مجھے آپ خرید لیں کیونکہ میرے مالک مجھے بیچنے پر تیار ہیں پھر آپ مجھے آزاد کر دیجئے۔ عائشہ رض نے فرمایا کہ ہاں (میں ایسا کر لوں گی) لیکن بریرہ رض نے پھر کہا کہ میرے مالک مجھے اسی وقت بیچیں گے جب ولاء کی شرط اپنے لیے لگا لیں، اس پر عائشہ رض نے فرمایا کہ پھر مجھے ضرورت نہیں ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا، یا آپ کو معلوم ہوا (اور راوی کو شبہ تھا) تو آپ نے فرمایا کہ بریرہ کا کیا معاملہ ہے، تم انھیں خرید کر آزاد کر دو، وہ لوگ جو چاہیں شرط لگا لیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے بریرہ رض کو آزاد کر دیا اور ان کے مالک نے ولاء کی شرط اپنے لیے محفوظ رکھی۔ آں حضور رض نے یہی فرمایا کہ ولاء اسی کے ساتھ ثابت ہوتی ہے جو آزاد کرے (دوسرے) جو چاہیں شرط لگاتے رہیں۔

## بَابُ ١٦٩٩ الشُّرُوطِ فِي الطَّلَاقِ ـ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءٌ إِنْ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ ؕ

## ۱۶۹۹۔ طلاق کی شرطیں۔ ابن مسیب، حسن اور عطاء نے فرمایا کہ (جملہ) شروع طلاق سے کیا ہو یا نہ کیا ہو، نفاذ شرط کے مطابق ہی ہو گا۔

٢٥٣١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ نُهِيَ وَقَالَ آدَمُ نُهِينَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهَى ؕ

۲۵۳۱۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تجارتی قافلوں کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت بیچے اور اس سے بھی کہ کوئی عورت اپنی (دینی یا نسبی) بہن کے طلاق کی شرط لگائے اور اس سے کہ کوئی اپنے کسی بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائے (لگانے کے لیے) اسی طرح آپ نے نجش اور تصریہ سے بھی منع فرمایا تھا۔ اس روایت کی متابعت معاذ اور عبدالصمد نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے۔ غندر اور عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ممانعت کی گئی تھی (مجہول کے صیغے کے ساتھ) آدم نے بیان کیا کہ ہمیں منع کیا گیا تھا اور نضر اور حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ منع کیا تھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ تفہیم البخاری کا پارہ ۱۰ پورا ہوا

www.sirat-e-mustaqeem.com

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

# دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

| | | |
|---|---|---|
| تفسیر عثمانی بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد | | علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی |
| تفسیر مظہری اردو | ۱۲ جلدیں | قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ |
| قصص القرآن | ۴ حصے در ۲ جلد کامل | مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ |
| تاریخ ارض القرآن | | علامہ سید سلیمان ندویؒ |
| قرآن اور ماحولیات | | انجینئر شفیع حیدر دانش |
| قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن | | ڈاکٹر حقانی میاں قادری |
| لغات القرآن | | مولانا عبدالرشید نعمانی |
| قاموس القرآن | | قاضی زین العابدین |
| قاموس الفاظ القرآن الکریم | (عربی انگریزی) | ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی |
| ملک البیان فی مناقب القرآن | (عربی انگریزی) | حبان پبلشرز |
| اعمال قرآنی | | مولانا اشرف علی تھانویؒ |
| قرآن کی باتیں | | مولانا احمد سعید صاحب |

## حدیث

| | | |
|---|---|---|
| تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو | ۳ جلد | مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دیوبند |
| تفہیم المسلم ۔ ۔ ۔ | ۳ جلد | مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی |
| جامع ترمذی ۔ ۔ ۔ | ۲ جلد | مولانا فضل احمد صاحب |
| سنن ابوداؤد شریف ۔ ۔ | ۳ جلد | مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند |
| سنن نسائی ۔ ۔ ۔ | ۳ جلد | مولانا فضل احمد صاحب |
| معارف الحدیث ترجمہ و شرح | ۳ جلد ۷ حصے کامل | مولانا محمد منظور نعمانی صاحب |
| مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات | ۳ جلد | مولانا عابد الرحمٰن کاندھلویؒ / مولانا عبداللہ جاوید |
| ریاض الصالحین مترجم | ۲ جلد | مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہریؒ |
| الادب المفرد | کامل مع ترجمہ و شرح | از امام بخاری |
| مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف | ۵ جلد کامل اعلیٰ | مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند |
| تقریر بخاری شریف | ۳ حصص کامل | حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب |
| تجرید بخاری شریف | ایک جلد | علامہ حسین بن مبارک زبیدی |
| تنظیم الاشتات | شرح مشکوٰۃ اردو | مولانا ابوالحسن صاحب |
| شرح اربعین نووی | ترجمہ و شرح | مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی |

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱، پاکستان، فون و فیکس (۳۲۱۳۱۸۶۱ (۰۲۱

قرآن پاک اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں